

www.KitaboSunnat.com

www.ahlesunnatpak.com
www.youtube.com/user/720085

الدراسي الرعي العنبر: نو جوانان اهل سنت اسلام آباد (پاكستان)

مشکوٰۃ المصابیح

مع الإكمال في أسماء الرجال

تأليف: (امام ولي الدين محمد بن عمر بن محمد بن أبي شيبه البرزنجي رحمه الله)



ترجمہ
أبو انس محمد سرور گوهر

نظرائی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق و تصحیح

حافظ عزیز علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب..... مَشْكُوٰةُ الْمَنِيَّةِ
تالیف..... (امام ولی اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن طہیب البزیزی رحمۃ اللہ علیہ)
جلد..... سوم
ناشر..... مجلس المدینۃ العلمیۃ
کمپیوزنگ / ڈیزائننگ..... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز
سرورق خطاطی..... حافظ نجم محمد
اشاعت..... اگست 2013ء
قیمت.....



مکتبہ اسلامیہ



بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369
بیسمنٹ سمت بینک بالمقابل شیل پٹرول پیپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com









فہرست

کتاب الآداب


9	سلام کا بیان	❁
9	اجازت طلب کرنے کا بیان	❁
21	مصافحہ اور معانقہ کا بیان	❁
24	بطور تعظیم کھڑے ہونے کا بیان	❁
30	بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان	❁
34	چھینک مارنے اور جمائی لینے کا بیان	❁
40	بہنے کا بیان	❁
44	ناموں کا بیان	❁
46	بیان و شعر کا بیان	❁
54	حفاظت زبان، غیبت اور گالی کا بیان	❁
62	وعدے کا بیان	❁
79	مزاح (خوش طبعی) کا بیان	❁
82	مفاخرت اور عصبیت کا بیان	❁
85	حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کا بیان	❁
90	مخلوق پر شفقت و رحمت کا بیان	❁
101	اللہ کے لیے اور اللہ کی طرف سے محبت کا بیان	❁
115	جبر، قطع تعلقی اور عیب جوئی کی ممانعت کا بیان	❁
123	معاملات میں احتیاط و تحمل اختیار کرنے کا بیان	❁
130	زری، حیا اور حسن خلق کا بیان	❁
134	غصے اور تکبر کا بیان	❁
142		

- 148..... ظلم کا بیان 
- 153..... نیکی کا حکم دینے کا بیان 



کتاب الرقاق

- 162
- 183..... فقرا کی فضیلت اور نبی ﷺ کی گزران کا بیان 
- 193..... امید اور حرص کا بیان 
- 197..... اللہ کی اطاعت و عبادت کے لئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان 
- 202..... توکل اور صبر کا بیان 
- 209..... ریا و شہرت کا بیان 
- 217..... رونے اور ڈرنے کا بیان 
- 224..... لوگوں میں تغیر و تبدل کا بیان 
- 228..... ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان 









کتاب الفتن

- 232
- 244..... جنگوں کا بیان 
- 255..... علاماتِ قیامت کا بیان
- 264..... قبل از قیامت علامتوں اور دجال کے ذکر کا بیان
- 279..... ابنِ صیاد کے قصے کا بیان
- 285..... عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان
- 287..... قربِ قیامت اور فوت شدہ پر قیامت قائم ہونے کا بیان
- 289..... قیامت بُرے لوگوں پر ہی قائم ہوگی

[کتاب احوال القیامة و بدء الخلق]

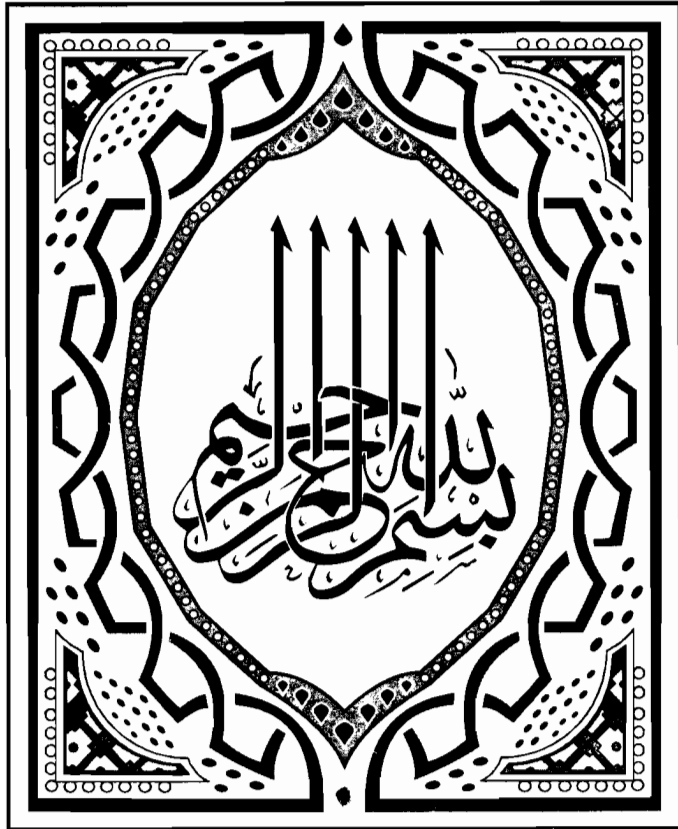
- 292..... صور پھونکنے کا بیان 
- 296..... حشر کا بیان 

- 302..... حساب، قصاص اور میزان کا بیان
- 310..... حوض اور شفاعت کا بیان
- 333..... جنت اور اہل جنت کے حال کا بیان
- 347..... دیدار الہی کا بیان
- 352..... جہنم اور جہنم والوں کا بیان
- 361..... جنت اور روزخ کی تخلیق کا بیان
- 364..... مخلوق کی ابتدا اور انبیاء علیہم السلام کے ذکر کا بیان
- 380 [کتاب الفضائل والشمائل]
- 380..... سید المرسلین ﷺ کے فضائل و مناقب کا بیان
- 393..... رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارک اور صفات کا بیان
- 402..... نبی کریم ﷺ کے اخلاق و عادات کا بیان
- 413..... نبی کریم ﷺ کی بعثت اور نزول وحی کا بیان
- 420..... نبوت کی علامتوں کا بیان
- 428..... معراج کا بیان
- 437..... معجزوں کا بیان
- 476..... کرامتوں کا بیان
- 482..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے ہجرت اور نبی ﷺ کی وفات کا بیان
- 492..... گزشتہ باب کے متعلقات (میراث نبوی ﷺ وغیرہ) کا بیان
- 494..... قریش کے مناقب اور قبائل کے ذکر کا بیان
- 502..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان
- 507..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان
- 513..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- 521..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- 525..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

- 532..... ان تینوں (ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان 
- 534..... علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان 
- 540..... عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان 
- 547..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے مناقب کا بیان 
- 563..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مناقب کا بیان 
- 567..... مناقب کا بیان 
- 590..... یمن اور شام اور اویس قرنی کے ذکر کا باب 
- 595..... اس امت کے ثواب کا بیان 

601

الإكمال في أسماء الرجال



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَدَابِ

آداب کا بیان

بَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

فصل اول

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٤٦٢٨: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ النَّفَرِ، وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) قَالَ: ((فَزَادُوهُ وَرَحْمَةَ اللَّهِ)). قَالَ: ((فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٦٢٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر تخلیق فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب اس نے انہیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے وہ آپ کو جو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا، وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ!“ فرمایا: ”انہوں نے انہیں لفظ رحمتہ اللہ کا زائد جواب دیا۔“ فرمایا: ”جنت میں جانے والا ہر شخص صورتِ آدم علیہ السلام پر ہوگا، اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا، ان کے بعد پھر مسلسل اب تک تو وقامت میں کمی واقع ہوتی چلی آ رہی ہے۔“

٤٦٢٩: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٦٢٩: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا (آداب) اسلام بہتر ہے؟ فرمایا: ”(یہ کہ) تم کھانا کھلاؤ اور تم جسے جانتے ہو اسے بھی اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔“

٤٦٣٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَسْتُ خِصَالٍ: يَعُوذُ إِذَا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٢٢٧) و مسلم (٢٨٤١/٢٨)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٢٣٦) و مسلم (٣٩/٦٣)۔

مَرِيضٌ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ)). لَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَلَكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ ❁

۳۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے مومن پر چھتق ہیں: جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو وہ اسے یرحمک اللہ کہہ کر جواب دے، اور اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس سے خیر خواہی کرے۔“

صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں: اور میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن جامع الاصول کے مؤلف (ابن اثیر) نے اسے نسائی کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

۴۶۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا، حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نہیں بن جاتے، تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک تم باہم محبت نہیں کرتے، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں! جب تم اسے کرنے لگ جاؤ گے تو تمہاری باہم محبت ہو جائے آپس میں سلام پھیلاؤ۔“

۴۶۳۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۶۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار، پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔“

۴۶۳۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔“

۴۶۳۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ إسناده حسن، رواه النسائي (۴/ ۵۳ ح ۱۹۴۰) [والترمذي (۲۷۳۷) وقال هذا حديث صحيح]-

❁ رواه مسلم (۵۴/۹۳)-

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۲۳۲) و مسلم (۱/ ۲۱۶۰)-

❁ رواه البخاري (۶۲۳۱)-

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۲۴۷) و مسلم (۱۴/ ۲۱۶۸)-

۴۶۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا۔

۴۶۳۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقَيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَىٰ أَصِيْقِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۶۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو انہیں راستے کے ایک طرف چلنے پر مجبور کر دو۔“

۴۶۳۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک تمہیں یہی کہتا ہے: السام علیک (تم پر موت واقع ہو) لہذا تم انہیں یہ جواب دو: وعلیک (تم پر ہو)۔“

۴۶۳۷: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں اتنا) کہو: ”وعلیکم“۔“

۴۶۳۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ، وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كِلَيْهِ)) قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا: قَالَ: ((قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: قَالَتْ: إِنَّ الْيَهُودَ اتَّوَأ النَّبِيَّ ﷺ: فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ، وَعَظَبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكَ بِالرَّفِيقِ، وَإِيَّاكَ الْعُفْءُ، وَالْفُحْشُ)). قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((لَا تَكُونِي فَاِحِشَةً، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالْتَفْحُشَ)). ❁

۴۶۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو، میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت واقع ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! بے شک اللہ مہربان ہے وہ ہر معاملے میں مہربانی و نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کیا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے

❁ رواہ مسلم (۲۱۶۷/۱۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۵۷) و مسلم (۲۱۶۴/۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۵۸) و مسلم (۲۱۶۳/۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۲۷) و الروایۃ الثانیۃ (۶۰۳۰) و مسلم (۲۱۶۵/۱۰) و الروایۃ الثانیۃ

(۲۱۶۵/۱۱)۔

فرمایا: ”میں نے کہہ دیا تھا: اور تم پر (موت واقع ہو) اور ایک دوسری روایت میں: ”تم پر“ کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے واؤ کا ذکر نہیں کیا۔

اور بخاری کی روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور تم پر۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم پر موت واقع ہو، اللہ تم پر لعنت فرمائے اور تم پر ناراض ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدگوئی سے اجتناب کرو۔“ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے انہیں جواب دے دیا تھا، ان کے متعلق میری بددعا قبول ہوگی جبکہ ان کی میرے متعلق بددعا قبول نہیں ہوئی۔“ اور مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ بدگوئی کرنے والی نہ بنیں، کیونکہ اللہ بے تکلف اور باتکلف بدگوئی کو پسند نہیں فرماتا۔“

٤٦٣٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

٣٦٣٩: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسی مجلس سے گزر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٠: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا. قَالَ: ((فَإِذَا آيْتُمُ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)). قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((عَضُُّ البَصْرِ، وَكَفُُّ الأَذَى، وَرَدُُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

٣٦٣٠: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہاں بیٹھنا ہماری مجبوری ہے اس کے بغیر گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظریں جھکانا، تکلیف نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔“

٤٦٤١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَأَرشَادُ السَّبِيلِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. هَكَذَا. ❁

٣٦٣١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اس (حدیث سابق میں مذکورہ) قصے کے متعلق روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور راستہ بتانا۔“ امام ابوداؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٢٦٥٤) و مسلم (١١٦ / ١٧٩٨)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٢٢٩) و مسلم (١١٤ / ٢١٢١)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (٤٨١٦)۔

٤٦٤٢: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَتَغِيثُوا الْمَلْهُوفَ، وَتَهْدُوا الضَّالَّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ. ❁

٣٦٣٢: عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قصہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”مظلوم کی مدد کرو اور راستہ بھٹکے ہوئے شخص کو رہنمائی کرو۔“ امام ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے، اور میں نے، ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں نہیں پایا۔

الفصل الثانی

فصل نانی

٤٦٤٣: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. ❁

٣٦٣٣: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر دستور کے مطابق چھ حقوق ہیں: جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ چھینک مارے (اور وہ الحمد للہ کہے) تو اسے یرحمک اللہ کہے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، اور اس کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

٤٦٤٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَشْرٌ)). ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((عَشْرُونَ)). ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ((ثَلَاثُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. ❁

٣٦٣٣: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اس کے لیے) دس (نیکیاں) ہیں۔“ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اس کے لیے) بیس (نیکیاں) ہیں۔“ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨١٧) ☆ ابن حجر العسقلاني: مستور وفي السند علة أخرى وللحديث شواهد ضعيفة. ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (٢٧٣٦) وقال: هذا حديث حسن) والدارمي (٢٧٦-٢٧٥/٢ ح ٢٦٣٦) [وابن ماجه (١٤٣٣) وأحمد (١/٨٨-٨٩) ☆ الحارث الأعور ضعيف و حديث مسلم (٢١٦٢) يغني عنه - ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٩) وقال: حسن غريب) وأبو داود (٥١٩٥).

گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) تمیں (نیکیاں) ہیں۔“

٤٦٤٥: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ أَتَى الْخَرْقَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ! فَقَالَ: ((أَرُبْعُونَ)) وَقَالَ: ((هَلْكَدَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٣٦٣٥: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث نقل کرتے ہوئے یہ اضافہ نقل کیا ہے، پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) چالیس (نیکیاں) ہیں۔“ اور فرمایا: ”فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔“

٤٦٤٦: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٦٣٦: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام میں پہل کرنے والا شخص اللہ کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔“

٤٦٤٧: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

٣٦٣٤: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٨: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((يُجْزِي عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدَهُمْ، وَيُجْزِي عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدَهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ أَبِي دَاوُدَ. ❁

٣٦٣٨: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگوں کی جماعت کا گزر ہو تو ان کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کی طرف سے ایک آدمی کا جواب دینا کافی ہے۔ ”بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا: حسن بن علی نے اسے مرفوع روایت کیا ہے، اور وہ ابوداؤد کے استاد ہیں۔“

٤٦٤٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَهُوا بِالْيَهُودِ، وَلَا بِالنَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. ❁

٣٦٣٩: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے

❁ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (٥١٩٦) ☆ سندہ معلول لأن الراوي شك في اتصاله وله شاهد ضعيف في التاريخ الكبير للبخاري (٣٣٠/١)۔ ❁ صحیح، رواہ أحمد (٢٥٤/٥ ح ٢٥٤٥) و الترمذی (٢٦٩٤) وقال: (حسن) وأبو داود (٥١٩٧)۔ ❁ حسن، رواہ أحمد (٣٥٧/٤ ح ١٩٣٦٧) ☆ السنن ضعيف جدًا، فيه جابر الجعفي (ضعيف جدًا رافضي) قال: حدثني رجل (مجهول) عن طارق التميمي عن جرير به، وللحديث شواهد حسنة عند أبي داود (٥٢٠٤ حسن) و الترمذی (٢٦٩٧) و البخاري في الأدب المفرد (١٠٤٧-١٠٤٨) وانظر الحديث الآتي (٤٦٦٣)۔

❁ حسن، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٢٢) وأبو داود (٥٢١٠)۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (٢٦٩٥) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني في الأوسط (٧٣٧٦) و النسائي (الكبرى: ١٠١٧٢) و غيرهما۔

علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں، تم یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجْرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ

٣٦٥٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملاقات ہو جائے تو چاہیے کہ اسے سلام کرے۔“

٤٦٥١: وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا رحمہ اللہ

٣٦٥١: قتادہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم کسی گھر میں جاؤ تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب تم (وہاں سے) نکلو تو اس گھر والوں کو الوداعی سلام کہو۔“ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٦٥٢: وَعَنْ أَنَسِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَبِّئِنِّي إِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكََةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رحمہ اللہ

٣٦٥٢: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، (اس طرح) تم پر اور تیرے اہل خانہ پر برکت ہوگی۔“

٤٦٥٣: وَعَنْ جَابِرِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ رحمہ اللہ

٣٦٥٣: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلے سلام پھر کلام۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٦٥٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ: أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَلَيْنَا، وَأَنْعِمَ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نَهَيْتَنَا عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ

❖ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٠٠). ❖ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٨٤٥)، نسخة محققة: ٨٤٥٩) و عبد الرزاق في المصنف (٣٨٩/١٠ ح ١٩٤٥٠) ☆ **السند مرسل أي منقطع**۔

❖ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٩٨) وقال: حسن صحيح غريب) ☆ **فيه علي بن زيد بن جعدان: ضعيف مشهور**۔ ❖ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٩٩) ☆ **عنبسة و محمد بن زاذان: متروكان، و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن عدي (الكامل ١٩٢٩/٥) و ابن السني (عمل اليوم و الليلة: ٢١٤) و نسخة سليم الهلالي: (٢١٥) و غيرهما** فالحدیث ضعیف۔ ❖ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٧) ☆ **قتادة: لم يسمع من عمران بن حصين رضي الله عنه، انظر تحفة الأشراف (١٨٦/٨) فالخير منقطع**۔

۴۶۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دور جاہلیت میں (بوقت ملاقات) کہا کرتے تھے: اللہ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے اور تم تروتازہ و خوش و خرم حالت میں صبح کرو۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

۴۶۵۵: وَعَنْ غَالِبٍ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ فَاقِرُهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَاتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَبِي يُقِرُّكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: ((عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَبِيكَ السَّلَامُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۶۵۵: غالب بیان کرتے ہیں، ہم حسن بصری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا، انہوں نے کہا، میرے والد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا فرمایا: آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سلام عرض کرنا، انہوں نے کہا: میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔“

۴۶۵۶: وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ رضی اللہ عنہ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۶۵۶: ابو العلاء بن حضرمی سے روایت ہے کہ علاء حضرمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کردہ بحریں کے) حکمران تھے، اور جب وہ آپ کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام (از طرف علاء) سے شروع کیا کرتے تھے۔

۴۶۵۷: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّهُ، فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. ❁

۴۶۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو وہ اسے خاک آلود کر دے کیونکہ اس طرح کرنے سے کام جلد و آسان ہو جاتا ہے۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

۴۶۵۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَىٰ أُذُنِكَ، فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ. ❁

۴۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کاتب تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قلم اپنی کان پر رکھو کیونکہ ایسا کرنا (کان پر قلم رکھنا) مقصد و انجام جلد یا دکر دیتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۳۱) ☆ قال المنذري: ”هذا الإسناد فيه مجاهيل“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۱۳۴) ☆ بعض ولد العلاء (ابن العلاء) مجهول۔

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۲۷۱۳) ☆ حمزة: متروك منهم بالوضع وللحديث طريق آخر عند ابن حزم

(۳۷۷۴) في مجهول وفي السندين: أبو الزبير مدلس وعنن - إن صح السند إليه -

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۲۷۱۴) ☆ عنبسة و محمد بن زاذان متروكان، تقدما (۴۶۵۳)۔

٤٦٥٩: وَعَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ السَّرْيَانِيَّةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ، وَقَالَ: ((إِنِّي مَا أَمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ)). قَالَ: فَمَا مَرَّبِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيَّ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٣٦٥٩: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سریانی زبان سیکھوں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں اور فرمایا: ”مجھے یہودی کی کتابت کا اندیشہ ہے۔“ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نصف ماہ سے پہلے ہی ان کی زبان سیکھ لی، جب آپ ﷺ یہودی کے نام خط لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپ ﷺ کے نام خط لکھتے تو ان کے مکتوب میں آپ کو پڑھ کر سنا تا تھا۔

٤٦٦٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلْيَسْتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٦٦٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو وہ سلام کرے، پھر اگر وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، اور جب وہ وہاں سے اٹھے تو وہ سلام کرے، پہلا (سلام) دوسرے (سلام) سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔“

٤٦٦١: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرَفَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَعَضَّ الْبَصْرَ، وَأَعَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي جَرِيٍّ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ ❁

٣٦٦١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”راستوں میں بیٹھنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، مگر اس شخص کے لیے (خیر) ہے جو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے، نظر جھکائے اور جو سواری پر بوجھ رکھوانے میں مدد کرے۔“ اور ابو جری سے مروی حدیث ”باب فضل الصدقة“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

٤٦٦٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، يَا أَدَمُ! اذْهَبْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأَ مِنْهُمْ

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (٣٠٥/١٢) ح (٣٣٣٩) ☆ فيه يحيى بن عبيد الله (ضعيف جدًا) عن أبيه عن أبي هريرة الخ و حديث أبي داود (٤٨١٦) و سند حسن) يغني عنه و كذا حديث البخاري في الأدب المفرد (١٤٩/١) حديث أبي جري تقدم (١٩١٨)۔

جُلُوسٍ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ نَبِيِّكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللَّهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْتُ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكَلْنَا يَدِي رَبِّي يَمِينَ مَبَارَكَةً، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَدَمٌ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ مَا هُوَ لَاءٍ؟ قَالَ: هُوَ لَاءٌ ذُرِّيَّتِكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْ مِنْ أَضْوَأِهِمْ. قَالَ: يَارَبِّ! مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ: يَارَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ. قَالَ: ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ! فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَهْبَطَ مِنْهَا، وَكَانَ أَدَمٌ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ أَدَمُ: قَدْ عَجَلْتُ، قَدْ كَتَبْتُ لِي الْفُ سَنَةً، قَالَ بَلَى، وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدْتُ ذُرِّيَّتَهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيتُ ذُرِّيَّتَهُ)) قَالَ: ((فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أَمَرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۶۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہوں نے چھینک ماری اور الحمد للہ کہا، انہوں نے اللہ کی توفیق سے اس کی حمد بیان کی، تو ان کے رب نے انہیں کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، آدم! فرشتوں کی اس جماعت کی طرف جاؤ جو بیٹھی ہوئی ہے، (وہاں جا کر) کہو: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: علیک السلام ورحمة اللہ! پھر وہ وہاں سے اپنے رب کے پاس واپس آئے تو اس نے فرمایا: ”بے شک یہ تمہارا اور تیری اولاد کا باہمی سلام ہے۔ اللہ نے انہیں حکم دیا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بند تھے، تم دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو، انہوں نے کہا: میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ منتخب کر لیا جبکہ میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں بائیں ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلا یا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے، ہر انسان کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی تھی، اور ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان سب سے زیادہ روشن (چہرے والا) تھا، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کے بیٹے داؤد (علیہ السلام) ہیں، اور میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھی ہے، انہوں نے عرض کیا: رب جی! اس کی عمر میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہی ہے جو میں نے اس کے لیے لکھ دی ہے، انہوں نے عرض کیا، رب جی! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال اسے عطا کر دیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا معاملہ ہے، فرمایا: پھر وہ جس قدر اللہ نے چاہا جنت میں رہے، پھر وہاں سے اتار دیے گئے، اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کیا کرتے تھے، جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم جلدی آگئے ہو کیونکہ میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی تھی، اس نے عرض کیا، جی ہاں، (درست ہے) لیکن آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے داؤد (علیہ السلام) کو ساٹھ سال دے دیے تھے، انہوں نے انکار کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد نے بھی انکار کیا، اور وہ بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی دن سے لکھنے اور گواہی دینے کا حکم فرمایا گیا۔“

۴۶۶۳: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۴۶۶۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ہماری خواتین کی جماعت کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

۴۶۶۴: وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ. قَالَ: فَإِذَا عَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَي سَقَاطٍ، وَلَا عَلَي صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مَسْكِينٍ، وَلَا عَلَي أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقْفُ عَلَي الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلْعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَهُنَا نَتَحَدَّثُ. قَالَ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ! قَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابِطُنَ. إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلَي مَنْ لَقِينَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ بَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۶۶۳: طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ صبح کے وقت بازار جاتے، راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم بازار جاتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں معمولی کاروبار کرنے والے، بڑے سرمایہ دار، مسکین اور جس کسی شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے، طفیل بیان کرتے ہیں، میں ایک روز عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے بازار جانے کے لیے کہا، میں نے انہیں کہا: آپ بازار میں کیا کریں گے؟ جبکہ آپ کسی بیع پر رکتے نہیں، نہ سودے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، نہ اس کی قیمت پوچھتے ہیں اور نہ آپ بازار کی مجالس میں بیٹھے ہیں، لہذا آپ یہاں ہی تشریف رکھیں اور ہم بات چیت کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: بیٹ والے! راوی بیان کرتے ہیں، طفیل کا بیٹ بڑا تھا، ہم سلام کی غرض سے جاتے ہیں، ہم ہر ملنے والے کو سلام کرتے ہیں۔

۴۶۶۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَدُوٌّ، وَإِنَّهُ قَدْ أَذَانِي مَكَانَ عَدُوِّهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((أَنْ بَعْنِي عَدُوِّكَ)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَبْ لِي)). قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَبَعْنِيهِ بِعَدُوِّ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ بَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے، وہ اس کھجور کے درخت کی وجہ سے مجھے ایذا پہنچاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا کہ اپنا کھجور کا درخت مجھے

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۵۲۰۴) و ابن ماجه (۳۷۰۱) و الدارمي (۲/۲۷۷ ح ۲۶۴۰)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (۲/۹۶۱-۹۶۲ ح ۱۸۵۹) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۷۹۰)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/۳۲۸ ح ۱۴۵۷۱) و عبد بن حميد (۱۰۳۷) و البيهقي في شعب الإيمان

(۸۷۷۱)، نسخة محققة ۸۳۹۶ و السنن ۱۵۷/۶-۱۵۸) و الحاكم (۲/۲۰) ☆ فيه عبد الله بن محمد بن عقيل

ضعيف، وضعفه الجمهور۔

فروخت کر دو، اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو مجھے بہہ کر دو۔“ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں کھجور کے درخت کے بدلے میں مجھے فروخت کر دو۔“ اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سلام کہنے میں بخل کرنے والے کے علاوہ تجھ سے زیادہ بخل کوئی اور نہیں دیکھا۔“

٤٦٦٦: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَادِيُّ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ

الْإِيمَانِ ❁

٣٦٦٦: عبد الله بن عمرو، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہوتا

ہے۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٨٦ ، نسخة محققة : ٨٤٠٧) ☆ سفیان الثوري و أبو

إسحاق السبيعي مدلسان و عنعنا۔

بَابُ الْإِسْتِذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

٤٦٦٧: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: آتَانَا أَبُو مُوسَى، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ، فَآتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: إِنِّي آتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فُقِمْتُ مَعَهُ، فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ، فَشَهِدْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٦٦٤: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلا بھیجا، میں ان کے دروازے پر آیا اور تین بار سلام کیا، مجھے جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا، انہوں نے (مجھ سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہمارے پاس نہ آنے دیا؟ میں نے کہا: میں آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا تھا لیکن تم نے مجھے جواب نہ دیا اس لئے میں واپس چلا گیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: ”جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر دلیل پیش کرو۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

٤٦٦٨: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ، وَأَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّىٰ أَنْهَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٦٦٨: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تمہارا مجھ سے اجازت لینا یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ اور تم میری پوشیدہ باتیں سن لو (تو آ جاؤ) جب تک میں تجھے ایسے کرنے سے منع نہ کر دوں۔“

٤٦٦٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي دِينِ كَانَّ عَلَىٰ أَبِي، فَدَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: ((أَنَا! أَنَا!)) كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٦٦٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ذمہ قرض کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٢٤٥) و مسلم (٣٣/٢١٥٣)۔

❁ رواہ مسلم (١٦/٢١٦٩)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٢٥٠) و مسلم (٣٨/٢١٥٥)۔

دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”کون ہے؟“ میں نے کہا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں، میں۔“ گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

٤٦٧٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ: ((أَبَاهِرِ! الْحَقُّ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ)) فَاتَيْتُهُمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁
٣٦٤٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا آپ ﷺ نے ایک پیالہ میں دودھ پایا تو فرمایا: ”ابو ہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ، اور انہیں میرے پاس بلاؤ۔“ میں ان کے پاس گیا اور انہیں بلایا، وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر آ گئے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٤٦٧١: عَنْ كَلْدَةَ بِنِ حَنْبَلٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبْنٍ أَوْ جِدَايَةَ وَصَغَائِنَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ بِأَعْلَى الْوَادِي، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْلَمْ، وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَدْخُلُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٦٤١: کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے (میرے ہاتھ) دودھ یا ہرن کا بچہ اور کثری، نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجی، جبکہ نبی ﷺ بالائی علاقے میں تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پاس گیا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! کیا میں آ سکتا ہوں؟“

٤٦٧٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَبَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنٌ)). ❁

٣٦٤٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ پیغام لانے والے کے ساتھ ہی آجائے تو یہ اس کے لیے اجازت ہی ہے۔“

اور انہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”آدمی کا آدمی کی طرف قاصد بھیجنا اس کی اجازت ہی ہے۔“

٤٦٧٣: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تَلْقَاءِ وَجْهِهِ، وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ أَوْ الْاَيْسَرِ فَيَقُولُ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ!)) وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُرُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ حَدِيثَ أَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

❁ رواه البخاري (٦٢٤٦)۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (٢٧١٠) وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥١٧٦)۔

❁ ضعيف، رواه أبو داود (٥١٩٠) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔ ❁ صحيح، رواه أبو داود (٥١٨٩)۔

وَرَحْمَةُ اللَّهِ!) فِي بَابِ الضِّيَافَةِ. ❁

۴۶۷۳: عبد اللہ بن بسر بنی النخعی بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو آپ اپنا چہرہ دروازے کے سامنے نہ کرتے، بلکہ اس کے دائیں کونے یا بائیں کونے پر آتے تو فرماتے: ”السلام علیکم! السلام علیکم!“ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ ﷺ نے فرمایا: ”السلام علیکم رحمۃ اللہ“ باب الضیافۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضْلِ الثَّلَاثِ

فصل ثالث

۴۶۷۴: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا)) فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَأَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❁

۴۶۷۴: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: کیا میں اپنی ماں (کے پاس جاتے وقت اس) سے اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس آدمی نے عرض کیا، میں گھر میں اس کے ساتھ ہی رہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر بھی اس سے اجازت طلب کرو۔“ اس آدمی نے عرض کیا: میں اس کا خادم ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر بھی اجازت طلب کرو، کیا تم اسے عریاں حالت میں دیکھنا پسند کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے اجازت طلب کرو۔“ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۴۶۷۵: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَتَّحَنَّنُ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ❁

۴۶۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کے وقت اور دن کے وقت جانے کی اجازت تھی، جب میں رات کے وقت جاتا تو آپ ﷺ میرے لیے (بطور علامت اجازت) کھانس دیتے تھے۔

۴۶۷۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْذِنُوا لِمَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۴۶۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (اجازت لینے کی خاطر) سلام سے ابتداء نہ کرے تو اسے اجازت نہ دو۔“

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۵۱۸۶) ۵ حدیث انس تقدم (۴۲۴۹)۔ ❁ **إسناده ضعيف لإرساله**، رواه مالك في الموطأ (۹۶۳/۲ ح ۱۸۶۲) ☆ **السند مرسل**۔ ❁ **سندہ ضعيف**، رواه النسائي (۱۲/۳ ح ۱۲۱۳) [وابن ماجه (۳۷۰۸) وأحمد (۱/۸۰ ح ۶۰۸)] ☆ في سماع عبد الله بن نجى من علي رضي الله عنه نظر و حديث النسائي (۱۲۱۴)، وسنده حسن) يعني عنه۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۸۱۶)، نسخة محققة: (۸۴۳۳) ☆ أبو الزبير مدلس وعنن۔ إن صح السند إليه، وتلميذه أبو إسماعيل إبراهيم بن يزيد الخوزي: ضعيف جداً۔

بَابُ الْمُصَافِحَةِ وَالْمُعَانِقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٦٧٧: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَكَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليهم? قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٦٤٤: قَتَادَةُ رضي الله عنه بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ، فِي مِثْلِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليهم كَمَا فِي مِثْلِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليهم (پر عمل) تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

٤٦٧٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليهم الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليهم، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يُرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((أَنْتُمْ لُكْعُ)) فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صلوات الله عليهم وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَذَكَرَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ فِي بَابِ الْأَمَانِ. ❁

٣٦٤٨: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلوات الله عليهم نے حسن بن علی رضي الله عنه کا بوسہ لیا، اس وقت اقرع بن حابس رضي الله عنه بھی آپ کے پاس تھے، اقرع رضي الله عنه نے عرض کیا: میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، رسول اللہ صلوات الله عليهم نے (تجس سے) اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ”جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

اور ہم ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی حدیث: ((أَنْتُمْ لُكْعُ)) باب مناقب اہل بیت النبی صلوات الله عليهم وعلیہم اجمعین میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ جبکہ ام ہانی رضي الله عنها سے مروی حدیث باب الامان میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٧٩: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلوات الله عليهم: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ((إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ

❁ رواه البخاري (٦٢٦٣)۔ ❁ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٧) و مسلم (٢٣١٨/٦٥) ☆ حدیث: اثم لکع؟ یاتی (٦١٣٤) و حدیث ام ہانی تقدم (٣٩٧٧)۔

فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ، غُفِرَ لَهُمَا)). ❁

۳۶۷۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے الگ ہونے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔“

۴۶۸۰: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ مَنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ، أَيْنَحْنِي لَهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفِيَلْتَرُمُهُ وَيَقْبَلُهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفِيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيَصَافِحُهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم میں سے آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے، تو کیا وہ اس کے سامنے سر جھکائے؟ فرمایا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: کیا وہ اسے گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے؟ فرمایا: ”نہیں۔“ اس نے عرض کیا، کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا: ”ہاں۔“

۴۶۸۱: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَصَّعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، أَوْ عَلَى يَدِهِ، فَيَسْأَلُهُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ. ❁

۳۶۸۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مريض کی عیادت اس طرح پوری ہوتی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر رکھ کر اس سے دریافت کرے: ”کیا حال ہے؟“ اور تمہارا آپس میں پورا سلام دعا، مصافحہ کرنا ہے۔“ احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۶۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَيْتِي، فَاتَانَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرْيَانًا يَجْرُثُوبَهُ، وَاللَّهِ! مَا زَايْتَهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۶۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فرط محبت سے) اپنا کپڑا اٹھیٹے ہوئے، قبض پنے

❁ **سندہ ضعیف**، رواہ أحمد (۲۸۹/۴ ح ۱۸۷۴۶) و الترمذی (۲۷۲۷) وقال: حسن غریب (وابن ماجہ (۳۷۰۳) و أبو داود (۵۲۱۲) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة - ☆ ورواية: "وحمدا لله واستغفراه غفرلهمما" رواها أبو داود (۵۲۱۱) و سندہ ضعیف، فیہ أبو الحکم زید بن ابی الشعثاء العنزى، وثقه ابن حبان وحده - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۲۷۲۸) وقال: حسن (وابن ماجہ (۳۷۰۲) ☆ فیہ حنظلة بن عبيدالله السدوسي: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲۶۰/۵ ح ۲۲۵۹۱) و الترمذی (۲۷۳۱) ☆ فیہ علي بن يزيد: ضعيف مجروح، و عبيدالله بن زحر: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۲۷۳۲) وقال: حسن غریب) ☆ إبراهيم بن يحيى بن محمد: حسن الحديث وأبو يحيى: ضعيف و كان ضريراً يتلقن و محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن - إن صح السند إليه -

بغیر، اس کی طرف چلے، اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو قیص کے بغیر دیکھا، آپ ﷺ نے اسے گلے لگایا اور اس کا بوسہ لیا۔

۴۶۸۳: وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنزَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقَيْتُمُوهُ؟ قَالَ مَا لَقَيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي، وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا جِئْتُ أَخْبِرْتُ، فَأَتَيْتُهُ، وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ، فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۶۸۳: ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو وہ تم سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی آپ سے ملا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ کیا ہے، آپ نے ایک روز مجھے طلب فرمایا لیکن میں گھر پر نہیں تھا، جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے مجھے گلے لگایا، یہ (گلے لگانا) بہت ہی بہتر تھا، بہت ہی بہتر۔

۴۶۸۴: وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جِئْتُهُ: ((مَرَحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۳۶۸۴: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس روز میں (بیعت اسلام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہاجر سوار کے لیے خوش آمدید۔“

۴۶۸۵: وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ. وَكَانَ فِيهِ مِرَاحٌ. بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْ نِي. قَالَ: ((أَصْطَبِرُ)). قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ، وَجَعَلَ يَقْبَلُ كَشْحَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۶۸۵: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے ایک قبیلے سے تھا، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور وہ مزاح طبیعت تھے اور وہ انہیں (اپنی باتوں کے ذریعے) ہنسا رہے تھے، تو نبی ﷺ نے ایک لکڑی سے اس کے پہلو پر چوب لگائی، انہوں نے کہا: مجھے بدلہ دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں بدلہ دیتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا: آپ پر تو قیص ہے جبکہ مجھ پر قیص نہیں، نبی ﷺ نے اپنی قیص اٹھائی تو میں آپ ﷺ سے چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بس یہی چاہتا تھا۔

۴۶۸۶: وَعَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ،

❀ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۱۴) ☆ ایوب بن بشیر: مستور ورجل من بني عنزة: مجهول، قاله المنذري -

❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۷۳۵) وقال: ليس إسناده بصحيح ☆ سفیان الثوری و أبو إسحاق مدلسان

وعننا ومصعب بن سعد أرسل عن عكرمة بن أبي جهل، فالسند منقطع - ❀ **صحيح**، رواه أبو داود (۵۲۲۴)۔

وَالْبِيهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا. وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ: وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبِيَاضِيِّ مُتَّصِلًا. ❁
 ۳۶۸۶: شعبي رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضي الله عنه کا استقبال کیا تو انہیں گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) بوسہ دیا۔ ابو داؤد، بیہقی فی شعب الایمان مرسل۔
 جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں اور شرح السنہ میں البیاضی کی سند سے متصل ہے۔

۴۶۸۷: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَتَلَقَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَعْتَنَنِي ثُمَّ قَالَ: ((مَا أَدْرِي: أَنَا بِفَتْحِ خَيْرٍ أَوْ حُجٍّ، أَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ؟)) وَوَافَقَ ذَلِكَ فَتَحَ خَيْرٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۳۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضي الله عنه سے سرزمین حبشہ سے واپسی کے واقعہ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے فرمایا: جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا استقبال کیا اور مجھے گلے لگایا، پھر فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ مجھے فتح خیر کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر کی آمد کی۔“ اتفاق سے ان کی آمد فتح خیر کے روز تھی۔

۴۶۸۸: وَعَنْ زَارِعٍ رضي الله عنه، وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَجَعَلْنَا تَبَادُرُ مَنْ رَوَّاحِلِنَا، فَتَقَبَّلُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجَلَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
 ۳۶۸۸: زارع رضي الله عنه فرماتے ہیں اور وہ وفد عبد القیس میں شامل تھے: جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اترے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

۴۶۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهُ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ: حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَجَبَلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَجَبَلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۶۸۹: عائشہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت، سیرت و صورت، ایک روایت میں ہے: بات چیت میں فاطمہ رضي الله عنها سے زیادہ کسی کو مشابہ نہیں پایا، جب وہ آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استقبال کرتے، آپ ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کا (پیشانی

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۲۰) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۹۶۸)، والسنن الكبرى (۱۰۱/۷) ☆ السنن مرسل، ورواه البيهقي بسند ضعيف عن الشعبي عن عبد الله بن جعفر به مسندًا وللحديث طرق ضعيفة كلها - O وذكره البغوي في مصابيح السنة (۳۶۳۰) و شرح السنة (۲۹۲/۱۲) بعد ح (۳۳۲۷) بدون سند و لم أجده مسندًا وله شواهد ضعيفة عند أبي القاسم البغوي في معجم الصحابة (۲۷۷) و الطبراني في الكبير (۱۰۸/۲ ح ۱۴۷۰) وغيرهما -

❁ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۲۹۱/۱۲) بعد ح (۳۳۲۷) بدون سند - ☆ ورواه الطبراني في الصغير (۱۹/۱ ح ۳۰) والكبير (۱۰۸/۲ ح ۱۴۷۰، ۱۰۰/۲۲ ح ۲۴۴) فيه أحمد بن خالد بن عبد الملك بن سرح، ليس بشي (لسان الميزان ۱/۱۶۵) و أنس بن سالم الخولاني، ترجمته في تاريخ دمشق (۲/۲۳۲) و لم أجده من وثقه -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۲۵) ☆ فيه أم أبان: لم أجده من وثقها و للحافظ الهيثمي كلام مشوش في مجمع الزوائد (۳۹۰/۹) فانتبه - ❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۵۲۱۷)۔

پر) بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ کا استقبال کرتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں اور آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

۴۶۹۰: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوَّلَ مَاقَدِمِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَهَا حُمَّى فَاتَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بِنْتِي؟! وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۶۹۰: براء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، (کسی غزوہ سے واپسی پر) میں سب سے پہلے ابو بکر رضي الله عنه کے ساتھ مدینہ آیا تو ان کی بیٹی عائشہ رضي الله عنها لیٹی ہوئی تھیں اور وہ بخار میں مبتلا تھیں، ابو بکر رضي الله عنه ان کے پاس آئے تو فرمایا: پیاری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ اور انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

۴۶۹۱: وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِصَبِيٍّ، فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: ((أَمَا أَنْتُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْنُونَةٌ، وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۳۶۹۱: عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ نبی صلي الله عليه وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو آپ صلي الله عليه وسلم نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: ”سن لو! یہ (بچے) بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں، اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہیں۔“

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۴۶۹۲: عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْنُونَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❀

۳۶۹۲: يعلى رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضي الله عنهما رسول اللہ صلي الله عليه وسلم کی طرف تیزی سے دوڑتے آئے تو آپ صلي الله عليه وسلم نے ان دونوں کو گلے لگا لیا، اور فرمایا: ”بے شک اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہوتی ہے۔“

۴۶۹۳: وَعَنِ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَصَافِحُوا، يَذْهَبِ الْغُلُّ، وَتَهَادُوا، تَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشُّحْنَاءُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❀

۳۶۹۳: عطاء خراسانی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلي الله عليه وسلم نے فرمایا: ”مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ جاتا رہتا ہے، ہدیے (تحائف) دیا کرو، باہم محبت پیدا ہوگی اور دشمنی ورنجش جاتی رہے گی۔“ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۵۲۲۲) [والبخاري (۳۹۱۸)]. ❀ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة

(۱۳/۳۵ ح ۳۴۴۸) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند الترمذي (۱۹۱۰) و سنده ضعيف (و ابن ماجه ۳۶۶۶ مختصراً بلفظ: "إن الولد مبخلة مجبنة" حديث حسن) و أحمد (۵/۲۱۱ سنده ضعيف) وغيرهم۔

❀ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۱۷۲/۴ ح ۱۷۷۰۵) [والترمذي (۳۷۷۵) وقال: حسن] و ابن ماجه (۳۶۶۶) و صححه

الحاكم (۳/۱۶۴) على شرط مسلم۔ ❀ **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (۲/۹۰۸ ح ۱۷۵۰) ☆ سنده

ضعيف لإرساله و له شاهد ضعيف في جامع عبد الله بن وهب (ص ۳۸ ح ۲۴۶) و في الباب أحاديث أخرى تغني عنه

٤٦٩٤: وَعَنِ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَانَتْ مَ صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقُ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

٣٦٩٣: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نصف النہار سے پہلے چار رکعت (نماز چاشت) پڑھی گویا اس نے وہ رکعت شب قدر میں ادا کیں، اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے سارے گناہ گرجاتے ہیں۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٥٥، نسخة محققة: ٨٥٥٣) [والبخاري في التاريخ الكبير (٣٤٤/٩) مختصراً جداً] ☆ فيه منصور بن عبد الله (ويقال: ابن عبد الرحمن) وثقه ابن حبان وحده بذكره في الثقات (٤٧٦/٧)۔

بَابُ الْقِيَامِ

بطور تعظیم کھڑے ہونے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۴۶۹۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَيَّ سِدِّكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ. ❁

۳۶۹۵: ابو سعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، جب بنو قریظہ، سعد رضي الله عنه کا فیصلہ قبول کرنے پر راضی ہوئے تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے کسی کو ان کی طرف بھیجا، اور وہ آپ کے قریب ہی تھے، چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے انصار سے فرمایا: ”اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔“ اور یہ حدیث مکمل طور پر باب حکم الاسراء میں گزر چکی ہے۔

۴۶۹۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۳۶۹۶: ابن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں مت بیٹھے، بلکہ وسعت و کشادگی پیدا کرو۔“

۴۶۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۳۶۹۷: ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ پھر وہیں واپس آ جائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔“

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۴۱۲۱) و مسلم (۱۷۶۸/۶۴)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۲۶۹) و مسلم (۲۱۷۷/۲۷)۔

❁ رواه مسلم (۲۱۷۹/۳۱)۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٩٨: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهِ لِذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

٣٦٩٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص زیادہ محبوب نہیں تھا، اس کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ سے ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٦٩٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرَّجُلُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٦٩٩: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

٤٧٠٠: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَكِنًا عَلَى عَصَا، فَقَمَّنَا لَهُ، فَقَالَ: ((لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٣٤٠٠: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لاٹھی کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے تو ہم آپ کی خاطر کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایسے نہ کھڑے ہو کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔“

٤٧٠١: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهَادَةٍ، فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ دَأَى، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِتَوْبٍ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٣٤٠١: سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ گواہی کے سلسلہ میں ہمارے پاس آئے تو ایک آدمی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اور نبی ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے آدمی کے کپڑے سے اپنا ہاتھ صاف کرے جو اس نے اسے نہیں پہنایا۔

٤٧٠٢: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ،

❁ صحیح، رواه الترمذی (٢٧٥٤)۔ ❁ حسن، رواه الترمذی (٢٧٥٥) وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٢٩)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٥٢٣٠) ☆ فيه أبو مرزوق: لين وأبو العديس وتلميذه: مستوران و لبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٨٢٧) ☆ أبو عبد الله مولى آل أبي بردة: مجهول۔

نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۰۲: ابو برداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ جاتے تو ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے تھے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور آپ کا واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنا جوتا اتار کر یا اپنی کوئی چیز وہاں رکھ جاتے جس سے صحابہ سمجھ جاتے (کہ آپ ﷺ واپس آئیں گے) اور وہ وہیں بیٹھے رہتے۔

۴۷۰۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۰۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان، ان کی اجازت کے بغیر علیحدگی پیدا کرے (اور خود ان دونوں کے درمیان بیٹھ جائے)۔“

۴۷۰۴: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔“

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۴۷۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بَيوتِ أَرْوَاجِهِ. ❁

۴۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف رکھتے اور ہمارے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے، اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے گھر داخل ہو جاتے۔

۴۷۰۶: وَعَنْ وَاثِلَةَ بِنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٥٤) ☆ تمام بن نجیح: ضعيف وكعب بن ذهل: فيه لين -

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٥٢) و أبو داود (٤٨٤٥) - ❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٤٤)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٠) [و أبو داود (٤٧٧٥)] ☆ فيه هلال بن أبي هلال:

مستور، لم يوثقه أحد من المتقدمين والله أعلم - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٣)، نسخة محققة: (٨٥٣٤) ☆ مجاهد بن فرقان: حديثه منكر و تكلم فيه -

۴۷۰۶: واٹلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرماتھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی خاطر اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جگہ تو کافی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو وہ اس کے لیے (اپنی جگہ سے کچھ) ہٹ جائے۔“ امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٠٧: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁
 ٣٤٠٤: ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

٤٧٠٨: وَعَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاصْبَعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁
 ٣٤٠٨: عباد بن تیمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چپ لیٹے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

٤٧٠٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ٣٤٠٩: جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی چپ لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھے۔

٤٧١٠: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ أَحَدًا ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ٣٤١٠: جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چپ لیٹ کر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے۔“
 ٤٧١١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، حَسِفَ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواه البخاري (٦٢٧٢)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٧) و مسلم (٢١٠٠/٧٥)۔

❁ رواه مسلم (٢٠٩٩/٧٢)۔

❁ رواه مسلم (٢٠٩٩/٧٤)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٩) و مسلم (٢٠٨٨/٤٩)۔

۴۷۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ ایک آدمی سوٹ پہنے ہوئے تکبر کے انداز میں چل رہا تھا اور اس کے نفس نے اسے غرور میں ڈال رکھا تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روز قیامت تک اس میں اترتا چلا جائے گا۔“

الفصل الثانی

فصل نافی

۴۷۱۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ *
 ۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو بائیں پہلو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔
 ۴۷۱۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رَزِينٌ *
 ۴۷۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تو آپ اپنے ہاتھوں سے گوٹ مار لیتے تھے۔

۴۷۱۴: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدُ الْفَرْفَصَاءِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمُتَخَشَّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرْقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ *
 ۴۷۱۴: قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا، پاؤں پر بیٹھے ہوئے تھے اور بازوؤں کو پنڈلیوں کے گرد لپیٹ رکھا تھا، وہ بیان کرتی ہیں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو، خاشع و متواضع حالت میں دیکھا تو خوف کی وجہ سے میں لرز گئی۔

۴۷۱۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ *
 ۴۷۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تو سورج کے اچھی طرح طلوع ہو جانے تک آلتی پالتی مار کر (چارزانوں ہو کر) اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

۴۷۱۶: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَسَ بِلَيْلٍ إِضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْيَمَنِ، وَإِذَا عَرَسَ

* **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۷۷۰) وقال: (حسن غريب)۔ * **ضعيف جدا**، رزين (لم أجده) [و أبو داود (۴۸۴۶) و الترمذي في الشمائل (۱۲۸) و اللفظ له، فيه عبد الله بن إبراهيم المدني: منكر الحديث متروك متهم و حديث البخاري (۶۲۷۲) يعني عنه، تقدم (۴۷۰۷)۔] * **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۸۴۷) [و أصله عند الترمذي (۲۸۱۴) و سنده ضعيف] و لم يذكر هذا اللفظ * فيه عبد الله بن حسان العنبري: لم أجد من وثقه و صفية و حبيبة: لم يوثقهما غير ابن حبان۔ * **صحيح**، رواه أبو داود (۴۸۵۰)۔

فُقَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁
۴۷۱۶: ابوقدادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور ہتھیلی پر سر رکھ لیتے تھے۔

۴۷۱۷: وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے کسی شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر بس اسی قدر تھا جس قدر کہ پڑے میں میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد (بعض نے کہا: جائے نماز) آپ ﷺ کے سر کے پاس تھی۔

۴۷۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۷۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔“

۴۷۱۹: وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسِ الْعِغْفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي، إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ)) فَظَنَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۷۱۹: یعیش بن طحفہ بن قیس عغفاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے، انہوں نے فرمایا: میں سینے کے درد کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور اس نے کہا: ”اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔“ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

۴۷۲۰: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ - وَفِي رِوَايَةٍ: حِجَارٌ - فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ: ((حَجِّي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۲۰: علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کے وقت گھر کی چھت پر سو جائے اور اس (چھت) کے پردے نہ ہوں، اور ایک روایت میں ہے: اس پر پتھر نہ ہوں تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔“ ابوداؤد اور معالم السنن للخطابی میں ((حجی)) کے الفاظ ہیں۔

۴۷۲۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ

❁ صحیح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۳۲۵ ح ۳۳۵۹) ومسلم (۶۸۳) والترمذي في الشمائل (۲۵۹) واحمد (۳۰۹/۵)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۵۰۴۴) ☆ بعض آل أم سلمة: مجهول۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۲۷۶۸)۔ ❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۵۰۴۰) وابن ماجه (۷۵۲)۔

❁ حسن، رواه أبو داود (۵۰۴۱) وذكره الخطابي في معالم السنن (۴/۱۳۲ ح ۱۳۸۱)۔

التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۷۲۱: جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کسی ایسی چھت پر سوائے جس کے پردے نہ ہوں۔

۴۷۲۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: مَلَعُونُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۲۳: حذیفہ بن الیمانؓ بیان کرتے ہیں، جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھا ہے وہ محمد ﷺ کی زبان پر ملعون ہے۔

۴۷۲۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا)). رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۲۳: ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین مجلس وہ ہے جو فراخ ہو۔“ (جہاں لوگوں کو

بیٹھنے میں تنگی نہ ہو)

۴۷۲۴: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسًا ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَأَيْكُمْ

عَزِينٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۲۴: جابر بن سمیرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے،

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ (بیٹھے ہوئے) دیکھ رہا ہوں؟“

۴۷۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلِّصْ عَنْهُ الظِّلَّ ، فَبَصَّارَ

بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۲۵: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو، پھر وہ (سایہ) اس

سے بلند ہو جائے اور اس شخص کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو جائے اور کچھ سائے میں تو وہ (وہاں سے) اٹھ جائے۔“

۴۷۲۶: وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْهُ ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلِّصْ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ))

هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوفًا. ❁

۴۷۲۶: شرح السنہ میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے کہا: ”جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ سایہ اس

❁ سندہ ضعیف ، رواہ الترمذی (۲۸۵۴) وقال: غریب) ☆ عبد الجبار بن عمر ضعیف و ابن وهب عن نعنن و روى

أحمد (۲۷۱/۵ ح ۲۲۳۳) عن بعض أصحاب النبي ﷺ عن النبي ﷺ أنه قال: ”من نام على إجاز ليس عليه ما يرفع

قدميه فخر فبرئت منه الذمة.“ وسنده حسن لذاته . ❁ !سندہ ضعیف ، رواہ الترمذی (۲۷۵۳) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۴۸۲۶) ☆ أبو مجلز لم يدرك حذيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كما قال شعبة ، انظر جامع التحصيل (ص ۲۹۶) وغيره۔

❁ !سندہ حسن ، رواہ أبو داود (۴۸۲۰) ۔ ❁ صحيح ، رواہ أبو داود (۴۸۲۳)۔

❁ حسن ، رواہ أبو داود (۴۸۲۱) ۔ ❁ سندہ ضعیف ، رواہ البغوي في شرح السنة (۳۰۱/۱۲ ح ۳۳۳۵)

وفي سماع محمد بن المنكدر من سيدنا أبي هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لهذا الحديث نظر و باقي السند حسن و رواه أحمد (۲/۲۸۳) من طريق آخر عن محمد بن المنكدر به ۔

سے بلند ہو جائے تو وہ شخص (وہاں سے) اٹھ جائے، کیونکہ وہ شیطان کی مجلس ہے۔“ معمر نے اسی طرح اسے موقوف روایت کیا ہے۔
 ۴۷۲۷: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرَّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: ((اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ)). فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّىٰ أَنْ تُوْبَهَا لِيَتَعَلَّقَ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۷۲۷: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مسجد سے باہر تشریف لارہے تھے، راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ شامل ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: ”راستے کے ایک طرف چلو، تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا کوئی حق نہیں، لہذا تم راستے کے کناروں پر چلو۔“ چنانچہ (یہ حکم سن کر) عورت (چلتے وقت) دیوار کے ساتھ لگ جاتی تھی حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک جاتا تھا۔

۴۷۲۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَىٰ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
 ۴۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی دو عورتوں کے درمیان چلے۔

۴۷۲۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ حَدِيثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِي عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ. ❁

۴۷۲۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص کو جہاں جگہ ملتی وہ وہیں بیٹھ جاتا تھا۔

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں باب القیام میں ذکر کی گئی ہیں، اور علی و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی دو حدیثیں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صفاتہ میں ذکر کریں گے۔

❁ **اسنادہ ضعیف**، رواہ أبو داود (۵۲۷۲) والبیہقی فی شعب الإیمان (۷۸۲۲) ☆ فیہ شداد بن ابی عمرو: مجهول وأبوہ: مستور وللحدیث شاهد ضعیف عند ابن حبان (الموارد: ۱۹۶۹)۔

❁ **اسنادہ ضعیف جذا**، رواہ أبو داود (۵۲۷۳) ☆ فیہ داود بن ابی صالح المدنی: منکر الحدیث وقال: أبو حاتم الرازی: ”مجهول حدث بحديث منكر“۔ ❁ **سنده ضعیف**، رواہ أبو داود (۴۸۲۵) [والترمذی (۲۷۲۵)] ☆ شریک القاضی مدلس و عنعن ولم أجد من تابعه وللحدیث شاهد ضعیف فی المعجم الکبیر للطبرانی (۷۱۹۷) و حدیث البخاری (۶۶) و مسلم (۲۱۷۶) یغنی عنہ۔ ۵ حدیث عبد اللہ بن عمرو تقدم (۴۷۰۳) و حدیث علی یأتی (۵۷۹۰) و حدیث ابی ہریرة یأتی (۵۷۹۵)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

- ٤٧٣٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي، وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: ((اتَّقِعْدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
- ٣٤٣٠: عمرو بن شريد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کے پاس جو گوشت ہے اس پر ٹیک لگائی تھی، اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب ہوا (یعنی یہود)۔“
- ٤٧٣١: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّبَى النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي، فَكَرَّضَنِي بِرَجْلِهِ، وَقَالَ: ((يَا جُنْدُبُ! إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁
- ٣٤٣١: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں سے مجھے چونکا مارا اور فرمایا: ”جندب! یہ تو جہنمیوں کا سا لیٹنا ہے۔“

بَابُ الْعَطَاسِ وَالتَّشَاؤُبِ

چھینک مارنے اور جمائی لینے کا بیان

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٣٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَشَاءَبَ صَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا؛ صَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ)). ❁

٤٧٣٣: ابو ہریرہ رضي الله عنه، نبی صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ چھینکنے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہے، تو اسے سننے والے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اسے ”يَرْحَمُكَ اللَّهُ“ ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ کہے۔ رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو وہ روکنے کی مقدور بھرکوش کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے مسکراتا ہے۔“ بخاری۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”کیونکہ تم میں سے کوئی ایک (جمائی کے وقت) آواز نکالتا ہے تو شیطان اس سے ہنتا ہے۔“

٤٧٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ، أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُمِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٤٧٣٣: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) کہے اور اس کا (مسلمان) بھائی یا اس کا ساتھی اسے ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) کہے، جب وہ اسے ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) کہے تو یہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ: ((إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٤٧٣٣: انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس چھینک ماری تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا

❁ رواہ البخاري (٦٢٢٦، الرواية الأولى، ٦٢٢٣، والرواية الثانية) ومسلم (٢٩٩٤/٥٦، الرواية الثانية)۔

❁ رواہ البخاري (٦٢٢٤)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (٦٢٢٥) ومسلم (٢٩٩١/٥٣)۔

جواب دیا جبکہ دوسرے کو نہ کہا، تو اس شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی جبکہ میرے لیے دعا نہیں فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس لیے کہ اس نے ”الحمد للہ“ کہا، جبکہ تم نے ”الحمد للہ“ نہیں کہا۔“

٤٧٣٥: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تَشْمِتُوهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٢٤٣٥: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ”الحمد للہ“ کہے تو تم اسے دعا دو۔ اور اگر وہ ”الحمد للہ“ نہ کہے تو تم اس کے لیے دعا نہ کرو۔“

٤٧٣٦: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: ((يَرْحُمَكَ اللَّهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ: ((الرَّجُلُ مَرْكُومٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: إِنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ: ((أَنْتَ مَرْكُومٌ)). ❁

٢٤٣٦: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا، جبکہ ایک آدمی نے آپ کے پاس چھینک ماری، تو آپ ﷺ نے اس کے لیے کہا: ((يَرْحُمَكَ اللَّهُ)) پھر اس نے دوسری مرتبہ چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو زکام لگا ہوا ہے۔“

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے تیسری مرتبہ (چھینک آنے پر) فرمایا کہ ”اسے زکام لگا ہوا ہے۔“

٤٧٣٧: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عُلَى فَمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٢٤٣٧: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔“

الفصل الثاني

فصل نانی

٤٧٣٨: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ تَوْبَهُ وَعَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

٢٤٣٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چھینک مارتے تو آپ اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپ

❁ رواہ مسلم (٢٩٩٢/٥٤)۔

❁ رواہ مسلم (٢٩٩٣/٥٥) و الترمذی (٢٧٤٣)۔

❁ رواہ مسلم (٢٩٩٥/٥٧)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (٢٧٤٥) و أبو داود (٥٠٢٩)۔

لیتے اور اس کے ساتھ وہ اپنی آواز پست کرتے تھے۔ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٣٩: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ✽

٣٤٣٩: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ کہے: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ اور جو شخص اسے جواب دے تو وہ کہے: اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور وہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤٠: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ ✽

٣٤٣٠: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود، نبی ﷺ کے پاس اس امید پر چھینک مارا کرتے تھے کہ آپ انہیں ((یَرْحَمُكُمْ اللَّهُ)) کہیں، آپ ﷺ کہا کرتے تھے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤١: وَعَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ! فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ ✽

٣٤٣١: ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں، ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! (یہ سن کر) سالم نے کہا: تجھ پر اور تیری ماں پر، گویا اس آدمی نے اپنے دل میں کچھ ناراضی محسوس کی، انہوں نے فرمایا: سن لو! میں نے تمہیں صرف وہی کچھ کہا ہے جو نبی ﷺ نے کہا تھا (ایک دفعہ) ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر اور تیری ماں پر، (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) کہے، اور جو اسے جواب دے تو وہ کہے: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ))، اور پھر وہ کہے: اللہ مجھے اور تمہیں بخش دے۔“

٤٧٤٢: وَعَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَمِيَتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَسَمِيَتْهُ وَإِنْ

✽ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (٢٧٤١) [و ابن ماجہ (٣٧١٥)] و الدارمی (٢/٢٨٣ ح ٢٦٦٢) ☆ محمد بن ابی لیلی ضعیف و حدیث البخاری (٦٢٢٤) یعنی عنہ۔

✽ إسنادہ صحیح، رواہ الترمذی (٢٧٣٩) وقال: حسن صحیح) و أبو داود (٥٠٣٨)۔

✽ إسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (٢٧٤٠) و أبو داود (٥٠٣١) ☆ قال الحاکم: ”الوهم فی روایة جریر (بن عبد الحمید) هذه ظاهر فإن هلال بن يساف لم يدرك سالم بن عبید و نم یروہ و بینہما رجل مجهول“ فالسند معلل۔

سُنْتُ فَلَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۷۴۲: عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھینک مارنے والے کو تین مرتبہ دعائیہ جواب دو، وہ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو پھر اگر تم چاہو تو اسے دعائیہ جواب دو اور اگر تم چاہو تو (جواب) نہ دو۔“ ابو داؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۴۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَمِعْتُ أَخَاكَ ثَلَاثًا، فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زَكَامٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❁

۴۷۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اپنے (مسلمان) بھائی کو (چھینک مارنے کے جواب میں) تین بار دعائیہ جواب دو، اگر چھینکوں میں اضافہ ہو جائے تو وہ زکام ہے۔“

اور انہوں (راوی سعید المقبری) نے کہا: میں ان کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۴۷۴۴: عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَلَيْسَ هَكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۷۴۴: نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینک ماری تو کہا: ”اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، (یہ سن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی کہتا ہوں: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ مگر اس طرح کہنا ثابت نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا کہ ہم کہیں: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۰۳۶) والترمذي (۲۷۴۴) ☆ عبیدة: لا يعرف حالها وحميدة لم يوثقها غير ابن

حبان وأبو خالد يزيد بن عبد الرحمن الدالاني مدلس وعنعن -

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۵۰۳۴) - ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۷۳۸)۔

بَابُ الضَّحِكِ

ہنسنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٤٥: عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞

٣٤٣٥: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق کا کوادیکھ سکوں، آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے۔

٤٧٤٦: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ۞ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْذُ اسْلَمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

٣٤٣٦: جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے اسلام قبول کیا، نبی ﷺ نے مجھے (مجلس میں آنے سے) منع نہیں کیا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔

٤٧٤٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ۞ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ مِنْ مِصْلَاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشِدُونَ الشُّعْرَ. ۞

٣٤٣٧: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز پڑھتے تو وہاں سے طلوع آفتاب تک نہیں اٹھتے تھے، اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے، اور (اس دوران) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے اور امورِ جاہلیت پر گفتگو کیا کرتے اور ہنستے تھے جبکہ آپ ﷺ فقط تبسم فرمایا کرتے تھے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

۞ رواه البخاري (٦٠٩٢)۔

۞ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٨٩) و مسلم (٢٤٧٥/١٣٤)۔

۞ رواه مسلم (٢٣٢٢/٦٩) و الترمذي (٢٨٥٠) وقال: حسن صحيح۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۴۷۴۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۷۴۸: عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۷۴۹: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۴۷۴۹: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امین عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اور ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم تھا۔ اور بلال بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ تیر اندازی کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنستے تھے، اور جب رات ہو جاتی تو وہ راہب (یعنی تارک دنیا) بن جاتے تھے (اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے)۔

❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۶۴۱) وقال: غریب ابن لہیعة عنعن۔

❁ ضعیف، رواہ البغوی فی شرح السنة (۳۱۸/۱۲) قبل ح ۳۳۵۲ بدون سند) ☆ لم أجده سنداً متصلاً فهو مردود

و حدیث مسلم (۶۷۰) و البخاری (الأدب المفرد: ۲۶۶) یعنی عنہ۔

بَابُ الْأَسْمَى

ناموں کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٥٠: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ،

فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٤٥٠: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بازار میں تھے کہ کسی آدمی نے کہا: ابو القاسم! جب نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ

ہوئے تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔“

٤٧٥١: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا

أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٤٥١: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت مت رکھو، کیونکہ مجھے تو

قاسم بنایا گیا ہے، میں تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔“

٤٧٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءٍ كُمْ إِلَى اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ،

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٤٥٣: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے ناموں میں سے عبد اللہ اور عبد الرحمن اللہ کو زیادہ

پسند ہیں۔“

٤٧٥٣: وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّينَ غَلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا

نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَيْمٌ هُوَ؟ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((لَا تُسَمِّ

غَلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا أَفْلَحَ، وَلَا نَافِعًا)). ❁

٣٤٥٣: سمرة بن جندب رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے غلام (بچے یا غلام) کا نام یسار (آسانی)،

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٢١٢٠) و مسلم (٢١٣١/١)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٣١١٤) و مسلم (٢١٣٣/٤)۔

❁ رواہ مسلم (٢١٣٢/٢)۔

❁ رواہ مسلم (١٢، ١١/٢١٣٧)۔

رباح (منافع)، نَجْح (کامیاب) اور فَلَاح (نور و فلاح) مت رکھو، کیونکہ تم کہو گے: کیا وہ یہاں ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو کہنے والا کہے گا: وہ نہیں ہے۔“

اور انہیں کی روایت میں ہے، فرمایا: ”اپنے غلام کا رباح، یسار، فلاح اور نافع نام نہ رکھو۔“

۴۷۵۴: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِبَعْلَى، وَبِرَكَّةٍ، وَبِأَفْلَحٍ، وَبِيسَارٍ، وَبِنَافِعٍ، وَبِنَحْوِ ذَلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ عَنَّا، ثُمَّ قُضِيَ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۵۳: جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ وہ بعلی، برکہ (برکت)، فلاح، یسار، نافع اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع فرمادیں، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے بعد میں اس سے خاموشی اختیار فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔

۴۷۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلاكِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((أَعْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَخْبَثُهُ: رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ)). ❁

۴۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت اللہ کے ہاں اس شخص کا نام سب سے زیادہ فتنج ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو۔“ بخاری۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”روز قیامت اللہ کے ہاں وہ شخص سب سے زیادہ ناراض کن اور خبیث نام والا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا حالانکہ شہنشاہ تو صرف اللہ ہی ہے۔“

۴۷۵۶: وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُمِّيتُ بَرَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْرِ مِنْكُمْ، سَمُّوْهَا زَيْنَبَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی تعریف خود نہ کیا کرو، تم میں سے جو نیک ہیں، اللہ انہیں خوب جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔“

۴۷۵۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ جَوَيْرِيَّةُ اسْمَهَا بَرَّةً، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جَوَيْرِيَّةً، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: وہ برہ کے پاس سے چلے گئے ہیں۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۳۸/۱۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۰۶) و مسلم (۲۱/۲۰ / ۲۱۴۳)۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۴۲/۱۹)۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۴۰/۱۶)۔

۴۷۵۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَمِيلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۴۷۵۹: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى بِالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُهُ؟)) قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۵۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی ران پر رکھا اور فرمایا: ”اس کا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: فلاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اس کا نام منذر ہے۔“

۴۷۶۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَامْتِنِي، كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ، وَكُلُّ نِسَاءٍ كُمْ إِمَاءُ اللَّهِ. وَلَكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي، وَفَتَايَ وَفَتَاتِي. وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ: رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِي)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لِيَقُلْ: سَيِّدِي وَمَوْلَايَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَقُلْ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ، فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرے بندے (غلام) میری بند (لوٹھی)، تم سب اللہ کے بندے اور غلام ہو جبکہ تمہاری سب خواتین اللہ کی لونڈیاں ہیں، بلکہ تم یوں کہا کرو: میرے لڑکے، میری لڑکی، اور غلام بھی یوں نہ کہے: میرے رب! بلکہ یوں کہے: میرے آقا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: وہ یوں کہے: میرے سید، میرے مولا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”غلام اپنے آقا سے میرے مولانا کہے، کیونکہ تمہارا مولا اللہ ہے۔“

۴۷۶۱: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: الْكُرْمُ، فَإِنَّ الْكُرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم تو قلب مؤمن ہے۔“

۴۷۶۲: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: الْكُرْمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: الْعَنْبُ وَالْحَبَلَةَ)). ❁

۴۷۶۲: اور مسلم ہی کی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کرم نہ کہو، بلکہ تم عنب اور حبلہ

❁ رواہ مسلم (۲۱۳۹/۱۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۹۱) و مسلم (۲۱۴۹/۲۹)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۴۹/۱۳)، الروایۃ الثانیۃ ۲۲۴۹/۱۵، و الثالثۃ ۲۲۴۹/۱۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۴۷/۷)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۴۸/۱۲)۔

(انگور) کہو۔“

٤٧٦٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: يَا خَبِيَّةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٤٦٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم انگور کا نام کرم رکھو نہ زمانے کو برا کہو، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔“

٤٧٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٤٦٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی زمانے کو برا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔“

٤٧٦٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبِثْتُ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِيسْتُ نَفْسِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ)) فِي بَابِ الْإِيمَانِ.

٣٤٦٥: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس (جی) خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس بوجھل ہو گیا۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے۔“ باب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧٦٦: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ أَبِيهِ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكْنُونَهَ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنِي أبا الْحَكَمِ؟)) قَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ آتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحْسَنَ هَذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قَالَ: لِي شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ. قَالَ: ((فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟)) قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: ((فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

٣٤٦٦: شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے

❁ رواہ البخاری (٦١٨٢)۔

❁ رواہ مسلم (٢٢٤٧/٦)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦١٧٩) و مسلم (٢٢٥٠/١٦) حدیث ”یؤذینی ابن آدم“ تقدم (٢٢)۔

❁ إسنادہ حسن، رواہ أبو داود (٤٩٥٥) و النسائي (٢٢٦/٨-٢٢٧ ح ٥٣٨٩)۔

انہیں سنا کہ وہ میرے والد کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ”بے شک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسے ہی حاصل ہے، تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں رکھی گئی؟“ اس نے کہا: جب میری قوم میں کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے، تیرے کتنے بچے ہیں؟“ اس نے کہا: شریح، مسلم اور عبد اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے بڑا کون ہے؟“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: شریح، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ابو شریح ہو۔“

٤٧٦٧: وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ رضي الله عنه فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

٣٤٦٤: مسروق بیان کرتے ہیں، میں عمر رضي الله عنه سے ملا تو انہوں نے فرمایا: تم کون ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع، عمر رضي الله عنه نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اجدع، شیطان (کا نام) ہے۔“

٤٧٦٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَاحْسِنُوا أَسْمَانِكُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٤٦٨: ابو درداء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت تمہیں تمہارے اور تمہارے آباء کے نام سے پکارا جائے گا، اپنے نام اچھے رکھو۔“

٤٧٦٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمَّى مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٣٤٦٩: ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نام اور اپنی کنیت کو اس طرح اکٹھا کر کے محمد ابو القاسم نام رکھ لے۔

٤٧٧٠: وَعَنْ جَابِرِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ((مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي، فَلَا يَكْتُمُ بِكُنْيَتِي، وَمَنْ تَكْنَى بِكُنْيَتِي، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي)). ❁

٣٤٤٠: جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میرے نام پر نام رکھو تو پھر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جس نے میرے نام پر نام رکھا تو وہ میری

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٥٧) وابن ماجه (٣٧٣١) ☆ فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف من جهة سوء حفظه۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١٩٤/٥ ح ٢٢٠٣٥) وأبو داود (٤٩٤٨) ☆ قال أبو حاتم الرازي: ”عبد الله بن أبي زكريا لم يسمع أبا الدرداء۔“

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤١) وقال: حسن صحيح۔

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤٢) وابن ماجه (٣٥٣٥) وأبو داود (٤٩٦٦)۔

کنیت نہ رکھے، اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھی تو وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔“

٤٧٧١: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا، فَسَمَيْتُهُ مُحَمَّدًا، وَكُنَيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ، فَذَكَرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنَيْتِي؟ أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنَيْتِي وَأَحَلَّ بِاسْمِي؟)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحِبِّي السُّنَّةِ: غَرِيبٌ. ❁

٢٤٤١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے، لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے وہ جس نے حلال قرار دیا میرا نام رکھنا اور حرام کیا میری کنیت رکھنا، یا کون ہے وہ جس نے حرام کیا میری کنیت رکھنا اور حلال کیا میرا نام رکھنا؟“ ابو داؤد، اور محی السنہ بیہد نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٧٧٢: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَلِدْتَنِي بَعْدَكَ وَلَدًا سَمِيَهُ بِاسْمِكَ وَأَكْنَيْتَهُ بِكُنَيْتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٢٤٤٢: محمد بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

٤٧٧٣: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِبُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَأَنْعَرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ. ❁

٢٤٤٣: انس بن مالک بیان کرتے ہیں، میں ایک بوٹی چنا کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر میری کنیت (ابوجزہ) رکھی۔ اسے ترمذی نے بیان کیا اور فرمایا: اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، اور مصابیح میں ہے کہ اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٧٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْتَبِرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٢٤٤٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی ﷺ برانام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

٤٧٧٥: وَعَنْ بُشَيْرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أَسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ: أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: أَصْرَمُ قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٢٤٤٥: بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں کہ اصرم نامی ایک آدمی ان لوگوں میں شامل تھا جو

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٦٨) ☆ فيه محمد بن عمران الحجبي: مستور۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٦٧)۔ ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذی (٣٨٣٠) ولم يصححه في

نسختنا، بل قال: غريب) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/٣٠٧ ح ٣٧٠٨) ☆ فيه جابر الجعفي: ضعيف

رافضي مدلس و شيخه أبو نصر خيثمة بن أبي خيثمة: لين الحديث۔ ❁ **صحیح**، رواه الترمذی (٢٨٣٩)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٥٤)۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: اصرم، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم زرعد ہو۔“

٤٧٧٦: وَقَالَ: وَغَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ اسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيزِ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانِ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابِ، وَحَبَابِ، وَشَهَابِ. وَقَالَ: تَرَكْتُ أَسَانِدَهَا لِلْإِخْتِصَارِ. ❁

٣٤٤٦: اور ابوداؤد نے کہا، اور نبی ﷺ نے عاص، عزیز، عتله شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب نام بدل دیے تھے، اور انہوں نے کہا: میں نے اختصار کی خاطر ان کی اسناد بیان نہیں کیں۔

٤٧٧٧: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعْمُوا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ)) ❁. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، حَدِيثَهُ.

٣٤٤٤: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ابو عبد اللہ سے یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے کہا: تم نے لفظ ”زَعْمُوا“ (لوگوں کا خیال ہے) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آدمی کا ایسے انداز میں گفتگو کرنا برا ہے۔“ ابوداؤد، اور انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔

٤٧٧٨: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ، وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٣٤٤٨: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے، پھر فلاں چاہے۔“

٤٧٧٩: وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا، قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَحَدَهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

٣٤٤٩: اور ایک منقطع روایت میں ہے، فرمایا: ”یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور جو محمد (ﷺ) چاہے، بلکہ یوں کہا کرو: جو اکیلا اللہ چاہے۔“

٤٧٨٠: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا، فَإِنَّهُ إِنْ تَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْخَطْتُمْ رَبِّكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ صحیح، رواہ أبو داود (٤٩٥٦)۔ ❁ صحیح، رواہ أبو داود (٤٩٧٢)۔

❁ إسناده صحیح، رواہ أحمد (٣٨٤/٥) ح ٢٣٦٥٤ و أبو داود (٤٩٨٠)۔

❁ حسن، رواہ البغوي في شرح السنة (١٢/٣٦١) بعد ٣٣٨٩ بدون سند و قال: بإسناد منقطع) ☆ وللحديث شواهد منها الحديث السابق (٤٧٧٨) وشاهد آخر عند ابن ماجه (٢١١٧) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٩٨٨)، السنن الكبرى: (١٠٨٢٥) وسنده حسن۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٩٧٧) ☆ قتادة مدلس وعنن ولحديثه شاهد ضعيف عند الحاكم (٣١١/٤)۔

۴۷۸۰: حدیثہ رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کے لیے لفظ سید (آقا) نہ کہو، کیونکہ اگر وہ سید (سر دار، آقا) ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۷۸۱: عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزَنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ)) قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيَّرٍ إِسْمًا سَمَانِيَهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۷۸۱: عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ بیان کرتے ہیں، میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن، نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(نہیں) بلکہ تم سہل ہو۔“ اس نے کہا: میں اپنے والد کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیب نے فرمایا: اس کے بعد ہم میں ”حزونت“ (خستگی) برقرار رہی۔

۴۷۸۲: وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَشْمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۷۸۲: ابو وہب جشمی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء ﷺ کے ناموں پر نام رکھا کرو، اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں، سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے جبکہ سب سے قبیح نام حرب اور مرہ ہے۔“

بَابُ الْبَيَانِ وَالشَّعْرِ

بیان و شعر کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٧٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَحَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٤٨٣: ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں، دو آدمی مشرق کی (جانب) سے آئے اور انہوں نے خطاب کیا، لوگوں نے ان کے بیان پر تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔“

٤٧٨٤: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٤٨٣: ابی بن کعب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔“

٤٧٨٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٤٨٥: ابن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تکلف سے کلام کرنے والے ہلاک ہو گئے۔“ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

٤٧٨٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٤٨٦: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لیدید شاعر کی یہ بات ہے: سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

٤٧٨٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((هِيَ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيَ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيَ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٤٧٨٧: عمرو بن شریذ، عن أبيه، قال: رديفت رسول الله ﷺ يوماً فقال: ((هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيء؟)) قلت: نعم. قال: ((هي)) فأنشدته بيتاً فقال: ((هي)) ثم أنشدته بيتاً فقال: ((هي)) حتى أنشدته مائة بيت. رواه مسلم ❁

❁ رواه البخاري (٥٧٦٧).

❁ رواه البخاري (٦١٤٥).

❁ رواه مسلم (٢٦٧٠/٧).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٤٧) و مسلم (٢٢٥٦/٣).

❁ رواه مسلم (٢٢٥٥/١).

۴۷۸۷: عمرو بن شریدا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کا کوئی شعر یاد ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”سناؤ!“ میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور سناؤ!“ پھر میں نے آپ کو ایک شعر اور سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور سناؤ!“ حتیٰ کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔

۴۷۸۸: وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

((هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۸۸: جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی غزوہ میں شریک تھے کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک انگلی ہی تو ہو جو خون آلودہ ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔“

۴۷۸۹: وَعَنِ الْبِرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قَرِيظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ: ((أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جَبْرِيلَ مَعَكَ)) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانٍ: ((أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ آيِدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۸۹: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو قریظہ (کے محاصرے) کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”مشرکوں کی جو بیان کرو، اللہ (کی نصرت) تمہارے ساتھ ہے۔“ اور رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: ”میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس کی مدد فرما۔“

۴۷۹۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَهْجُوا قَرِيظًا؛ فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قریش کی جو بیان کرو کیونکہ یہ ان پر تیر اندازی سے بھی زیادہ شدید ہے۔“

۴۷۹۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانٍ: ((لَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانٌ فَشَفَى وَاشْتَفَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: ”جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دفاع میں مشرکین کی جو کرتے رہتے ہو اس وقت تک جبریل علیہ السلام تمہاری مدد کرتے رہتے ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”حسان نے ان کی جو بیان کی اور مسلمانوں کو سکون پہنچایا اور خود بھی سکون پایا۔“

۴۷۹۲: وَعَنِ الْبِرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ:

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۰۲) و مسلم (۱۱۲/۱۷۹۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۱۲) و مسلم (۵۱/۲۴۸۵)۔

❁ رواه مسلم (۱۵۷/۲۴۹۰)۔

❁ رواه مسلم (۱۵۷/۲۴۹۰)۔

وَاللّٰهُ لَوَلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَيْنَا
وَوَكَّيْتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
إِنَّ الْأَوْلَىٰ قَدْ بَعَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْبُنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: ((أَيُّنَا أَيْبُنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۹۲: براء بن العزْبُ، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خندق کے روز مٹی اٹھا رہے تھے حتیٰ کہ ان کا پیٹ غبار آلود ہو گیا، آپ ﷺ (اشعار) کہہ رہے تھے: ”اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، ہم پر سکینت نازل فرماتا جب ہم ان (دشمنانِ دین) سے ملیں تو ہمیں ثابت قوم رکھ کیونکہ انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب بھی انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔“ آپ لفظ ”ہم نے انکار کیا، ہم نے انکار کیا“ پر آواز بلند فرماتے تھے۔

۴۷۹۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ، وَهُمْ يَقُولُونَ: نَحْنُ الدِّينُ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَجِيبُهُمْ:

((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْأَحِرَةِ)) فَأَغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجر و انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خندق کھود رہے تھے، مٹی اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تاحیات جہاد کرنے پر محمد (ﷺ) کی بیعت کی ہے۔ نبی ﷺ ان کے جواب میں فرما رہے تھے: ”اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔“

۴۷۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفَ رَجُلٍ فَيَحَايِرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہو جانا، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (مذموم) اشعار سے بھر جائے۔“

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۷۹۵: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ قَدْ أَنْزَلَ فِي الشُّعْرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ:

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۴۱۰۴) و مسلم (۱۸۰۳/۱۲۵)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۳۵) و مسلم (۱۸۰۵/۱۳)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۱۵۵) و مسلم (۲۲۵۷/۷)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ، وَلِسَانِهِ، وَالذِّي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَكَانَمَا تَرُمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

وَفِي الْإِسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا تَرَى فِي الشَّعْرِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ)).

۴۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کی مذمت کے بارے میں حکم اتارا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (یہ جو اس طرح ہے) گویا تم ان پر تیرا اندازی کر رہے ہو۔“

استیعاب لابن عبدالبر میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ شعر کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔“

۴۷۹۶: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعِي شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَدَاءُ، وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں، جبکہ فحش گوئی اور بیان (مبالغہ آرائی) نفاق کی دو شاخیں ہیں۔“

۴۷۹۷: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحْسَبُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْعَدَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي، مَسَاوِيرُكُمْ أَخْلَاقًا، الثَّرَثَارُونَ، الْمُتَشَدِّقُونَ، الْمُتَفِيهُونَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۴۷۹۷: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک (دنیا میں) تم میں سے مجھے زیادہ پسندو محبوب اور روز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے زیادہ بااخلاق ہوگا، اور تم میں سے (دنیا میں) مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تم میں سے بد اخلاق، بہت باتیں کرنے والے، زبان دراز اور گلا بھاڑ کر باتیں کرنے والے ہیں۔“

۴۷۹۸: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفِيهُونَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُونَ)). ❁

❁ **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۳۷۸ ح ۳۴۰۹) [وأحمد (۳/۴۵۶) والزهري صرح بالسماع عنده] ورواه أحمد (۳/۴۶۰، ۶/۳۸۷) وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۱۸) ☆ عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك سمع من جده كما في صحيح البخاري (۲۹۴۸) - ❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۰۲۷) وقال: حسن غريب) - ❁ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۹۶۹)، نسخة محققة (۴۶۱۶) [وأحمد (۴/۱۹۳-۱۹۴) وصححه ابن حبان (الموارد: ۱۹۱۷-۱۹۱۸)] ☆ مكحول عن أبي ثعلبة رضي الله عنه منقطع وللحديث شواهد منها الحديث الآتي (۴۷۹۸) - ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۰۱۸) وقال: حسن غريب) -

۴۷۹۸: امام ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم بات توئی اور منہ پھٹ شخص کے متعلق تو جانتے ہیں، لیکن ”المتفہقون“ سے مراد کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کبکبر کرنے والے۔“

۴۷۹۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالسِّنْتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقْرَةُ بِالْبُقْرَةِ بِالسِّنْتِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۴۷۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ اپنی زبانوں کے ذریعے (مدح سرائی کر کے مال کما کر) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبان کے ساتھ کھاتی ہے۔“

۴۸۰۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُغْضُ الْبَلِغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلسَانِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۸۰۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ چرب زبان اور مبالغے سے کام لینے والے اس شخص سے دشمنی رکھتا ہے جو زبان کی کمائی کھاتا ہے جیسا کہ گائے زبان سے چارہ کھاتی ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۸۰۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِيْ بَقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معراج کی رات میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرنا جن کے ہونٹ آگ کی تینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ یوں لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، جن کے قول و فعل میں تضاد تھا۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۸۰۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کلام صرف اس لئے سیکھتا ہے تاکہ وہ اس کے

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (۱/ ۱۸۴ ح ۱۵۹۷) ☆ السنند منقطع ، زيد بن أسلم لم يسمع من سعد رضي الله عنه وللحديث شواهد ضعيفة في مسند الإمام أحمد (۱/ ۱۷۵-۱۷۶) و الصحيحه (۴۱۹) وغيرهما و الحديث الآتي يغني عنه - ❁ **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (۲۸۵۳) و أبو داود (۵۰۰۵).

❁ **حسن** ويأتي (۵۱۴۹) ورواه الترمذي (لم أجده) [و أحمد (۳/ ۱۸۰)] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف وللحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ۳۵ ، الإحسان: ۵۳) و أبي نعيم (حلية الأولياء ۸/ ۱۷۲) وابن أبي حاتم في التفسير (۱/ ۱۰۰-۱۰۱ ح ۴۷۲ و سنده حسن) وغيرهم. ❁ **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (۵۰۰۶) ☆ في سماع الضحاك بن شرحبيل من الصحابة نظر كما أشار المنذري رحمه الله فالسنند مظنة الإنقطاع -

ذریعے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو پا سکے تو روز قیامت اللہ اس کی طرف سے کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کرے گا۔“
 ۴۸۰۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ . فَقَالَ عَمْرُو : لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : ((لَقَدْ رَأَيْتُ ، أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ ، فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۰۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے (اظہار فصاحت کے لیے) بات کو طول دیا تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات کرتے وقت میاں روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں نے جانا مجھے حکم دیا گیا کہ میں بات میں اختصار کروں، کیونکہ اختصار بہتر ہے۔“

۴۸۰۴: وَعَنْ صَحْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا ، وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا ، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
 ۴۸۰۴: صحر بن عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتے ہیں، بعض علم جہالت ہوتے ہیں، بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض قول بوجھ ہوتے ہیں۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۸۰۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَضَعُ لِحْسَانَ مَنِيرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا ، يُفَاجِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ يَنَافِحُ . وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدْسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاحَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم)). ❁ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۸۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”بے شک اللہ جبریل علیہ السلام کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرتا ہے یا فخر کرتا ہے۔“

۴۸۰۶: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَدٌّ يُقَالُ لَهُ : أَنْجِشَةُ ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((رُوَيْدَكَ يَا أَنْجِشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ)). قَالَ قَتَادَةُ : يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ **إسناده حسن** ، رواه أبو داود (۵۰۰۸)۔ ❁ **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (۵۰۱۲)۔ ❁ عبد اللہ بن ثابت النخعي: مجهول و شیخہ: مستور۔ ❁ **إسناده حسن** ، رواه البخاري (تعلیقاً انظر تحفة الاشراف ۱۰/۱۲ ح ۱۶۳۵۱ ، و رواه البخاري (۳۵۳۱ بیعضہ) | والترمذی (۲۸۴۶) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۵۰۱۵)۔ ❁ متفق عليه ، رواه البخاري (۶۲۱۱) و مسلم (۲۳۲۳/۷۳)۔

۳۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص آپ کا حدی خوان تھا اسے انجھ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”انجھ! ٹھہر و ٹھہرو، شیشوں کو مت چور کرو۔“ قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے یہ خواتین کی نزاکت کے پیش نظر فرمایا تھا۔

۴۸۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّعْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ)). رَوَاهُ الدَّارُ قُطَيْبِيُّ ❁

۳۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ایک کلام ہے، اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔“

۴۸۰۸: وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا. ❁

۳۸۰۸: امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اسے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۴۸۰۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لِأَنَّ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ فَيُحَا خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی کے علاقے) عرج میں سفر کر رہے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا اور وہ اشعار کہنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اس) شیطان کو پکڑو۔“ یا فرمایا: (اس) شیطان کو (شعر کہنے سے) روکو، یہ کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھرنا اس کے لیے شعر کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔“

۴۸۱۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْغَنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ)). رَوَاهُ النَّبِيهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گانا دل میں نفاق پیدا کر دیتا ہے جس طرح پانی کھیتی لگا دیتا ہے۔“

۴۸۱۱: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ، فَسَمِعَ مِرْمَارًا، فَوَضَعَ إصْبَعِيهِ فِي أُذُنِيهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخِرِ، ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ إصْبَعِيهِ مِنْ أُذُنِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يِرَاعٍ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: كُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (۴/۱۵۵ ح ۴۲۶۱) [والبيهقي (۱۰/۲۳۹)] ☆ فيه عبد العظيم بن حبيب، قال الدارقطني: "ليس بثقة"۔ ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ۳۶۶ ح ۱۶۶۶) ☆ فيه إبراهيم (بن أبي يحيى) متروك۔ ❁ رواه مسلم (۹/۲۲۵۹)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۵۱۰۰)، نسخة محققة: (۴۷۴۶) ☆ أبو الزبير مدلس وعن ابن صحح السند إليه وفيه عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد "أحاديثه منكرة"۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/۸ ح ۴۵۳۵) و أبو داود (۴۹۲۴)۔

۴۸۱۱: نافع بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں تھا تو انہوں نے بانسری کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں، اور وہ راستے میں دوسری جانب ہٹ گئے، پھر دور جا کر مجھے فرمایا: نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے بانسری کی آواز سنی، تو آپ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا، نافع نے کہا: میں تب چھوٹا تھا۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالشَّتْمِ

حفاظت زبان، غیبت اور گالی کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٨١٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٨١٢: کہل بن سعد بنی بخاری بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ (کی حفاظت) کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

٤٨١٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَاءً، يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَاءً، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ((يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). ❁

٣٨١٣: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اللہ اس کی وجہ سے درجات بلند فرماتا ہے، اور بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن وہ اس کے باعث جہنم میں گر جاتا ہے۔“ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور بخاری، مسلم کی روایت میں ہے: ”وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس قدر گہرا گر جاتا ہے جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔“

٤٨١٤: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٨١٣: عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

٤٨١٥: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا

❁ رواه البخاري (٦٤٧٤).

❁ رواه البخاري (٦٤٧٤، ٦٤٧٧، ٦٤٧٨، ٦٤٧٨) و مسلم (٢٩٨٨/٥٠).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨) و مسلم (٦٤/١١٦).

أَحَدُهُمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۸۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ضرور (ایمان سے) کفر کی طرف لوٹا۔“

۴۸۱۶: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَمَا ذَكَرْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۸۱۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق یا کافر کہہ کر پکارتا ہے اور اگر وہ شخص (جسے پکارا جا رہا ہے) ایسے نہ ہو تو پھر وہ (بات) اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔“

۴۸۱۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۸۱۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا یا کہا: اللہ کے دشمن! جبکہ وہ ایسے نہ ہو تو وہ بات اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔“

۴۸۱۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۸۱۸: انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باہم گالی گلوچ کرنے والے دو افراد میں سے اس وقت تک گنہگار وہ ہے جو پہلے گالی دیتا ہے جب تک مظلوم ایک کے بدلے میں دو گالیاں نہ دے۔“

۴۸۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصَدِيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۸۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سچے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔“

۴۸۲۰: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۸۲۰: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کثرت سے لعنت کرنے والے روز

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۰۴) و مسلم (۱۱۱/۶۰)۔

❁ رواہ البخاری (۶۰۴۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۴۴) و مسلم (۱۱۲/۶۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۸۷/۶۸)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۹۷/۸۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۹۸/۸۶)۔

قیامت نہ گواہ ہوں گے اور نہ سفارشی۔“

۴۸۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ)).
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی کہتا ہے: لوگ (اپنے بُرے اعمال کے بدلے میں) ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔“

۴۸۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوُجْهِينِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءِ بَوْجِهِ، وَهُوَ لَاءِ بَوْجِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قیامت کے روز سب سے بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے، ادھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے اور ادھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے۔“

۴۸۲۳: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((نَمَامٌ)). ❁

۳۸۲۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چغفل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“
اور مسلم کی روایت میں نَمَامٌ ”چغفل خور“ کا لفظ ہے۔

۴۸۲۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِنَّمَا كُفْرٌ وَالْكَذِبُ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ: ((إِنَّ الصِّدْقَ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ)). ❁

۳۸۲۴: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے، اور تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“
اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”بے شک سچ نیکی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور بے شک جھوٹ گناہ ہے،

❁ مسلم (۲۶۲۳/۱۳۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۵۸) و مسلم (۲۵۲۶/۱۰۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۵۶) و مسلم (۱۶۹، ۱۶۸، ۱۰۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۹۴) و مسلم (۲۶۰۷/۱۰۵)۔

اور گناہ جنہم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔“

۴۸۲۵: وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُنَمِّي خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۲۵: ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے اور خیر و بھلائی کی بات ہی آگے پہنچاتا ہے۔“

۴۸۲۶: وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْنُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۲۶: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔“

۴۸۲۷: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَحِيكَ)) ثَلَاثًا ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا، وَاللَّهِ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَّالِكُ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۲۷: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی موجودگی میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری تباہی ہو، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔“ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا ”جس نے ضرور ہی مدح سرائی کرنی ہو تو وہ کہے: میں فلاں کو اس طرح خیال کرتا ہوں، جبکہ اللہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہے، اگر موصوف ایسا ہی ہو جیسا اس نے خیال کیا، وہ اللہ پر کسی شخص کی نسبت تزکیہ کا حکم یقینی طور پر نہ لگائے۔“

۴۸۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. ((قَالَ: ذِكْرُكَ أَحَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحْيٍ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا قُلْتَ لِأَحْيِكَ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ)). ❁

۳۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا اپنے بھائی کو ان الفاظ سے یاد کرنا جسے، وہ ناپسند کرتا ہو۔“ عرض کیا گیا، آپ مجھے بتائیں کہ جو بات میں کر رہا ہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو وہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۹۲) و مسلم (۱۰۱/۲۶۰۵)۔

❁ رواہ مسلم (۳۰۰۲/۶۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۶۲) و مسلم (۶۵/۳۰۰۰)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۸۹/۷۰)۔

جیز اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو پھر تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جب تم نے اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کی جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں ہے تو پھر تم نے اس پر بہتان بازی کی۔“

٤٨٢٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَلذُّنُوْا لَهُ فَبِنَسِ اَخُو الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ، وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَتْنِيْ عَاهَدْتِنِيْ فَحَاشَا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِقَاءَ شَرِّهِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((اِتِقَاءَ فُحْشِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٨٢٩: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اجازت دے دو اور وہ اپنی قوم کا برا شخص ہے۔“ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا: جب وہ آدمی چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق اس طرح اس طرح کہا، پھر (اس کے آنے پر) آپ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھے کب فحش گویا؟ کیونکہ روز قیامت اللہ کے ہاں مقام و مرتبہ میں سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اسے چھوڑ دیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے۔“

٤٨٣٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافَاٌ اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانِيَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُّصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ اَعْمَلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُّصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذَكَرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللّٰهِ)) فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ. ❁

٣٨٣٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ساری امت کے گناہ قابل معافی ہیں، مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں، اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی (گناہ کا) عمل کرے، پھر صبح ہونے پر کہتا پھرے: اے فلاں! میں نے رات کو اس طرح اس طرح کیا تھا، حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی تھی، اور اس نے رات اس طرح بسر کی کہ اس کے رب نے اسے چھپا رکھا تھا اور جب صبح کرتا ہے تو اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو اٹھا دیتا ہے۔“ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔“ باب الضیافہ میں ذکر کی گئی ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٠٣٢-٦٠٥٤) و مسلم (٧٣/٢٥٩١)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٦٠٦٩) و مسلم (٥٢/٢٩٩٠) ٥ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: من کان یؤمن باللہ تقدم (٤٢٤٣)۔

الْفَضْلِ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٨٣١: عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَنِي لَهُ فِي رَبِضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنِي لَهُ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ بَنِي لَهُ فِي أَعْلَاهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَافِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ: غَرِيبٌ. ❁

٣٨٣١: انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے در آنحالیکہ وہ باطل پر تھا۔ اس کے لیے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا ترک کر دیا تو اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے اپنا اخلاق سنوار لیا، اس کے لیے اس میں بلند جگہ پر گھر بنا دیا جاتا ہے۔“ امام ترمذی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے، اور اسی طرح شرح السنہ اور مصابیح میں ہے، فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٣٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَدْرُونَ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ. اتَدْرُونَ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ؟ الْأَجْوَابُ وَالْفَرَجُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

٣٨٣٢: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق، کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) دو چیزیں، منہ اور شرم گاہ۔“

٤٨٣٣: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. ❁

٣٨٣٣: بلال بن حارث رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی بھلائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس کی قدر و منزلت سے آگاہ نہیں ہوتا جس کے بدلہ میں اللہ اس شخص کے لیے روزِ قیامت تک اپنی رضا لکھ دیتا ہے، اور بے شک آدمی کوئی بُری بات کر دیتا ہے اور وہ اس کی بھی اہمیت نہیں جانتا تو اس کی وجہ سے اللہ روزِ قیامت تک کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔“

شرح السنہ۔ اور امام مالک، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (١٩٩٣) و البغوي في شرح السنة (١٣/٨٢ ح ٣٥٠٢) و ذكره في مصابيح السنة (٣/٣٢٢-٣٢٦٠) [ورواه ابن ماجه (٥١)] ☆ سلمة بن وردان ضعيف و حديث أبي داود (٤٨٠٠) يغني عنه۔

❁ سندہ صحیح، رواہ الترمذی (٢٠٠٤) وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٤٢٤٦)۔

❁ سندہ حسن، رواہ البغوي في شرح السنة (١٤/٣١٥ ح ٤١٢٥) و مالك في الموطأ (٢/٩٨٥ ح ١٩١٤)

والترمذی (٢٣١٩) وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٩٦٩)۔

٤٨٣٤: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

٢٨٣٣: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے، تو اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔“

٤٨٣٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسُ، يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَيَزُلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزُلُّ عَنْ قَدَمِهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❀

٢٨٣٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بندہ محض لوگوں کو ہنسانے کے لیے بات کرتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے زمین و آسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ دور جہنم میں گر جاتا ہے، اور وہ اپنے پاؤں کی طرف سے پھسلنے سے اتنا نہیں پھسلتا جتنا کہ وہ زبان کے پھسلنے سے پھسلتا ہے۔“

٤٨٣٦: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❀

٢٨٣٦: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“

٤٨٣٧: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَكَيْسَعُكَ بَيْتَكَ، وَأَبُكُ عَلَى خَطِيئَتِكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❀

٢٨٣٧: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور میں نے عرض کیا، نجات کا باعث کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی زبان پر قابو رکھ، تیرا گھر تیرے لیے کافی ہونا چاہیے، اور اپنی خطاؤں پر رویا کر۔“

٤٨٣٨: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ، قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكْفَرُ اللِّسَانَ، فَتَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ فِينَا، فَإِنَّا نَحْنُ بَكَ، فَإِنِ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجَتْ اعْوَجَجْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

٢٨٣٨: ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے، فرمایا: ”جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو سارے اعضا، زبان سے

❀ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/٣، ٧، ٢٠٣٣٣ وغيره) و الترمذي (٢٣١٥) وقال: حسن) وأبو داود (٤٩٩٠) والدارمي (٢/٢٩٦ ح ٢٧٠٥)۔ ❀ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٣٢)، نسخة محققة:

(٤٤٩٢) [البلغوي في شرح السنة (١٤/٣١٩)] واللفظ له [☆ فيه يحيى بن عبد الله التيمي: متروك، روى عن أبيه الخ-

❀ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/١٧٧ ح ٦٦٥٤) و الترمذي (٢٥٠١) و الدارمي (٢/٢٩٩ ح ٢٧١٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٨٣)۔ ❀ **ضعيف**، رواه أحمد (٥/٢٥٩ ح ٢٢٥٩) و الترمذي (٢٤٠٦) وقال:

حسن) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدا و تلميذه عبيد الله بن زحر ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة -

❀ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٠٧)۔

درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے (حقوق کے تحفظ کے) بارے میں اللہ سے ڈرنا، کیونکہ ہم تیرے رحم و کرم پر ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

۴۸۳۹: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حُسِّنَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).
رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدٌ ❁

۴۸۳۹: علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ (فضول باتوں) کو چھوڑ دے۔“

۴۸۴۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❁

۴۸۴۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۸۴۱: وَالتِّرْمِذِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا. ❁

۴۸۴۱: امام ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ان دونوں (علی بن حسین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے۔

۴۸۴۲: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تُوَفِّي رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَبَشِّرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْلَا تَدْرِي، فَلَعَلَّكَ تَكَلَّمُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ، أَوْ بَخَلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۴۸۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو ایک آدمی نے کہا: جنت کی بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے کہ شاید اس نے کسی غیر متعلقہ چیز کے بارے میں بات کی ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو اس میں کمی نہیں کر سکتی تھی۔“

۴۸۴۳: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَآخِذْ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: ((هَذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ. ❁

۴۸۴۳: سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اس کا۔“ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۴۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ نَتْنٍ مَاجَاءَ بِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

❁ سندہ ضعیف، رواه مالك في الموطأ (۲/ ۹۰۳ ح ۱۷۳۷) وأحمد (۱/ ۲۰۱ ح ۱۷۳۷) ☆ السنند مرسل ای ضعیف وللحدیث شواهد ضعیفہ، انظر الحدیث الآتی (۴۸۴۰). ❁ سندہ ضعیف، رواه ابن ماجه (۳۹۷۶) والترمذی (۲۳۱۷) ☆ قرۃ ضعیفہ وضعفہ الجمهور والزہری عنعن۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذی (۲۳۱۸) وقال: غریب) والبیہقی فی شعب الایمان (۱۰۸۰۵) ☆ الزہری عنعن والحدیث مرسل۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذی (۲۳۱۶) وقال: غریب) ☆ الأعمش مدلس وعنعن ولم یسمع من أنس رضي الله عنه۔

❁ صحیح، رواه الترمذی (۲۴۱۰). ❁ سندہ ضعیف جداً، رواه الترمذی (۱۹۷۲) وقال: حسن غریب) ☆ فیہ عبد الرحیم بن ہارون ضعیف، کذبہ الدارقطنی۔

۴۸۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس (بندے) سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔“

۴۸۴۵: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسَدٍ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ

۴۸۴۵: سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کرے، وہ اس میں تمہیں سچا جانتا ہو جبکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔“

۴۸۴۶: وَعَنْ عَمَارِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ رحمہ اللہ

۴۸۴۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں دوغلہ ہوگا تو روز قیامت اس کی زبان آگ کی ہوگی۔“

۴۸۴۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا بِالْفَاحِشِ، وَلَا بِالْبُذِيِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي أُخْرَى لَهُ: ((وَلَا الْفَاحِشِ الْبُذِيِّ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. رحمہ اللہ

۴۸۴۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ زبان دراز۔“ ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔

اور بیہقی کی دوسری روایت میں ہے ”نہ وہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ زبان درازی کرنے والا۔“ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۸۴۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رحمہ اللہ

۴۸۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“

۴۸۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَلَا بِالنَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ

☆ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۹۷۱) ☆ ضباره و أبوه مجهولان وفيه علة أخرى۔

☆ **حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۳۱۴ ح ۲۷۶۷) [و أبو داود (۴۸۷۳)] ☆ شريك القاضي صرح بالسمع عند ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت (۲۷۴) فالسند حسن وللحديث شواهد۔ ☆ **حسن**، رواه الترمذي (۱۹۷۷) والبيهقي في شعب الإيمان (۵۱۵۰، ۵۱۴۹)۔ ☆ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۰۱۹)۔

☆ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۹۷۶) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۴۹۰۶) ☆ قتادة مدلس وعنعن ولحديثه شاهد مرسل عند البغوي في شرح السنة (۳۵۵۷) و مصنف عبد الرزاق (۱۹۵۳۱)۔

۴۸۴۹: سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے کو ایسے نہ کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو، تم پر اللہ کا غضب ہو اور تم جہنم میں جاؤ۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”ایسے بھی نہ کہو: تم (جہنم کی) آگ میں جاؤ۔“

۴۸۵۰: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ الْعُبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الْأَذَى لَعْنًا، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَالْأَرْضُ رَجَعَتْ إِلَيْهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۵۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب بندہ کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، تو اس کے پہنچنے سے پہلے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے، جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، بشرطیکہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔“

۴۸۵۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مِنْ لَعْنِ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۸۵۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہوانے ایک آدمی کی چادر اڑادی تو اس نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، اور جو شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے، جبکہ وہ اس کی مستحق نہیں ہوتی تو پھر وہ لعنت اسی شخص پر لوٹ آتی ہے۔“

۴۸۵۲: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبْلَغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُخْرَجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا کوئی صحابی کسی دوسرے صحابی کے بارے میں مجھے کوئی (ناپسندیدہ) بات نہ پہنچائے، کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔“

۴۸۵۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةَ فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتُ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا سے بس یہ یہ کافی ہے یعنی ان کا قد چھوٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے ایک ایسی بات کی ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو اس پر غالب آ جائے (یعنی اس کی کیفیت بدل ڈالے)۔“

۴۸۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي

❁ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۹۰۵) ☆ نمران بن عتبة الهماري مجهول۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۹۷۸) وقال: (حسن غریب) و أبو داود (۴۹۰۸) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۸۶۰) ☆ ولید بن ابی ہشام: مستور و شیخہ زید بن زاید: لم یوثقه غیر ابن حبان۔

❁ سندہ صحیح، رواہ أحمد (۱۸۹/۶ ح ۲۶۰۷۵) و الترمذی (۲۵۰۲) و أبو داود (۴۸۷۵)۔

شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فحش گوئی جس چیز میں ہو، وہ اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو وہ اسے مزین کر دیتا ہے۔“

۴۸۵۵: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ)). يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يَذَرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. ❁

۴۸۵۵: خالد بن معدان، معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو (اس کے سابقہ کسی) گناہ پر ملامت کرتا ہے تو یہ شخص مرنے سے پہلے اس (گناہ) کا ارتکاب کر لیتا ہے۔“ اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں کیونکہ خالد کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۴۸۵۶: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۸۵۶: واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے (مسلمان) بھائی (کے مصیبت میں مبتلا ہونے) پر خوشی کا اظہار نہ کر، ممکن ہے اللہ اس پر رحم فرمادے اور تمہیں (اس مصیبت میں) مبتلا کر دے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۵۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَحْبُّ إِلَيَّ حَكِيئَةُ أَحَدًا وَأَنْ لِي كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

۴۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے۔“ ترمذی نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۵۸: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى حَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَاطْلَقَهَا، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادَى: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّقُوا لَوْ هُوَ أَصْلُ أُمَّ بَعِيرَةَ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ؟)). قَالُوا: بَلَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كُفِيَ بِالْمَرْءِ كَذِبًا)) فِي بَابِ الإِغْتِصَامِ فِي الْفَضْلِ الْأَوَّلِ.

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۱۹۷۴) وقال: حسن غریب۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۲۵۰۵) ☆ محمد بن الحسن الهمدانی ضعیف و السند منقطع۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۲۵۰۶) ☆ مکحول لم یسمعه من واثلة رضي الله عنه فالسند منقطع۔ ❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۲۵۰۳)۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۸۸۵) ☆ فيه أبو عبد الله الجسمي: مجهول۔ ۵- حدیث ”کفی بالمرء کذباً“ تقدم (۱۵۶)۔

۳۸۵۸: جناب ﷺ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی آیا، اس نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھا اور مسجد میں آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا اور اس پر سوار ہو کر بلند آواز سے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم گمان کرتے ہو وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟“ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا، کیوں نہیں، سنی ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”بندے کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔“ باب الاعتصام کی فصل اول میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۸۵۹: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى، وَاهْتَزَلَهُ الْعَرْشُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی (تعریف کی) وجہ سے اس کا عرش لرز جاتا ہے۔“

۴۸۶۰: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُطَبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۳۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن میں خیانت اور جھوٹ کی عادت نہیں ہو سکتی البتہ ان کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔“

۴۸۶۱: وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❁

۳۸۶۱: امام بیہقی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۸۶۲: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيلَ لَهُ:

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٨٦)، نسخة محققة: (٤٥٤٤) ☆ فيه سابق البربري مجهول الحال (انظر لسان الميزان ٣/٢-٣) عن أبي خلف خادم أنس (متروك ورماه ابن معين بالكذب / التقريب ٤/١٨٧ ت ٨٠٨٣) عن أنس رضي الله عنه به الخ - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/٢٥٢ ح ٢٢٥٢٣) ☆ الأعمش قال: ”حدثت عن أبي أمامة“ الخ وللحديث طرق ضعيفة وقال ابن أبي شيبة في كتاب الإيمان (٨١): ”حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن مصعب بن سعد عن سعد قال: المؤمن يطبع على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب“ وسنده صحيح، رواية يحيى القطان عن سفيان الثوري محمولة على السماع -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٠٩)، نسخة محققة: ٤٤٦٩ وضعفه) ☆ أبو إسحاق والأعمش مدلسان وعننا وفيه علة أخرى وانظر تخريج الحديث السابق (٤٨٦٠) -

أَيُّكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيلَ لَهُ: أَيُّكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا. ❁

۳۸۶۲: صفوان بن سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کیا مؤمن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ پھر عرض کیا گیا: کیا مؤمن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ پھر آپ سے عرض کیا گیا، کیا مؤمن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“ مالک، بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

۴۸۶۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمُ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرَفَ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۳۸۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شیطان انسانی روپ دھار کر لوگوں کے پاس آتا ہے، ان سے جھوٹی باتیں کرتا ہے، پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو سنا۔ میں اس کے چہرے سے شناسا ہوں لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا، وہ یہ بات بیان کرتا تھا۔“

۴۸۶۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَطَّانَ، قَالَ: آتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحَدَّةٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيسِ السَّوِّءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنْ الْوَحْدَةِ، وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنْ السَّكُوتِ، وَالسَّكُوتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ)). ❁

۳۸۶۳: عمران بن حطان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں کالی چادر سے گوٹ مارے ہوئے مسجد میں اکیلے پایا تو میں نے کہا: ابو ذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات تحریر کرنا خاموشی سے بہتر ہے جبکہ بری بات تحریر کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔“

۴۸۶۵: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً)). ❁

۳۸۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کا (بری بات کرنے سے) خاموشی برقرار رکھنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔“

❁ سندہ ضعیف، رواه مالك في الموطأ (۲/ ۹۹۰ ح ۱۹۲۸) و البيهقي في شعب الإيمان (۴۸۱۲) ☆ السنن مرسل وانظر الحديث السابق (۴۸۶۰ بتحقيقي) فهو يغني عنه. ❁ رواه مسلم (المقدمة باب ۴، ۱/ ۱۲ بعد ح ۷، ترقيم دار السلام: ۱۷). ❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۹۹۳)، نسخة محققة: (۴۶۳۹) [ولم يصححه الحاكم (۳/ ۳۴۳) وضعفه الذهبي] ☆ شريك القاضي مدلس وعنن۔

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۹۵۳)، نسخة محققة: (۴۶۰۲) [والدارمي (۵۹۸) والحاكم (۲/ ۶۸)] ☆ الحسن البصري وهشام بن حسان مدلسان وعننا، وقوله: ”بالصمت“ يعني في الجهاد — إن صح الحديث۔

٤٨٦٦: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي قَالَ: ((أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّهُ أَزِينٌ لَأَمْرِكَ كَلْبَةً)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ)). قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ، فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِدِينِكَ)). قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الصَّحِكِ، فَإِنَّهُ يَمِيتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ)). قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا)). قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنْتُمْ)). قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((لِيَحْجُزَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ)). ❁

٢٨٦٦: ابو ذر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اور یہاں تک بیان کیا، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تیرے تمام امور کے لیے زیادہ باعث زینت ہے۔“ میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کیونکہ وہ آسمان میں تیرے تذکرے اور زمین میں تیرے لیے نور کا باعث ہے۔“ میں نے عرض کیا: مجھے مزید وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ خاموشی اختیار کرو، کیونکہ وہ شیطان کو دور کرنے اور تیرے دین کے معاملے میں تیری مددگار ہے۔“ میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: مزید وصیت فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حق بیان کرو خواہ وہ کڑوا ہو۔“ میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو۔“ میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے تیری خامیوں کا علم، لوگوں کو برا بھلا کہنے سے روک رکھے۔“

٤٨٦٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا آبَا ذَرٍّ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخْفُ عَلَى الظَّهِرِ، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ؟)) قَالَ: بَلَى! قَالَ: ((طَوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالذِّي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)). ❁

٢٨٦٤: انس رضي الله عنه، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! کیا میں تمہیں دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پشت پر (انسان کے عمل کے لحاظ سے) بہت ہلکی ہیں جبکہ میزان میں بہت بھاری ہیں؟“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں! بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مخلوق نے ان جیسے دو عمل نہیں کیے۔“

٤٨٦٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيقِهِ، فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ:

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤٢)، نسخة محققة: (٤٥٩٢). ☆ فيہ يحيى بن سعيد السعدي البصري مجروح، جرحه العقيلي وابن حبان ولم يوثق البتة ولحدیثه شاهد ضعيف، انظر تنقيح الرواة (٣/٣١٨). ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤١)، نسخة محققة: (٤٥٩١) [وإبو يعلى (٥٣/٦) ح (٣٢٩٨)] ☆ فيہ بشار بن الحكم الضبي: منكر الحديث۔

(لَعَائِنَ وَصِدِّيقِينَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكُعْبَةِ!) فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعُودُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۲۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”(کیا) لعنت کرنے والے اور صدیقین (اکٹھے ہو سکتے ہیں؟) رب کعبہ کی قسم! ہرگز نہیں۔“ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنے بعض غلام (بطور کفارہ) آزاد کیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میں آئندہ ایسے نہیں کروں گا۔ امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۸۶۹: وَعَنْ أُسْلَمَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ وَهُوَ يَجْبُدُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، عَفَرَ اللَّهُ لَكَ! فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۲۸۶۹: (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے! اسے چھوڑ دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں تک پہنچایا ہے۔

۴۸۷۰: وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنَ لَكُمْ الْجَنَّةَ: أُصَدِّقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اتَّمَنْتُمْ، وَأَحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ)). ❁

۲۸۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب تم بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکو۔“

۴۸۷۱-۴۸۷۲: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ، وَشَرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاوُونَ بِالنِّمِيمَةِ الْمُفْرَقُونَ بَيْنَ الْأَحْيَةِ، الْبَاغُونَ الْبِرَاءَةَ الْعَنَتَ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁، ❁

❁ حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۵۱۵۴، نسخة محققة: ۴۷۹۱) [والبخاري في الأدب المفرد (۳۱۹) وسنده حسن]۔ ❁ إسنادہ صحیح، رواه مالك في الموطأ (۹۸۸/۲ ح ۱۹۲۱)۔

❁ سندہ ضعیف، رواه أحمد (۳۲۳/۵) و البيهقي في شعب الإيمان (۵۲۵۶، نسخة محققة: ۴۶۶۴۰، ۴۸۷۷) [وابن حبان في صحيحه (الموارد: ۲۵۴۷) و صححه الحاكم (۳۵۹/۴)] ﴿مطلب بن عبد اللہ لم يسمع من عبادة رضي الله عنه وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (۳۵۹/۴ ح ۸۰۶۷) وغيره۔

❁ حسن، رواه أحمد (۲۲۷/۴ ح ۱۷۹۹۸، ۴۵۹/۶ ح ۲۷۵۹۹) وسنده حسن) و البيهقي في شعب الإيمان (۱۱۱۰۸، نسخة محققة: ۱۰۵۹۶) [و أبو نعيم في معرفة الصحابة (۱۸۶۷/۴ ح ۴۷۰۰)] [و انظر الحديث الآتي (۴۸۷۲۰) فإنه شاهد له]۔ ❁ حسن، رواه أحمد (۴۵۹/۶) [و انظر سنن ابن ماجه (۴۱۱۹) و الحديث السابق]۔

۳۸۷۲-۳۸۷۱: عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے، جبکہ اللہ کے بندوں میں سے بدترین لوگ چغل خور، پیاروں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور (گناہوں سے) لاتعلق لوگوں پر برائی کا الزام لگانے والے ہیں۔“

۴۸۷۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ، وَكَانَ صَائِمِينَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلَاةَ قَالَ: ((اعْبُدُوا وُضُوءَكُمْ وَمَا صَلَوَاتُكُمْ، وَامْضُوا فِي صَوْمِكُمْ وَأَقْصِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ)). قَالَ: لِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((اغْتَبْتُمْ فَلَانًا)). ❁

۳۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جبکہ وہ روزے سے تھے، جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں اپنا وضو دوبارہ کرو، نماز دہراؤ اور روزہ پورا کرو، اور کسی دوسرے روز اس کی قضا دو۔“ ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔“

۴۸۷۴-۴۸۷۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ، فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ)). ❁ وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ، وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ هَا لَهُ صَاحِبُهُ)). ❁

۳۸۷۴-۳۸۷۵: ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غیبت زنا سے کیسے زیادہ سنگین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی زنا کرتا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ جبکہ غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا حتیٰ کہ وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے، وہ اسے معاف کر دیے۔“

۴۸۷۶: وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوبُ، وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۸۷۶: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ”زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے جبکہ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں۔“ (کیونکہ وہ اسے اہمیت نہیں دیتا کہ یہ بھی گناہ ہے اور وہ توبہ نہیں کر پاتا)۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۸۷۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغَيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اغْتَبْتَهُ، تَقُولُ:

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان: ۶۷۲۹، نسخة محققة: ۶۳۰۳) ☆ فيہ عباد بن منصور: ضعیف، ومثنی بن بکر: مجهول۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۷۴۱)، نسخة محققة: ۶۳۱۵) ☆ فيہ عباد بن کثیر: متروک والجریري اختلط وفيه علة أخرى۔ ❁ ایضاً۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۷۴۲)، نسخة محققة: ۶۳۱۶) ☆ فيہ رجل مجهول وفي السند إليه نظر۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ: فِي هَذَا الْإِسْنَادِ ضَعْفٌ. ❁
 ۴۸۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرو، کہو: اے اللہ! ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔“ بیہقی فی الدعوات الکبیر۔ اور فرمایا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

❁ اسنادہ ضعیف جدا، رواه البيهقي في الدعوات الكبرى (۲/ ۲۹۴ ح ۵۰۷) [وأوردته ابن الجوزي في الموضوعات (۳/ ۱۱۸-۱۱۹)] ☆ فيه عنبة بن عبد الرحمن القرشي: متروك متهم۔

بَابُ الْوَعْدِ

وعدے کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

٤٨٧٨: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا. فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَّ لِي حَثِيَّةً، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٢٨٤٨ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض تھا یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وہ قرض ادا کریں گے اور آپ کا وعدہ وفا کریں گے) جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے اس قدر اس قدر اور اس قدر عطا فرمائیں گے اور جابر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ پھیلانے، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے لپ بھر کر مجھے عطا فرمایا، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتنے دو بار اور لو۔“

الْفَضْلِ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٨٧٩: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْصَرَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَشْبُهُ، وَأَمْرًا لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوصًا، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ، فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا، فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَجِئْ فَقَمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَمَرَ لَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٢٨٤٩ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ کو (سرخی مائل) سفید رنگت میں دیکھا اور آپ کے کچھ بال سفید ہو

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (٢٢٩٦) و مسلم (٦١، ٦٠/٢٣١٤)۔

❁ صحیح، رواه الترمذی (٢٨٢٦)۔

چکے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے، آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا حکم فرمایا، جب ہم انہیں لینے گئے تو آپ کی وفات کی خبر ہمیں پہنچی چنانچہ ہمیں کچھ نہ مل سکا۔ البتہ جب ابو بکر نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی کے پاس کوئی عہد ہو تو وہ تشریف لائے، میں ان کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔

٤٨٨٠: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَسَمَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُعَيِّثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَسَيِّئْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَأِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ: ((لَقَدْ شَقَقْتُ عَلَيَّ، أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٣٨٨٠: عبد اللہ بن ابی حسماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کے اعلان نبوت سے پہلے کوئی چیز خریدی اور آپ کا کچھ بقایا میرے ذمے باقی رہ گیا تو میں نے آپ سے، وہ بقایا اسی جگہ لانے کا وعدہ کیا اور پھر میں بھول گیا، تین دن بعد مجھے یاد آیا (اور میں گیا) تو آپ اسی جگہ پر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا، میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔“

٤٨٨١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نَيْتِهِ أَنْ يَفِيَّ لَهُ، فَلَمْ يَفِ وَلَا يَجِيءُ لِلْمِعَادِ، فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٣٨٨١: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی وعدہ وفائی کی نیت سے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کر لیتا ہے لیکن اس سے وعدہ وفا نہیں ہوا اور نہ وہ وقت مقرر پر پہنچا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

٤٨٨٢: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟)) قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا إِنَّكَ لَوَلَّمْتِ عُطِيَهُ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

٣٨٨٢: عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میری والدہ نے مجھے بلایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، میری والدہ نے فرمایا: سنو آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے اسے ایک کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے ذمے ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔“

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (٤٩٩٦) ☆ فيه عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق: مجهول۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (٤٩٩٥) و الترمذي (٢٦٣٣) وقال: ليس إسناده بالقوي ... وأبو النعمان مجهول و أبو وقاص مجهول۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (٤٩٩١) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٢٢) ☆ مولی عبد اللہ: مجهول۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۸۸۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدَهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ، وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ، فَلَا ائْتِمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۴۸۸۳: زید بن ارقم رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی آدمی سے وعدہ کیا، لیکن ان دونوں میں سے ایک وقت نماز تک نہ آیا جبکہ وہ شخص جو آچکا تھا وہ نماز پڑھنے چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

❁ ضعیف، رواہ رزین (لم أجده) [و ابن أبي حاتم في علل الحديث (۲/ ۲۷۴ ح ۲۳۲۱) وقال: في الإسناد مجهولان: أبو النعمان و أبو وقاص]۔

بَابُ الْمِزَاحِ

مزاح (خوش طبعی) کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۴۸۸۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عَمِيرٍ! مَا فَعَلَ النُّعَيْرُ؟)) وَكَانَ لَهُ نُعَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۸۸۳: أَنَسُ بْنُ الشَّرِيحِ بَيَانٌ كَرْتَةً هِيَ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ هَمَّرَ سَاتِهُ تَكْلَفٌ نَبِيٌّ بَرْتَةً تَحَّى (كَلَّ لُ كَر رَهْتَه تَحَّى) حَتَّى كَرَّ آفَ مِيرَه چھوٹے بھائی سے فرماتے: ”ابوعمیر! ”چڑیا نے کیا کیا؟“ ابوعمیر کی ایک چڑیا تھی وہ اس کے ساتھ کھیلا کرتا تھا وہ مر گئی۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۸۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَدَا عَيْنَا. قَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۸۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو ہم سے خوش طبعی کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں حق بات ہی کہتا ہوں۔“

۴۸۸۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحَمَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ؟)) فَقَالَ: مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا التُّوقُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۸۶: أَنَسُ بْنُ الشَّرِيحِ سَهْرًا رَوَايَتٌ هِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَهْرًا طَلَبَ كِي تُوْآفَ نَهْرًا مَآيَا: ”میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔“ اس نے عرض کیا: میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹنیاں ہی اونٹ کو جنم دیتی ہیں۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۲۹) و مسلم (۲۱۵۰/۳۰)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۹۹۰) وقال: حسن۔

❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۱۹۹۱) وقال: صحيح غريب) وأبو داود (۴۹۹۸)۔

۴۸۸۷: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا ذَا الدُّنَيْنِ!)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۴۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”اے دوکانوں والے!“

۴۸۸۸: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوزٍ: ((أِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزًا)) فَقَالَتْ: وَمَا لَهِنَّ؟

وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهَا: ((أَمَاتَقْرَأِينَ الْقُرْآنَ؟)) ﴿أَنَا أَنْشَأُنَاهُنَّ أَنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا﴾. رَوَاهُ رَزِينٌ

وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ. ❁

۴۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ایک بڑھیا عورت سے فرمایا: ”کوئی بڑھیا جنت میں نہیں

جائے گی۔“ اس (عورت) نے عرض کیا: ان کے لیے کیا (مانع) ہے؟ اور وہ قرآن پڑھتی تھی، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تم

قرآن نہیں پڑھتی ہو؟ بے شک ہم نے ان (حوروں) کو ایک خاص طریقے پر پیدا کیا ہے پھر ان کو کنوارا رکھا۔“ رزین۔ شرح السنہ

میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۴۸۸۹: وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ، وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَادِيَةِ،

فِيَجْهَرُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ زَاهِرًا بَادَيْتَنَا وَنَحْنُ حَاضِرُونَ)) وَكَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ، وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا. فَآتَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ:

أَرْسَلَنِي، مِنْ هَذَا فَالْتَمْتُ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ عَرَفَهُ،

وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذْ وَاللَّهِ! تَجَدُّنِي كَأَسَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

((لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ بِكَاسِدٍ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ❁

۴۸۸۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زاہر بن حرام نامی ایک گنوار شخص جنگل سے نبی ﷺ کے لیے تحائف لایا کرتا تھا اور جب

وہ واپسی کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ ﷺ سے (سامان) دیا کرتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ”زاہر جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم

شہر میں اس کے کارپرداز ہیں۔“ اور نبی ﷺ اس سے محبت کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ کوئی خوبصورت نہیں تھا چنانچہ ایک روز

نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تھا، آپ نے اس کے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور وہ آپ کو نہیں دیکھتا

تھا اس نے عرض کیا: مجھے چھوڑ دو یہ کون ہے؟ اس نے ایک طرف سے دیکھا تو پہچان لیا کہ وہ نبی ﷺ ہیں، جب اس نے آپ کو

پہچان لیا تو وہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنی پشت نبی ﷺ کے سینہ مبارک کے ساتھ لگانے لگا اور نبی ﷺ فرمانے لگے: ”اس غلام

کو کون خریدے گا؟“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری بہت کم قیمت آپ کو ملے گی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”لیکن تم

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۵۰۰۷) و الترمذی (۱۹۹۱) ☆ وللحديث شاهد حسن عند الطبراني في الكبير

(۱/ ۲۴۰ ح ۶۶۲)۔ ❁ ضعیف، رواہ رزین (لم أجده) و البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۱۸۳ بعد ح ۳۶۰۶)

و الترمذی فی الشمانل (۲۳۹) و البغوي في مصابيح السنة (۳/ ۳۳۵-۳۳۶ ح ۳۷۹۶) ☆ مبارک بن فضالة مدلس

وعن عن والحسن البصري: مرسل، وله شاهد ضعيف عند ابن الجوزي في كتاب الوفاء و سنده ضعيف فيه رجل لم

يسم، انظر تنقيح الرواة (۳/ ۳۲۱)۔ ❁ إسناده صحيح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۱۸۱ ح ۳۶۰۴) و

أحمد (۳/ ۱۶۱) و الترمذی فی الشمانل (۲۳۸) و أخطأ من ضعفه۔

اللہ کے ہاں کم قیمت کے نہیں ہو۔“

۴۸۹۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((أَدْخُلْ)) فَقُلْتُ: أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((كُلِّكَ)) فَدَخَلْتُ. قَالَ

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَائِكَةِ: إِنَّمَا قَالَ: أَدْخُلْ كُلِّي مِنْ صَعْرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعی بیان فرماتے ہیں میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

آپ چڑے کے چھوٹے سے خیمے میں تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ”اندر آ جاؤ۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سارا (اندر آ جاؤ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سارے کے سارے (اندر آ جاؤ)۔“ میں اندر چلا گیا عثمان بن ابی عاتکہ (راوی) بیان کرتے ہیں اس نے کہا: کیا میں چھوٹے سے خیمے میں سارے کا سارا آ جاؤں؟

۴۸۹۱: وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا

دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا أَرَاكَ تَرْفَعِينَ صَوْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ

أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: ((كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَدْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ؟)) قَالَتْ: فَمَكَثَ

أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اضْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي

حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۸۹۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے آنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا

کی آواز بلند ہوتے ہوئے سنی جب وہ اندر تشریف لے آئے تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا تا کہ انہیں طمانچہ ماریں اور انہوں

نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرتے ہوئے نہ دیکھوں۔ نبی ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روکنے لگے اور وہ غصے

کی حالت میں باہر تشریف لے گئے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھے کیسے دیکھا کہ میں نے تمہیں

اس آدمی (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے بچایا۔“ راوی بیان کرتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ چند دنوں کے بعد پھر تشریف لائے اور اندر آنے کی

اجازت طلب کی تو ان دنوں (رسول اللہ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہما) کو صبح کی حالت میں پایا اور انہوں نے ان دنوں سے کہا: تم مجھے

اپنی صلح میں داخل کرو جیسے تم نے اپنی لڑائی میں مجھے داخل کیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم کر چکے، ہم کر چکے۔“

۴۸۹۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَمَارِ أَحَاكَ، وَلَا تَمَارِ حَهْ، وَلَا تَعِدُهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)).

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۸۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑانہ کر اور نہ اس

سے (تکلیف دہ) مذاق کر اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۵۰۰۰)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۹۹۹) ☆ أبو إسحاق مدلس وعن عن وسقط ذكره من السنن الكبرى للنسائي

(۸۴۹۵)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۹۹۵) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

مفاخرت اور عصیت کا بیان

الْفَصِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٨٩٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ فَقَالَ: ((اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَاكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ)). قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((فِيخْيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٢٨٩٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں سے زیادہ معزز شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے اللہ کے ہاں زیادہ معزز شخص وہ ہے جو ان میں سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب معزز شخص یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی اللہ کے نبی کے بیٹے اللہ کے نبی کے پوتے اللہ کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے پڑپوتے ہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم عرب قبائل کے متعلق مجھ سے دریافت کر رہے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہی تمہارے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ (آداب شریعت کے متعلق) سمجھ بوجھ حاصل کریں۔“

٤٨٩٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ، يُونُسُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٢٨٩٣: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

٤٨٩٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ فِي يَوْمِ حُنَيْنٍ: كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَخِذًا بِعِنَانٍ بَعْلَتِهِ، يَعْينِي بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمَشْرُكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ:

((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

قَالَ: فَمَارُوايَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ حنین کے روز ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فخر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکین نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا تو آپ (سواری سے) نیچے اترے اور فرمانے لگے: ”میں نبی ہوں کوئی جھوٹ نہیں، اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن تمام لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع کوئی نہیں دیکھا گیا۔

۴۸۹۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے پوچھا: مخلوق میں سے بہترین شخصیت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔“

۴۸۹۷: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مدح میں ایسے مبالغہ نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے ابن مریم کی مدح میں مبالغہ سے کام لیا، میں تو اس کا بندہ ہوں، تم کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔“

۴۸۹۸: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ، عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۹۸: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

۴۸۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَتْ هِيَ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيْكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعْلِ الَّذِي يَدْهِيهِ الْخِرَاءُ بَانْفِهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تَرَابٍ)). رَوَاهُ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۴۲) و مسلم (۱۷۷۶/۷۸-۸۰)۔

❁ رواه مسلم (۲۳۶۹/۱۵۰)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۴۵) و مسلم (۱۶۹۱/۵)۔

❁ رواه مسلم (۲۸۶۵/۶۴)۔

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ اپنے فوت شدہ آباؤ و اجداد پر فخر کرنے سے باز آ جائیں وہ تو دوزخ کے کولے ہیں یا وہ اللہ کے ہاں کرم نجاست سے بھی زیادہ حقیر ہیں جو کہ اپنی ناک سے غلاظت دھکیلتا ہے بے شک اللہ نے آباؤ و اجداد پر تمہارے جاہلی فخر و غرور کو ختم کر دیا ہے، بس وہ (فخر کرنے والا) مؤمن متقی ہے یا فاجر بد بخت، تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے (پیدا ہوئے) ہیں۔“

۴۹۰۰: وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: ((السَّيِّدُ اللَّهُ)) فَقُلْنَا: وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: ((قُولُوا قَوْلَكُمْ، أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجِرِبْنِكُمُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۰۰: مطرف بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ (اپنے والد سے) بیان کرتے ہیں، میں بنو عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سید ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”سید تو اللہ ہے۔“ پھر ہم نے عرض کیا: آپ فضیلت میں ہم سے افضل ہیں اور ہم سے عظیم تر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کہہ رہے ہو وہ کہو یا اپنی بات کا کچھ حصہ کہو اور شیطان تمہیں (باتیں بنانے پر) دلیر نہ بنا دے۔“

۴۹۰۱: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْحَسْبُ الْمَالُ، وَالْكَرْمُ التَّقْوَى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۹۰۱: حسن بصری رضی اللہ عنہ سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا میں باعث اعزاز مال ہے جبکہ اللہ کے ہاں (آخرت میں) باعث اعزاز تقویٰ ہے۔“

۴۹۰۲: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ تَعَزَّى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْضُوهُ بِهِنَّ أَبِيهِ وَلَا تَكُونُوا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۹۰۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہو اپنے باپ کا آلمہ تاسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایہ سے مت کہو۔“

۴۹۰۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَقْبَةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَمَتَ إِلَيَّ

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۹۵۵-۳۹۵۶ وقال: حسن) و أبو داود (۵۱۱۶)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲۵/۴ ح ۱۶۴۲۰) و أبو داود (۴۸۰۶)۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (۳۲۷۱) وقال: حسن غریب) وابن ماجه (۴۲۱۹) ☆ قتادة عنعن و حديث النسائي (۴/۶۵ ح ۳۲۲۷ سندہ صحیح) یغنی عنہ۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/۱۲۰-۱۲۱ ح ۳۵۴۱) و أحمد (۵/۱۳۶) والبخاري في الأدب المفرد (۹۳۶، ۹۴۶) ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (۵/۱۳۳، فيه مدلس و عنعن) وغيره۔

فَقَالَ: ((هَلَّا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۰۳: عبد الرحمن بن ابی عقبہ رضی اللہ عنہ، ابو عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے کہا: میں غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں نے ایک مشرک پر وار کیا تو میں نے کہا: اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو میں فارسی نسل ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”تم نے ایسے کیوں نہ کہا، اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو اور میں انصاری جوان ہوں۔“

۴۹۰۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبُعِيرِ الَّذِي رَدَىٰ فَهُوَ يُنَزَعُ بِذَنبِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۰۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق حمایت و نصرت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے اس کی دم سے پکڑ کر کھینچا جائے۔“

۴۹۰۵: وَعَنْ وَاثِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْعَصِيَّةُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُعِينَنَّ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۰۵: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! عصیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کہ تم ناحق اپنی قوم کی معاونت کرو۔“

۴۹۰۶: وَعَنْ سُرَاقَةَ بِنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رضی اللہ عنہا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنِ عَشِيرَتِهِ مَالِمَ يَأْتُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۰۶: سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے بہترین دفاع کرنے والا وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔“

۴۹۰۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَىٰ عَصِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ عَصِيَّةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے عصیت کی طرف بلایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصیت پر قتال کرے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصیت پر فوت ہو۔“

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۱۲۳) ☆ محمد بن إسحاق مدلس: عن عبد الرحمن بن أبي عقبة مستور لم يوثقه غير ابن حبان - ❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۵۱۱۸) - ❁ **ضعيف جدا**، رواه أبو داود (۵۱۱۹) [وابن ماجه (۳۹۴۹)] ☆ فيه سلمة الدمشقي: مستور، لم يوثقه غير ابن حبان و دلس عن عباد بن كثير و لحديثه شاهد ضعيف جدا يأتي (۴۹۰۹) - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۱۲۰) ☆ فيه أيوب بن سويد: ضعيف على الراجح و سعيد لم يسمع من سراقه رضي الله عنه - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۱۲۱) وقال: هذا مرسل، عبد الله بن أبي سليمان لم يسمع من جبیر) ☆ و ابن أبي لبيبة ضعيف، ضعفه الجمهور و حديث مسلم، ح: ۱۸۴۸ يغني عنه.

۴۹۰۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حُبُّكَ الشَّيْءَ يَعْصِي وَيُصِمُّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رضی اللہ عنہ ۴۹۰۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔“

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۴۹۰۹: عَنْ عَبْدِ بَنِ كَثِيرِ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَسَيْلَةٌ، أَنَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ رضی اللہ عنہما ۴۹۰۹: اہل فلسطین سے عبادہ بن کثیر شامی اپنی (فلسطینی) فیلہ نامی عورت سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصیت کے زمرے میں آتا ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ عصیت تو یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی نافرمانی و نصرت کرے۔“

۴۹۱۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنْسَابُكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِمَسْبَبَةٍ عَلَى أَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُو آدَمَ كَفَّ الصَّاعُ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلُؤُوهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بَدِينٍ وَتَقْوَى، كَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ بَدِيًّا فَاحِشًا بَخِيلًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ رضی اللہ عنہما ۴۹۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے یہ انساب (ذات، قبیلے) کسی کے لیے باعث عار نہیں، تم سب آدم کی اولاد ہو اور تم سب باہم اس طرح برابر ہو جس طرح ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے دین اور تقویٰ کے علاوہ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں، آدمی کے لیے عار کے لحاظ سے یہی کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہو۔“

❖ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۱۳۰) ☆ أبو بكر بن أبي مریم: ضعيف و كان قد سرق بيته فاختلط. وروى البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۲) عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ قال: حبك الشيء يعصي ويصم وسنده صحيح والحمد لله -
❖ **ضعيف**، رواه أحمد (۱۰۷/۴) وابن ماجه (۳۹۴۹) ☆ عباد بن كثير: متروك فالسند ضعيف جدًا وللحديث طريق آخر عند أبي داود (۵۱۱۹) و سنده ضعيف جدًا كما تقدم (۴۹۰۵).

❖ **حسن**، رواه أحمد (۱۴۵/۴، ۱۵۸) [والطبراني في الكبير (۱۷/۲۹۵ ح ۸۱۴)] والبيهقي في شعب الإيمان (۵۱۴۶، نسخة محققة ۴۷۸۳) [☆ عبد الله بن لهيعة صرح بالسماع عند الطبراني، وهذا الحديث روى عنه يحيى بن إسحاق السيلحيني وهو سمع منه قبل اختلاطه، وللحديث شواهد معنوية كثيرة جدًا -

بَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ

حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۴۹۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبُوكَ)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ، أَدْنَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری والدہ۔“ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری ماں۔“ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری ماں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا قریبی رشتہ دار پھر اس سے کم قریبی رشتہ دار۔“

۴۹۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ: مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۹۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو!“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پالے پھر وہ (ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔“

۴۹۱۳: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صَلِّيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۳: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میری والدہ میرے پاس تشریف لائیں جبکہ وہ مشرک تھی، یہ اس وقت کی بات ہے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۷۱) و مسلم (۲۵۴۸/۱، ۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۵۱/۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۲۰) و مسلم (۱۰۰۳/۵۰)۔

جب قریش سے (حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بے شک میری والدہ میرے پاس آئی ہیں جبکہ وہ بہتر سلوک کی منتہی ہے تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کرو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اس سے صلہ رحمی کرو۔“

۴۹۱۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أُمَّ أَبِي فُلَانٍ لَيَسُوأُ لِي بِأَوْلِيَاءِ، إِنَّمَا وَلِيَّيَ اللَّهُ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَكِنَّ لَهُمْ رَحِمَ آبِلَهُمَا بَيْلَاهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۴: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آل ابو فلان میرے دوست و حمایتی نہیں، میرا حمایتی تو اللہ اور صالح مؤمن ہیں، لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھوں گا۔“

۴۹۱۵: وَعَنْ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادَاتِ النَّبَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكِرَةَ لَكُمْ قَيْلٍ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاصْاعَةَ الْمَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۵: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ماؤں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، بخل کرنے اور دست سوال دراز کرنے کو تم پر حرام قرار دیا ہے اور فضول باتیں کرنے (لوگوں کے احوال جاننے کے لیے) زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے متعلق ناپسند فرمایا ہے۔“

۴۹۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، وہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے، اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

۴۹۱۷: وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَبْرَارِ بَرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدَائِبِهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی کا اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد، اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔“

۴۹۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ،

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۵۹۹۰) و مسلم (۲۱۵/۳۶۶)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۴۰۸) و مسلم (۵۹۳/۱۲)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۵۹۷۳) و مسلم (۹۰/۱۴۶)۔

❁ رواه مسلم (۲۵۵۲/۱۳)۔

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رزق فراخ کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

۴۹۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَعُ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَى الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ: مَهْ؟ قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۹۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، اور جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور اس نے رحمان کی کمر پکڑ لی، اس پر (رحمان) نے فرمایا: ہٹ جا؟ اس (رحم) نے عرض کیا یہ مقام اس کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ طلب کرتا ہے، فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق قائم رکھوں جو تجھ سے تعلق قائم رکھے، اور جو تجھ سے تعلق توڑ دے میں اس سے تعلق توڑ دوں، رحم نے عرض کیا رب جی! کیوں نہیں (میں راضی ہوں)“ فرمایا: ”یہ میں نے جو کہا ایسے ہی ہوگا۔“

۴۹۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم رحمان سے مشتق ہے اللہ نے فرمایا: جس نے تجھ سے تعلق قائم کیا میں اس سے تعلق قائم کروں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا میں اس سے تعلق توڑ دوں گا۔“

۴۹۲۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم عرش کے ساتھ معلق ہے وہ عرض کرتا ہے: جس نے مجھے جوڑا اللہ سے جوڑے اور جس نے مجھے توڑا اللہ سے توڑے۔“

۴۹۲۲: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

۴۹۲۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۷۶) و مسلم (۲۱/۲۵۵۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۸۳۰) و مسلم (۱۶/۲۵۵۴)۔

❁ رواہ البخاری (۵۹۸۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۸۹) و مسلم (۱۷/۲۵۵۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۸۴) و مسلم (۱۹/۲۵۵۵)۔

قَطَعَتْ رَحْمَهُ وَصَلَّهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

۴۹۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةَ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَيْسَ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تَسْفَهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَالِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تمہارا بیان درست ہے تو پھر تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو جب تک تم اس روش پر قائم رہو گے تو ان کے خلاف اللہ کی طرف سے تمہیں مدد پہنچتی رہے گی۔“

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل نانی

۴۹۲۵: عَنْ ثُوبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيئُهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۹۲۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دُعا، تقدیر کو بدل دیتی ہے، حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے بے شک آدمی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“

۴۹۲۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ، كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ)). وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأَمِّهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((نَمْتُ فَرَأَيْتَنِي فِي الْجَنَّةِ)) بَدَلُ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)). ❁

۳۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قراءت سنی تو میں نے کہا: یہ کون (قراءت کر رہا) ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہیں، حسن سلوک کی یہی جزا ہوتی ہے، حسن سلوک کی جزا ایسی ہی ہوتی ہے۔“ اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے بڑھ کر حسن سلوک کرنے والے تھے۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا

❁ رواہ البخاری (۵۹۹۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۲/۲۵۵۸)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۹۰)، [۴۰۲۲] ☆ سفیان الثوری مدلس و عنعن۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ البغوی فی شرح السنۃ (۱۳/۷ ح ۳۴۱۸) والبیہقی فی شعب الایمان (۷۸۵۱) ☆ الزہری مدلس و عنعن و لم یثبت تصریح سماعہ فی السند المتصل، راجع مسند الحمیدی (۲۸۵ بتحقیقی) و صرح بالسماع فی الروایۃ المرسلۃ عند ابن وہب فی الجامع (ح ۱۳۳)۔

ہے اور ایک روایت میں: ”میں جنت میں داخل ہوا“ کی بجائے: ”میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔“ کے الفاظ ہیں۔

۴۹۲۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطَ الرَّبُّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۹۲۷: عبد اللہ بن عمرو رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”والد راضی تو رب راضی، والد ناراض تو رب ناراض۔“

۴۹۲۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَأَمِي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْضِيعًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۹۲۸: ابودرداء رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے جبکہ میری والدہ اسے طلاق دینے کا مجھے حکم دیتی ہے (یہ سن کر) ابودرداء رضي الله عنه نے اسے کہا: میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”والد جنت کا بہترین دروازہ ہے اگر تم چاہو تو دروازے کی حفاظت کر لو، اور چاہو تو ضائع کر لو۔“

۴۹۲۹: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا اقْرَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۲۹: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ میں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ کے ساتھ۔“ میں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ۔“ میں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ۔“ میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اپنے والد کے ساتھ، پھر قریب ترین اور پھر قریب تر رشتے دار کے ساتھ (اچھا سلوک کر)۔“

۴۹۳۰: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا اللَّهُ، وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ أَسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَنِي، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَنِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۳۰: عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں، میں نے رحم تخلیق کیا اور اس کا نام اپنے نام (رحمان) سے تجویز کیا، جس نے اسے جوڑا میں اسے

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۸۹۹)۔

❁ **حسن**، رواه الترمذي (۱۹۰۰) وقال: (صحيح) وابن ماجه (۲۰۸۹)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۸۹۷) وقال: (حسن) و أبو داود (۵۱۳۹)۔

❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۱۶۹۴) [والترمذي (۱۹۰۷) وقال: (صحيح)]۔

جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا کیا میں اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دوں گا۔“

۴۹۳۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۳۱: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا شخص ہو اس پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔“

۴۹۳۲: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَمَى أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْأُخْرَةِ، مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۳۲: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم و سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کے مرتکب کو اللہ دنیا میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ اسے آخرت میں بھی ذخیرہ کر لیتا ہے۔“

۴۹۳۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالِدَارِمِيُّ ❁

۴۹۳۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”احسان جتلانے والا والدین کا نافرمان اور مستقل شراب نوش جنت میں نہیں جائے گا۔“

۴۹۳۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَفْرَأَةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے نسب کو اس قدر ضرور دیکھو جس کے مطابق تم صلہ رحمی کرتے ہو، کیونکہ صلہ رحمی اہل رحم میں محبت مال میں اضافے اور درازی عمر کا باعث ہے۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۳۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَبَرِّهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۹۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٦٢، نسخة محققة: ٧٥٩٠) | والبغوي في شرح السنة (٢٨/١٣ ح ٣٤٣٩-٣٤٤٠) | والبخاري في الأدب المفرد (٦٣) وفيه أبو إمام سليمان بن زيد المحاربي وهو ضعيف جداً متهم | ❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥١١) وقال: صحيح) | وأبو داود (٤٩٠٢)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣١٨/٨ ح ٥٦٧٥) | والدارمي (١١٢/٢ ح ٢٠٩٩)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٧٩)۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٠٤) وقال: صحيح)

☆ وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٢٢) | والحاكم على شرط الشيخين (١٥٥/٤) | ووافقه الذهبي۔

نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو کیا میرے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہاری والدہ ہے؟“ اس نے عرض کیا، نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہاری خالہ ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔“

٤٩٣٦: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: ((نَعَمْ) الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ إِلَّا بِهِمَا، وَاتِّكْرَامُ صَدِيقَيْهِمَا)).
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

٣٩٣٦: ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ (کے قبیلے) سے ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی ایسی صورت ہے جس کے ذریعے میں ان کی وفات کے بعد ان سے حسن سلوک کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! ان کے لیے دعا کرو، ان کے لیے مغفرت طلب کرو، ان کے بعد ان کی وصیت پر عمل کرو، وہ جو صلہ رحمی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھو اور ان کے دوستوں کی تکریم کرو۔“

٤٩٣٧: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجَعْرِانَةِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِذَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
٣٩٣٧: ابوظیفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا، اچانک ایک عورت آئی حتیٰ کہ وہ نبی ﷺ کے قریب ہو گئی اور آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٩٣٨: عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتَمَاشُونَ أَحَدَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَاطَّقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَقَرِّجَهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ ارْعَى عَلَيَّ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَتِي أَسْفِيهِمَا قَبْلَ وَكِدَتِي، وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِي

❁ اسنادہ حسن، رواہ ابو داود (٥١٤٢) و ابن ماجہ (٣٦٦٤)۔

❁ اسنادہ ضعیف، رواہ ابو داود (٥١٤٤) ☆ عمارۃ بن ثوبان: مستور و جعفر بن یحییٰ مثله۔

الشَّجَرُ، فَمَا آتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلَبُ، فَجِنْتُ بِالْحَلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْفِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَصَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَذَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ حَتَّى يَرُونَ السَّمَاءَ. قَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمِّ أَحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يَحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَلَقَيْتُهَا، بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا. اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَحْبِرًا بِفَرَقِ أَرْزٍ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيهَا، فَجَاءَ نَبِيُّ فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ: إِذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي. فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقْرَ وَرَاعِيهَا، فَآخِذْهُ فَانطَلَقَ بِهَا. فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ، فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس دوران کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آگئی، انہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اپنے اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کی خاطر کیے تھے، پھر ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید کہ وہ اس تکلیف (چٹان) کو دور کر دے، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں ان کے نان و نفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دودھ دھو کر اپنی اولاد سے پہلے، اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر سے) گھر پہنچا تو میں نے ان دونوں کو سویا ہوا پایا، میں نے حسب معمول دودھ دھویا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اور ان کے سر ہانے کھڑا ہو گیا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوکے بلکتے رہے، میری اور ان کی یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ صبح ہوگئی (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے اس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں، اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا، اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، میں اسے اتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں، میں نے اس سے برائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، حتیٰ کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور وہ لے کر اس کے پاس گیا اور جب میں (اس سے برا فعل کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر جا اور اس مہر کو نہ توڑ، (یہ سنتے ہی) میں اس سے

اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے راستہ کھول دے! اللہ نے ان کے لیے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک فرق (۱۶ اطل) چاولوں کی اجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا، پس جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا: میرا حق مجھے ادا کرو، جب میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو وہ اسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس سے زراعت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس سے گائے اور چرواہے جمع کر لیے، وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اللہ سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر، میں نے کہا یہ گائے اور اس کے چرانے والے کو لے جا، اس نے کہا: اللہ سے ڈر! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا، تم یہ گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ، وہ اسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے، چنانچہ اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا (اور وہ تکلیف دور کر دی)۔“

۴۹۳۹: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَدْتُ أَنْ أَعْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَالزَّمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۳۹: معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں جہاد میں شریک ہونے کے لیے آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہاری والدہ ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ! اس کے پاس رہو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔“

۴۹۴۰: وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أَحْبَبْتُهَا، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ. فَأَتَانِي عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَلِّقْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری ایک بیوی تھی جسے میں پسند کرتا تھا جبکہ عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھے فرمایا: اسے طلاق دے دو، میں نے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اسے طلاق دے دو۔“

۴۹۴۱: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۹۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں تمہاری جنت (کاسب) ہیں اور تمہاری جہنم (کاسب) ہیں۔“

❁ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۳/۴۲۹ ح ۱۵۶۲۳) والنسائي (۱۱/۶ ح ۳۱۰۶) والبيهقي في شعب الإيمان (۷۸۳۳)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۱۸۹) وقال: (حسن صحيح) وأبو داود (۵۱۳۸)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۳۶۶۲) ☆ قال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي بن يزيد“ و علي بن يزيد الألهاني ضعيف جداً متروك، تقدم مراراً۔

٤٩٤٢: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدَهُمَا وَأَنَّ لَهُمَا لِعَاقٍ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللَّهُ بَارًّا)). ❁

٣٩٣٢: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بندے کے والدین یا ان دونوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ ان دونوں کا نافرمان ہوتا ہے اور وہ (ان کی موت کے بعد) ان کے لیے دعا کرتا رہتا ہے اور ان دونوں کے لیے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے تو اللہ ایسے شخص کو حسن سلوک کرنے والا لکھ دیتا ہے۔“

٤٩٤٣: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بِأَبَانٍ مَفْتُوحًا مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَصْبَحَ عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بِأَبَانٍ مَفْتُوحًا مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا)). قَالَ: رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ)). ❁

٣٩٣٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی اطاعت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو (دروازہ بھی) ایک، اور جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں، اور اگر وہ ایک ہو تو (جہنم کا دروازہ بھی) ایک۔“ ایک آدمی نے عرض کیا، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اور اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔“

٤٩٤٤: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ وَكْدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَحِمًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً)). قَالُوا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ)). ❁

٣٩٣٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک بچہ جب اپنے والدین کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ اس کے ہر بار دیکھنے کے بدلے میں، اس کے لیے حجِ مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر چہ وہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اللہ (تصور سے) بہت بڑا اور (ہرقص سے) پاک تر ہے۔“

٤٩٤٥: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، فَإِنَّهُ يَعْجَلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ)). ❁

❁ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٠٢، نسخة محققة: ٧٥٢٤) | وابن عدي في الكامل (٧/٢٦٧٩)۔
 (٢٦٨٠) ☆ في يحيى بن عتبة بن أبي مالك وهو كذاب خبيث عدو الله كما قال ابن معين رحمه الله وللحديث شواهد ضعيفة كما في تنقيح الرواة (٢/٣٣١) فالسند موضوع والحديث ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩١٦، نسخة محققة: ٧٥٣٨) ☆ في أبو محمد عبد الله بن يحيى بن موسى السرخسي متهم بالكذب وللحديث شواهد ضعيفة عند هناد بن السري (الزهد: ٩٩٣) وغيره - ❁ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٥٩، نسخة محققة: ٧٤٧٥) ☆ في نهشل بن سعيد: كذاب وانسند إليه مظلم والضحاك عن ابن عباس: منقطع - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٩٠، نسخة محققة: ٧٥٠٠٦) والحاكم (٤/١٥٦) ☆ في بكار بن عبد العزيز بن أبي بكر: ضعيف۔

۳۹۴۵: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والدین کی نافرمانی کے علاوہ اللہ جتنے چاہے گناہ معاف کر دیتا ہے، کیونکہ وہ اس (گناہ) کے مرتکب کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتا ہے۔“

۴۹۴۶: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❀

۳۹۴۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسے حق ہے جیسے والد کا اپنی اولاد پر حق ہے۔“ امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

❀ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۹۲۹، نسخة محققة: ۷۵۵۳) ☆ فيه محمد بن السائب النكري وهو لين الحديث والوليد بن مسلم مدلس وعنعن وروى النكري في بعض الروايات عن أبيه به وأبوه مجهول، وللحديث لون آخر عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (۱/۱۲۲)۔

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت و رحمت کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

- ۴۹۴۷: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۴۹۴۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“
- ۴۹۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: أَتَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانَ فَمَا نَقَبِلُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۴۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پوچھا: کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ جبکہ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہارے متعلق اختیار نہیں رکھتا جبکہ اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہے (کہ میں اسے واپس لاسکوں)۔“
- ۴۹۴۹: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ نِسِيْ امْرَأَةً وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلْنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَفَسَمَّتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَفَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَدَّثَتْهُ، فَقَالَ: ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۴۹۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا، میرے پاس صرف ایک کھجور ہی تھی، میں نے وہی اسے دے دی، اس نے اسے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور خود نہ کھائی، پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی ان بیٹیوں سے کسی طرح آزمائش کی گئی اور اس نے ان سے حسن سلوک کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔“
- ۴۹۵۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ

* متفق علیہ، رواه البخاري (۷۳۷۶) و مسلم (۳۲۱۹/۶۶)۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (۵۹۹۸) و مسلم (۲۳۱۷/۶۴)۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (۵۹۹۵) و مسلم (۲۶۲۹/۱۴۷)۔

هلگذا)). وَصَمَّ أَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو بیچوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔“ اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

۴۹۵۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الَسَاعِي عَلَى الْأُرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطُرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اور مسکین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔“ اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ قیام کرنے (تہجد پڑھنے) والے کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا، اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا (مسلل روزے رکھتا ہے)۔“

۴۹۵۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ، فِي الْجَنَّةِ هَلْكَأ)) وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۵۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اور پھر ان دونوں (انگلیوں) کے درمیان کچھ فرق کیا۔

۴۹۵۳: وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطِفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا نَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپ مؤمنوں کو باہم رحمت و مہربانی کرنے، باہم محبت اور معاونت کرنے میں جسم کی مانند پائیں گے، جب کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔“

۴۹۵۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجَلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۵۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام مؤمن فرد واحد کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم دکھتا ہے، اور اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بھی اس کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔“

❁ رواہ مسلم (۱۴۹ / ۲۶۳۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۰۷) و مسلم (۲۹۸۲ / ۴۱)۔

❁ رواہ البخاری (۵۳۰۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۱۱) و مسلم (۲۵۸۶ / ۶۶)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۸۶ / ۶۷)۔

٤٩٥٥: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٩٥٥: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن (دوسرے) مؤمن کے لیے عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

٤٩٥٦: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٩٥٦: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سائل یا کوئی ضرورت مند شخص آپ کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”تم (مجھ سے) سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ جو چاہے گا وہ اپنے رسول کی زبان پر جاری فرما دے گا۔“

٤٩٥٧: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرْهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَمَتَّعْهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَمَا لَكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٩٥٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں مظلوم کی تو مدد کروں گا لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا اسے ظلم سے روکنا، یہی تمہارا اس کی مدد کرنا ہے۔“

٤٩٥٨: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُ الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُظْلَمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٩٥٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے (ظالم کے) سپرد کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو تو اللہ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ اس سے قیامت کے روز کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور فرما دے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

٤٩٥٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُ الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَحْذِلُّهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هُنَا)). وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٢٦) و مسلم (٢٥٨٥/٦٥).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٧٦) و مسلم (٢٦٢٧/١٤٥).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٥٢) و مسلم (٢٥٨٤/٦٢).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٤٢) و مسلم (٢٥٨٠/٥٨).

المُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر خیال کرتا ہے، تقویٰ یہاں ہے۔“ اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا ”کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“

۴۹۶۰: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ، مُتَّصِدِقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِي هُمْ فِيكُمْ تَبِعٌ لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالنَّحَّائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُ عَنكَ عَنِ أَهْلِكَ وَمَا لِكَ)). وَذَكَرَ: الْبُخْلُ أَوْ الْكِبَابُ ((وَالسِّنْطِيرُ الْفَحَّاشُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۶۰: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل جنت تین قسم کے ہیں: منصف، خیرات کرنے والا اور نیکی کرنے کی توفیق سے نوازا گیا بادشاہ، (دوسرا) ہر رشتے دار سے (خصوصاً) اور ہر مسلمان سے (عموماً) مہربانی اور نرم دلی کے جذبات رکھنے والا شخص اور (تیسرا) عیال دار جو کہ حرام چیزوں اور سوال کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ جبکہ جہنمیوں کی پانچ اقسام ہیں: وہ ضعیف جس میں عقل نہیں (جس کے ذریعے وہ بری بات سے بچے)، وہ لوگ جو تمہارے ماتحت ہیں، جنہیں (حلال) اہل و عیال اور مال کی خواہش نہیں، خائن شخص کہ اگر اس کے دل میں کسی معمولی سی چیز کا طمع پیدا ہو تو وہ اس کی خیانت کر لیتا ہے، وہ آدمی جو صبح و شام (ہر موقع پر) تیرے اہل و عیال اور تیرے مال کے بارے میں تجھ سے دھوکہ کرتا ہے۔“ اور آپ نے بخیل یا جھوٹے کا ذکر کیا۔ ”اور بد اخلاق جو فحش گو ہو۔“

۴۹۶۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

۴۹۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهُ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ! لَا يُؤْمِنُ)). قِيلَ: مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۵۶۴/۳۲)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۸۶۵/۶۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۳) و مسلم (۴۵/۷۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۱۶) [و مسلم (۴۶/۷۳)] بلفظ آخر، و لفظ المشكوة لم أجد عنده۔

۳۹۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کون (مؤمن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔“

۴۹۶۳: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۳۹۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص، جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“

۴۹۶۴: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جَبْرِئِيلُ يُوصِيُنِي بِالْجَارِ، حَتَّى طَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۴: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق مجھے مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔“

۴۹۶۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَحْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو ایک دوسرے سے سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ، اس لیے کہ یہ طرز عمل اس (تیسرے شخص) کو غم میں مبتلا کر دے گا۔“

۴۹۶۶: وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الِدِينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِللَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۶۶: تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ”دین، اخلاص و خیر خواہی (کا نام) ہے۔“ ہم نے عرض کیا، کس کے لیے؟ فرمایا: ”اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔“

۴۹۶۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۴۵/۷۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۱۴، ۶۰۱۵) و مسلم (۱۴۱، ۱۴۰ / ۲۶۲۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۹۰) و مسلم (۳۷ / ۲۱۸۴)۔

❁ رواہ مسلم (۵۵/۹۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۱۵) و مسلم (۵۶/۹۷)۔

۳۹۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۴۹۶۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صادق و صدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی بدنصیب شخص ہی سے رحمت سلب کی جاتی ہے۔“

۴۹۶۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۹۶۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔“

۴۹۷۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَلَمْ يُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۳۹۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا، نیکی کا حکم نہیں کرتا اور نہ وہ برائی سے روکتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۷۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا أَكْرَمَ شَابَّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مِنْ يُكْرَمُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ اس کے عمر رسیدہ ہونے پر ایسا شخص متعین فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا۔“

۴۹۷۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ،

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۲/ ۴۴۲ ح ۹۷۰) و الترمذي (۱۹۲۳ وقال: حسن). ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**،

رواه أبو داود (۴۹۴۱) و الترمذي (۱۹۲۴) وقال: حسن صحيح). ❁ **سِنْدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۱۹۲۱)

❁ لا يثبت بن أبي سليم ضعيف و لبعض الحديث شواهد. ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۰۲۲) وقال: غريب)

❁ فيه يزيد بن بيان و شيخه خالد بن محمد البصري: ضعيفان۔

وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ، وَكَرَامِ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۹۷۲: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے حافظ قرآن کی عزت کرنا جو غلو سے کام نہ لیتا ہو اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ کی عظمت سے ہے۔“

۴۹۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَسَاءُ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۹۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے گھروں میں سے وہ گھر بہتر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر برا ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“

۴۹۷۴: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمَرٌ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَقَرَنَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۳۹۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملتی ہے، اور جو شخص اپنے زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۷۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آوَى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْ حَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ، إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخْوَاتِ فَأَذَبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْ حَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: ((أَوْ اثْنَتَيْنِ)) حَتَّى لَوْ قَالُوا: أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ: وَاحِدَةً. ((وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا كَرِيمَتَاهُ؟ قَالَ: ((عَيْنَاهُ)). رَوَاهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ سندہ ضعیف، رواہ ابو داود (۴۸۴۳) و البیہقی فی شعب الإیمان (۱۰۹۸۶) ☆ ابو کنانہ مجہول۔

❁ إسناده ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۳۶۷۹) ☆ یحییٰ بن ابی سلیمان ضعیف ضعفہ الجمهور انظر نيل المقصود (۸۹۳) و السند ضعفہ البوصیری و العراقي۔ ❁ إسناده ضعیف جدًا، رواہ أحمد (۲۰۵/۲۶۵، ۲۲۶۴۰) و الترمذی (لم أجده)] و البغوی فی شرح السنة (۴۴/۱۳) ح ۳۴۵۶ من طریق ابن المبارک به وهو فی الزهد لابن المبارک (۶۵۵) ۱ ❁ إسناده ضعیف جدًا، رواہ البغوی فی شرح السنة (۴۴/۱۳) ح ۳۴۵۷] و الطبرانی (۱/۱۶۲) ☆ فی حسین بن قیس الرحبی وهو متروک۔

۳۹۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے (دستر خوان) میں شریک کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس نے کوئی ناقابل معافی گناہ نہ کیا ہو، اور جو شخص تین بیٹیوں یا اتنی ہی بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کی اچھی تربیت کرتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے حتیٰ کہ وہ ان کی تمام ضرورتیں پوری کر دیتا ہے تو اللہ اس شخص کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا دو (کی کفالت کرنے والا) بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں وہ بھی۔“ حتیٰ کہ اگر وہ کہتے، کیا ایک بھی؟ تو آپ ﷺ فرمادیتے: ایک بھی۔“ اور اللہ جس شخص کی دو عمدہ چیزیں سلب کر لے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! دو عمدہ چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی دو آنکھیں۔“

۴۹۷۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَنَاصِحَ الرَّأْيِ لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ. ❁

۳۹۷۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے بچے کی اچھی تربیت کرنا اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ناصح راوی اصحاب الحدیث کے ہاں قوی نہیں۔

۴۹۷۷: وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ. ❁

۳۹۷۷: ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والدین اپنی اولاد کو جو بہترین عطیہ دیتا ہے وہ ان کی اچھی تربیت ہے۔“ ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۹۷۸: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةِ ((امْرَأَةٌ أَمْتُ مِنْ زَوْجِهَا، ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❁

۳۹۷۸: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور سیاہ رخساروں والی عورت (وہ بیوہ جس کے چہرے کا رنگ محنت مزدوری کرنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا) روز قیامت اس طرح ہوں گے۔“ اور یزید بن زریع نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ ”نیز منصب و جمال والی عورت جس کا خاندان فوت ہو جائے اور وہ اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے شادی نہ کرے حتیٰ کہ وہ بڑے ہو جائیں یا فوت ہو جائیں۔“

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۹۵۱) ☆ فیہ ناصح الحائک : ضعيف۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۹۵۲) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۶۵۳) ☆ موسى أبو أيوب: مستور،

وفيه علة أخرى۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۵۱۴۹) ☆ فیہ النهاس بن قهم : ضعيف۔

٤٩٧٩: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ انْتِثَى فَلَمْ يَأْذُهَا وَلَمْ يَهْنُهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَكَدَهُ عَلَيْهَا - يَعْنِي الذُّكُورَ - أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽

٣٩٤٩: ابن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ ہی وہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“

٤٩٨٠: وَعَنْ أَنَسِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ اعْتَبَى عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ، أَدْرَكَهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ✽

٣٩٨٠: انس رضي الله عنه نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی نصرت و دفاع پر قادر ہو اور اس نے اس کا دفاع کیا تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی نصرت و دفاع فرمائے گا اگر وہ اس کی نصرت پر قادر ہونے کے باوجود اس کی نصرت نہیں کرتا تو اللہ دنیا و آخرت میں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔“

٤٩٨١: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ✽

٣٩٨١: اسماء بنت یزید رضي الله عنها بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت نہ ہونے دی تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔“

٤٩٨٢: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ مِنْ عَرْضِ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ✽

٣٩٨٢: ابودرداء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔“

٤٩٨٣: وَعَنْ جَابِرِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ يَحْذُلُ أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ

✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٦) ☆ أبو معاوية مدلس و عنعن و ابن حدير غير مشهور كما قال المنذري -

✽ **ضعيف جدا موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/١٠٧ ح ٣٥٣٠) ☆ فيه أبان بن أبي عياش كذاب

متروك - ✽ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٤٣، نسخة محققة: ٧٢٣٧) [و أحمد (٢/٤٦١)

و البغوي في شرح السنة (١٣/١٠٧ ح ٣٥٢٩) ☆ عبيد الله بن أبي زياد القداح حسن الحديث انظر نيل المقصود

(١٤٩٦) - ✽ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/١٠٦ ح ٣٥٢٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم

ضعيف مدلس و عنعن -

حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَدَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنْ امْرَأٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ وَيَنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۸۳: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ تنہا چھوڑ دے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ تنہا، بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جاتی ہو تو اللہ ایسی جگہ اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ پسند کرتا ہو کہ اس کی نصرت ہو۔“

۴۹۸۴: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَاسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحَى مَوْتًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

۳۹۸۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے (کسی کا) کوئی عیب دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے زندہ درگور کو زندہ کیا۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

۴۹۸۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرَاءُ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أذى فَلْيَمِطْ عَنْهُ)). ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلاِبْنِ دَاوُدَ: ((الْمُؤْمِنُ مِرَاءُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكْفُ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ، وَيَحْطُطُ مِنْ وِرَائِهِ)). ❁

۳۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے آئینہ ہے، اگر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو وہ اس سے زائل کر دے۔“ ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترمذی اور ابو داؤد کی روایت میں ہے: ”مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے، اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، وہ اس کا نقصان نہیں ہونے دیتا اور وہ اس کی غیر موجودگی میں اس (کے جان و مال اور عزت) کی حفاظت کرتا ہے۔“

۴۹۸۶: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۸۶: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مؤمن کی عزت کسی منافق سے بچاتا ہے تو

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۸۸۴) ☆ إسماعيل بن بشير و تلميذه: مجهولان -

❁ **حَسَنٌ**، رواه أحمد (۴/۱۴۷ ح ۱۷۴۶۴) و الترمذي (بعد ۱۹۳۰) [و أبو داود (۴۸۹۱)] -

❁ **ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه الترمذي (۱۹۲۹) و إسناده ضعيف جدًا، فيه يحيى بن عبيد الله: متروك -

❁ **حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۴۹۱۸) | و إسناده حسن | | و الترمذي (لم أجده) -

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۸۸۳) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى المعافري: مجهول و لم يوثقه غير ابن حبان -

اللہ ایک فرشتہ بھیجے گا جو روز قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا، اور جس نے کسی مسلمان شخص پر اس کو بدنام کرنے کے لیے کوئی تہمت لگائی تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ وہ (سزا بھگت کر) اپنی کبھی ہوئی بات سے پاک ہو جائے۔“

۴۹۸۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۹۸۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔“ ترمذی، دارمی، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۹۸۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ، فَقَدْ أَسَأْتُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۹۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کیسے پتہ چلے کہ میں اچھا ہوں یا برا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے ہوئے سُنو کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہو اور جب تم انہیں کہتے ہوئے سُنو کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔“

۴۹۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَنْزَلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں سے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق برتاؤ کرو۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۹۹۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ يَوْمًا، وَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوُضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟)) قَالُوا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيُصَدِّقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا اتَّيَمَّنَ، وَلْيُحْسِنْ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ)). ❁

۴۹۹۰: عبد الرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو فرمایا تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے وضو

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذی (۱۹۴۴) و الدارمی (۲/۲۱۵ ح ۲۴۴۲)۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (۴۲۲۳)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۸۴۲) ☆ حبيب بن أبي ثابت و سفيان الثوري مدلسان و عنعنا و السند منقطع، و لعله أشار مسلم في مقدمة صحيحه إلى ضعفه لأنه ذكره بصيغة التمریض. و الله أعلم۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۵۳۳)، نسخة محققة (۱۴۴۰) | و أبو نعيم في معرفة الصحابة (۴/۱۸۳۸) ☆ الحسن بن أبي جعفر: ضعيف، و لأصل الحديث شواها

کے پانی کو جسموں پر ملنے لگے تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول سے پسند فرمائیں تو وہ جب بات کرے سچ بولے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں اور میل جول رکھنے والوں سے حسن سلوک کرے۔“

۴۹۹۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعًا إِلَى جَنْبِهِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”وہ شخص مؤمن نہیں جو شکم سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا قریبی ہمسایہ بھوکا ہو۔“ امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۹۹۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ! إِنَّ فَلَانَةَ تُذَكِّرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤَذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّ فَلَانَةَ تُذَكِّرُ قَلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَأَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَنْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤَذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ: ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی ہے۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، اور وہ پیڑ کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور وہ اپنی زبان درازی کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جنتی ہے۔“

۴۹۹۳: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا. فَقَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَلِي خَيْرَهُ وَيُؤْمِنُ شَرَّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَلِي خَيْرَهُ وَلَا يُؤْمِنُ شَرَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

۴۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند ایسے لوگوں کے پاس، کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے تو

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۳۳۸۹، نسخة محققة: ۳۱۱۷) [والبخاري في الأدب المفرد (۱۱۲) و صححه الحاكم (۱۶۷/۴) ووافقه الذهبي] ☆ سفیان الثوري مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۴۴۰/۲ ح ۹۶۷۳) و البيهقي في شعب الإيمان (۹۵۴۵-۹۵۴۶)، نسخة محققة: ۹۰۹۸-۹۰۹۹ [والبخاري في الأدب المفرد (۱۱۹) و ابن حبان (الموارد: ۲۰۵۴) و الأعمش صرح بالسماع عنده و عند البيهقي] و صححه الحاكم (۱۶۶/۴) و وافقه الذهبي۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۲۶۳) و البيهقي في شعب الإيمان (۱۱۲۶۸)۔

فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے برے اور اچھے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟“ راوی بیان کرتے ہیں، وہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ ہمارے برے میں سے بہتر کے متعلق ہمیں ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو جبکہ تم میں سے براہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔“ ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۹۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسَلِّمُ عَبْدًا حَتَّى يُسَلِّمَ قَلْبَهُ وَلِسَانَهُ، وَلَا يَوْمُنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). ❁

۴۹۹۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے اموال تقسیم کیے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ ہر شخص کو دنیا عطا کرتا ہے خواہ وہ شخص اسے پسند ہو یا ناپسند جبکہ وہ دین صرف اسے عطا کرتا ہے جسے پسند فرماتا ہے، جس شخص کو اللہ دین عطا فرمادے تو (سمجھو کہ) وہ اللہ کا پسندیدہ شخص ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے، اور وہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو جائے۔“

۴۹۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُوْلَفُ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے، اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کوئی الفت کرتا ہے۔“ احمد، اور امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

۴۹۹۶: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَضَى لَاحِدٍ مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يَسْرَةَ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهُ، وَمَنْ سَرَّ اللَّهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)). ❁

۴۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میرے کسی امتی کی ضرورت پوری کی جس کے ذریعے وہ اسے خوش کرنا چاہتا ہو تو اس نے مجھے خوش کیا، جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے اللہ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا تو اللہ اسے

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/۳۸۷ ح ۳۶۷۲) والبيهقي في شعب الإيمان (۵۵۲۴)، نسخة محققة (۵۱۳۶) ☆ في صباح بن محمد: ضعيف وله شاهد ضعيف عند الحاكم (۱/۳۳-۳۴) في سفیان الثوري مدلس وعنن وعله أخرى۔

❁ **صحيح**، رواه أحمد (۲/۴۰۰ ح ۹۱۸۷) والبيهقي في شعب الإيمان (۸۱۱۹)، نسخة محققة ۷۷۶۶ في السنن الكبرى (۱۰/۲۳۶-۲۳۷) [والحاكم (۱/۲۳) وفي سننه خطأ] ☆ سندہ حسن وللحدیث شواہد۔

❁ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۶۵۳)، نسخة محققة: (۷۲۴۷) | من طريق أحمد بن علي بن أفضح عن يحيى بن زهدم بن الحارث عن أبيه عن أنس إلخ وهذه النسخة موضوعة، المتهم بها زهدم. والله أعلم۔|

جنت میں داخل فرمائے گا۔“

۴۹۹۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةً فِيهَا

صَلَّاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❁

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی مصیبت زدہ شخص کی فریاد درسی کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے تہتر (۷۳) مغفرتیں لکھ دیتا ہے، ان میں سے ایک میں اس کے تمام معاملات کی درستی ہے جبکہ بہتر (۷۲) روز قیامت اس کے لیے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی۔“

۴۹۹۸-۴۹۹۹: وَعَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ

إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۹۹۸-۴۹۹۹: انس اور عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مخلوق اللہ کی عیال (زیر کفالت) ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

۵۰۰۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ حَضَمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۰۰۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہوگا۔“

۵۰۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا شَكَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ، قَالَ: ((امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ، وَأَطْعِمِ

الْمَسْكِينِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۰۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے اپنی سنگ دلی کی نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یتیم

کے سر پر دست شفقت پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔“

۵۰۰۲: وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَادِلُكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ إِبْنُكَ مَرْدُودَةٌ

إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَأْسِبٌ غَيْرُكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۰۰۲: سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے متعلق نہ بتاؤں؟“ وہ تیری

اس بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو (طلاق وغیرہ کی وجہ سے) تیرے پاس لوٹ آئے اور تیرے سوال اس کے لیے کمانے والا بھی نہ ہو۔“

❁ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۶۷۰، نسخة محققة: ۷۲۶۴) ☆ فيه زياد بن أبي حسان

وأحاديثه موضوعة كما في لسان الميزان وغيره. ❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان

(۷۴۴۶، نسخة محققة: ۷۰۴۶) ☆ فيه يوسف بن عطية الصفار: متروك وعلل أخرى. ❁ **حسن**، رواه أحمد

(۱۵۱/۴ ح ۱۷۵۰۷) ☆ فيه عبد الله بن لبيعة تابعه عمرو بن الحارث عند الطبراني في الكبير (۱۷/۳۰۳ ح ۸۳۶)

وسنده حسن. ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/۲۶۳ ح ۷۵۶۶) ☆ فيه رجل لم يسم: مجهول.

❁ **سندہ ضعيف**، رواه ابن ماجه (۳۶۶۷) ☆ علته الإنقطاع بين سراقه رضي الله عنه وعلتي كما صرح به

البوصيري وغيره فالسند منقطع.

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ

اللہ کے لیے اور اللہ کی طرف سے محبت کا بیان

الْفَضْلِ الْاَوَّلُونَ

فصل اول

۵۰۰۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا، ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا، اِخْتَلَفَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں جو باہم متعارف ہوتی ہیں وہ دنیا میں باہم محبت سے رہتی ہیں، اور جن میں اجنبیت تھی ان میں اختلاف رہتا ہے۔“

۵۰۰۴: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❁

۵۰۰۴: اور امام مسلم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ: إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبُّهُ، قَالَ: فَيَجِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ ينادِي فِي السَّمَاءِ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجِيبُوهُ، فَيَجِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقُبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ يَقُولُ: إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ. قَالَ: فَيَبْغِضُوهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ ينادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ. قَالَ: فَيَبْغِضُونَهُ، ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، فرمایا: جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم اس سے محبت کرو، آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں لہذا تم بھی اس سے بغض رکھو، جبریل علیہ السلام اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا

❁ رواہ البخاري (۳۳۳۶)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۹ / ۲۶۳۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۷ / ۲۶۳۷)۔

ہے، لہذا تم بھی اس سے بغض رکھو فرمایا: وہ اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کے لیے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔“

۵۰۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ روز قیامت فرمائے گا: میری عظمت و تعظیم کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا، اس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔“

۵۰۰۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَالَهٖ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَالَي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے گیا تو اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کے انتظار میں تھا، (جب وہ اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو) اس نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، اس نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، اس (فرشتے) نے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تم اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتے ہو ویسے ہی اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔“

۵۰۰۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ (صحبت یا علم و عمل کے لحاظ سے) ان سے ملا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ان کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی۔“

۵۰۰۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَيْلَكَ! وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أَحْبَبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ

❁ رواہ مسلم (۳۷/۲۵۶۶)

❁ رواہ مسلم (۳۸/۲۵۶۷)

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۶۹) و مسلم (۱۶۵/۲۶۴۰)

فَرِحُوا بِسُنِّيَّ ءِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے عرض کیا: میری تیاری صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۵۰۱۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِبْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْدِثَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِبْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۱۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا، کستوری والا یا تو وہ تمہیں عطیہ دے دے گا یا تم خود اس سے خرید لو گے یا پھر تم اس سے اچھی خوشبو پا لو گے۔ جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا تو وہ تمہارے کپڑے جلادے گا یا تم اس سے گندی بو پاؤ گے۔“

الفصل الثاني

فصل نانی

۵۰۱۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْمُتَحَابُّونَ فِيَّ جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ)). ❁

۵۰۱۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں، اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری محبت واجب ہوگی۔“ مالک۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جلالت و عظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہیں، ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“

۵۰۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ، وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٦٧) و مسلم (١٦١ / ٢٦٣٩).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٣٤) و مسلم (١٤٦ / ٢٦٣٨).

❁ صحيح، رواه مالك في الموطأ (٢ / ٩٥٣-٩٥٤ ح ١٨٤٣) و الترمذي (٢٣٩٠) وقال: حسن صحيح.

قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ، عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللَّهِ! إِنْ وَجَّوْهُهُمْ لِنُورٍ، وَرَأَتْهُمْ لَعَلَى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ)). وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء، لیکن روز قیامت اللہ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ پر انبیاء ﷺ اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ ہیں جو آپس میں نہ تو کسی رشتے ناتے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں نہ کسی مالی شراکت کی بنا پر بلکہ وہ محض اللہ کے حکم اور قرآنی اتباع میں باہم محبت کرتے اور لین دین کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، اور جب دیگر لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب دیگر لوگ غم کا شکار ہوں گے تو وہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”سن لو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

۵۰۱۳: وَرَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ. ❁

۵۰۱۳: اور انہوں (امام بغوی) نے اسے ابو مالک کی سند سے کچھ زوائد کے ساتھ مصابیح کے الفاظ سے شرح السنہ میں روایت کیا ہے، اور اسی طرح شعب الایمان میں بھی ہے۔

۵۰۱۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ؟)) قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((الْمَوَالَاةُ فِي اللَّهِ، وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۰۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”ابو ذر! ایمان کا کون سا حصہ (حلقہ) زیادہ مضبوط و محکم ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت و تعاون کرنا، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا۔“

۵۰۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: طِبْتُ وَطَابَ مَمْسَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

❁ حسن، رواه أبو داود (۳۵۲۷)۔ ❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۵۰ ح ۳۴۶۴) وذكره في مصابيح السنة (۳/ ۳۷۹ ح ۳۸۹۷) والبيهقي في شعب الإيمان (۹۰۰۱)، نسخة محققة (۸۵۸۸) [وإحمد (۵/ ۳۴۱، ۳۴۳) وسنده حسن] و عبدالرزاق (۱۱/ ۲۰۱-۲۰۲ ح ۲۰۳۲) ☆ و للحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ۲۵۰۸) و الحاكم (۴/ ۱۷۰-۱۷۱) و غيرهما۔ ❁ ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۵۱۳)، نسخة محققة: (۹۰۶۸) ☆ فيه حنث بن قيس الرحبي متروك فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة فهو ضعيف۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۰۰۸) [وابن ماجه (۱۴۴۳)] ☆ أبو سنان عيسى بن سنان ضعيف ولا بن حبان وهم عجيب في تسمية أبي سنان۔

۵۰۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری حیات اخروی اچھی ہوگئی ہے، تیرا چلنا اچھا ہو گیا اور تم نے جنت میں جگہ بنا لی ہے۔“
ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۱۶: وَعَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۱۲: مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو وہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

۵۰۱۷: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: إِنِّي لِأَحِبُّ هَذَا لِلَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَعْلَمْتَهُ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمَهُ)). فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتِ، وَلَكَ مَا أَحْتَسِبْتِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا كُتَسَبَ)). ❁

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ کچھ لوگ آپ کے پاس تھے، ان لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں اس شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے اسے بتایا ہے؟“ اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی طرف جاؤ اور اسے بتاؤ۔“ چنانچہ وہ اس شخص کے پاس گیا اور اسے بتایا (کہ میں تجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں) تو اس نے کہا: جس ذات کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ ذات تجھ سے محبت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر وہ آدمی واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے آپ کو اس کے جواب سے آگاہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس کے ساتھ ہی ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو، اور تم نے جو ثواب چاہا وہ تمہیں ملے گا۔“ بیہقی فی شعب الایمان۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: ”آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا، اور جو اس نے کیا اس کا وہ صلہ پائے گا۔“
۵۰۱۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۰۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم صرف کسی مؤمن شخص کی ہم نشینی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے۔“

۵۰۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۵۱۲۴) و الترمذی (۱۲۳۹۲) وقال: غریب۔

❁ **سندہ ضعیف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۰۱۱) و الترمذی (۲۳۸۶) وقال: حسن غریب) ☆ الحسن

البصري عنعن و حديث المرء مع من أحب صحيح متواتر دون الزيادة و حديث أبي داود (۵۱۲۵) يعني عنه۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذی (۲۳۹۵) وقال: حسن صحيح) وأبو داود (۴۸۳۲) و الدارمی (۱۰۳/۲ ح ۲۰۶۳)۔

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. ❁

۵۰۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔“ احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور امام نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہیں۔

۵۰۲۰: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَيْسَئِنَّهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، وَمَنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلَ لِلْمَوَدَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۲۰: یزید بن نعامة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی کسی آدمی سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کے نام، اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلے کے متعلق دریافت کر لے، کیونکہ یہ محبت (دوستی) کو زیادہ ملانے (بڑھانے) والا ہے۔“

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۰۲۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اتَدْرُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى؟)) قَالَ قَائِلٌ: الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ. وَقَالَ قَائِلٌ: الْجِهَادُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى: الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَخِيرَ. ❁

۵۰۲۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لانے تو فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کون سے اعمال زیادہ پسند ہیں؟“ صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: نماز، زکوٰۃ، اور کسی نے عرض کیا: جہاد ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔“ احمد۔ اور ابوداؤد نے آخری حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۲۲: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۰۲۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے رب عزوجل کی تکریم کرتا ہے۔“

۵۰۲۳: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِلَّا أَنْبِئَكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوا:

❁ حسن، رواه أحمد (۲/۳۰۳ ح ۸۰۱۵) و الترمذي (۲۳۷۸) و أبو داود (۴۸۳۳) و البيهقي في شعب الإيمان (۹۴۳۶)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۳۹۲) ب وقال: غريب) ☆ يزيد بن نعامة: تابعي و السنند مرسل۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۵/۱۴۶ ح ۲۱۶۲۸) و أبو داود (۴۵۹۹) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف و الرجل: مجهول۔

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۵/۲۵۹ ح ۲۲۵۸۲، نسخة محققة: ۲۲۲۲۹)۔

بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ ((خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان پر نظر پڑے تو اللہ یاد آجائے۔“

۵۰۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرٌ فِي الْمَغْرِبِ؛ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتُ تَحِبُّهُ فِي)). ❁

۵۰۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دو بندے اللہ عز و جل کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، تو روز قیامت اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ جس سے تم میری رضا کی خاطر محبت کیا کرتے تھے۔“

۵۰۲۵: وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَلَكَ هَلُنَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ، وَاحْبَبْ فِي اللَّهِ وَأَبْغِضْ فِي اللَّهِ، يَا أَبَا رَزِينٍ! أَهْلُ شَعْرَتِ أَنْ الرَّجُلِ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَانِرًا أَخَاهُ، شَيْعَةً سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ، وَيَقُولُونَ: رَبَّنَا! إِنَّهُ وَصَلَ فِيكَ، فَصَلِّهِ فَإِنَّ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ جَسَدَكَ فِي ذَلِكَ فَافْعَلْ)). ❁

۵۰۲۵: ابورزین (لقیط بن عامر بن صبرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس دین کی بنیاد کے متعلق نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر لو؟ تم اہل ذکر کی مجالس اختیار کرو، جب خلوت میں ہو تو پھر جس قدر ہو سکے اپنی زبان پر اللہ کا ذکر جاری رکھو اور اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر بغض رکھو۔ ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے (گھر سے) نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب اس کے لیے دعائیں کرتے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! اس نے تیری رضا کی خاطر تعلق جوڑا ہے تو اسے (اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ) جوڑ دے، اگر تم اپنے جسم کو ان کاموں پر لگا سکو تو لگاؤ۔“

۵۰۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمْدًا مِنْ يَأْفُوتُ عَلَيْهَا عَرَفٌ مِنْ زَبْرُجِدٍ، لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يَضِيءُ الْكَوْكَبُ الدَّرِّيُّ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ، وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللَّهِ، وَالْمُتَلَفُونَ فِي اللَّهِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ

الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ حسن، رواه ابن ماجه (۴۱۱۹)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۰۲۲)، نسخة محققة: (۸۶۰۶) ☆ حكيم بن نافع الرقي ضعفه الجمهور و الأعمش عنن إن صح السند إليه۔

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۰۲۴)، نسخة محققة: (۸۶۰۸) ☆ عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني: ضعيف و أبوه مدلس۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۰۰۲)، نسخة محققة: (۸۵۸۹) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

۵۰۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں یا قوت کے ستون ہیں، ان پر زمرد کے بالا خانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہیں، وہ چمک دار ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان میں کون لوگ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے، اللہ کی خاطر آپس میں ہم نشینی اختیار کرنے والے اور اللہ کی خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعُورَاتِ

ہجر، قطع تعلق اور عیب جوئی کی ممانعت کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۲۷: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۲۷: ابوایوب انصاری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلقات کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے، اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔“

۵۰۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنَافَسُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۲۸: ابوہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، تم کسی کے عیب مت تلاش کرو اور نہ جاسوسی کرو، قیمت بڑھانے کے لیے بولی مت دو اور نہ باہم حسد کرو، بغض مت رکھو اور نہ قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”(اور حسد کی بنا پر) باہم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔“

۵۰۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِنْتِنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَٰذَيْنِ حَتَّىٰ يَصْطَلِحَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، شرک سے بیزار ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ وہ صلح کر لیں۔“

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۰۷۷) و مسلم (۲۵۰۶۰/۲۵)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۰۶۶) و مسلم (۲۵۰۶۳/۲۸)۔

❁ رواه مسلم (۲۵۰۶۵/۳۵)۔

۵۰۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِعَرَضِ أَعْمَالِ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هَٰذَيْنِ حَتَّىٰ يَفِينَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جمعے (سات دنوں میں) لوگوں کے اعمال دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز پیش کیے جاتے ہیں، ہر بندہ مؤمن کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دنوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ (عداوت سے) رجوع کر لیں۔“

۵۰۳۱: وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ مَعِيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُنِيْمِي خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَرْجِصُ فِي شَيْءٍ مِّمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبَ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبِ، وَالْإِضْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا. ❁

۵۰۳۱: ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ (دونوں سے) خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے اور (دونوں کو) خیر و بھلائی کی بات پہنچاتا ہے۔“ امام مسلم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے نہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کو تین امور کے علاوہ کسی معاملے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا: لڑائی (جنگ) میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور میاں بیوی کی باہم گفتگو کرنے میں۔“

۵۰۳۲: وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ)) فِي بَابِ الْوَسْوَسَةِ. ❁

۵۰۳۲: اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”شیطان مایوس ہو چکا۔“ باب الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل نانی

۵۰۳۳: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ الْكُذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۳۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف تین مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے، آدمی کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا، لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔“

❁ رواہ مسلم (۲۵۶۵/۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۹۲) و مسلم (۲۶۰۵/۱۰۱)۔

❁ رواہ مسلم، تقدم (۷۲)۔

❁ صحیح، رواہ أحمد (۶/۴۶۱ ح ۲۸۱۶۰) و الترمذی (۱۹۳۹) وقال: حسن۔

٥٠٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجَرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ تِلْكَ مَرَّاتٍ كُلِّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِيْمَتِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٥٠٣٣: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو تین مرتبہ اسے سلام کرے، ہر مرتبہ وہ اسے سلام کا جواب نہ دے تو یہ (سلام کرنے والا) اس (ترک ملاقات) کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔“

٥٠٣٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

٥٠٣٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جس شخص نے تین دن سے زائد ترک تعلق توڑے رکھا اور وہ (اسی حالت میں) فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔“

٥٠٣٦: وَعَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفِكَ دِمِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٥٠٣٦: ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنے بھائی سے سال بھر ترک ملاقات کی تو وہ اس کے خون بہانے کے مترادف ہے۔“

٥٠٣٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجَرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدِّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِيْمَةِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

٥٠٣٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن سے تین دن سے زائد ترک ملاقات کرے، جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو وہ دونوں اجر میں شریک ہیں، اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو وہی شخص گناہ گار ہوگا جبکہ سلام کرنے والا ترک ملاقات کے زمرے سے نکل جائے گا۔“

٥٠٣٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ،

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٣)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٣٩٢/٢ ح ٩٠٨١) وأبو داود (٤٩١٤)۔

❁ **حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٥)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٢) ☆ فيہ ہلال بن ابی ہلال

المدني مستور، وثقه ابن حبان وحده وقال الذهبي: لا يعرف

وَالْتَرَمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ❊

۵۰۳۸: ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں روزے، صدقے اور نماز سے بہتر درجے والے عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟“ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں کے درمیان صلح کرانا، جبکہ دو فریقوں کے درمیان فساد ایسی خصلت ہے جو (نیکیوں کو) زائل کر دینے والی ہے۔“ ابو داؤد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۰۳۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊

۵۰۳۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سابقہ امتوں کی بیماری (غیر محسوس طریقے سے) تمہاری طرف منتقل ہو گئی ہے، حسد اور بغض و عداوت اور وہ نیکیوں کو زائل کرنے والی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ (بیماری) بال مونڈتی ہے بلکہ وہ دین کو ختم کر دیتی ہے۔“

۵۰۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ: فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۵۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“

۵۰۴۱: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ النَّبِيِّ؛ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۵۰۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو (فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں) کے درمیان برائی ڈالنے سے بچو کیونکہ وہ (دین کو) زائل کرنے والی ہے۔“

۵۰۴۲: وَعَنْ أَبِي صَرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَارَّ ضَارًّا اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقًّا اللَّهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۵۰۴۲: ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی (مسلمان) کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے، اور جو شخص کسی کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ اسے مشقت میں مبتلا کر دیتا ہے۔“ ابن ماجہ، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٩) والترمذي (٢٥٠٩) ☆ فيه الأعمش وأبو معاوية مدلسان وعننا وللحديث شواهد ضعيفة - ❊ **إسناده حسن**، رواه أحمد (١٦٧/١ ح ١٤٣٠) والترمذي (٢٥١٠) ☆ فيه مولی للزبير: مجهول، لم أجد من وثقه وانظر تحفة الأحوذی (٣/٣٢٠) لمزيد التحقيق -

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٣) ☆ جد إبراهيم بن أبي أسيد: لا يعرف والحديث ضعفه البخاري -

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٠٨) وقال: صحيح غريب - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٣٤٢) والترمذي (١٩٤٠) | وأبو داود (٣٦٣٥) ☆ لؤلؤة لم يوثقها غير الترمذي وللحديث شواهد كثيرة كلها ضعيفة -

۵۰۴۳: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَلْعُونٌ مَنْ صَارَ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرِبَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۰۴۳: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص ملعون ہے جو کسی مؤمن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۴۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفِضْ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ! لَا تُؤَدُّوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور با آواز بلند فرمایا: ”اے لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو جبکہ ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب تلاش کرو، کیونکہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے عیوب تلاش کرتا ہے تو اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرتا ہے، اور جس کے عیوب کا اللہ پیچھا کرتا ہے تو وہ اسے رسوا کر دیتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔“

۵۰۴۵: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الْأَسْتِطَالَةَ فِي عَرْضِ الْمُسْلِمِ بغيرِ حَقِّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۰۴۵: سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود کی سب سے سنگین صورت مسلمان کی عزت کے بارے میں زبان درازی کرنا ہے۔“

۵۰۴۶: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمِشُونَ وَجُوهَهُمْ، وَصَدُّوهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ يَا جِبْرَائِيلُ! قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانے کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (ان کی غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی عزتوں کے متعلق عیب جوئی کرتے تھے۔“

۵۰۴۷: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۹۴۱) ☆ أبو سلمة الكندي: مجهول و فرقد السبخي: ضعيف۔

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۲۰۳۲) وقال: حسن غریب۔

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۴۸۷۶) و البيهقي في شعب الإيمان (۶۷۱۰)۔

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۴۸۷۸)۔

جَهَنَّمَ، وَمَنْ كَسَى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةَ وَرِيَاءٍ؛ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةَ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۴۷: مستورد بنی النعمان نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان آدمی (کی غیبت) کی وجہ سے ایک لقمہ کھایا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے کھلائے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کی (غیبت کی) وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے (کپڑا) پہنائے گا اور جو شخص شہرت و ریاکاری کی جگہ کھڑا ہوا تو اللہ اس کو روز قیامت شہرت و ریاکاری کی جگہ پر کھڑا کرے گا۔“

۵۰۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ ❁

۵۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسن ظن، حسن عبادت میں سے ہے۔“

۵۰۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِعْتَلَّ بَعِيرٌ لَصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضَلُّ ظَهْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَزَيْنَبَ: ((أَعْطِيهَا بَعِيرًا)) فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ! فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَجَرَ هَذَا الْحَجَّةَ وَالْمَحْرَمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ: ((مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا)) فِي بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ.

۵۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس زائد سواری تھی، رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اس (صفیہ رضی اللہ عنہا) کو اونٹ دے دو۔“ انہوں نے کہا: میں اس یہود کو دوں! رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور آپ ﷺ نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے چند ایام تک ان سے صحبت ترک کر دی۔ اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جو شخص کسی مومن کی عزت بچاتا ہے۔“ باب الشفقة والرحمة میں گزر چکی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۰۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَى عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عَيْسَى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عَيْسَى: أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتَ نَفْسِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۸۸۱) والبخاري في الأدب المفرد: ۱۲۴۰ ☆ فيه بقية ولم يصرح بالسماع ولحدیثه شواهد ضعيفة عند أحمد (۲۲۹/۴) والحاكم (۱۲۷/۴) ۱۲۸، ۱۲۷/۴) فيه ابن جريج ولم يصرح بالسماع إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عنه) وغيرهما۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه أحمد ۲/۴۰۷ ح (۹۲۶۹) وأبو داود (۴۹۹۲)۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۶۰۲) ۵ حدیث من حمی مؤمناً تقدم (۴۹۸۶)۔

❁ رواه مسلم (۲۳۶۸/۱۴۹)۔

۵۰۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تم نے چوری کی ہے، اس نے کہا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! ہرگز نہیں، (اس پر) عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا، اور میں نے اپنے نفس کی تکذیب کی۔“

۵۰۵۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَأَدَّ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَأَدَّ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ)). ❁

۵۰۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فقر (اللہ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے۔“

۵۰۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنْ اعْتَدَرَ إِلَىٰ أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ، أَوْلَمَ يَقْبَلُ عُدْرَهُ؛ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: الْمَكَّاسُ: الْعَشَارُ. ❁

۵۰۵۲: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے عذر پیش کرے اور وہ اسے معذور نہ سمجھے یا وہ اس کا عذر قبول نہ کرے تو اس پر ٹیکس وصول کرنے والے کی مثل گناہ ہوتا ہے۔“

یہ دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: ((المکاس)) سے عشر لینے والا مراد ہے

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٦١٢، نسخة محققة: ٦١٨٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف وسفيان الثوري مدلس وعنن - ❁ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣٣٨، نسخة محققة: ٧٩٨٥) ☆ فيه إبراهيم بن أعين العجلي: ضعيف وأبو الزبير مدلس وعنن إن صح السند إليه وفيه أبو عمرو العبدي (؟) وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٣٧١٨) وغيره -

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِي فِي الْأُمُورِ

معاملات میں احتیاط و تحمل اختیار کرنے کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۵۳: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔“
۵۰۵۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْجُلْمُ وَالْأَنَاةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۵۳: ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبد القیس کے سردارانِ شج سے فرمایا: ”تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: جلم اور وقار۔“

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۰۵۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَنَاةُ، مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ الرَّائِي مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ. ❁

۵۰۵۵: سہل بن سعد ساعدی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”برد باری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے۔“ امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور اسے غریب کہا ہے اور بعض محدثین نے اس حدیث کے راوی عبدالمہیمن بن عباس کے حافظے کے متعلق کلام کیا ہے۔

۵۰۵۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا حَلِيمٌ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمٌ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ)). ❁

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۱۳۳) ومسلم (۲۹۹۸/۶۳)۔ ❁ رواه مسلم (۱۷/۲۵)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۰۱۲) ☆ عبد المهيم بن عباس: ضعيف۔

❁ حسن، رواه أحمد (۳/۶۹ ح ۱۱۶۸۴) و الترمذي (۲۰۳۳) [وابن حبان (الإحسان: ۱۹۳) و صححه الحاكم

(۲۹۳/۴) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۵۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غرض کرنے والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔“ احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي فَقَالَ: ((خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ، فَإِن رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ، وَإِن خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۵۰۵۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”معا ملے پر غور و فکر کر، اگر تو اس کے انجام میں خیر و بھلائی دیکھے تو اسے کر گزر اور اگر تجھے گمراہی کا اندیشہ لگے تو اسے مت کر۔“

۵۰۵۸: وَعَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّوَدُّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْأُخْرَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۵۸: مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، جبکہ اعمش نے فرمایا: میں تو اس (حدیث) کو نبی ﷺ ہی سے جانتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمل آخرت کے علاوہ ہر چیز میں عجلت سے کام نہ لینا بہتر ہے۔“

۵۰۵۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتَّوَدُّةُ وَالإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۵۹: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اچھی سیرت، تحمل و وقار اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔“

۵۰۶۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْهُدَى الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالإِقْتِصَادَ جُزْءًا مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اچھا طریق اور اچھی سیرت نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔“

۵۰۶۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ نَمَّ التُّفْتِ، فَهِيَ أَمَانَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۶۱: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھے (کہ کہیں کوئی اور تو نہیں سن رہا) تو وہ امانت ہے۔“

۵۰۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا.

❁ **إسناده ضعيف جدا منكر**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/۱۷۸ ح ۳۶۰) ☆ فيه ابان بن ابي عياش متروك متهم - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۸۱۰) ☆ الأعمش مدلس و عنعن - ❁ **حسن**، رواه الترمذی (۲۰۱۰) وقال: **حسن غریب**۔ ❁ **حسن**، رواه أبو داود (۴۷۷۶) وله شاهد عند الترمذی (۲۰۱۰) وانظر الحديث السابق (۵۰۵۹)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۱۹۵۹) وقال: **حسن** (و أبو داود (۴۸۶۸)۔

فَقَالَ: ((فَإِذَا آتَانَا سَبِي فَاتِنَا)) فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ، فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِخْتَرُ مِنْهُمَا)).
فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ
مَعْرُوفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابو الہیثم بن التیہان سے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔“ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو پھر تم ہمارے پاس آنا۔“ نبی ﷺ کے پاس دو غلام لائے گئے تو ابو الہیثم بھی آپ کے پاس آ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آپ ہی پسند فرمادیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ امین ہوتا ہے، اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔“

۵۰۶۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٌ، أَوْ فُرُجٍ حَرَامٌ، أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقِّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ)) فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَضْلِ الْأَوَّلِ.

۵۰۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین مجالس، (جہاں) ناحق قتل کرنے یا زنا کرنے یا ناحق مال حاصل کرنے کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں، کے علاوہ مجالس (کی باتیں) امانت ہوتی ہیں۔“ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ: ”بے شک بڑی امانت“ باب المباشرة کی فصل اول میں ذکر ہو چکی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۰۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْبُرْ، فَادْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْبَلْ، فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ، وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ، بَلْ أَخَذْتُ، وَبِكَ أُعْطِي، وَبِكَ أُعْرَفُ، وَبِكَ أُعْتَابُ، وَبِكَ التَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ)).
وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ. ❁

۵۰۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: اذبُرْ، فادبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْبَلْ، فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ، وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ، بَلْ أَخَذْتُ، وَبِكَ أُعْطِي، وَبِكَ أُعْرَفُ، وَبِكَ أُعْتَابُ، وَبِكَ التَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ)).“

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۳۶۹) وقال: حسن صحیح غریب) ☆ عبد الملك بن عمير مدلس وعنن وحديث الترمذی (۲۸۲۲) حسن بالشواهد۔ ❁ !سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۸۶۹) ☆ ابن أخي جابر: مجهول، لم أجد من وثقه۔ ۵ حدیث أبي سعید تقدم (۳۱۹۰)۔ ❁ !سندہ موضوع، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۴۶۳۰)، نسخة محققة: (۴۳۱۳) ☆ الفضل بن عيسى الرقاشي: منكر الحديث وحفص بن عمر يروي الموضوعات۔

تو وہ بیٹھ گئی، پھر اسے فرمایا: میں نے اپنی پوری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ بہتر و افضل اور سب سے اچھا بنایا ہے، میں تیری وجہ سے مواخذہ کروں گا، تیری وجہ سے عنایت کروں گا اور تیری وجہ سے میں پہچانا جاتا ہوں، میں تیری وجہ سے سزا دوں گا جزا اور ثواب کا انحصار بھی تجھ پر ہے۔“ اس کے متعلق بعض علما نے کلام کیا ہے۔

۵۰۶۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالْعُمْرَةِ)) حَتَّى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا ((وَمَا يُجْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهِ)). ❁

۵۰۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ایک شخص نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج اور عمرہ کرنے والوں میں ہوگا۔“ یہاں تک کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا۔“ لیکن اس شخص کو ثواب اس کی عقل کے تناسب سے دیا جائے۔“

۵۰۶۶: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)). ❁

۵۰۶۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”ابو ذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور مشتبہات سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور نہ ہی حسن خلق جیسا کوئی حسب و شرف ہے۔“

۵۰۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْإِقْتِصَادُ فِي النِّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ، وَالتَّوَدُّ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْآحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۰۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خرج کرنے میں میاں نہ روی نصف معیشت ہے، (اچھے) لوگوں سے دوستی اور محبت نصف عقل ہے، اور حسن سوال نصف علم ہے۔“ امام بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

❁ **إسناده ضعيف جدا** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٣٧ ، نسخة محققة: ٤٣١٦) ☆ منصور بن سقير أو سقير: ضعيف وقال ابن معين في حديثه: هذا حديث باطل - ❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٤٦ ، نسخة محققة: ٤٣٢٥ ، ٧٦٦٨) [وابن ماجه ٤٢١٨ بسند آخر وسنده ضعيف] ☆ إبراهيم بن يحيى الغساني: ضعيف مجروح ❁ **إسناده ضعيف منكر** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٨ ، نسخة محققة: ٦١٤٨) ☆ فيه مخيس بن تميم وحفص بن عمر: مجهولان (انظر الجرح والتعديل ٤٤٢/٨ وغيره) وقال أبو حاتم: ”هذا حديث باطل“. (علل الحديث ٢/٢٨٤ - ٢٣٥٤).

بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیا اور حسن خلق کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۶۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ لِعَائِشَةَ: ((عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ، وَالْفُحْشَ، إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)). ❁

۵۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور وہ جس قدر نرمی پر عطا کرتا ہے، وہ سختی پر عطا نہیں کرتا نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔“

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے اجتناب کرو، بے شک جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو وہ اس (چیز) کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے نکال لیا جاتا ہے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔“

۵۰۶۹: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۶۹: جریر بن عبد اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نرمی سے محروم شخص (ہر قسم کی) خیر و بھلائی سے محروم ہے۔“

۵۰۷۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا (کہ اتنے شرمیلے نہ بنو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

۵۰۷۱: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواه مسلم (۷۷-۷۹/۲۵۹۳) والبخاري (الرواية الثانية: ۶۰۳۰).

❁ رواه مسلم (۷۴/۲۵۹۲).

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۴) و مسلم (۵۹/۳۶).

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۱۱۷) و مسلم (۶۱، ۶۰/۳۷).

۵۰۷۱: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیا خیر ہی لاتا ہے۔“ ایک روایت میں ہے: ”حیا تو سراپا خیر ہے۔“

۵۰۷۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۰۷۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں نے سابقہ انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم کے کلام سے جو پایا ہے اس میں یہ (مقولہ) بھی ہے کہ جب تو حیا نہیں کرتا تو پھر جو چاہے سو کر۔“

۵۰۷۳: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبِرِّ، وَالْإِيمَانِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِيمَانُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۰۷۳: نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیکی، اچھا اخلاق ہے، جبکہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے مطلع ہو جائیں۔“

۵۰۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۰۷۴: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔“

۵۰۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۰۷۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔“

الفصل الثاني

فصل نانی

۵۰۷۶: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۰۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے اس کا حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے اپنے حصے سے محروم کر دیا گیا تو وہ دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“

❁ رواہ البخاري (٦١٢٠) - ❁ رواہ مسلم (٢٥٥٣/١٤) - ❁ رواہ البخاري (٣٧٥٩)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (٣٥٥٩) و مسلم (٢٣٢١/٦٨) - ❁ حسن، رواہ البغوي في شرح السنة

(١٣/٧٤ ح ٣٤٩١) [و أحمد (١٥٩/٦) و الترمذي (٢٠١٣) وقال: و هذا حديث حسن صحيح]۔

۵۰۷۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۰۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان (والے) جنت میں ہوں گے، جبکہ جفائے گوئی برائی ہے اور برائی (والے) جہنم میں جائیں گے۔“

۵۰۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ: ((الْحُلُقُ الْحَسَنُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۰۷۸: مزینہ قبیلے کے آدمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! انسان کو جو عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حسن خلق۔“

۵۰۷۹: وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ. ❁

۵۰۷۹: اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے مروی ہے۔

۵۰۸۰: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ)) قَالَ: وَالْجَوَّاطُ: الْعَلِيظُ الْقَطُّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، وَلَقَطُّهُ: قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ الْجَعْظَرِيُّ)) يُقَالُ: الْجَعْظَرِيُّ: الْقَطُّ الْعَلِيظُ. وَفِي نَسْخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ وَهَبٍ وَلَقَطُّهُ قَالَ: وَالْجَوَّاطُ: الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِيُّ: الْعَلِيظُ الْقَطُّ. ❁

۵۰۸۰: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بداخلاق اور سخت دل انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان۔

اور جامع الاصول والے نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور اس میں حارثہ سے مروی ہے، اور اسی طرح انہی سے شرح السنہ میں بھی مروی ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: ”جواظ و جعظری“ جنت میں نہیں جائے گا۔“ جعظری کا یہ معنی کیا جاتا ہے: ”سخت خور اور سخت گو“ اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ بن وہب نے مروی ہے، اور اس کے الفاظ ہیں: ”جواظ“ کا معنی ہے: مال جمع کرنے والاخیل، اور ”جعظری“ کا معنی ہے: ”سخت خور اور سخت گو“

۵۰۸۱: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوَضَّعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/۵۰۱ ح ۱۰۵۱۹) و الترمذي (۲۰۰۹) وقال: حسن صحيح).

❁ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۹۹۲)، نسخة محققة (۷۶۲۵) ☆ وللحديث شواهد عند ابن ماجه (۳۴۳۶) و أبي داود (۳۸۵۵) و الترمذي (۲۰۳۸) وغيرهم. ❁ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۱۳۸)، ۱۳۹ ح ۳۲۲۶ وقال: حديث حسن [وابن ماجه (۳۴۳۶) و أصله عند أبي داود (۳۸۵۵)].

❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۴۸۰۱) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۱۷۳) و البغوي في شرح السنة (۱۳/۱۷۰) ح ۳۵۹۳ بدون سند) وذكره في مصابيح السنة (۳/۳۹۷ ح ۳۹۵۳).

خُلِقَ حَسَنًا، وَإِنَّ اللَّهَ يُغْضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلَ الْأَوَّلَ. ❁

۵۰۸۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت مومن کی میزان میں حسن خلق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں رکھی جائے گی، اور اللہ یقیناً بد زبان اور بے ہودہ باتیں کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ابوداؤد نے پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گزار شخص کا درجہ پالیتا ہے۔“

۵۰۸۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاتَّبِعِ السَّبِيَّةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالَقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۰۸۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ اس (برائی) کو مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“

۵۰۸۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لَيْنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۰۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ وہ ہر آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے، قریب رہنے والے، نرم خو پر حرام ہے۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۸۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ غَرُّ كَرِيمٍ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْثِيمٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۵۰۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکہ باز، بخیل ہوتا ہے۔“

۵۰۸۶: وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَيْفِ إِنْ قِيدَ أَنْقَادًا،

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۲۰۰۲) و أبو داود (۴۷۹۹) - ❁ حسن، رواه أبو داود (۴۷۹۸).

❁ حسن، رواه أحمد (۱۵۳/۵ ح ۲۱۶۸۱) و الترمذي (۱۹۸۷) وقال: حسن صحيح) و الدارمي (۲/ ۳۲۳ ح ۲۷۹۴) - ❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۱/ ۴۱۵ ح ۳۹۳۸) و الترمذي (۲۴۸۸) -

❁ سندہ ضعیف، رواه أحمد (۲/ ۳۹۴ ح ۹۱۰۷) و الترمذي (۱۹۶۴) وقال: غریب) و أبو داود (۴۷۹۰) ☆ رجل مجهول ويحيى بن أبي كثير مدلس وعن بشر بن رافع ضعيف -

وَأَنَّ أُبَيْخَ عَلِيَّ صُخْرَةَ اسْتَنَّاخَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا ❁

۵۰۸۶: کھول بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں جیسے مہاردار اونٹ، جب اسے چلایا جاتا ہے تو چل پڑتا ہے اور اگر اسے چٹان پر بٹھایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔“ امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۰۸۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰی اِذَا هُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰی اِذَا هُمْ)) ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس سے افضل ہے جو ان کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور نہ ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے۔“

۵۰۸۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰی اَنْ يَنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰی رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَخْرِبَهُ فِى اَيِّ الْحُورِ شَاءَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۰۸۸: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس (غصے) کو نکال سکتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے اپنی پسند کی حورا اختیار کرنے کا اختیار دے گا۔“ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۸۹: وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ عَنِ سُوَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَاَيْمَانًا)). وَذَكَرَ حَدِيثُ سُوَيْدٍ: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ)) فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ. ❁

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ، سويد بن وهب نے نبی ﷺ کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کیا، اس نے اپنے والد سے، فرمایا: ”اللہ اس کے دل کو امن و ایمان کے ساتھ بھر دے گا۔“ اور سويد سے مروی حدیث: ”جس نے خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا۔“ کتاب اللباس میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۰۹۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ))

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [وابن المبارك في الزهد (۳۸۷) و السند مرسل و له شاهد ضعيف جدًا عند العقيلي في الضعفاء (۲/ ۲۷۹) في عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد: ضعيف جدًا مجروح ، و لبعضه شاهد عند ابن ماجه (۴۳) بلفظ: «فإن المؤمن كالجمال الأنف حيثما قيد انقاد» و سنده صحيح)۔

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۲۵۰۷) و ابن ماجه (۴۰۳۲)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۰۲۱) و أبو داود (۴۷۷۷)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۷۷۸) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و شيخه سويد بن وهب مجهول و فيه علة أخرى۔ ۵۔ حدیث ”من ترك لبس ثوب جمال“ تقدم (۴۳۴۸)۔

رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❊

۵۰۹۰: زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک ہر دین کی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں اور اسلام کی امتیازی خصوصیت حیا ہے۔“ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۰۹۱-۵۰۹۲: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنِ أَنَسِ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. ❊

۵۰۹۱-۵۰۹۲: ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۵۰۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَاءُ جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ)). ❊

۵۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، جب ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“

۵۰۹۴: وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ. ❊

۵۰۹۳: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جب ان میں سے ایک کو سلب کر لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔“

۵۰۹۵: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِينٌ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْعُرْزِ أَنْ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ. ❊

۵۰۹۵: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت کرتے ہوئے مجھے فرمایا: ”معاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔“

۵۰۹۶: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ)). رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ. ❊

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه مالك في الموطأ (۲/۹۰۵ ح ۱۷۴۳) ☆ السند مرسل۔

❊ **ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۴۱۸۲) و البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۱۶) ☆ صالح بن حسان متروك وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (۴۱۸۱) وغيره۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۲۷)،

نسخة محققة: (۷۳۳۱) وفيه قال جرير بن حازم: ”أنا يعلى بن حكيم، أظنه عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس“ الخ فالراوي شك في السند۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا مَوْضُوعٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۲۶)، نسخة

محققة: (۷۳۳۰) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي كذاب وعلل أخرى۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه مالك في الموطأ (۲/۹۰۲ ح ۱۷۳۵ بدون سند) ☆ السند معضل، الإمام مالك ولد بعد وفاة سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه۔

❊ **سِنْدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه مالك في الموطأ (۲/۹۰۴ ح ۱۷۴۲ بدون سند) [وله شواهد ضعيفة عند أحمد (۲/۳۸۱) والبخاري في الأدب المفرد (۲۷۳) وغيرهما وانظر الحديث الآتي: (۵۷۷۰)۔]

۵۰۹۶: امام مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔“

۵۰۹۷: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ . ❁

۵۰۹۷: امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۹۸: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرَّةِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ

الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي، وَخَلَقَنِي، وَزَانَ مِنِّي مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِي)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا. ❁

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف

اللہ کے لیے ہے جس نے میری صورت و سیرت کو بہتر بنایا اور میرے علاوہ کسی میں جو عیب تھا مجھے اس سے محفوظ کر کے مزین بنایا۔“

بیہقی نے شعب الایمان، مرسل روایت ہے۔

۵۰۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَاحْسِنِ خَلْقِي)).

رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تو نے مجھے اچھی طرح تخلیق فرمایا، پس

میرے اخلاق بھی سنوار دے۔“

۵۱۰۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى! قَالَ:

((خِيَارِكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۱۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم میں سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ

بتاؤں؟“ انہوں نے عرض کیا، ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی تم میں سے عریں

دراز ہوں اور وہ تم میں سے بہترین اخلاق کے حامل ہوں۔“

۵۱۰۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۱۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے

بہتر اخلاق والے ہیں۔“

❁ سندہ ضعیف ، رواه أحمد (۲/۳۸۱ ح ۸۹۳۹) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد

ضعيفة - ❁ !سندہ ضعیف ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۴۵۹ ، نسخة محققة: ۴۱۴۵) ☆ قال ابن أبي

فديك : بلغني عن جعفر بن محمد إلخ فالسند منقطع ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة -

❁ !سندہ صحیح ، رواه أحمد (۶/۶۸ ح ۲۴۸۹۶) [و صححه ابن حبان (الموارد: ۲۴۲۳ ، الإحسان: ۹۵۹) بسند

آخر نحوه] - ❁ حسن ، رواه أحمد (۲/۴۰۳ ح ۹۲۲۴) [وابن حبان (الإحسان: ۲۹۸۱/۲۹۷۰ ، وابن إسحاق

صرح بالسماع عنده] - ❁ !سندہ حسن ، رواه أبو داود (۴۶۸۲) و الدارمي (۲/۳۲۳ ح ۲۷۹۵) -

۵۱۰۲: وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ، وَالنَّبِيَّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ، وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَانَ يَشْتَمِينِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ: ((كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! أَنْتَ كَلَّهِنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُعْضِي عَنْهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا قِلَّةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۱۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی، جبکہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے، آپ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے، جب اس نے زیادہ بد تمیزی کی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی بات کا جواب دیا اس پر نبی ﷺ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مجھے گالیاں دیے جا رہا تھا جبکہ آپ تشریف فرما تھے، جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا، اور جب تم نے اسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا۔“ پھر فرمایا: ”ابو بکر! تین چیزیں مکمل طور پر حق ہیں، جس شخص کی حق تلفی کی جائے اور وہ اللہ عز و جل کی خاطر اس سے چشم پوشی کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے قوت و نصرت عطا فرماتا ہے، جو شخص صلہ رحمی کی خاطر عطیہ دیتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اسے زیادہ عطا فرماتا ہے اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ مزید قلت فرمادیتا ہے۔“

۵۱۰۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُرِيدُ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جس گھر والوں کے ساتھ نرمی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ انہیں نفع پہنچاتا ہے، اور جس گھر والوں کو اس سے محروم کر دیتا ہے تو وہ انہیں اس کی وجہ سے نقصان پہنچاتا ہے۔“

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۴۳۶/۲ ح ۹۶۲۲) [و أبو داود (۴۸۹۷ مختصرًا)]۔

❁ **صحیح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۵۵۷)، نسخة ثانية: ۶۱۳۷ وسنده ضعيف) ❁ وله شاهد في معرفة الصحابة لأبي نعيم (۱۸۷۷/۴ ح ۴۷۲۲) بسند صحيح عن عبيد الله بن معمر رضي الله عنه واختلف في صحابته ورجح الحافظ ابن حجر والذهبي بأنه صحابي (انظر تجريد أسماء الصحابة للذهبي ۱/۳۶۴ والإصابة)۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غصے اور تکبر کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۱۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «أَوْصِنِي قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۱۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے درخواست کی، مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“ اس نے کئی بار یہی درخواست کی، آپ ﷺ نے (ہر بار یہی) فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“

۵۱۰۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کو پچھاڑنے والا شخص زیادہ طاقتور نہیں، طاقتور شخص تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

۵۱۰۶: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُنَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((كُلُّ جَوَاطِ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ)). ❁

۵۱۰۶: حارث بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف شخص کہ لوگ اسے ضعیف و ناتواں سمجھیں اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو وہ اسے پورا فرمادے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”ہر بخیل، کمینہ اور متکبر شخص۔“

۵۱۰۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ

❁ رواه البخاري (٦٠١٦)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٤) و مسلم (١٠٧ / ٢٦٠٩)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٨) و مسلم (٤٧، ٤٦ / ٢٨٥٣)۔

خَرَدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرَدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۵۱۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“

۵۱۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنًا. قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. الْكِبْرُ بَطْرٌ الْحَقِّ وَعَمَطُ النَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“ ایک آدمی نے عرض کیا، آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ صاحب جمال ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر سے مراد، حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔“

۵۱۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلَا تَلْبَسُوا لَبَاسَ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزِرْ كِبَرُهُمْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخُ زَانَ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۵۱۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمیں آدمی ایسے ہیں، جن سے اللہ روز قیامت کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔“ ایک روایت میں ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔“

۵۱۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِّنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((قَلَدْتُهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۵۱۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو پھینچے گا میں اسے آگ میں داخل کروں گا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔“

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۱۱۱: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَكْتَبَ

❁ رواہ مسلم (۹۱/۱۴۸)۔

❁ رواہ مسلم (۹۱/۱۴۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۰۷/۱۷۲)۔

❁ رواہ مسلم (۲۶۲۰/۱۳۶)۔

فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سرکشوں ظالموں کے زمرے میں لکھا جاتا ہے، چنانچہ جس (عذاب) میں وہ مبتلا ہوئے یہ بھی اسی میں مبتلا ہوگا۔“

۵۱۱۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُحْسِرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى: بَوْلَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تکبر کرنے والوں کو روز قیامت آدمیوں کی صورت میں چیونٹیوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا آگوں کی آگ (سب سے بڑی آگ) انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی طینت الخبال نامی پیپ پلائی جائے گی۔“

۵۱۱۳: وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۱۱۳: عطیہ بن عروہ سعدی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ شیطان کی طرف سے ہے، جبکہ شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔“

۵۱۱۴: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنَّ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَلَا فَلْيُضْطَجِعْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۱۴: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔“

۵۱۱۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهِيَ وَلَهَى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى، وَنَسِيَ الْمَبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِاللِّدِينِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعُ يَفُودُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هُوَى يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُدْلُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲۰۰۰) وَقَالَ: (حَسَنٌ غَرِيبٌ) ☆ فِيهِ عَمْرُ بْنُ رَاشِدٍ: ضَعِيفٌ -

❁ **حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲۴۹۲) وَقَالَ: (حَسَنٌ) -

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۷۸۴) - ❁ **صَحِيحٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱۵۲/۵ ح ۲۱۶۷۵) وَالتِّرْمِذِيُّ (لَمْ

أَجِدْهُ) [وَأَبُو دَاوُدَ (۴۷۸۲) وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَانَ (الْمَوَارِدُ: ۱۹۷۳)].

بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۱۱۵: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”برائے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور اس بڑی بلند ذات (اللہ تعالیٰ) کو بھول گیا، برائے وہ بندہ جس نے ظلم و زیادتی کی اور وہ غالب و اعلیٰ ذات کو بھول گیا، برائے وہ بندہ جو بھول گیا، کھیل کود میں مشغول رہا اور وہ قبروں اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول گیا، برائے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور وہ (اپنے) آغاز و انجام کو بھول گیا، برائے وہ بندہ جو دین کے بدلے دنیا طلب کرتا ہے، برائے وہ بندہ جو شبہات کے ذریعے دین کو خراب کرتا ہے، بدترین وہ بندہ ہے جسے طمع و حرص کھینچ لے جاتی ہے، برائے وہ بندہ کہ خواہش اسے گمراہ کر دیتی ہے، برائے وہ بندہ جسے دنیا کی رغبت ذلیل کر دیتی ہے۔“ ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، دونوں نے فرمایا: اس کی سند قوی نہیں، اور امام ترمذی نے یہ بھی فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۱۱۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ يَكْظُمُهَا ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۱۱۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر غصے کا گھونٹ پی جاتا ہے وہ گھونٹ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔“

۵۱۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ قَرِيبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. ❁

۵۱۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: غصے کے وقت صبر کرنا، غلطی سرزد ہو جانے پر درگزر کرنا، جب وہ ایسے کریں گے تو اللہ انہیں بچائے گا اور ان کے دشمن سرنگوں ہو جائیں گے گویا وہ قریبی جگری دوست ہے۔“ امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

۵۱۱۸: وَعَنْ بَهْزَبِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الْغَضَبَ لِيُفْسِدُ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۴۴۸) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۱۸۱) ☆ فيہ زيد الخثعمي: مجهول وهاشم بن سعيد الكوفي: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۲۸/۲ ح ۶۱۱۴) ☆ علي بن عاصم: ضعيف على الراجح و الحسن البصري عن عن ابن عمر رضي الله عنه إن صح السند إليه -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البخاري في التفسير (باب ۴ قبل ح ۴۸۱۶ تعليقا بدون سند) | و أسنده البيهقي (۴۵/۷) و ابن حجر في تعلق التعلق (۴/۳۰۳) و سنده ضعيف، علي بن أبي طلحة لم يدرک ابن عباس، ولا ينفعه أن يروى عن ثقات أصحابه رضي الله عنه لأنه لم يصرح بأنه سمع جميع رواياته عن ابن عباس من فلان و فلان: الثقات۔

الإِيمَانُ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ)). ❊

۵۱۱۸: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلو اشد کو خراب کر دیتا ہے۔“

۵۱۱۹: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ، وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ، فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَّهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ)). ❊

۵۱۱۹: عمر رضي الله عنه سے روایت ہے، انہوں نے منبر پر فرمایا: لوگو! تواضع اختیار کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے رفعت عطا کرتا ہے، وہ خود کو اپنی نظروں میں تو چھوٹا خیال کرتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوتا ہے، اور جو شخص تکبر کرتا ہے، اللہ اسے پستی کا شکار کر دیتا ہے، وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو بڑا تصور کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ ان کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔“

۵۱۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَّرَ غَفْرًا)). ❊

۵۱۲۰: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ بن عمران رضي الله عنه نے عرض کیا: رب جی! تیرے بندوں میں سے کون سا شخص تیرے نزدیک زیادہ معزز ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو قدرت ہونے کے باوجود معاف کر دے۔“

۵۱۲۱: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّتْ غَضَبَهُ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اعْتَدَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عُدْرَةً)). ❊

۵۱۲۱: انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، اللہ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتا ہے، جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے، روز قیامت اللہ اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور جو شخص اللہ کے حضور معذرت کرتا ہے، اللہ اس کی معذرت قبول فرما لیتا ہے۔“

۵۱۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَإِنَّمَا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ

❊ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۲۹۴) ، نسخة محققة: (۷۹۴۱) | والطبراني في الكبير (۱۹/ ۴۱۷ ح ۱۰۰۷) ☆ فيه مخيس بن تميم : مجهول (تقدم: ۵۰۶۷) - ❊ **إسناده موضوع** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۱۴۰) ، نسخة محققة: (۷۷۹۰) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي و سعيد بن سلام العطار كذابان وعلل أخرى - ❊ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۳۲۷) ، نسخة محققة: (۷۹۷۴) ☆ فيه أبو العباس الحسن بن سعيد بن جعفر بن الفضل بن شاذان ضعيف -

❊ **إسناده ضعيف جدا** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۳۱۱) ، نسخة محققة: (۷۹۵۸) | و أبو يعلى (۷/ ۳۰۲ ح ۴۳۳۸) ☆ الربيع بن سليم الخلقاني ضعيف و أبو عمرو مولى أنس بن مالك : مجهول و للحديث شواهد ضعيفة -

فَهَوَّى مُتَّبِعٌ، وَشُحُّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ هُنَّ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۱۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں باعث نجات ہیں اور تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں باعث نجات چیزیں یہ ہیں: ظاہر و باطن میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا، رضا و ناراضی میں حق بات کرنا، اور تو نگری و محتاجی میں میانہ روی اختیار کرنا، اور باعث ہلاکت چیزیں یہ ہیں: ایسی خواہش جس کی اتباع کی جائے، ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے، اور انسان کی خود پسندی، اور یہ ان سب سے زیادہ مہلک ہے۔“ امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

الظُّلْمُ

ظلم کا بیان

الفصلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

- ۵۱۲۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم روز قیامت کئی اندھیروں کا باعث ہوگا۔“
- ۵۱۲۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۱۲۳: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن وہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے جب وہ ہستی کے ظالموں کو پکڑتا ہے۔“
- ۵۱۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا مَرَّ بِالْحَجْرِ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَالِكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَاَزَ الْوَادِيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۱۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”تم ان مساکن میں، جہاں کے باشندوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، روتے ہوئے داخل ہونا کیونکہ جس عذاب میں وہ مبتلا ہوئے کہیں تم بھی اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور رفتار تیز کر دی حتیٰ کہ وہ وادی سے گزر گئے۔
- ۵۱۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحَمِلَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *
 ۵۱۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص پر اپنے (مسلمان) بھائی کا، اس کی عزت سے

* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۴۷) و مسلم (۲۵۷۹/۵۷)۔

* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۶۸۶) و مسلم (۲۵۸۳/۶۱)۔

* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۴۱۹) و مسلم (۲۹۸۰/۳۹)۔

* رواہ البخاری (۲۴۴۹)۔

متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو وہ (دنیا میں)، اس سے معافی تلافی کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جب اس کے پاس درہم و دینار نہیں ہوں گے، اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو وہ اس سے اس کے ظلم کے بقدر لے لیے جائیں گے، اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو حق دار کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے۔“

۵۱۲۷: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، جس شخص کے پاس درہم ہوں نہ مال و متاع، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا، اور وہ بھی آجائے گا جسے اس نے گالی دی ہوگی، جس کسی پر بہتان لگایا ہوگا، جس کسی کا مال کھایا ہوگا، جس کسی کا خون بہایا ہوگا اور جس کسی کو مارا پٹیا ہوگا، اس (مظلوم) کو اس کی نیکیوں میں سے نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان (حق داروں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

۵۱۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَتَوُذَّنَّ الْحُقُوقُ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنََاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ)) فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ.

۵۱۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم روز قیامت حق داروں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتیٰ کہ سینگوں والی بکری سے سینگوں کے بغیر بکری کو بدلہ دلایا جائے گا۔“
اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”ظلم سے بچو۔“ باب الانفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفِضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۱۲۹: عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكُونُوا أُمَّعَةً، تَقُولُونَ: إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تَحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

❁ رواہ مسلم (۵۹ / ۲۵۸۱)۔

❁ رواہ مسلم (۶۰ / ۲۵۸۲) ۵ حدیث جابر تقدم (۱۸۶۵)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۲۰۰۷) وقال: حسن غریب۔

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امعہ نہ بنو، (وہ اس طرح کہ) تم کہو: اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے، اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ سے عزم کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم بھی اچھا سلوک کرو گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہیں کرو گے۔“

۵۱۳۰: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ أَكْتُبِيَ إِلَيَّ كِتَابًا تُوَصِّينِي فِيهِ، وَلَا تَكْثِرِي فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ التَّمَسَّ رِضَى اللَّهِ بَسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ التَّمَسَّ رِضَى النَّاسِ بَسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ! رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام خط لکھا کہ آپ اختصار کے ساتھ مجھے وصیت لکھیں، چنانچہ انہوں نے لکھا: سلام علیک! اما بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص لوگوں کی ناراضی کے بدلے میں اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے شر سے کافی ہو جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی ناراضی کے بدلے میں لوگوں کی خوشی تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔“ والسلام علیک!

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۱۳۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَمْ يَظْلَمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ ذَلِكَ؛ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ، أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: «يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ»)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔“ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے یہ مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: ”بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”ایسے نہیں جو تم گمان کرتے ہو، یہ تو وہ ہے جیسے لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا۔“

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۱۴) ☆ رجل من أهل المدينة مجهول وروى ابن حبان (الإحسان: ۲۷۷) عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال: ((من أرضى الناس بسخط الله كفاه الله و من أسخط الله برضا الناس وكله الله إلى الناس)). وسنده صحيح ورواه أحمد في الزهد (ص ۱۶۴ ح ۹۰۸) عن عائشة موقوفاً وسنده صحيح وحديث ابن حبان وأحمد يغني عن حديث الترمذي -

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۴۷۷۶) و مسلم (۱۲۴/۱۹۷).

۵۱۳۲: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَرَّ النَّاسَ مِنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ اخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رحمہ اللہ.

۵۱۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت مقام و مرتبے کے لحاظ سے وہ شخص بدترین ہوگا جس نے کسی کی دنیا (بنانے) کی خاطر اپنی آخرت ضائع کر لی۔“

۵۱۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الَّذَوَائِبُ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ﴾، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللَّهُ: ظَلَمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَفْتَضَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِ ظَلَمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ، فَذَاكَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ)). رحمہ اللہ.

۵۱۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اعمال نامے تین قسم کے ہیں، ایک وہ اعمال نامہ جسے اللہ معاف نہیں فرمائے گا، وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”بے شک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔“ ایک وہ اعمال نامہ ہے جسے اللہ نہیں چھوڑے گا، وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں، اور ایک وہ اعمال نامہ ہے جس کی اللہ پرواہ نہیں کرے گا، وہ ہے بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا، یہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اس سے درگزر فرمائے۔“

۵۱۳۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهُ حَقَّهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ)). رحمہ اللہ.

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مظلوم کی بددعا سے بچو، وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے اور بے شک اللہ حق دار سے اس کا حق نہیں روکتا۔“

۵۱۳۵: وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقْوِيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ)). رحمہ اللہ.

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۳۹۶۶) | وحسنه البوصيري المتأخري [۱] ☆ فيه عبد الحكيم السدوسي لم يوثقه غير ابن حبان من المتقدمين وروى عنه جماعة - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۴۷۳)، نسخة محققة: (۷۰۶۹-۷۰۷۰) | وأحمد (۶/۲۴۰ ح ۲۶۵۵۹) ☆ صححه الحاكم (۴/۵۷۵) فتعقبه الذهبي، قال: ”صدقة (بن موسى) ضعفه وابن بابنوس فيه جهالة“ و صححه الحاكم مرة أخرى حديثه الآخر (۲/۳۹۲) ووافقه الذهبي، قلت: صدقة بن موسى ضعفه الجمهور فهو ضعيف - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۴۶۴)، نسخة محققة: (۷۰۶۱) ☆ فيه صالح بن حسان (كمافي النسخة المحققة): وهو متروك جدًا -

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۶۷۵)، نسخة محققة: (۷۲۶۹) | والطبراني في الكبير (۶۱۹) | ☆ قال الهيثمي: ”وفيه عياش بن مؤنس ولم أجد من ترجمه“ (مجمع الزوائد ۴/۲۰۵) قلت: وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال و أبو الحسن نمران بن مخمر: مجهول الحال -

- ۵۱۳۵: اوس بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ظالم کے ساتھ چلتا ہے تاکہ وہ اس کو تقویت پہنچائے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، ایسا شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔“
- ۵۱۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: بَلَى وَاللَّهِ! حَتَّى الْجُبَارَى لَتَمُوتُ فِي وَكْرَهَا هَذَا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁
- ۵۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ظالم شخص اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! حتیٰ کہ سرخاب ظالم کے ظلم کی وجہ سے دہلی پتلی ہو کر اپنے آشیانے ہی میں مرجاتی ہے۔ امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۴۷۹، نسخة محققة: ۷۰۷۵) ☆ عمر بن جابر الحنفي: مقبول أي مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده وإسماعيل بن حكيم الخزازي لم أجد من وثقه وأما نعيم بن حماد فهو صدوق حسن الحديث ولم يصب من ضعفه۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی کا علم دینے کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۱۳۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۳۷: ابوسعید خدری رضي الله عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے، اگر وہ (اس کی بھی) استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (بدلنے کے لیے منصوبہ بندی کرے اور اس سے نفرت رکھے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

۵۱۳۸: وَعَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذُوهُ، فَأَخَذَ فَأَسَأَ، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَاتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأْذَيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكَوهُ أَهْلِكُوهُ وَأَهْلِكُوا أَنْفُسَهُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی حدود (قائم کرنے) میں سستی کرنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے شخص کی مثال اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے ایک کشتی (میں سوار ہونے) کے متعلق قرعہ اندازی کی تو ان میں سے بعض اس کی نچلی منزل پر اور بعض بالائی منزل پر بیٹھ گئے، جو نچلی منزل میں تھے وہ پانی لینے کے لیے بالائی منزل والوں کے اوپر سے گزرتے، جس سے اوپر والے تکلیف محسوس کرتے، لہذا نچلی منزل والوں نے کھاڑا پکڑا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوارخ کرنے لگے، چنانچہ اوپر والے ان کے پاس آئے اور پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ (ہمارے اوپر جانے سے) تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور پانی بھی ہماری مجبوری ہے، اگر اوپر والوں نے اس کے ہاتھ روک لیے تو وہ اسے بھی بچالیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچالیں گے، اور اگر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں گے تو وہ اسے بھی ہلاک کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر لیں گے۔“

۵۱۳۹: وَعَنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ،

فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابَهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرِحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيُّ فُلَانٍ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَأُكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں آگ میں نکل آئیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، جہنمی اس پر جمع ہو جائیں گے، اور اس سے دریافت کریں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کرنے کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہمیں برائی کرنے سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔“

الْفَصِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۱۴۰: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! التَّائِمُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوَنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۴۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے، پھر تم اس سے دعا میں کرو گے لیکن وہ قبول نہ ہوں گی۔“

۵۱۴۱: وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا عَمِلْتَ الْحَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَهْدَتِهَا فَكِرْ هَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب زمین پر گناہ کیا جائے اور وہاں موجود شخص اسے ناپسند کرے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود نہیں، اور جو شخص اس وقت وہاں موجود نہ ہو لیکن وہ اس پر راضی ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود ہو۔“

۵۱۴۲: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يَعْبُرُوهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ((إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ)). وَفِي أُخْرَى لَهُ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۲۶۷) ومسلم (۲۹۸۹/۵۱)۔

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۱۶۹) وقال: (حسن)۔ ❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۳۴۵)۔

بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَىٰ أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يَوْشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ)). وَفِي أُخْرَى لَهُ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ)). ❁

۵۱۳۲: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ”لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ”ایمان والو! تم (گناہوں کے متعلق) اپنا خیال رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو پھر گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“ ابن ماجہ، ترمذی، اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے: ”جب وہ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

اور ابو داؤد کی دوسری روایت میں ہے: ”جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں پھر وہ انہیں روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

ایک اور روایت میں ہے: ”جس قوم کی اقلیت گناہ میں مبتلا ہو جائے اور وہ اکثریت جو گناہ تو نہیں کرتی مگر کرنے والوں کو روکتی بھی نہیں (وہ بھی عذاب سے دوچار ہو جائے گی)۔“

۵۱۴۳: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، يَقْدِرُونَ عَلَىٰ أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۳۳: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کوئی شخص کسی قوم میں گناہ کرتا ہو اور وہ لوگ اسے روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو پھر اللہ ان کے مرنے سے پہلے انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

۵۱۴۴: وَعَنْ أَبِي تَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((بَلِ اتَّيَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتَ شَعًا مُطَاعًا، وَهُوَ يُتَّبَعُ، وَدُنْيَا مُؤْتَرَةً، وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي بَرَأِيَةٍ، وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسُكَ وَدَعُ أَمْرَ الْعَوَامِ، فَإِنَّ وَرَاءَ كُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيهِمْ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۳۴: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو، جب تم خود ہدایت پر ہو گے تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا

❁ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (۴۰۰۵) و الترمذی (۲۱۶۸) و أبو داود (۴۳۳۸)۔

❁ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۴۳۳۹) و ابن ماجه (۴۰۰۹) [و أحمد (۳۶۴/۴) و الطیالسی (۶۶۳) و صححه ابن حبان (۱۸۳۹-۱۸۰۴)] ❁ عبید اللہ بن جریر مجهول الحال لم یوثقه غیر ابن حبان و للحديث شواهد ضعيفة

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۰۵۸) و قال: حسن غریب) و ابن ماجه (۴۰۱۴) و عمرو بن حاربه و ثقہ الترمذی

و ابن حبان فحدیثه حسن۔]

سکیں گے۔“ کے بارے میں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: بن لو! اللہ کی قسم! میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلکہ تم نیکی کرنے کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، حتیٰ کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہش کی اتباع کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے و عقل پر خوش ہے، اور تم دیکھو کہ ایک ایسا امر جس سے بچنا مشکل ہے تو پھر تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دو، کیونکہ آگے ایام صبر آنے والے ہیں، جس شخص نے ان ایام میں صبر کیا گویا اس نے انگارہ پکڑا، ان ایام میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے عمل کرنے کے برابر اجر و ثواب ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان کے پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند جو تم میں سے ہیں۔“

۵۱۴۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، حَفِظَهُ، مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوءَةٌ خَصِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاطِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ)) وَذَكَرَ: ((أَنَّ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوْ آءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ عَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا، وَلَا عَدْرٌ أَكْبَرُ مِنْ عَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُعْرَزُ لَوْ آءُهُ عِنْدَ اسْتِئْثَانِهِ)). قَالَ: ((وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَنَّ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يَغْيِرَهُ)) فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدَّرْنَا هُنَا فَمَنْعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ بَيْنِي أَدَمَ خَلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيِي مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا، وَيَحْيِي كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيِي مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا، وَيَحْيِي كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا، وَيَحْيِي كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيِي مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا)) قَالَ: وَذَكَرَ الْعُضْبَ: ((فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْعُضْبِ سَرِيعَ الْفِيءِ فَاحْدَاهُمَا بِالْآخِرَى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْعُضْبِ بَطِيءَ الْفِيءِ فَاحْدَاهُمَا بِالْآخِرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْعُضْبِ سَرِيعَ الْفِيءِ، وَشَرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْعُضْبِ بَطِيءَ الْفِيءِ)) قَالَ: ((اتَّقُوا الْعُضْبَ؛ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاحِ أَوْ دَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ؟ فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ)) قَالَ: وَذَكَرَ الدِّينَ فَقَالَ: ((مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي الطَّلَبِ، فَاحْدَاهُمَا بِالْآخِرَى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ فِي الطَّلَبِ، فَاحْدَاهُمَا بِالْآخِرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدِّينُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ فِي الطَّلَبِ، وَشَرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدِّينُ أَسَاءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي الطَّلَبِ)). حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْجِبْطَانِ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۴۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو

آپ نے قیام قیامت تک پیش آنے والے تمام واقعات بیان فرمائے، کچھ لوگوں نے اسے یاد رکھا اور کچھ لوگوں نے اسے بھلا دیا، آپ کے خطاب میں یہ بھی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا شیریں و شاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ و جانشین بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سن لو! دنیا سے بچو، اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔“ اور آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: ”روز قیامت ہر عہد شکن کے لیے، دنیا میں اس کی عہد شکنی کے مطابق ایک جھنڈا ہوگا، اور امیر عامہ (صدر) کی عہد شکنی سے بڑھ کر کوئی عہد شکنی نہیں ہوگی، اس کا جھنڈا اس کی سرین پر نصب کیا جائے گا، اور لوگوں کا خوف تم میں سے کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اگر وہ کوئی برائی دیکھے، تو اسے روک دے لوگوں کا خوف اسے ایسا کرنے سے نہ روکے۔“ چنانچہ (یہ بیان کر کے) ابوسعید رضی اللہ عنہما نے لگے، اور فرمایا: یقیناً ہم نے اس کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے ہمیں اس کے متعلق بات کرنے سے روک دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! آدم علیہ السلام کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے کوئی تو مؤمن پیدا کیا گیا، وہ اسی حالت میں زندہ رہا اور اسی حالت پر فوت ہوا، اور ان میں کچھ کو کافر پیدا کیا گیا، وہ حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی فوت ہوئے، اور ان میں سے کچھ مؤمن پیدا ہوتے ہیں، حالت ایمان پر زندہ رہتے ہیں اور حالت کفر پر فوت ہوتے جاتے ہیں، اور ان میں سے کچھ حالت کفر پر پیدا ہوتے ہیں، اسی حالت پر زندہ رہتے ہیں اور حالت ایمان پر فوت ہوتے ہیں۔“ اور راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے غصے کا ذکر فرمایا: ”ان میں سے کچھ کو جلد غصہ آ جاتا ہے اور جلد ہی اتر جاتا ہے، ان میں سے ایک (خصلت) دوسری (خصلت) کا بدل ہے، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے یہ بھی ایک (خصلت) دوسری کا بدل ہے، اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جسے غصہ دیر سے آتا ہو اور جلد زائل ہوتا ہو، اور تم سے بدترین شخص وہ ہے جسے غصہ تو جلد آتا ہو جبکہ وہ زائل دیر سے ہوتا ہو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غصے سے بچو، کیونکہ وہ ابن آدم کے دل پر ایک انگارہ ہے، کیا تم اس کی رگوں کے پھولنے اور اس کی آنکھوں کی سرخی کی طرف نہیں دیکھتے، جو شخص ایسی کیفیت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے اور زمین کے ساتھ لگ جائے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے قرض کا ذکر کیا تو فرمایا: ”تم میں سے کوئی ادائیگی میں اچھا ہوتا ہے لیکن جب اس نے کسی سے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سختی کرتا ہے، یہ (خصلت) دوسری کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ادائیگی میں برے ہوتے ہیں جبکہ وصولی میں اچھے ہوتے ہیں تو یہ بھی دوسری (خصلت) کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے کہ جب اس پر قرض ہو تو وہ اچھی طرح ادا کرتا ہے، اور جب اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں اچھا ہوتا ہے، اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں برا ہو اور اگر اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سخت ہو۔“ حتیٰ کہ جب دھوپ کجور کے درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کی اطراف پر آگئی تو فرمایا: ”سن لو! دنیا بس اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جتنا آج کے دن کا یہ حصہ باقی رہ گیا ہے۔“

۵۱۴۶: وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّىٰ يَعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۵۱۴۶: ابو بختری، نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس وقت

تک گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد نہیں کئے جائیں گے جب تک وہ گناہوں کے جواز کے لیے جھوٹے عذر پیش نہیں کریں گے۔“
 ۵۱۴۷: وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ الْكِنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَعْذِبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ)) * رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں، ہمارے آ زاد کردہ غلام نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے میرے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ اپنے سامنے برائی ہوتی دیکھیں اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود اسے نہ روکیں، جب وہ اس طرح کے ہوجائیں تو پھر اللہ عام و خاص (زیادہ اور تھوڑوں سب کو) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

۵۱۴۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي، نَهَتْهُمْ عُلَمَاءُؤُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴿ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ: ((لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: ((كَلَّا وَاللَّهِ التَّامِرْنَ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَنْتَهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَيَّ يَدِي الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرَنَّهُ عَلَيَّ الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَفْضُرَنَّهُ عَلَيَّ الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لِيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لِيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)). *

۵۱۴۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علمائے انہیں منع کیا، وہ باز نہ آئے تو وہ (علماء) ان کے ہم نشین اور ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ بن گئے، اللہ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دیا اور داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کی زبان پر ان پر لعنت فرمائی، اور یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرتے تھے۔“ راوی بیان کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ”نہیں (تم بھی کامیاب نہیں ہو گے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حتیٰ کہ تم ان (گناہ گاروں، ظالموں) کو سختی سے منع کرو۔“ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ”ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو، تم ضرور برائی سے منع کرو اور تم ضرور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو تم ضرور اس حق کی طرف مائل کرو اور تم ضرور اس حق پر قائم رکھو ورنہ پھر اللہ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دے گا، پھر وہ تم پر بھی لعنت فرمائے گا جس طرح اس نے ان پر لعنت فرمائی۔“

۵۱۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي رَجُلًا تَقْرُضُ شِفَاهَهُمْ بِمَقَارِئِضِ

* حسن، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/٣٤٦ ح ٤١٥٥) ☆ فيه "مولى لنا" مجهول وله شاهد عند الطبراني ورجاله ثقات (مجمع الزوائد ٧/٢٦٨) و شاهد آخر عند الترمذي (٢١٦٨ حسن صحيح) و أبي داود (٤٣٣٨) و ابن ماجه (٤٠٥) تقدم (٥١٤٢) و صححه ابن حبان (الإحسان: ٣٠٤) - * إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٣٠٤٧) وقال: (حسن) و أبو داود (٤٣٣٧) ☆ أبو عبيدة لم يسمع من أبيه فالسند منقطع -

مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَا يَأْتِي جَبْرَيْلُ؟ قَالَ: هُوَ لَا يَخْطَبُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا مَرْوَنَ النَّاسَ بِالْبُرِّ وَيَنْسُونَ أَنْفُسَهُمْ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: ((خُطْبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَأُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ)). ❁

۵۱۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے معراج کی رات کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی کینچیوں سے کترے جارہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، یہ لوگوں کو تو نبی کا حکم کرتے تھے مگر خود کو بھول جاتے تھے۔“ شرح السنہ، بیہقی فی شعب الایمان اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ”آپ کی امت کے وہ خطیب حضرات ہیں جو یہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے، وہ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن عمل نہیں کرتے تھے۔“

۵۱۵۰: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انزَلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا، وَأَمْرًا أَنْ لَا يَحُونُوا، وَلَا يَذْخَرُوا الْعِدَّةَ، فَحَانُوا وَأَذْخَرُوا وَرَفَعُوا الْعِدَّةَ، فَمَسَحُوا قَرْدَةً وَخَنَازِيرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۵۰: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان سے روٹی اور گوشت پر مشتمل دسترخوان اتارا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خیانت نہ کریں اور نکل کے لیے ذخیرہ کریں، لیکن انہوں نے خیانت کی، ذخیرہ کیا اور کل کے لیے اٹھا رکھا، جس کی وجہ سے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا گیا۔“

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۱۵۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهُ تَصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَائِدٌ، لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ، فَذَلِكَ الَّذِي سَبَقْتُ لَهُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ، فَصَدَّقَ بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِيَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ، فَذَلِكَ يَنْجُو عَلَى ابْطَانِهِ كِلَيْهِ)). ❁

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری دور میں میری امت کو ان کے بادشاہوں کی طرف سے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ان سے صرف وہی شخص بچے گا جو اللہ کے دین کو پہچان کر اپنی زبان، اپنے ہاتھ

❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴/۳۵۳ ح ۴۱۵۹ وقال: حسن) و البيهقي في شعب الإيمان (۱۷۷۳) تقدم (۴۸۰۱) فراجع له للشواهد۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۰۶۱) وقال: غريب) ☆ سعيد بن أبي عروبة وقادة مدلسان عننا وللحديث شواهد ضعيفة۔

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۵۸۷، نسخة محققة بعد ۷۱۸۰) ☆ فيه سهل بن عمار: ضعيف كما يظهر من ترجمته في لسان الميزان (۳/۱۴۳-۱۴۴) و جابر بن زيد عن عمر: منقطع۔

اور اپنے دل کے ذریعے اس کے خلاف جہاد کرے گا، یہ وہ شخص ہے جسے پہلی سعادتیں حاصل ہوں گی، اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کی معرفت حاصل کی اور اس کی تصدیق بھی کی، اور وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا لیکن اس (کے بیان و تفصیل) پر خاموشی اختیار کی، اگر اس نے کسی کو اچھا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس کو پسند کیا، اور اگر کسی کو برا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس سے ناراض ہوا۔ یہ شخص اپنی مخفی پسند و ناپسند پر کامیاب ہو گیا۔“

۵۱۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْ أَقْلِبُ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا، بِأَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَانًا، لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) قَالَ: ((فَقَالَ: إِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطُّ)). ❁

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو۔ اس نے عرض کیا: رب جی! ان میں تو تیرا فلاں بندہ ہے جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر تیری نافرمانی نہیں کی۔“ نبی ﷺ نے بیان فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس (شہر) کو اس پر اور ان پر الٹ دے، کیونکہ اس کا چہرہ میری خاطر کبھی لمحہ بھر کے لیے بھی متغیر نہیں ہوا۔“

۵۱۵۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: مَا لَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيُلْقَى حُجَّتَهُ، يَقُولُ: يَا رَبِّ إِخْفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۱۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ عزوجل روز قیامت بندے سے سوال کرتے ہوئے فرمائے گا: تجھے کیا ہوا تھا کہ جب تو نے برائی دیکھی تو تو نے اسے کیوں نہیں روکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اس کی دلیل سکھادی جائے گی اور وہ عرض کرے گا: رب جی! میں لوگوں سے ڈر گیا اور تجھ سے امید رکھی۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

۵۱۵۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيفَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ: إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۱۵۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٩٥، نسخة محققة: ٧١٨٩) ☆ فيه عيب بن إسحاق العطار: ضعيف، وفيه علة أخرى - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٧٥، نسخة محققة: ٧١٦٨) ☆ سفیان الثوري مدلس و لم يصرح بالسماع، و أخاف الإنقطاع في السند -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/٣٩١ ح ١٩٧١٦) والبيهقي في شعب الإيمان (١١١٨٠، نسخة محققة: ١٠٦٦٦) ☆ فتادة والحسن مدلسان وعننا -

جان ہے! بے شک نیکی اور برائی دو (الگ الگ) مخلوق ہیں، روز قیامت انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، چنانچہ نیکی تو اپنے ساتھیوں (یعنی نیکوکاروں) کو خوشخبری دے گی اور ان سے خیر کا وعدہ کرے گی، جبکہ برائی کہے گی: دور رہو، دور رہو، لیکن وہ (برائی کرنے والے) اس سے جدا نہیں ہو سکیں گے۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الرقاق

دلوں کو نرم بنانے والی باتوں کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۵۱۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔“

۵۱۵۶: وَعَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۵۶: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بس ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے، پھر وہ دیکھے کہ وہ (انگلی پانی کی) کتنی مقدار کے ساتھ لوٹی ہے۔“

۵۱۵۷: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَ مَيْتَ قَالَ: ((أَيْكُمْ يَحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوا: مَا نَحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ. قَالَ: ((فَوَاللَّهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک چھوٹے کانوں والے مردار بچے کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم تو اسے کسی معمولی چیز کے بدلے میں لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک حقیر ہے۔“

۵۱۵۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواه البخاري (٦٤١٢)۔

❁ رواه مسلم (٢٨٥٨/٥٥)۔

❁ رواه مسلم (٢٩٥٧/٢)۔

❁ رواه مسلم (٢٩٥٦/١)۔

۵۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا مومن کے لیے قید خانہ جبکہ کافر کے لیے جنت ہے۔“
 ۵۱۵۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطَىٰ بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزَىٰ بِهَا فِي الْأُخْرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّىٰ إِذَا أَفْضَىٰ إِلَى الْأُخْرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَىٰ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۵۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کسی مومن کی کوئی نیکی ضائع نہیں کرتا، اس کو اس (نیکی) کے بدلے میں دنیا میں عطا کیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اسے آخرت میں جزا دی جائے گی، اور کافر کو اس کی دنیا میں اللہ کے لیے کی گئی نیکیوں کے بدلے میں کھلایا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ آخرت کو پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔“

۵۱۶۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ: ((حُجِبَتْ)). ❀

۵۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو ناپاکیوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔“ بخاری، مسلم۔ البتہ صحیح مسلم میں ((حجبت)) کے بدلے ((حفت)) کے الفاظ ہیں۔

۵۱۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ، تَعَسَّ وَأَنْكَسَ، وَإِذَا شَيْكَ فَلَا أَنْتَقَشَ. طُوبَىٰ لِعَبْدٍ أَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَشَعَّتْ رَأْسُهُ، مُغْبِرَةً قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۵۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دینار و درہم اور دوشالے کا (پرستار) بندہ ہلاک ہوا، اگر اسے دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے، وہ ہلاک ہوا اور ذلیل ہوا، جب اسے کانا چھبے تو وہ نکالنا نہ جائے، خوش حالی ہو اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کے بال پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں، اگر وہ پہرے پر مامور ہے تو وہ پہرے پر ڈٹا ہوا ہے اور اگر لشکر کے آخری دستے میں ہے تو وہ وہاں بھی ڈٹا ہوا ہے، اگر وہ (محفل میں شرکت کے لیے) اجازت طلب کرے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے۔“

۵۱۶۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا وَرَيْنَتِهَا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحْضَاءُ وَقَالَ: ((أَيُّنَ السَّائِلُ؟)) وَكَانَهُ حَمْدَهُ فَقَالَ: ((أَنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ حَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ

❀ رواه مسلم (۲۸۰۸/۵۶)۔ متفق عليه، رواه البخاري (۶۴۸۷) ومسلم (۲۸۲۳/۱) اور رواه مسلم

(۲۸۲۲/۱) من حديث سيدنا انس رضي الله عنه۔

❀ رواه البخاري (۲۸۸۷)۔

عَيْنَ الشَّمْسِ فَنَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَآكَلَتْ. وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۶۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور اس کی زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا خیر، برائی کو ساتھ لائے گی؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (چہرے مبارک) سے پسینہ صاف کیا، اور فرمایا: ”وہ سائل کہاں ہے؟“ ”گویا آپ نے اس کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خیر، شر کو ساتھ نہیں لائے گی، بے شک موسم ربیع جو چارہ اگاتا ہے، اس سے وہ بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، اچھا رہ کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے، البتہ سبز گھاس کھانے والا جانور کھاتا ہے حتیٰ کہ اس کے ککھ نکل آتے ہیں، وہ سورج کی طرف رخ کر کے جگالی کرتا ہے، گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے، اور وہ دوبارہ (چرنے) چلا جاتا ہے اور دوبارہ (سبز گھاس) کھاتا ہے، یہ مال سرسبز و شاداب، شیریں ہے جس نے اسے اپنی ضرورت کے مطابق لیا اور اسے اس کے حق کے مطابق خرچ کیا تو وہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے اسے اپنی ضرورت کے بغیر حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ (مال) روز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔“

۵۱۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَوَاللَّهِ إِلا الْفُقْرَ أَحْسَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَحْسَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَّا فَسُوهَا كَمَا تَنَّا فَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق فقر سے نہیں ڈرتا لیکن مجھے تمہارے متعلق اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کی گئی تھی، پھر تم اس کے متعلق ویسے ہی رغبت رکھو گے جیسے انہوں نے اس کے متعلق رغبت رکھی، اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔“

۵۱۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((كِفَافًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اتنا رزق عطا فرما کہ ان کے جسم و جان کا رشتہ برقرار رہ سکے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”بقدر کفاف“ (گزارہ لائق روزی عطا فرما)

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۶۵) و مسلم (۱۲۳/۱۰۵۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۱۵) و مسلم (۶/۲۹۶۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۶۰) و مسلم (۱۸/۱۰۵۵)۔

۵۱۶۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۶۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص نے فلاح پائی جس نے (اپنے رب کی) اطاعت کر لی اور اسے بقدر ضرورت رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی۔“

۵۱۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي مَالِي. وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَقْنَى، أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى، أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْنَى، وَمَا سِوَا ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال فقط تین صورتوں میں ہے جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا (اللہ کی راہ میں) دے کر ذخیرہ کر لیا، اور جو ان کے علاوہ ہے وہ تو اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔“

۵۱۶۷: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ ائْتِنَانٍ، وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں، اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں، اور اس کے اعمال (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں۔“

۵۱۶۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثُهُ قَالَ: ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ)). رَوَاهُ اَلْبَخَارِيُّ ❁

۵۱۶۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارثوں کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارثوں کے مال سے زیادہ پسند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اس کا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھجھا جبکہ وہ مال جو اس نے پیچھے چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

۵۱۶۹: وَعَنْ مُطَرَفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿الْهَلْ لَكُمْ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي)). قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ، أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (اس وقت)

❁ رواہ مسلم (۱۲۵ / ۱۰۵۴).

❁ رواہ مسلم (۴ / ۲۹۵۹).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۱۴) و مسلم (۵ / ۲۹۶۰).

❁ رواہ البخاری (۶۶۴۲).

❁ رواہ مسلم (۳ / ۲۹۵۸).

سورہ نکاشرکی تلاوت فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم! حالانکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا، یا پہن لیا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے (آخرت کے لیے) آگے بھیج دیا۔“

۵۱۷۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۱۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مال داری، مال اور ساز و سامان کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ مال داری تو نفس کی مال داری (یعنی قناعت) ہے۔“

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۱۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟)) قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: ((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ عَبْدًا لِلنَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنِ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تَكْثِرِ الضَّحْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)) ❁ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۱۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے اور ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل کرے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں، چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) سے بچ جاؤ، اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اللہ نے جو تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو گے تو مؤمن بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنی ذات کے لیے پسند کرتے ہو، تو مسلمان بن جائے گا، زیادہ مت ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“ احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْ لَأَصْدْرِكَ غِنًى، وَأَسَدٌ فَقْرَكَ، وَإِنَّ لَا تَفْعَلُ، مَلَأتُ يَدَكَ شُعْلًا، وَلَمْ أَسَدٌ فَقْرَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لیے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۴۶) و مسلم (۱۰۵۱/۱۲۰)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۳۱۰/۲) ح

۸۰۸۱) و الترمذی (۶۲۳۰۵) ❁ ابو طارق مجهول والحسن البصری مدلس وعنن۔

❁ إسناده حسن، رواہ احمد (۳۵۸/۲) ح (۸۶۸۱) و ابن ماجہ (۴۱۰۷)۔

فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو مال داری (قناعت) سے بھر دوں گا، تیری محتاجی ختم کر دوں گا اور اگر تو (ایسے) نہیں کرے گا تو میں تجھے کاموں میں مصروف کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔“

۵۱۷۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخِرُ بَرَعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعْدِلُ بِالرَّعَةِ)). يَعْنِي الْوَزْعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کی عبادت اور اس میں بھرپور انہماک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے آدمی کا تقویٰ و احتیاط برتنے کا ذکر کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تقویٰ کے ساتھ (اس عبادت و اجتہاد کا) موازنہ نہ کرو۔“

۵۱۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُهُ: ((اعْتَنِمْ حَمْسًا قَبْلَ حَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفِرَاعَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا ❁

۵۱۷۴: عمرو بن ميمون اودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اپنے مال دار ہونے کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔“ امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۱۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْعِياً، أَوْ فَقْرًا مُنْسِئًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوْ الدَّجَالَ، أَوِ الدَّجَالَ شَرَّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةَ أَذْهَى وَأَمْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۵۱۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی حد سے تجاوز کر دینے والی تو نگری کا انتظار کرتا ہے، یا (عبادت و اطاعت سے) بھلا دینے والی محتاجی کا انتظار کرتا ہے، یا خراب کر دینے والے مرض کا، یا بے ہودہ گوئی کرانے والے بڑھاپے کا، یا اچانک آجانے والی موت کا، یا دجال کا، دجال تو پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہے، یا قیامت کا اور قیامت بڑی آفت اور ناگوار چیز ہے۔“

۵۱۷۶: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ،

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۱۹ وقال: غريب) ❁ محمد بن عبد الرحمن بن نبیه: مجهول الحال۔

❁ **حسن**، رواه الترمذي (لم أجده) [والبغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۲۴ ح ۲۰۲۱) و ابن المبارك في الزهد (۲) والنسائي في الكبرى كما في تحفة الأشراف (۱۳ / ۳۲۸ ح ۱۹۱۷۹) ❁ السنند مرسل ورواه الحاكم (۳۰۶ / ۴) موصولاً من حديث ابن عباس و صححه على شرط الشيخين ووافقہ الذهبي وسنده حسن۔

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۲۳۰۶ وقال: غريب حسن) والنسائي (لم أجده) ❁ محرز بن ہارون: متروک ضعفہ الجمهور۔

وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہیں، ہاں! البتہ اللہ کا ذکر، اللہ کے پسندیدہ اعمال اور عالم و معلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔“

۵۱۷۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر دنیا (کی اہمیت) اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتا۔“

۵۱۷۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ فَرَعًا عِبُوا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جاگیریں مت بناؤ ورنہ تم دنیا میں منہمک ہو جاؤ گے۔“

۵۱۷۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ، أَصْرَبَ بِأَخْرَجَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ، أَصْرَبَ بِدُنْيَاهُ، فَاتَرَوْا مَا يَفْقِي عَالِي مَا يَفْقِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۷۹: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دنیا کو پسند کیا، اس نے آخرت کا نقصان کیا اور جس نے آخرت کو پسند کیا تو اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔“

۵۱۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِعَيْنِ عَبْدِ الدِّينَارِ، وَلِعَيْنِ عَبْدِ الرَّهْمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”درہم دو دینار کا بندہ ملعون ہے۔“

۵۱۸۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي عَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۱۸۱: کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو بھوکے بھیڑیے، جنہیں بکریوں کے ریور میں چھوڑ جائے تو وہ ان کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں جتنی آدمی کے مال و جاہ کی حرص اس کے دین کے لیے

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۳۲۲) وقال: (حسن غريب) وابن ماجه (۴۱۱۲)۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (۲۳۲۰) وقال: (صحيح غريب) وابن ماجه (۴۱۱۰) ☆ عبد الحميد بن سليمان ضعيف وللهديث شاهد ضعيف عند القاضي في مسند الشهاب (۱۴۳۹)۔ ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۲۳۲۸) وقال: (حسن) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۰۳۹۱)۔ ❁ **إسناده ضعیف**، رواه أحمد (۴/۱۲ ح ۱۹۹۳۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۰۳۳۷)، نسخة محققة: ۹۸۵۴ وفي السنن الكبرى (۳/۳۷۰) [والحاكم (۳/۳۱۹، ۴/۳۰۸)] ☆ وقال المنذري: ”المطلب: لم يسمع من أبي موسى“۔ ❁ **إسناده ضعیف**، رواه الترمذي (۲۳۷۵) وقال: (حسن غريب) ☆ يونس بن عبيد وشيخه الحسن البصري مدلسان وعنعنا وصح الحديث بلفظ: ”تعس عبد الدينار والدرهم“ (رواه البخاري: ۸۸۶ وغيره)۔ ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۲۳۷۶) وقال: (حسن صحيح) والدارمي (۲/۳۰۴ ح ۲۷۳۳)۔

نقصان دہ ہے۔“

۵۱۸۲: وَعَنْ خَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۸۲: خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن جو بھی خرچ کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملتا ہے لیکن اس نے جو خرچ اس مٹی پر (زائد از ضرورت) کیا اس پر اسے اجر نہیں ملتا۔“

۵۱۸۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۱۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سارا خرچہ اللہ کی راہ میں سوائے تعمیرات کے، اس (پر خرچ کرنے) میں کوئی خیر نہیں۔“ ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۸۴: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ؟)) قَالَ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتَّى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْعُصْبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّ يَرَاهَا، قَالَ: ((مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةَ؟)) قَالُوا: شَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ، فَأَخْبَرْنَا فَهَدَمَهَا فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٍ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَالًا، إِلَّا مَالًا)) يَعْنِي إِلَّا مَالًا بَدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۱۸۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک اونچا سا قبر دیکھا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ آپ کے صحابہ نے عرض کیا، یہ ایک انصاری شخص کا ہے، آپ خاموش ہو گئے اور اسے اپنے دل میں رکھا حتیٰ کہ جب اس کا مالک آیا تو اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسے کیا، حتیٰ کہ اس آدمی نے آپ میں ناراضی اور اپنے سے بے رخی پہچان لی، اس نے اپنے ساتھیوں سے وجہ دریافت کی اور کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو ناراض محسوس کرتا ہوں لیکن وجہ ناراضی معلوم نہیں، انہوں نے بتایا، آپ باہر تشریف لائے تھے اور آپ نے تمہارا قبر دیکھا تھا، وہ آدمی اپنے قبے کی طرف گیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک روز رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے اس (قبے) کو نہ دیکھا تو فرمایا: ”قبے کو کیا ہوا؟“ صحابہ نے عرض کیا، اس کے مالک نے آپ کی بے رخی کی ہم سے وجہ دریافت کی تو ہم نے اسے بتا دیا، پس اس نے اسے گرا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! ہر عمارت جس کے بغیر

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۲۴۸۳ وقال: صحيح) وابن ماجه (۴۱۶۳)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی

(۲۴۸۲) ☆ زافر: صدوق ضعيف الحديث ضعفه الجمهور من كثرة أوامه كما حققته في التعليق على تهذيب التهذيب۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۵۲۳۸)۔

گزارہ ہو سکتا ہو وہ اپنے مالک کے لیے وبال ہے۔“

۵۱۸۵: وَعَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عَثْبَةَ قَالَ: عَهَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عَثْبَةَ بِالذَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيفٌ. ❀

۵۱۸۵: ابو ہاشم بن عتبہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ”تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ایک سواری ہو۔“ احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ابو ہاشم بن عتبہ یعنی تاء کے بجائے دال کا ذکر ہے، اور یہ تصحیف ہے۔

۵۱۸۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهٖ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفٌ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❀

۵۱۸۶: عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان کو ان تین چیزوں، رہائش کے لیے گھر، ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑے اور روٹی پانی کے سوا کسی چیز کا حق نہیں۔“

۵۱۸۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ: ((أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَأَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❀

۵۱۸۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جب میں وہ عمل کر لوں تو میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔“

۵۱۸۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ. فَقَالَ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❀

۵۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب اٹھے تو آپ کے جسد اطہر پر اس (چٹائی)

❀ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۵/ ۲۹۰ ح ۲۲۸۶۳) و الترمذی (۲۳۲۷) و النسائی (۸/ ۲۱۸-۲۱۹ ح ۵۳۷۴) و ابن ماجہ (۴۱۰۳) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (۳/ ۴۲۳-۴۲۴ ح ۴۰۲۷) و فيه ”عتبة“ بالياء) ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول و روى النسائي في الكبرى (۵/ ۵۰۷ ح ۹۸۱۲) بسند حسن عن بريدة رضي الله عنه رفعه: ((يكفي أحدكم من الدنيا خادم و مركب.)) وهو يعني عنه - ❀ !سندہ حسن، رواه الترمذی (۲۳۴۱) و قال: (صحيح) - ❀ ضعیف، رواه الترمذی (لم أجده) و ابن ماجہ (۴۱۰۲) ☆ فيه خالد بن عمرو القرشي: كذاب و ضاع و له متابعات مردودة و شواهد ضعيفة فالسند موضوع و الحديث ضعيف -

❀ حسن، رواه أحمد (۱/ ۳۹۱ ح ۳۷۰۹) و الترمذی (۲۳۷۷) و قال: (صحيح) و ابن ماجہ (۴۱۰۹)۔

کے نشانات تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لیے نرم بستر تیار کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا دنیا سے کیا سروکار، میں اور دنیا تو ایسے ہیں جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے رکتا ہے اور پھر کوچ کر جاتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔“

۵۱۸۹: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حِطِّ مَنِ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، لَا يُبْشِرُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ)). ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ: ((عَجِلْتُ مَنِئْتُهُ، فَلْتُ بَوَاكِيهِ، قُلْ تَرَاتُّهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۸۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے دوستوں میں سے وہ مؤمن میرے نزدیک زیادہ قابل رشک ہے جس کے پاس ساز و سامان کم ہو، نماز میں اسے لذت حاصل ہوتی ہو، اپنے رب کی عبادت خوب اچھی طرح کرتا ہو اور وہ پوشیدہ حالت میں بھی اس کی اطاعت کرتا ہو، لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اس کا رزق گزارہ لائق ہو اور وہ اس پر صابر ہو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹکی بجائی اور فرمایا: ”اس کی موت جلدی آگئی، اسے رونے والیاں کم ہیں اور اس کی میراث بھی کم ہے۔“

۵۱۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا، يَا رَبِّ! وَلَكِنْ أَشْبِعَ يَوْمًا، وَأَجُوعَ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب نے مجھے پیش کش کی کہ وہ مکہ کی وادی (بٹھا) یا مکہ کے سنگ ریزوں کو سونا بنا دے، میں نے کہا: رب جی! نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میں ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا رہوں، جب میں بھوکا رہوں تو تیرے حضور عاجزی کروں اور تیرا ذکر کروں، اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد بیان کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔“

۵۱۹۱: وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ إِمْنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ؛ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَدَا فِيهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۱۹۱: عبید اللہ بن محسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے اپنے اہل و عیال کے متعلق کوئی خطرہ نہ ہو اور وہ تندرست ہو، اور اس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے لیے تمام

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۲ ح ۲۲۵۲۰) والترمذي (۲۳۴۷) وابن ماجه (۴۱۱۷) بسند آخر فيه صدقة بن عبد الله وأيوب بن سليمان ضعيفان) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا وعبيد الله بن زحر: ضعيف. وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي (۹۱۱) و النهاية (۳۰). ❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۴ ح ۲۲۵۴۳) والترمذي (۲۳۴۷) ☆ علي بن يزيد ضعيف جدًا وعبيد الله بن زحر ضعيف، انظر الحديث السابق (۵۱۸۹). ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۳۴۶).

اطراف سے دنیا جمع کر دی گئی۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۹۲: وَعَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَا مَلَأَ آدَمِيَّ وَعَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ يَقْمَنُ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَتُلْتُ طَعَامًا، وَتُلْتُ شَرَابًا، وَتُلْتُ لِنَفْسِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۱۹۲: مقدم بن معد کرب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی نے ایسا کوئی برتن نہیں بھرا جو اس کے پیٹ سے زیادہ برا ہو، انسان کے لیے چند قمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں، اگر زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو پھر (پیٹ کا) تہائی حصہ کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے ہو۔“

۵۱۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ: ((أَقْصِرْ مِنْ جُشَاكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. ❁

۵۱۹۳: ابن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو فرمایا: ”اپنا ڈکار کم کر، کیونکہ روز قیامت وہ شخص لوگوں سے بہت دیر تک بھوکا رہے گا جو دنیا میں خوب سیر ہو کر کھاتا تھا۔“ شرح السنہ، اور امام ترمذی نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۱۹۴: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۹۴: کعب بن عیاض رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش و امتحان) رہا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔“

۵۱۹۵: وَعَنْ أَنَسِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدَجٌ، فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ، وَخَوَّلْتُكَ، وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ، وَتَمَرَّتُهُ، وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كِلَيْهِ. فَيَقُولُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُولُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ، وَتَمَرَّتُهُ، وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كِلَيْهِ. فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يَلْقَ خَيْرًا فَيَمُضِي بِهِ إِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ. ❁

۵۱۹۵: انس رضي الله عنه نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کو روز قیامت بکری کے بچے کی طرح (ذلت کے ساتھ) پیش کیا جائے گا، اور اسے اللہ کے حضور کھڑا کیا جائے گا تو وہ اس سے فرمائے گا: میں نے تجھے (حیات و حواس، صحت و عافیت) عطا کی، میں نے تجھے خادم ملازم عطا کیے اور (انبیاء و کتب نازل فرما کر) تجھ پر انعام فرمایا، تو نے کیا کیا؟“

❁ صحیح، رواه الترمذی (۲۳۸۰) وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (۳۳۴۹)۔ ❁ ضعیف، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۵۰ تحت ۴۰۴۹) بلا سند عن يحيى البكاء عن ابن عمر، وأسنده الترمذی (۲۴۷۸) وقال: ”حسن غریب“ وسنده ضعیف۔ ☆ يحيى البكاء ضعیف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (۳۳۵۱) وغیره۔

❁ إسناده صحیح، رواه الترمذی (۲۳۳۶) وقال: حسن صحيح غریب۔

❁ إسناده ضعیف، رواه الترمذی (۲۴۲۷) ☆ إسماعيل بن مسلم: ضعیف الحديث و للحديث شاهد ضعیف۔

وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے اس (مال) کو جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا تھا اس سے زیادہ چھوڑا، تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لے آتا ہوں۔ اسے کہا جائے گا: تم نے جو آگے بھیجا تھا وہ مجھے دکھاؤ، تو وہ پھر وہی کہے گا، میں نے اسے جمع کیا، اسے بڑھایا اور وہ جتنا تھا اس سے زیادہ اسے چھوڑا، لہذا تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لا حاضر کرتا ہوں، چنانچہ وہ ایسا (بد قسمت) انسان ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی، اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔“ ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۱۹۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُنْصَحْ جِسْمَكَ؟ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۱۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت بندے سے نعمتوں کے بارے میں سب سے پہلے یوں سوال کیا جائے گا: کیا ہم نے تیرے جسم کو درست نہیں بنایا تھا، اور (کیا) ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟“
۵۱۹۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْسَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَمِلَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۱۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت انسان کے قدم (اللہ کے دربار میں) برابر جھے رہیں گے حتیٰ کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہ پوچھا گیا جائے: اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں ختم کیا، اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں ضائع کیا، اس کے مال کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور اسے کن مصارف میں خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کیا؟“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۱۹۸: عَنْ أَبِي دَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((أَنْتَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ، وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۱۹۸: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”تم سرخ سے بہتر ہونہ سیاہ سے، مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ کے ذریعے فضیلت حاصل کرو۔“

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذی (۳۳۵۸)۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذی (۲۴۱۶)۔ ☆ حسین بن قیس الرحبی متروک وللحدیث شواہد ضعیفة۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه أحمد (۵/ ۱۵۸ ح ۲۱۷۳۶) ☆ قال المنذری: ”رجاله ثقات إلا ان بکر بن عبد الله المزني لم يسمع من أبي ذر فالسند منقطع“ و حدیث أحمد (۵/ ۴۱۱)، مجمع الزوائد ۸/ ۸۴ و سندہ صحیح (یعنی عنہ۔

۵۱۹۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَهَدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۱۹۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے دل میں حکمت پیدا فرمادیتا ہے، اس (حکمت) کو اس کی زبان پر جاری فرمادیتا ہے، دنیا کا عیب، اس کی بیماریاں اور اس کے علاج پر اسے بصیرت عطا فرمادیتا ہے اور اسے اس سے صحیح سلامت دارالسلام (جنت) کی طرف نکال لے جاتا ہے۔“

۵۲۰۰: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً، وَجَعَلَ أذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً، فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمْعٌ، وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقَرَّرَةٌ لِمَا يُوعَى الْقَلْبُ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا)). ❁ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۵۲۰۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے خالص کر دیا، اس کے دل کو (حسد و بغض وغیرہ سے) سلامت رکھا، اس کی زبان کو راست گو بنایا، اس کے نفس کو مطمئن بنایا، اس کی طبیعت کو مستقیم بنایا، اس کے کانوں کو غور سے (حق) سننے والا اور اس کی آنکھ کو (دلائل) دیکھنے والا بنایا، کان اس چیز کے لیے جسے دل محفوظ رکھتا ہے، تیف ہیں اور آنکھ محل قرار و ثبات ہے، اور اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا۔“

۵۲۰۱: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى مَعَاصِيهِ، مَا يَحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ)). ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۲۰۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ عزوجل کو دیکھو کہ وہ بندے کو اپنی معصیت کے باوجود دنیا دے رہا ہے جس (معصیت) کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ کوئی تدبیر ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جب انہوں نے اس چیز کو بھلا دیا جس کے ذریعے انہیں سمجھایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دے، حتیٰ کہ جب وہ عطا کردہ چیزوں پر خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا، تب وہ تمہیر و ناامید ہو گئے۔“

۵۲۰۲: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوْفِيَ وَتَرَكَ دِينَارًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ)) قَالَ: ثُمَّ تُوْفِيَ آخَرَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْتَانِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۵۳۲، نسخة محققة: ۱۰۰۵۰) ☆ فيہ عمر بن صبح: متروك متهم و بشير بن زاذان: ضعيف جدا - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۴۷/۵ ح ۲۱۶۳۵) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۰۸، نسخة محققة: ۱۰۷) ☆ خالد بن معدان عن أبي ذر رضي الله عنه: منقطع -

❁ **حسن**، رواه أحمد (۱۴۵/۴ ح ۱۷۴۴۴) ☆ رشدين بن سعد أبو الحجاج: ضعيف وللحديث شاهد عند البيهقي (شعب الإيمان: ۴۵۴۰، نسخة محققة: ۴۲۲۰) وسنده حسن -

شَعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۰۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفد میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے ایک دینار چھوڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(یہ دینار) ایک داغ (دینے کا باعث)۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی فوت ہوا تو اس نے دو دینار چھوڑے تو رسول اللہ نے فرمایا: ”(یہ دو دینار) دو داغ (دینے کا باعث) ہیں۔“

۵۲۰۳: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوذُهُ، فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا خَالَ! أَوْجَعُ يُشْتَرِكُ أَمْ حَرَصُ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ أَخْذِ بِهِ. قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَنَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ، وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۲۰۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے پوچھا: ماموں جان! کون سی چیز آپ کو رولا رہی ہے، کیا کوئی تکلیف تمہیں اضطراب میں ڈال رہی ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی تھی لیکن میں نے اس پر عمل نہ کیا، انہوں نے فرمایا: وہ (وصیت) کیا تھی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک سواری ہو۔“ اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں (مال) جمع کر چکا ہوں۔

۵۲۰۴: وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَالِكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَوُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُتَقَلِّوْنَ)). فَأَجِبْتُ أَنْ اتَّخَفْتُ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ. ❁

۵۲۰۳: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کیا ہے کہ آپ فلاں کی طرح (مال و منصب) طلب نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے آگے ایک دشوار گھاٹی ہے جسے بھاری وزن اٹھانے والے پار نہیں کر سکیں گے۔“ میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھاٹی (سے گزرنے) کے لیے وزن ہلکا رکھوں۔

۵۲۰۵: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْسِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ صحیح، رواه أحمد (۵ / ۲۵۳ ح ۲۲۵۳۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۶۹۶۳) ☆ وللحديث شواهد صحيحة عند أحمد (۵ / ۲۵۳، ۲۵۸) وابن حبان (الموارد: ۲۴۸۱ سنه حسن) وغيرهما وهو بها صحيح -

❁ ضعيف، تقدم طرفه (۵۱۸۵) ورواه أحمد (۳ / ۴۴۴ ح ۱۵۷۴۹) و الترمذي (۲۳۲۷) وسنده ضعيف والنسائي (۸ / ۲۱۸-۲۱۹ ح ۵۳۷۴) وابن ماجه (۴۱۰۳) وسنده ضعيف ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول (انظر ح ۵۱۸۵) - ❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۴۰۸)، نسخة محققة: ۹۹۲۳-۹۹۲۴ [وصححه الحاكم (۴ / ۵۷۳-۵۷۴) ووافقه الذهبي] ☆ أبو معاوية الضرير مدلس وعنن وصرح بالسمع في رواية محمد بن سليمان ابن بنت مطر الوراق وهو ضعيف فالسند معلل -

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۴۵۷)، نسخة محققة: (۹۹۷۳) ☆ خضر بن أبان الهاشمي وهلال بن محمد العجلي ضعيفان وفي السند علل أخرى -

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسا شخص ہے جو پانی پر چلتا ہو لیکن اس کے پاؤں گیلے نہ ہوتے ہوں؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا دار شخص اسی طرح ہے، وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔“ ان دونوں احادیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۲۰۶: وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مَرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ، وَلَكِنْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ «سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ»)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ. ❁

۵۲۰۶: جبیر بن نفیر مرسل روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو جاؤں، بلکہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ ”اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں حتیٰ کہ آپ وفات پا جائیں۔“ شرح السنہ اور ابونعیم نے ابومسلم سے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

۵۲۰۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتَعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعِيًّا عَلَى أَهْلِهِ، وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ، لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مَكَاثِرًا، مَفَاخِرًا، مَرَاتِبًا، لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. ❁

۵۲۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے حلال طریقے سے، مانگنے سے بچنے کے لیے، اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے دنیا طلب کی تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا۔ اور جس شخص نے حلال طریقے سے، مال میں اضافہ کرنے کے لیے، باہم فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے دنیا طلب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔“

۵۲۰۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ، لِنَتْلِكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِعْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِعْلَاقًا لِلْخَيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۳۷ ح ۴۰۳۶) و أبو نعيم في حلية الأولياء (۲ / ۱۷۱ ح ۱۷۷۸) ☆ **السند مرسل** - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۳۷۴-۱۰۳۷۵)، نسخة محققة: ۹۸۸۹-۹۸۹۰) و أبو نعيم في حلية الأولياء (۸ / ۲۱۵) [و عبد بن حميد في المنتخب من المسند (۱۴۳۳)] ☆ **مكحول لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه و في السند الآخر رجل (مجهول) و في السندين علل أخرى** -

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۲۳۸) ☆ **عبد الرحمن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا**، يروى الموضوعات عن أبيه -

۵۲۰۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ خیر کے خزانے ہیں، ان خزانوں کی چابیاں ہیں، اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ نے خیر کے لیے چابی (کھولنے والا) بنا دیا اور شر کو بند کرنے والا بنا دیا، اور اس بندے کے لیے ہلاکت ہے جسے اللہ نے شر کھولنے والا اور خیر کو بند کرنے والا بنایا۔“

۵۲۰۹: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا لَمْ يَبَارَكَ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ)). ❁
۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندے کے کسی مال میں برکت نہ رکھی جائے تو وہ اس مال کو پانی اور مٹی (یعنی تعمیر) پر صرف کرتا ہے۔“

۵۲۱۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَإِنَّهُ آسَاسُ الْحَرَابِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تعمیرات کے سلسلے میں (ارتکاب) حرام سے بچو، کیونکہ وہ خرابی کی اساس ہے۔“ دونوں روایات کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۲۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْدُنْيَا دَارٌ مَنْ لَهَا دَارُهَا، وَمَنْ لَمْ يَلَمْهَا، وَكَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَمْ يَعْقِلْ لَهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس (دنیا) کے لیے وہی جمع کرتا ہے جو عقل مند نہیں۔“

۵۲۱۲: وَعَنْ حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: ((الْخَمْرُ جَمَاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ)). قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَخْرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخْرَهَنَّ اللَّهُ)). رَوَاهُ رِزِينٌ ❁

۵۲۱۲: حدیفہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سنا: ”شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں، اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل و بنیاد ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا۔“

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۷۱۹، نسخة محققة: ۱۰۲۳۴) ☆ فيه عبد الأعلى بن أبي المساور (متروك) عن خالد الأحول عن علي بن إبي الخ وفي السند علة أخرى۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۷۲۲، نسخة محققة: ۱۰۲۳۷) ☆ فيه معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف وعلل أخرى۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۶/ ۷۱ ح ۲۴۹۲۳) والبيهقي في شعب الإيمان

(۱۰۶۳۸، نسخة محققة: ۱۰۱۵۴) [وابن أبي الدنيا في ذم الدنيا (۱۸۲) وأحمد (۶/ ۷۱) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنن في السند علة أخرى۔ ❁ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وللحديث شاهد عند الدارقطني (۴/ ۲۴۷ ح ۴۵۶۴) وغيره من حديث زيد بن خالد به و سنده ضعيف، فيه عبد الله بن مصعب وأبوه مجهولان - ۵ قوله: ”آخر

والنساء حيث أخرجهن الله“ رواه عبد الرزاق (۳/ ۱۹۴ ح ۵۱۱۵ موقوفاً) عن ابن مسعود رضي الله عنه و سنده ضعيف وللأثر شاهد ضعيف منقطع عند الطبراني في الكبير (۹/ ۳۴۲ ح ۹۴۸۵)۔

۵۲۱۳: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا: ((حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ)). ❊
 ۵۲۱۳: اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے حسن سے مرسل روایت کیا ہے: ”دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔“
 ۵۲۱۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا اتَّخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْهُوَى وَطُولُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا الْهُوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، وَهَذِهِ الدُّنْيَا مَرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهَذِهِ الْآخِرَةُ مَرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ عَدَا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊
 ۵۲۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے متعلق خواہش نفس اور طول آرزو کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے، کیونکہ خواہش نفس حق سے روکتی ہے جبکہ طول آرزو آخرت بھلا دیتی ہے، اور یہ دنیا (غیر محسوس طریقے سے) چلی جا رہی ہے جبکہ آخرت (اسی طرح) چلی آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم دنیا کے طلبگار نہ بنو، عمل کرتے رہو، کیونکہ آج تم دارِ عمل میں ہو اور کوئی حساب نہیں، اور کل دارِ آخرت میں ہو گے اور کوئی عمل نہیں ہوگا۔“

۵۲۱۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اذْ تَحَلَّتِ الدُّنْيَا مُذْبِرَةً وَازْ تَحَلَّتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدَا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ ❊

۵۲۱۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: دنیا گزر رہی ہے جبکہ آخرت آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم آخرت کے طلبگار بنو اور دنیا کے طلبگار نہ بنو کیونکہ آج عمل (کا وقت) ہے اور حساب نہیں جبکہ کل حساب ہوگا اور عمل نہیں ہوگا۔“
 ۵۲۱۶: وَعَنْ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((الْأَنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاصِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ، وَالْآخِرَةُ أَجَلٌ صَادِقٌ، وَيَقْضَى فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، وَالْأَنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرِهِ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❊

۵۲۱۶: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا: ”سن لو! دنیا ایک حاضر مال ہے، نیک بھی اس سے کھاتا ہے اور فاجر بھی، سن لو! آخرت ایک اٹل حقیقت ہے، اس وقت قادر مطلق بادشاہ (نیک و فاجر کے درمیان) فیصلہ کرے گا، سن لو! خیر مکمل طور پر جنت میں ہے اور سن لو! شر مکمل طور پر جہنم میں ہے، اور سن لو! عمل کرتے رہو، تم

❊ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۵۰۱، نسخة محققة: ۱۰۰۱۹) [وابن أبي الدنيا في: آدم الدنيا (۹۰)] ☆ رجاله ثقات وفيه شك الراوي بين المدلس وغير المدلس فالسند ضعيف، وضعيف إلى الحسن رحمه الله ولوصح فمرسل والمرسل رده جمهور المحدثين وتحققهم هو الراجح - ❊ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۶۱۶، نسخة محققة: ۱۰۱۳۲) ☆ فيه علي بن أبي علي اللهي: منكر الحديث متروك -
 ❊ رواه البخاري في الرقاق (باب: ۴ قبل ح ۶۴۱۷) وانظر تغليق التعليق (۵/ ۱۵۸، ۱۵۹).
 ❊ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي في الأم (۱/ ۲۰۲) ☆ فيه إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى: متروك والسند مرسل -

اللہ کی طرف سے (دُوع شر کے خوف سے) ڈرتے رہو، اور جان لو کہ تمہیں تمہارے اعمال پر پیش کیا جائے گا، جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“ امام شافعی نے اسے روایت کیا ہے۔

۵۲۱۷: وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَصٌ، حَاصِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْأَجْرَةَ وَعَدُّ صَادِقٍ، يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحَقِّقُ فِيهَا الْحَقَّ، وَيَبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْأَخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ أُمَّ يَتَّبِعُهَا وَلَدُهَا)). ❁

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! بے شک دنیا حاضر مال ہے، ہر نیک و فاجر اس سے کھاتا ہے، آخرت اُل حقیقت اور سچا وعدہ ہے، عادل قادر بادشاہ اس وقت فیصلہ فرمائے گا، وہ اس میں حق کو ثابت کر دے گا اور باطل کو ناپید کر دے گا، آخرت کے طلبگار نہ بنو، دنیا کے طلبگار نہ بنو، بے شک ہر بچہ اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے۔“

۵۲۱۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِحَبِيبَتِهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ النَّفْلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرُوا أَهْلِي)). رَوَاهُمَا أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحَلِيَّةِ. ❁

۵۲۱۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز دیتے ہیں، وہ جنوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق کو (اپنی آواز) سناتے ہیں: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو (مال) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس (مال) سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور (اللہ کی یاد سے) غافل کر دے۔“ دونوں احادیث کو ابو نعیم نے الحلیہ میں روایت کیا ہے۔

۵۲۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ، قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَمَا خَلَّفَ؟)). رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۵۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب فوت ہونے والا فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اس نے (اعمال میں سے) آگے کیا بھیجا ہے؟ اور انسان کہتے ہیں، اس نے (مال میں سے) پیچھے کیا چھوڑا ہے؟“

۵۲۲۰: وَعَنْ مَالِكٍ، أَنَّ لَقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: ((يَا بَنِيَّ! إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوعَدُونَ وَهُمْ إِلَى الْأَجْرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُونَ، وَأَنْتَ قَدْ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْأَجْرَةَ، وَإِنَّ دَارًا تَسِيرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا)). رَوَاهُ رَزِينٌ. ❁

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (۱/ ۲۶۶، ۲۶۵) ☆ فيه أبو مهدي سعيد بن سنان: متروك متهم - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (۱/ ۲۲۶) [و أحمد (۵/ ۱۹۷ ح ۲۲۰۶۴)] ☆ قتادة مدلس و عنعن ومع ذلك صححه ابن حبان (الموارد: ۸۱۴، ۲۴۷۶) والحاكم (۲/ ۴۴۴-۴۴۵) ووافقه الذهبي (!) وحديث البخاري (۱۴۴۲) و مسلم (۱۰۱۰) يغني عنه - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۴۷۵)، نسخة محققة: (۹۹۹۲) ☆ الأعمش مدلس و عنعن وكذا عبد الرحمن بن محمد المحاربي من المدلسين وفيه علة أخرى - ❁ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده).

۵۲۲۰: امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”بیٹے! بے شک لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ان پر دراز ہو چلا ہے، اور وہ آخرت کی طرف تیز چلے جا رہے ہیں، اور جب سے تو دنیا میں آیا ہے اس وقت سے تو اسے (آہستہ آہستہ) پیچھے چھوڑ رہا ہے اور آخرت کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے، بے شک وہ گھر جس کی طرف تو محسوس فرمے، وہ تیرے اس گھر سے، جہاں سے تو روانہ ہوا ہے، زیادہ قریب ہے۔“

۵۲۲۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صُدُوقِ اللِّسَانِ)). قَالُوا: صُدُوقِ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ النَّفِيُّ، التَّقِيُّ، لَا ائْتَمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَغَى، وَلَا غَلَّ، وَلَا حَسَدًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۲۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، کون سا آدمی سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر صاف دل، راست گو۔“ صحابہ نے عرض کیا، ہم راست گو کے متعلق تو جانتے ہیں، صاف دل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صاف و پاک جس پر کوئی گناہ ہے نہ کوئی ظلم اور نہ ہی کوئی کینہ و حسد۔“

۵۲۲۲: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۲۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں ایسی ہیں جب وہ تم میں ہوں تو پھر اگر تمہیں دنیا نہ بھی ملے تو کوئی حرج و مضائقہ نہیں، حفظ امانت، صدق کلام، حسن اخلاق اور (حرام) کھانے سے پرہیز کرنا۔“

۵۲۲۳: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْقَمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا تَرَى يَعْنِي الْفَضْلُ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي. رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ. ❁

۵۲۲۳: امام مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا، جس مقام پر ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں اس مقام پر آپ کو کون سی باتوں نے پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا: راست گوئی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں کو چھوڑ دینا۔

۵۲۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجِيءُ الْأَعْمَالُ، فَتَجِيءُ الصَّلَاةُ فَتَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصَّلَاةُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. فَتَجِيءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيءُ الصِّيَامُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِيءُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَلِكَ. يَقُولُ اللَّهُ

❁ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (۴۲۱۶) و البيهقي في شعب الإيمان (۶۶۰۴)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲ / ۱۷۷ ح ۶۶۵۲) و البيهقي في شعب الإيمان (۴۸۰۱) [وابن وهب في الجامع (۵۴۶) ☆ فيه عبد الله بن لهيعة مدلس و عنعن و في الحديث علة أخرى، انظر شعب الإيمان (۵۲۵۸) و مكارم الأخلاق للخرائطي (۳۱، ۱۵۹، ۳۰۶) و هي مظنة الإنقطاع بين الحارث بن يزيد الحضرمي و بين عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه، و الله أعلم و بنحو هذا الحديث روى ابن وهب (۵۴۷) و ابن المبارك في الزهد (۱۲۰۴) موقوفاً على عبد الله بن عمرو رضي الله عنه و سنده حسن۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (۲ / ۹۹۰ ح ۱۹۲۶ بدون سند)۔

تَعَالَى: إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَأَنَا الْإِسْلَامُ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ أَخُذُ، وَبِكَ أُعْطِي. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾. ❁

۵۲۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اعمال (اللہ کے حضور سفارش کرنے کے لیے) آئیں گے، نماز آئے گی، اور عرض کرے گی، رب جی! میں نماز ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، صدقہ آئے گا، وہ عرض کرے گا، رب جی! میں صدقہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر روزہ آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں روزہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسی طرح اعمال آتے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا جائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسلام آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، آج میں تیری وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ”جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

۵۲۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشَةُ! حَوِّلِيهِ؛ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتَهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)). ❁

۵۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عائشہ! اسے بدل ڈالو، کیونکہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو میں دنیا یاد کرتا ہوں (مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے)۔“

۵۲۲۶: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مَوْدِعٍ، وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعُدُّرُ مِنْهُ عَدَاً، وَأَجْمِعِ الْإِيَّاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ)). ❁

۵۲۲۶: ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے مختصر سی وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تو نماز پڑھے تو ایسے پڑھ جیسے الوداعی نماز ہو، ایسی بات نہ کر جس کی وجہ سے کل معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مکمل طور پر ناامید اور لاتعلق ہو جا۔“

۵۲۲۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُؤْصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسَىٰ أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا وَقَبْرِي)). فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ التَّمَّتْ فَاقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((إِنَّ أَوْلَىٰ النَّاسِ بِبِي الْمَتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا)). رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ. ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳۶۲ ح ۸۷۲۷) ☆ عباد بن راشد صدوق لكنه وهم في قوله: "الحسن ثنا أبو هريرة" والصواب أن الحسن لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه - ❁ **صحيح**، رواه أحمد (۶/ ۲۴۱ ح ۲۶۵۷) [ومسلم (۸۸/ ۲۱۰۷) -] ❁ **ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۴۱۲ ح ۲۳۸۹۴) [وابن ماجه (۴۱۷۱) وسنده ضعيف] ☆ عثمان بن جبیر مجهول الحال وللحديث شواهد ضعيفة -

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۳۵ ح ۲۲۴۰۲) [وابن حبان (الإحسان: ۱۶۴۷) -]

۵۲۲۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یمن کی طرف مبعوث فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے وصیت کرنے کے لیے اس کے ساتھ باہر تشریف لائے اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ”معاذ ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو، شاید کہ تم میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو۔“ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے گھبرا کر رونے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف رخ پھیر کر فرمایا: ”متقی لوگ میری قربت و شفاعت کے زیادہ حق دار ہیں وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔“ چاروں احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں۔

۵۲۲۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ النُّورَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَخَ)). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهْلٌ لِكَتْلِكَ مِنْ عِلْمٍ يُعْرَفُ بِهِ قَالَ: ((نَعَمْ، التَّجَافِي مِنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالْإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالْإِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِهِ)). ❁

۵۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نور جب سینے میں داخل ہو جاتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے جس کے ذریعے اس کا پتہ چل سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، دھوکے کے گھر (دنیا) سے دوری، ہمیشہ کے گھر (آخرت) کی طرف رجوع اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری۔“

۵۲۲۹-۵۲۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَادٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقَلَّةَ مَنَاطِقٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يَلْقَى الْحِكْمَةَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۲۹-۵۲۳۰: ابو ہریرہ اور ابوخلاد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی عطا کی گئی ہے اور وہ کم گو ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کی گئی ہے۔“ دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

❁ اسنادہ ضعیف جداً ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۵۵۲) ، نسخة محققة: (۱۰۰۶۸) ☆ عدي بن الفضل: متروك - ❁ ضعیف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۹۸۵) ، نسخة محققة: ۶۳۱ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه) ☆ اسنادہ ضعیف، فیہ ابن لہیعة وهو ضعیف لاختلاطه وللحديث طريق آخر عند ابن ماجه (۴۱۰۱) من حديث أبي خلاد به وسنده ضعیف وللحديث طريق موضوع في حلية الأولياء (۷/۳۱۷) !!

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ ﷺ

فقرا کی فضیلت اور نبی ﷺ کی گزران کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۲۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۲۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سے پراگندہ بالوں والے جنہیں دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو اللہ سے پوری فرما دیتا ہے۔“

۵۲۳۲: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعْفَائِكُمْ؟)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۳۲: مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اسے اپنے سے کم درجہ لوگوں پر (سخاوت کرنے میں) فضیلت و برتری حاصل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ ہی سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔“

۵۲۳۳: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةٌ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجِدَّةِ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ، قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۳۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر داخل ہونے والے مساکین تھے، جبکہ صاحب ثروت روک لیے گئے تھے، اور آگ والوں (یعنی کافروں) کے لیے جہنم کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں باب جہنم پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ اس میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔“

۵۲۳۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۱۳۸ / ۲۶۲۲)۔

❁ رواہ البخاری (۲۸۹۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۴۷) و مسلم (۹۳ / ۲۷۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۴۶) و مسلم (۹۴ / ۲۷۳۷)۔

۵۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت فقرا کی تھی، اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے۔“

۵۲۳۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارِعِينَ خَرِيفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۲۳۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہاجر فقرا، روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

۵۲۳۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: ((مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ! حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقْرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأُ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۳۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: ”اس (شخص) کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے کہا: معزز لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی کر دی جائے، اور اگر کہیں سفارش کرے تو وہ قبول کی جائے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ شخص غریب مسلمانوں میں سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی نہ کی جائے اور اگر کہیں سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ (تہا) شخص اس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بہتر ہے۔“

۵۲۳۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ أَلِ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، آل محمد (ﷺ) نے دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

۵۲۳۸: وَعَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَضْلِيَّةٌ، فَدَعَا فَابَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ خُبْزِ الشَّعِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواہ مسلم (۳۷ / ۲۹۷۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۴۷) و مسلم (لم أجدہ)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۱۶) و مسلم (۲۲ / ۲۹۷۰)۔

❁ رواہ البخاری (۵۴۱۴)۔

۵۲۳۸: سعید مقبری رحمہ اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے ان کے سامنے بھیجی ہوئی کبری تھی، انہوں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

۵۲۳۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحُبْنِ شَعِيرٍ، وَاهَالَةَ سِنْحَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَآخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ بُرٍّ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتَسْعُ نَسْوَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور رنگت بدلی ہوئی چربی لے کر نبی ﷺ کی طرف گئے جبکہ نبی ﷺ کی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے، اور میں (راوی) نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: آل محمد (ﷺ) کے ہاں شام کے وقت نہ ایک صاع گندم ہوتی تھی اور نہ ایک صاع کوئی اور اناج ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ کی نواز واج مطہرات تھیں۔

۵۲۴۰: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرَ الرِّمَالُ بِحَنْبِهِ، مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لَيْفٌ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِعْ عَلَيَّ أَمْتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وَسِعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ. فَقَالَ: ((أَوْفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ؟ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَكُنَّا الْأُخْرَى؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۴۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے کوئی بستر وغیرہ نہیں بچھایا ہوا تھا، اور اس چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر تھے، اور آپ نے چڑے کے تکیے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی، جس میں کھجور کے درخت کے پتے بھرے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت پر فریخی فرمائے، کیونکہ فارسیوں اور رومیوں پر بہت نوازشات ہیں، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابن خطاب! کیا تم ابھی تک اسی مقام پر ہو؟ یہ (کفار) وہ لوگ ہیں کہ انہیں ان کی لذتیں اس دنیا کی زندگی میں جلد عطا کر دی گئی ہیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کیا تم خوش نہیں کہ ان کے لیے دنیا میں ہوں اور ہمارے لیے آخرت میں۔“

۵۲۴۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، أَمَا إِزَارٌ وَأَمَا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواه البخاري (۲۰۶۹)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۴۶۸) و مسلم (۳۱، ۳۰ / ۱۴۷۹)۔

❁ رواه البخاري (۴۴۲)۔

۵۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری ستر اصحاب صفہ سے ملاقات ہوئی ہے، ان میں سے کسی ایک آدمی پر بھی بڑی چادر نہیں تھی، ان کے پاس یا تو ایک تہبند تھا یا ایک چادر تھی، انہوں نے اس کے کنارے کو گردنوں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، ان میں سے کچھ چادریں ایسی تھیں جو نصف پنڈلیوں تک پہنچتی تھیں کچھ کی ٹخنوں تک پہنچتی تھیں، اور وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اکٹھا کرتا تھا کہ کہیں اس کا ستر نہ کھل جائے۔

۵۲۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((انظروا إلى من هو أسفل منكم، ولا تنظروا إلى من هو فوقكم؛ فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله عليكم)). ❁

۵۲۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مال اور صورت و جمال میں اپنے سے بہتر شخص کو دیکھے تو وہ اپنے سے کم تر شخص کو دیکھ لے۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”(دنوی امور میں) اپنے سے کم تر شخص کو دیکھو اور اپنے سے بہتر شخص کو نہ دیکھو، کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ جانو جو اس نے تم پر انعام کی ہیں۔“

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۲۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فقرا مال داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے جو کہ آدھا دن ہے۔“

۵۲۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مُسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مُسْكِينًا، وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ هُمْ بَارِعِينَ خَرِيفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّي الْمُسْكِينِ وَكَلِّبِي تَمْرَةً، يَا عَائِشَةُ! أَحْبِبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرَبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکین ہی فوت کرنا اور مجھے مساکین کے گروہ میں جمع فرمانا۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۹۰) و مسلم (۸/۲۹۶۳)۔ ❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۳۵۳) وقال: حسن صحيح | وابن ماجه (۴۱۲۲) سفیان الثوری صرح بسماع عند ابی یعلیٰ (۱۰/۴۱۱ ح ۶۰۱۸ و سندہ حسن) وصححه ابن حبان (۲۵۶۷)۔ ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۳۵۲) وقال: غریب) و البیهقی فی شعب الإیمان (۱۰۵۰۷) ☆ الحارث بن العنمان: ضعیف و للحديث شواهد كلها ضعيفة۔

سال پہلے جنت میں جائیں گے، عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ موڑنا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو، عائشہ! مساکین سے محبت کرنا، انہیں قریب رکھنا چنانچہ روز قیامت اللہ تجھے (اپنے) قریب کرے گا۔“

۵۲۴۵: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ)). ❁

۵۲۳۵: اور ابن ماجہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ”مساکین کے گروہ میں اٹھا“ تک روایت کیا ہے۔

۵۲۴۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ابْعُونِي فِي ضِعْفَاءِ كُمْ، فَإِنَّمَا تَرُزِقُونَ، أَوْ تُنصَرُونَ، بِضِعْفَانِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۲۳۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو، تم اپنے ان کمزوروں ہی کی وجہ سے رزق دیے یا مدد کیے جاتے ہو۔“

۵۲۴۷: وَعَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِضِعَائِكَ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۲۳۷: امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مہاجر فقرا کی دعاؤں کے ذریعے فتح طلب کیا کرتے تھے۔

۵۲۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَغِيظَنَّ فَاجِرًا بِبِعْمَةٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ)) يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی فاجر شخص کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے، اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مہلک چیز ہے جو مرے گی نہیں۔“ یعنی: جہنم۔

۵۲۴۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسُنَّتُهُ، وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسُّنَّةَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۲۳۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور قہر ہے، جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور قہر سے جدا ہو جاتا ہے۔“

۵۲۵۰: وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظِلُّ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۱۲۶) ☆ يزيد بن سنان: ضعيف و أبو المبارك مجهول و للحديث شواهد ضعيفة ولم يصب من صححه - ❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۳۵۹۴) - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۶۶ ح ۴۰۶۲) ☆ السنن مرسل و سفیان الثوري و أبو إسحاق مدلسان و عننا۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۹۴-۲۹۵ ح ۴۱۰۳) ☆ فيه جهنم بن أوس: لا يعرف و عبد اللہ بن أبي مریم: لم يوثقه غير ابن حبان - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۹۷ ح ۴۱۰۶) [و أحمد (۲ / ۱۹۷ ح ۶۸۵۵) والحاكم (۴ / ۳۱۵)] ☆ عبد اللہ بن جنادة المعافري: لم يوثقه غير ابن حبان۔

أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی بندے کو پسند فرماتا ہے تو اسے دنیا (کے مال و منصب) سے بچالیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔“

۵۲۵۱: وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قَلَّةَ الْمَالِ، وَقَلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے، انسان موت کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ موت مؤمنوں کے لیے فتنے سے بہتر ہے، اور وہ قلت مال کو ناپسند کرتا ہے جبکہ قلت مال کا حساب کم ہے۔“

۵۲۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ قَالَ: ((انظُرْ مَا تَقُولُ)). فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَحَفًّا، لِلْفَقْرِ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحْتَسِبُ مِنَ السَّبِيلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۲۵۲: عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟“ اس نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، اس نے تین مرتبہ کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو پھر فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈھال تیار رکھو کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف فقر سیلاب کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۵۳: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُحَافُ أَحَدًا، وَلَقَدْ أُودِيْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذِي أَحَدًا، وَلَقَدْ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَالِي وَلِبَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَيْءٌ يُؤَارِيهِ ابْطُ بِلَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ جِئْنَا خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ. ❁

۵۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، اللہ کی راہ میں جتنی مجھے اذیت دی گئی ہے اتنی کسی اور کو اذیت نہیں دی گئی، مجھ پر تیس دن رات بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھاتا ہے، البتہ اتنی (قلیل) چیز تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی۔“ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب نبی ﷺ مکہ سے بھاگ نکلے تھے تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، اور

❁ صحیح، رواہ أحمد (لم أجده) و الترمذی (۲۰۳۶) وقال: حسن غریب۔

❁ إسناده حسن، رواہ أحمد (۵/ ۴۲۷ ح ۲۴۰۲۴)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۳۵۰) ☆ روح بن

أسلم ضعیف ضعفه الجمهور و للحدیث شواهد ضعيفة عند البغوي (شرح السنة: ۴۰۶۷) وغیره۔

❁ إسناده صحیح، رواہ الترمذی (۲۴۷۲)۔

بلال رضی اللہ عنہ کے پاس بس اتنا سا کھانا تھا جو وہ اپنی بغل کے نیچے رکھتے تھے۔

۵۲۵۴: وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ،

حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۲۵۳: طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر ایک

ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ جُوعٌ، فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بھوک لگی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔

۵۲۵۶: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَصَلْتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ

كُتْبَةُ اللَّهِ شَاكِرًا، صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ، فَاقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، فَحَمِدَ اللَّهُ

عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ

فَوْقَهُ، فَاسْفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ، لَمْ يَكْتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ: ((أَبْشُرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ)) فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۵۲۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا،

آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو خصالتیں جس شخص میں ہوں اللہ سے شاکر و صابر لکھ دیتا ہے، جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے

اوپر والے کو دیکھتا ہے اور پھر اس کی اقتدا کرتا ہے، اور دنیا کے معاملے میں وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اور اللہ نے جو اس کو

اس پر فضیلت عطا کی ہے اس پر اللہ شاکر ادا کرتا ہے، تو اللہ سے شکر گزار صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے، اور جو شخص اپنے دین کے معاملے

میں اپنے سے کم تر کو اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے برتر کو دیکھتا ہے اور جو چیز اسے نہیں ملی اس پر افسوس کرتا ہے تو اللہ سے

شاکر و صابر نہیں لکھتا۔“

اور ابوسعید سے مروی حدیث: ”مہاجرین کی فقیر جماعت خوش ہو جاؤ“ فضائل القرآن کے باب کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۲۵۷: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: أَلَسْنَا مِنْ

فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَكِ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَلَكِ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ:

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۲۳۷۱) ☆ سیار بن حاتم: حسن الحدیث، وثقه الجمهور۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذی (۲۴۷۴) وقال: (صحيح)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۲۵۱۲) ☆ مثنی بن الصباح: ضعيف - ۵ حدیث ابی سعید تقدم (۲۱۹۸)۔

فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةَ وَلَا دَابَّةَ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا، فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسِّرُ اللَّهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۵۲۵۷: ابو عبد الرحمن جبلی بیان کرتے ہیں، میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، ایک آدمی نے ان سے سوال پوچھا: کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں؟ عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رات بسر کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تیرے رہنے کے لیے گھر ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم تو مال داروں میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے، انہوں نے فرمایا: تم تو بادشاہ ہو، عبد الرحمن نے کہا، تین آدمی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں اس وقت ان کے پاس تھا، انہوں نے کہا: ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، کوئی خرچہ ہے نہ سواری اور نہ ہی ساز و سامان، انہوں نے انہیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہو تو تم ہمارے پاس آنا، اللہ نے تمہارے لیے جو میسر فرمایا وہ ہم تمہیں عطا کریں گے، اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کریں گے؟ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: ہم صبر کرتے ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

۵۲۵۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلَقَةٌ مِنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَعُوذُ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَتْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ وَجُوهَهُمْ، فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ اسْفَرَّتْ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❀

۵۲۵۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ فقرا مہاجرین کا بھی ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ ان کے حلقے میں شامل ہو گئے، میں بھی اٹھ کر ان کی طرف چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”فقرا مہاجرین کو اس بات کی بشارت دی جائے جس سے ان کے چہرے خوش ہو جائیں، کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے چمکنے لگے، اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔

۵۲۵۹: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعِ: أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالذُّنُوبِ مِنْهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي، وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجِمَ وَإِنْ أَذْبَرْتُ، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا

❀ رواه مسلم (۳۷ / ۲۹۷۹)۔ ❀ صحيح، رواه الدارمي (۲ / ۳۳۹ ح ۲۸۴۷) [والنسائي في السنن الكبرى ۳ / ۴۴۳ ح ۵۸۷۶] وسنده حسن وله شاهد عند مسلم في صحيحه (۲۹۷۹)۔

أَسْتَلَّ أَحَدًا شَيْئًا، وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَيِّمٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثَرَ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ فَانْهَنُّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۲۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کے متعلق حکم فرمایا، آپ ﷺ نے مساکین سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کا مجھے حکم فرمایا، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں اور جو مجھ سے (دنیا کے لحاظ سے) برتر ہے اس کی طرف نہ دیکھوں، آپ نے مجھے صلہ رحمی کا حکم فرمایا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کروں اگرچہ وہ کڑوی ہو، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ کے (حق کے) بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈروں، اور آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) کثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ وہ (کلمات) عرش کے نیچے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔“

۵۲۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: الطَّعَامُ، وَالنِّسَاءُ، وَالطَّيِّبُ، فَاصَابَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا، أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطَّيِّبَ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں، کھانا، عورتیں اور خوشبو، آپ کو دو چیزیں مل گئیں اور ایک نہ مل سکی، آپ کو عورتیں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) اور خوشبو مل گئی لیکن (شکم سیر) کھانا نہ ملا۔“

۵۲۶۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُبِّبَ إِلَيَّ الطَّيِّبُ، وَالنِّسَاءُ، وَجَعَلْتُ قُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((حُبِّبَ إِلَيَّ)) ((مِنَ الدُّنْيَا)). ❁

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوشبو اور عورتیں میرے لیے پسندیدہ بنا دی گئی ہیں، اور میری آنکھوں کی بھندک نماز میں ہے۔“ احمد، نسائی، اور ابن جوزی نے ((حُبِّبَ إِلَيَّ)) کے بعد ((مِنَ الدُّنْيَا)) کا اضافہ نقل کیا ہے۔

۵۲۶۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((إِيَّاكَ وَالْتَنَعْمُ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُؤُوا بِالْمُتَنَعِمِينَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”زیادہ ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا، کیونکہ اللہ کے (مخلص) بندے زیادہ نعمت گزران نہیں ہوتے۔“

۵۲۶۳: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ)). ❁

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱۵۹ / ۵ ح ۲۱۷۴۵)۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۷۲ / ۶ ح ۲۴۹۴۴)۔

☆ **فِيهِ رَجُلٌ**: مَجْهُولٌ وَالحَدِيثُ الْآتِي (۵۲۶۱) يَغْنِي عَنْهُ۔ ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱۹۹ / ۳ ح ۱۳۰۸۸)۔

وَالنَّسَائِيُّ (۷ / ۶۱ ح ۳۳۹۱)۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۵ / ۲۴۳ ح ۲۲۴۵۶) [وَأَبُو نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ (۵ / ۱۵۵)۔

لأنه توفي قبل عمر رضي الله عنهما]۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ (۴۵۸۵)، نَسْخَةٌ مُحَقَّقَةٌ:

(۴۲۶۵) ☆ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ ضَعِيفٌ ضَعْفُهُ الْجُمْهُورُ وَ الرَّوَايَةُ شَكٌّ فِي سَمَاعِهِ مِنْ أَبِيهِ وَ السَّنَدُ مُنْقَطِعٌ۔

۵۲۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی طرف سے ملنے والے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔“

۵۲۶۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ جَاعَ أَوْ احتَاجَ، فَكَنَّمَهُ النَّاسُ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھوک میں مبتلا ہو یا کسی چیز کا ضرورت مند ہو اور اس نے اسے لوگوں سے چھپائے رکھا تو اللہ عز و جل پر حق ہے کہ وہ اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا فرمائے۔“ دونوں روایتوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

۵۲۶۵: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۲۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اپنے اس مؤمن عیال دار بندے کو پسند کرتا ہے جو ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتا۔“

۵۲۶۶: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجِئَءَ بِمَاءٍ قَدْ شَيْبَ بِعَسَلٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَطَيْبٌ، لَكِنِّي اسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعَى عَلَى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ: ((أَذْهَبْتُمْ طَيِّبِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا)) فَأَخَافُ أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَجَلْت لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ. رَوَاهُ رِزِينٌ ❁

۵۲۶۶: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو انہیں شہد ملا پانی پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا: یہ تو بہت اچھا ہے، لیکن میں اللہ عز و جل کا فرمان سنتا ہوں کہ اس نے ایک قوم کو ان کی شہوات پر معیوب قرار دیتے ہوئے فرمایا: ”تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیا کی زندگانی میں حاصل کر لیں اور تم نے ان سے استفادہ کر لیا۔“ میں تو ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب دنیا ہی میں ندرے دیا جائے، لہذا انہوں نے اسے نہ پیا۔

۵۲۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمَرٍ حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبِرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے فتح خیبر سے پہلے کبھی بھی سیر ہو کر کھجوریں نہیں کھائیں۔

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٠٥٤ ، نسخة محققة: ٩٥٨١) ☆ فيه أبو عبد الرحمن السلمي ضعيف جدًا، ولأعمش مدلس و عنعن إن صح السند إليه و علل أخرى -

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٤١٢١) ☆ فيه موسى بن عبيدة ضعيف والقاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران و فيه علة أخرى و له شاهد ضعيف جدًا -

❁ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) - ❁ رواه البخاري (٤٢٤٣) -

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

امید اور حرص کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۲۶۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ مَرَبَعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُّطًا صَعَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي هُوَ فِي الْوَسْطِ فَقَالَ: ((هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُطُ الصَّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۶۸: عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک مربع شکل خط کھینچا اور ایک خط (اس مربع کے) وسط میں اس سے باہر جاتا ہوا کھینچا اور کچھ اس وسط والے خط کے پہلو میں چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے اور فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل (موت) ہے، جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور جو باہر کی طرف نکل رہی ہے یہ اس کی امید ہے، اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط پیش آمدہ حادثات ہیں، اگر ایک اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ (دوسرا) اسے دبوچ لیتا ہے، اور اگر یہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ اسے دبوچ لیتا ہے۔“

۵۲۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا فَقَالَ: ((هَذَا الْأَمَلُ، وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کچھ خط کھینچے تو فرمایا: ”یہ امید ہے، اور یہ اس کی موت ہے، وہ اسی اثنا میں ہوتا ہے تو زیادہ قریب والا خط اچانک اس تک آ پہنچتا ہے۔“

۵۲۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ، وَيَسْبُبُ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جو ان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔“

۵۲۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا

❁ رواه البخاري (۶۴۱۷)۔

❁ رواه البخاري (۶۴۱۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۴۲۱) و مسلم (۱۰۴۷ / ۱۱۵)۔

وَطُولِ الْأَمَلِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کے بارے میں جوان ہی رہتا ہے: دنیا کی محبت کے بارے میں اور لمبی خواہشوں کے بارے میں۔“

۵۲۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْدَرَ اللَّهُ إِلَىٰ امْرِئٍ آخَرَ أَجَلَهُ حَتَّىٰ بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے اس شخص سے (تو بہ نہ کرنے اور نیک عمل نہ کرنے کا) عذر زائل کر دیا جس کی اجل کو موخر کیا حتیٰ کہ اسے ساٹھ سال تک پہنچا دیا۔“

۵۲۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَإِدْيَانٍ مِنْ مَالٍ لَا يَبْتَغِي ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرتا ہے، انسان کے پیٹ کو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

۵۲۷۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا نَكَتَ غَرِيْبٌ، أَوْ عَابِرٌ سَبِيلٍ، وَعَدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُورِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۲۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک پردہ کی یاراہ گیر ہو اور اپنے آپ کو اہل قبور (مردوں) میں سے شمار کرو۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۲۷۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا وَأُمِّي نُطِئُنُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ؟)) قُلْتُ: شَيْءٌ نُضَلِّحُهُ. قَالَ: ((الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ. ❁

۵۲۷۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو میں اور میری والدہ (اپنے مکان کے)

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۲۰) و مسلم (۱۰۴۶/۱۱۴)۔

❁ رواہ البخاری (۶۴۱۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۳۶) و مسلم (۱۰۴۹/۱۱۸)۔

❁ رواہ البخاری (۶۴۱۶)۔

❁ صحیح، رواہ احمد (۱۶۱/۲ ح ۶۵۰۲) و الترمذی (۲۳۳۵)۔

کسی حصہ کی لپائی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ! کیا ہو رہا ہے؟“ میں نے عرض کیا، ہم (مکان کے کسی) حصہ کی مرمت کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”معاملہ (موت) اس سے زیادہ تیز ہے۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۷۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُهْرِيقُ الْمَاءَ فَيَتَمِّمُ بِالْتُّرَابِ، فَاَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ يَقُولُ: ((مَا يَدْرِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ. ❁

۵۲۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی پیشاب کرتے تو مٹی سے تیم کرتے، میں عرض کرتا، اللہ کے رسول! پانی تو آپ کے قریب ہی ہے، آپ ﷺ فرماتے: ”مجھے کیا پتہ شاید کہ میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔“ شرح السنہ، اور ابن الجوزی نے کتاب ”الوفاء“ میں اسے روایت کیا ہے۔

۵۲۷۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ)) وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: ((وَأَنْتُمْ أَمَلَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۵۲۷۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی کے پاس رکھا، پھر کھولا تو فرمایا: ”اور وہاں اس کی آرزوئیں ہیں۔“

۵۲۷۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَزَ عَوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِ، وَآخَرَ أَبْعَدَ. فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا الْأَجَلُ)) أَرَاهُ قَالَ: ((وَهَذَا الْأَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الْأَمَلَ فَلِحَقِّهِ الْأَجَلُ دُونَ الْأَمَلِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. ❁

۵۲۷۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی، ایک اس کے پہلو میں اور ایک اس سے دور گاڑی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اجل ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آرزوئیں ہیں، وہ آرزوئیں حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے تو اس کی آرزو کے پورا ہونے سے پہلے اسے موت آ جاتی ہے۔“

۵۲۷۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُمْرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۲۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۳۲ ح ۴۰۳۱) [وَأحمد (۱ / ۲۸۸) وابن المبارك في الزهد: (۲۹۲) والطبراني في الكبير (۱۲ / ۲۳۸ ح ۱۲۹۸۷، بلون آخر) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن -

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۳۳۴) وقال: (حسن صحيح) - ❁ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۸۵ ح ۴۰۹۱) [وَأحمد (۳ / ۱۸ ح ۱۱۱۴۹) - ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۳۳۱) -

۵۲۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❊

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ فِي بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ.

۵۲۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں، اور اس (ساٹھ، ستر) سے تجاوز کرنے والے ان میں سے کم ہیں۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور عبد اللہ بن شخیر سے مروی حدیث باب عیادۃ المریض میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۲۸۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِينُ، وَالزُّهُدُ، وَأَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ، وَالْأَمَلُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❊

۵۲۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس امت کی پہلی صلاح (آخرت کا) یقین اور دنیا سے بے رغبتی ہے، جبکہ اس کا اول فساد بخل اور (لا محدود) آرزوئیں ہیں۔“

۵۲۸۲: وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ الزُّهُدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ، وَالْحَشَنِ، وَأَكْلِ الْجَشِبِ، إِنَّمَا الزُّهُدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ ❊

۵۲۸۲: سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”موٹا، جھوٹا کپڑا پہننے اور روکھا سوکھا کھانے کا نام دنیا سے بے رغبتی نہیں، بلکہ آرزوؤں کا کم ہونا دنیا سے بے رغبتی ہے۔“

۵۲۸۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهُدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: طَيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❊

۵۲۸۳: زید بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، دنیا سے بے رغبتی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: حلال کمائی اور امیدوں کا کم ہونا۔

❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۵۰) وقال: غریب حسن) وابن ماجہ (۴۲۳۶) ۵ حدیث عبد اللہ بن الشخیر تقدم (۱۴۶۹)۔ ❊ سندہ ضعیف، رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (۱۰۸۴۴)، نسخة محققة: (۱۰۳۵۰) ☆ فیہ أبو عبد الرحمن السلمی ضعیف جدًا و عبد اللہ بن لہیعة مدلس و عنعن إن صح السند إلیه و للحدیث لون آخر عند أحمد (الزهد ص ۱۰ ح ۵۱) و سندہ ضعیف لانقطاعه۔ ❊ إسنادہ ضعیف، رواہ البغوی فی شرح السنة (۱۴) / ۲۸۶ بدون سند ولم أجدہ مسندًا)۔ ❊ إسنادہ ضعیف، رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (۱۰۷۷۹)، نسخة محققة: (۱۰۲۹۳) ☆ زید بن الحسین مجهول: لم أجد من وثقه۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

اللہ کی اطاعت و عبادت کے لئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۲۸۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ)) فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۵۲۸۳: سعد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ ایسے مالدار کو پسند فرماتا ہے جو پرہیزگار، گم نام ہو۔“

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ”حسد صرف دو آدمیوں پر ہے“ باب فضائل القرآن میں بیان ہو چکی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۲۸۵: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسَنَ عَمَلُهُ)). قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۲۸۵: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا (یعنی قرآن و سنت کے مطابق) ہو۔“ اس شخص نے عرض کیا، سب سے برا شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل برا ہو۔“

۵۲۸۶: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَتَلَ أَحَدَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرَ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا، فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا قُلْتُمْ؟)) قَالُوا: دَعَوْنَا اللَّهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَإِنَّ صَلَاتَهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟)) أَوْ قَالَ: ((صِيَامُهُ بَعْدَ

❁ رواه مسلم (۱۱ / ۲۹۶۵) ۵ حدیث ابن عمر تقدم (۲۱۱۳)۔

❁ سندہ ضعیف، رواه احمد (۵ / ۴۰ ح ۲۰۶۸۶) و الترمذی (۲۳۳۰) وقال: حسن صحیح) و الدارمی (۲ / ۳۰۸

ح ۲۷۴۵-۲۷۴۶) ☆ علی بن زید بن جدعان ضعیف و حدیث الترمذی (۲۳۲۹) یعنی عنہ۔

صِيَامِهِ؛ لِمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۵۲۸۶: عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا، پھر دوسرا اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد فوت ہو گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کے لیے کیا دعا کی؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے ملائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی وہ نمازیں جو اس نے اس کی نمازوں کے بعد پڑھیں وہ کہاں گئیں؟ اور اس نے اس کے بعد جو عمل کیے وہ کہاں گئے؟“ یا فرمایا: ”اس نے اس کے بعد جو روزے رکھے تو وہ کہاں گئے؟“ ان دونوں کے مابین تو زمین و آسمان کے مابین فاصلے سے زیادہ فاصلہ ہے۔“

۵۲۸۷: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ؛ فَمَا أَلْدَى أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظَلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، وَأَمَّا أَلْدَى أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوهُ)) فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَلْدَى لِرَبْعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ رَحِمَهُ، وَيَعْمَلُ لِلَّهِ فِيهِ بِحَقِّهِ، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فَلَانٍ، فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقِّ، فَهَذَا بِأَحْسَبِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ، فَهُوَ رَيْبَةٌ وَوَزْرُهُمَا سَوَاءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ❁

۵۲۸۷: ابوبکر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تین خصلتیں ہیں، میں ان پر قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، تم اسے یاد کر لو، وہ چیزیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا، جس بندے کی حق تلفی کی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے، اور بندہ جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ اسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے، رہی وہ بات جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اس کو خوب یاد رکھنا۔“ پس فرمایا: ”دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس (علم) کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اس (علم) کے مطابق اللہ کی خاطر عمل کرتا ہو، یہ سب سے افضل درجہ ہے۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ نے علم دیا ہو لیکن اسے رزق نہ دیا ہو، اور وہ نیت کا اچھا ہے، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (مالدار) شخص کی طرح خرچ کرتا، ان دونوں کے لیے اجر برابر ہے، اور ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال عطا کیا لیکن علم نہیں دیا تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے، اور وہ نہ تو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحمی

کرتا ہے اور نہ ہی اسے حق کے مطابق خرچ کرتا ہے، یہ شخص انتہائی برے درجے پر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل (یعنی خرچ) کرتا، وہ صرف نیت ہی کرتا ہے جبکہ دونوں کا گناہ برابر ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۲۸۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)). فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يُوقِفُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۲۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ اسے کس طرح کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا: ”موت سے پہلے اسے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادیتا ہے۔“

۵۲۸۹: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۲۸۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانا شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیے، اور کم عقل شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش کے تابع کیا اور اللہ پر امید باندھ لی (کہ وہ غفور و رحیم) ہے۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۲۹۰: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِهِ آثَرُ مَاءٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: ((أَجَلٌ)) قَالَ: ثُمَّ خَاصَّ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطَيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ)). ❁ رَوَاهُ أَحْمَدُ

۵۲۹۰: نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر پر پانی (یعنی غسل) کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کو خوش طبع دیکھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر لوگوں نے مال داری کے متعلق غور و خوض کرنا شروع کر دیا (کیا وہ

❁ صحیح، رواه الترمذی (۲۱۴۲) وقال: (صحیح)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۲۴۵۹) وابن ماجه (۴۲۶۰) ☆ أبو بكر بن أبي مریم ضعيف مختلط۔

❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (۵ / ۳۷۲ / ۲۳۵۴۵) [ابن ماجه: (۲۱۴۱)]۔

جائز ہے یا ناجائز؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اس کے لیے مال داری میں کوئی مضائقہ نہیں، تقویٰ والے شخص کے لیے صحت مال داری سے بہتر ہے، اور حقیقی خوشی نعمتوں میں سے ہے۔“

۵۲۹۱: وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تَرَسُ الْمُؤْمِنِ، وَقَالَ: لَوْلَا هَذِهِ الدَّنَانِيرُ، لَتَمَنَّدَلْنَا هَوْلَاءِ الْمُلُوكِ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنْ احتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْدُلُ دِينَهُ، وَقَالَ: الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرْفَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۵۲۹۱: سفیان ثوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماضی میں مال ناپسندیدہ چیز تھی، جبکہ آج وہ مؤمن کی ڈھال ہے، اور فرمایا: اگر (ہمارے پاس) دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں بے وقعت سمجھتے، اور فرمایا: جس شخص کے ہاتھ میں مال ہو وہ اسے کارآمد بنائے (ضائع نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا دور ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہوا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو (حصول دنیا کے لیے) اپنا دین بیچ ڈالے گا، اور فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

۵۲۹۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيُّنَ أَبْنَاءِ السِّتِّينَ؟)) وَهُوَ الْعُمَرُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((أَوْلَكُمْ نِعْمٌ كُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَ كُمْ النَّذِيرُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت منادی کرنے والا منادی کرے گا: ساٹھ سالے کہاں ہیں؟“ اور یہ (ساٹھ سال) وہ عمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا ہم نے تمہیں عمر عطا نہیں کی تھی، جس نے نصیحت پکڑ لی تھی وہ نصیحت پکڑتا، اور تمہارے پاس آگاہ کرنے والے بھی آئے۔“

۵۲۹۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْ نَفَرْنَا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَاسْلَمُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَكْفِينِهِمْ؟)) قَالَ طَلْحَةُ رضی اللہ عنہ: أَنَا، فَكَانُوا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْنَا، فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ، فَاسْتَشْهَدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْنَا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ، فَاسْتَشْهَدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّلَاثُ عَلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هَوْلَاءِ الثَّلَاثَةِ فِي الْجَنَّةِ، وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ، وَالَّذِي اسْتَشْهَدَ آخِرًا يَلِيهِ وَأَوْلَهُمْ بَلِيهِ، فَدَخَلْنِي مِنْ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ؟! لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعْمَرُ فِي الْإِسْلَامِ، لِتَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ)). ❁

❁ **ضعیف مردود**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۲۹۱ بعد ۴۰۹۸ بدون سند ولم أجده مسنداً۔ وقوله من كان المال الى ترس المؤمن، رواه ابو نعيم في حلية الاولياء، (۶ / ۳۸۱) وسنده ضعيف جداً۔ فيه داؤد (رواد) بن الجراح وهو متروك وشطر الثاني رواه ابو نعيم ايضا في الحلية (۶ / ۳۸۱) وسنده ضعيف فيه جماعة لم اجد لهم توثيقاً يعتمد عليه۔

❁ **إسناده ضعيف جداً**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۲۵۴، نسخة محققة: ۹۷۷۳) ☆ فيه إبراهيم بن الفضل المخزومي: متروك و أبو بكر بن أبي دارم: كذاب و لكنه توبع، انظر المعجم الكبير للطبراني (۱۱ / ۱۷۷-۱۷۸ ح ۱۱۴۱۵)۔ ❁ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۱ / ۱۶۳ ح ۱۴۰۱) ☆ السنند مرسل وله طريق آخر عند البزار (۹۵۴ كشف الأستار) و أبي يعلى (۶۳۴) و سنده ضعيف۔

۵۲۹۳: عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو عذرہ کے تین آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو ان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اٹھالے؟“ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کے پاس تھے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ گیا اور وہ شہید ہو گیا، پھر آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہو گیا، پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہو گیا، راوی بیان کرتے ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا، جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا، چنانچہ اس سے مجھے اشکال پیدا ہوا تو میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ کے ہاں اس مؤمن سے افضل کوئی شخص نہیں جسے اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے کے لیے طویل عمر دی جائے۔“

۵۲۹۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ: إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرِمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَحَقَرَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَلَوْ دَأَّ أَنْهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزِدَّ مِنَ الْأَجْرِ وَالنَّوَابِ. رَوَاهُمَا أَحْمَدُ ❁

۵۲۹۳: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، ان سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اگر بندہ اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو وہ روز قیامت اس کو بھی حقیر سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تاکہ وہ اجر و ثواب میں اضافہ کر سکے۔“ دونوں روایات کو امام احمد نے نقل کیا ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

توکل اور صبر کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۲۹۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغِيرِ حِسَابٍ، هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت سے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“

۵۲۹۶: وَعَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَّمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ، فَقِيلَ هُوَ لَأَيَّ أُمَّتِكَ، وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بَغَيْرِ حِسَابٍ، هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). فِقَامَ عَكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)). ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۲۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ ایک نبی گزرے ان کے ساتھ آدمی تھا، ایک اور نبی تھا اور ان کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک اور نبی تھا ان کے ساتھ چند آدمی تھے، جبکہ کسی نبی کے ساتھ کوئی ایک بھی نہیں تھا، میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہوگی لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ہیں، پھر مجھے کہا گیا، دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، مجھے کہا گیا: اس طرف (دائیں، بائیں) دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق پر پھیلا ہوا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت، اور ان کے ساتھ ان کے آگے ستر ہزار ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو کہ بدشگونی لیتے تھے اور نہ دم جھاڑ کراتے تھے اور نہ ہی داغے تھے اور وہ صرف اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“ اتنے میں عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۷۲) و مسلم (۳۷۱ / ۲۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۷۵۲) و مسلم (۳۷۴ / ۲۲۰)۔

نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔“ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔“

۵۲۹۷: وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِمُرِّ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كَلَّةٌ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ صَرَّاءٌ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۲۹۷: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا ہر معاملہ اس کے لیے باعث خیر ہے، اور یہ چیز صرف مؤمن کے لئے خاص ہے، اگر اسے کوئی نعمت میسر آتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔“

۵۲۹۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ، إِحْرَاصٌ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتِعْنِ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنْ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۲۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوی مؤمن، ضعیف مؤمن سے بہتر ہے نیز وہ اللہ کو زیادہ پسند ہے، اور سب (مؤمنوں) میں خیر ہے، تو اپنے لیے نفع بخش چیز کے لیے محنت و کوشش کرو اور اللہ سے مدد طلب کرو اور عاجزی و سستی نہ کرو، اور اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو ایسے نہ کہو: اگر میں (اس طرح، اس طرح) کرتا تو اس طرح، اس طرح ہوتا، بلکہ ایسے کہو: اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا سو کیا، کیونکہ (لفظ) ”اگر“ عمل شیطان کھولتا ہے۔“

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۲۹۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقًّا تَوَكَّلْتُمْ لَرَزَقْتُمْ كَمَا يَرزُقُ الطَّيْرُ، تَعْدُو خِمَاصًا وَتَزُوحُ بِطَانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۲۹۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس پر توکل کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق فراہم کرے جس طرح وہ پرندوں کو رزق فراہم کرتا ہے، وہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کے وقت شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔“

۵۳۰۰: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ

❁ رواہ مسلم (۶۴/۲۹۹۹)۔ ❁ رواہ مسلم (۳۴/۲۶۶۴)۔

❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۳۴۴) وقال: (حسن صحيح) وابن ماجه (۴۱۶۴)۔

وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُمْكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُمْكُمْ عَنْهُ، وَانَّ الرُّوحَ الْاَمِيْنَ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَانَّ رُوْحَ الْقُدُسِ - نَفْسٌ فِي رُوْعِي اَنْ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاجْمَلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِطْءَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ وَالْبِيَهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَانَّ رُوْحَ الْقُدُسِ)). ❁

۵۳۰۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! ہر وہ چیز جو تمہیں جنت کے قریب کر دے اور تمہیں جہنم سے دور کر دے میں اس کے متعلق حکم دے چکا ہوں، اور ہر وہ چیز جو تمہیں جہنم کے قریب کر دے اور تمہیں جنت سے دور کر دے میں اس سے تمہیں منع کر چکا ہوں، بے شک روح الامین، اور ایک دوسری روایت میں ہے، بے شک روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس اپنا رزق پورا کیے بغیر فوت نہیں ہوگا، سن لو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے رزق تلاش کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اللہ کی نافرمانی کے ساتھ اسے طلب کرو، کیونکہ اللہ کے ہاں جو (انعامات) ہیں وہ تو محض اس کی اطاعت کے ذریعے ہی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔“ شرح السنہ، بیہقی فی شعبہ الایمان، البتہ امام بیہقی نے ”وَانَّ رُوْحَ الْقُدُسِ“ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۰۱: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الرَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنَّ الرَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقَى بِمَا فِي يَدِي اللَّهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصِبتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتَ لَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. ❁

۵۳۰۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی، حلال کو حرام کرنے اور مال ضائع کرنے کا نام نہیں، بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس چیز سے، جو کہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے، زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور یہ کہ نہ ہو تو مصیبت کے ثواب میں جب تو اس میں مبتلا کر دیا جائے، رغبت کرنے والا کہ وہ (مصیبت) تجھے نہ پہنچتی۔“ ترمذی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۳۰۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تَجَاهَلَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السَّنَةِ (۱۴/ ۳۰۳-۳۰۴ ح ۴۱۱۱) وَالْبِيَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ (۱۰۳۷۶)، نَسْخَةٌ مَحْفَقَةٌ: (۹۸۹۱) ☆ السَّنَدُ مَنْقُوعٌ، زَيْدُ الْاِيْمَانِي لَمْ يَدْرِكْ ابْنَ مَسْعُودٍ وَلِلْحَدِيثِ شَاهِدَانِ ضَعِيفَانِ - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲۳۴۰) وَابْنُ مَاجَةَ (۴۱۰۰) ☆ عمرو بن واقد: متروك - ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱/ ۲۹۳ ح ۲۶۶۹) وَالتِّرْمِذِيُّ (۲۵۱۶) وَقَالَ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر بیٹھا ہوا) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لڑکے! تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا، اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر، اور جان لے کہ اگر پوری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔“

۵۳۰۳: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَعَادَةَ ابْنِ آدَمَ رَضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرَكُهُ اسْتِحَارَةَ اللَّهِ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہو، انسان کی بد نصیبی ہے کہ وہ اللہ سے خیر طلب کرنا ترک کر دے اور انسان کی بد نصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہ ہو۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۳۰۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاءِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَطْلِقُونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ سَمْرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنَمَنَا نَوْمَةً، فَأَادَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاتًا. قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، ثَلَاثًا)) وَلَمْ يُعَاقِبْنِي، وَجَلَسَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے صحابہ کرام کو گھنے خاردار درختوں کی وادی میں دو پہر کو نیند (قیلولہ) نے آیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آرام کی غرض سے) یہاں پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام درختوں کے سائے کی تلاش میں الگ الگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکر کے درخت کے نیچے پڑاؤ ڈالا اور اپنی تلوار اس (درخت) کے ساتھ لٹکادی، اور ہم تھوڑی دیر کے لیے سو گئے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلانے لگے، ہم نے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❁ اسنادہ ضعیف، رواه أحمد (۱/ ۱۶۸ ح ۱۴۴۴) و الترمذی (۲۱۵۱) ☆ محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۹۱۰) و مسلم (۳۱۱/ ۸۴۳)۔

”اس نے، مجھ پر میری تلوار سنت لی جبکہ میں اس وقت آرام کر رہا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سوتی ہوئی تھی، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: ”اللہ (بچائے گا)۔“ آپ ﷺ نے اس کی کوئی سرزنش نہیں کی اور آپ بیٹھ گئے۔

۵۳۰۵: وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ الْأَسْمَاءِ عَيْلِيَّ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: ((اللَّهُ)) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: ((مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟)) فَقَالَ: كُنْ خَيْرًا اخِذْ. فَقَالَ: ((تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَعَاهِدُكَ عَلَى أَنْ لَا أَقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يَقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَيْلَهُ، فَأَتَى أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: جِئْتُمْكَ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. هَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيَّ وَفِي الرِّيَاضِ.

۵۳۰۵: اور ابو بکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں یوں روایت کی ہے، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ! تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار پکڑ کر فرمایا: ”تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟“ اس نے عرض کیا: آپ بہتر پکڑنے والے ہیں (یعنی معاف کر دیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ ﷺ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ سے نہ تو قتال کروں گا اور نہ آپ سے قتال کرنے والوں کا ساتھ دوں گا، آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا (اسے جانے دیا)، وہ (اعرابی) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں بہترین شخص کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ کتاب الحمیدی اور ریاض الصالحین میں اسی طرح ہے۔

۵۳۰۶: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفْتُهُمْ)) ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. ۵۳۰۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔“ جو شخص اللہ سے ڈر جائے تو وہ اس کے لیے (تمام مشکلات سے) نکلنے کی راہ پیدا فرمادے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے جس کے بارے میں اسے وہم و گمان بھی نہ تھا۔

۵۳۰۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ﴾. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۵۳۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت سکھائی: ”بے شک میں ہی رزق عطا کرنے والا، قوت و طاقت والا ہوں۔“ ابو داؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❖ **إسناده صحيح**، ذكره النووي في رياض الصالحين (٧٨ بتحقيقي) ورواه البيهقي في دلائل النبوة (٣/ ٣٧٥ - ٣٧٦ من طريق الإسماعيلي به و لعله أسلم بعد كما يظهر من كلامه و من أجله ذكر في الصحابة).

❖ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٨٤) وابن ماجه (٤٢٢٠) و الدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٨)

☆ **أعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر رضي الله عنه كما في التهذيب وغيره - صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٩٣) و الترمذي (٢٩٤٠).

۵۳۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحْوَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَخْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُخْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)). * رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جبکہ دوسرا کاروبار کیا کرتا تھا، کاروبار کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ سے شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تمہیں اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۳۰۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبَهُ الشُّعْبَ كُلَّهَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِآئٍ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشُّعْبَ)). * رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ *
۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک انسان کے دل کا ہر وادی میں حصہ ہے، جو شخص اپنے دل کو تمام حصوں کے پیچھے لگاتا ہے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں خواہ وہ اسے کسی بھی وادی میں ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ تمام حصوں سے کفایت کرجاتا ہے۔“

۵۳۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: لَوْ أَنَّ عِبِيدِي أَطَاعُونِي لَأَسَفْتَهُمُ الْمَطَرُ بِاللَّيْلِ، وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ أَسْمِعْهُمْ صَوْتِ الرَّعْدِ)). * رَوَاهُ أَحْمَدُ *
۵۳۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے رب عزوجل نے فرمایا: اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں رات کے وقت ان پر بارش برساؤں اور دن کے وقت ان پر سورج نکالوں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں۔“

۵۳۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى، فَوَضَعَتْهَا، وَإِلَى التَّنُورِ، فَسَجَرَتْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا، فَظَنَرَتْ فَاذًا الْجَفَنَةَ قَدًا مَتَلَأَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُورِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ، قَالَ: أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا؟ قَالَتْ امْرَأَتُهُ: نَعَمْ، مِنْ رَبَّنَا، وَقَامَ إِلَى الرَّحَى، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدْوُرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). * رَوَاهُ أَحْمَدُ *

۵۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنے اہل و عیال کے پاس گیا، جب اس نے ان کی (بھوک کی) ضرورت دیکھی تو وہ (عجز و انکساری کرنے کے لیے) صحرا کی طرف چلا گیا، جب اس کی اہلیہ نے دیکھا تو وہ چلکی کی طرف گئی تو اسے درست کیا

* !سنادہ حسن، رواہ الترمذی (۲۳۴۵)۔

* !سنادہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۴۱۶۶) ☆ فیہ صالح بن رزین: مجهول وقال الذهبي: "حديثه منكر" والسند ضعفه البوصيري من أجل صالح هذا۔ * !سنادہ ضعیف، رواہ أحمد (۲/ ۳۵۹ ح ۸۶۹۳) والحاکم (۴/ ۲۵۶) ☆ صدقة بن موسى الدقيقي السلمي ضعيف ضعفه الجمهور۔ * !سنادہ ضعیف، رواہ أحمد (۲/ ۵۱۳ ح ۱۰۶۶۷) (والطبراني في الأوسط (۵۵۸۴) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن عن محمد بن سيرين إلخ۔

اور تندور کی طرف گئی اور اسے جلایا، پھر اس عورت نے دعا کی، اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما، اس نے دیکھا کہ اچانک ٹب (آٹے سے) بھر چکا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ تندور کی طرف گئی تو اسے بھی (روٹیوں سے) بھرا ہوا پایا، راوی بیان کرتے ہیں، شوہر واپس آیا تو اس نے کہا، کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ اہلیہ نے کہا: جی ہاں! ہمارے رب کی طرف سے، وہ چکی کی طرف گیا (تاکہ اسے دیکھے) نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس (چکی کے پاٹ) کو نہ اٹھاتا تو وہ روز قیامت تک چلتی رہتی۔“

۵۳۱۲: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ)). رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ. ❁

۵۳۱۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔“

۵۳۱۳: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَادَمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۳۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے ہیں، ان کی قوم نے انہیں مارا اور لہوا لہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں، اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، کیونکہ وہ شعور نہیں رکھتے۔

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (۶ / ۸۶) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلّس بتدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل وللحديث شاهدان ضعيفان في الحلية (۷ / ۹۰، ۲۴۶) والكامل لابن عدي وغيرهما - ❁ متفق عليه ، رواه البخاري (۳۴۷۷) و مسلم (۱۰۵ / ۱۷۹۲)۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

ریا و شہرت کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۳۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ، وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً اللہ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔“

۵۳۱۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكَ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي، تَرَكَتُهُ وَشِرْكُهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔“

ایک اور روایت میں ہے: ”میں اس (عمل کرنے والے) سے بیزار ہوں، وہ (عمل) اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔“

۵۳۱۶: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ، وَمَنْ يَرَانِي يُرَانِي اللَّهُ بِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو (روز قیامت) اللہ اس شخص کو (لوگوں کے سامنے) ذلیل فرمائے گا (کہ اس نے اس نیت سے عمل کیا تھا) اور جو دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ اسے (لوگوں کو) دکھلا دے گا (کہ یہ شخص ریا کار ہے)۔“

۵۳۱۷: وَعَنْ أَبِي دَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ

❁ رواہ مسلم (۲۵۶۴ / ۳۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۹۸۵ / ۴۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۹۹) و مسلم (۲۹۸۷ / ۴۸)۔

النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ۵۳۱۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، آپ بتائیں، ایک آدمی نیکی کا کام کرتا ہے، اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، ایک دوسری روایت میں ہے، اس پر لوگ اسے پسند کرتے ہیں، (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ مؤمن کے لیے پیشگی بشارت ہے۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۳۱۸: عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَبِّبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِي عَمَلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۳۱۸: ابو سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ لوگوں کو روز قیامت، جس میں کوئی شک نہیں، (حساب کے لیے) جمع فرمائے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں، جسے اس نے اکیلے اللہ کے لیے کیا تھا، شریک بنایا تو وہ اپنا ثواب، اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرے، کیونکہ اللہ (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔“

۵۳۱۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَمِعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَرَهُ وَصَغَّرَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۳۱۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنے عمل کے متعلق لوگوں کو سنا تا ہے تو اللہ اس کے متعلق اپنی مخلوق کے کانوں تک سنا دیتا ہے اور وہ اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے۔“

۵۳۲۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو تو اللہ اس کے دل کو فخری کر دیتا ہے،

❁ رواہ مسلم (۲۶۴۲ / ۱۶۶)۔

❁ حسن، رواہ أحمد (۳ / ۴۶۶ ح ۱۵۹۳۲) [و الترمذي (۳۱۵۴) و ابن ماجه (۴۲۰۳)۔]

❁ صحيح، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۸۲۲، نسخة محققة: ۶۴۰۳) [و أحمد (۲ / ۱۶۲، ۲۱۲، ۲۲۳)۔]

☆ قلت: فيه رجل يقال له أبو يزيد وهو خيثة بن عبد الرحمن كما في حلية الأولياء (۴ / ۱۲۳) و مجمع الزوائد (۱۰ /

۲۲۲) فالحديث صحيح والحمد لله - ❁ سنده ضعيف، رواه الترمذي (۲۴۶۵) وقال: حسن غريب) وأحمد

(۵ / ۱۸۳ ح ۲۱۹۲۵) وللحديث الآتي يعني عنه) ☆ يزيد بن أبان الرقاشي زاهد ضعيف -

اور اس کے معاملے کو مجتمع فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس چلی آتی ہے، اور جس شخص کی نیت طلب دنیا ہو تو اللہ اس کی پیشانی پر فقر ثبت فرما دیتا ہے، اس کے معاملے کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا سے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔“

۵۳۲۱: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالِدَارِمِيُّ عَنْ أَبِي بَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ. ❁

۵۳۲۱: امام دارمی نے اسے ابان کی سند سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَايَ، إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَأَعَجَبَنِي الْحَالُ النَّبِيُّ رَأَى عَلَيَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۳۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ میں اپنے گھر میں اپنی جائے نماز پر ہوتا ہوں تو اچانک ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھے وہ اپنی حالت اچھی لگتی ہے جس میں وہ مجھے دیکھتا ہے، (کیا یہ بھی ریاکاری ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! اللہ تم پر رحم فرمائے، تمہارے لیے دو گنا اجر ہے، پوشیدہ کا اجر اور ظاہر کا اجر۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ فِي أَحْرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالذِّبْنِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّانِ مِنَ اللَّيْنِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذَّنَابِ، يَقُولُ اللَّهُ: أَبِي يَغْتَرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ؟ فَبِيَّ حَلَفْتُ لَا بَعَثَنَّ عَلِيٌّ أَوْلِيكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۵۳۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے بدلے میں دنیا طلب کریں گے، وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے بکری کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں (یعنی گفتگو) چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی، اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوں گے، اللہ فرماتا ہے، وہ دھوکے میں مبتلا ہیں (کہ میں انہیں مہلت دے رہا ہوں) یا وہ میرے خلاف جرأت کرتے ہیں، میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ایسے لوگوں پر انہی میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم و بردبار شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا۔“

۵۳۲۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ، فَبِيَّ حَلَفْتُ لَا تُبْحِنُهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيَّ يَغْتَرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

❁ صحیح، رواہ الدارمی (۱/ ۷۵ ح ۲۳۵) ☆ ابان ہو ابن عثمان و سندہ صحیح، وانظر سنن أبي داود (۳۶۶۰) و الترمذی (۲۶۵۶) و غیرہما۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواہ الترمذی (۲۳۸۴) [و ابن ماجہ (۴۲۲۶)] ☆ حبيب بن ابي ثابت مدلس و عنعن۔ ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواہ الترمذی (۲۴۰۴) ☆ فيہ يحيى بن عبيد الله متروك و أفحش الحاكم فرماہ بالوضع، قلت: رواية المتروك مثل رواية الكذاب، لا يستشهد به ولا يعتبر أبداً۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواہ الترمذی (۲۴۰۵) ☆ حمزة بن أبي محمد: ضعيف۔

۵۳۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی زبانیں چینی سے زیادہ شیریں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں، میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں! میں انہیں ایک فتنے میں مبتلا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم (عقل مند و بردبار) شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا، کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہوئے ہیں یا میرے خلاف جرأت کرتے ہیں؟“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنْ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ، وَإِنْ أَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک ہر چیز کے لیے رغبت و نشاط ہوتی ہے اور ہر رغبت و نشاط کے لیے ضعف و سستی بھی ہوتی ہے، اگر اس رغبت کے رکھنے والے نے میانہ روی رکھی اور افراط سے احتراز کیا تو اس کی (کامیابی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی مشہوری ہو جائے) تو اسے شمار نہ کرو۔“

۵۳۲۶: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے یہی شر کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے معاملے میں اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی شہرت ہو جائے) مگر وہ شخص جسے اللہ محفوظ رکھے۔“

الْفَضِيلَةُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۳۲۷: عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبَ يُوصِيهِمْ، فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالُوا: أَوْصِنَا. فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يَنْتَبِئُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلءٌ كَفَّ مِنْ دَمِ أَهْرَاقِهِ فَلْيَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۲۷: ابو تیممہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں صفوان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا اور جندب رضی اللہ عنہ انہیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے، انہوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کو سوا کرے گا (کہ یہ اس نیت سے عمل کرتا تھا) اور جو اپنی جان کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے مشقت میں مبتلا کر دے گا۔“ انہوں نے کہا: ہمیں وصیت فرمائیں:

❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۴۵۲) وقال: حسن صحيح غريب). ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ البیہقی فی شعب الإيمان (۶۹۷۸)، نسخة محققة: (۶۵۸۰) ☆ کلثوم بن محمد بن أبي سدرة الحلبي ضعيف على الراجح و عطاء بن أبي مسلم الخراساني عن أبي هريرة: مرسل - ❁ رواہ البخاری (۷۱۵۲).

انہوں نے فرمایا: انسان کے جسم سے اس کا پیٹ سب سے پہلے خراب ہوتا ہے، لہذا جو شخص استطاعت رکھتا ہو کہ وہ صرف حلال ہی کھائے گا تو اسے ایسے ہی کرنا چاہیے، اور جو شخص استطاعت رکھے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون، جو اس نے ناجائز بہایا ہو وہ حائل نہ ہو تو وہ ضرور ناجائز خون بہانے سے بچے۔

۵۳۲۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ: يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شَرُّكَ، وَمَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْفِيَاءَ الْأَحْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُتَفَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقْرَبُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ عِبْرَاءٍ مُظْلِمَةً)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۳۲۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف آئے تو انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتا ہوا دیکھ کر ان سے پوچھا: تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے وہ چیز رلا رہی ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے، اور جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی رکھی تو وہ شخص اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے میدان میں اتر آیا، بے شک اللہ ایسے نیک، متقی اور گم نام لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جاتا ہو اور اگر موجود ہوں تو انہیں مدعو نہیں کیا جاتا اور نہ انہیں قریب کیا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ ہر قسم کے گردوغبار سے دور ہیں۔“ (کسی فتنے کا شکار نہیں ہوتے)

۵۳۲۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَاحْسَنَ؛ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: هَذَا عَبْدِي حَقًّا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۳۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے تو اچھے طریقے سے پڑھتا ہے اور تنہائی میں نماز پڑھتا ہے تو بھی اچھے طریقے سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرا بندہ مخلص ہے۔“

۵۳۳۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اقْوَامٌ، إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، أَعْدَاءُ السِّرِّيَّةِ)). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ بِرَعْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). ❁

۵۳۳۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخری دور میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ ظاہری طور پر

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۳۹۸۹) والبيهقي في شعب الإيمان (۶۸۱۲)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۲۰۰) ☆ بقية مدلس وعنن وقال ابو حاتم: ”هذا حديث منكر، يشبه ان يكون من حديث عباد بن كثير“۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه احمد (۵ / ۲۳۵ ح ۲۲۴۰۵) ☆ فيه ابو بكر بن ابي مريم الغساني: ضعيف مختلط، رواه عن حبيب بن عبيد عن معاذ به و حبيب بن عبيد الرحبي لم يدرك سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع۔

دوست ہوں گے جبکہ باطنی طور پر دشمن ہوں گے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ کس طرح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایک دوسرے سے رغبت (یعنی مفاد) اور ایک دوسرے سے خوف (یعنی نقصان) کے پیش نظر ہوگا۔“

۵۲۳۱: وَعَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۳۳۱: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص دکھلاوے کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس نے شرک کیا، جو شخص دکھلاوے کی خاطر روزہ رکھتا ہے تو اس نے شرک کیا، اور جو شخص دکھلاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے تو اس نے شرک کیا۔“ دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۳۳۲: وَعَنْهُ، أَنَّهُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرْتُهُ، فَأَبْكَانِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اتَّخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجْرًا، وَلَا وَثْنًا، وَلَكِنْ يُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهْوَاتِهِ فَيَتْرِكُ صَوْمَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۳۳۲: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا، تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ چیز جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنی، میں نے اسے یاد کیا تو اس نے مجھے رلا دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہش کا اندیشہ ہے۔“ راوی بیان کرتا ہے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، البتہ وہ سورج کی چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی پتھر و صنم کی، بلکہ وہ اپنے اعمال کا دکھلاوا کریں گے، اور مخفی خواہش یہ ہے کہ ان میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا، لیکن اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش اس کے سامنے آجائے گی تو وہ اپنا روزہ توڑ دے گا۔“

۵۳۳۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟)) فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الشِّرْكَ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ، فَيَزِيدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَفَرٍ رَجُلٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۳۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم مسیح و دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق نہ بتاؤں جس کا مجھے، تمہارے متعلق، مسیح و دجال سے بھی

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۴/ ۱۲۶ ح ۱۷۲۷۰)۔ ❁ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۸۳۰)، نسخة محققة (۶۴۱۱) [و أحمد (۴/ ۱۲۳-۱۲۴) ۱] ☆ فيه عبد الواحد بن زيد البصري ضعيف متروك كما في الجرح والتعديل (۲۰/ ۶) وللحديث طريق آخر عند ابن ماجه (۴۲۰۵) وسنده ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة والأحاديث الصحيحة تخالفه في عبادة الأوثان۔ ❁ **حسن**، رواه ابن ماجه (۴۲۰۴)۔

زیادہ اندیشہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شُرک خفی، وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ (اسے دکھانے کے لیے) اپنی نماز لمبی کر دیتا ہے (آہستہ آہستہ لمبی قراءت کے ساتھ زیادہ وقت لگاتا ہے)۔“

۵۳۳۴: وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ)).
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ:
((يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا، فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا؟)). ❁

۵۳۳۳: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے متعلق شرک اصغر کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ریا کاری۔“

اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جس روز اللہ بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا تو وہ ان (ریا کاروں) کو فرمائے گا: انہی کی طرف چلے جاؤ جن کو تم دنیا میں (اپنے اعمال) دکھایا کرتے تھے، دیکھو کیا تم ان کے پاس جزا اور نیر و بھلائی پاتے ہو؟“

۵۳۳۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَأَنَّهَا مَا كَانَ)). ❁

۵۳۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی کسی ایسی چٹان میں کوئی عمل کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں، تو اس کا یہ عمل جیسا بھی ہو لوگوں پر آشکار ہو جاتا ہے۔“

۵۳۳۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ، أَظْهَرَ اللَّهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ)). ❁

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی کوئی نیک یا بد خصلت چھپی ہوئی ہو تو اللہ اس سے کوئی علامت ظاہر فرمادے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔“

۵۳۳۷: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَتَمَّا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ مَنْافِي يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجُورِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۵/ ۴۲۸ ح ۲۴۰۳۶) والبيهقي في شعب الإيمان (۶۸۳۱، نسخة محققة: ۶۴۱۲)۔

❁ إسناده حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۹۴۰، نسخة محققة: ۶۵۴۱) [وأحمد (۳/ ۲۸) والحاكم

(۴/ ۳۱۴ ح ۷۸۷۷) وابن حبان (الإحسان: ۵۶۷۸/ ۵۶۷۹) وابن وهب صرح بالسمع عنده أو أصله عند ابن ماجه

(۴۱۶۷)۔ ❁ إسناده ضعيف جداً، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۶۹۴۲، نسخة محققة: ۶۵۴۳) ☆ فيه

حفص بن سليمان: متروك۔ ❁ حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۷۷۷، نسخة محققة: ۱۶۴۱)

أو أحمد (۱/ ۲۲ ح ۱۴۳ وسنده حسن)۔

۵۳۳۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس امت کے ہر منافق کا اندیشہ ہے کیونکہ وہ بات حکمت کے ساتھ کرتا ہے جبکہ عملی طور پر ظلم کرتا ہے۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۵۳۳۸: وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ اتَّقَبَلُ، وَلَكِنِّي اتَّقَبَلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ، فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۳۳۸: مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں دانا کے سارے کلام کو قبول نہیں کرتا، لیکن میں اس کی نیت اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں، اگر اس کی نیت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنے لیے حمد و وقار قرار دے دیتا ہوں اگرچہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔“

❁ **!سندہ ضعیف** ، رواه الدارمي (۱/۷۹ ح ۲۵۸) ☆ فيہ صدقة بن عبد اللہ بن مہاجر بن حبیب: مجهول ، والمہاجر ليس صحابياً و لعله المہاصر بن حبیب كما في النسخة المحققة فالسند مع ضعفه مرسل۔

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

رونے اور ڈرنے کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۳۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضي الله عنه: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۳۹: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، ابو القاسم رضي الله عنه نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (نافرمانوں کے عذاب کے متعلق) جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔“

۵۳۴۰: وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللَّهِ لَا أَدْرِي، وَاللَّهِ لَا أَدْرِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۴۰: ام علاء انصاریہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا جبکہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟“

۵۳۴۱: وَعَنْ جَابِرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، وَرَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِمِيَّ يَجْرُقُضْبَةً فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۴۱: جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے سامنے جہنم کی آگ پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو اس کی ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، اس نے اسے نہ خود کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا سکے اسی حال وہ بھوکی مر گئی، اور میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم ایجاد کی۔“

۵۳۴۲: وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَعَا يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ، فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذِهِ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِيهِ: الْإِبْهَامَ

❁ رواه البخاري (٦٤٨٥)۔

❁ رواه البخاري (١٢٤٣)۔

❁ رواه مسلم (٩/٩٠٤)۔

وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَنُهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبْتُ)).
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۳۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کے لیے اس شر کے سبب تباہی ہے جو کہ قریب پہنچ چکی ہے؟ آج یا جوج ماجوج کا بند اس قدر کھول دیا گیا۔“ اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں، انگوٹھے اور انگشت شہادت سے حلقہ بنایا، زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے جبکہ صالح لوگ ہم میں موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، جب فسق و فجور زیادہ ہو جا۔۔۔ گا۔“

۵۳۴۳: وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ، أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالنَّخْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عِلْمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: إِرْجِعْ إِلَيْنَا عَدَا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ الْعِلْمَ، وَيَمْسَخُ آخِرِينَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ: ((الْحِرَّ)) بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْدِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحَمِيدِيُّ وَأَبْنُ الْأَثِيرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. وَفِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِي شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ: ((تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ)).
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۴۳: ابو عامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو خز (ہلکی قسم کا ریشم) اور عام ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے، اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن کی طرف اتریں گے ان کے ساتھ ان کے مویشی آئیں گے، ایک آدمی کسی ضرورت کے تحت ان کے پاس آئے گا، تو وہ کہیں گے، کل آنا، اللہ انہیں راتوں رات عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا جبکہ باقی لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے روز قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دے گا۔“ بخاری۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ”خز“ کے بجائے ”حر“ ہے اور یہ تصحیف ہے، جبکہ صحیح ”خز“ ہے، الحمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اسی کو راجح قرار دیا ہے، اور کتاب الحمیدی میں امام بخاری کی سند سے، اور اسی طرح بخاری کی شرح للخطابی میں ہے: ((تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ))

۵۳۴۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا آصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بَعَثْنَا عَلَىٰ أَعْمَالِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۴۶) و مسلم (۱۸۸۰/۲)۔

❁ رواه البخاري (۵۵۹۰) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (۳/ ۴۵۳ ح ۴۱۱۳) و اخطأ من ضعفه۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۷۱۰۸) و مسلم (۲۸۷۹/۸۴)۔

۵۳۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو تمام لوگ اس عذاب کی پلیٹ میں آجاتے ہیں، پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق (روز قیامت) اٹھائے جائیں گے۔“

۵۳۴۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَآمَاتٍ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بندہ اپنے آخری عمل پر، جس پر وہ فوت ہوا، اٹھایا جائے گا۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۳۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا خواب غفلت میں ہو، اور نہ ہی جنت کی نعمتوں و سرور کے مثل کوئی چیز دیکھی ہے جس کا چاہنے والا خواب غفلت میں ہو۔“

۵۳۴۷: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَلَبِ السَّمَاءَ وَحَقُّ لَهَا أَنْ تَاطَّ، وَالْيَدَى نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا فِيهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعِ أَصَابِعِ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاصِعٌ جِبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ، وَاللَّهُ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَدَدْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ)). قَالَ أَبُو ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: يَلْبَسْنِي كُنْتُ شَجْرَةً تُعْضَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۳۳۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، آسمان نے آواز نکالی اور اسے چرچرانے کی آواز نکالنی بھی چاہیے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہاں ہر چار انگشت پر فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کے حضور سر بسجود ہے، اللہ کی قسم! اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسوار زیادہ روؤ، تم بستروں پر عورتوں (بیویوں) سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور تم صحراؤں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ کے حضور (دعاؤں کے ذریعے) آہ وزاری کرو۔“ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش! میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

۵۳۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَافِ ادْلَجَ، وَمَنْ ادْلَجَ بَلَغَ الْمُنْزِلَ. أَلَا إِنَّ سَلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سَلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (رات کے آخری حصے میں سفر کرنے سے) ڈرتا ہو

❁ رواہ مسلم (۲۸۷۸/۸۳) - ❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۶۳۳) وقال: حسن صحيح-

❁ حسن، رواہ أحمد (۵/۱۷۳ ح ۲۱۸۴۸) والترمذی (۲۳۲۱) وقال: حسن غریب (وابن ماجہ (۴۱۹۰)).

❁ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۵۰) وقال: حسن غریب ☆ یزید بن سنان: ضعیف ضعفه الجمهور و ضعفه راجح -

وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر کا آغاز کرتا ہے اور جو شخص رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرتا ہے تو وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، سن لو! اللہ کا سامان قیمتی ہے، سن لو! اللہ کا سامان جنت ہے۔“

۵۳۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابِيهِقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. ❁

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ، اس کا ذکر عظیم الشان ہو، فرمائے گا: ہر اس شخص کو جہنم کی آگ سے نکال دو جس نے (اخلاص کے ساتھ) کسی ایک روز بھی مجھے یاد کیا ہو یا وہ کسی جگہ مجھ سے ڈرا ہو۔“

۵۳۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ» أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ: ((لَا، يَا ابْنَتَ الصِّدِّيقِ، وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت: ”وہ لوگ دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں، اور اس پر ان کے دل خوفزدہ ہیں۔“ کے متعلق دریافت کیا، کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ وہ ان سے قبول نہ ہو، یہی لوگ نیکوں میں جلدی کرتے ہیں۔“

۵۳۵۱: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللَّهَ، اذْكُرُوا اللَّهَ، اذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتِ الرَّاجِحَةُ، تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۵۳۵۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ”لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، زلزلہ آنے والا ہے، اس کے متصل بعد دوسرا زلزلہ آنے والا ہے، اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آگئی اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آگئی۔“

۵۳۵۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَانَتْهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ: ((أَمَا أَنْتُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى، الْمَوْتُ، فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ، الْمَوْتُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَابَيْتُ الْعُرْبِيَّةَ، وَأَنَابَيْتُ الْوَحْدَةَ، وَأَنَابَيْتُ التُّرَابَ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لِأَحَبَّ مِنْ يَمْسِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى. فَأَذِ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ)). قَالَ: ((فَيَتَسِعُ لَهُ مَدَبَصْرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۹۴) وقال: حسن غريب) والبيهقي في كتاب البعث والنشور (لم أجده ورواه في شعب الإيمان (۷۴۰) [والحاكم (۷۰/۱)] - ❁ حسن، رواه الترمذي (۲۶۷۵) وابن ماجه (۴۱۹۸)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۴۵۷) وقال: حسن) ☆ سفیان الثوري مدلس ولم أجد تصريح سماعه في هذا الحديث۔

الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَا بَعْضَ مَنْ يَمْسِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَاذْ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ)). قَالَ: ((فَلَيْتَنِي عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَاذْ خَلَّ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ. قَالَ: ((وَيُقَيِّضُ لَهُ سَبْعُونَ تَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتُ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسُهُ وَيَخْدِشُهُ حَتَّى يُفْضِي بِهِ إِلَى الْحِسَابِ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۵۲: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا وہ ہنس رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! اگر تم لذتوں کو قطع کر دینے والی (موت) کا کثرت سے ذکر کرتے تو وہ تمہیں اس چیز (ہنسنے) سے، جو میں نے دیکھی، تمہیں باز رکھتی، تم لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز کہتی ہے: میں غیر مانوس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، اور جب بندہ مؤمن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتی ہے، سن لو! میری سطح پر چلنے والے افراد سے تو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا، آج تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھے گا۔“ فرمایا: ”وہ اس کی حد نظر تک اس کے لیے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور جب فاجر بندہ یا کافر شخص دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے: تیرے لیے کسی قسم کا خیر مقدم نہیں، سن لے! میری سطح پر چلنے والے تمام افراد سے تو مجھے زیادہ ناپسند تھا، تو آج میرے سپرد کیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔“ فرمایا: ”وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ کیفیت کر کے دکھائی کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں، اور فرمایا: ”اس پر ستر اتر دے مسلط کر دیے جائیں گے، اور اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو وہ (زمین) رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اگائے، وہ اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے حتیٰ کہ اسے حساب تک پہنچا دیا جائے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر تو باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“

۵۳۵۳: وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ شَبَّتَ. قَالَ: ((شَبَّيْتَنِي سُورَةُ هُودٍ وَأَخَوَاتُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۵۳: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔“

❁ !سنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۶۰) ☆ عبید اللہ بن الولید الوصافی: ضعیف و عطیة العوفی ضعیف مدلس و لبعض الحدیث شواہد۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (فی الشمائل: ۴۲) و الطبرانی فی الکبیر (۲۲/۱۲۳ ح ۳۱۷) ☆ أبو إسحاق عنعن وانظر الحدیث الآتی (۵۳۵۴)۔

۵۳۵۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ شَبْتِ. قَالَ: ((شَيْبَتِي هُوَ دُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُونٌ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. * وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ)) فِي كِتَابِ الْجِهَادِ.

۵۳۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساء لون اور سورہ شمس نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔“ ترمذی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔“ باب الجہاد میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۳۵۵: عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالَ هِيَ آدَقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمُؤَيَّقَاتِ، يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *.

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں (یعنی نہایت معمولی ہیں) جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم انہیں مہلک شمار کیا کرتے تھے۔

۵۳۵۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِيَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالِدَارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ *.

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بھی اجتناب کرو کیونکہ ان گناہوں کے لیے بھی اللہ کی طرف سے (عذاب کا) مطالبہ کرنے والا ہے۔“

۵۳۵۷: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ تَذَرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسْرُكَ أَنْ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَجَرْتَنَا مَعَهُ وَجَاهَدْنَا مَعَهُ وَعَمَلْنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَلْنَا؟ وَأَنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمَلْنَا بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كِفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي: لَا وَاللَّهِ! قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا. وَأَسْلَمَ عَلَيَّ أَيْدِينَا بِشَرِّ كَثِيرٍ وَإِنَّا لَنَرُجُو ذَلِكَ. قَالَ أَبِي: وَلَكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ! لَوِ دِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَلْنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمَلْنَا بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كِفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ. فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ! كَانَ خَيْرًا

* سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۲۹۷) ☆ أبو إسحاق عنعن وللحديث شواهد ضعيفة وروی الطبرانی فی الكبير (۱۷ / ۲۸۶-۲۸۷ ح ۷۹۰) بسند حسن عن عقبه بن عامر رضي الله عنه ان رجلاً قال: يا رسول الله! شبت؟ قال: ((شيتني هود واخواتها.)) وهو يعني عنه - ۵ حديث أبي هريرة: لا يليج النار، تقدم (۳۸۲۸).

* رواه البخاري (۶۴۹۲).

* صحيح، رواه ابن ماجه (۴۲۴۲) والدارمي (۲ / ۳۰۳ ح ۲۷۲۹) والبيهقي في شعب الإيمان (۷۲۶۱).

مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۵۷: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں، انہوں نے فرمایا: میرے والد نے آپ کے والد سے کہا: ابوموسیٰ! کیا یہ بات تمہیں خوش کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہمارا اسلام، آپ کی معیت میں ہماری ہجرت اور آپ کی معیت میں ہمارا جہاد اور آپ کے ساتھ ہم نے جو بھی عمل کیے وہ ہمارے لیے ثابت و برقرار رہیں، اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو عمل کیے ہیں، ہم ان میں برابر برابر (گناہ نہ ثواب) رہ جائیں؟ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، بہت سے نیک کام کیے اور بہت سے لوگوں نے ہمارے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا، اور ہم ان کاموں کے ثواب کی امید رکھتے ہیں، میرے والد نے کہا: لیکن میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر رضی اللہ عنہ کی جان ہے! یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ اعمال (جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے) ہمارے لیے ثابت رہیں، اور وہ تمام اعمال جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیے، ان میں ہم برابر برابر نجات پا جائیں، میں (ابو بردہ) نے کہا: بے شک آپ کے والد (عمر رضی اللہ عنہ)، اللہ کی قسم! میرے والد سے بہتر تھے۔

۵۳۵۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْعِ: خَشْيَةِ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي، وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي، وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي، وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا، وَنَطْقِي ذِكْرًا، أَوْ نَظْرِي عِبْرَةً، وَأَمْرًا بِالْعُرْفِ)) وَقِيلَ: ((بِالْمَعْرُوفِ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۵۳۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا: پوشیدہ و علانیہ ہر حالت میں اللہ کا ڈر رکھنا، غضب و رضا میں حق بات کرنا، فقر و مال داری میں میانہ روی اختیار کرنا، جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کے ساتھ تعلق قائم کروں، جو شخص مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں، جس شخص نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کروں، میرا خاموش رہنا غور و فکر کا پیش خیمہ ہو، میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو، اور یہ کہ میں نیکی کا حکم دوں۔“

۵۳۵۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنِيهِ دَمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يَصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرُوجِهَا إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۳۵۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے پیش نظر آنسو نکل آئیں، خواہ وہ کبھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ اس کے چہرے پر آجائیں تو اللہ اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے۔“

❁ رواہ البخاری (۳۹۱۵)۔ ❁ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) وله شاهد عند ابن أبي الدنيا في اصلاح المال (۳۲۸) عن داود رضی اللہ عنہ من قوله وسنده ضعيف جداً۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (۴۱۹۷) ☆ حماد بن أبي حميد: ضعيف، اسمه محمد (تقدم: ۵۳۰۳) وهذا الحديث من أجله ضعفه البوصيري۔

بَابُ تَغْيِيرِ النَّاسِ

لوگوں میں تغیر و تبدل کا بیان

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۳۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَّ النَّاسَ كَمَا لِابْلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۳۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ (اپنے حالات و صفات کے اختلاف کے لحاظ سے) ان سواؤنٹوں کی طرح ہیں جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔“

۵۳۶۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَتَبْعَنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شَبْرًا بِشَبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جِحْرَ صَبِّ تَبِعْتُمُوهُمْ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۳۶۱: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی و موافقت کرو گے جس طرح باشت باشت کے برابر اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کی موافقت کرو گے۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! (پہلے لوگوں سے مراد) یہود و نصاریٰ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر اور کون ہیں؟“

۵۳۶۲: وَعَنْ مِرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُقْفَالَةٌ كَحُقْفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ، لَا يَبَالِيهِمُ اللَّهُ بِأَلَّةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *
 ۵۳۶۲: مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے، اور بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے جیسے جو کا بھوسہ یا کھجور کا کچر باقی رہ جاتا ہے جن کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔“

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۳۶۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ وَحَدَمَتْهُمُ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ

* متفق علیہ، رواه البخاري (۶۴۹۸) و مسلم (۲۳۲ / ۲۵۴۷)۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (۳۴۵۶) و مسلم (۶ / ۲۶۶۹)۔

* رواه البخاري (۴۱۵۶)۔

أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ، سَلَطَ اللَّهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊
 ۵۳۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میری امت تکبرانہ چال چلے گی اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس و روم کے شہزادے ان کے خادم بن جائیں گے تو اللہ اس (امت) کے برے لوگوں کو ان کے اچھے لوگوں پر مسلط فرمادے گا۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۶۴: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، تَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۵۳۶۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرو گے، باہم قتل و غارت نہیں کرو گے اور تمہارے برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث نہیں بن جائیں گے۔“

۵۳۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالْدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❊

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ذلیل و کمینہ شخص دنیا (کے مال و متاع اور عہدہ و منصب) سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوگا۔“

۵۳۶۶: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بَفَرْوٍ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ التَّعَمَّةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكُمْ إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ؟ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ؟ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةً وَرَفَعَتْ أُخْرَى، وَسَتَرْتُمْ بِيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكُعْبَةُ؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِمَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤَنَّةَ، قَالَ: ((لَا، أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۵۳۶۶: محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا: ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ان پر صرف ایک ہی چادر تھی جس پر چہرے کے پوند لگے ہوئے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ان کی سابقہ نعمتوں والی حالت اور آج کی حالت کا فرق دیکھ کر رونے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم میں سے کوئی شخص دن کے پہلے پہر ایک جوڑا پہنے گا اور دن کے دوسرے پہر دوسرا جوڑا پہنے گا، اس کے دسترخوان پر ایک طشتی رکھی جائے

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۲۶۱) ☆ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف وروی ابن حبان فی صحیحہ (الإحسان):
 (۶۷۱۶/۶۶۸۱) أن النبي ﷺ قال: ((إذا مشيت أمتي المطيطاء وخذ متهم فارس و الروم سلط بعضهم على بعض.))
 وسندہ حسن و هو یغنی عنہ - ❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۲۱۷۰) وقال: (حسن)۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۲۲۰۹) وقال: (حسن) و البیهقی فی دلائل النبوة (۶/۳۹۲)۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۷۶) وقال: (حسن غریب) ☆ فیہ ”من سمع“ و هو مجهول۔

گی اور دوسری اٹھائی جائے گی، اور تم اپنے گھروں کو (پردوں اور سجاوٹ کی چیزوں سے) اس طرح ڈھانپو گے جس طرح کعبہ کو (غلافوں کے ساتھ) ڈھانپا جاتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہم آج کی نسبت بہتر ہوں گے، ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور ہم کام کاج سے فارغ کر دیے جائیں گے (ملازم کام کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اس وقت کی نسبت آج تم بہتر ہو۔“

۵۳۶۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. ❁

۵۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس وقت اپنے دین پر قائم رہنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔“ ترمذی، اور فرمایا: اس حدیث کی سند غریب ہے۔

۵۳۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَمْرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَأَعْيَانُكُمْ سَمَحَاءَكُمْ، وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ؛ فَظَهَرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَإِذَا كَانَ أَمْرَاءُكُمْ بَشَرًاكُمْ، وَأَعْيَانُكُمْ بَخْلَاءَكُمْ، وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءِكُمْ؛ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۳۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے امراء وہ ہوں گے جو تم میں سب سے بہتر ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ سخی اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہوگی (یعنی زندگی موت سے بہتر ہوگی) اور جب تمہارے حکمران برے لوگ ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ بخیل اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہوگا۔“ (موت زندگی سے بہتر ہوگی) ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۶۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكِلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا)) فَسَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ، كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غَنَاءٌ كَغَنَاءِ السَّيْلِ، وَلَكِنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمُهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْعُدَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنُ)). قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابِيهَيْقِي فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❁

۵۳۶۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ (گمراہ) قومیں تمہارے خلاف (لڑنے کے لیے) دوسری قوموں کو بلائیں جس طرح کھانے والے کھانے کے برتن کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔“ کسی نے عرض کیا: اس روز ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اس روز تم زیادہ ہو گے، لیکن تم سیلاب کی

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۲۶۰) ☆ عمر بن شاکر ضعیف و حدیث الترمذی (۳۰۵۸) یغنی عنہ۔

❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۲۶۶) ☆ صالح بن بشیر المري ضعیف و فیہ علة أخرى۔

❁ حسن، رواہ أبو داود (۴۲۹۷) [وعنه] والبیہقی فی دلائل النبوة (۶/ ۵۳۴)۔

جھاگ کی طرح ہو گے، اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہ بن ڈال دے گا۔“ کسی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ بن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔“

الْفَضْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۷۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزَّيْنَةَ فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمْ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلِطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۵۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس قوم میں خیانت عام ہو جائے تو اللہ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے، جس قوم میں زنا پھیل جائے تو ان میں اموات بڑھ جاتی ہیں، جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان سے رزق روک لیا جاتا ہے، جو قوم ناحق فیصلے کرنے لگے تو ان میں قتل عام ہو جاتا ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۴۶۰ ح ۱۰۱۳) ☆ **السند فيه بلاغ**، أي هو غير متصل و حديث ابن ماجه (۴۰۱۹ حسن بتحقيقه): ”يا معشر المهاجرين خمس اذا ابتليتم بهن“ إلخ يغني عنه۔

بَابُ الْإِنذَارِ وَالتَّحذِيرِ

ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۳۷۱: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ اتَّهَمُوا الشَّيَاطِينَ، فَاجْتَلَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَأُ هُ نَانِمًا وَيَقْطَانُ، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ إِذَا يَلْغُوا رَأْسِي، فَيَدْعُوهُ حَبْزَةٌ، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجْتُكَ وَأَغْزِهِمْ نَعْرَكَ، وَأَنْفِقْ فَسَنْفِقُ عَلَيْكَ، وَأَبْعُثْ جَيْشًا نَبْعُثُ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۷۱: عیاض بن حمار مجاشعی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”سن لو! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس سے، جو اس نے مجھے آج تعلیم دی ہے، وہ چیزیں سکھاؤں جو تم نہیں جانتے، وہ تمام مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو حنفا (باطل) سے دور رہنے والے اور حق قبول کرنے کے لیے تیار رہنے والے) پیدا کیا ہے، بے شک شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور وہ انہیں ان کے دین سے دور کر دیتے ہیں، اور میں نے ان کے لیے جو حلال کیا تھا وہ ان چیزوں کو ان پر حرام کر دیتے ہیں، اور وہ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری، بے شک اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو اس نے اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے سوا ان کے عرب و عجم کو مغضوب ٹھہرا دیا، اور فرمایا: میں نے آپ کو صرف اس لیے مبعوث کیا ہے تاکہ میں آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے (آپ کی قوم کو) آزماؤں، میں نے آپ پر کتاب اتاری جسے پانی نہیں دھوسکتا (نا قابلِ تمنتخ ہے)، آپ اسے سوتے جاگتے پڑھیں گے، بے شک اللہ نے مجھے قریش کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی بنا دیں گے، فرمایا: آپ انہیں نکال دیں جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا تھا آپ ان سے جہاد کریں، ہم آپ کو تیار کریں گے، آپ خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا، آپ لشکر بھیجیں، ہم بھی اس کی مثل (فرشتوں کے) پانچ لشکر بھیجیں گے، اور آپ ﷺ اپنے اطاعت گزاروں کے

ساتھ اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کریں۔“

۵۳۷۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، صَعَدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّفَا فَجَعَلَ ينادي: ((يَا بَنِي قَهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!)) لِبَطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ كَلِمَةً لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ)). فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبَّ لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، الْهَذَا جَمَعْتَنَا! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَادَى: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَأَنْطَلَقَ يَرْبُؤًا أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ، فَجَعَلَ يَهْتَفُ: يَا صَبَاحَاهُ!)). ❀

۵۳۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ”اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔“ نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ کر آواز دینے لگے: بنو قہر! بنو عدی! (جو کہ قریش کے قبیلے ہیں) حتیٰ کہ وہ اکٹھے ہو گئے، تو فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟“ انہوں نے کہا: جی، ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں عذاب شدید سے پہلے تمہیں آگاہ کرنے والا ہوں۔“ ابولہب نے کہا: باقی ایام میں تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا، تب سورت ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ ”ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے۔“ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ نے آواز دی ”بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ اپنے اہل و عیال کو بچانے چلا تو اسے اندیشہ ہوا کہ وہ (دشمن) اس پر سبقت لے جائیں گے تو وہ (دشمن کی اطلاع دینے کے لیے) زور زور سے کہتا ہے: یا صباحاہ۔“

۵۳۷۳: وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ دَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: ((يَا بَنِي كَعْبٍ بَنِ لَوْيٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مِرَّةَ بَنِ كَعْبٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ! انْقِدِي نَفْسِكَ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابَلَهَا بِبَلَا لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا)). ❀

۵۳۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ”اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔“ نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۷۷۰) و مسلم (۳۵۵ / ۲۰۸ و ۳۵۳ / ۲۰۷)۔

❀ رواہ مسلم (۳۴۸ / ۲۰۴) و حدیث ”یا معشر قریش“ الخ متفق علیہ (البخاری: ۲۷۵۳ و مسلم: ۳۵۱ / ۲۰۶)۔

قریش کو آواز دی، وہ سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے عام و خاص سبھی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے بنی کعب بن لوی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے آزاد کرالو، اے بنو مرہ بن کعب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو عبد شمس! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، بنو عبد المطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ جو حق قرابت ہے میں اسے احسان کے ساتھ نبھاؤں گا۔“

اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو (ایمان کے ساتھ آگ سے) بچاؤ، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، بنو عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو لو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔“

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۳۷۴: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْأُخْرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتْنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۳۷۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری یہ امت، امت مرحومہ (جس پر رحم کیا گیا) ہے، اس پر آخرت میں (شدید) عذاب نہیں، دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہوگا۔“

۵۳۷۵-۵۳۷۶: وَعَنْ أَبِي عَيْنِدَةَ، وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوضًا، ثُمَّ كَانَتْ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْحُمُورَ، يُرْزَقُونَ عَلَى ذَلِكَ وَيَنْصُرُونَ، حَتَّى يَلْقُوا اللَّهَ)). ❁ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۵۳۷۵-۵۳۷۶: ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس دین کا آغاز نبوت و رحمت سے ہوا، پھر خلافت و رحمت ہوگی، پھر ظالم بادشاہ ہوں گے، پھر زمین میں جبر، زیادتی اور فساد ہوگا، وہ ریشم، شرم گاہوں (زنا) اور شراب کو حلال سمجھیں گے، انہیں اسی حالت پر رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے۔“

۵۳۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ - قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّائِي - يَعْنِي الْإِسْلَامَ - كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ)) يَعْنِي الْحَمْرَ، قِيلَ: فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ فِيهَا مَا بَيَّنَّ؟ قَالَ: ((يَسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

❁ اسنادہ حسن، رواہ أبو داود (۴۷۸)۔ ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (۵۶۱۶)، نسخة محققة (۵۲۲۸) [و أبو یعلیٰ (۸۷۳)] ☆ لیث بن ابی سلیم: ضعیف، وللحدیث شواهد۔

❁ حسن، رواہ الدارمی (۱۱۴ / ۲) ح ۲۱۰۶، نسخة محققة (۲۱۴۵) ☆ وسندہ حسن و رواہ ابی یعلیٰ فی مسندہ (۱۷۷ / ۸) ح ۴۷۳۱) من حدیث فرات بن سلمان عن القاسم بن محمد به۔

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سب سے پہلے اللہ پیدا جائے گا، زید بن یحییٰ راوی نے بیان کیا، یعنی اسلام، جیسے برتن اللہ پیدا جاتا ہے، یعنی شراب، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اللہ نے اس کے متعلق تو وضاحت فرمادی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کا نام بدل لیں گے اور پھر اسے حلال جانیں گے۔“

الْفَصِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۳۷۸: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا جِ النُّبُوَّةُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَجَبِيَّةً، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا جِ نُبُوَّةً)) ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَتْ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكَرُهُ أَيَّاهُ وَقُلْتُ: أَرَجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاصِمِ وَالْجَبْرِیَّةِ، فَسَرَّبَهُ وَأَعْجَبَهُ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر، حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت (کے اثرات) باقی رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا، پھر جب تک اللہ چاہے گا، خلافت نبوت کے انداز پر ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جس قدر اللہ چاہے گا کاٹنے والے بادشاہ ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جبریہ بادشاہت ہوگی اور یہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر خلافت نبوت کی طرز پر ہوگی۔“ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حبیب بیان کرتے ہیں، جب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو میں نے ان کی یاد دہانی کے لیے انہیں یہ حدیث لکھی، اور کہا: میں امید کرتا ہوں کہ ظالم بادشاہ اور جبریہ بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں۔ وہ اس سے خوش ہوئے اور انہیں اچھا لگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۵۳۷۹: عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا، مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفَظَهُ مَنْ حَفَظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءُ، وَأَنَّهُ لِيَكُونَ مِنْهُ الشَّيْءُ، قَدْ نَسِيْتُهُ، فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۷۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرمانے کے لیے ایک جگہ کھڑے ہوئے تو آپ نے اس وقت سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھا، اور بھولنے والے نے اسے بھلا دیا، اور میرے یہ ساتھی اس سے خوب آگاہ ہیں، اور ان (مذکورہ چیزوں) میں سے جب وہ چیز رونما ہوتی ہے جسے میں بھول چکا تھا تو اسے دیکھ کر میری یاد تازہ ہو جاتی ہے، جس طرح آدمی کسی غائب ہو جانے والے آدمی کے چہرے کو یاد کرتا ہے، پھر جب وہ اسے دیکھتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

۵۳۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((تُعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نَكِتَتْ فِيهِ نَكْتَةُ سَوْدَاءٍ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكِتَتْ فِيهِ نَكْتَةُ بَيْضَاءٍ، حَتَّى يَبْصُرَ، عَلَى قَلْبَيْنِ: أَيْبُضٌ مِثْلَ الصَّفَا، فَلَا تَصْرُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخِرُ أَسْوَدٌ مُرْبَادًا كَالْكُوْزِ، مُجْحِيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دلوں پر فتنے اس طرح مسلسل پیش کیے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تینکے مسلسل ہوتے ہیں، جس میں وہ پیوست کر دیا گیا، اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جس دل نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا، اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے، ان میں سے ایک دل سفید پتھر کی طرح چمک دار ہو جائے گا جسے قیام قیامت تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، جبکہ دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند ہوگا جیسے الٹا برتن ہو، وہ تو نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ برائی کو، وہ صرف وہی جانتا ہے جو اس کی خواہشات سے اس میں پیوست کر دیا جائے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۰۴) و مسلم (۲۳/۲۸۹۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۳۱/۱۴۴)۔

۵۳۸۱: وَعَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: ((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ)). وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ، فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ، فَيَسْفَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرِ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَقْبِضُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَكَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُوَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيَقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ! وَمَا أَظْرَفَهُ! وَمَا أَجَلَدَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، میں نے ان میں سے ایک تو دیکھ لی جبکہ دوسری کا انتظار ہے، آپ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ امانت (ایمان داری) آدمیوں کے دلوں کی جڑ (فطرت) میں اتری، پھر انہوں نے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے۔ “پھر آپ ﷺ نے اس (ایمان) کے اٹھ جانے کے متعلق ہمیں حدیث بیان کی، فرمایا: ”آدمی غافل ہوگا تو ایمان اس کے دل سے اٹھالیا جائے گا، اس کا نشان نقطے کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ دوبارہ غافل ہوگا تو اس (ایمان) کو اٹھالیا جائے گا تو آبلے کی طرح اس پر نشان رہ جائے گا جیسے تو نے اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکایا ہو، وہ آبلہ بن جائے اور تو اسے پھولا ہو دیکھے حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں، اور لوگ صبح کریں گے، خرید و فروخت کریں گے اور کوئی ایک بھی امانت ادا نہیں کرے گا، کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے، اور کسی اور آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقل مند ہے، اس کا کتنا ظرف ہے اور وہ کس قدر برداشت والا ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔“

۵۳۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيهِ دَخْنٌ)). قُلْتُ: وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنْوَنَ بغيرِ سُنَّتِي، وَيَهْتَدُونَ بغيرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)). قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّنَّتَيْنَا)). قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَرِزْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا، وَكَوْ أَنْ تَعْصُ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ، وَلَا يَسْتَنْوَنَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ)). قَالَ حُدَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتَطِيعُ الْأَمِيرَ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ)). ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۴۹۷) ومسلم (۲۳۰ / ۱۴۳).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۶۰۶) ومسلم (۵۲، ۵۱ / ۱۸۴۷).

۵۳۸۲: حدیثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر کے متعلق، اس اندیشے کے پیش نظر پوچھا کرتا تھا کہ وہ کہیں مجھے اپنی گرفت میں نہ لے لے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے، اللہ نے ہمیں اس خیر سے نوازا دیا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کیا اس شر کے بعد کوئی خیر بھی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! لیکن اس میں کمزوری ہو گی۔“ میں نے عرض کیا، اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ میری سنت اور میرے طریق کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض کو برا۔“ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، ابواب جہنم پر دعوت دینے والے ہوں گے، جس نے ان کی اس دعوت کو قبول کر لیا تو وہ اس کو اس میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کا تعارف کرادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ہمارے ہی قبیلے سے ہوں گے اور وہ ہماری زبان میں کلام کریں گے۔“ میں نے عرض کیا، اگر اس (زمانے) نے مجھے پالیا تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ لگ جانا۔“ میں نے عرض کیا، اگر ان کی نہ جماعت ہو اور نہ ان کا امام (تو پھر کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔“

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”میرے بعد حکمران ہوں گے جو نہ تو میری ہدایت و طریق سے راہنمائی لیں گے اور نہ میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جن کے ڈھانچے انسانی اور دل شیطان ہوں گے۔“ حدیثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال دیکھوں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، اگرچہ تجھے مارا جائے اور تمہارا مال لے لیا جائے، تم سنو اور اطاعت کرو۔“

۵۳۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ، فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀
۵۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے، نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کے وقت کافر جبکہ شام کے وقت مؤمن ہوگا تو صبح کے وقت کافر وہ دنیا کے مال و متاع کے عوض اپنا دین بیچ دے گا۔“

۵۳۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَكُونُ فِتْنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَتَّرَفَ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ)).
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ، أَلْسَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَسْتَعِدْ بِهِ)). ❀

۵۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ ان میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا تو وہ اسے بھی اپنی پلیٹ میں لے لیس گے، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔“ اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”فتنے پیدا ہوں گے، ان میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا جبکہ ان میں جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔“

۵۳۸۵: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ، أَلَا تَمَّ تَكُونُ فِتْنٌ، أَلَا تَمَّ تَكُونُ فِتْنَةً، الْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِيُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ إِلَيْهَا، أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ عَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِعَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا عَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: ((يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حِدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرِهَتْ حَتَّى يَنْطَلِقَ بِنِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ جَنِيءٍ سَهْمٍ فَيَقْتُلْنِي؟ قَالَ: ((يَبُوءُ بِأَيْمِهِ وَآثِمِكَ، وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۵۳۸۵: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر بڑے فتنے ہوں گے، سن لو! پھر ایسے عظیم فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا، ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، سن لو! جب یہ واقع ہو جائیں تو جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ مشغول ہو جائے، جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ مشغول ہو جائے اور جس کی زمین ہو تو وہ اپنی زمین کے ساتھ مشغول ہو جائے۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ جس شخص کے پاس اونٹ ہوں نہ بکریاں اور نہ ہی زمین (تو وہ کیا کرے؟)، فرمایا: ”وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اسے پتھر پر مار کر کند کر دے (اس کی تیزی ختم کر دے)، پھر اگر استطاعت ہو (وہاں سے) بھاگ نکلے (کہ فتنے اسے اپنی پلیٹ میں نہ لے لیں) تاکہ وہ بچ سکے، اے اللہ! کیا میں نے (پیغام الہی) پہنچا دیا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر مجھے مجبور کر دیا جائے حتیٰ کہ مجھے دو صفوں (جماعتوں، گروہوں) میں سے کسی ایک کے ساتھ لے جایا جائے تو کوئی اپنی تلوار سے مجھے مارے یا کوئی تیر آئے اور وہ مجھے قتل کر دے (تو قاتل و مقتول کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ (قاتل) اپنے اور تمہارے گناہ کا (بوجھ) لے کر واپس آئے گا اور وہ جہنمی ہوگا۔“

۵۳۸۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۵۳۸۶: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں، وہ فتنوں

سے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر بھاگ جائے۔“

۵۳۸۷: وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى أُطَمٍ مِنْ اطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَاتِي لَأَرَى الْفِتْنَ تَفْعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطْرِ)). متفق عليه

۵۳۸۷: اسامہ بن زید رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی صلى الله عليه وسلم مدینے کے کسی بلند مکان پر چڑھے تو فرمایا: ”کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ”بے شک میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں بارش کے قطرؤں کی طرح داخل ہو رہے ہیں۔“

۵۳۸۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ متفق عليه

۵۳۸۸: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی ہلاکت وتباہی قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔“

۵۳۸۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيُلْقَى الشَّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). متفق عليه

۵۳۸۹: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”زمانہ (قیامت کے) قریب ہوتا جائے گا، علم ختم کر دیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔“ انہوں نے عرض کیا، ہرج کیا ہے؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”قتل۔“

۵۳۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ؟)) فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ متفق عليه

۵۳۹۰: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگوں پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا؟“ عرض کیا گیا، یہ کس وجہ سے ہوگا؟ فرمایا: ”فتنے کی وجہ سے، قاتل اور مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔“

۵۳۹۱: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهَجْرَةِ الْوَالِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ متفق عليه

۵۳۹۱: معقل بن یسار رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”فتنے کے (زمانے) میں عبادت کرنا میری طرف

❖ متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۷۸) و مسلم (۲۸۸۵/۹)۔

❖ رواه البخاري (۳۶۰۵)۔

❖ متفق عليه، رواه البخاري (۸۵) و مسلم (۲۶۷۲/۱۱)۔

❖ رواه مسلم (۲۹۰۸/۵۶)۔

❖ رواه مسلم (۲۹۴۸/۱۳۰)۔

ہجرت کرنے کی طرح ہے۔“

۵۳۹۲: وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: آتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلَقَى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: ((أَصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشْرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ)). سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۹۲: زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے حجج کی طرف سے ہم پر ہونے والے ظلم کے متعلق ان سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: صبر کرو، کیونکہ تم پر جو وقت بھی آرہا ہے، اس کے بعد آنے والا وقت اس سے زیادہ برا ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔“ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۳۹۳: عَنْ حَذِيفَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَاللَّهِ! مَا أَدْرِي أَنَسَى أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللَّهِ! مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثُمِائَةِ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۳۹۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا انہوں نے نسیان کا اظہار کیا، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائے دنیا تک ہونے والے داعیانِ فتنہ، جن کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچے گی، کے متعلق بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے کے نام کے متعلق ہمیں بتایا۔

۵۳۹۴: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْإِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السِّيفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ حکمرانوں کا اندیشہ ہے، جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی۔“

۵۳۹۵: وَعَنْ سَفِينَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا)). ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ: خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةَ، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِنَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”خلافت تیس سال تک ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی۔“ پھر سفینہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ

❁ رواه البخاري (۷۰۶۸)۔

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۲۴۳)۔

❁ صحيح، رواه أبو داود (۴۲۵۲) و الترمذي (۲۲۲۹) وقال: صحيح۔

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۵/۲۲۰-۲۲۱) و الترمذي (۲۲۲۶۴) و الترمذي (۲۲۲۶) وقال: حسن و أبو داود (۴۶۶۶)۔

کی خلافت چھ سال شمار کر۔

۵۳۹۶: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ)) قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى أَقْدَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةَ الصَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَآخَذَ مَالَكَ، فَاطِطَعَهُ، وَإِلَّا قُمْتُ وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جَذَلِ شَجْرَةٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وَزُرُّهُ. وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجَبَ وَزُرُّهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ)). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يُنْتَجِ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخْنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: ((لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا؟ قَالَ: ((فِتْنَةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مِتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جَذَلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رضی اللہ عنہ

۵۳۹۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس خیر (یعنی اسلام) کے بعد شر ہوگا جس طرح اس سے پہلے شر (یعنی کفر) تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں!“ میں نے عرض کیا: بچاؤ کا کوئی راستہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تلوار“ میں نے عرض کیا، کیا تلوار کے بعد (اہل اسلام میں سے) کوئی باقی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امارت کے نتیجے میں فساد ہوگا، صلح نفاق پر ہوگی اور اتحاد مفاد پرستی پر ہوگا۔“ میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: ”داعیان گمراہی ظاہر ہوں گے، اگر اللہ کے لیے زمین پر کوئی خلیفہ ہو وہ (ازراہ ظلم) تیری پشت پر مارے اور تیرا مال لے لے تو تو اس کی اطاعت کر، بصورت دیگر (اگر خلیفہ نہ ہو) تو اس طرح فوت ہو کہ تو درخت کی جڑ پکڑے ہوئے ہو۔“ میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: ”پھر اس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی آگ میں داخل ہو گیا تو اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ مٹا دیے گئے، اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو گیا تو اس کا گناہ واجب ہو گیا اور اس کا اجر ختم کر دیا گیا۔“ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر گھوڑے کا چبہ پیدا ہوگا اور وہ ابھی سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“ ایک روایت میں ہے، فرمایا: ”کدورت پر صلح، اور مفاد پر اعتماد ہوگا۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کدورت پر صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کے دل (محبت کی) اس حالت پر نہیں آئیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔“ میں نے عرض کیا، اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اندھا بہر افتنہ، اس (فتنے) پر داعیان ہوں گے (گویا) وہ ابواب جہنم پر (کھڑے) ہیں، حذیفہ! اگر تم درخت کی جڑ کو پکڑے ہوئے فوت ہوئے تو وہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی (فتنے) کی اتباع کرے۔“

۵۳۹۷: وَعَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفًا خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بَيْتَاتَ

المَدِينَةَ، قَالَ: ((كَيْفَ بَلَغَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((تَعَقَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بَلَغَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتُ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى إِنَّهُ يَبَاغُ الْقَبْرَ بِالْعَبْدِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((تَصْبِرُ يَا أَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بَلَغَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلُ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ)). قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّسْبُ السَّلَاحُ؟ قَالَ: ((شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا)). قُلْتُ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! قَالَ: ((إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شِعَاعُ السَّيْفِ فَالْقِي نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِيْمِكَ وَإِيْمِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۳۹۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں بھوک ہوگی، تم اپنے بستر سے اٹھو گے اور اپنی نماز کی جگہ تک نہیں پہنچ سکو گے حتیٰ کہ بھوک تمہیں مشقت میں مبتلا کر دے گی۔“ وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! سوال کرنے سے بچنا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں موت عام ہوگی حتیٰ کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی؟“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! تم صبر کرنا۔“ فرمایا: ”ابو ذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں قتل عام ہوگا خون اجمارزیت (مدینہ میں ایک محلے یا جگہ کا نام ہے) تک پھیل جائے گا؟“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تیرا (دینی یا خونی) تعلق ہے۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں مسلح ہو جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو آپ ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تلوار کی تیزی تم پر غالب آجائے گی تو پھر تم اپنے کپڑے کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ (قاتل) تیرے اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹے۔“

۵۳۹۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ بَلَغَ إِذَا أُبْقِيَتْ فِي حُتَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ؟ وَاحْتَلَفُوا فَكَانُوا هَلْكَدًا)) وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ: فِيمَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّتِهِمْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((الزُّمُّ بَيْتَكَ، وَأَمْلِكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعُ أَمْرَ الْعَامَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

۵۳۹۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم نکلے

لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے، ان کے وعدے اور ان کی امانتیں خراب ہو جائیں گی اور وہ اختلاف کا شکار ہو جائیں گے، وہ اس طرح ہو جائیں گے۔“ آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، انہوں نے عرض کیا، آپ مجھے کس چیز کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جس چیز کو جانتے ہو اسے لازم پکڑو اور جسے نہیں جانتے اسے چھوڑ دو، اور تم اپنا خیال رکھو اور عام لوگوں (کے عمل) کو چھوڑ دو۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے گھر میں رہو، اپنی زبان پر قابو رکھو، جو چیز پہچانتے ہو اسے پکڑو، جسے نہیں پہچانتے اسے چھوڑ دو، تم اپنی فکر کرو اور عام لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو۔“ ترمذی، اور انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۹۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِرُوا فِيهَا فِسْيَكُمْ، وَقَطَّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سِوُفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِ آدَمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ: ((خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي)). ثُمَّ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((كُونُوا أَحْلَاسَ بِيُوتِكُمْ)). وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: ((كَسِرُوا فِيهَا فِسْيَكُمْ، وَقَطَّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالزَّمُوا فِيهَا أَجْوَابَ بِيُوتِكُمْ، وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ)). وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۳۹۹: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی طرح (لگاتار) فتنے ہوں گے، ان میں آدی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کے وقت کافر اور شام کے وقت مؤمن ہوگا تو صبح کے وقت کافر، ان میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، تم ان میں اپنی کمائیں توڑ ڈالو اور (اپنی کمائوں کے) تانت کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر دے مارو، اور اگر وہ (فتنہ) تم میں سے کسی پر داخل ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جائے۔“

اور ابوداؤد کی انہی سے مروی حدیث میں: ”بہتر ہے دوڑنے والے سے“ تک مروی ہے، پھر انہوں نے عرض کیا، آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں میں جم جانا۔“

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے دور کے متعلق فرمایا: ”ان میں اپنی کمائوں کو توڑ دینا، ان میں اپنے تانت کاٹ ڈالنا اور ان فتنوں کے وقت اپنے گھر کی چار دیواری کو لازم پکڑنا، اور ابن آدم (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔“ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۴۰۰: وَعَنْ أُمِّ مَالِكِ الْبَهْرِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُوَدِّي حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخَيِّفُ الْعَدُوَّ

وَيُخَوِّفُونَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۵۴۰۰: ام مالک، ہزیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو آپ نے اسے قریب قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس (فتنے) میں بہترین شخص کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو اپنے مویشیوں میں ہے وہ ان کا بھی حق (یعنی زکوٰۃ) ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے، اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑتا ہے اور وہ اپنے دشمن (کافروں) کو ڈراتا ہے اور وہ اسے ڈراتے ہیں۔“

۵۴۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلًا هَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقَعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۵۴۰۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک بڑا فتنہ ہوگا جو کہ تمام عربوں پر محیط ہو گا، اس کے مقتولین جنہی ہیں، اس بارے میں زبان درازی کرنا تلوار زنی کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔“

۵۴۰۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَاءُ بَكْمَاءُ عُمِيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَأَشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَقَوْعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۵۴۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب بہرا، گونگا اور اندھا فتنہ ہوگا، جو شخص اس کے قریب جائے گا، تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا، اس بارے میں زبان درازی کرنا شمشیر زنی کرنے کی طرح ہے۔“

۵۴۰۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتْنَ، فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا، حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَخْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْأَخْلَاسِ؟ قَالَ: ((هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخْنَهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّمَا أَوْلِيَايَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَيَّ رَجُلٍ كَوْرِكٍ عَلَيَّ ضَلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ اللُّهُمِيَاءِ لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمْتَهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ عَدِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۵۴۰۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور آپ نے ان کے متعلق بہت بیان فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فتنہ اخلاص کا ذکر فرمایا، کسی نے عرض کیا، فتنہ اخلاص کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھاگنا اور لوٹنا ہے، پھر فتنہ خوشحالی ہے اس کا ابھرنامیرے اہل بیت کے ایک آدمی کے پاؤں کے نیچے سے ہوگا، وہ گمان

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۱۷۷) وقال: غریب) ☆ الرجل مجهول أو هوليث بن أبي سليم ضعيف مشهور وروى الحاكم (۴/ ۴۶۶ ح ۸۳۸۰) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: ((خير الناس في الفتن رجل أخذ بعنان فرسه)). أو قال: ((برسن فرسه خلف أعداء الله يخيفهم ويخيفونه أو رجل معتزل في باديته يؤدي حق الله تعالى الذي عليه)). وسنده حسن - ❊ !سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۱۷۸) وقال: غریب) (وابن ماجه ۳۹۶۷) (أبو داود (۴۲۵۶) ☆ زیاد: مجهول الحال وليث بن أبي سليم: ضعيف - ❊ !سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۲۶۴) ☆ عبدالرحمن بن البيهاني: ضعيف - ❊ !سندہ صحیح، رواہ أبو داود (۴۲۴۲)۔

کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے، حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں، میرے دوست تو متقی لوگ ہی ہیں، پھر لوگ ایک ایسے شخص (کی امامت و حکمرانی) پر راضی ہو جائیں گے جیسے سرین ایک پسلی پر ہو (یعنی نااہل شخص کو حکمران بنا لیں گے) پھر فتنہ دہیما اس امت کے ہر فرد پر اثر انداز ہوگا، جب کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو گیا ہے تو وہ دراز ہو جائے گا، اس (فتنے) میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کو کافر حتیٰ کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایمان کا گروہ جس میں کوئی نفاق نہیں، اور نفاق کا گروہ جس میں ایمان نہیں، جب یہ صورت ہو تو پھر دجال کا انتظار کرو آج ظاہر ہوا یا کل۔“

۵۴۰۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ)).
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عربوں کے لیے، شر سے جو کہ قریب آچکا ہے، ہلاکت ہے، جس نے اپنا ہاتھ روک لیا وہ کامیاب ہو گیا۔“

۵۴۰۵: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَةَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَةَ، وَكَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۰۵: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، بے شک سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، اور جو شخص ان سے آزما لیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے خوشخبری ہے۔“

۵۴۰۶: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قِبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قِبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لَا يَصْرُفُهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب میری امت میں (ایک دوسرے سے لڑائی کے لیے) تلوار مسلط کر دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک اس سے نہیں اٹھائی جائے گی، اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میری امت کے قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور حتیٰ کہ میری امت کے قبائل بتوں کی پوجا کریں گے، اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کا نبی ہے، جبکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہوگا، وہ غالب رہیں گے ان کا مخالف ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے۔“

۵۴۰۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتِّ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۲۴۹) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و للحدیث شواهد معنویة عند الحاكم

(۴/۴۳۹) وغیره، غیر قولہ: ”أفلح من كف يده“۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۲۶۳)۔ ❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۴۲۵۲)۔

وَالَّذِينَ أَوْسَعُوا فُؤَادَهُمْ لِأُولَئِئِهِمْ شَبَّانًا، وَإِنَّ يَوْمَهُمْ يَوْمَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا). قُلْتُ: أَمِمًا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: ((مِمَّا مَضَى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۰۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک (نظام کے تحت) چلتی رہے گی، اگر انہوں نے (اختلاف کیا اور دین کو بے وقعت سمجھ کر) ہلاکت کو اختیار کیا تو پھر ان کی راہ وہی ہے جو ہلاک ہوئے (جیسے سابقہ امتیں)، اور اگر ان کے لیے ان کا دین قائم رہا تو وہ ان کے لیے ستر سال تک رہے گا۔“ میں نے عرض کیا: کیا (وہ ستر برس) اس سے ہیں جو باقی رہ گیا یا اس سے ہیں جو گزر چکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے جو گزر چکا۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۴۰۸: عَنْ أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! التَّرَكِبُ سُنَنٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے، جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ذات انواط کہا جاتا تھا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرمادیں جس طرح ان کے لیے ذات انواط ہے، رسول اللہ ﷺ نے (تجب سے) فرمایا: ”سبحان اللہ! یہ (بات) تو ایسے ہی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: ”ہمارے لیے بھی ایک معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کے معبود ہیں۔“ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔“

۵۴۰۹: وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى، يَعْنِي مَقْتَلَ عَثْمَانَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَّةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّلَاثَةُ، فَلَمْ تَرْفَعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۴۰۹: ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پہلا فتنہ، یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ، رونما ہوا تو غزوہ بدر میں شریک ہونے والا کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر دوسرا فتنہ یعنی واقعہ حرہ (یزید کے دور میں مدینہ پر حملہ ہوا) تو صلح حدیبیہ میں شریک کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر تیسرا فتنہ رونما ہوا تو وہ ختم نہ ہوا جبکہ لوگوں میں عقل نہ رہی۔

❁ اسنادہ حسن، رواہ ابو داود (۴۲۵۴)۔ ❁ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی (۲۱۸۰) وقال: حسن صحیح۔

❁ رواہ البخاری (۴۰۲۴)۔

بَابُ الْمَلَا حِمِ

جنگوں کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۴۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ، تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَظْهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فِيْفَيْضٍ، حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مِنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا))، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا))، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دو عظیم جماعتیں قتل کر دیں گی، ان کے مابین بڑی قتل و غارت ہوگی، اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا، اور تقریباً تیس دجال کذاب بھیجے جائیں گے، وہ سب یہی دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اور علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے آئیں گے، زمانہ (قیامت کا وقت) قریب آجائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، قتل زیادہ ہوں گے، اور تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور ریل پیل ہو جائے گی، مال والا خیال کرے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ اور یہاں تک کہ وہ اسے کو دینے کی کوشش کرے گا تو وہ شخص، جسے وہ پیش کش کرے گا، کہے گا، مجھے اس کی ضرورت نہیں، اور لوگ بڑی بڑی عمارتوں کے متعلق باہم فخر کریں گے، ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش کہ اس کی جگہ میں ہوتا، اور سورج مغرب سے نکلے گا، جب وہ (اس طرف سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی شخص کا ایمان اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان دار نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں اچھے کام نہ کیے ہوں۔ اور قیامت اس طرح

اچانک قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان اپنا کپڑا پھیلا رکھا ہوگا لیکن وہ نہ تو خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے۔ اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال چکا ہوگا لیکن وہ اسے کھا (پی) نہ سکا ہوگا اور قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا لیکن وہ اس سے پی نہیں سکے گا، اور قیامت قائم ہوگی کہ (ایک آدمی) نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھا لیا ہوگا لیکن وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔“

۵۴۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَفَةُ)). * مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۵۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایک ایسی قوم کے ساتھ قتال کرو گے جن کے جوتے بال والے (یعنی چمڑے) کے ہوں گے، اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناک چمڑی ہوگی اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ ڈھال ہوتی ہے۔“

۵۴۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خَوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الْأُنُوفِ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَفَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. * ۵۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان والوں سے قتال کرو، وہ سرخ چہروں والے، چمڑی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے اور ان کے جوتے، بال والے (یعنی چمڑے کے) ہوں گے۔“

۵۴۱۳: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ: ((عِرَاضَ الْوُجُوهِ)). * ۵۴۱۳: اور صحیح بخاری ہی میں عمرو بن تغلب سے مروی روایت میں ہے: ”چمڑے چہروں والے۔“

۵۴۱۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى يَخْتَبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا يَهُودِيُّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغُرْفَةَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ * ۵۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان، یہودیوں سے قتال کریں گے، مسلمان انہیں قتل کریں گے اس وقت یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکار کر کہے گا: اے مسلمان! اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ اور اسے قتل کرو، البتہ غرقہ کا درخت نہیں کہے گا، کیونکہ وہ یہودیوں کے درختوں میں سے ہے۔“

* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۹۲۸) و مسلم (۶۲، ۶۶ / ۲۹۱۲).

* رواہ البخاری (۳۵۹۰).

* رواہ البخاری (۲۹۲۷).

* رواہ مسلم (۸۲ / ۲۹۲۲).

۵۴۱۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَطْحَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لٹھی کے ساتھ ہانکے گا۔“

۵۴۱۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دن رات ختم نہیں ہوں گے (قیامت قائم نہیں ہوگی) حتیٰ کہ ججاہ نامی شخص مالک بن جائے گا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”حتیٰ کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ججاہ نامی ایک شخص مالک بن جائے گا۔“

۵۴۱۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَالِ كِسْرَى الدِّي فِي الْأَبْيَضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے پر قبضہ کر لے گی جو کہ سفید محل میں ہے۔“

۵۴۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرَى فَلَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لِيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَلَتُقَسَّمَنَّ كَنْزُ هَمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) وَسَمِيَ الْحَرْبَ خُدَعَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، قیصر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔“ اور آپ ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکہ و فریب رکھا۔

۵۴۱۹: وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عْتَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۱۹: نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ فتح عطا کرے گا، پھر فارس میں جہاد کرو گے تو اللہ فتح عطا کرے گا، پھر تم روم پر حملہ کرو گے تو اللہ فتح عطا فرمائے گا، پھر تم دجال سے قتال کرو گے تو

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۱۷) و مسلم (۲۹۱۰ / ۶۰)۔

❁ رواہ مسلم (۲۹۱۱ / ۶۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۹۱۹ / ۷۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۲۷-۳۰۲۸) و مسلم (۲۹۱۸ / ۷۶)۔

❁ رواہ مسلم (۲۹۰۰ / ۳۸)۔

اللہ فتح عطا فرمائے گا۔“

۵۴۲۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ فَقَالَ: ((أَعَدُّ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، ثُمَّ مَوْتَانِ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِيفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَطْلُ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيُعْدِرُونَ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک قبے میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو، میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اس طرح پھیل جائے گی جس طرح بکریوں میں طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے، پھر مال کی ریل پیل حتیٰ کہ آدمی کو سودینار دیئے جائیں گے مگر وہ پھر بھی ناراض ہوگا، پھر ایک ایسا فتنہ پیا ہوگا جو عربوں کے تمام گھروں میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ اسی پر چوں تلے تم پر حملہ کریں گے اور ہر پرچم تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔“

۵۴۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بَدَائِقِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْنَا مِنْ نَفَاتِلِهِمْ، يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللَّهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيَقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزُهُمْ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيَقْتُلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يَفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنطينِيَّةَ، فَيَسْمَاهُمْ يَفْتَسِمُونَ الْغَنَامَ قَدْ عَلِقُوا سِيوفَهُمْ بِالزَّبُوتِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِكُمْ فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَاهُمْ يُعَدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ رومی فوجیں اعماق (مدینہ کے قریب جگہ) یا دابق کے مقام پر پڑاؤ ڈالیں گی، تو مدینہ سے اس وقت روئے زمین کے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر ان کی طرف روانہ ہوگا، جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے، تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان، جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا تھا، راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں، مسلمان کہیں گے، نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راہ خالی نہیں چھوڑیں گے، وہ ان سے قتال کریں گے، وہ تہائی شکست کھا جائیں گے، اللہ ان کی کبھی توبہ قبول نہیں فرمائے گا، ان میں

سے تہائی قتل کر دیے جائیں گے وہ اللہ کے ہاں اعلیٰ درجے کے شہداء ہیں، اور تہائی فتح یاب ہوں گے وہ کبھی آزمانے نہیں جائیں گے وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا دی ہوں گی اسی دوران شیطان ان میں زوردار آواز سے کہے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے اہل و عیال میں آچکا ہے، وہ نکلیں گے اور یہ بات باطل ہوگی، جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نکل چکا ہوگا اس اثنا میں کہ وہ قتال کے لیے تیار کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے، اور وہ ان کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پکھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ خود ہی گل سڑ کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ ان (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں اسے قتل کرائے گا، وہ اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔“

۵۴۲۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ، يَعْنِي الرُّومَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةَ لِمَوْتٍ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ، حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هُوَ لَاءٌ وَهُوَ لَاءٌ، كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةَ لِمَوْتٍ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هُوَ لَاءٌ وَهُوَ لَاءٌ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةَ لِمَوْتٍ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمَسُوا، فَيَفِيءُ هُوَ لَاءٌ وَهُوَ لَاءٌ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يَرْمِثْهَا، حَتَّى إِذَا الطَّائِرُ لَيْمَرُ بَجَنَابَتِهِمْ فَلَا يَخْلِفُهُمْ حَتَّى يَخْرَمِيَّتَا، فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبَابِي غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَى مِيرَاثٍ يُقَسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِأَسْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ هُمْ الصَّرِيخُ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي دَرَارِيهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيَقْبَلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَسْمَاءَ هُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَالْوَأَنَ خَيْرٌ لَهُمْ، هُمْ خَيْرٌ فَوَارِسَ، أَوْ مِنْ خَيْرٍ فَوَارِسَ، عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۴۲۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میراث تقسیم نہیں ہوگی، اور مال غنیمت (کی تقسیم) پر خوشی محسوس نہیں ہوگی۔ پھر انہوں نے فرمایا: دشمن اہل شام کے لیے جمع ہوں گے جبکہ اہل اسلام ان (رومیوں) کے لیے جمع ہو جائیں گے، مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کر کے ہی واپس آئیں گے، وہ قتال کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی، اور منتخب دستے شہید کر دیئے جائیں گے، پھر مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے مابین رات آڑے آ جائے گی، تو دونوں طرف کی فوجیں غلبہ

حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، پھر وہ مسلمان (تیسری مرتبہ) ایک دستہ موت کے لیے تیار کریں گے وہ غلبہ حاصل کر کے واپس آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ شام ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، جب چوتھا روز ہوگا تو اہل اسلام کے باقی افراد ان کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے، تو اللہ ان (کفار) پر ہزیمت مسلط کر دے گا، وہ خوب لڑیں گے اس جیسی لڑائی کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی حتیٰ کہ اگر پرندہ ان کی طرف سے گزرنا چاہے گا تو وہ مردہ حالت میں گر پڑے گا، ایک باپ کے بیٹے لڑائی سے پہلے گئے تھے تو وہ سوتھے، لیکن لڑائی کے بعد وہ ان میں سے صرف ایک آدمی پائیں گے، تو کس غنیمت پر خوشی ہوگی، اور کون سی میراث تقسیم کی جائے گی؟ وہ اسی اثنا میں ہوں گے کہ وہ اچانک ایک لڑائی کے متعلق سنیں گے جو کہ اس سے بھی بڑی ہوگی، ان تک آواز پہنچے گی، دجال ان کی اولاد میں ظاہر ہو چکا ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے پھینک دیں گے، اور ادھر متوجہ ہوں گے، وہ خبر حاصل کرنے کے لیے دس گھڑسواروں کو بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں اور وہ روئے زمین پر بہترین گھڑسوار ہوں گے۔“

۵۴۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ، جَانِبَ مِثْلِهَا فِي الْبَرِّ، وَجَانِبَ مِثْلِهَا فِي الْبَحْرِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ الْفَائِمْنَ بِنِيِّ إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءَ وَهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الرَّائِي: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: الَّذِي فِي الْبَحْرِ ((ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبَيْهَا الْأُخْرَى، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّلَاثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَعْنَمُونَ، فَيَبْنَاهُمْ يَفْتَسِمُونَ الْمَعَانِمَ إِذْ جَاءَ هُمُ الصَّرِيحُ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے ایک ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور ایک طرف سمندر ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جہاد کریں گے، جب وہ وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ تو اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے، وہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھیں گے تو اس کی ایک جانب گر پڑے گی۔“ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس جانب کے متعلق فرمایا جو سمندر کی طرف ہے ”پھر وہ دوسری مرتبہ: ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھیں گے تو وہ (شہر) ان کے لیے کھول دیا جائے گا تو وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک زور دار آواز انہیں سنائی دے گی کہ دجال کا ظہور ہو چکا ہے، چنانچہ وہ ہر چیز چھوڑ کر واپس آ جائیں گے۔“

الْفِطْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٤٢٤: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عُمَرَانُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ، وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتَحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَالِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

٥٤٢٣: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی بربادی کے وقت ہوگی، اور یثرب کی خرابی بڑی جنگ کے وقت ہوگی، اور بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ کے وقت ہوگی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کے وقت ہوگی۔“

٥٤٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❷

٥٤٢٥: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال سات ماہ میں ہوگا۔“

٥٤٢٦: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّبْعَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ. ❸

٥٤٢٦: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ عظیم اور شہر کی فتح کے مابین چھ سال کا وقفہ ہو گا جبکہ دجال کا ظہور ساتویں سال ہوگا۔“ ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٥٤٢٧: وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى يَكُونَ أْبَعَدَ مَسَاجِدِهِمْ سَلَاخٌ، وَسَلَاخٌ قَرِيبٌ مِّنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❹

٥٤٢٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ تک محصور کر دیا جائے حتیٰ کہ ان کی سب سے دور والی مسجد سلاح ہوگی۔ اور سلاح خیر کے قریب ہے۔

٥٤٢٨: وَعَنْ ذِي مَخْبَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا امِنًا، فَتَغْزُونَ أَيْتَمَ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ، فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ، حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي تَلُولٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدْفَعُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَيَتَوَرَّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ فَيَكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعَصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❺

❶ حسن، رواه أبو داود (٤٢٩٤)۔ ❷ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٢٢٣٨) وقال: حسن) وأبو داود (٤٢٩٥) [وابن ماجه (٤٠٩٢)] ☆ أبو بكر بن أبي مریم: ضعيف وكان قد سرق بيته فاختلط و شيخه مجهول و يزيد بن قطيب مجهول الحال - ❸ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٢٩٦) [وابن ماجه (٤٠٩٣)] ☆ ابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان - ❹ حسن، رواه أبو داود (٤٢٥٠) [والحاكم (٥١١/٤ ح ٨٥٦٠)] وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي وسنده حسن - ❺ إسناده صحيح، رواه أبو داود (٤٢٩٢-٤٢٣٩)۔

۵۴۲۸: ذومحرم ۱۱ھ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عقرب تم (مسلمانو!) رومیوں سے معاہدہ امن کرو گے، تم اور وہ اپنے پیچھے ایک دشمن سے جنگ کرو گے، تمہاری مدد کی جائے گی اور تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور تم سلامت رہو گے، پھر تم واپس آؤ گے حتیٰ کہ تم سرسبز سطح مرتفع پر اترو گے تو عیسائیوں (رومیوں) میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا اور کہے گا صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان شخص غصے میں آ کر اس (صلیب) کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ دیں گے اور وہ جنگ کے لیے جمع ہوں گے۔“ اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”تب مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے اور وہ قتال کریں گے، اللہ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا۔“

۵۴۲۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكَوْكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكُعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک حبشی تم سے تعرض نہ کریں تم بھی ان سے تعرض نہ کرو، کیونکہ کعبہ کا خزانہ باریک پنڈلیوں والا حبشی ہی نکالے گا۔“

۵۴۳۰: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَّعَوْكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكَوْكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۵۴۳۰: نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ”تم حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور (اسی طرح) جب تک ترک تمہیں چھوڑے رکھیں تم بھی ان کو چھوڑے رکھو۔“

۵۴۳۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ: ((يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صَغَارُ الْأَعْيُنِ)) يَغْنِي التُّرْكَ: قَالَ: ((تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى تَلْحَقَهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَمَا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ، وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّلَاثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ)) أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۳۱: بریدہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اس حدیث میں روایت کرتے ہیں، جس میں ہے: ”چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک تم سے قتال کریں گے۔“ فرمایا: ”تم تین مرتبہ انہیں دھکیلو گے حتیٰ کہ تم انہیں جزیرہ عرب تک پہنچا دو گے، پہلی مرتبہ دھکیلنے کے موقع، بھاگ جانے والے بچ جائیں گے، دوسری مرتبہ بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ تیسری مرتبہ وہ ہلاک کر دیے جائیں گے۔“ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔

۵۴۳۲: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ، يَسْمُوهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دَجَلَةٌ، يَكُونُ عَلَيْهِ جَسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَآءَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ، صَغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرْقٍ، فِرْقَةٌ

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۳۰۹)۔

❁ حسن، رواه أبو داود (۴۳۰۲) والنسائي (۶/ ۴۴ ح ۳۱۷۸ مطولاً)۔

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۳۰۵) بشر بن المهاجر وثقه الجمهور۔

يَاخْذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقْرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لَأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيَقَاتِلُوهُمْ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۵۴۳۲: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ نہر کے پاس ہموار نشیبی زمین پر پڑاؤ ڈالیں گے جسے وہ بصرہ کے نام سے موسوم کریں گے، اور اس نہر کو جلد کے نام سے یاد کیا جائے گا، اس پر ایک پل ہوگا، اسکے رہنے والے بہت ہوں گے، اور وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا، اور جب آخری دور ہوگا تو بنوقنطور آئیں گے، جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، حتیٰ کہ وہ نہر کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور وہ (بصرہ والے) تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ گائے کی ڈمیں پکڑ لے گا اور وہ جنگلوں میں (کھیتی باڑی کریں) گے، اور وہ ہلاک ہو جائیں گے، ایک گروہ اپنی جانوں کے لیے امان حاصل کر لیں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے، اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت کے پیچھے کر لیں گے اور وہ ان سے قتال کریں گے اور یہی شہداء ہیں۔“

۵۴۳۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا نَاسُ! إِنَّ النَّاسَ يَمَصِّرُونَ أَمْصَارًا، فَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ، فَإِنَّ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسَبَاحَهَا وَكَلَّأَهَا وَنَحِيلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أَمْرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوْأِ حَيْهَا، فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا حَسْفٌ وَقَدْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيْتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۵۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگ! لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہے جسے بصرہ کہا جائے گا، اگر تم وہاں سے گزر دو یا تم وہاں جاؤ تو اس کی شور والی زمین، گھاس والی زمین، اس کے نکلتان، اس کے بازاروں اور اس کے حکمرانوں کے دروازوں سے بچتے رہنا (مذکورہ جگہوں پر نہ جانا)، اور تم اس کے اطراف میں رہنا کیونکہ اس میں زمین کا دھنسا ہوگا، آندھیاں اور زلزلے آئیں گے، وہاں لوگ رات کو سوئیں گے تو صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔“

۵۴۳۴: وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ، يَقُولُ: انْطَلَقْنَا حَاجَتَيْنِ، فَإِذَا رَجُلٌ، فَقَالَ لَنَا: إِلَى جَنْبِكُمْ قَرِيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْأَبْلَةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ رَكَعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا، وَيَقُولُ: هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَهُ شُهَدَاءٌ بَدْرٌ غَيْرُهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ. وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ: ((إِنَّ فَسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ)) فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. ❀

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں، ہم حج کے لیے روانہ ہوئے، تو ایک آدمی نے ہمیں کہا: تمہارے پاس ایک بستی ہے جسے ابلہ کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے کہا: تم میں سے کون مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ میری خاطر مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھے گا، اور وہ کہے گا کہ یہ (رکعتیں) ابو ہریرہ کے لیے ہیں، میں نے اپنے دوست ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے

❀ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۳۰۶)۔ ❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۳۰۷) ☆ الروای شک فی

اتصالہ فالسند معلل۔ ❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۳۰۸) ☆ فیہ ابراہیم بن صالح ضعفہ الدارقطنی

والجمہور۔ ۵۔ حدیث ابی الدرداء تقدم (۶۲۷۲)۔

شک اللہ عزوجل روز قیامت مسجد عشر سے شہداء اٹھائے گا، ان کے علاوہ شہدائے بدر کے ساتھ کوئی اور کھڑا نہیں ہوگا۔“
ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ مسجد نہر کے کنارے واقع ہے، اور ہم ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”کہ مسلمانوں کے خیمے.....“
باب ذکر الیمن والشام میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفَصِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۴۳۵: عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، وَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: وَمَالِكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَالِكَ أُخْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُدَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَدِ لَيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ حُدَيْفَةَ مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۳۵: شقیق، حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ”تم میں رسول اللہ ﷺ سے فتنے کے متعلق مروی حدیث کون یاد رکھتا ہے؟ میں نے کہا: میں یاد رکھتا ہوں جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سناؤ! تم تو بڑے دلیر ہو، اور آپ ﷺ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آدمی کے لیے اس کے اہل و عیال، اس کا مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کا پڑوسی فتنہ و آزمائش ہیں، جبکہ روزہ، نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اس کا کفارہ ہے۔“ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں تھی، میری مراد تو وہ (فتنہ) ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح اٹھ آئے گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا سروکار؟ کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، انہوں نے کہا: وہ دروازہ کھول دیا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ توڑ دیا جائے گا، انہوں نے فرمایا: پھر یہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ وہ کبھی بند نہ کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے حدیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے، بے شک میں نے اسے حدیث بیان کی جس میں کوئی غلطی و ابہام نہیں، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے خوف کی وجہ سے حدیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق دریافت نہیں کیا، ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ حدیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں، انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ عمر ہیں۔

۵۴۳۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۴۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہوگی۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ **سنادہ صحیح** ، رواه الترمذی (۲۲۳۹) ☆ وقال محمود (بن غیلان) فیہ: ”هذا حدیث غریب ، والقسطنطنیة هی مدینة الروم تفتح عند خروج الدجال ، والقسطنطنیة قد فتحت فی زمان بعض أصحاب النبی ﷺ“۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۴۳۷: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقَلَّ الرَّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيَمُ الْوَاحِدُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((يَقَلُّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”علامات قیامت میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، زنا کثرت سے ہوگا، شراب نوشی زیادہ ہو جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک منتظم ہوگا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”علم کم ہو جائے گا اور جہالت غالب آ جائے گی۔“

۵۴۳۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ، فَاحْذَرُوهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۳۸: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت سے پہلے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے والے) کذاب ہوں گے، تم ان سے محتاط رہنا۔“

۵۴۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((إِذَا ضَيَّعَتِ الْأَمَانَةَ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتَهَا؟ قَالَ: ((إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۴۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا تو اس نے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امانت ضائع ہو جائے تو پھر قیامت کا انتظار کر۔“ اس نے عرض کیا: اس کا ضائع کرنا کیسے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو پھر قیامت کا انتظار کر۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۸۰) و مسلم (۹/ ۲۶۷۱ و الروایة الثانية: ۸/ ۲۶۷۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۰/ ۱۸۲۲)۔

❁ رواہ البخاری (۵۹)۔

٥٤٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرُوجًا وَأَنْهَارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْيَهَابٍ)). ❁

٥٣٣٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مال زیادہ ہو جائے گا اور اس کی خوب ریل پیل ہوگی حتیٰ کہ آدمی اپنی زکوٰۃ کا مال لے کر نکلے گا لیکن اسے وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا اور حتیٰ کہ سرزمین عرب سرسبز و شاداب اور بہتی نہروں والی وادی بن جائے گی۔

مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں فرمایا: ”مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔“

٥٤٤١: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْيِي الْمَالَ حَيًّا، وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٥٣٣١: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا، وہ مال تقسیم کرے گا، اور اسے گنے گا نہیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ”میری امت کے آخر پر ایک خلیفہ ہوگا جو چلو بھر بھر کر مال دے گا اور وہ اسے گن گن کر نہیں دے گا۔“

٥٤٤٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بُوشِكُ الْفِرَاتِ أَنْ يَحْسَرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٥٣٣٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فرات اپنے سونے کے خزانے ظاہر کر دے، اس وقت جو موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔“

٥٤٤٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسَرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ: كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٥٣٣٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر کر دیا جائے گا، لوگ اس پر جھگڑیں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص کہے گا: میں امید کرتا ہوں کہ وہ نجات پانے والا میں ہوں۔“

٥٤٤٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأَسْطُورَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَجْمِي، وَيَجِيءُ

❁ رواہ مسلم (١٥٧ / ٦٠) و الرواية الثانية (٢٩٠٣ / ٤٣).

❁ رواہ مسلم (٢٩١٤ / ٦٩) و الرواية الثانية (٢٩١٣ / ٦١).

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (٧١١٩) و مسلم (٢٨٩٤ / ٣٠).

❁ رواہ مسلم (٢٨٩٤ / ٢٩).

السَّارِقُ يَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتَ يَدِي، ثُمَّ يَدْعُوَنَّهُ، فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ۵۳۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زمین سونے چاندی کے ستونوں کے مانند اپنے خزانے اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور (افسوس کے ساتھ) کہے گا، میں نے اس وجہ سے قتل کیا تھا، قطع رحمی کرنے والا آئے گا تو وہ کہے گا میں نے اس کی خاطر اپنے رشتے داروں سے ناتے توڑے، چور آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر وہ اسے چھوڑ جائیں گے اور وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔“

۵۴۴۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ۵۳۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا (لیٹے گا)، اور کہے گا: کاش کہ اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا، اور وہ یہ بات دین کی وجہ سے نہیں بلکہ فتنوں اور آزمائشوں کی وجہ سے کہے گا۔“

۵۴۴۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی اور وہ بصری (شام کا ایک شہر) میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔“

۵۴۴۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علامات قیامت میں سے پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی۔“

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۴۴۸: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ

❁ رواه مسلم (۱۰۱۳ / ۶۲).

❁ رواه مسلم (۱۵۷ / ۵۴).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۷۱۱۸) و مسلم (۲۹۰۲ / ۴۲).

❁ رواه البخاري (۳۳۲۹).

بِالنَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ زمانہ قریب آجائے گا تو سال مبینے کی طرح، مہینہ جمعے (سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتہ) دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی طرح ہوگا۔“

۵۴۴۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَعْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَعْنَمَ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وَجُوهِنَا، فَقَامَ فِينَا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأُضْعَفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ أَنْفُسِهِمْ فَيُعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْتِرُوا عَلَيْهِمْ)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدَدْنْتَ الرَّزَازِلَ وَالْبَلَابِلَ وَالْأُمُورَ الْعِظَامَ، وَالسَّاعَةَ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ إِلَى رَأْسِكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي صَحِيحِهِ. ❁

۵۳۳۹: عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے پیدل بھیجا، ہم مال غنیمت حاصل کیے بغیر واپس آئے اور آپ نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے تو آپ ﷺ ہمیں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی: ”اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان سے زیادہ ضعیف ہوں گا، انہیں ان کی جانوں کے سپرد نہ کروہ اس سے عاجز آ جائیں گے اور انہیں لوگوں کے حوالے نہ کروہ اپنے آپ کو ان پر ترجیح دیں گے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، اور فرمایا: ”ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (ملک شام) منتقل ہوگئی ہے تو پھر (سمجھ لینا) زلزلے، غم اور علامات قیامت قریب آچکی ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی جس قدر میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔“ ابو داؤد، اور اس کی سند حسن ہے، اور حاکم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

۵۴۵۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اتَّخَذَ الْفُقِيُّ دَوْلًا، وَالْأَمَانَةُ مُعْنَمًا، وَالرَّكُوعُ مَعْرَمًا، وَتُعَلِّمَ لَغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَذْنِي صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسْقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْدَلُهُمْ، وَأَكْرَمُ الرَّجُلِ مَخَافَةُ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا، فَأَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا، وَقَدْفًا، وَأَيَاتٍ تَتَابَعُ كَنَظَامٍ قُطِعَ سَلْكُهُ فَتَتَابَعُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۳۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مال نے مال غنیمت کو دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تادان سمجھا جائے، علم دینی مقاصد کے علاوہ دنیوی مقاصد کے لیے حاصل کیا جائے، آدمی اپنی اہلیہ کا اطاعت گزار بن جائے اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے، وہ اپنے دوست کو مقرب بنائے اور اپنے والد کو دور رکھے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۲۳۳۲) وقال: غریب۔ ❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۲۵۳۵) [وصححه الحاكم (۴/۲۵) ووافقه الذهبي]۔ ❁ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۲۲۱۱) وقال: غریب ☆ فیہ رمیح: مجهول کما فی التقریب و الکاشف (۱/۲۴۳) وغیرهما۔

لگیں، قبیلے کا سب سے زیادہ احمق شخص قبیلے کا سردار بن جائے، قوم کا ذمہ دار و منتظم ان کا سب سے زیادہ رذیل شخص ہو، آدمی کی اس کے شر کے خوف کی وجہ سے عزت کی جائے، گانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہو جائیں، شراب نوشی کی جائے، اور اس امت کے بعد والے لوگ اپنے پہلے لوگوں (یعنی سلف) پر لعن و طعن کریں تو اس وقت تم سرخ آنندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ ہو جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور دیگر نشانیوں کے اس طرح مسلسل آنے کا انتظار کرو جس طرح ہار کی ڈوری ٹوٹ جائے تو پھر موتی لگا تار گرتے ہیں۔“

۵۴۵۱: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خُمُسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) وَعَدَّ هَذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((تُعَلِّمَ لَغَيْرِ الدِّينِ)) قَالَ: ((وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَّ أَبَاهُ)) وَقَالَ: ((وَوَشْرَبَ الْخُمْرُ، وَلَبَسَ الْحَرِيرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میری امت پندرہ (برے) کام کرے گی تو اس پر بلا نازل ہوگی، آپ نے وہ کام شمار کیے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ”علم دینی مقاصد کے علاوہ حاصل کیا جائے گا۔“ فرمایا: ”اپنے دوست سے حسن سلوک کرے گا اور والد سے جفا کرے گا۔“ اور فرمایا: ”شراب نوشی کی جائے اور ریشم پہنا جائے۔“

۵۴۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمَهُ، إِسْمِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا مِثِّي - أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي - يُوَاطِئُ اسْمَهُ إِسْمِي وَاسْمَ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مِلْنَا ظُلْمًا وَجَوْرًا)). ❁

۵۴۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔“

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔“

۵۴۵۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمَهْدِيُّ مِنَ عُنْتَرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۵۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہدی میری عنترت، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔“

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۲۱۰) ☆ فيه فرج بن فضالة: ضعيف -

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۲۲۳۰) و أبو داود (۴۲۸۲) -

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۲۸۴) -

۵۴۵۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَهْدِيُّ مِثِّي، أَجَلِي الْجَبْهَةِ، أَفْنَى الْأَنْفِ، يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مِلْنَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۵۳: ابوسعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی میری اولاد سے ہوں گے، جو کہ کشادہ پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال حکومت کرے گا۔“

۵۴۵۵: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: ((فَيَجِيئُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِي أَعْطِنِي. قَالَ: فَيَحْتَجِي لَهُ فِي تَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۵۵: ابوسعید خدری رضي الله عنه مہدی کے قصے کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اس کے پاس آئے گا تو وہ کہے گا: مہدی! مجھے عطا کرو، مجھے عطا کرو، وہ اس کے کپڑے کو بھر دیں گے اور وہ شخص اسے اٹھانے سے قاصر رہے گا۔“

۵۴۵۶: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَكُونُ اخْتِلَافٍ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهِ، فَيَبِئَا يَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمُقَامِ، وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعُثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ آتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَابُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيَبِئَا يَعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، أَحْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعُثًا، فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعُثٌ كَلْبٌ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بَسَنَةَ نَبِيهِمْ، وَيَلْقَى الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَسُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَتَوَفَّى، وَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۵۶: ام سلمہ رضي الله عنها، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بادشاہ کی موت کے وقت اختلاف ہو جائے گا، اہل مدینہ سے ایک آدمی نکل کر مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوگا، اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے تو وہ اسے (اس کے گھر سے) باہر لائیں گے، وہ ناپسند کرتا ہوگا، لیکن وہ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، شام کی طرف سے (اس سے لڑنے کے لیے) اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، لیکن اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (عبادت گزار) اور عراق کے بہترین اشخاص اس کے پاس آئیں گے تو وہ اس کی بیعت کر لیں گے، پھر قریش سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جس کے نہال کلب قبیلے سے ہوں گے، وہ (کلبی) ان (بیعت کرنے والوں) کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے تو وہ (بیعت کرنے والے) ان پر غالب آجائیں گے، اور یہ کلب کا لشکر ہوگا، اور وہ (مہدی) ان میں نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے، اسلام زمین پر ثابت و قائم ہو جائے گا، وہ سات سال رہیں

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٥) ☆ قتادة مدلس، وعنن ولليحدث شواهد ضعيفة.

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٣٢) وقال: (حسن) [و ابن ماجه (٤٠٨٣)] ☆ فيه زيد العمي: ضعيف.

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٦) ☆ قتادة مدلس و عنن -

گے، پھر وفات پا جائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

۵۴۵۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَلَاءٌ يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ، حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأًا يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ عِزَّتِي وَأَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْنَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدْعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ، يَعِيشُ فِي ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ)). رَوَاهُ [الْحَاكِمُ] ❁

۵۴۵۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گی، حتیٰ کہ کوئی بھی آدمی ظلم سے کوئی جائے پناہ نہیں پائے گا، اللہ میری اولاد اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا، اور وہ اس کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے باسی اس سے راضی ہو جائیں گے۔ آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام نباتات اگا دے گی حتیٰ کہ زندہ افراد فوت شدہ افراد کی زندگیوں کی خواہش کریں گے (کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے) وہ (مہدی) اس حالت (عدل و انصاف) میں سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔“

۵۴۵۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَاثٌ، عَلِيٌّ مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ، يُوطِّنُ أَوْ يَمَكِّنُ لَالٍ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنْتَ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَبَّ عَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرَةً - أَوْ قَالَ: إِجَابَتَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۵۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وراء النهر سے حارث نامی شخص کا ظہور ہوگا، وہ کھیتی کرنے والا ہوگا، اس کے ہراول دستے پر منصور نامی شخص ہوگا، وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ اور اختیار و اقتدار دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اقتدار و اختیار دیا، اس کی مدد کرنا یا اس کی بات ماننا ہر مومن پر واجب ہے۔“

۵۴۵۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةَ سَوْطِهِ، وَشِرَاكَ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَيَحْذُهُ بِمَا أَحَدَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے، اور حتیٰ کہ بندے سے اس کے کوڑے کا سر اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور اس کی ران اس کو اس کام کے متعلق بتائے گی جو اس کے بعد اس کے اہل نے کیا ہوگا۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الحاكم (۴/ ۴۶۵ و صححه فقال الذهبي: سنده مظلم) ☆ عمر بن عبید اللہ العدوي: لم أجد من وثقه غير الحاكم وفي السند علة أخرى - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲/ ۴۲۹۰) ☆ فيه أبو الحسن الكوفي وهلال بن عمرو: مجهولان - ❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۲۲۸۱) وقال: حسن صحيح غريب۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۴۶۰: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((الآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ **❦**

۵۴۶۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علامات (قیامت) دوسو (سال) کے بعد ہوں گی۔“

۵۴۶۱: وَعَنْ ثُوبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ

خُرَّاسَانَ، فَاتُوتَهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِيَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. **❦**

۵۴۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان

کا استقبال کرو، کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔“

۵۴۶۲: وَعَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رضی اللہ عنہ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يَسْمَى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ، وَلَا يُشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ - ثُمَّ ذَكَرَ

قِصَّةَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَمْ يَذْكُرُ الْقِصَّةَ. **❦**

۵۴۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اور انہوں نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: بے شک

میرا یہ بیٹا سید ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا، اور عنقریب اس کی صلب سے ایک آدمی نکلے گا اس کا نام تمہارے

نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق و سیرت میں ان کے مشابہ ہوگا، اور وہ نقوش اور قد و قامت میں ان کے مشابہ نہیں ہوگا، پھر قصہ ذکر کیا

کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔“ ابوداؤد، اور انہوں نے قصہ ذکر نہیں کیا۔

۵۴۶۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ النَّبِيِّ تُوْفِيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ

هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْتَلُّ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أَرَى مِنْهُ شَيْئًا

فَأَتَاهُ الرَّاَكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَتَرَّهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتْمِائَةَ مِنْهَا فِي الْبُحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَالِكٍ هَذِهِ

❦ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۴۰۵۷) ☆ عون: ضعيف وقال الذهبي: "أحسبه موضوعًا و عون ضعفوه"۔

❦ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲۷۷ / ۵) ح ۲۷۷ (۲۲۷۴۶) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ (۵۱۶ / ۶) ☆ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ

بْنِ جَدْعَانَ ضَعِيفٌ، وَ عِلَّةُ أُخْرَى وَقَالَ ثُوبَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ خَرَجْتَ مِنْ قِبَلِ خُرَّاسَانَ فَاتُوتَهَا

فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِيَّ" رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۵۰۲ / ۴) ح ۸۵۳۱) وَصَحَّحَهُ عَلِيُّ شَرَطَ الشَّيْخِينَ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ لِذَاتِهِ وَ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ (۵۱۶ / ۶)۔ **❦** **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۲۹۰ / ۱) ☆ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَدْرِكْ

هَارُونَ بْنَ الْمَغِيرَةَ فَالسَّنَدُ مُنْقَطِعٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ مَدْلَسٌ وَعَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَّمُ كَنَظَامِ السِّلْكِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۴۶۳: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اس سال جس سال عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، ٹڈی معدوم ہوگئی تو اس سے وہ بہت غمگین ہو گئے، انہوں نے ایک سواریمن کی طرف، ایک عراق کی طرف اور ایک سواریمن کی طرف بھیجا تاکہ وہ ٹڈی کے متعلق دریافت کریں کہ آیا وہ کہیں نظر آئی ہے، یمن کی طرف سے سواریمن میں ٹڈیاں لے کر آیا اور انہیں آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کے سامنے پھیلا دیا، جب انہوں نے انہیں دیکھا تو (خوشی سے) نعرہ تکبیر بلند کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ عزوجل نے ہزار قسم کے حیوان پیدا فرمائے، ان میں سے چھ سو سمندر میں ہیں، اور چار سو خشکی میں، اور ان میں سے سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی، جب ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی تو اس کے بعد ہار کی ڈوری ٹوٹنے کے بعد موتیوں کے گرنے کی طرح باقی امتیں (اقسام) ہلاک ہوں گی۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۱۳۲- ۱۰۱۳۳، نسخة محققة: ۹۶۵۹- ۹۶۶۰) ☆ فيہ عیسیٰ بن شیبب وهو محمد بن عیسیٰ الہلالی العبدی: ضعيف جدًا ضعفه الجمهور و الراوي عنه شيخ وهو عبید بن واقد القیسی: ضعيف -

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

قبل از قیامت علامتوں اور دجال کے ذکر کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۴۶۴: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَطَّلَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ. فَقَالَ: ((مَا تَذَكَّرُونَ؟)) قَالُوا: نَذَكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: ((أَنْهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَيَا جُوجَ وَمَا جُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خُسْفٍ بِالشَّرْقِ، وَخُسْفٍ بِالمَغْرِبِ، وَخُسْفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَحْرَ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى المَحْشَرِ)). وَفِي رِوَايَةٍ فِي العَاشِرَةِ ((وَرِيحٌ تَلْقَى النَّاسَ فِي البَحْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۶۳: حذیفہ بن اسید غفاری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی صلى الله عليه وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”تم کیا باتیں کر رہے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”وہ قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو، آپ صلى الله عليه وسلم نے دھوئیں، دجال، جانور کے نکلنے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم عليه السلام کے تشریف لانے، یا جوج ماجوج کے نکلنے، تین بار زمین کے دھسنے: ایک بار شرق میں ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرہ عرب میں دھسنے کا ذکر فرمایا اور ان (دس) میں سے آخری نشانی کا ذکر فرمایا کہ آگ یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ان کے حشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”عدن کے آخری کنارے سے آگ ظاہر ہوگی، وہ لوگوں کو حشر کے میدان کی طرف ہانکے گی۔“

اور دوسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے: ”وہ ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔“

۵۴۶۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدُّخَانَ، وَالدَّجَالَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامِيَةِ، وَخَوِيصَّةَ أَحَدِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۶۵: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، (علامات قیامت کے ظہور سے پہلے جو کہ) چھ ہیں، دھواں، دجال، دلہیۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نیز وہ عام فتنہ (موت) جو عام لوگوں

کو ہلاک کر دے گا اور خاص فتنہ جو تمہارے خاص کو فنا کر دے گا۔“

۵۴۶۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحَى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَلَا خُرَاىَ عَلَى آثَرِهَا قَرِيبًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۶۶: عبد اللہ بن عمرو رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”علامات قیامت میں سے پہلی (سماوی) علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، اور چاشت کے وقت دابہ (حیوان) کا لوگوں کے سامنے نکلنا ہے، ان دونوں میں سے جو بھی اپنے ساتھ والے سے پہلے نکل آیا تو دوسرا اس کے پیچھے قریب ہی ہے۔“

۵۴۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۶۷: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین نشانیاں، جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو“ اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کے لیے نفع مند نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے حالت ایمان میں نیک کام نہ کیے ہوں۔“ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابہ الارض کا نکلنا۔“

۵۴۶۸: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: ((أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟)). قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُؤَشِّكُ أَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَيَقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلَعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾)). قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۶۸: ابو ذر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے؟“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو کر (مشرق سے طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت دے دی جاتی ہے، اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور وہ اس سے قبول نہ کیا جائے، وہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے، اور اسے کہا جائے، جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ، وہ مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”سورج اپنی قرار گاہ کی طرف چل رہا ہے۔“ فرمایا: ”اس کی قرار گاہ عرش کے نیچے ہے۔“

۵۴۶۹: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ مسلم (۱۱۸ / ۲۹۴۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۴۹ / ۱۰۵۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۹۹) و مسلم (۲۵۱، ۲۵۰ / ۱۰۵۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲۷، ۱۲۶ / ۲۹۴۶)۔

۵۳۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”آدم علیہ السلام کی تخلیق اور قیامت قیامت کے درمیان دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔“

۵۴۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ عَيْنِ الْيَمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۷۰: عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ناہنسیں، جبکہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کافی ہوگی، گویا اس کی آنکھ ایسی ہوگی کہ انگور کا ٹٹھا ہوا دانہ ہو۔“

۵۴۷۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكُذَّابَ، إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرَ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ (ر)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی نے اپنی امت کو کاذب (دجال) سے ڈرایا اور آگاہ فرمایا، سن لو! وہ کانا ہے، جبکہ تمہارا رب کانا نہیں، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوا ہوگا۔“

۵۴۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرَ، وَإِنَّهُ بَجِيءٌ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالْتَبِي يَقُولُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۳۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنو! میں دجال کے متعلق تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو بیان نہیں کی کہ وہ (دجال) کانا ہوگا، وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت کے مثل ہوگی اور آگ کے مثل ہوگی، وہ جس کے متعلق یہ کہے گا کہ یہ جنت ہے تو وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس (کے فتنے) سے اسی طرح ڈراتا ہوں، جس طرح نوح علیہ السلام نے اس کے متعلق اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔“

۵۴۷۳: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تَحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا؛ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: ((وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ)). ❁

۵۳۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک دجال کا ظہور ہوگا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی وہ جلائے گی، اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا شیریں

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۴۰۷) و مسلم (۱۰۰ / ۱۶۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۳۱) و مسلم (۱۰۱ / ۲۹۳۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۳۸) و مسلم (۱۰۹ / ۲۹۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۳۱) و مسلم (۱۰۲-۱۰۵ / ۲۹۳۴)۔

پانی ہوگا، تم میں سے جو ایسی صورت دیکھے تو وہ اس چیز میں واقع ہو جسے وہ آگ سمجھتا ہو، کیونکہ وہ تو شیریں خوشگوار پانی ہے۔“ اور امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”بے شک دجال کی ایک آنکھ نہیں ہوگی، اس کی (آنکھ) پر موٹا ناخن ہوگا، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اور اسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔“

۵۴۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الذَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارَةٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے (جسم پر) بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ اس کی جنت اور اس کی آگ ہوگی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت حقیقت میں آگ ہوگی۔“

۵۴۷۵: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ فَقَالَ: ((أَنْ يُخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَبِيبُكُمْ دُونَكُمْ، وَإِنْ يُخْرَجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ حَجِيجٌ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ حَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكُحْفِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكُحْفِ، فَإِنَّهَا جَوَارِكُمْ مِنْ فَنِينِهِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَابِثٌ يَمِينًا، وَغَاثٌ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبُئُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أُرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمَ كَسَنَةٍ، وَيَوْمَ كَشْهَرٍ، وَيَوْمَ كَجَمْعَةٍ، وَسَائِرِ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَةٍ أَيْكْفِينَا فِيهِ صَلَوةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، أَقْدِرُوا لَهُ قَدْرَهُ)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَوْمِنُونَ بِهِ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَمُطْرٌ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتَهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى، وَأَسْبَعُهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَهُ حَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ، فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمَجَلِّينَ لَيْسَ بِيَدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمْرُ بِالْحَرْبَةِ فَيَقُولُ لَهَا، أَخْرِجِي كُنُوزَكَ، فَتُسَبِّعُهُ كُنُوزَهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِيًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِرْلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرَفِي دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاصْبَعًا كَفَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَائِكَيْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطْرًا، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانِ كَاللُّوْلُو، فَلَا يَجِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ بِيَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ، وَيَحْدِثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا إِلَيَّ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ فَيَمْرُ أَوْ آلُهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمْرُ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ: لَقَدْ

كَانَ يَهْدِيهِ مَرَّةً مَاءً، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْحَمْرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ، هَلَمْ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيُرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا، وَيَحْضِرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى تَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيَصْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنَّهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبِلِ، وَيَسْتَوُّ قَدَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قَسِيهِمْ وَنُشَابِهِمْ وَجَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالرِّلْقَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِيَّتِي تَمَرْتِكِ، وَرَدِّي بَرَكَتِكِ، فَيَوْمِيذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارِكُ فِي الرَّسْلِ، حَتَّى أَنْ اللَّيْقَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّيْقَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّيْقَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَيْحَذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطِئِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَنْفِي شِرَارَ النَّاسِ يَتَهَارِجُونَ فِيهَا تَهَارِجَ الْحَمْرِ، فَلَعَلَّهُمْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبِلِ)) إِلَى قَوْلِهِ: ((سَبْعَ سِنِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۷۵: نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جوان ہوگا، اس کے بال گھونگریا لے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہوگا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہوگا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوبائیں پہلے سے

زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوئیس باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی کھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھر پور جوان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور وہ چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافران کے سانس کی ہوا پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حدنگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اسے تلاش کریں گے حتیٰ کہ وہ اسی باب لد پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچا لیا ہوگا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتیٰ کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ! اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتیٰ کہ اس روز نیل کا سران کے ہاں سودینار سے بہتر ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑے) نیچے اتر آئیں گے، وہ زمین پر بالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھر پور ہوگی، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ سختی کو ہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ انہیں نہیل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی، حتیٰ کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو!، اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی، حتیٰ کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے

کافی ہوگا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہوگا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بخلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔“ مسلم۔

البتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: ”وہ ان کو نہیل میں پھینک دے گی۔“ سے لے کر ”سات سال تک“۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۴۷۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحَ الدَّجَالِ، فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمُدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْمُدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تَوَمَّنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءً، فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْنَهَا كُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ)). ((فَيَسْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)). قَالَ: ((فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشَجُّ - فَيَقُولُ: خذوه و شجوه، فَيوسع ظهره و بطنه ضرباً)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: أَوْ مَا تَوَمَّنُ بِي؟)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكُذَّابُ)) قَالَ: ((فَيَوْمَرُ بِهِ فَيُؤَسِّرُ بِالْمِشَارِ مِنْ مَقَرِّهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ)). قَالَ: ((ثُمَّ يَمْسِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُوَمَّنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا زِدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً)). قَالَ: ((ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْفُوتِهِ نَحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا)). قَالَ: ((فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ، فَيَقْدِفُ بِهِ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ إِنَّمَا قَدَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا الْقَى فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۵۴۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف رخ کرے گا تو دجال کے محافظ و چوکیدار اسے ملیں گے تو وہ اسے کہیں گے، کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس کا ظہور ہوا ہے، وہ اسے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب کے براہین و دلائل مخفی نہیں، وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اس کی غیر موجودگی میں کسی کو قتل نہیں کرنا؟ لہذا وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، چنانچہ جب وہ مؤمن شخص اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا تھا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال اس کے متعلق حکم دے گا تو اس کا سر پھوڑ دیا جائے گا، وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو (ایک دوسری روایت میں ہے: اسے چپٹا لٹا دو)، اور اس کی پشت اور پیٹ پر بہت زیادہ مارا جائے گا۔“ فرمایا: ”وہ کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟“ فرمایا: ”وہ شخص کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔“ فرمایا: ”اس شخص کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اس کے سر پر آری چلا دی جائے گی حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔“ فرمایا: ”پھر

دجال ان دو ٹکڑوں کے مابین چلے گا، پھر اسے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ تو وہ صحیح سلامت کھڑا ہو جائے گا، وہ پھر اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ جواب دے گا: تمہارے متعلق میری بصیرت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔“ فرمایا: ”پھر وہ (آدمی) کہے گا: لوگو! وہ میرے بعد کسی شخص کے ساتھ ایسے نہیں کرے گا۔“ فرمایا: ”دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا، تو اس کی گردن اور ہنسی کے درمیان تانبا بنا دیا جائے گا، لہذا وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔“ فرمایا: ”وہ اسے دونوں ہاتھوں اور اس کی دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے، حالانکہ اسے تو جنت میں ڈال دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت کے سب سے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔“

۵۴۷۷: وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَرُونَ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجَبَالِ))..... قَالَتْ: أُمُّ شَرِيكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيلٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۷۷: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں پر جا پہنچیں گے۔“ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (اس وقت) قلیل ہوں گے۔“

۵۴۷۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيْلَسَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اطاعت کریں گے، ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔“

۵۴۷۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ فَيْكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور اس کے لیے مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا حرام ہے، چنانچہ وہ مدینہ کے قریب شوروالی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک آدمی اس کے پاس جائے گا جو کہ (اس وقت) سب سے بہترین شخص ہوگا، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا تھا۔ دجال کہے گا: مجھے بتاؤ! اگر میں اس کو قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا تم میرے معاملے میں شک کرو گے؟ وہ کہیں

❁ رواہ مسلم (۱۲۵ / ۲۹۴۵)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲۴ / ۲۹۴۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۲) و مسلم (۱۱۲ / ۲۹۳۸)۔

گے نہیں، وہ اس کو قتل کرے گا، پھر اسے زندہ کر دے گا تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! تیرے متعلق مجھے آج پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی ہے، پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا، لیکن وہ اس (کے قتل کرنے) پر قادر نہیں ہو سکے گا۔“

۵۴۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةَ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۸۰: ابو ہریرہ رضي الله عنه، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال مدینے کے ارادے سے مشرق کی طرف سے آئے گا حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے قیام کرے گا، پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔“

۵۴۸۱: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۴۸۱: ابوبکرہ رضي الله عنه، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ (اس کے لوگوں کے دلوں) میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا، اس دن اس (مدینے) کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر رہوں گے۔“

۵۴۸۲: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنَادِي: الصَّلُوةُ جَامِعَةٌ. فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ؛ فَقَالَ: ((لَيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاةً)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ:

((إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُمْ لِرُغْبَةٍ وَلَا لِرُهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ، فَلَعَبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، فَأَرَادُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ، كَثِيرُ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُونَ مَا قِبَلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوا: وَيَلِكُ مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ أَنْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرِكُمْ

بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّيْنَا لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلَقًا، وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ. قُلْنَا: وَيَلِكُ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَيْرِي، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعَبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِينَا دَابَّةً أَهْلَبُ، فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ،

إِعْمَدُوا إِلَيَّ هَذَا فِي الدَّيْرِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا تَوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ هَلْ فِيهَا

❁ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٤٨٦ / ١٣٨٠).

❁ رواه البخاري (١٨٧٩).

مَاءٌ؟ قُلْنَا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ. قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَ هَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنٍ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَاءِ هَا. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يُلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَأَطَاعُوهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرٌ كُمْ عَنِّي: إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ، وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤَدِّنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ، فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلِكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَيَّ كُلَّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكَةٌ يَحْرُسُونَهَا)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَطَعَنَ بِمُخَصَّرَتِهِ فِي الْمُبِيرِ: ((هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ ((الْأَهْلُ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، ((فَأَنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ إِلَّا أَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لِأَبْلِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۲۸۲: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے، میں مسجد کی طرف گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو منبر پر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، فرمایا: ”تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہیں۔“ پھر فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کس لیے جمع کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی رغبت (مال غنیمت وغیرہ دینے) کے لیے جمع کیا ہے نہ کسی خوف کی وجہ سے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں کسی نصرانی شخص (مال غنیمت وغیرہ دینے) کے لیے جمع کیا ہے نہ کسی خوف کی وجہ سے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں کسی نصرانی شخص تھا، وہ آیا اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اس نے مجھے جو بات بیان کی اور وہ اسی بات کے موافق تھی جو میں تمہیں مسیح دجال کے متعلق بیان کرتا ہوں، اس نے مجھے بتایا کہ وہ لحم و جدام قبیلے کے تیس افراد کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، موحیوں ایک ماہ تک انہیں سمندر میں لیے پھریں (باہر کنارے پر پہنچنے کا موقع نہ ملا) وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے کے قریب پہنچ گئے، وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک حیوان انہیں ملا، بالوں کی کثرت کی وجہ سے وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا اگلا حصہ کون سا ہے اور پچھلا حصہ کون سا ہے؟ انہوں نے کہا تیری تباہی ہو، تو کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں، ہم نے کہا جاسوس سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، تم گر جا میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہیں ملنے کا مشتاق ہے، انہوں نے (تمہیں داری) نے فرمایا: جب اس نے اس آدمی کے متعلق ہمیں بتایا تو ہم اس (حیوان) سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو، ہم جلدی جلدی چلے حتیٰ کہ ہم گرے میں داخل ہو گئے، تو وہاں ایک عظیم جتے والا انسان تھا، ہم نے تخلیق و مضبوطی کے لحاظ سے اس جیسا انسان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے مابین لوہے کی زنجیریں تھیں، ہم نے کہا: تیری تباہی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: تم میری خبر (معلوم کرنے)

پر تو قدرت پاچکے ہو، مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر کی موجیں ایک ماہ تک ہمیں ادھر ادھر پھیراتی رہیں، ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک جانور ہمیں ملا تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم گرے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، لہذا ہم جلدی جلدی تیرے پاس پہنچ گئے ہیں، لیکن اس جاسوس سے ہم خوفزدہ ہوئے کہ وہ کہیں شیطان نہ ہو، اس نے کہا: تم مجھے میسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: سنو! قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دے گا، اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کے متعلق مجھے بتاؤ؟ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا، اس نے کہا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ کیا چشمے میں پانی ہے، اور کیا وہاں کے رہنے والے چشمے کے پانی سے زراعت کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں اس میں پانی بھی بہت ہے، اور وہاں کے رہنے والے اس پانی سے زراعت بھی کرتے ہیں، اس نے کہا: مجھے ان پڑھوں (عربوں) کے نبی کے متعلق بتاؤ اس نے کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے ہیں؟ اس نے کہا: کیا عربوں نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں اس نے کہا: اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب آچکے ہیں، اور انہوں (عربوں) نے آپ (ﷺ) کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس نے کہا: سنو! اگر وہ ان کی اطاعت کریں تو ان کے حق میں یہی بہتر ہے اور میں اب تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، بے شک قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکل آؤں گا، میں زمین پر چلوں گا، اور میں چالیس روز میں زمین پر مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے علاوہ ہر بستی میں اتروں گا، وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ میں جب بھی ان دونوں میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونٹے ہوئے میرے سامنے آ جائے گا، اور وہ اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا، اور اس کے ہر راستے اور دروازے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ نے منبر پر چھڑی ماری: یہ (یعنی مدینہ) طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔ سنو! کیا میں نے تمہیں حدیث سنادی تھی؟“ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں (فرمایا) ”سنو! وہ شام کے سمندر میں ہے یا وہ یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔“ اور آپ ﷺ نے جو اشارہ فرمایا تھا وہ مشرق کی طرف تھا۔

۵۴۸۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْمِ فَدَرَجَلَهَا، فَهِيَ تَقَطُرُ مَاءً، مَتَكِنًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ)). قَالَ: ((نَمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعَدُ قَطِطٍ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً، كَأَشْبَهَ مِنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِأَبْنِ قَطْنٍ وَأَضْعَأَ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. * وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَالِ: ((رَجُلٌ أَحْمَرٌ جَسِيمٌ، جَعَدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطْنٍ)) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) فِي بَابِ الْمَلَا حِم.

* متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۴۰) والرواية الثانية: (۲۴۴۱) و مسلم (۲۷۴، ۲۷۳ / ۱۶۹) والرواية الثانية: (۲۷۷)

۱۷۱) ۵ حدیث ابن عمر: قام رسول اللہ ﷺ فی الناس یأتی (۵۴۹۴).

وَسَنَدُ كُرْحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ الصَّيَّادِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۴۸۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج کی رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا، میں نے وہاں گندمی رنگ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ میں نے گندمی رنگ میں اس سے زیادہ خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا، اس کے سر کے بال کانوں کی لوتک تھے، میں نے کانوں کی لوتک اس سے زیادہ خوبصورت بال نہیں دیکھے، اس شخص نے ان میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی، اور سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر میں نے بہت ہی گھونگریا لے بالوں والے شخص کو دیکھا، اس کی دائیں آنکھ کا نی تھی، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح ہے، اور وہ ابن قطن کے ساتھ رہنے والے لوگوں کے جنہیں میں نے دیکھا تھا زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا: ”وہ سرخ رنگ کا آدمی ہے، اس کے بال گھونگریا لے ہیں، دائیں آنکھ سے کانا ہے، اور وہ سب سے زیادہ ابن قطن سے مشابہت رکھتا ہے۔“ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“ باب الملاحم میں بیان ہو چکی ہے اور ہم عنقریب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ”رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔“ ان شاء اللہ تعالیٰ باب قصة ابن الصياد میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۴۸۴: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَدِيثِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: ((فَإِذَا آتَا بامرأةٍ تَجْرُ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، إِذْ هَبُ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ، فَاتَيْتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَجْرُ شَعْرَهُ، مُسَلَّسٌ فِي الْأَعْلَالِ، يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتِ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَالُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۸۳: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق بیان کیا کہ انہوں (تمیم داری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ”میں اچانک ایک ایسی عورت کے پاس سے گزر رہا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، اس محل کی طرف جاؤ، میں وہاں گیا تو وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ساتھ طوق بھی ہیں، اور وہ زمین و آسمان کے درمیان کود رہا ہے، میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔“

۵۴۸۵: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى حَسَبْتُ

أَنْ لَا تَعْقِلُوا: أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ قَصِيرٌ، أَفْحَجٌ، جَعْدٌ، أَعْوَرٌ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِيَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنَّ الْإِسَّ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۸۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں دجال کے متعلق حدیث بیان کی تھی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم نہیں سمجھ سکے ہو، بیشک مسیح دجال چھوٹے قد کا ہے، اور اس کے دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہوگی، بال گھونگر یا لے، کا نا ہوگا، آنکھ غائب ہوگی، اس کی (دوسری) آنکھ بلند ہوگی نہ دھنسی ہوگی، اگر پھر بھی تمہیں مغالطہ ہو جائے تو جان لو کہ تمہارا رب کا نام نہیں۔“

۵۴۸۶: وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ هُوَ)) فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ: ((لَعَلَّهُ سَيُذِرُكُمْ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ قَلْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((مِثْلَهَا)) يَعْنِي الْيَوْمَ ((أَوْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۸۶: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا تعارف کرایا، فرمایا: ”عنقریب کوئی جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے، اسے پالے گا۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جیسے آج ہیں یا (اس سے) بہتر۔“

۵۴۸۷: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَّاسَانُ، يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۴۸۷: عمرو بن حرب نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”دجال مشرقی سرزمین سے نکلے گا، جسے خراسان کہا جاتا ہے، جو لوگ اس کی اتباع کریں گے ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے۔“

۵۴۸۸: وَعَنْ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمِعَ بِالْجَدَّالِ فَلْيُنَا مِنْهُ، فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لِيَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۴۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جو خود کو مؤمن سمجھتا ہوگا، لیکن جن شہادت کے ساتھ دجال بھیجا جائے گا وہ ان کی وجہ سے اس کی اتباع کرے گا۔“

۵۴۸۹: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بِمَكْتُ الدَّجَالِ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَالضُّطْرَامِ السَّعْفَةِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ

❁ حسن، رواہ ابو داود (۴۳۲۰)۔ ❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۲۳۴) وقال: (غریب) و ابو داود (۴۷۵۶)۔

❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۲۳۷) وقال: (حسن غریب)۔ ❁ إسناده صحيح، رواہ ابو داود (۴۳۱۹)۔

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۲۸۹: اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”دجال زمین پر چالیس سال رہے گا، سال مہینے کی طرح، مہینے جمعے (ہفتے یعنی سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتے) دن کی طرح اور دن آگ میں تینکے کے جل جانے کی مانند ہوگا۔“

۵۴۹۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السَّيِّجَانُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۵۳۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار افراد دجال کی اتباع کریں گے، ان کے سروں پر سبز سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے۔“

۵۴۹۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثُ سِنِينَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءَ فِيهَا تُثَلَّثُ قَطْرُهَا، وَالْأَرْضُ تُثَلَّثُ نَبَاتُهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءَ ثُلَاثِي قَطْرُهَا، وَالْأَرْضُ ثُلَاثِي نَبَاتُهَا كُلُّهَا، فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ ظُلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضَرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ، وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتَ لَكَ إِبْلَكَ، أَلَسْتَ تَعْلَمُ أُنْبَى رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا، وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً)) قَالَ: ((وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدَمَاتُ أَحْوَاهُ، وَمَاتَ أَبُوهُ، فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتَ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أُنْبَى رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ أَخِيهِ)). قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثْتُهُمْ. قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلِحْمَتِي الْبَابَ فَقَالَ: ((مَهَيْمِ أَسْمَاءُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ أَفِيدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَالِ. قَالَ: ((إِنْ يُخْرَجُ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَجِيجُهُ، وَالْآلُ فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَوْمِنٍ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! إِنَّا لَنَعْجُنُ عَجِينًا فَمَا نَحْبِرُهُ حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۳۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اس سے پہلے تین قسم کے قحط ہوں گے، ایک قحط یہ ہوگا کہ اس میں آسمان تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی تہائی نباتات روک لے گی، دوسرے میں یہ ہوگا کہ آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی دو تہائی نباتات روک لے گی، اور تیسرے میں آسمان اپنی ساری بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تمام نباتات روک لے گی۔ چوپاؤں میں سے کوئی کھر والا باقی بچے گا نہ کوئی کچلی والا، سب ہلاک ہو جائیں گے، اس کا سب سے شدید فتنہ یہ ہوگا کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا تو کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے اونٹ کو

❁ إسناده حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۵/ ۶۲ ح ۴۲۶۴) [وَأحمد (۶/ ۴۵۴ ح ۲۸۱۲۳، ۶/ ۴۵۹ ح ۲۸۱۵۲)]. ❁ إسناده ضعيف جدًا، رواه البغوي في شرح السنة (۱۵/ ۶۲ ح ۴۲۶۵) ☆ فيه أبو هارون العبدی متروك متهم و حديث مسلم (۲۹۴۴) يخالفه - ❁ حسن، رواه أحمد (۶/ ۴۵۳ - ۴۵۴ ح ۲۸۱۲۰) [وَالطبراني (۲۴/ ۱۵۸ ح ۴۰۵ وسنده حسن - ۱۶۱)] ☆ انظر النهاية في الفتن والملاحم (ح ۲۶۳ بتحقيقي) لمزيد التحقيق - ☆ قلت: فتاة لم ينفرد به، بل تابعه ثابت و حجاج بن الأسود و عبد العزيز بن صهيب به. فالحديث حسن -

زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کر لے گا، تو اس کے تھن بہترین ہو جائیں گے اور اس کی کوہان بہت بڑی ہو جائے گی۔“ فرمایا: ”وہ (دجال) دوسرے آدمی کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور والد وفات پا چکے ہوں گے، تو وہ (اسے) کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لیے تمہارے والد اور تمہارے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے والد اور اس کے بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔“ اسماء بنتیہؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی کسی ضرورت کی خاطر تشریف لے گئے، پھر واپس آ گئے، اور لوگ آپ کے بیان کردہ فرمان میں فکرو عم کی کیفیت میں تھے، بیان کرتی ہیں، آپ ﷺ نے دروازے کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: ”اسماء کیا حال ہے؟“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دل نکال کر رکھ دیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنا آنا گوندھتی ہیں اور روٹی پکا کر ابھی فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ پھر بھوک لگ جاتی ہے، تو اس روز مومنوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: ”تسبیح و تقدیس جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لیے کافی ہوگی۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٤٩٢: عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَسَّأَلْ أَحَدَ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليه عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: ((مَا يَصْرُكَ؟)) قُلْتُ: أَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خُبْرٌ وَنَهْرٌ مَاءٌ. قَالَ: ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ ذَلِكَ)). * مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٣٩٢: مغیره بن شعبہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، دجال کے متعلق، رسول اللہ ﷺ سے، مجھ سے زیادہ کسی نے دریافت نہیں کیا، کیونکہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ میں نے عرض کیا: وہ (لوگ یا یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (دجال) اللہ کے نزدیک ان اشیاء کی وجہ سے مزید ذلیل ہوگا۔“

٥٤٩٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه قَالَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرٍ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. *

٥٣٩٣: ابو ہریرہ رضي الله عنه، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دجال ایک نہایت سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا، اس کے دونوں کانوں کے مابین ستر باع (ایک باع دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہے) فاصلہ ہوگا۔“

* متفق علیہ، رواہ البخاری (٧١٢٢) و مسلم (٢٩٣٩ / ١١٥)۔ * لم أجده، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده) ☆ وروى البخاري في التاريخ الكبير (١ / ١٩٩) عن إسماعيل عن أخيه عن سليمان عن محمد بن عقبة بن أبي عتاب المدني عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلوات الله عليه به و سنده ضعيف، محمد بن عقبة و أبوه لم يوثقهما غير ابن حبان فيما أعلم، وروى ابن أبي شيبة (١٥ / ١٦١ - ١٦٢ ح ٣٧٥٢٥) عن وكيع عن فطر عن أبي الطفيل عن رجل من أصحاب النبي صلوات الله عليه قال: ”يخرج الدجال على حمار رجس، رجس على رجس“ و سنده حسن -

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے قصے کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۴۹۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه انطلقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فِي أُطْمِ بَنِي مَعَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحَلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ)). ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((مَاذَا تَرَى؟)) قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) وَخَبَأَتْ لَهُ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾. فَقَالَ: هُوَ الدُّخَانُ. فَقَالَ: ((إِحْسَا فَلَئِنْ تَعَدَّوْا قَدْرَكَ)). قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذُنُ لِي فِيهِ أَنْ أُضْرِبَ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبُو بَنِي كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه يَوْمَئِذٍ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَتَقَبَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَتَقَبَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ أَيْ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ۔ هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنَ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَوْ تَرَكَتُهُ بَيْنَ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي النَّاسِ، فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: ((إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ هُوَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۴۹۴: عبد اللہ بن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضي الله عنه، رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کی معیت میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے اسے بنو مغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، ابن صیاد ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ صلى الله عليه وسلم کی آمد کا) پتہ اس وقت چلا جب رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا:

”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف (غصہ سے) دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے زور سے دبا یا اور فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔“ پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تم کیا دیکھتے ہو؟“ اس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لیے اپنے دل میں ایک چیز چھپائی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) آپ نے یہ بات چھپائی تھی: ”جس دن آسمان ظاہر دھوئیں کے ساتھ آئے گا۔“ اس نے کہا: وہ دغ (دھواں) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دور ہو جا، تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔“ عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس کے متعلق مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں۔“

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جس میں ابن صیاد تھا، رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنوں میں چھپنے لگے آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھ لے، آپ اس سے کچھ سن لیں، ابن صیاد مخملی چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجور کے تنوں میں چھپ رہے تھے، اس نے کہا: صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے (دیکھو!) محمد ﷺ آگئے، چنانچہ ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس کو (اس حالت پر) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) ظاہر کر دیتا۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبی علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم خوب جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔“

۵۴۹۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ، فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَقَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ، مَاذَا تَرَى؟)). قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبُحْرِ)) قَالَ: ((وَمَا تَرَى؟)). قَالَ: أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبًا، أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَيْهِ، فَدَعُوهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۹۵: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں اس (ابن صیاد) سے ملے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ جواب میں اس نے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں

پر ایمان لایا۔“ تو کیا دیکھتا ہے؟“ اس نے کہا: میں تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو شیطان کا تخت سمندر پر دیکھتا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو (اس کے علاوہ اور) کیا دیکھتا ہے؟“ اس نے کہا: دو سچے اور ایک جھوٹا دیکھتا ہوں یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر معاملہ مشتبه کر دیا گیا ہے، تم اسے چھوڑ دو۔“

۵۴۹۶: وَعَنْهُ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: ((كِرْمَكَةٌ بِيضَاءُ، مِنْكَ خَالِصٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۵۳۹۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نرم و ملائم سفید خالص کستوری ہے۔“

۵۴۹۷: وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَعْزَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۹۷: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو انہوں نے اس سے کوئی بات کہی جس نے اسے ناراض کر دیا اور غصہ کی وجہ سے اس کی سانس پھول گئی حتیٰ کہ راستہ بھر گیا (اس کے بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی، تو انہوں نے انہیں فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے ابن صیاد سے کس چیز کا قصد کیا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے نکلے گا جو اسے غصہ دلا یا جائے گا۔“

۵۴۹۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: مَا لَقَيْتُ مِنَ النَّاسِ؟ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ، أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَّهُ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ)). وَقَدْ وُلِدْتُ الْيَسَّ قَدْ قَالَ: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ))؟ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَآنَا أُرِيدُ مَكَّةَ: ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَآيْنَ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَآمَهُ. قَالَ فَلَبَّسَنِي، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبَّالِكَ سَائِرِ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيَسْرُكَ أَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۳۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مکہ کی طرف جاتے ہوئے ابن صیاد کے ساتھ تھا، اس نے مجھے کہا: مجھے لوگوں (کے کلام) سے کس قدر تکلیف پہنچی ہے؟ وہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی۔“ جبکہ میری اولاد ہے، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ”وہ کافر ہے؟“ جبکہ میں مسلمان ہوں، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ”وہ مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں۔“ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں، پھر اس نے مجھ سے اپنی آخری بات یہ کی: سن لو، اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش اور وقت پیدائش کو جانتا ہوں اور وہ کہاں ہے؟ یہ بھی جانتا

❁ رواہ مسلم (۹۳ / ۲۹۲۸)۔

❁ رواہ مسلم (۹۸ / ۲۹۳۲)۔

❁ رواہ مسلم (۹۱-۸۹ / ۲۹۲۷)۔

ہوں، میں اس کے والدین کو جانتا ہوں، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس (ابن صیاد) نے مجھے اشتباہ میں ڈال دیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے کہا: تیرے لیے باقی ایام میں تباہی ہو، ابوسعید بیان کرتے ہیں، اسے کہا گیا: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ (دجال) تم ہی ہو؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: اگر وہ چیز (دجال کی خصلت و جبلت وغیرہ) مجھ پر پیش کی جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

۵۴۹۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقَيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلْتَ عَيْنَكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ. قَالَ: فَتَخَرَّكَ كَأَشَدِّ نَجْزٍ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۴۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اس (ابن صیاد) سے ملا اور اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں تیری آنکھ کو کب سے ایسے ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا: تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے، اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تیرے عصا میں پیدا کر دے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ گدھے سے بھی زیادہ خوفناک آواز میں چیخنے لگا، میں نے (اس کی) آواز سنی۔

۵۵۰۰: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَادِ الدَّجَالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يُكْرَهُهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم. ❁ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۵۵۰۰: محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناگواری نہیں فرمائی۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۵۰۱: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا أَشْكُ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنَ صَيَادٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ. ❁ ۵۵۰۱: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔ ۵۵۰۲: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ رواه مسلم (۲۹۳۲ / ۹۹)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۷۳۵۵) و مسلم (۲۹۲۹ / ۹۴)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۴۳۳۰) و البيهقي في البعث و النشور (لم أجده)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۳۳۲) ☆ الأعمش مدلس وعنن۔

۵۵۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حرہ کے دن ابن صیاد کو نہ پایا۔

۵۵۰۳: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَمُكُّتُ أَبُو الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا، لَا يُوَلِّدُ لَهُمَا وَلَدًا، ثُمَّ يُوَلِّدُ لَهُمَا غُلَامًا أَعْوَرًا أَضْرَسَ، وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ)). ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو يَهُيَةَ فَقَالَ: ((أَبُوهُ طَوَالَ ضَرْبِ اللَّحْمِ، كَانَ أَنْفُهُ مَنَقَارًا، وَآمَةٌ امْرَأَةٌ فَرُضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ)). فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي يَهُيَةَ، فَإِذَا نَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ: مَكُنَّا ثَلَاثِينَ عَامًا، لَا يُوَلِّدُ لَنَا وَلَدًا، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرٌ أَضْرَسَ، وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهَا، فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ، وَلَهُ هَمَمَةٌ، فَكَشَفَ عَن رَأْسِهِ فَقَالَ: مَا قَاتَمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۵۰۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال کے والدین تیس سال تک (بے اولاد) رہیں گے اور ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا، پھر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو کانا، بڑے دانتوں والا اور بہت ہی کم منافع پہنچانے والا ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والدین کے متعلق ہمیں تعارف کرایا، فرمایا: ”اس کا والد طویل قامت، پتلا ہوگا اور اس کی ناک لمبی ہوگی، اس کی والدہ موٹی لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کی خبر سنی تو میں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم گئے حتیٰ کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچ گئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات بیان کی تھیں وہ ان میں موجود تھیں، ہم نے ان سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم تیس سال تک (بے اولاد) رہے، اور ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا، پھر ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو کانا، لمبے دانتوں والا اور انتہائی کم نفع مند ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم ان دونوں کے پاس سے نکلے تو وہ ایک چادر میں لپیٹا ہوا دھوپ میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آواز پست تھی، اس نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو یہ کہا: تم دونوں نے کیا کہا تھا؟ ہم نے کہا: ہم نے جو کہا تھا کیا تو نے اسے سن لیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں جبکہ میرا دل نہیں سوتا۔

۵۵۰۴: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابَهُ، فَاشْفَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ الدَّجَالُ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يَهُمُّهُمْ، فَأَذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَالَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ؟ لَوْ تَرَ كُنْهَ لَبَيِّنٌ)). فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَاقْتُلْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتُ صَاحِبَهُ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ)). فَلَمْ

يَزَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُشْفِقًا إِنَّهُ هُوَ الدَّجَالُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ الْمُنَّةِ ❁

۵۵۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک بچے کو جنم دیا جس کی آنکھ نہیں تھی، اس کی کچلیاں نظر آ رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ وہ دجال نہ ہو، آپ ﷺ نے اسے ایک چادر کے نیچے کچھ غیر واضح باتیں کرتے ہوئے پایا، اس کی والدہ نے اسے اطلاع کر دی، کہا: عبد اللہ! یہ ابوالقاسم (ﷺ) ہیں، وہ چادر سے نکلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کیا ہوا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر وہ اس (ابن صیاد) کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) بیان کر دیتا۔“ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے معنی کی مثل حدیث بیان کی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر تم اسے قتل کرنے والے نہیں ہو، اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں، اور اگر وہ (دجال) نہ ہو تو پھر کسی ذمی شخص کو قتل کرنے کا تمہیں کوئی حق حاصل نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ مسلسل خوف زدہ رہے کہ وہ دجال ہے۔

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

بَابُ نَزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكْمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَافْرُوْا وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَأَنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ الْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔“

۵۵۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكْمًا عَادِلًا، فَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَيَكْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَيَكْسِرَنَّ الْقِلَاصَ، فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَتَلَذَّهَبَنَّ الشَّحَنَاءُ وَالتَّبَاغُصُ وَالتَّحَاسُدُ، وَيَكْدُ عَوْنٌ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَآمَأَكُمْ مِنْكُمْ)). ❁

۵۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت و رنجش اور باہمی بغض و حسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۲۲) و مسلم (۲۴۲ / ۱۵۵)۔

❁ رواہ مسلم (۲۴۳ / ۱۵۵) والروایۃ الثانیۃ، رواہ البخاری (۳۴۴۹) و مسلم (۲۴۴ / ۱۵۵)۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، فرمایا: ”تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“

۵۵۰۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَيَّ الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: ((فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۰۷: جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ (قرب) قیام قیامت تک غالب آتے رہیں گے۔“ فرمایا: ”ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، وہ فرمائیں گے: نہیں، اللہ نے اس امت کو جو عزت بخشی ہے اس وجہ سے تم خود ہی ایک دوسرے کے امام ہو۔“

وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۵۰۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَوَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيَوْلِدُ لَهُ، وَيَمْكُتُ حَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِي وَاحِدًا بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ)). رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ. ❁

۵۵۰۸: عبد اللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ انہیں میری قبر کے ساتھ ہی میرے قریب دفن کر دیا جائے گا۔ میں اور عیسیٰ بن مریم، ابو بکر و عمر کے درمیان سے ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔“ ابن جوزی نے اسے کتاب الوفاء میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَإِنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قرب قیامت اور فوت شدہ پر قیامت قائم ہونے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵۰۹: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَبِهِ: كَفَضَلِ إِحْدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، فَلَا أَدْرِي أَدْرَكَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح بھیجے گئے ہیں۔“ شعبہ نے بیان کیا، میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ جس طرح ان دونوں (انگلیوں) میں سے ایک کو دوسری پر فرضیت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یا قتادہ رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے۔

۵۵۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ؟ وَإِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَأَقْسَمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ يَأْتِيُ عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةً وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو، ان کی وفات سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو، حالانکہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ روئے زمین پر جو ذی روح آج موجود ہے وہ سو سال گزرنے کے بعد زندہ نہیں ہوگی۔“

۵۵۱۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَأْتِي مِائَةٌ سَنَةً وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ الْيَوْمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۱۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روئے زمین پر جو نفس آج موجود ہے، سو سال گزرنے کے بعد وہ زندہ نہیں ہوگا۔“

۵۵۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْعَرِهِمْ فَيَقُولُ: ((إِنْ يَعْشُ هَذَا لَا يَدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ سے قیامت کے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۰۴) و مسلم (۲۹۵۱ / ۱۳۳)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۵۳۸ / ۲۱۸)۔

❁ رواہ مسلم (۲۵۳۹ / ۲۱۹)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۱۱) و مسلم (۲۹۵۲ / ۱۳۶)۔

متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے سب سے چھوٹے کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: ”اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۵۱۳: عَنِ الْمُسْتَوْرِذِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقْتُ هَذِهِ هَذِهِ)) وَأَشَارَ بِإصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ صحیح

۵۵۱۳: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے قیامت کے ظہور کے ساتھ بھیجا گیا ہے، میں اس پر اسی طرح سبقت لے گیا ہوں جس طرح یہ اس پر سبقت لے گئی ہے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

۵۵۱۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجَزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ)). قِيلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ صحیح

۵۵۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں عاجز نہیں آئے گی کہ وہ انہیں آدھا دن موخر کر دے۔“ سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، آدھے دن کی کیا مقدار ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانچ سو سال۔

الفصل الثالث

فصل نالرس

۵۵۱۵: عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ، فَبَقِيَ مَتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ، فَيُوشِكُ ذَلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ صحیح

۵۵۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے اس کے اول سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اپنے آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ متعلق ہو، قریب ہے کہ وہ دھاگا بھی ٹوٹ جائے۔“

سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۲۱۳) وقال: غریب) ☆ مجالد ضعیف و عبیدہ بن الأسود مدلس و عنعن و روی أحمد (۳۴۸/۵) بلفظ: ”بعثت أنا والساعة جميعاً، إن كادت لتسقين“ و سندہ حسن - **سندہ ضعیف**، رواہ أبو داود (۴۳۵۰) ☆ السند منقطع، شریح بن عبید لم یدرك سعداً رضي الله عنه - (انظر التهذيب الكمال ۳/ ۳۸۰ تحقيق بشار عواد) وله شاهد ضعیف منقطع عند أحمد (۱/ ۱۷۰ ح ۱۶۶۴) و حديث أبي داود (۴۳۴۹) و سندہ صحیح) یعنی عنه - **سندہ ضعیف**، رواہ البیهقی فی شعب الإيمان (۱۰۲۴۰)، نسخة محققة: (۹۷۵۹) ☆ فیہ یحیی بن سعید العطار و هو ضعیف و شیخه أبو سعید خلف بن حبيب: لم أعرفه و للحديث شاهد ضعیف جداً عند أبي نعیم فی الحلیة (۱۳۱/۸) **تنبیه**: طبع فی شعب الإيمان (نسخة دارالکتب العلمیة): ”یحیی بن سعید القطان“ و هو خطأ والصواب ”یحیی بن سعید العطار“ كما فی النسخة المحققة و انظر قصر الأمل لابن أبي الدنيا (۲/ ۱۳/ ۱) و السلسلة الضعیفة (۱۹۷۰)۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہوگی

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵۱۶: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ، اللَّهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ، اللَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۱۷: أَنَسٌ رضی اللہ عنہ سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کسی ایک پر قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک وہ اللہ اللہ کہتا ہو۔“

۵۵۱۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۱۷: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“

۵۵۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ آيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلْصَةِ)). وَذُو الْخَلْصَةِ طَاغِيَةٌ دَوْسِ الْبَنِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرتے ہوئے) چھلکیں (یعنی حرکت کریں) گے۔ اور ذوالخلصہ دوس قبیلے کا صنم ہے جس کی وہ دور جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔“

۵۵۱۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنْ كُنْتُ لِأُظَنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ أَنَّ ذَلِكَ تَأَمَّا. قَالَ: ((أِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ، مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِبْحَاطِيَّةً، فَتَوَفِّي كُلَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَيَقْبِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۳۴ / ۱۴۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۱ / ۲۹۴۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۱۶) و مسلم (۵۱ / ۲۹۰۶)۔

❁ رواہ مسلم (۵۲ / ۲۹۰۷)۔

۵۵۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”رات اور دن ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کی جائے گی۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک اسے ناگوار جائیں۔“ تو میں خیال کرتی تھی کہ یہ (حکم تمام زمانوں کو) شامل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس (دین کے مکمل کرنے) میں سے جو اللہ چاہے گا وہی ہو جائے گا، پھر اللہ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا اس وقت جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ وفات پا جائے گا، اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی، وہ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔“

۵۵۲۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَمُكُّكُمْ أَرْبَعِينَ)) . لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا ((فَيَعْتُ اللَّهُ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمُكُّكُمْ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ، حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَيْدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ تَقْبِضَهُ)). قَالَ: ((فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي حِقْفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَمَثَلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْعَى لَيْتًا، وَرَفَعَ لَيْتًا)) . قَالَ: ((وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطْرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ، فَيَنْبِتُ مِنْهُ أَجْسَادَ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ)) ثُمَّ يَقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ، ﴿وَقَفُّوهُمْ أَنَّهُمْ مَسْتَوْلُونَ﴾ فَيَقَالُ: أَخْرَجُوا بَعْتَ النَّارِ. فَيَقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ)). قَالَ: ((فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَلِكَ يَوْمٌ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثٌ مُعَاوِيَةَ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ)) فِي بَابِ التَّوْبَةِ. ❁

۵۵۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو وہ چالیس چالیس سال کے ہوگا۔“ (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ”پھر اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سات رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہوگی، حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔“ فرمایا: ”بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ

کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہوگا، ان کی زندگی خوشگوار ہوگی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔“ فرمایا: ”سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کر دو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔“ فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا جائے گا۔“

اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”ہجرت منقطع نہیں ہوگی“ باب التوبۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

[یہ باب فصل ثانی اور فصل ثالث سے خالی ہے]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[کِتَابُ اَحْوَالِ الْقِيَامَةِ وَبَدْءِ الْخَلْقِ]

قیامت کے احوال اور دوبارہ اٹھائے جانے کا بیان

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ
صور پھونکنے کا بیان

فصل اول

الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)). قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: آيَةُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: آيَةُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: آيَةُ. ((ثُمَّ يُنَزَّلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ، وَمِنْهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنْبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يَرْكَبُ)). ❁

۵۵۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو مرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیانی وقفہ چالیس ہوگا۔“ انہوں نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انہوں نے پوچھا: چالیس ماہ؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ ”پھر اللہ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو وہ اس طرح جی اٹھیں گے جس طرح سبزیاں اگ آتی ہیں۔“ فرمایا: ”انسان کی ایک ہڈی کے سوا باقی سارا جسم گل سڑ جائے گا، وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا ہے، اور روز قیامت تمام مخلوق اسی سے دوبارہ بنائی جائے گی۔“ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”انسان کو مٹی کھا جائے گی، البتہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا باقی رہ جائے گا، اسی سے وہ پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔“

۵۵۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مَلُوكُ الْأَرْضِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۵۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت اللہ زمین کو مٹی میں لے لے گا اور آسمانوں کو

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٤) و مسلم (٢٩٥٥ / ١٤٢) و الرواية الثانية (٢٩٥٥ / ١٤٢).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٢) و مسلم (٢٣ / ٢٧٨٧).

اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

۵۵۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَطْوِي اللَّهُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِشِمَالِهِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْأُخْرَى. ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✽

۵۵۲۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں

اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟ پھر وہ زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، ایک دوسری روایت میں ہے: ”ان کو اپنے دوسرے ہاتھ میں لے لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟“

۵۵۲۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرَائِيلُ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ يُمَسِكُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا اللَّهُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْجِبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✽

۵۵۲۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی و مٹی کو ایک انگلی پر، اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر روک لے گا، پھر انہیں ہلائے گا اور فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا، اور روزِ قیامت تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، پاک ہے وہ ذات اور بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔“

۵۵۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿يَوْمَ تَبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ﴾ فَايْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✽

۵۵۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اس روز زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا۔“ کے متعلق دریافت کیا کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: ”پہل پر۔“

۵۵۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✽

✽ رواہ مسلم (۲۴ / ۲۷۸۸)

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۸۱۱) و مسلم (۱۹ / ۲۷۸۶)

✽ رواہ مسلم (۲۹ / ۲۷۹۱)

✽ رواہ البخاری (۳۲۰۰)

۵۵۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت سورج اور چاند کو لیٹ دیا جائے گا۔“

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۵۲۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ التَّقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ، وَحَنَى جِبْهَتَهُ، يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْحِ؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا تَأْمُرُ نَا؟ قَالَ: ((قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۵۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جبکہ صور (پھونکنے والے نے اس (صور) کو اپنے منہ کے ساتھ لگا رکھا ہے، اپنے کان اور اپنی پیشانی کو جھکا رکھا ہے اور وہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے پھونک مارنے کا حکم ملتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

۵۵۲۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالِدَّارِمِيُّ ❁

۵۵۲۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۵۲۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾: الصُّورُ قَالَ: وَ ﴿الرَّاجِفَةُ﴾: النَّفْحَةُ الْأُولَى، وَ ﴿الرَّادِفَةُ﴾: الثَّانِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ. ❁

۵۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ﴿الرَّاجِفَةُ﴾ سے پہلی بار صور پھونکا جانا جبکہ ﴿الرَّادِفَةُ﴾ سے دوسری بار صور پھونکا جانا مراد ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۳۱) وقال: حسن، (۳۲۴۳) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

❁ !سندہ صحیح، رواہ الترمذی (۲۴۳۰) وقال: حسن صحیح) و أبو داود (۴۷۴۲) والدارمی (۲/۳۲۵ ح ۲۸۰۱)۔

❁ رواہ البخاری (کتاب الرقاق باب ۴۳ قبل ح ۶۵۱۷ تعليقا) ☆ أسنده ابن جریر فی تفسیره (۲۹/۹۵) وسندہ ضعیف،

علي بن أبي طلحة عن ابن عباس: منقطع كما تقدم (۵۱۱۷)۔

۵۵۳۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّورِ، وَقَالَ: ((عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ)). ❁

۵۵۳۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صور والے (اسرائیل علیہ السلام) کا ذکر کیا اور فرمایا: ”اس کے دائیں جبرائیل علیہ السلام اور اس کے بائیں میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔“

۵۵۳۱: وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُعِيدُ اللَّهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: ((أَمَّا مَرَرْتُ بِوَادِي قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَتِلْكَ آيَةُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ، ﴿كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى﴾)). رَوَاهُمَا رَزِينٌ. ❁

۵۵۳۱: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ مخلوق کو دوبارہ کیسے پیدا فرمائے گا۔ اور اس کی مخلوق میں کون سی نشانی (موجود) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم کبھی اپنی قوم کی خشک و سخت وادی سے گزرے ہو؟ پھر تم وہاں سے گزرتے ہو تو وہ سرسبز و شاداب لہلہا رہی ہوتی ہے۔“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اللہ کی اس کی مخلوق میں نشانی ہے، اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔“ دونوں احادیث رزین نے نقل کی ہیں۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵۳۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بِيضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کو روز قیامت سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا، وہ (زمین) میدے کی روٹی کی طرح ہوگی اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔“

۵۵۳۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَأَتَانِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَلَا أَخْبَرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((بَلَى)). قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْيَهُودِيَّ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَخْبَرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ بِالْأَمِّ وَالسُّنُونِ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: تَوْرٌ وَنُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدَهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جسے الجبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے اس طرح اٹے پلٹے گا جس طرح تم میں سے کوئی دوران سفر اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔“ اتنے میں ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمان آپ پر برکت نازل فرمائے، کیا میں آپ کو روز قیامت اہل جنت کی میزبانی کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ضرور بتاؤ۔“ اس نے کہا: زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور ہنسنے لگے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر اس (یہودی) نے کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ (اس نے خود ہی بتایا) بالام اور نون، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی، ان دونوں کی کلبجی کے ساتھ، گوشت کا ٹکڑا جو کہ علیحدہ لٹک رہا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار افراد کھائیں گے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۲۱) و مسلم (۲۸/۲۷۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۲۰) و مسلم (۳۰/۲۷۹۲)۔

۵۵۳۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ، وَآثِنَانَ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَارْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشَرُ بَيْتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبَيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ تین فرقوں میں جمع کیے جائیں گے، رغبت کرنے اور ڈرنے والے ایک اونٹ پر دو (سوار) ہوں گے، ایک اونٹ پر تین ہوں گے، ایک اونٹ پر چار ہوں گے اور ایک اونٹ پر دس ہوں گے، جبکہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ (شام کے وقت) ان کے ساتھ شام کرے گی۔“

۵۵۳۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَنْتُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (وَأَوَّلُ مَنْ يُكَلِّسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي أَصْحَابِي!! فَيَقُولُ: أَنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ہم ایسے ہی لوٹائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔“ ”اور روز قیامت سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اور میرے اصحاب سے بعض کو جہنم میں لے جانے کے لیے پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں! تو وہ کہے گا: آپ کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑھیوں کے بل پھر گئے تھے، تو میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: ”جب تک میں ان میں تھا تو میں ان پر نگران تھا..... العزیز الحکیم۔“ تک۔

۵۵۳۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ روز قیامت ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بلا ختنہ اٹھائے جائیں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۲۲) و مسلم (۵۹ / ۲۸۶۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۴۹) و مسلم (۵۸ / ۲۸۶۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۲۷) و مسلم (۵۶ / ۲۸۵۹)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! وہ (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سنگین ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔“

۵۵۳۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ:

((الْأَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمَشِّئَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے نبی! کافر کو روز قیامت اس کے چہرے کے بل کیسے چلایا

جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں کہ وہ روز قیامت اسے اس کے

چہرے کے بل چلائے؟“

۵۵۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُلْقَىٰ إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ أَرْزَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَىٰ وَجْهِهِ أَرْزَ قَتْرَةٌ

وَعَبْرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ: لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ: قَالِيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ

وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يَمْعُوثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَىٰ مِنْ أَبِي الْأُبْعَدِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ: إِنِّي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ

الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِدِيخٍ مُتَسَلِّخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَىٰ فِي

النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابراہیم علیہ السلام روز قیامت اپنے والد آزر سے

ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا، ابراہیم علیہ السلام اسے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم میری مخالفت نہ

کرو، ان کا والد ان سے کہے گا: آج میں تمہاری مخالفت و نافرمانی نہیں کرتا، ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: رب جی! تو نے مجھ سے

وعدہ کیا تھا کہ تو روز قیامت مجھے رسوا نہیں کرے گا؟ اس سے زیادہ رسوائی کیا ہے کہ میرا والد (تیری رحمت سے) سب سے زیادہ

دور ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا: تمہارے قدموں

تیلے کیا ہے؟ وہ دیکھیں گے تو وہاں (آزر کی بجائے) ایک گھنے بالوں والا بچہ ہوگا، جو اپنی غلاظت کے ساتھ تلت پت ہوگا، اس کو اس

کے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

۵۵۳۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يَذْهَبَ عَرْقُهُمْ فِي الْأَرْضِ

سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتیٰ کہ ان کا

پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا، اور وہ ان کے منہ تک ہوتا ہوا ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔“

۵۵۴۰: وَعَنِ الْمُقَدَّادِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((تُدْنَى السَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ

حَتَّىٰ تَكُونَ مِنْهُمْ كَمَقْدَارِ مِيلٍ، فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَىٰ قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَىٰ كَعْبِيهِ،

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۷۶۰) و مسلم (۲۸۰۶)۔

❁ رواہ البخاری (۳۳۵۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۳۲) و مسلم (۲۸۶۳ / ۶۱)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرْقُ الْجَمًّا)). وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۴۰: مقدار نبیؐ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”روز قیامت سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ میل کی مسافت کے برابر ان کے قریب ہوگا، اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کے ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کے منہ تک ہوگا۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۵۵۴۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ! اقْبُلْ لَبِيكَ وَسَعْدِيكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارَ. قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارَ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَأَيْنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: ((أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ أَلْفَ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا. قَالَ: ((مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَسْوَدَ)). ❁ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۵۵۴۱: البوسعيد خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: حاضر ہوں، تیار ہوں، اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ وہ فرمائے گا: جہنم جانے والوں کو نکال دو، وہ عرض کریں گے: جہنم جانے والے کتنے ہیں؟ وہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں بشارت ہو، کیونکہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا جبکہ یاجوج ماجوج ہزار ہوں گے۔“ پھر فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی جنتی تم ہو گے۔“ ہم نے (خوش ہو کر) نعرہ بکیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو گے۔“ ہم نے پھر نعرہ بکیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں امید کرتا ہوں کہ نصف جنتی تم ہو گے۔“ ہم نے اللہ اکبر کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تمام لوگوں میں اتنے ہو گے جتنے سفید تیل کی جلد پر ایک سیاہ بال، یا کسی سیاہ تیل کی جلد پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔“

۵۵۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَقِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۴۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہمارا رب (روز قیامت) اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے، صرف وہی باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریا اور شہرت کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا، وہ سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی کمر تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے جھک نہیں سکے گی)۔“

۵۵۴۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُنُّ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ)) وَقَالَ: ((أَفْرَأُ وَا: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًّا﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت ایک موٹا تازہ شخص آئے گا، اللہ کے ہاں وہ چھھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔“ اور فرمایا: ”یہ آیت پڑھو: روز قیامت ہم ان کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔“

الفصل الثالث

فصل نانی

۵۵۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُولَ: عَمِلَ عَلَى كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)). قَالَ: ((فَهَلْهِيَ أَخْبَارُهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۵۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس روز وہ (زمین) اپنی خبریں بتا دے گی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور ہر عورت کے متعلق اس کے تمام اعمال کے متعلق گواہی دے گی جو اس نے اس کی پشت پر کیے ہوں گے، وہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں دن مجھ پر فلاں فلاں کام کیا تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کی خبریں ہیں۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵۴۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَمْنِ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدَمَ)). قَالُوا: وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ أَزْدَادَ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزْعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۵۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی فوت ہوتا ہے تو وہ حسرت و افسوس کرتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کی حسرت و افسوس کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ نیکو کار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں، اور اگر وہ گناہ گار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے گناہ کیوں نہ چھوڑے۔“

۵۵۴۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاءً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا،

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۷۲۹) و مسلم (۲۷۸۵ / ۱۸)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۳۷۴ / ۲) ح

۸۸۵۴) و الترمذی (۲۴۲۹) ☆ یحییٰ بن ابی سلیمان ضعیف ضعفه الجمهور (انظر نيل المقصود: ۸۹۳)۔

❁ إسناده ضعيف جدًا، رواه الترمذی (۲۴۰۳) ☆ یحییٰ بن عبید اللہ: متروک (تقدم: ۵۳۲۳)۔

وَصِنْفًا عَلَى وَجُوهِهِمْ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وَجُوهِهِمْ؟ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وَجُوهِهِمْ، أَمَا أَنَّهُمْ يَقْفُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت لوگوں کو تین اقسام میں جمع کیا جائے گا، ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی، ایک سواروں کی اور ایک گروہ اپنے چہروں کے بل چل رہا ہوگا۔“ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! وہ اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس ذات نے انہیں ان کے قدموں پر چلایا وہ اس پر قادر ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلا دے، سنو! وہ (کفار) ہراوچی جگہ اور کانٹے (ہر تکلیف دہ چیز) سے اپنے چہروں کے ذریعے اپنا بچاؤ کریں گے۔“

۵۵۴۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيُقِرَّ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ و ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ و ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۵۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزِ قیامت کا آنکھوں دیکھا منظر دیکھنا پسند کرتا ہو تو وہ سورۃ التکویر، الانفطار اور سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرے۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۵۴۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الصَّادِقَ المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنِي: ((أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ: فَوَجًّا رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ، وَفَوَجًّا يَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وَجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوَجًّا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللَّهُ الْأَقْفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقَى، حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَتَكُونَ لَهُ الْحَدِيقَةُ بَعْطِيهَا بِدَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۵۵۴۸: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، الصادق المصدوق ﷺ نے مجھے حدیث بیان کی کہ ”لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ کے لوگ سوار یوں پر ہوں گے، کھاتے پیتے اور خوش حال ہوں گے، ایک گروہ ایسا ہوگا کہ فرشتے انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے، اور وہ انہیں (جہنم کی) آگ میں جمع کریں گے، اور ایک گروہ ہوگا کہ وہ چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے، اور اللہ سوار یوں پر کوئی آفت بھیجے گا تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی، حتیٰ کہ آدمی کا باغ ہوگا وہ اسے سواری کے بدلے میں دے گا لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوگا۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۱۴۲) وقال: (حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، وشيخه مجهول ولأصل الحديث شواهد عند البخاري (۶۵۲۲) و مسلم (۲۸۶۱) وغيرهما. ❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۲۷ ح ۴۸۰۶) و الترمذي (۳۳۳۳). ❁ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۴/ ۱۱۶-۱۱۷ ح ۲۰۸۸) [وصححه الحاكم (۲/ ۳۶۷، ۴/ ۵۶۴) وتعبه الذهبي مرة]

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب، قصاص اور میزان کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۵۴۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: أَوْلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ فَقَالَ: ((أَنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت جس کسی سے حساب لے لیا گیا وہ مارا گیا۔“ میں نے عرض کیا، کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ”(جس کسی کو نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو صرف پیش کرنا ہوگا، لیکن جس کی حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہوگا۔“

۵۵۵۰: وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب کلام فرمائے گا، اس کے اور اس (بندے) کے درمیان کوئی ترجمان ہوگا نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپا سکے، اپنے دائیں دیکھے گا تو وہ اپنے اعمال ہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے، وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو وہ آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال ہی دیکھے گا، وہ اپنے آگے چہرے کے سامنے دیکھے گا تو اسے (جہنم) کی آگ ہی نظر آئے گی، تم (جہنم کی) آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے ہو۔“

۵۵۵۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنْفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ! حَتَّى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ: ﴿هُؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۱۰۳) و مسلم (۷۹/۲۸۷۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۵۳۹) و مسلم (۶۷/۱۰۱۶)۔

الظالمین))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ مومن کو قریب کر لے گا، اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا کر فرمائے گا: کیا تم فلاں گناہ پہنچانتے ہو؟ کیا تم کو فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! جی ہاں، حتیٰ کہ جب وہ اسے اس کے گناہوں کا اعتراف و اقرار کرالے گا تو وہ شخص اپنے دل میں سوچے گا کہ وہ تو مارا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں، اسے اس کی نیکیوں کی کتاب (اعمال نامہ) دے دی جائے گی، البتہ کفار اور منافقین تو انہیں ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹا بنا دیا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

۵۵۵۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُولُ: هَذَا فِكَائِكَ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۵۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک عیسائی دے گا اور فرمائے گا: اس کے بدلے میں (جہنم کی) آگ سے تیری آزادی ہے۔“

۵۵۵۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُجَاءُ بَنُوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَنَسْتَلُّ أُمَّتَهُ: هَلْ بَلَّغْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ. فَيَقَالُ: مَنْ شَهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ)). فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: کیا آپ نے (اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، میرے پروردگار! ان کی امت سے پوچھا جائے گا: کیا انہوں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈارنہ (آگاہ کرنے والا) آیا ہی نہیں۔ ان سے کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے: محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تمہیں لایا جائے گا، تو تم گواہی دو گے کہ انہوں نے پہنچا دیا تھا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول اللہ تم پر گواہ ہوں۔“

۵۵۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَحِحَ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ؟)). قَالَ: قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَلَمْ تُجْرِنِي مِنَ الظُّلْمِ؟)). قَالَ: ((يَقُولُ: بَلَى)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: فَإِنِّي لَا أُحِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۴۴۱) و مسلم (۵۲ / ۲۷۶۸)۔

❁ رواه مسلم (۴۹ / ۲۷۶۷)۔

❁ رواه البخاري (۳۳۳۹)۔

شَهِدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا)). قَالَ: ((فِيحْتَمُّ عَلَيَّ فِيهِ، فَيَقَالُ لَأَرْكَانِهِ: اِنْطِقِي)). قَالَ: ((فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يَخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: بَعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اِنَاصِلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ ہنس دیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟“ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: بندے کے اپنے رب سے مخاطب ہونے سے، وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھے ظلم سے نہیں بچائیں گے؟“ فرمایا: ”وہ (رب تعالیٰ) فرمائے گا: کیوں نہیں، ضرور۔“ فرمایا: ”وہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف صرف اپنے نفس ہی کی گواہی قبول کروں گا، فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”آج تیرا نفس ہی تیرے خلاف گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اور لکھنے والے معزز فرشتے بھی گواہی کے لیے کافی ہیں۔“ فرمایا: ”اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا، کلام کرو۔“ فرمایا: ”وہ اس کے اعمال کے متعلق بولیں گے، پھر اس (بندے) کے اور اس کی زبان کے درمیان سے پابندی اٹھالی جائے گی۔“ فرمایا: ”وہ (اپنی زبان سے بول کر) کہے گا: تمہارے لیے دوری ہو اور ہلاکت ہو، میں تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا تھا۔“

۵۵۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا)). قَالَ: ((فَيَلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ: أَيُّ فُلٍّ أَلْمَ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسَجَّرَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذْرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبُوعَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: أَفَطَنَنْتَ أَنْتَ مَلَاقِي؟ فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّلَاثَ، فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصَمَّمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيَسْنِي بَخِيرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هَلْهَذَا إِذَا. ثُمَّ يَقَالُ: الْآنَ نَبَعْتُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيَحْتَمُّ عَلَيَّ فِيهِ، وَيَقَالُ لِفَخِيذِهِ: اِنْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَيَخِذُهُ وَالْحَمَّةُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ)) فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ۵۵۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم، دوپہر کے وقت جبکہ مطلع ابراہاؤد نہ ہو، سورج دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم، چودھویں رات جبکہ مطلع ابراہاؤد بھی نہ ہو، چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیدار

میں بس اتنی تکلیف محسوس کرو گے، جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا تو وہ فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہیں بخشی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کیے تھے؟ کیا میں نے تجھے (تیری قوم پر) سردار نہیں بنایا تھا؟ اور تو ان سے چوتھا حصہ وصول کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔“ فرمایا: ”رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو جانتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: میں نے (آج) تجھے بھلا دیا جس طرح تم نے مجھے (دنیا میں) بھلا رکھا تھا، پھر رب تعالیٰ دوسرے سے ملاقات کرے گا، اور اسی (پہلے) کی مثل ذکر کیا، پھر وہ تیسرے سے ملاقات کرے گا تو وہ اس سے بھی اسی کی مثل کہے گا: وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا، اور وہ جس قدر ہو سکا اپنی تعریف کرے گا، رب تعالیٰ فرمائے گا: یہیں ٹھہرو، پھر کہا جائے گا: ہم ابھی تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں، وہ اپنے دل میں غم و فکر کرے گا، وہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا، اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران سے کہا جائے گا، بولو، چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے مطابق کلام کریں گی، اور یہ اس لیے ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی طرف سے اس کا عذر رائل کر دے، اور یہ منافق شخص ہوگا، اور یہ وہ ہوگا جس پر اللہ ناراض ہوگا۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((یدخل من امتی الجنة)) بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، باب التوکل میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۵۵۶ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَتِلْكَ حَشِيَّاتٍ مِنْ حَشِيَّاتِ رَبِّي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۵۵۶ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار افراد حساب و عذاب کے بغیر جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور مزید یہ کہ میرے رب کی طرف سے تین چلو ہوں گے۔“

۵۵۵۷ : وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تِلْكَ عَرَصَاتٍ: فَأَمَّا عَرَصَتَانِ فَبَدَالٌ وَمَعَاذِيرُ، وَأَمَّا الْعَرَصَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي، فَأُخَذُ بِمِمينِهِ وَأُخَذُ بِشِمَالِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَا يَصْحُحُ هَذَا الْحَدِيثُ، مِنْ قَبْلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ

يَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❁

۵۵۵۷: حسن بصری رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت لوگ تین بار (اللہ کے حضور) پیش کیے جائیں گے، پہلی دوم تیرہ کی پیشی میں جھگڑا اور معذرت ہوگی اور تیسری پیشی کے وقت ہاتھوں کی طرف اعمالِ ناسے اڑیں گے، چنانچہ کوئی انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑنے والا ہوگا اور کوئی بائیں میں۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۵۵۵۸: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ. ❁

۵۵۵۸: اور بعض راویوں نے اسے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِصُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ، ثُمَّ يَقُولُ: اتَّكَرُّ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَطَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ يَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! يَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَا رَبِّ! يَقُولُ: بَلَى! إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَقُولُ: أَحْضِرْ وَرَنكَ، يَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ يَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظَلِّمُ، قَالَ: فَتَوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَتَقَلَّتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَنْتَقِلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۵۵۵۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اس کے ننانوے رجسٹر کھولے گا، اور ہر رجسٹر کی لمبائی حد نظر تک ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو (کہ تم نے نہ کی ہو)؟ یا میرے لکھنے والوں نے، حفاظت کرنے والوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! نہیں، اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: رب جی؟ نہیں، اللہ فرمائے گا: ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، کیونکہ آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، ایک کارڈ نکالا جائے گا، اس پر درج ہوگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ فرمائے گا: وزن پر حاضر ہو، وہ عرض کرے گا: رب جی! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کارڈ کی کیا حیثیت ہے؟ چنانچہ اللہ وہ فرمائے گا: آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، فرمایا: ایک پلڑے میں وہ دفاتر رکھے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں وہ کارڈ رکھا جائے گا تو وہ دفاتر ہلکے پڑ جائیں گے

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده من حديث أبي هريرة عنده، إنما رواه من حديث أبي موسى، انظر الحديث الآتي: ۵۵۵۸) و الترمذي (۲۴۲۵) ☆ الحسن البصري مدلس عنعن ولم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه في القول الراجح - ❁ **إسناده ضعيف**، [رواه ابن ماجه (۴۲۷۷) و أحمد (۴/ ۱۴۴ ح ۱۹۹۵۳)] ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن، انظر الحديث السابق (۵۵۵۷)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۶۳۹) وقال: (حسن غريب) و ابن ماجه (۴۳۰۰)۔

اور وہ کارڈ بھاری ہو جائے گا، اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔“

۵۵۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يُبْكِيكَ؟)) قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ، أَيَحْفُ مِيزَانُهُ أَمْ يَنْقَلُ؟ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتَّى يُقَالَ: «هَذَا وَمُ أَقْرَأُ وَكِتَابِي»، حَتَّى يَعْلَمَ: أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَيْ يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ *

۵۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو وہ رو پڑیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، میں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو میں رو پڑی، تو کیا روز قیامت آپ اپنے اہل خانہ کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! تین مقامات ہیں، جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، میزان کے موقع پر حتیٰ کہ وہ جان لے کہ آیا اس کی میزان ہلکی پڑتی ہے یا وہ بھاری ہوتی ہے، نامہ اعمال کے وقت، جب کہا جائے گا: ”آؤ اپنا نامہ اعمال پڑھو۔“ حتیٰ کہ وہ جان لے کہ اس کا نامہ اعمال کہاں دیا جاتا ہے، اس کے دائیں ہاتھ میں یا اس کی پشت کے پیچھے سے اس کے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے، اور پل صراط کے موقع پر جب اسے جہنم پر رکھا جائے گا۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۵۶۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي، وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ، فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوَكَ وَكَذَبُوكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ، أَقْتَصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتَفُ وَيَبْكِي)). فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾)) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَجْدَلِي وَلَيْهَوْلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مَقَارِ فَتِنِهِمْ، أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ *

۵۵۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی آیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں، وہ میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، اور میری نافرمانی کرتے ہیں، جبکہ میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں اور انہیں مارتا ہوں، ان کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) میرا معاملہ کیسا ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب روز قیامت

* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٧٥٥) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن -

* إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٣١٦٥) و قال: (غريب) ☆ الزهري مدلس و عنعن -

ہوگا تو انہوں نے تجھ سے جو خیانت کی ہوگی، تیری نافرمانی کی ہوگی اور تجھ سے جھوٹ بولا ہوگا ان کا اور تو نے جو انہیں سزا دی ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا، اگر تیری سزا ان کی غلطیوں کے مطابق ہوئی تو پھر معاملہ برابر رہے گا تیرے لئے کوئی ثواب و عقاب نہیں ہوگا اور اگر تیری سزا ان کی خطاؤں سے کم رہی تو پھر تجھے زائد حق حاصل ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر اس زیادتی کا تجھ سے انہیں بدلہ دلایا جائے گا۔“ (یہ سن کر) وہ آدمی (مجلس سے) دور ہو کر پیچھے اور رونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تم اللہ کا فرمان نہیں پڑھتے؟“ ہم روز قیامت انصاف کا ترازو قائم کریں گے تو کسی جان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، اگر (عمل و ظلم) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، تو ہم اسے لے آئیں گے اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے۔“ چنانچہ اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے لیے اور ان کے لیے، ان کی علیحدگی سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سارے آزاد ہیں۔

۵۵۶۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: ((اللَّهُمَّ حَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: ((أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ، إِنَّهُ مَنْ نُورَفِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ! هَلْكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی کسی نماز میں یہ دعا ((اللَّهُمَّ حَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا)) ”اے اللہ! میرا آسان حساب لینا۔“ کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس سے مراد یہ ہے کہ) (اللہ تعالیٰ) اس کے نامہ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے درگزر فرمائے گا، کیونکہ عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا۔“

۵۵۶۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَنْ يَقْوَى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾؟ فَقَالَ: ((يُخَفِّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ)). ❁

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا ہے: ”اس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔“ تو روز قیامت کھڑے ہونے کی کون طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کا دن) مؤمن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس پر فرض نماز کی طرح ہوگا۔“

۵۵۶۴: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ﴿يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ مَا طُولُ هَذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لِيُخَفِّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ يُصَلِّيَهَا فِي

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۶ / ۴۸ ح ۲۴۷۱۹) [وصححه الحاكم (۱ / ۵۷) ووافقه الذهبي] وأصله متفق عليه (البخاري: ۱۰۳، مسلم: ۲۸۷۶)۔ ❁ **حسن**، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده، شعب الإيمان ۱ / ۳۲۴ قبل ح ۳۶۲ تعليقا) وابن حبان (الإحسان: ۷۲۹ / ۷۳۴ وسنده حسن) ☆ شيخ دراج: (مبهم وهو) أبو الهيثم وله شاهد حسن في شعب الإيمان (۳۶۲، نسخة محققة: ۳۵۶) ولم يذكر الآية، فيه نعيم بن حماد حسن الحديث۔

الدُّنْيَا)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. ❁

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی کہ اس دن کی طوالت کس قدر ہوگی (کیا لوگ اتنا لمبا قیام کر سکیں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (دن) کو مؤمن پر اس قدر آسان کر دیا جائے گا کہ وہ اس پر فرض نماز سے بھی ہلکا ہو جائے گا جو اس نے دنیا میں پڑھی تھی۔“ دونوں احادیث کو امام بیہقی نے ”کتاب البعث والنشور“ میں نقل کیا ہے۔

۵۵۶۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُنَادَى مُنَادٍ فَيَقُولُ: أَيُّنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بَغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت تمام لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: وہ تجھ گزرا کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے اور وہ قلیل ہوں گے، اور وہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے، پھر باقی لوگوں کے حساب کے متعلق حکم فرمایا جائے گا۔“

❁ حسن، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده) [وأحمد (۳/ ۷۵ ح ۱۱۷۴۰)] ☆ انظر الحديث السابق (۵۵۶۴) وللحديث شاهد حسن - ❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۳۲۴۴)، نسخة محققة: [۲۹۷۴] وهناد بن السري في الزهد (۱۷۶) والمروزي كما في مختصر قيام الليل (ص ۱۸)۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۵۶۶: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَنَا أَنَا أَسِيرٌ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِيَابُ الدَّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكُوْتُرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِينُهُ مَسَكَ أَذْفُرًا)). رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ *
۵۵۶۷: أَنَسٌ رضی اللہ عنہ بَيَّنَّ كَرْتَهُ هِيَ، رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَے فرمایا: ”(معراج کی رات) میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک میں ایک نہر پر پہنچا، اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے، جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے، میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی اعلیٰ خوشبو والی کستوری تھی۔“

۵۵۶۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ أبيضٌ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكَيْزَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
۵۵۶۸: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ بَيَّنَّ كَرْتَهُ هِيَ، رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَے فرمایا: ”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کے اطراف برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس شخص نے اس سے پی لیا وہ پھر کبھی (میدان حشر میں) پیاسا نہ ہوگا۔“

۵۵۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ آيَلَةٍ مِنْ عَدَنٍ لَهْوٍ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الشَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَإِنَّتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَإِنِّي لَأَصْدُ النَّاسِ عَنْهُ كَمَا يَصْدُ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَ مَيْدٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، لَكُمْ سِيْمَاءٌ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غَرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آتْرِ الْوُضُوءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ *
۵۵۶۹: أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بَيَّنَّ كَرْتَهُ هِيَ، رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَے فرمایا: ”میرا حوض ایلد اور عدن کے درمیانی مسافت سے زیادہ مسافت والا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید، اور وہ شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں و لذیذ ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے

* رواه البخاري (٦٥٨١)۔

* متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧٩) و مسلم (٢٧ / ٢٢٩٢)۔

* رواه مسلم (٣٦ / ٢٤٧)۔

زیادہ ہیں، اور میں (دوسرے) لوگوں کو اس سے اس طرح دور ہٹاؤں گا جس طرح آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس روز ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تمہارے لیے ایک خاص نشان ہوگا جو کسی اور امت کے لیے نہیں ہوگا۔ تم میرے پاس اس حالت میں آؤ گے کہ وضو کے نشان کی وجہ سے تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔“

۵۵۶۹: وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)). ❁
۵۵۶۹: اور صحیح مسلم کی انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ”اس (حوض) میں سونے اور چاندی کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔“

۵۵۷۰: وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُثُّ فِيهِ مِزَابَانِ يَمُدُّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ: أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْأُخْرَى مِنْ وَرَقٍ)). ❁
۵۵۷۰: اور صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث، جو کہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے: آپ سے اس کے مشروب کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنا لے گرتے ہیں، ان میں سے ایک سونے کا ہے جبکہ دوسرا چاندی کا۔“

۵۵۷۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، كِيرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي. فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ: سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ عَيَّرَ بَعْدِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁
۵۵۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا، وہ (اس سے) پینے گا اور جس نے پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی، میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں، (میرے امتی ہیں)، مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے تھے، میں کہوں گا: اس شخص کے لیے (مجھ سے) دوری ہو جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی۔“

۵۵۷۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَهْمُوا بِذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فِيرُبْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ، أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اسْتَفْعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يَرْبِحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَهَى عَنْهَا. وَلَكِنْ أَنْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيِّ بَعَثَهُ اللَّهُ

❁ رواہ مسلم (۴۳/۲۳۰۳)۔

❁ رواہ مسلم (۳۷/۲۳۰۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۸۳-۶۵۸۴) و مسلم (۲۶/۲۲۹۰)۔

إلى أهل الأرض، فيأتون نوحًا، فيقول: لست هناكم. ويذكر خطيئته التي أصاب: سؤاله ربه بغير علم. ولكن اتوا إبراهيم خليل الرحمن)). قال: ((فيأتون إبراهيم، فيقول: إني لست هناكم. ويذكر ثلث كذبات كذبهن. ولكن اتوا موسى عبدًا اتاه الله التوراة، وكلمته وقربه نجيا. قال: فيأتون موسى فيقول: إني لست هناكم. ويذكر خطيئته التي أصاب قتلته النفس، ولكن اتوا عيسى عبد الله ورسوله وروح الله وكلمته)). قال: ((فيأتون عيسى، فيقول: لست هناكم، ولكن اتوا محمداً عبدًا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر)). قال: ((فيأتوني فاستأذن علي ربي في داره، فيؤذن لي عليه، فإذا رأيته وقعت ساجداً، فيدعيني ما شاء الله أن يدعيني، فيقول: ارفع محمداً! وقل تسمع! واشفع تسمع ووسل تعطه)). قال: ((فأرفع رأسي، فأتني على ربي ببناءٍ وتحميدٍ يعلمني، ثم أشفع فيحذ لي حداً، فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة، ثم أعود الثانية فاستأذن علي ربي في داره. فيؤذن لي عليه، فإذا رأيته وقعت ساجداً. فيدعيني ما شاء الله أن يدعيني، ثم يقول: ارفع محمداً! وقل تسمع، واشفع تسمع، ووسل تعطه)). قال: ((فأرفع رأسي فأتني على ربي ببناءٍ وتحميدٍ يعلمني، ثم أشفع فيحذ لي حداً، فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة، ثم أعود الثالثة، فاستأذن علي ربي في داره، فيؤذن لي عليه، فإذا رأيته وقعت ساجداً، فيدعيني ما شاء الله أن يدعيني، ثم يقول: ارفع محمداً! وقل تسمع، واشفع تسمع، ووسل تعطه)). قال: ((فأرفع رأسي فأتني على ربي ببناءٍ وتحميدٍ يعلمني، ثم أشفع، فيحذ لي حداً، فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة، حتى ما يبقى في النار إلا من قد حبسه القرآن)) أي وجب عليه الخلود، ثم تلا هذه الآية: ﴿عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً﴾ قال: ((وهذا المقام المحمود الذي وعده نبيكم)). متفق عليه ❁

۵۵۷۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومنوں کو روز قیامت روک رکھا جائے گا حتیٰ کہ اس وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش کہ ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارشی تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم، تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں حتیٰ کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کا ارتکاب اس درخت کے کھانے سے ہوا تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، بلکہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا تھا، وہ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے لاعلمی میں اپنے رب سے سوال کرنے سے سرزد ہوئی تھی، بلکہ تم رحمان کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔“ فرمایا: ”وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں

گے، تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے تین جھوٹوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے، بلکہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی، ان سے کلام فرمایا اور سرگوشی کے لیے انہیں قریب کیا۔“ فرمایا: ”وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اس (قبضی) آدمی کو قتل کیا تھا، بلکہ تم اللہ کے بندے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ اس کے رسول ہیں، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔“ فرمایا: ”وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، بلکہ تم اللہ کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔“ فرمایا: ”چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے، اس کے حضور آنے کی، اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد! اٹھو، بات کرو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا۔“ فرمایا: ”چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں اپنے رب کی حمد و ثنائیاں کروں گا، جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے تعداد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (در بار الہی سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا، اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، جس قدر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاؤ، بات کرو، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا۔“ فرمایا: ”میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اپنے رب کی حمد و ثنائیاں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد متعین کر دی جائے گی، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا، اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھائیں، بات کریں، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔“ فرمایا: ”میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنائیاں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا، انہیں میں آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائے گا جسے قرآن نے روک رکھا ہو۔“ یعنی جس پر دائمی جہنمی ہونا واجب ہو چکا ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے۔“ فرمایا: ”اور یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔“

۵۵۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَآجِ النَّاسِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشفعْ إلى ربِّكَ، فيقول: لستُ لها، ولكنْ عليكمْ بإبراهيمَ فإنه خلیلُ الرَّحْمَنِ، فيأتونْ إبراهيمَ،

فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِمَةُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ قَائِلِينَ: يَا رَبِّ! أَمْتِي لَهَا، فَاسْتَأْذِنْ عَلَيَّ رَبِّي، فَيُؤْذِنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تَسْمَعُ، وَوَسَلْ تَعْطَهُ، وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمْتِي أَمْتِي فَيَقَالُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَانْطَلِقْ فَافْعَلْ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تَسْمَعُ، وَوَسَلْ تَعْطَهُ، وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمْتِي أَمْتِي، فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَافْعَلْ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تَسْمَعُ، وَوَسَلْ تَعْطَهُ، وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمْتِي أَمْتِي. فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَافْعَلْ، ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّهُ سَاجِدًا مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَانْطَلِقْ فَافْعَلْ، ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تَسْمَعُ، وَوَسَلْ تَعْطَهُ، وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! انْذِنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ، وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَانِي وَعَظَمَتِي! لَا أَخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اضطراب کا شکار ہوں گے وہ مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سفارش کرو، وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کے لئے تیار ہوں، میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، وہ مجھے حمد کے الفاظ الہام فرمائے گا تو میں ان (کلمات و الفاظ) کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، ان کلمات کا اس وقت مجھے علم نہیں، میں ان حمدیہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ کروں گا، مجھے کہا جائے گا، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! چنانچہ کہا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے اسے (دوزخ سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ (رب کے حضور) جاؤں گا اور انہی حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا، محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو، سنی

جائے گی، سوال کروا سے پورا کیا جائے گا اور سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا، رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ یارائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے (جہنم سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں (تیسری مرتبہ) لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سراٹھائیں، بات کریں، سنی جائے گی، سوال کریں اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنیٰ ترین ایمان ہے اسے بھی جہنم کی آگ سے نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سراٹھائیں، بات کریں سنی جائے گی، مانگیں عطا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دے دیں کہ جس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہو اور میں اسے جہنم سے نکال لاؤں، فرمایا: اس کا آپ کو حق حاصل نہیں، لیکن میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس شخص نے ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہوگا میں اسے اس (جہنم) سے ضرور نکالوں گا۔“

۵۵۷۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ وَنَفْسِهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت میری شفاعت کے لحاظ سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے ((لا الہ الا اللہ)) ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں“ پڑھا ہوگا۔“

۵۵۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: أَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: ((أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيُبْلَغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ؟ فَيَأْتُونَ أَدَمَ)). وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: ((فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تَعَطُّهُ، وَاشْفَعْ تَشْفَعُ، فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَىٰ ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو اس سے ایک دسی آپ کی خدمت میں پیش کی

گئی، جبکہ دستی آپ کو پسند تھی، آپ ﷺ نے اپنے دانتوں سے ایک بار اسے نوچا، پھر فرمایا: ”روز قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگ غم و تکلیف کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، تمام لوگ کہیں گے، کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور پھر آگے حدیث شفاعت بیان کی، اور فرمایا: ”میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے پہنچوں گا تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ اپنی حمد و ثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے ہوں گے، پھر وہ فرمائے گا: محمد! اپنا سراٹھائیں، سوال کریں، آپ کا سوال پورا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سراٹھاؤں گا، اور کہوں گا، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، کہا جائے گا: محمد! آپ اپنی امت کے ان افراد کو، جن پر کوئی حساب نہیں، ابواب جنت میں سے دائیں دروازے سے داخل کیجئے، حالانکہ انہیں اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے لوگوں کے ساتھ گزرنے کا بھی حق حاصل ہے۔“ پھر فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کی دہلیز کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔“

۵۵۷۶: وَعَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقْوَمَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۷۶: شفاعت سے متعلق حدیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث جو وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”امانت اور صلہ رحمی کو چھوڑا جائے گا تو وہ پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑی ہو جائیں گی۔“

۵۵۷۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ انْهَنَّا أَضَلُّنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ وَقَالَ عَيْسَى: ﴿إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ امْتِنِي امْتِنِي))، وَبَكَى. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((يَا جِبْرِئِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلِّهُ مَا يُبْكِيهِ؟)). فَاتَاهُ جِبْرِئِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ: فَقَالَ اللَّهُ لَجِبْرِئِيلَ: ((اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنَرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۷۷: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورہ ابراہیم میں موجود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ”رب جی! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، جس نے میری اتباع کی تو وہ مجھ سے ہے۔“ اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ”اے اللہ! میری امت، میری امت!“ اور آپ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اور تیرا رب زیادہ جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ انہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟“ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے جو کہا تھا وہی انہیں بتا دیا، اللہ تعالیٰ

نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: ”محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو: ہم آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔“

۵۵۷۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ، هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهْرِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟)). قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا. إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْنٌ مُؤَدَّنٌ لِيَتَّبِعُ كُلَّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَقَاجِرٍ، آتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُونَ؟ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوا: يَا رَبَّنَا فَارْتَفَعْنَا لَكَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرًا مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُنَاصِحْهُمْ)). ❁

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، کیا دوپہر کے وقت، جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو سورج دیکھنے میں تم کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ اور کیا چودھویں رات جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو تم چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی طرح تم روز قیامت اللہ کو دیکھنے میں تکلیف محسوس نہیں کرو گے، مگر جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چلی جائے، اللہ کے علاوہ اصنام اور بتوں کی پوجا کرنے والے سارے کے سارے آگ میں گر جائیں گے حتیٰ کہ جب صرف اللہ کی عبادت کرنے والے نیک اور فاجر قسم کے لوگ رہ جائیں گے تو رب العالمین ان کے پاس آئے گا، اور پوچھے گا، تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے جا چکی ہے، وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم نے دنیا میں ان سے علیحدگی اختیار کیے رکھی جبکہ ہم ان کے ضرورت مند تھے اور ہم ان کے ساتھ نہ رہے۔“

۵۵۷۹: وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبَّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَاهُ)). وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا ارَادَ أَنْ يَسْجُدَ حَرَّ عَلَى قَفَاهُ، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجَسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ، وَتَحُلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرَفِ الْعَيْنِ، وَكَالْبُرْقِ، وَكَالرَّيْحِ، وَكَالطَّيْرِ وَكَالْجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَتَنَاجٍ مُسَلِّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ. مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي

النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا! كَانُوا يُصَوِّمُونَ مَعَنَا، وَيُحْجُونَ، وَيَقُولُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مِنْ عَرَفْتُمْ، فَتَحْرَمُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! لَمْ نَدْرِ فِيهَا خَيْرًا، فَيَقُولُ اللَّهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حَمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيُخْرِجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْجَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، فَيُخْرِجُونَ كَاللُّوْلُؤِ، فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، فَيَقُولُ: أَهْلُ الْجَنَّةِ: هُوَ لَاءِ عَتَقَاءِ الرَّحْمَنِ، أَذْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيَقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۷۹: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”وہ کہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے پاس نہیں آتا تب تک ہماری یہی جگہ ہے، جب ہمارا رب آجائے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔“ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”وہ فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جسے تم پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، وہ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر وہ شخص جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اسے اللہ سجدے کی اجازت دے دے گا اور جو کسی خوف، ریا کاری کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا اللہ اس کی کمر کو تختہ بنا دے گا، جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی گدی کے بل گر جائے گا، اس کے بعد جہنم پر پل رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام (انبیاء علیہم السلام) کہیں گے: اے اللہ! سلامتی فرمانا، سلامتی فرمانا، مؤمن (اپنے اپنے اعمال کے مطابق) کچھ آنکھ جھپکنے کی طرح، کچھ ہوا کی رفتار کی طرح، کچھ پرندے کی اڑان کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ مختلف سواروں کی رفتار کی طرح گزریں گے، کوئی تو صحیح سلامت نجات پا جائے گا کوئی زخمی ہو کر نجات پا جائے گا اور کسی کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ مؤمن جہنم کی آگ سے نجات پا جائیں گے، تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حق لینے کی خاطر تم سے زیادہ شدید مطالبہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، جب انہیں روز قیامت اپنے بھائیوں کے حق کا پتہ چلے گا، جو کہ جہنم کی آگ میں ہوں گے، وہ کہیں گے، ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہ حج کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو، ان کی صورتوں کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دیا جائے گا، وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے، پھر وہ کہیں گے، ہمارے رب! جن کے متعلق تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا، وہ فرمائے گا: دوبارہ جاؤ اور تم جس کے دل میں دینار کے برابر بھی خیر پاؤ، اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی خیر پاؤ تو اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے۔ وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر پاؤ، اسے نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، پھر

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم نے اس (جہنم) میں کسی اہل خیر کو نہیں چھوڑا، (سب کو نکال لیا ہے) تب اللہ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیاء علیہم السلام نے سفارش کی اور مومنوں نے سفارش کی صرف ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے، وہ جہنمیوں کی ایک مٹھی بھرے گا اور وہ اس سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا ہوگا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے، وہ انہیں جنت کے دروازوں پر بننے والی نہر میں ڈالے گا، اسے نہر حیات کہا جائے گا، وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح دانہ سیلابی مٹی میں اگ آتا ہے، وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے، ان کی گردنوں میں (علامت کے طور پر) ہار ہوں گے، اہل جنت کہیں گے: یہ رحمان (اللہ تعالیٰ) کے آزاد کردہ ہیں، اس نے انہیں بلا کسی عمل کے اور کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے، ان کے لیے کہا جائے گا: تمہارے لیے (جنت میں) وہ کچھ ہے جو تم نے (حد نظر تک) دیکھ لیا اور اس کے ساتھ اتنا اور۔“

۵۵۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ قَدِّ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبَتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لو، انہیں نکال لیا جائے گا، وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس سے اس طرح نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی میں دانہ اگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ (دانہ شروع میں) زرد رنگ کا لپٹا ہوا پودا نکلتا ہے۔“

۵۵۸۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ، وَقَالَ: ((يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرَّسُولِ بِأَمْتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرَّسُولُ، وَكَلَامُ الرَّسُولِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخَطَّفَ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبِقُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرِّدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ آرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِّ امْتَحَشُوا، فَيَصَّبُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبَتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، وَقَدْ قَشِينِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقْتَنِي ذِكَاؤَهَا فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ؟ أَنْ تَسْتَلَّ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ

عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! أَقْدِمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنْ لَمْ أَكُنْ أَشْفَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّصْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَيَبْلُوكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَعْدَدْنَاكَ! أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنْ لَمْ أَتَجْعَلْنِي أَشْفَى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أَمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلْ يَذْكُرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه: ((قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۸۱: ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ انہوں نے ابو سعید رضي الله عنه سے مروی حدیث کا مفہوم بیان کیا، البتہ پنڈلی کھولنے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ”جہنم کے دونوں کناروں پر پل قائم کیا جائے گا، تمام رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس (پل) کو عبور کروں گا، اس دن صرف رسول ہی کلام کریں گے اور اس دن رسولوں کا کلام یہی ہوگا: اے اللہ! سلامتی عطا فرمانا، اے اللہ سلامتی عطا فرمانا، اور جہنم میں سعدان کے کائناتوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، اور ان (آنکڑوں) کے طول و عرض کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، چنانچہ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کاٹ ڈالے جائیں گے پھر (گرنے سے) بچ جائیں گے، حتیٰ کہ جب اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور وہ جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ جہنمیں اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو نکالیں، وہ انہیں نکالیں گے، اور وہ انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات (کی جگہ) کو دکھائے، آگ انسان کے سجدوں کے نشانات کے سوا باقی تمام اعضاء کو دکھا جائے گی، اور وہ آگ سے نکال لیے جائیں گے در آنحالیکہ وہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات بہایا جائے گا اور وہ ایسے نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی سے دانگ آتا ہے، جنت اور جہنم کے مابین ایک آدمی باقی رہ جائے گا، اور جنت میں داخل ہونے والا وہ آخری جہنمی ہوگا، اس کا چہرہ جہنم کی آگ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میرا چہرہ جہنم سے دوسری طرف کر دے، (کیونکہ) اس کی بدبونی مجھے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے، رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا تو نہیں کہ اگر میں نے یہ کر دیا تو تو اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز کا سوال کر دے، وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں (کوئی اور سوال نہیں کروں گا)، وہ جو اللہ چاہے گا، اللہ کو عہد و میثاق

دے گا تو اللہ اس کے چہرے کو آگ سے دوسری طرف پھیر دے گا، اور جب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اور وہ اس کی رونق دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ اس قدر خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے بعد کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ ہو جاؤں: چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا ہو سکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کا مطالبہ کر دے؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! (ایسے) نہیں، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھ سے مطالبہ نہیں کروں گا، وہ اپنے رب کو، جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و میثاق دے گا، تو وہ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا، اور جب وہ اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا، تو وہ اس کی تروتازگی، اور اس میں جو رونق سرور دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت میں داخل فرمادے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا بڑا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے عہد و میثاق نہیں دیا تھا کہ تو اس چیز کے علاوہ، جو میں نے تمہیں عطا کر دی، کوئی دوسری چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا، وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ اس کی وجہ سے ہنس دے گا، جب وہ ہنس دے گا تو وہ اسے دخول جنت کی اجازت فرمادے گا، اور فرمائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا حتیٰ کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، اس کا رب اسے یاد دلائے گا، حتیٰ کہ جب یہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا، یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لئے ہے اور اتنی ہی مزید اس کے ساتھ (تجھے عطا کی جاتی ہیں)۔“ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

”اللہ فرمائے گا: یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گناہ مزید (عطا کی جاتی ہیں)۔“

۵۵۸۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِحْرُ مِنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُورُ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا جَاوَزَهَا التَّفَتَّ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ، فَنُرِّفُ لَهُ شَجْرَةً فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سِتْظَلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: لَا يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ بَرَأَ مَا لَاصَبْرَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تَرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَأَسْتِظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتَكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا؟ وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ بَرَأَ مَا لَاصَبْرَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تَرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ فَلَا سِتْظَلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلَى يَارَبِّ! هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ بَرَأَ مَا لَاصَبْرَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ

مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْخَلْنِيهَا فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا بَصُرْتَنِي مِنْكَ؟ أَيْرِضِيكَ أَنْ أُعْطِيكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، قَالَ: أَيُّ رَبِّ! اتَّسَهَرْتُ مِنْي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ)). فَضَحَكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: الْآتِسْأَلُونَنِي مِمَّ أَضْحَكُ؟ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: اتَّسَهَرْتُ مِنْي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا اتَّسَهَرْتُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا آدمی وہ ہوگا جو ایک بار چلے گا اور ایک بار منہ کے بل گرے گا اور ایک بار آگ سے جھلے گی، جب وہ اس (آگ) سے گزر جائے گا تو وہ اس کی طرف مڑ کر دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے بچا لیا اور اللہ نے مجھے وہ چیز عطا فرمادی جو اس نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی، اسے ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں، اور اس کے (پاس چشمے کے پانی سے) پانی پی سکوں، اللہ فرمائے گا: ابن آدم! شاید کہ میں وہ تجھے عطا کر دوں تو پھر تم اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ کرو گے، وہ عرض کرے گا: رب جی! نہیں، وہ اس سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، اور اس کا رب (سوال کرنے پر) اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کو اس (درخت) کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کے (چشمے) سے پانی پیے گا، پھر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پی سکوں اور اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں، اور میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، اور وہ فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ میں تجھے اس کے قریب کر دوں تو پھر تو مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگ لے، وہ اس سے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ مانگنے کا وعدہ کر لے گا، جبکہ اس کا رب اسے (دوبارہ سوال کرنے پر) معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے گا، وہ اس کو اس کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا، اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیے گا۔ پھر جنت کے دروازے پر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سابقہ دونوں درختوں سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، یہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس (درخت) کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کروں اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیوں، پھر میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! بالکل ٹھیک ہے، بس یہ پورا فرما دے، میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا، اس کا رب اسے معذور سمجھے گا، پھر وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کے قریب کر دے گا، جب وہ اسے اس کے قریب کر دے گا تو وہ اہل جنت کی آوازیں

سنے گا تو عرض کرے گا، رب جی! مجھے اس میں داخل فرمادے، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز (چاہنے کے بعد) تو مجھ سے سوال کرنا ترک کرے گا؟ کیا تو راضی ہو جائے گا کہ میں دنیا کے برابر اور اس کی مثل مزید تجھے عطا کر دوں؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہو جبکہ آپ رب العالمین ہو؟“ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے دے دیے، اور فرمایا: کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی ہنسنے تھے، اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا، اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس نے کہا تھا، کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قادر ہوں۔“

۵۵۸۳: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہما نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا بَصُرْتَنِي مِنْكَ؟)) إِلَى الْخَيْرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ: ((وَيَذْكُرُهُ اللَّهُ، سَلْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُولَانِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَا عَطَيْتَ أَحَدًا مِثْلَ مَا عَطَيْتُ)). ❁

۵۵۸۳: اور صحیح مسلم ہی کی ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث اسی طرح ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا: ”وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) باز رکھے گی؟“ آخر حدیث تک، اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”اللہ سے یاد کرائے گا، فلاں چیز مانگو، فلاں چیز مانگو، حتیٰ کہ جب اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ (جو تو نے مانگا) تیرے لیے ہے اور اس سے دس گنا مزید تیرے لیے ہے۔“ فرمایا: ”پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو حور عین سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی، تو وہ کہیں گی: ہر قسم کی حمد و شکر اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے ہماری خاطر اور ہمیں تیری خاطر پیدا فرمایا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (بندہ) کہے گا: جو مجھے عطا کیا گیا ہے ویسا کسی اور کو عطا نہیں کیا گیا۔“

۵۵۸۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِصَّيْبَيْنِ أَقْوَامًا سَفَعَ مِنَ النَّارِ بَدْنُوْبٍ أَصَابُوهَا عِقُوبَةٌ، ثُمَّ يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمُ: الْجَهَنَّمِيُّونَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۸۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیے ہوں گے بطور سزا آگ انہیں جھلس دے گی، پھر اللہ اپنے فضل و رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، انہیں جہنمی کہا جائے گا۔“

۵۵۸۵: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواہ مسلم (۱۸۸ / ۳۱۱)۔

❁ رواہ البخاری (۶۵۵۹)۔

❁ رواہ البخاری (۶۵۶۶) و الترمذی (۲۶۰۰)۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ((يُخْرَجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)).

۵۵۸۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محمد (ﷺ) کی شفاعت کے ذریعے کچھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: ”میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت کے ذریعے جہنم کی آگ سے نکالے جائیں گے، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔“

۵۵۸۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَيًّا. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخِيلُ إِلَيْهَا أَنَّهُا مَلَأَى. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلَأَى. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا. فَيَقُولُ: أَتَسَخَّرُ مِنِّي - أَوْ تَصْحَكُ مِنِّي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَحِيحًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *

۵۵۸۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر پر اس (جہنم) سے کون نکلے گا اور سب سے آخر پر جنت میں کون داخل ہوگا، ایک آدمی سرین کے بل گھسٹ کر جہنم سے نکلے گا تو اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، وہ وہاں آئے گا تو اسے ایسے خیال آئے گا کہ وہ تو بھر چکی ہے، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے، وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔“ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

۵۵۸۷: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُوْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: أَعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ دُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارَ دُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ دُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سِنَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُولُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَهُنَا)) وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَحِيحًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ *

۵۵۸۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اچھی طرح جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، ایک آدمی کو روز قیامت پیش کیا جائے گا تو کہا جائے گا، اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہ چھپا رکھو، اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے تو کہا جائے گا: فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا

* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۷۱) و مسلم (۳۰۸ / ۱۸۶)۔

* رواہ مسلم (۳۱۴ / ۱۹۰)۔

اور فلاں دن تو تے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا، وہ عرض کرے گا: جی ہاں! وہ انکار نہیں کر سکے گا، اور وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ اس پر پیش کیے جائیں گے، اتنے میں سے کہا جائے گا: ہر برائی کے بدلے تجھے نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو کچھ ایسے (کبیرہ) گناہ کیے تھے جنہیں میں یہاں دیکھ نہیں رہا۔“ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس دیتے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

۵۵۸۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ، فَيَعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا)) قَالَ: ((فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۵۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(سب سے آخر پر) جہنم سے چار آدمیوں کو نکال کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ پھر انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا، ان میں سے ایک پھر مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: رب جی! میں تو امید کرتا تھا کہ جب تو نے مجھے وہاں سے نکال لیا تو پھر تو مجھے اس میں نہیں لوٹائے گا۔“ فرمایا: ”اللہ اس کو اس (جہنم) سے نجات دے دے گا۔“

۵۵۸۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُخَلِّصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضِ مَظَالِمِ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هَدَّبُوا وَقُؤُوا اذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۸۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن جہنم سے خلاصی حاصل کر لیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کے دنیا کے باہمی مظالم (حق تلفیوں) کا ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ صاف ستھرے کر دیے جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو، دنیا میں اپنے گھر کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہوگا۔“

۵۵۹۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةِ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص کو اس کا جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے نافرمانی کی ہوتی (تو اس کا ٹھکانا وہوتا) تاکہ وہ مزید شکر کرے، اور (اسی طرح) جہنم میں داخل

❁ رواہ مسلم (۱۹۲ / ۳۲۱)۔

❁ رواہ البخاری (۲۴۴۰)۔

❁ رواہ البخاری (۶۵۶۹)۔

ہونے والے ہر شخص کا اس کو جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا، اگر اس نے اچھے عمل کیے ہوتے (تو اس کا ٹھکانا یہ ہوتا) تاکہ وہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔“

۵۵۹۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِئِي بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يَذْبَحُ، ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ. وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ. فَيَزِدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرْحِهِمْ، وَيَزِدَادُ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جنت والو! (اب) موت نام کی کوئی چیز نہیں، جہنم والو! (اب) موت کوئی نہیں، جنتیوں کی فرحت میں، جبکہ جہنمیوں کے حزن و ملال میں اضافہ ہوگا۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۵۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حَوْضِي مِنْ عَدْنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاءٌ هَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْتِ رُؤُوسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُدُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے حوض کا طول و عرض عدن اور بلقاء کے عمان کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہوگا، اس کے پیا لے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے، جس نے اس سے ایک بار پی لیا تو اس کے بعد وہ پیاسا نہیں ہوگا، وہاں سب سے پہلے فقرا مہاجرین کا ورود ہوگا ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے، کپڑے میلے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے ناز و نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہوگا ان کے لیے دروازے کھولے جاتے تھے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ)). قِيلَ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۴۸) و مسلم (۲۸۵۰)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۲۷۵/۵) ح ۲۲۷۲۵ و الترمذی (۲۴۴۴) و ابن ماجہ (۴۳۰۳) ☆ السنن منقطع، العباس بن سالم لم یسمعه من أبي سلام. انظر سنن ابن ماجہ (۴۳۰۳) و أحادیث مسلم (۲۳۰۱) و ابن حبان (الموارد: ۲۶۰۱) و غیرهما تغنی عنہ۔ ❁ إسناده صحیح، رواہ أبو داود (۴۷۶۶)۔

۵۵۹۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ ہو۔“ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے) پوچھا گیا: اس روز تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سات سو یا آٹھ سو۔

۵۵۹۴: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَا هَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَإِرْدَةٌ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَإِرْدَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۵۵۹۳: سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے، اور وہ اس بات پر باہم فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس زیادہ پینے والے آتے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان سب میں سے میرے پاس آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۵: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: ((أَنَا فَاعِلٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ)) قُلْتُ: فَإِنَّ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: ((فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ)). قُلْتُ: فَإِنَّ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: ((فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُحْطِي هَذِهِ الثَّلَاثِ الْمَوَاطِنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۵۵۹۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے درخواست کی، روز قیامت وہ میری سفارش فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کروں گا۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! (سفارش کے لیے) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔“ میں نے عرض کیا: اگر میں پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ کروں (تو پھر)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔“ میں نے عرض کیا، اگر میں میزان کے پاس آپ کو نہ پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حوض کے پاس تلاش کرنا، کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ يَوْمَ يَنْزُلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَأْطُ الرِّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَصَابِيْهِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَيُجَاءُ بِكُمْ حَفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا، فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اُكْسُوا خَلِيلِي، فَيُوتَى بِرِيْطَيْنِ بِيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسَى عَلَى إِبْرِهِ، ثُمَّ أَقَوْمٌ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا يُعْطَى الْاُولُونَ وَالْآخِرُونَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❊

❊ ضعیف، رواه الترمذی (۲۴۴۳) ☆ سعید بن بشیر: ضعیف و قتادة مدلس و عنعن۔

❊ اسنادہ حسن، رواه الترمذی (۲۴۳۳)۔

❊ اسنادہ ضعیف، رواه الدارمی (۲/ ۳۲۵ ح ۲۸۰۳، نسخة محققة: ۲۸۴۲) ☆ فیہ عثمان بن عمیر: ضعیف۔

۵۵۹۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقام محمود کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا تو وہ (کرسی) اپنی تنگی کی وجہ سے اس طرح چرچر کرے گی اور نکالے گی جس طرح نئی زین چرچر کرے گی اور نکالتی ہے، حالانکہ وہ (کرسی) زمین و آسمان کے درمیان مسافت کی طرح وسیع ہے۔ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنوں کے بغیر لائے جاؤ گے، سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، آپ کو جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں دی جائیں گی، پھر ان کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا، پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایک جگہ کھڑا ہو جاؤں گا، تمام اگلے پچھلے مجھ پر رشک کریں گے۔“

۵۵۹۷: وَعَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۵۹۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار (نشان) پہچان ہوگا: ”رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۵۵۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری شفاعت، میری امت کے ان افراد کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں۔“

۵۵۹۹: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❁

۵۵۹۹: اور ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((آتَانِي ابْنٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَيَبِينَ الشَّفَاعَةَ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب کی طرف سے آنے والا ایک میرے پاس آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ آپ اپنی نصف امت جنت میں داخل کر لیں یا شفاعت کا حق لے لیں، میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا، اور وہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔“

۵۶۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۴۳۲) ☆ عبدالرحمن بن إسحاق الكوفي: ضعيف ضعفه الجمهور وفيه علة أخرى وحديث البخاري (۷۴۳۷) ومسلم (۱۹۵) يعني عنه. ❁ صحيح، رواه الترمذي (۲۴۳۵) وقال: حسن صحيح غريب) وأبو داود (۴۷۳۹). ❁ صحيح، رواه ابن ماجه (۴۳۱۰).

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۴۴۱) وابن ماجه (۴۳۱۷).

رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۶۰۱: عبد اللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کے ایک آدمی (عثمان رضی اللہ عنہ) کی سفارش پر قبیلہ بنو تميم سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔“

۵۶۰۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِتْنَامِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۰۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے بعض ایک جماعت کی سفارش کریں گے، ان میں سے بعض قبیلہ کی، ان میں سے بعض ایک خاندان کی اور ان میں سے کوئی کسی آدمی کی سفارش کرے گا حتیٰ کہ (اس طرح سفارش کرتے کرتے) وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

۵۶۰۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعًا مِائَةَ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ)). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَهَكَذَا، فَحَثَا بِكَفَيْهِ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! قَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفِّ وَاحِدٍ فَعَلَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ عُمَرُ)) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس طرح، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں بھی اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس طرح۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر! ہمیں چھوڑ دو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ ہم سب کو جنت میں داخل فرمادے تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل چاہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ایک چلو کے ذریعے جنت میں داخل فرمادے تو وہ کر سکتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”عمر نے ٹھیک کہا ہے۔“

۵۶۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ، فَيَمْرُؤُهُمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فَلَانُ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي سَقَيْتَكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وُضوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٨) وقال: (حسن صحيح غريب) و الدارمي (٢/ ٣٢٨ ح ٢٨١١)، وابن ماجه

(٤٣١٦)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٠) وقال: (حسن) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ١٦٣ ح ٤٣٣٥) و أحمد (٣/ ١٦٥ ح ١٢٧٢٥) * قتادة مدلس و عنعن و للحديث طرق ضعيفة عند البزار (كشف الأستار: ٣٥٤٧، ٣٥٤٥) و أبي يعلى (٣٧٨٣) وغيرهما۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٨٥) ☆ يزيد الرقاشي: ضعيف، و الأعمش مدلس و عنعن۔

۵۶۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کی صف بنائی جائے گی تو جنت والوں میں سے آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا، اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں وہی ہوں جس نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، وہ اس کے لیے سفارش کرے گا تو وہ اسے جنت میں (اپنے ساتھ) داخل کرائے گا۔“

۵۶۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى: أَخْرَجُوهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمْ أَنْ تَنْطَلِقَا فَنُتَلِّقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، وَيَقُومُ الْآخَرُ، فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أُلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى لَكَ رَجَاءٌ لَكَ، فَيُدْخِلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں جانے والوں میں سے دو آدمی بہت زور سے آہ و بکا کر رہے ہوں گے، رب تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو، وہ انہیں فرمائے گا: تم کس وجہ سے زور زور سے چیخ رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے، ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری رحمت یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور تم جہنم میں جہاں تھے اپنے آپ کو وہیں ڈال دو، ان میں سے ایک اپنے آپ کو (جہنم میں) ڈال لے گا، اللہ اس کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنا دے گا، جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا، اور وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں ڈالے گا، رب تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کس چیز نے تجھے اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو) ڈال لیا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے وہاں نہیں بھیجے گا جہاں سے تو نے مجھے نکال لیا تھا، رب تعالیٰ اسے فرمائے گا: تمہارے لیے تمہاری امید کے مطابق عطا کر دیا گیا، وہ دونوں اللہ کی رحمت سے اکٹھے ہی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔“

۵۶۰۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَرِي النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوْلَهُمْ كَلِمَةُ الْبُرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّأْيِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشِدِّ الرَّجْلِ، ثُمَّ كَمَشِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۶۰۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام لوگ آگ (پل صراط) پر وارد ہوں گے، پھر وہ اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے پار ہوں گے، ان میں سے سب سے پہلے بجلی چمکنے کی مانند گزر جائیں گے، پھر ہوا کی مانند، پھر تیز رفتار گھوڑے کی مانند، پھر سواری پر سواری کی مانند، پھر دوڑنے والے آدمی کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی مانند (اس پل سے گزریں گے جو کہ جہنم پر نصب ہوگا)۔“

❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۵۹۹) وقال: ضعيف (بخ) ☆ رشدين و الإفريقي ضعيفان -

❁ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۳۱۵۹) وقال: حسن) و الدارمی (۲ / ۳۲۹) ح (۲۸۱۳)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۶۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِي، مَا بَيْنَ حَنْبِيهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ)). قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: هُمَا قَرَيْتَانِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: ((فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاوِيَّاتِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے آگے میرا حوض ہے، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔“ بعض راویوں نے کہا ہے: یہ دونوں (جرباء اور اذرح) شام کے دو گاؤں ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔

ایک روایت میں ہے: اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جو کوئی وہاں آئے گا اور اس سے پانی پی لے گا تو پھر اس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔“

۵۶۰۸-۵۶۰۹: وَعَنْ حُدَيْفَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزُلْفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ آخَرَ جَعَلْتُمْ مِنَ الْجَنَّةِ الْأَخْطِئَةُ أَيُّكُمْ؟ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: ((فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، إِعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِذْهَبُوا إِلَى عِيسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُومُ فَيُؤَدِّنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمُ، فَتَقُومَانِ حَبْتَيْ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوْلَاكُمْ كَالْبُرْقِ)). قَالَ: قُلْتُ: يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَيُّ شَيْءٍ كَمَرَ الْبُرْقِ؟ قَالَ: ((الَّذِي تَرَوْنَ إِلَى الْبُرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ- ثُمَّ كَمَرَ الرِّيحَ، ثُمَّ كَمَرَ الطَّيْرَ، وَشِدَّةَ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَيْبُكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعَجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيئَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا)). وَقَالَ: ((وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَالِيْبٌ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ، تَأْخُذُ مَنْ أَمَرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ، وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ)). وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِيَدِهِ! إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۰۸-۵۶۰۹: حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومن کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۷۷) و مسلم (۲۲۹۹/۳۴)۔

❁ رواہ مسلم (۳۲۹/۱۹۵)۔

کریں گے: ہمارے ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلنے کی درخواست کریں، وہ کہیں گے: تمہارے والد کی غلطی ہی نے تو تمہیں جنت سے نکلوایا تھا، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم میرے بیٹے اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، فرمایا: ابراہیم علیہ السلام! فرمائیں گے: میں بھی اس کے اہل نہیں ہوں میں تو بہت پہلے (دنیا میں) خلیل تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، تو وہ بھی کہیں گے، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، وہ کھڑے ہوں گے، انہیں اجازت دی جائے گی، امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا، وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑی ہو جائیں گی، تم میں سے پہلا بجلی کی طرح گزر جائے گا۔“ راوی بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح گزرنے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے بجلی نہیں دیکھی، وہ آنکھ جھپکنے میں گزرتی ہے اور واپس آ جاتی ہے۔ پھر ہوا کے چلنے کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور تیز چلنے والے آدمیوں کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر چلیں گے، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوں گے، وہ کہہ رہے ہوں گے: رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما: حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک ایسا آدمی آئے گا جو چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، بلکہ وہ سرین کے بل گھسٹ رہا ہوگا۔“ اور فرمایا: ”پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے معلق ہوں گے، وہ اس بات پر مامور ہوں گے کہ جس کے متعلق اسے حکم دیا جائے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، کچھ لوگ مجروح ہوں گے، نجات پانے والے ہوں گے، اور کچھ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔“ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

۵۶۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَانَهُمُ الشَّعَارِيرُ)). قُلْنَا: مَا الشَّعَارِيرُ؟ قَالَ: ((أِنَّهُ الضَّغَابِيسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ جہنم سے شفاعت کے ذریعے نکلیں گے گویا وہ ثغاریر ہیں۔“ ہم نے عرض کیا: ثغاریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ لکڑیاں ہیں۔“

۵۶۱۱: وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۶۱۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، انبیاء علیہم السلام، پھر علماء اور پھر شہداء۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۵۸) و مسلم (۳۱۸ / ۱۹۱)۔

❁ اسنادہ موضوع، رواہ ابن ماجہ (۴۳۱۳) ☆ عبسہ بن عبدالرحمن کان ”یضع الحدیث“ كما قال أبو حاتم و ابن معین رحمہما اللہ و علاق: مجهول و السند ضعفه العراقي و البوصيري۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَ أَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کے حال کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۶۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَأَقْرَبُوا أَنْ شِئْتُمْ: «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔“ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔“
 ۵۶۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔“

۵۶۱۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَكَمَلَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَالتَّصَيَّفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین پر جھانک لے تو ان دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان ہر چیز روشن ہو جائے، ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ معطر ہو جائے اور اس (عورت) کے سر کا ایک دوپٹہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔“

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۲۴۴) و مسلم (۲/ ۲۸۲۴)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۷۹۶، ۶۵۶۸) و مسلم (لم أجده)۔

❁ رواه البخاري (۲۷۹۶)۔

۵۶۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَلِقَابٌ قَوْسٌ أَحَدُكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۶۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھڑ سوار سو سال تک چلتا رہے تو وہ اسے طے نہیں کر سکے گا، اور جنت میں کمان کے برابر جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔“

۵۶۱۶: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَحِيمَةً مِنْ لَوْوَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((طُولُهَا سِتُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْأَخْرَبِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، إِنِّيهِمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، إِنِّيهِمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 ۵۶۱۶: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن کے لیے جنت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کا عرض۔“ اور ایک روایت میں ہے ”اس کا طول ساٹھ میل ہوگا، اس کے ہر کونے میں اس کے اہل خانہ ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے، مؤمن ان سب کے پاس جائے گا، اور (اس کے لیے) دو باغ ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ سب چاندی کا ہے، اور دو باغ ہیں، ان دونوں کے برتن اور ان کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب سونے کا ہے، اہل جنت اور ان کے رب کے مابین صرف کبریائی کی چادر ہے جو کہ سدا بہار جنت میں اس کے چہرے پر ہے۔“

۵۶۱۷: وَعَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ، مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةِ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ. *
 ۵۶۱۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے کی جنت ہے، جنت کی چاروں نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش ہے، جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کرو۔ (جو کہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے)۔“ ترمذی۔ میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے اور نہ کتاب الحمیدی میں۔

۵۶۱۸: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ، فَتَهْبُ رِيحُ الشِّمَالِ، فَتَحْتَوِي فِي وُجُوهِهِمْ وَرِثَابِهِمْ، فَيَزِدُّادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا

* متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۵۲) و مسلم (۲۸۲۶/۶).

* متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۴۳) و مسلم (۲۸۳۸/۲۳).

* إسناده صحيح، رواه الترمذي (۲۵۳۱).

حُسْنًا وَجَمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک (جمعہ) بازار ہے، جہاں وہ ہر جمعے آئیں گے، شمال کی طرف سے ہوا چلے گی تو وہ ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں میں (خوشبو) ڈالے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا اور جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہوگا چنانچہ ان کے اہل خانہ انہیں کہیں گے: اللہ کی قسم! تم ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکے ہو۔“

۵۶۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدَّ كَوْنِ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِيٍّ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مَخَّ سَوْفِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعُظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بَكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُونَ، وَلَا يَمُوتُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَنَفَّلُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، انْتَهَمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوُقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلْوَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ أَدَمَ، سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گی، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کی صورتیں آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح روشن ہوں گی، (محبت و اتفاق کے لحاظ سے) ان کے دل فرد واحد کے دل کی طرح ہوں گے، ان میں باہمی اختلاف ہوگا نہ کوئی باہمی بغض ہوگا، ان میں سے ہر شخص کے لیے بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ہوں گی۔ وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈیوں اور گوشت میں سے نظر آتا ہوگا، وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے، وہ بیمار ہوں گے نہ پیشاب کریں گے، انہیں پاخانے کی حاجت ہوگی نہ انہیں تھوک آئے گی اور نہ ہی ناک سے آلائش نکلے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگھیلیوں کا ایندھن خوشبودار عود ہوگا، ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، وہ تخلیق کے لحاظ سے برابر ہوں گے جیسے فرد واحد ہوں، اور وہ اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔“

۵۶۲۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَنَفَّلُونَ وَلَا يَمُوتُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ)) قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جِشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے لیکن وہ تھوکیں گے نہ انہیں بول و براز کی حاجت ہوگی اور نہ ہی ان کی ناک سے آلائش نکلے گی۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ فرمایا: ”ڈکار اور

❁ رواہ مسلم (۱۳ / ۲۸۳۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ۳۲۵۴) و مسلم (۱۶، ۱۵ / ۲۸۳۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸ / ۲۸۳۵)۔

پسینہ، اور پسینہ ستوری کی طرح ہوگا، وہ اس طرح (آسانی اور تسلسل کے ساتھ) تسبیح و تمجید کریں گے جس طرح تم سانس لیتے ہو۔“
 ۵۶۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْئَسُ، وَلَا يَبْلَى ثِيَابَهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، بد حال نہیں ہوگا، نہ تو اس کا لباس پرانا ہوگا اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔“

۵۶۲۲-۵۶۲۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۲-۵۶۲۳: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ”اب تم صحت مند ہی رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی مردے نہیں، ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم ہمیشہ خوشحال رہو گے کبھی بد حال نہیں ہو گے۔“

۵۶۲۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغَرْفِ مِنْ قَوْفِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِبَ فِي الْأَفْقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضِلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تِلْكَ مَنَازِلَ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والے اپنے اوپر بالا خانوں کے کینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق میں چمکتے ہوئے ڈوبتے ستارے کو دیکھتے ہو، اور یہ تمہارے باہم مراتب میں فرق کی وجہ سے ہوگا۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم کی منزلیں ہوں گی، جہاں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔“

۵۶۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْنَدَتْهُمْ مِثْلُ أَفْنَدَةِ الطَّيْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل (حسد و بغض وغیرہ سے پاک ہونے کے لحاظ سے) پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“

❁ رواہ مسلم (۲۱/۲۸۳۶)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲/۲۸۳۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۵۶) و مسلم (۱۱/۲۸۳۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۷/۲۸۴۰)۔

۵۶۲۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَيْتَكَ رَبَّنَا وَسَعْدِيكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أُسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۲۶: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: جنت والو! وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے، اور ہر قسم کی خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، وہ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے، رب جی! ہمارے راضی نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمادیا ہے جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا، وہ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: رب جی! اس سے بہتر چیز کون سی ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تمہیں اپنی دائمی رضامندی عطا کرتا ہوں اور میں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“

۵۶۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعِدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّى فَيَتَمَنَّى، وَيَتَمَنَّى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں تم میں سب سے کم ملکیت والا شخص وہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! وہ تمنا کرے گا، اور تمنا کرے گا تو وہ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا، جی ہاں، تو اسے کہا جائے گا: تمہارے لیے وہ ہے جو تو نے تمنا کی اور جو تو نے تمنا کی اتنا اس کے ساتھ اور بھی۔“

۵۶۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ، كُلُّ مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سبحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں۔“

۵۶۲۹: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَرْوَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيْفًا لَا يَذُرُّ لَهَا قَعْرًا، وَاللَّهُ! لَتَمْلَأَنَّ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَلِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۲۹: عتبہ بن عروان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا کہ اگر جنم کے کنارے سے پتھر گرایا جائے تو وہ ستر سال میں بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچتا، اللہ کی قسم! اسے بھرا جائے گا۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوٹ کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کا ہے۔ اور اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ ازحام کی وجہ سے بھری ہوگی۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۴۹) و مسلم (۹/۲۸۲۹)۔

❁ رواہ مسلم (۳۰۱/۱۸۲)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۶/۲۸۳۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴/۲۹۶۷)۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۶۳۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَاءِ)) قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُ هَا؟ قَالَ: ((لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَمِلاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبًا وَهَا اللَّوْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبُوتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ، وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: ”پانی سے۔“ ہم نے عرض کیا: جنت کی تعمیر کیسے ہوئی؟ فرمایا: ”ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا تیز خوشبو والی کستوری کا ہے، اس کی چپس ہیرے جو اہرات اور یاقوت ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، بد حال نہیں ہوگا، وہاں ہمیشہ رہے گا، فوت نہیں ہوگا، اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔“

۵۶۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَافُهَا مِنْ ذَهَبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت کے درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔“

۵۶۳۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۶۳۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۳۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، اگر تمام جہان والے ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۳۴: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ: ((ارْتَفَاعُهَا لَكُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ

❁ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۲/ ۳۰۵ ح ۸۰۳۰) و الترمذی (۲۵۲۶) و وضعفه (و الدارمی (۲/ ۳۳۳ ح ۲۸۲۴)

☆ زیاد الطائی لم یثبت سماعه من أبي هريرة رضي الله عنه و لبعض الحديث شاهد عند الترمذی (۳۵۹۸) و سندہ حسن۔

❁ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۲۵) و قال: غریب حسن۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۲۵۲۹)۔ ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۵۳۲) ☆ ابن لہیعة مدلس و عنعن

وحدث به قبل اختلاطه و باقي السند حسن لذاته۔

وَالْأَرْضِ، مَسِيرَةٌ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁
 ۵۶۳۳: ابوسعید الخدریؓ، نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَفَرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ اور بلند بسترے کے بارے میں روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان (بچھونوں) کی بلندی اس طرح ہوگی جس طرح زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے، اور وہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءٌ وَجُوهُهُمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً، يُرَاى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۳۵: ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا گروہ جو روز قیامت جنت میں جائے گا ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے، دوسرا گروہ آسمان میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح روشن ہوگا، ان میں سے ہر آدمی کے لیے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے، اس کی پنڈلی کا گودا ان کے اوپر سے نظر آئے گا۔“

۵۶۳۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةً كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ يَطْبِقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((يُعْطَى قُوَّةً مِائَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۳۶: انس بن النضرؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جنت میں جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے سو (آدمیوں) کی طاقت دی جائے گی۔“

۵۶۳۷: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ مَا يَقِيلُ ظُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَحْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ حَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ قَبْدًا آسَاورَهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۳۷: سعد بن ابی وقاصؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر جنت کی نعمتوں میں سے ناخن برابر کوئی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے کنارے مزین ہو جائیں، اور اگر جنت والوں میں سے ایک آدمی (زمین پر) جھانک دے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۴۰) [وابن حبان (الإحسان: ۷۳۶۲ / ۷۴۰۵) بسند حسن عن عمرو بن الحارث عن دراج... به۔] ❁ صحيح، رواه الترمذي (۲۵۳۵) وقال: (حسن صحيح)۔ ❁ سنده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۳۶) وقال: (صحيح غريب) ☆ قتادة عن عن وللحديث شواهد ضعيفة عند البزار (كشف الأستار ۴ / ۱۹۸ ح ۳۵۲۶) والبيهقي (البعث والنشور: ۴۰۳) وغيرهما۔ ❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۲۸)۔

۵۶۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مُرْدٌ كَحُلِيِّ، لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ، وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۶۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والوں کے جسم پر بال نہ ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، اور ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، نہ تو ان کی جوانیاں ختم ہوں گی اور نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔“

۵۶۳۹: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرُودًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۳۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والے جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور ان کی عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔“

۵۶۴۰: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، قَالَ: ((يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ)) شَكَ الرَّاَوِي ((فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ، كَانَ ثَمَرَهَا الْقَالَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۴۰: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ سے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: ”سوار اس کی شاخوں کے سایے میں سو سال چلتا رہے گا۔“ یا فرمایا: ”اس کے سائے سے سو سوار سایہ حاصل کر سکیں گے۔“ اس میں راوی کو شک ہوا ہے۔ ”اس پر پتنگے سونے کے ہوں گے، اور اس کا پھل بڑے منکوں کی طرح ہوگا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۴۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَٰكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ، يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعُسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُرُزِ)) قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَنَاعِمَةٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَكَلْتَهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کوثر کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے عطا کی ہے، یعنی وہ مجھے جنت میں عطا کرے گا، (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایک پرندہ ہے جس کی گردن اونٹ کی گردن کی طرح ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو پھر بہت اچھی نعمت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو کھانے والے اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔“

❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۳۹) وقال: غریب) و الدارمی (۲/ ۳۳۵ ح ۲۸۲۹)۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۵۴۵) وقال: حسن غریب) ☆ قتادة مدلس وعنعن فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (۲/ ۲۹۵، ۳۴۳، ۴۱۵) وغيره، وانظر الحديث السابق [والنهاية بتحقيقی (۱۰۱۹)]۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۲۵۴۱) ☆ محمد بن إسحاق بن یسار مدلس و صرح بالسماع عند هناد بن السري فی الزهد (۱/ ۹۸ ح ۱۱۵)۔ ❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۲۵۴۲) وقال: حسن)۔

۵۶۴۲: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ حَيْلٍ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، إِلَّا فَعَلْتَ)).
وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ، فَقَالَ: ((إِنْ يُدْخِلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَكَتْ عَيْنُكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۴۳: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو نے اگر وہاں سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش کی تو وہ جنت میں جہاں تو چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔“ ایک دوسرے آدمی نے آپ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جواب نہیں دیا جو آپ نے اس کے ساتھی کو جواب دیا تھا (بلکہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل فرما دیا تو تیرے لیے وہاں وہ کچھ ہوگا جس کو تیرا دل چاہے گا اور (جس سے) تیری آنکھیں لذت و سرور حاصل کریں گیں۔“

۵۶۴۳: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُحِبُّ الْحَيْلَ، أَفِي الْجَنَّةِ حَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ تَيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهْ جَنَّا حَانَ فُحِمِلَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارِبَكَ حَيْثُ شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي، وَأَبُو سَوْرَةَ الرَّاويُّ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: أَبُو سَوْرَةَ هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرَوِي مَنَاكِيرًا. ❁

۵۶۴۳: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں (دنیا میں) گھوڑے پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو تجھے یا قوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا، جس کے دو پر ہوں گے، تجھے اس پر سوار کیا جائے گا، پھر تو جہاں چاہے گا وہ تجھے اڑالے جائے گا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں، ابوسورہ راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف قرار دیا گیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا، وہ فرما رہے تھے یہ منکر الحدیث ہے، اور وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۶۴۴: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ، تَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ. ❁

۵۶۴۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسی

❁ **سندہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۵۴۳) ☆ المسعودی صدوق اختلط ولم یثبت تحدیثہ بہ قبل اختلاطہ وللحدیث شواہد ضعیفہ والحدیث الآتی یعنی عنہ - ❁ **حسن**، رواہ الترمذی (۲۵۴۴) ☆ وللحدیث شاهد عند البیہقی فی البعث والنشور (۴۳۹) وسندہ حسن لذاتہ - ❁ **حسن**، رواہ الترمذی (۲۵۴۶) وقال: حسن) والدارمی (۲/ ۳۲۷ ح ۲۸۳۸) والبیہقی فی البعث والنشور (لم أجدہ) إوضحہ ابن حبان (الموارد: ۲۶۳۹) والحاکم علی شرط مسلم (۲/ ۸۱-۸۲) ووافقه الذہبی۔

اس امت کی ہوں گی، اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔“

۵۶۴۵: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَابُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّائِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ، حَتَّى تَكَادَ مِنْ كِبِهِمْ تَزُولُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: يَحْتَلِدُنُ أَبِي بَكْرٍ، يَرَوِي الْمَنَاقِبَ. ❁

۵۶۴۵: سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے لوگ جس دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے، اس کا عرض، بہترین سوار کی تین (روز یا سال) کی مسافت کے برابر ہے، پھر بھی وہاں سے داخل ہوتے وقت وہ اتنے تنگ ہوں گے کہ قریب ہے کہ ان کے کندھے الگ ہو جائیں۔“

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے، اور میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور فرمایا: بخالد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۶۴۶: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَّا فِيهَا شِرَى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۴۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے، وہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی، البتہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی، جب آدمی کسی صورت و تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۴۷: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُ رِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَيْنَهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤَدَّنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيَبْرَزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ، عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، مَا يَرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكُرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ! هَلْ تَمَّارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((كَذَلِكَ لَا تَمَّارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضِرَهُ اللَّهُ مُحَاضِرَةً وَحْتَى يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ، يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ! اتَّذَكَّرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَذَكَّرُ بَعْضُ عَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي! فَيَقُولُ: بَلَى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنَزِلَتَكَ هَذِهِ فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ عَشِيَّتَهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ قُورِهِمْ،

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۴۸) ☆ خالد بن أبي بكر: فيه لين وعد الذهبي هذا الحديث من مناكيره -

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۵۰) ☆ فيه عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي ضعيف (تقدم: ۵۵۹۷) -

فَامْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا: قَوْمُوا إِلَيَّ مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكُرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، فَنَاتِي سَوْقًا قَدْ حَقَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيَحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يَبْعَثُ فِيهَا وَلَا يَشْتَرِي، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). قَالَ: ((فَيُقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَمَا فِيهِمْ ذَنْبٌ، فَيُرْوَعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ، فَمَا يَنْقُضِي آخِرَ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَصْرَفُ إِلَى مَنْزِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَرْوَاجِنَا، فَيَقْلُنَ: مَرَّحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَنَا وَإِنَّ بَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْنَا عَلَيْهِ، فَنَقُولُ: إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَوَحَقْنَا أَنْ نَقْلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❀

۵۶۲۷: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ (بازار مدینہ کی طرح) مجھ کو اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا فرمائے، سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہاں بازار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”جب جنت والے، اس (جنت) میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اعمال کے حساب سے وہاں قیام کریں گے، پھر دنیا کے ایام سے جمعہ کے دن کی مقدار کے مطابق انہیں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر فرمائے گا، وہ (ان کا رب) ان کی خاطر جنت کے بانوں میں سے ایک بانچے میں تجلی فرمائے گا، ان کے لیے نور کے موتیوں کے، یا قوت کے، زمرد کے، سونے کے اور چاندی کے منبر لگائے جائیں گے، ان میں سے ادنیٰ درجے کا شخص، اور ان میں کوئی بھی ادنیٰ درجے کا نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا، اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں والے نشست و برخاست میں ان سے افضل ہیں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، کیا تم سورج دیکھنے میں اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے، اور اس مجلس میں موجود ہر شخص سے اللہ (کسی ترجمان کے بغیر) مخاطب ہوگا، حتیٰ کہ وہ ان میں سے ایک آدمی سے کہے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد ہے تو نے یہ اور یہ کہا تھا، وہ دنیا میں اس کی بعض نافرمانیاں اور عہد شکنیاں اسے یاد کرائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تھا؟ وہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہاں میری مغفرت کی وسعت کی بدولت ہی تو اپنے اس مقام کو پہنچا ہے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے تو بادل کا ایک ٹکڑا اوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا، وہ ان پر خوشگوار بارش برسائے گا، اور انہوں نے اس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں پائی ہوگی، ہمارا رب فرمائے گا: میں نے تمہارے اعزاز و اکرام کی خاطر جو تیار کر رکھا ہے، تم اس کا قصد کرو اور (وہاں سے) جو تم چاہو، وہ لے لو، ہم ایک بازار میں جائیں گے، اسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا، اس میں ایسی ایسی چیزیں ہوں گی جسے آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ہی دلوں میں اس کا خیال آیا ہوگا، ہم جو چاہیں گے وہ ہمارے

❀ **اسنادہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۵۴۹) وابن ماجہ (۴۳۳۶) ☆ هشام بن عمار صدوق اختلط، ولم یثبت بانہ حدث بهذا الحدیث قبل اختلاطہ۔

لیے لایا جائے گا، وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی، اور اس بازار میں، جنت والے ایک دوسرے کو ملیں گے۔“ فرمایا: ”بلند منزلوں والا آدمی توجہ کرے گا تو وہ اپنے سے کم تر سے، حالانکہ ان میں کوئی بھی کم تر نہیں، ملاقات کرے گا تو وہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو وہ اسے تعجب میں ڈال دے گا، اس کی بات ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ اسے خیال آئے گا کہ اس پر جو (لباس) ہے وہ اس (لباس) سے بہتر ہے، اور یہ اس لیے ہے کہ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس (جنت) میں ٹمگین ہو، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ہماری ازواج ہم سے ملاقات کریں گی تو وہ کہیں گی: خوش آمدید، جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے، تو اب جبکہ تم ہمارے پاس آئے ہو، اس سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم کہیں گے: آج ہم نے اپنے رب جبار کی ہم نشینی اختیار کی تو ہم پر لازم تھا کہ ہم اسی حالت میں واپس آتے جس حالت میں ہم واپس آئے ہیں۔“ ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۴۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَذْنِي أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ، وَأَنْتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً، وَتَنْصَبُ لَهُ قَبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبْرُجَدٍ وَيَأْفُوتُ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ)).
وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: ((وَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ)).

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: ((إِنَّ عَلَيْهِمُ التَّيَّجَانَ، أَذْنِي لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتَنْصِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). ❁، ❁
وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنَّةٌ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى)). وَقَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ، وَلَكِنْ لَا يَشْتَهَى، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ، وَالِدَارِمِيُّ الْآخِرَةَ. ❁
۵۶۴۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والوں میں سے ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی، اور اس کے لیے جابیہ سے صنعاء کی درمیانی مسافت جتنا، جو اہرات، زمر اور یاقوت سے ایک خیمہ نصب کیا جائے گا۔“ اور اسی سند کے ساتھ ہے، فرمایا: ”جنت والوں میں سے (دنیا میں) جو کوئی چھوٹا یا کوئی بڑا فوت ہو جاتا ہے وہ سب جنت میں تیس برس کے ہوں گے، ان کی عمر اس سے کبھی زیادہ نہیں ہوگی، اور جہنم والے بھی اس طرح (تیس سال کے) ہوں گے۔“ اور اسی سند کے ساتھ فرمایا: ”ان (جنت والوں کے سروں) پر تاج ہوں گے، ان کا ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔“ اور اسی سند سے مروی ہے، فرمایا: ”مؤمن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل ہونا، اس کی ولادت ہونا اور کی عمر (پوری) ہونا ایک گھڑی میں ہو جائے گا جس طرح وہ چاہے گا۔“

❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۶۲/۱) ☆ قلت: ورواہ عبد اللہ بن وہب: أخبرني عمرو بن الحارث به (ابن حبان، الإحسان: ۷۳۵۸/۷۳۵۸) وسنده حسن۔ ❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۶۲/۲) و ابن أبي داود كما في النهاية في الفتن و الملاحم (۲/۱۳۲ ح ۱۲۰۳ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرنا عمرو بن الحارث به۔
❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۶۳/۳) و ابن حبان (الإحسان: ۷۳۵۴/۷۳۹۷ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث به۔ ۵ حدیث ”المؤمن إذا اشتهى“ الخ سندہ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۶۳) وقال: حسن غریب) و ابن ماجہ (۴۳۲۸) و الدارمی (۲/۳۳۷ ح ۲۸۳۷)۔

اور اسحاق بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اس حدیث (کے بیان) میں فرمایا: جب مومن جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو وہ ایک گھڑی میں ہو جائے گا لیکن وہ اس کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، امام ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ روایت کیا، جبکہ امام دارمی نے آخری۔

۵۶۴۹: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لِمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرُفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعْ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَلَائِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَأُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكَثَالَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۳۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں حورِ عین کے لیے ایک اجتماع گاہ ہے جہاں وہ آوازیں بلند کریں گی جو مخلوق نے نہیں سنی ہوں گی، وہ کہیں گی: ہم دائمی ہیں، ہم ہلاک نہیں ہوں گی، ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں، ہم محتاج نہیں ہوں گی، اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں، ہم ناراض نہیں ہوں گی، اس شخص کے لیے خوش خبری ہو جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔“

۵۶۵۰: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْحُمْرِ، ثُمَّ تَشَقُّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۵۰: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں پانی کا دریا ہے، شہد کا دریا ہے، دودھ کا دریا ہے، اور شراب کا دریا ہے، پھر (جنت والوں کے جنت میں داخل ہونے کے) بعد نہریں نکلیں گی۔“

۵۶۵۱: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعَاوِيَةَ ❁

۵۶۵۱: اور امام دارمی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۶۵۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَكَبَّرُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبِهِ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي حَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْمَرِ، وَأَنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تَضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْأَلُهَا: مَنْ أَنْتِ فَيَقُولُ: أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَأَنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ تَوْبًا، فَيَنْفِذُهَا بَصَرَهُ، حَتَّى يَرَى مَخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ، وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التَّيْجَانِ أَنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتَضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۶۴، ۲۵۵۰) ☆ عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي ضعيف -

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۷۱) وقال: حسن صحيح) - ❁ حسن، رواه الدارمي (۲ / ۳۳۷ ح ۲۸۳۹) -

❁ حسن، رواه أحمد (۳ / ۷۵ ح ۱۱۷۳۸) وابن حبان في صحيحه (الإحسان: ۷۳۵۴ / ۷۳۹۷) وسنده حسن) -

۵۶۵۲: ابو سعید رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی جنت میں، (اپنی خاص) جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر کیوں پر ٹیک لگائے گا، پھر ایک عورت اس کے پاس آئے گی، اور اس کے کندھے کو تھپتھپائے گی، وہ اس کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا، وہ (رخسار) آئینے سے زیادہ صاف ہوگا، اور اس (عورت) پر ادنی موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے کو روشن کر دے، وہ اس کو سلام کرے گی تو وہ اسے سلام کا جواب دے گا، اور وہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں ”مزید“ کے ضمن سے ہوں، اس پر ستر لباس ہوں گے، اس کی نظر ان (ستر لباسوں) سے گزر جائے گی حتیٰ کہ ان کے پیچھے اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گا، اور اس پر ایک تاج ہوگا اور اس کے جوہرات میں سے ادنیٰ ہیرا مشرق و مغرب کو روشن کر دے۔“

۵۶۵۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَحَدَّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: ((إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْرَعَ، فَبَدَّرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتَهُ وَاسْتَوَاوَهُ، وَاسْتِحْصَادَهُ، فَكَانَ امْتِنَالِ الْجِبَالِ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يَشْبِعُكَ شَيْءٌ)). فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ! لَا تَجِدُهُ إِلَّا قَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بات کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک اعرابی تھا کہ جنت والوں میں سے ایک آدمی نے اپنے رب سے کاشتکاری کے متعلق اجازت طلب کی تو اس نے اس سے فرمایا: کیا تجھے من پسند چیزیں میسر نہیں؟ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، میسر ہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں کاشتکاری کروں، اس نے بیچ گرایا تو پل بھر میں وہ آگ آیا، برابر ہو گیا اور کٹ بھی گیا، اور وہ (غلے کے ڈھیر) پہاڑوں کی طرح تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! اسے لے لو، کیونکہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھر سکتی۔“ اس اعرابی نے عرض کیا، اللہ کی قسم! وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ وہ کاشتکار ہیں، اور رہے ہم، تو ہم کاشتکار نہیں، رسول اللہ ﷺ ہنس دیے۔

۵۶۵۴: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((النَّوْمُ أَحْوَى الْمَوْتِ، وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۶۵۴: جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، کیا جنت والے سوئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیند، موت کی بہن ہے اور جنت والے مریں گے نہیں۔“

بَابُ رُؤْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

دیدار الہی کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۶۵۵: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((انَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عِيَانًا)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: ((انَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُصَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۶۵۵: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے رب کو صاف ظاہر طور پر دیکھو گے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اور اس کو دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس نہیں کرو گے، اگر تم اس کی استطاعت رکھو کہ تم طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازوں کی ادائیگی میں مغلوب نہ ہو جاؤ تو پھر ان کی ادائیگی ضرور کرو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”طلوع آفتاب اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو۔“

۵۶۵۶: وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تَدْخُلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟)) قَالَ: ((فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۵۶۵۶: صہیب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں تمہیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں بنا دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمادیا اور تو نے ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچالیا؟“ فرمایا: ”حجاب اٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کے چہرے کا دیدار کریں گے، انہیں جو کچھ عطا کیا گیا ان میں سے اپنے رب کا دیدار انہیں سب سے زیادہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۴) و مسلم (۶۳۲ / ۲۱۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۹۸، ۲۹۷ / ۱۸۱)۔

محبوب ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اچھے اعمال کیے، اچھا ثواب (جنت) ہے اور زیادہ (اللہ تعالیٰ کا دیدار) ہے۔“

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۶۵۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِّمَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرْرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت والوں میں سے سب سے ادنیٰ مقام والا وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات، اپنی ازواج، اپنی نعمتوں، اپنے خادموں اور اپنے تختوں کو ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا (اس کی نعمتیں ہزار سال کی مسافت پر محیط ہوں گی) اور ان میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح و شام اس کے چہرے کا دیدار کرے گا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اس روز بعض چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔“

۵۶۵۸: وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَكَلْنَا يَرَىٰ رَبَّهُ مُخْلِياً بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((بَلَىٰ)) قُلْتُ: وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: ((يَا أَبَا رَزِينٍ! الْإِسَسُ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِياً بِهِ؟)) قَالَ: بَلَى. قَالَ: ((فَأَنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۶۵۸: ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا قیامت کے روز ہم سب اللہ کو اکیلے اکیلے دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، کیوں نہیں۔“ میں نے عرض کیا: اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو رزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو اکیلے اکیلے دیکھتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں (دیکھتے ہیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (چاند) تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اجل و اعظم ہے۔“

الفصل الثالث

فصل نالی

۵۶۵۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: ((نُورٌ أَنَّىٰ أَرَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۵۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۶۴ ح ۵۳۱۷) و الترمذي (۲۵۵۳) ☆ فيہ ثور: ضعيف۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۷۳۱)۔

❁ رواه مسلم (۲۹۱/ ۱۷۸)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”(وہ) نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔“

۵۶۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾..... ﴿وَلَقَدْ رَأَهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ قَالَ: رَأَهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: رَأَى مُحَمَّدَ رَبَّهُ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ: أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾؟ قَالَ: وَيَحْكُ! ذَلِكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ، وَقَدَرَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ. ❁

۵۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اس (رسول) نے جو کچھ دیکھا (آپ کے) دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا۔“ کے بارے میں فرمایا: آپ ﷺ نے اس کو اپنے دل سے دوسرے بار دیکھا۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ فرماتا نہیں؟ ”آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں جبکہ وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔“ فرمایا: تجھ پر انسوس ہے! یہ تب ہے جب وہ اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو کہ اس کا نور ہے، اور آپ ﷺ نے اپنے رب کو دوسرے بار دیکھا ہے۔

۵۶۶۱: وَعَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَعْبًا رضی اللہ عنہ بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ. فَقَالَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ، وَرَأَهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقُلْتُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي، قُلْتُ: رُؤْيِدًا، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَةِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ فَقَالَتْ: أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِيلُ. مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَمْرَبَهُ، أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ﴾ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ، وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ، لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ، لَهُ سِتْمَانَةٌ جَنَاحَ، قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الشَّيْخَانُ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ، وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا: قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ثُمَّ دَنَى قَدْلِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾؟ قَالَتْ: ذَلِكَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، وَإِنَّهُ آتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ الْأَفُقَ. ❁

۵۶۶۱: شعبي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما، کعب رضی اللہ عنہ کو عرفات کے میدان میں ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کسی چیز کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے (زور سے) اللہ اکبر کہا حتی کہ پہاڑوں نے انہیں جواب دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں، کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا

❁ رواہ مسلم (۲۸۵ / ۱۷۶) والترمذی (۳۲۷۹) وقال: حسن غریب) وحديث الترمذی حديث حسن ورواه ابن خزيمة في التوحيد (ص ۱۹۸ ح ۲۷۳) وابن أبي عاصم في السنة (۴۳۷ / ۴۴۶) بسند حسن به -
❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۲۷۸) فيه مجالد بن سعيد: ضعيف وأصل الحديث عند البخاري [۴۸۵۵] ومسلم [۱۷۷] بغير هذا اللفظ) والرواية الثانية صحيحة متفق عليها (رواها البخاري: ۳۲۳۵ و مسلم: ۱۷۷ / ۲۹۰).

ہے، موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ کلام کیا ہے جبکہ محمد ﷺ نے اسے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق بات کی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے عرض کیا: ذرا سکون فرمائیں، پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی: ”اس (رسول ﷺ) نے اپنے رب کی بعض بڑی نشانیاں دیکھیں۔“ انہوں نے فرمایا: یہ (آیت) تمہیں کدھر لے کر جا رہی ہے؟ اس سے مراد تو جبریل علیہ السلام ہیں، جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یا جس کے متعلق آپ ﷺ کو (بیان کرنے کا) حکم دیا گیا تھا تو آپ نے اس میں سے کوئی چیز چھپالی؟ یا آپ وہ پانچ چیزیں جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، اور وہی بارش برساتا ہے۔“ اور یہ (کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے) تو یہ بہت بڑا جھوٹ ہے، لیکن آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دو مرتبہ ہی دیکھا ہے، ایک مرتبہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد (مکہ کے نشیبی علاقے) کے پاس، اس کے چھ سو پر ہیں۔ اور اس نے افق کو بھر دیا تھا۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے کچھ اضافے اور کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا، تو کمان کا یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا۔“ کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ (جبریل علیہ السلام) آدمی کی صورت میں آپ ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے، اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو کہ ان کی اصل صورت ہے، تو افق بھر گیا۔

۵۶۶۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾ وَفِي قَوْلِهِ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ وَفِي قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ قَالَ فِيهَا كُلُّهَا: رَأَى جِبْرَيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَهُ سِتْمَانَةٌ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۶۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تو کمان یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا۔“ اور ”آپ ﷺ نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا“ اور ”اور آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔“ کے بارے میں فرمایا: ان تمام صورتوں میں آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے، ان کے چھ سو پر تھے۔

وَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ قَالَ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِبْرَيْلَ فِي حُلَّةٍ مِّنْ رَّفْرَفٍ، قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

وَلَهُ، وَلِلْبَخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ، سَدَّافَقَ السَّمَاءِ. اور ترمذی کی روایت میں ہے: ”آپ نے جو دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔“ کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو سبز جوڑے میں دیکھا، اس نے زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو بھر کر رکھا تھا، اور ترمذی اور صحیح بخاری کی، اللہ تعالیٰ کے

فرمان: ”آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔“ روایت میں ہے، فرمایا: آپ ﷺ نے سبز لباس والے کو دیکھا اس نے اُفتخ بھر دیا تھا۔

۵۶۶۳: وَسئِلَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ فَقِيلَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ: إِلَىٰ ثَوَابِهِ . فَقَالَ مَالِكٌ رضی اللہ عنہ: كَذَبُوا، فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾؟ قَالَ مَالِكٌ: النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْ لَمْ يَرِ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللَّهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. ❁

۵۶۶۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”وہ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔“ کے بارے میں پوچھا گیا، نیز انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ وہ رب تعالیٰ کے ثواب کو دیکھنے والے ہوں گے، امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے، (اگر ایسے ہے) تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”ہرگز نہیں، بے شک وہ اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔“ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ روز قیامت اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کریں گے اور فرمایا: اگر مومن قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کریں گے تو پھر اللہ کافروں کو دیدار سے محرومی کی عار نہ دلاتا، فرمایا: ”ہرگز نہیں، بے شک وہ (کافر لوگ) اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔“

۵۶۶۴: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ!)) قَالَ: ((وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ﴾)). قَالَ: ((فَنظَرَ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَى نُورُهُ)). ❁ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۵۶۶۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس اثنا میں کہ جنت والے اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک ان کے لیے ایک نور چمکے گا، وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان کے اوپر سے رب تعالیٰ نے ان پر تجلی فرمائی ہوگی، وہ فرمائے گا: جنت والو! السلام علیکم!“ فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہے: ”مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔“ فرمایا: ”وہ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے، جب تک وہ اس کی طرف دیکھتے رہیں گے وہ کسی اور نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ ان سے حجاب کر لے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔“

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا

جہنم اور جہنم والوں کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۶۶۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ قَالَ: ((فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسَبْتِينَ جُزْءًا كَلُّهُنَّ مِثْلَ حَرِّهَا)). مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلِّمٍ: ((نَارُكُمْ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ)). وَفِيهَا: ((عَلَيْهَا)) وَ((كَلُّهَا)) بَدَلًا: ((عَلَيْهِنَّ)) وَ((كَلُّهُنَّ)). ❁

۵۶۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اگر (یہ دنیا کی آگ ہی) ہوتی تو وہی کافی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس (جہنم کی آگ) کو ان (آگ کی اقسام) پر انہتر درجے فضیلت و برتری دی گئی ہے، وہ سب اس (دنیا کی آگ) کی حرارت و تپش کی طرح ہے۔“ اور الفاظ حدیث صحیح بخاری کے ہیں۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”تمہاری وہ آگ جو انسان جلاتا ہے۔“ اور صحیح مسلم کی روایت میں: ((علیہن)) اور ((کلہن)) کے بجائے ((علیہا)) اور ((کلہا)) کے الفاظ ہیں۔

۵۶۶۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُونَهَا)). رَوَاهُ مُسَلِّمٌ ❁

۵۶۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم کو لایا جائے گا، اس روز اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔“

۵۶۶۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنَ النَّارِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدَّ مِنْهُ عَذَابًا، وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا)). مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۶۵) و مسلم (۲۸۴۳/۳۰)۔

❁ رواہ مسلم (۲۸۴۲/۲۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۶۱-۶۵۶۲) و مسلم (۲۱۳/۳۶۴)۔

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں میں سے جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا، وہ شخص وہ ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے، جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے؛“ وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہوگا۔“

۵۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا، اس نے آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا۔“

۵۶۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوْتَى بِأَنعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ! وَيُوْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت جہنم والوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں میسر تھیں، اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی خیر و نعمت دیکھی تھی؟ کیا کسی نعمت کا تیرے پاس سے کبھی گزر ہوا تھا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، (پھر) اہل جنت میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ بد حالی دیکھی ہو، اسے جنت میں ایک بار گھما کر اس سے پوچھا جائے گا: اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی بد حالی دیکھی تھی؟ یا کبھی کوئی شدت و تنگی تیرے پاس سے گزری تھی؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، نہ تو کبھی بد حالی میرے پاس سے گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی شدت و تنگی دیکھی۔“

۵۶۷۰: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ، جہنم والوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں گرفتار شخص سے فرمائے گا: اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ملکیت ہوں تو کیا تو نہیں اس (عذاب کے) بدلے میں بطورِ فدیہ دے دے گا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، وہ فرمائے گا: میں نے تجھ سے، جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا، اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائے گا، لیکن تو نے انکار کیا، اور میرے ساتھ شرک کیا۔“

۵۶۷۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ

النَّارِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْفُوفِهِ))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ۵۶۷۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی، ان میں سے کسی کے گھٹنوں تک پہنچی ہوگی، ان میں سے کسی کے ازار بند تک پہنچی ہوگی اور ان میں سے کسی کی گردن کو دو بوجے ہوئے ہوگی۔“

۵۶۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلرَّاحِبِ الْمُسْرِعِ))۔ وَفِي رِوَايَةٍ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَغِلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثٌ))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا))۔ فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلَوَاتِ۔
 ۵۶۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روز کی مسافت جتنا ہوگا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کافر کی داڑھ احد (پہاڑ) کی مثل ہوگی، اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت جتنی ہوگی۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”آگ نے اپنے رب سے شکایت کی.....“ باب تعجیل الصلوات میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۶۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءٌ مُظْلِمَةٌ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
 ۵۶۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم کی آگ ہزار برس جلائی گئی تو وہ سرخ ہوگی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سفید ہوگی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگی، وہ سیاہ ترین ہے۔“
 ۵۶۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَفَحْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثٌ مِثْلَ الرَّبْدَةِ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت کافر کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی، اس کی ران بیضاء (پہاڑ مقام) کی طرح ہوں گی، اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت، جیسے (مدینہ سے) ربذہ ہے، کے برابر

❁ رواہ مسلم (۳۳/۲۸۴۵)۔ ❁ رواہ مسلم (۴۴/۲۸۵۱، ۴۵/۲۸۵۲) ۵ حدیث ”اشتکت النار إلى ربها“ تقدم (۵۹۱)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۵۹۱) و ابن ماجہ (۴۳۲۰) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و قال أبو هريرة رضي الله عنه: “أثرونها حمراء كمناركم هذه؟ لهي أسود من القار والقار الزفت“ (الموطأ للإمام مالك (۲/۹۹۴) وسنده صحيح و حكمه الرفع. وهو يغني عنه۔
 ❁ إسناده حسن، رواه الترمذی (۲۵۷۸) وقال: (حسن غريب)۔

ہوگی۔“

۵۶۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ غِلظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أَحَدٍ، وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی، اس کی داڑھ احد پہاڑ کی مثل ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جس طرح مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔“

۵۶۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْقُرْسُخَ وَالْقُرْسُخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۶۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر اپنی زبان کو فرسخ (تین میل) اور دو فرسخ گھسیٹے گا اور لوگ اس کو پاؤں تلے روندیں گے۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۷۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَّصَعَدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا، وَيَهْوَى بِهِ كَذَلِكَ فِيهِ أَبَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۷۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”الصعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر (کافر) کو ستر سال تک مسلسل چڑھایا جائے گا اور اسی طرح (ستر سال تک) اسے مسلسل گرایا جائے گا۔“

۵۶۷۸: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ ((أَيُّ كَعَكْرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قُرِبَ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قُرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ﴿كالْمُهْلِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ”وہ تل چھٹ کی طرح ہوگا۔ جب اس کو اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی جلد اس میں گر جائے گی۔“

۵۶۷۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْحَمِيمَ لَيَصَّبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ، حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يَعَادُ كَمَا كَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھولتا ہوا پانی ان (جہنم والوں) کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ کھولتا ہوا پانی داخل ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے گا اور اس کے پیٹ کے اندر جو کچھ

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۵۷۷) وقال: (حسن غریب صحیح) ☆ الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شواهد عند أحمد (۳/ ۳۲۸، ۳۳۴) وغيره دون قوله: "مكة والمدينة" وهذه اللفظة منكرة والحديث السابق (۵۶۷۴) يغني عنه. ❁ حسن، رواه أحمد (۲/ ۹۲ ح ۵۶۷۱) و الترمذي (۲۵۸۰).

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۷۶) وقال: (غريب) والحاكم (۴/ ۴۹۶ ح ۸۷۶۴ وسنده حسن).

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۸۱، ۲۵۸۴) والحاكم (۲/ ۵۰۱ ح ۳۸۵۰) وابن حبان (الإحسان: ۷۴۳۰/ ۷۴۷۳) وسنده حسن). ❁ حسن، رواه الترمذي (۲۵۸۲) وقال: (حسن غريب صحیح) ☆ رواية شعبة عن الأعمش محمولة على السماع، انظر "مسألة التسمية" لمحمد بن طاهر المقدسي (ص ۴۷) وللحديث علة غير قاذحة عند ابن أبي شيبة (۱۳/ ۱۶۱ ح ۱۵۹۹۱) وأحمد (۱/ ۳۳۸ ح ۳۱۳۸) وغيرهما.

ہے اسے کاٹ ڈالے گا حتیٰ کہ وہ اس کے قدموں سے نکل جائے گا، اور یہ وہ صبر (گلا دینا) ہے پھر اسے اس کی پہلی ہی حالت پر لوٹا دیا جاتا ہے۔“

۵۶۸۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي قَوْلِهِ: «يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ» قَالَ: ((يُقَرَّبُ إِلَيَّ فِيهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أَدْبَى مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسِهِ، فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: «وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ» وَيَقُولُ: «وَأَنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بِئْسَ الشَّرَابُ»)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اسے پیپ پلائی جائے گی تو وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔“ فرمایا: ”وہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا، جب اسے اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا، اس کے سر کی جلد گر پڑے گی، جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی انتڑیاں کٹ جائیں گی حتیٰ کہ وہ اس کی دبر (پیٹھ) کے راستے باہر نکل آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔“ انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا۔“ اور وہ فرماتا ہے: ”اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریادیں ایسے پانی سے کی جائے گی جو تل چھٹ کی طرح ہوگا، چہروں کو بھون ڈالے گا، برا بیٹا ہے۔“

۵۶۸۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَسْرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةٌ جُدْرٍ، كَثْفٌ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم کی آگ کا چار دیواروں سے احاطہ کیا گیا ہے، اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔“

۵۶۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ عَسَاقٍ يَهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنَّتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۸۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر (جہنمیوں کے زخموں کی) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے بدبودار بن جاتے۔“

۵۶۸۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: «اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُومِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ؟)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۵۸۳)۔ ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۲۵۸۴/۱) والحاكم (۶۰۱/۴) ح ۸۷۷۵ وسنده حسن۔ ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۲۵۸۴/۲) والحاكم (۶۰۲/۴) ح ۸۷۷۹ وسنده حسن۔

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۲۵۸۵) [وابن ماجه (۴۳۲۵) وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۶۱۱)، الإحسان: ۷۴۲۷] والحاكم علي شرط الشيخين (۲/ ۲۹۴، ۴۵۱) ووافقه الذهبي۔

۵۶۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر زقوم (تھوہر) کا ایک قطرہ دنیا میں گر دیا جائے تو وہ زمین والوں پر ان کے اسبابِ زندگانی خراب کر دے، تو اس شخص کی کیا حالت ہوگی جس کا کھانا ہی وہی ہوگا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ﴾ قَالَ: ((تَشْوِيهِ النَّارِ فَتَقْلَصُ شَفْتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَيَسْتَرْخِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۵۶۸۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور وہ اس (جہنم) میں اس طرح ہوں گے کہ ان کے ہونٹ سکر کر اوپر چڑھ گئے ہوں گے اور دانت کھل گئے ہوں گے۔“ فرمایا: ”آگ انہیں جلادے گی تو ان کے اوپر والے ہونٹ سکر جائیں گے حتیٰ کہ وہ ان کے سر کے وسط میں پہنچ جائیں گے اور ان کے نچلے ہونٹ لٹک جائیں گے حتیٰ کہ وہ ان کی ناف تک پہنچ جائیں گے۔“

۵۶۸۵: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَأْيُهَا النَّاسُ! ابْكُوا فَإِن لَّمْ تَسْتَطِيعُوا فِتَابِكُوا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ، كَانْهَآ جَدَاوِلٌ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الدَّمُوعُ، فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ، فَتَقْرَحُ الْعُيُونُ، فَلَوَانَ سَفْنَا أُرْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. ❁

۵۶۸۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! (اپنے گناہوں پر ڈرتے ہوئے) رویا کرو، اگر تم (رونے کی) استطاعت نہ رکھو تو پھر اپنے آپ کو رونے پر آمادہ کرو، کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح رواں ہوں گے جیسے وہ بہتی نالیاں ہیں، اور پھر رونے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون بہنا شروع ہو جائے گا، آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (اور اس قدر آنسو اور خون بہے گا کہ) اگر اس میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چلنا شروع کر دیں۔“

۵۶۸۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ، فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَعْيِثُونَ، فَيَعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَرْبَعٍ، ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنَ جُوعٍ﴾ فَيَسْتَعْيِثُونَ بِالطَّعَامِ، فَيَعَاثُونَ بِطَعَامِ ذِي غَصَّةٍ، فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجِيزُونَ الْفُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَعْيِثُونَ بِالشَّرَابِ فَيَرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَالِإِبِّ الْحَدِيدِ، فَإِذَا دَنَّتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وَجُوهِهُمُ، فَإِذَا دَخَلَتْ بَطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بَطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ: اأَدْعُوا حَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُولُونَ: ﴿أَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا: بَلَى قَالُوا قَادَعُوا وَمَا دَعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾. قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: اأَدْعُوا مَالِكًا، فَيَقُولُونَ: ﴿يَا مَالِكُ اإِلْقِضْ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾)).

❁ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۲۵۸۷) وقال: حسن صحیح غریب۔

❁ اسنادہ ضعیف، رواہ البغوی فی شرح السنة (۱۵/۲۵۳ ح ۴۴۱۸) ☆ فیہ یزید الرقاشی: ضعیف و عمران بن زید التغلبي: لین وللحدیث لون آخر عند ابن ماجه (۴۳۲۴) وسنده ضعیف۔

قَالَ: ((فِي جِيهْمٍ: ﴿انْكُم مَّا كُنُونَ﴾)) قَالَ الْأَعْمَشُ ، نُبْتُ أَنْ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاجَابَةِ مَا لَكَ إِيَاهُمْ أَلْفَ عَامٍ ، قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: اُدْعُوا رَبَّكُمْ، فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا آخِرِ جَنَّا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾)). قَالَ: ((فِي جِيهْمٍ: ﴿اِحْسِنُوا فِيهَا وَلَا تَكْلُمُونَ﴾)). قَالَ: ((فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْسَوْنَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۸۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں پر بھوک ڈال دی جائے گی، اور وہ (بھوک کی تکلیف) اس عذاب (کی تکلیف) کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی کا نئے دار کھانے کے ذریعے کی جائے گی، وہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا، وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی اس طرح کے کھانے سے فریاد رسی کی جائے گی جو حلق میں اٹک جانے والا ہوگا، وہ یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں، حلق میں اٹک جانے والی چیزوں کو گزارنے کے لیے پانی پیا کرتے تھے، وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو لوہے کے آنکڑوں کے ذریعے گرم کھولتا ہوا پانی ان کے قریب کیا جائے گا، جب وہ ان کے چہروں کے قریب ہوگا تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور ان کے پیٹ میں داخل ہوگا تو وہ پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ ڈالے گا، وہ کہیں گے: جہنم کے دربانوں کو بلاؤ، تو وہ جواب دیں گے، کیا تمہارے رسول معجزات لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، آئے تھے، وہ کہیں گے: (پھر) پکارتے رہو، اور کافروں کی پکار خسارے میں ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ (کافر) کہیں گے: مالک کو بلاؤ، وہ کہیں گے، مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔“ فرمایا: ”وہ انہیں جواب دے گا: بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں ٹھہرنے والے ہو۔“

اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ ان کی دعا اور مالک کے انہیں جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ فرمایا: ”وہ کہیں گے، اپنے رب سے دعا کرو، تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، وہ عرض کریں گے: ہمارے پروردگار! ہماری شقاوت ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے، ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نکال دے، اگر ہم نے دوبارہ وہی کام کیے (جن پر تو ناراض ہوتا ہے) تو ہم ظالم ہوں گے۔“ فرمایا: ”وہ انہیں جواب دے گا: ذلیل ہو کر اسی میں رہو، اور مجھ سے کلام نہ کرو۔“ فرمایا: ”اس وقت وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے، اور اس وقت وہ چیخ و پکار، حسرت اور تباہی میں مبتلا ہو جائیں گے۔“ اور عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ (راوی) بیان کرتے ہیں، لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

۵۶۸۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ (رضی اللہ عنہ) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ، أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ)) فَمَا زَالَ يَقُولُهَا، حَتَّى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هَذَا سَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ، وَحَتَّى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۸۶) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و قال أحمد: ”الأعمش لم يسمع من شمر بن عطية“. (المراسيل لابن أبي حاتم ص ۸۲)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۳۳۰ ح ۲۸۱۵، نسخة محققة: ۲۸۵۴) [وصححه الحاكم (۱/ ۲۸۷) ووافقه الذهبي]۔

۵۶۸۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ کر دیا، میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ اور خبردار کر دیا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے، حتیٰ کہ اگر آپ میری اس جگہ ہوتے تو بازو والے اسے سن لیتے، اور حتیٰ کہ آپ (کے کندھے) پر جو چادر تھی وہ آپ کے قدموں پر گر پڑی۔

۵۶۸۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلُ هَذِهِ)) وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ ((أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَهِيَ مَسِيرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَّغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۶۸۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اتنا سیسہ۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے اور وہ پانچ سو میل کی مسافت ہے، تو وہ شام سے پہلے زمین پر پہنچ جائے، اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو اسے اس کی اصل (پہلے کڑی) تک یا اس کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے متواتر چالیس سال لگیں گے۔“

۵۶۸۹: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادٍ يَا يُقَالُ لَهُ: هَبْهُبُ، يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۶۸۹: ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں ایک وادی ہے جسے ہبھب کہا جاتا ہے، اس میں ہر قسم کے سرکش اور باغی رہیں گے۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۶۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُعْظَمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّىٰ أَنْ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَىٰ عَاتِقِهِ مَسِيرَةٌ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ، وَإِنَّ غِلْظَ جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضَرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ)). ❁

۵۶۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں کے جسم، جہنم میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کی مسافت ہوگی، اس کی جلد کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی۔“

۵۶۹۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَمَا مَثَالِ

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۵۸۸) وقال: (حسن صحيح) - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/۳۳۱)

ح ۲۸۱۹، نسخة محققة: ۲۸۵۸) ☆ فيہ ازہر بن سنان: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/۲۶) ح

(۴۸۰۰) ☆ فيہ ابو يحيى: لين الحديث وانظر النهاية بتحقيقي (۱۰۷۶) لمزيد التحقيق -

الْبُخْتِ تَلْسَعُ أَحَدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيْفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَابِرَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤَكَّفَةِ، تَلْسَعُ أَحَدًا هُنَّ اللَّسْعَةُ فَيَجِدُ حَمَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ ❀

۵۶۹۱: عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں سختی اونٹوں کی طرح اڑدے ہیں، ان میں سے ایک سے ایک ڈسے گا تو وہ چالیس سال تک اس کے زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا، اس میں پالان بندھوں نچروں کی طرح کے بچھو ہوں گے، ان میں سے کوئی ڈسے گا تو وہ شخص چالیس سال تک اس کی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔“ دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۶۹۲: وَعَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ تَوْرَانِ مَكْوَرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). فَقَالَ الْحَسَنُ: وَمَا ذَنْبُهُمَا؟ فَقَالَ: أَحَدُكَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. ❀

۵۶۹۲: حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“ اس پر حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان کا کیا گناہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کر رہا ہوں، تب حسن بصری رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

۵۶۹۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ الْأَشَقِيُّ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةً، وَلَمْ يَتْرِكْ لَهُ بِمَعْصِيَةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❀

۵۶۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صرف بد نصیب شخص ہی جہنم میں جائے گا۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بد نصیب شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی خاطر کوئی نیک کام نہ کیا اور نہ اس کی خاطر کوئی گناہ چھوڑا۔“

❀ حسن، رواه أحمد (۴/ ۱۹۱ ح ۱۷۸۶۴) [وصححه ابن حبان (۷۴۷۱ نسخة محققة) والحاكم (۴/ ۵۹۳) ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ ❀ صحيح، رواه البيهقي في البعث والنشور (ذكره السيوطي في اللآلي المصنوعة ۱/ ۸۲) وله شاهد عند الطحاوي في مشكل الآثار (۱/ ۶۶-۶۷) وسنده صحيح۔ ❀ إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (۴۲۹۸) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنن۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان

الْفِطْنِ الْأُولَى

فصل اول

۵۶۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْتِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُوهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ رِجْلَهُ. تَقُولُ: قَطُّ قَطُّ قَطُّ، فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۶۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت اور جہنم نے بحث و مباحثہ کیا تو جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور سرکشوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہے، جنت نے کہا، میری تو حالت یہ ہے کہ مجھ میں (زیادہ تر) صرف ضعیف اور کم رتبہ والے اور دنیا سے بیزار لوگ ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم فرماؤں گا، اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا، اور تم دونوں بھر جاؤ گی، رہی جہنم تو وہ نہیں بھرے گی حتیٰ کہ اللہ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس تب وہ بھرے گی اور اس کا بعض حصہ، بعض کے ساتھ مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، رہی جنت تو اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا۔“

۵۶۹۵: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَتَقُولُ قَطُّ، قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: ((حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ.

۵۶۹۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا تو وہ کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے؟ حتیٰ کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا بعض حصہ بعض کے ساتھ مل جائے گا اور وہ کہے گی: تیری

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۸۵۰) و مسلم (۳۶ / ۲۸۴۶)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۳۸۴) و مسلم

۵ (۲۸۴۸ / ۳۸) حدیث ”حفت الجنة بالمكاره“ تقدم (۵۱۶۰)۔

عزت و کرم کی قسم! بس، بس! اور جنت میں مزید گنجائش ہوگی حتیٰ کہ اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا، اور انہیں جنت کے زائد حصے میں بسائے گا۔“

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((حفت الجنة بالمکاره)) کتاب الرقاق میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۶۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِئِيلَ: اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا وَآلِيَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَقَّقَهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا))، قَالَ: ((فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ)). قَالَ: ((فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا)). قَالَ: ((فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَحَقَّقَهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا)) قَالَ: ((فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۵۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو، وہ گئے اور انہوں نے اس کو اور اس کے رہنے والوں کے لیے اللہ نے جو کچھ تیار کر رکھا تھا اس کو دیکھا، پھر واپس آئے تو عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد ناگوار چیزوں کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔“ فرمایا: ”وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی ایک بھی داخل نہیں ہوگا۔“ فرمایا: ”جب اللہ نے جہنم کو پیدا فرمایا تو فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔“ فرمایا: ”وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا، رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد شہوات کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: ”جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔“ فرمایا: ”وہ گئے اور اسے دیکھا تو (آ کر) عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔“

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۶۹۷: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى لَنَا يَوْمَ الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مَذْ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثِّلَتَيْنِ فِي قِبَلٍ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۹۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: ”اب جب کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم کے مناظر دکھائی دیے، میں نے آج کے دن کی طرح نہ تو کوئی بھلی چیز دیکھی اور نہ ایسی کوئی بُری چیز دیکھی۔“

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی ابتدا اور انبیاء علیہم السلام کے ذکر کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۶۹۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: ((اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ!)) قَالُوا: بَشَرْنَا فَأَعَطْنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ)). قَالُوا: قَبَلْنَا جَنَانًا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: ((كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ)) ثُمَّ أَنَا بِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَذْرِكُ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا، وَيَأْتِي اللَّهُ! لَوْ دِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۹۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنو تميم (قبیلے) کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنو تميم! تم خوشخبری قبول کرو۔“ انہوں نے عرض کیا، آپ نے ہمیں خوشخبری تو سنادی، آپ ہمیں عطا بھی فرمائیں، اتنے میں اہل یمن سے کچھ لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو، جبکہ بنو تميم نے اسے قبول نہیں کیا۔“ انہوں نے عرض کیا، ہم نے قبول کیا، اور ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور سب سے پہلے کیا چیز تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تھا، اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائی، اور ذکر (لوح محفوظ) میں ہر چیز لکھی۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر ایک آدمی میرے پاس آیا تو اس نے کہا: عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو، وہ جا چکی ہے، میں اسے تلاش کرنے چلا گیا، اللہ کی قسم! میں نے خواہش کی کہ وہ چلی جاتی اور میں (وہاں سے) نہ اٹھتا۔

۵۶۹۹: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلَ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۶۹۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طویل خطبہ ارشاد فرمایا، آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتدا سے بتانا شروع کیا (اور بتاتے گئے) حتیٰ کہ جنت والے اپنی منازل میں اور جہنم والے اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ اور جس نے اسے

یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا، اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

۵۷۰۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ایک مکتوب (لوح محفوظ) تحریر کیا کہ میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہے اور وہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔“

۵۷۰۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے نور سے پیدا کیے گئے، جن دھوئیں اور شعلے والی آگ سے پیدا کیے گئے جبکہ آدم علیہ السلام اس چیز سے پیدا کیے گئے جو تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔“

۵۷۰۲: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرَكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسَ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَجُوفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے آدم علیہ السلام کا خاکہ بنایا تو اللہ نے جس قدر چاہا کہ وہ انہیں جنت میں چھوڑ دے تو اس نے اسے اس قدر جنت میں چھوڑ دیا، ابلیس ان کے گرد چکر لگانے لگا تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ جب اس نے انہیں (اندسے) خالی دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ یہ ایسی مخلوق تخلیق کی گئی ہے، جو اپنے نفس کی خواہشات پر قابو نہیں رکھ سکتی۔“

۵۷۰۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُخْتَنَ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیسے کے ساتھ ختنہ کیا۔“

۵۷۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ: نَتْنِينَ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ: ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾، وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا﴾ وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةٌ، إِذْ أَتَى عَلِيَّ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلْ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي. فَأَتَى سَارَةَ، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمُ أَنَّكَ امْرَأَتِي يَغْلِبُنِي عَلَيْكَ، فَإِنْ سَأَلَكَ فَاخْبِرِي بِهِ أَنَّكَ أُخْتِي، فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ، لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤَمِّنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ، فَأَرْسَلْ إِلَيْهَا، فَأَتَى بِهَا، فَأَمَّ إِبْرَاهِيمَ بِصُلِيِّ،

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۷۵۵۴) ومسلم (۲۷۵۱/۱۴)۔

❁ رواه مسلم (۲۹۹۶/۶۰)۔

❁ رواه مسلم (۲۶۱۱/۱۱۱)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۳۵۶) ومسلم (۲۳۷۰/۱۵۱)۔

فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ، فَأُخِذَ)) وَيُرْوَى ((فَعُطَّ، حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَصْرُكَ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَصْرُكَ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضُ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخَذَمَهَا هَاجِرَ فَاتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهِيمٌ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخَذَمَ هَاجِرَ)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: تِلْكَ أُمَّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۰۴: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے، اس میں سے دو اللہ کی خاطر تھے، انہوں نے کہا: ”میں بیمار ہوں۔“ اور یہ کہنا: ”بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک روز وہ (ابراہیم علیہ السلام) اور (ان کی اہلیہ) سارہ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے تو اس (بادشاہ) کو بتایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت عورت ہے، اس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور ان سے سارہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ ظالم بادشاہ ہے اگر اسے پتہ چل جائے کہ تو میری اہلیہ ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آجائے گا، اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہی کہنا کہ تو میری بہن ہے، کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے، روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی اور مؤمن نہیں، اس (بادشاہ) نے سارہ رضي الله عنها کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھنے لگے جب وہ ان کے پاس گئیں اور اس نے دست درازی کی کوشش کی تو اسے پکڑ لیا گیا۔“ اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ”اس کا گلا گھونٹ دیا گیا حتیٰ کہ اس نے زمین پر اپنا پاؤں مارا اور کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے دوسری مرتبہ دست درازی کی کوشش کی تو اسے اسی طرح یا اس سے بھی سختی کے ساتھ پکڑ لیا گیا، اس نے کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو، میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے اپنے کسی دربان کو بلایا اور کہا: تو نے میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی شیطان کو بھیجا ہے، اس نے سارہ کی خدمت کے لیے انہیں باجر عطا کی، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا: اللہ نے کافر کی تدبیر کو اس پر الٹ دیا ہے، اور اس نے خدمت کے لیے باجر دی ہے۔“ ابو ہریرہ رضي الله عنه نے فرمایا: ”اہل عرب (بارش پر گزراہ کرنے والو) یہ باجر تمہاری والدہ ہیں۔“

۵۷۰۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالسَّلَكِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى﴾ وَيَرَحِمُ اللَّهُ لَوْ طَالَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۰۵: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کا زیادہ حق

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۱۳، ۳۳۵۸) و مسلم (۱۵۴/۲۳۷۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۷۲) و مسلم (۱۵۲/۱۵۱)۔

رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا: ”رب جی! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔“ اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ زبردست سہارے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے، اور اگر میں اتنی مدت تک، جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام قید خانے میں رہے، قید خانے میں رہتا تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔“

۵۷۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيًّا سَتِيرًا، لَا يُرَى مِنْ جُلْدِهِ شَيْءٌ سِوَا سَحِيَاءٍ، فَأَدَاهُ مِنْ ابْنِ إِسْرَائِيلَ، فَقَالُوا: مَا تَسْتَرُ هَذَا التَّسْتَرِ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجُلْدِهِ، إِمَّا بَرَصٌ أَوْ أُدْرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبْرِّئَهُ، فَخَلَايَوْمًا وَحْدَهُ لِيَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ: حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَقَالُوا: وَاللَّهِ إِمَّا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللَّهِ إِنْ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ آثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی شرم و حیا والے انسان تھے، ان کے حیا کی وجہ سے ان کی جلد سے کچھ بھی نہیں دیکھا جاسکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی تھی وہ پہنچا کر رہے، انہوں نے کہا: یہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے اس قدر اپنا بدن چھپا کر رکھتے ہیں، یہ یا تو برص کے مریض ہیں یا ان کے نحیے (فوطے) پھول گئے ہیں، اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو عیوب سے بے عیب ثابت کرے، ایک روز وہ اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے تو اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے، اور وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا، موسیٰ علیہ السلام بھی تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگنے لگے اور کہنے لگے: پتھر! میرے کپڑے (واپس کر دو میں اور کچھ نہیں چاہتا) وہ (اس طرح کہتے ہوئے) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے، انہوں نے ان کو عریاں حالت میں دیکھ لیا کہ اللہ نے جو تخلیق فرمائی ہے وہ احسن ہے، اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی نقص نہیں، اور انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے، اللہ کی قسم! ان کی مار کے، تین، چار یا پانچ نشان پتھر پر پڑ گئے۔“

۵۷۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْنِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ، يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَعْنَيْتَكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعَزَّتْكَ! وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایوب علیہ السلام عریاں حالت میں غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی مڈیاں گریں تو ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے انہیں آواز دی، ایوب! کیا میں نے تجھے مال عطا کر کے ان (مڈیوں) سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا، تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے کیسے بے نیاز رہ سکتا ہوں۔“

۵۷۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَقَمْتُ مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ! فَقَالَ: الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَقَمْتُ مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ! فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ، يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنِ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعُقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاصْعَقْ مَعَهُمْ فَاصْعَقُونَ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي كَانَ فِي مَنْ صَعِقَ فَأَقَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ فِي مَنْ اسْتَشْنَى اللَّهُ؟)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلَا أَدْرِي أَحْوَسَبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِي؟ وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)). ❁

۵۷۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے آپس میں برا بھلا کہا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور ایک یہودی تھا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی، مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا؟ یہودی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ کو بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت نہ دو، کیونکہ روز قیامت لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کونے کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ نے اس (بے ہوشی) سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں نہیں جانتا کہ وہ طور کے روز جو بے ہوش ہوئے تھے وہی ان کے لیے کافی تھا، یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے، اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔“

۵۷۰۹: وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ)).

۵۷۰۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ”انبیاء کو ایک دوسرے پر برتری نہ دو۔“ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔“

۵۷۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَبْغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواه البخاري (۲۴۱۱) [و مسلم (۱۶۰ / ۲۳۷۳) الرواية الثانية: البخاري (۳۴۱۵)].

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۹۱۶) و مسلم (۱۶۳ / ۲۳۷۴) ورواية سيدنا أبي هريرة رضي الله عنه، رواها البخاري (۳۴۱۴) و مسلم (۱۵۹ / ۲۳۷۲).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۱۶) و مسلم (۱۱۶ / ۲۳۷۶) و الرواية الثانية، رواها البخاري (۴۶۰۴).

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ)).

۵۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن

متی سے بہتر ہوں۔“ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔“

۵۷۱۱: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُوهُ طَغْيَانًا وَكُفْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۱۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ غلام جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر پر مجبور کرتا۔“

۵۷۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّا سُمَيُّ الْخَضِرِ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فِرْوَقٍ بَيْضَاءَ فَاذًا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک زمین پر بیٹھے تھے، تو وہ (زمین) ان کے بعد سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔“

۵۷۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهُ: أَحِبُّ رَبَّكَ)) قَالَ: ((فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلِكِ الْمَوْتِ فَفَقَّأَهَا)). قَالَ: ((فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ

لَكَ لَا يَرِيدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَّأَ عَيْنِي)). قَالَ: ((فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ: الْحَيَاةُ تَرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تَرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْبِي، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهِ: فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ:

ثُمَّ تَمُوتُ، قَالَ: فَإِلَّا نَ مِنْ قَرِيبٍ، رَبِّ أَدْنِي مِنْ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجْرٍ)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت کا فرشتہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے انہیں کہا: اپنے رب کا حکم قبول کرو (میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں)۔“ فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کی آنکھ پر تھپڑ

مارا اور اسے پھوڑ دیا۔“ فرمایا: ”وہ فرشتہ اللہ کے پاس واپس چلا گیا اور عرض کیا، تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اور اس نے میری آنکھ بھی پھوڑ دی ہے، فرمایا: اللہ نے اسی کی آنکھ سے لوٹا دی، اور فرمایا: میرے بندے کے پاس

دوبارہ جاؤ، اور اسے کہو: تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی کمر پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے تم اتنے سال زندہ رہو گے، فرمایا: ”پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر تم مر جاؤ گے، فرمایا: پھر اب اسی حالت میں روح قبض کر لو،

اور عرض کیا: رب جی! مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے اتنا قریب کر دے کہ اگر کوئی پتھر پھینکے والا پھینکے تو وہ وہاں (بیت

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (لم أجدہ) و مسلم (۲۹ / ۲۶۶۱)۔

❁ رواہ البخاري (۳۴۰۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۱۳۳۹) و مسلم (۱۵۷، ۱۵۸ / ۲۳۷۲)۔

المقدس) تک پہنچ سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر میں اس (بیت المقدس) کے پاس ہوتا تو میں سرخ ٹیلے کے پاس، راستے کے ایک جانب، تمہیں ان کی قبر دکھاتا۔“

۵۷۱۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى صَرَبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةً بِنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبِكُمْ)) يَعْنِي نَفْسَهُ ((وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ، فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحِيَّةَ بِنُ خَلِيفَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے انبیاء علیہم السلام دکھائے گئے، موسیٰ علیہ السلام دو بلے پتلے ہیں، گویا وہ شنوہ قبیلے کے مردوں جیسے ہیں، میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا، اور میں نے جنہیں دیکھا ان میں سے وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ سب سے زیادہ تمہارے ساتھی، یعنی محمد سے مشابہت رکھتے ہیں، اور میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ان لوگوں میں سے جنہیں میں نے دیکھا ہے دحیہ بن خلیفہ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔“

۵۷۱۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي مُوسَى، رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا، جَعَدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عَيْسَى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ، إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبَطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا حَاظِنَ النَّارِ، وَالذَّجَالَ فِي آيَاتِ آرَاهُنَّ اللَّهُ آيَاتَهُ فَلَا تَكُنْ فِي مَرِيَّةٍ مِنْ لِقَائِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، آپ کا رنگ گندمی، دراز قد اور بال گھونگریا لے تھے، گویا وہ شنوہ قبیلے کے افراد میں سے ہوں، اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سوخی مائل سفید تھا اور بال گھنگھریا لے نہیں بلکہ سیدھے تھے، میں نے جہنم کے دروغے مالک اور دجال کو بھی دیکھا، یہ ان نشانیوں میں سے تھیں جو اللہ نے مجھے دکھائیں تھیں، آپ ان (موسیٰ علیہ السلام) سے ملاقات کرنے میں کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ ہوں۔“

۵۷۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْلَةَ أُسْرِي بِي لَقِيتُ مُوسَى)) فَتَعْتَهُ. ((فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ، رَجُلٌ الشَّعْرُ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَلَقِيتُ عَيْسَى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّهَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ)). يَعْنِي الْحَمَامَ. ((وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا شَبَهُ وَكِدَهُ بِهِ)) قَالَ: ((فَأْتَيْتُ بِإِنَائِيْنِ أَحَدُهُمَا لَيْنٌ وَالْأُخْرُ فِيهِ خَمْرٌ. فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ، فَآخَذْتُ اللَّبْنَ فَشَرِبْتَهُ، فَقِيلَ لِي: هُدَيْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا أَنْتَ لَوْ آخَذْتَ الْحَمْرَ عَوَتْ أَمْتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواه البخاري (۲۷۱ / ۱۶۷)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۳۹) و مسلم (۲۶۷ / ۶۵)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۹۴) و مسلم (۲۷۲ / ۱۶۸)۔

۵۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معراج کی رات میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔“ آپ نے ان کا وصف بیان کیا کہ ”وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں، گویا وہ شنوہ قبیلے کے آدمی ہیں، میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ تھا، گویا وہ غسل خانے سے نکلے ہیں، میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کی اولاد میں سے میں ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔“ فرمایا: ”میرے پاس دو برتن لائے گئے، ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، مجھے کہا گیا: دونوں میں سے جو چاہو پسند کر لو، میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا، مجھے کہا گیا، آپ کو فطرت کی رہنمائی کی گئی، اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔“

۵۷۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: ((أَيُّ وَادٍ هَذَا؟)) فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ، قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى)). فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا، ((وَأَضْعًا إصْبَعِيهِ فِي أُذُنِيهِ، لَهُ جُورَارِ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًا بِهَذَا الْوَادِي)). قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ثَيْبَةَ، فَقَالَ: ((أَيُّ ثَيْبَةٍ هَذِهِ؟)) قَالُوا: هَرْشَى. أَوْلَفْتُ، فَقَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ، عَلَيْهِ جَبَّةٌ صُوفٍ، خِطَامٌ نَاقَتِهِ حُلْبَةٌ، مَارًا بِهَذَا الْوَادِي مَلِيًّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سی وادی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، وادی ازرق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔“ آپ نے ان کے رنگ اور ان کے بالوں کے متعلق کچھ بتایا، اور بتایا کہ ”وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے، وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ سے تضرع کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر ہم نے سفر کیا اور ہم گھاٹی پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سی گھاٹی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، ہرشی یا لفت۔ فرمایا: ”گویا میں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے اونٹنی چبہ پہنا ہوا ہے، اور ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ہے، اور وہ بھی تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔“

۵۷۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَقِيفٌ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَيُتَسَرَّجُ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُتَسَرَّجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”داؤد علیہ السلام پر زبور کی قراءت آسان کر دی گئی تھی، وہ اپنی سواریوں پر زین کسے کا حکم فرماتے اور وہ سواریوں پر زین کسے جانے سے پہلے ہی اس (زبور) کی قراءت مکمل کر لیتے تھے، اور وہ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔“

۵۷۱۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذُّبُّ فَذَهَبَ بَابِنِ أَحَدَهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ، وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى،

فَخَرَجَتْ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، فَاخْبَرَتْاهُ، فَقَالَ: اتَّوَنُنِي بِالسِّبْغِينَ اشْقَهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے، بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا، ایک نے اپنی ساتھ والی سے کہا: وہ تو تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، اور دوسری نے کہا: (نہیں) وہ تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، چنانچہ وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس سے گزریں اور انہیں پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے چھری دو میں اسے ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ایسے نہ کریں وہ اسی کا بیٹا ہے، انہوں نے اس کے متعلق چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔“

۵۷۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا طُوقَ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((بِمِائَةِ امْرَأَةٍ. كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَإِنَّمُ اللَّيْلَةُ نَفْسٌ مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ! لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: آج رات میں اپنی نوے بیگمات اور ایک دوسری روایت میں ہے، سو بیگمات کے پاس جاؤں گا، وہ سب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑسوار بچوں کو جنم دیں گی۔ فرشتے نے انہیں کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہو، انہوں نے نہ کہا اور (یہ کہنا) بھول گئے، وہ ان کے پاس گئے (ان کے ساتھ جماع کیا) اور ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی، اور اس نے بھی ناقص بچے کو جنم دیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑسوار ہوتے۔“

۵۷۲۱: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّا نَجَارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکریا علیہ السلام بڑھی تھے۔“

۵۷۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ، الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عِلَاقٍ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَكَيْسَ بَيْنَنَا بِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں اور لوگوں کی نسبت زیادہ قربت دار ہوں، انبیاء علیہم السلام عیسیٰ (ایک باپ کی اولاد) بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں، جبکہ ان کا دین ایک ہے، اور ہمارے (میرے اور عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۳۴۲۷) و مسلم (۱۷۲۰ / ۲۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۲۸۱۹) و مسلم (۱۶۵۴ / ۲۵)۔

❁ رواہ مسلم (۲۳۷۹ / ۱۶۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۳۴۴۲-۳۴۴۳) و مسلم (۱۴۵ / ۲۳۶۵)۔

۵۷۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانَ فِي حَنْبِهِ بِاصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فُطْعَنَ فِي الْحِجَابِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے علاوہ، شیطان ہر نومولود کو اس کی پیدائش کے وقت اپنی دو انگلیوں سے اس کے پہلوؤں میں کچوکے لگاتا ہے۔ وہ انہیں بھی کچوکے لگانے گیا تھا، لیکن اس نے حجاب میں کچوکے لگا دیے۔“

۵۷۲۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۲۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کمال کو پہنچیں، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔“

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ)) وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ)) وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ((الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ)) فِي بَابِ الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصْبِيَّةِ.

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((یا خیر البریة))، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((أی الناس اکرم)) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ((الکریم ابن الکریم)) باب المفاخرة والعصبية میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۷۲۵: عَنْ أَبِي زَرِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: ((كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، ❁ وَقَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهَا شَيْءٌ.

۵۷۲۵: ابو زین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب رب تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس سے پہلے وہ کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابریں، اس کے نیچے ہوا تھی اور اس کے اوپر ہوا تھی، اور اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یزید بن ہارون نے کہا: عماء سے مراد ہے اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۲۸۶) و مسلم (۱/۲۳۶۶)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۴۱۱) و مسلم (۷۰/۲۴۳۱) ۵ حدیث ”خیر البریة“ تقدم (۴۸۹۶) و ”أی الناس، اکرم“ تقدم (۴۸۹۳) و ”الکریم بن الکریم“ تقدم (۴۸۹۴)۔

❁ إسنادہ حسن، رواه الترمذی (۳۱۰۹) و کعب بن عدس: حسن الحدیث و ثقہ الجمهور۔

۵۷۲۶: وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةِ وَرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٍ فِيهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاتَسْمُونَ هَذِهِ؟)) قَالُوا: السَّحَابُ، قَالَ: ((وَالْمُزْنَ؟)) قَالُوا: وَالْمُزْنَ. قَالَ: ((وَالْعَنَانُ)) قَالُوا: وَالْعَنَانُ. قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟)) قَالُوا: لَا نَدْرِي، قَالَ: ((إِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا أَمَا وَاحِدَةً وَأَمَا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ)). حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ((ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءِ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ، بَيْنَ أَطْلَافِهَا وَوَرَكَيْهَا مِثْلَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ، إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهَا الْعَرْشُ، بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀

۵۷۲۶: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نقل کیا کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں تشریف فرما تھے، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو انہوں نے اس کی طرف دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اسے کیا نام دیتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”السحاب“، فرمایا: ”المزن“، انہوں نے عرض کیا: ”المزن“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”العنان“ انہوں نے عرض کیا: ”العنان“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم نہیں جانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں کے درمیان یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، اور آسمان جو اس کے اوپر ہے اسی طرح ہے۔“ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمان گنے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اوپر والے اور نچلے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے، جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک، پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی شکل کے ہیں، ان کے کھروں اور سرین کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے آسمان تک ہے، پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے، اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔“

۵۷۲۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْرَابِيًّا، فَقَالَ: جُهِدْتَ الْأَنْفُسُ، وَجَاءَ الْعِيَالُ، وَنَهَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقَى اللَّهُ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ)) فَمَا زَالَ يَسْبُحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَيُحَكُّ! إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ، شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، وَيُحَكُّ! أَتَدْرِي مَا اللَّهُ؟ إِنْ عَرَشْتَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ لَهَكَذَا)) وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقَبَّةِ عَلَيْهِ ((وَأَنَّهُ لِكَيْطُ بِهِ أَطِيطُ الرَّحْلَ بِالرَّأْكِبِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۵۷۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا جانیں مشقت میں

❀ **سنادہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۳۳۲۰ وقال: حسن غریب) و أبو داود (۴۷۲۳) [وابن ماجہ (۱۹۳)] ☆ سماک
اختلط و لم يحدث به قبل اختلاطه و عبد الله بن عميرة لا يعرف له سماع من الأحنف كما قال البخاري رحمه الله۔

❀ **سنادہ ضعیف**، رواہ أبو داود (۴۷۲۶) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و جبیر بن محمد: مستور، لم یوثقه

پڑ گئیں، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اموال ختم ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے، آپ اللہ سے ہمارے لیے بارش کی دعا فرمائیں، ہم آپ کے ذریعے اللہ سے سفارش کرتے ہیں اور اللہ کے ذریعے آپ سے سفارش کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! سبحان اللہ!“ آپ مسلسل تسبیح بیان کرتے رہے حتیٰ کہ یہ چیز آپ کے صحابہ کے چہروں سے معلوم ہونے لگی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، کسی پر اللہ کو سفارشی نہیں بنایا جاتا، اللہ کی شان اس سے عظیم تر ہے، تجھ پر افسوس ہے، کیا تم جانتے ہو، اللہ (کی عظمت و کبریائی) کیا ہے؟ بے شک اس کا عرش اس کے آسمانوں پر اس طرح ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا جیسے اس پر قبہ ہو۔ ”وہ اس وجہ سے اس طرح آواز نکالتا ہے جس طرح سواری کی وجہ سے پالان آواز نکالتا ہے۔“

۵۷۲۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَذِنَ لِي أَنْ أَحَدِّثَ عَنْ مَلِكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعُرْشِ، أَنْ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ إِلَى عَاتِقَيْهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۷۲۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اجازت دی گئی کہ میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا ذکر کروں جو چالیس عرش میں سے ہے، اس کے کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے۔“

۵۷۲۹: وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبْرَيْلَ: ((هَلْ رَأَيْتَ رَبَّنَا؟ فَانْقَضَ حَبْرَيْلُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نُورٍ، لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَأَحْتَرَقْتُ)). هَكَذَا فِي الْمَصَابِيحِ. ❁

۵۷۲۹: زراره بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ”کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟“ (اس سوال سے) جبریل علیہ السلام لرز گئے اور فرمایا: محمد! میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، اگر میں ان میں سے کسی کے قریب چلا جاؤں تو میں جل جاؤں۔“ المصباح میں اس طرح ہے۔

۵۷۳۰: وَرَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((فَانْقَضَ حَبْرَيْلُ)). ❁

۵۷۳۰: ابو نعیم نے اسے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے ذکر نہیں کیا: ”جبریل علیہ السلام لرز گئے۔“

۵۷۳۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ، مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهُ صَافًا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُورًا، مَامِنْهَا مِنْ نُورٍ يَدْنُو مِنْهُ إِلَّا أَحْتَرَقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧٢٧). ❁ **إسناده ضعيف**، وذكره البغوي في مصابيح السنة (٤/٣٠)

[وَأَبُو الشَّيْخِ فِي الْعِظْمَةِ (٢/٦٧٧-٦٧٨) وَالِدَارِمِيُّ (فِي الرَّدِّ عَلَى الْمُرَيْسِيِّ ص ١٧٢)] ☆ **السند صحيح** إلى زيارة رحمه الله ولكن: مرسل - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٥/٥٥) ☆ فيه أبو مسلم قائد الأعمش: ضعيف والأعمش مدلس وعن ابن صح السند إليه - ❁ **ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [ورواه الطبراني في الكبير (١١/٣٧٩-٣٨٠ ح ١٢٠٦١) والبيهقي في شعب الإيمان (١٥٧)، نسخة محققة: (١٥٥) وفي السند محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلي ضعيف مشهور ضعفه جمهور المحدثين وفي السند علة أخرى]-

۵۷۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس نے جس روز سے اسے پیدا فرمایا وہ اس وقت سے اپنے قدموں پر کھڑا ہے اور وہ اپنی نظر تک نہیں اٹھاتا، اس کے اور اس کے رب تبارک و تعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں، جو اس نور کے قریب جاتا ہے تو وہ جل جاتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۳۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ، قَالَتِ الْمَلَكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَسْكَحُونَ وَيَبْرُكُونَ، فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَا اجْعَلْ مِنْ خَلْقَتُهُ بِيَدَيَّ وَ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوْحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ فَكَانَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا، رب جی! تو نے انہیں پیدا فرمایا ہے، وہ کھاتے پیتے، شادیاں کرتے اور سواری کرتے ہیں، اور تو ان کے لیے دنیا مقرر کر دے اور ہمارے لیے آخرت مقرر فرما دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس (مخلوق) کو، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی، اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جسے میں نے کہا بن جا اور وہ بن گئی۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۵۷۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۵۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہے۔“

۵۷۳۴: وَعَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثِ، وَخَلَقَ التُّورَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَبَتَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اللہ نے مٹی (زمین) کو ہفتے کے دن پیدا فرمایا، اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا فرمائے، پیر کے دن درخت پیدا فرمائے، مکر وہ چیزیں منگل کے دن پیدا فرمائیں، بدھ کے

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٤٩، نسخة محققة ١٤٧) ☆ هشام بن عمار اختلط والأنصاري لم أعرفه وجاء تصريحه في رواية جنيد بن حكيم و لا يدري من هو؟ و عبد ربه بن صالح القرشي وثقه ابن حبان و حدة فهو مجهول الحال - ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٣٩٤٧) ☆ فيه أبو المهزم: متروك - ❁ رواه مسلم (٢٧/٢٧٨٩) -

روز نور پیدا فرمایا، جمعرات کے روز اس میں چوپائے پھیلانے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سب سے آخر پر پیدا فرمایا، اور دن کی آخری گھڑی عصر اور شام کے درمیان ہے۔“

۵۷۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ آتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هَذِهِ الْعَنَانُ، هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ، يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ، وَلَا يَدْعُونَهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ، سَقْفٌ مَحْفُوظٌ، وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((سَمَاءٌ أَنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ)). ثُمَّ قَالَ: كَذَلِكَ حَتَّى عَدَسَبَعَ سَمَوَاتٍ ((مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائِينَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((إِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَائِينَ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((إِنَّهَا الْأَرْضُ)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتِ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُحْرَى، بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)). حَتَّى عَدَسَبَعَ أَرْضِينَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّكُمْ ذَلَيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَيَّ اللَّهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلَيَّ أَنَّهُ أَرَادَ لَهَبَطَ عَلَيَّ عِلْمَ اللَّهِ وَقُدْرَتَهُ وَسُلْطَانَهُ وَعِلْمَ اللَّهِ وَقُدْرَتَهُ وَسُلْطَانَهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ. ❀

۵۷۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بادل آیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عنان ہے، یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے، اللہ اس کو اس قوم کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے دعا کرتے ہیں۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”رقیع (آسمان کا نام) ایک محفوظ چھت اور تھمی ہوئی موج ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ”تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ”آسمان اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔“ راوی

بیان کرتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گئے۔ ”اور ہر دو آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اور آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ”وہ زمین ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ”اس کے نیچے ایک دوسری زمین ہے، ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔“ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سات زمینیں شارکیں۔ ”اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔“ پھر فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم چلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ کے علم میں ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔“

اور امام ترمذی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی قراءت آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اللہ کے علم، اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت میں گرتی ہے، اور اللہ کا علم و قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ پر ہے جبکہ وہ عرش پر (مستوی) ہے، جیسا کہ اس نے اپنے متعلق اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

۵۷۳۶: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ طُولُ آدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ أَدْرَعٍ عَرْضًا)). ❁

۵۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔“
 ۵۷۳۷: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوْلَى؟ قَالَ: ((آدَمُ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَنَبِيُّ كَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، نَبِيُّ مَكَلَّمٍ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَمْ الْمُرْسَلُونَ؟ قَالَ: ((ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا)). ❁

وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَمْ وَفَاءَ عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: ((مِائَةُ أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا، الرُّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا)).

۵۷۳۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، ایسے نبی تھے جن پر صحیفہ نازل کیا گیا تھا۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! رسول کتنے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین سو اور دس سے کچھ اوپر کا جم غفیر تھا۔“ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۲/ ۵۳۵ ح ۱۰۹۲۶) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف مشهور-

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۵/ ۱۷۸ ح ۲۱۸۷۹) ☆ فيه عبيد بن خشخاش لين وأبو عمر الدمشقي: ضعيف-

○ رواية أبي أمامة: سنده ضعيف جدًا، رواها أحمد (۵/ ۲۶۵، ۲۶۶ ح ۲۲۶۴۴) فيه علي بن يزيد الألهاني ضعيف

جدًا و معان بن رفاعه ضعيف -

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ایک جم غفیر ہے۔“
 ۵۷۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْخَبِرُ كَالْمُعَايِنَةِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرَ مُوسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمَهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوا، أَلْقَى الْأَلْوَاحَ فَأَنْكَسَرَتْ)). رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ. ❁

۵۷۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبر، مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے پھڑے کو معبود بنانے کے متعلق بتایا تو انہوں نے الواح (تختیاں) نہیں پھینکیں، جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا تھا، تو انہوں نے تختیاں پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔“ تینوں (بلکہ چاروں) احادیث کو امام احمد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔

❁ صحیح، رواہ أحمد (۱/ ۲۷۱ ح ۲۴۴۷ و ۱/ ۲۱۵ ح ۱۸۴۲) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۸۷-۲۰۸۸) والحاکم (/ ۳۲۱ ح ۳۲۵۰، ۲/ ۳۸۰ ح ۳۴۳۵) علی شرط الشيخین ووافقہ الذہبی وسندہ صحیح] ☆ ہشیم بن بشیر عنعن و لكن تابعه أبو عوانة و به صح الحديث۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالشَّمَائِلِ]

فضائل اور خصائل کا بیان

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین ﷺ کے فضائل و مناقب کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۵۷۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنَا فَقَرْنَا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔“

۵۷۴۰: وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ)). ❁

۵۷۴۰: وائلہ بن اسفَع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔“ اور ترمذی کی روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو۔“

۵۷۴۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَقِّعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواه البخاري (۳۵۵۷) - ❁ رواه مسلم (۱ / ۲۲۷۶) والترمذي (۳۶۰۶)۔

❁ رواه مسلم (۳ / ۲۲۷۸)۔

۵۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار میں ہوں گا۔ سب سے پہلے مجھ قبر سے اٹھایا جائے گا، سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔“
 ۵۷۴۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت تمام انبیاء علیہم السلام سے میرے تبعین زیادہ ہوں گے، اور باب جنت پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔“

۵۷۴۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتَحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أَمْرٌ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو محافظ پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (ﷺ)۔ وہ عرض کرے گا: آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے (اسے) نہ کھولوں۔“

۵۷۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدِّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت میں (داخلہ کے لیے) سب سے پہلے سفارش کروں گا، تمام انبیاء علیہم السلام میں سے میری تصدیق کرنے والے زیادہ ہوں گے بلاشبہ انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی ایسا نبی بھی ہوگا جس کی، اس کی امت میں سے، صرف ایک آدمی نے تصدیق کی ہوگی۔“

۵۷۴۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنَ بُنْيَانِهِ تَرُكُ مِنْهُ مَوْضِعٌ لِبِنْتِهِ، فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ، يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ، إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبْنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ، حَتَّمَ بَيْتَ الْبُنْيَانِ وَحَتَّمَ بَيْتَ الرُّسُلِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَأَنَا اللَّبْنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک محل ہو جسے بہترین انداز میں تعمیر کیا گیا ہو، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، دیکھنے والے اس کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اس کے حسن تعمیر پر تعجب میں پڑ جاتے ہیں، وہ میں تھا جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔ میرے ساتھ ہی تعمیر مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ ہی رسالت بھی مکمل کر دی گئی۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی

❁ رواہ مسلم (۱۹۶ / ۳۳۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۹۷ / ۳۳۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۹۶ / ۳۳۲)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۳۴ و الروایة الثانية: ۳۵۳۵) و مسلم

(۲۰، ۲۱ / ۲۲۸۶ و الروایة الثانية ۲۲ / ۲۲۸۶)۔

خاتم النبیین ہوں۔“

۵۷۴۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحِيًّا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْ، فَارْجُونَ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام انبیاء علیہم السلام کو معجزات عطا کئے گئے جن کے مطابق انسان ان پر ایمان لائے، اور جو مجھے عطا کیا گیا وہ وحی (یعنی قرآن) ہے، اللہ نے میری طرف وحی بھیجی، میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت ان (انبیاء علیہم السلام) سے میرے تابعین زیادہ ہوں گے۔“

۵۷۴۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُعْطِيَتْ خَمْسًا لَمْ يُعْطِهَنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نَصْرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيْمَارَ جُلٍّ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتَهُ الصَّلَاةُ فَلْيَصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيَتْ الشَّفَاعَةُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے، میری امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے، میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا، مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور ہر نبی اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔“

۵۷۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ: أُعْطِيَتْ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنَصْرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخْتِمَ بِي النَّبِيُّونَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے: مجھے جوامع الکلم (بات مختصر، مفہوم زیادہ) عطا کیے گئے ہیں، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک قرار دی گئی ہے مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے، اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

۵۷۴۹: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنَصْرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمِفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۴۹۸۱) و مسلم (۲۳۹ / ۱۵۲)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۳۵) و مسلم (۳ / ۵۲۱)۔

❁ رواه مسلم (۵ / ۵۲۳)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۱۲۲) و مسلم (۶ / ۵۲۳)۔

۵۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میں نے یہ خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، اور انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا ہے۔“

۵۷۵: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأَعْطَيْتُ الْكُزْنَينَ: الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَا مَتَى أَنْ لَا يَهْلِكُهَا بَسَنَةٌ عَامَّةٌ، وَأَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بِيضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأَمْتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكُكُمْ بَسَنَةً عَامَّةً، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بِيضَتَهُمْ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَافْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا، اور جس قدر زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی، مجھے دو خزانے عطا کیے گئے، سرخ اور سفید، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ عام قحط سالی کے ذریعے اسے ہلاک نہ کرے، ان کے باہمی دشمنوں کے سوا کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرے کہ وہ ان کا مرکز (صدر مقام) تباہ کر دے اور بلاشبہ میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا، میں نے آپ کو آپ کی امت کے بارے میں یہ عہد دے دیا کہ میں اسے قحط سالی میں مبتلا کر کے تباہ نہیں کروں گا، یہ بھی عہد دے دیا کہ ان پر ان کے باہمی دشمن کے علاوہ کوئی ایسا دشمنی اس پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کے مرکز کو تباہ کر دے، اگر چنانچہ ان کے تمام دشمن متحد ہو کر ان پر حملہ کر دیں، البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔“

۵۷۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي ثَلَاثِينَ، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۵: سعد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ اس میں تشریف لے گئے، آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (دو رکعتیں) پڑھیں، آپ ﷺ نے اپنے رب سے طویل دعا کی، اور جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگی تھیں، اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ چیز مجھے عطا فرمادی، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ کرے، تو اس نے یہ بھی مجھے عطا کر دی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ ان میں باہم لڑائی پیدا نہ کرے تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔“

۵۷۵۲: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قُلْتُ: أَخْبِرْ نِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوْرَةِ، قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ! إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (وَحِرْزًا لِلْمُؤْمِنِينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِقَطِّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيْنَةِ السَّيْنَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِثْلَةَ الْعُجْبَاءُ بَأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۵۲: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي الله عنه سے ملاقات کی، میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے، انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! آپ کی جو صفات قرآن کریم میں ہیں، ان میں سے بعض تورات میں مذکور ہیں، جیسا کہ: ”اے نبی! ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے، آپ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دل ہیں، آپ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں، بلکہ آپ درگزر کرتے ہیں، معاف کرتے ہیں، اور اللہ ان کی روح قبض نہیں کرے گا حتیٰ کہ وہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرالے، اور وہ ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کر لیں اور وہ اس (کلمے) کے ذریعے اندھی آنکھوں کو قوت بینائی، بہرے کا نور کو قوت سماعت اور غلاف میں بند دلوں کو کھول دے گا۔“

۵۷۵۳: وَكَذَا الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ. ❁
وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ)) فِي بَابِ الْجُمُعَةِ.
۵۷۵۳: اور اسی طرح دارمی نے عطاء عن ابن سلام کی سند سے اسی مثل روایت کیا ہے، اور ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی حدیث ((نحن الآخرون.....)) ”باب الجمعة“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۷۵۴: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَوةً فَأَطَالَهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّيْتَ صَلَوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ: ((أَجَلٌ، إِنَّهَا صَلَوةٌ رَغْبَةٌ وَرَهْبَةٌ، وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدْبِقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

❁ رواه البخاري (۲۱۲۵)۔

❁ صحیح، رواه الدارمي (۱/ ۵ ح ۶) ۵ حدیث ”نحن الآخرون“ تقدم (۱۳۵۴)۔

❁ إسنادہ صحیح، رواه الترمذي (۲۱۷۵) وقال: (حسن صحیح) و النسائي (۳/ ۲۱۶-۲۱۷ ح- ۱۶۳۹)۔

۵۷۵۴: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اسے طویل کیا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں نماز پڑھائی، جبکہ آپ نے ایسی نماز (پہلے کبھی) نہیں پڑھائی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے، یہ امید اور خوف والی نماز ہے، میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کی درخواست کی: اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے روک دیا، میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہیں کرے گا، اس نے یہ بھی پوری فرمادی اور میں نے اس سے یہ بھی درخواست کی کہ ان کی آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) نہ ہو تو اس نے اس سے مجھے روک دیا۔“

۵۷۵۵: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْكُمْ نَيْبُكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۷۵۵: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، تمہارا نبی تمہارے لیے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ، اہل باطل، اہل حق پر غالب نہیں ہوں گے، اور تم گمراہی پر اکٹھے نہیں ہو گے۔“

۵۷۵۶: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا، ایک ان کی اپنی تلوار اور ایک اس کے دشمن کی تلوار (یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہو اور دشمن بھی ان پر حملہ آور ہو)۔“

۵۷۵۷: وَعَنْ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (غصے کی حالت میں) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے گویا انہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا، نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”میں کون ہوں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا، پھر اس نے ان

❁ **استادہ ضعیف**، رواہ أبو داود (۴۲۵۳) ☆ فیہ شریح عن ابی مالک رضی اللہ عنہ ، وقال أبو حاتم الرازي: ”شريح بن عبید عن ابی مالک الأشعري: مرسل“ (المراسیل ص ۹۰ ت ۳۲۷ ب)۔

❁ **استادہ ضعیف**، رواہ أبو داود (۴۳۰۱) ☆ یحییٰ بن جابر: لم یلق عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فالسند منقطع۔

❁ **استادہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۳۶۰۸، ۳۶۰۷) وقال: (حسن) ☆ فیہ یزید بن ابی زیاد: ضعیف مشہور۔

کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا، پھر ان کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا، میں ان سے نفس و حسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان سے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔“

۵۷۵۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: ((وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نبوت کے منصب سے کب نوازے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے۔“

۵۷۵۹: وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدِلٌ فِي طَيْبَتِهِ، وَسَآخِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَارَةُ عِيسَى، وَرَوْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي وَقَدْ حَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۵۷۵۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی (ڈھانچے کی حالت میں) مٹی کی صورت میں پڑے ہوئے تھے، اور میں ابھی اپنے معاملے (یعنی نبوت) کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے قریب دیکھا تھا کہ ان کے لیے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات ان کے سامنے روشن ہو گئے۔“

۵۷۶۰: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ: ((سَآخِرُكُمْ)) إِلَى آخِرِهِ. ❁

۵۷۶۰: اور امام احمد نے اسے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ((سآخیرکم)) سے لے کر آخر حدیث تک روایت کیا ہے۔

۵۷۶۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبَيْدِي لِيَوْمِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۶۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں روز قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا، اور میں

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۶۰۹) وقال: (حسن صحيح غريب) [والفريابي في كتاب القدر (۱۴)] ☆ یعنی آنہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نبیاً فی التقدير قبل خلق آدم عليه السلام فالحدیث متعلق بالتقدير، لا بخلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافهمه فإنه مهم والحدیث الآتی يؤید هذا التفسیر۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۰۷ ح ۳۶۲۶) [وأحمد (۴/ ۱۲۷ ح ۱۷۲۸۰، ۴/ ۱۲۸ ح ۱۷۲۸۱) وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۹۳) والحاكم (۲/ ۶۰۰) فتعقبه الذهبي، قال: ”أبو بكر (ابن أبي مریم) ضعيف“ قلت: لم ينفرد به، بل تابعه الثقة معاوية بن صالح عن سعيد بن سويد عن ابن هلال السلمی عن العرباض بن ساریة رضي الله عنه به وسنده حسن۔

❁ **حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۶۲ ح ۲۱۶۱۶) وسنده ضعيف من أجل الفرج بن فضالة والحدیث السابق شاهد له وهو به حسن۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذی (۳۱۴۸) وقال: (حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف ولاكثر ألفاظ الحدیث شواهد صحيحة وهي تغني عن هذا الحدیث۔

یہ ازراہ فخر نہیں کہتا، حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں یہ بات ازراہ فخر نہیں کہتا، اس روز آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء علیہم السلام میرے پرچم تھے ہوں گے، سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، اور میں یہ بات ازراہ فخر نہیں کہتا۔“

۵۷۶۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مُوسَى كَلَّمَهُ تَكَلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فِعِيسَى كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ حَلْقُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيَدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فُخْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۶۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ باہر سے تشریف لائے اور ان کے قریب ہو گئے تو آپ نے انہیں باتیں کرتے ہوئے سنا، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، کسی اور نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام تو وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، کسی نے کہا: آدم علیہ السلام کو اللہ نے انہیں منتخب فرمایا: اس دوران رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ”میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں، اور تمہارا تعجب کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام، اللہ کے خلیل ہیں، اور وہ اسی طرح ہیں، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ بھی اسی طرح بجا ہیں، آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے، یہ بھی حقیقت ہے، جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں، اور میں یہ بات ازراہ فخر نہیں کہتا، روز قیامت حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، آدم علیہ السلام اور باقی سب انبیاء علیہم السلام اسی کے نیچے ہوں گے اور میں یہ بات ازراہ فخر نہیں کہتا، روز قیامت میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی، اور یہ میں ازراہ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے میں ہی جنت کے کنڈے ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے ہول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا، میرے ساتھ غریب ایماندار ہوں گے اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولین و آخرین سے سب سے زیادہ معزز میں ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔“

۵۷۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فُخْرٍ: إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ، وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ، وَمَعِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعْصِمُهُمْ بَسَنَةٌ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

❁ **سنادہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۳۶۱۶) وقال: (غریب) و الدارمی (۲۶/۱ ح ۴۸) ☆ فیہ زمعة بن صالح: ضعیف، و حدیثہ عند مسلم مقرون۔ ❁ **سنادہ ضعیف**، رواہ الدارمی (۱/۲۹ ح ۵۵) ☆ السنند منقطع، و عمرو بن قیس: لم أعرفه و لعله أبو ثور الشامی۔

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں، اور روز قیامت (جنت میں داخل ہونے والوں میں) ہم سب سے آگے ہوں گے، میں کسی فخر کے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے غلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، روز قیامت حمد کا پرچم میرے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے متعلق مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے، اور اس نے انہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، وہ انہیں عام قحط میں مبتلا نہیں کرے گا، دشمن اس کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکے گا، اور وہ ان سب کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔“

۵۷۶۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمَشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۶۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، یہ بات میں ازراہ فخر نہیں کہتا، میں خاتم النبیین ہوں، فخر سے نہیں کہتا، میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں یہ بات ازراہ فخر نہیں کہتا۔“

۵۷۶۵: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا قَدُّوا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا انْصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حَسِبُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيَسُوا، الْكِرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَلِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلِدَادِمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَانَتْهُمْ بَيْضُ مَكْنُونٍ، أَوْ لَوْلُو مَنْشُورٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے بات کروں گا، جب انہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو میں ان کی سفارش کروں گا، جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو میں انہیں (مغفرت و رحمت کی) خوشخبری سناؤں گا، کرامت اور چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے رب کے ہاں تمام انسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی، ہزار خادم میرے ارد گرد چکر لگا رہے ہوں گے، گویا وہ پوشیدہ (بند کیے ہوئے) اٹھ رہے ہیں، یا کھڑے ہوئے موتی ہیں۔“ ترمذی، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ جَامِعِ الْأَصُولِ عَنْهُ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى)). ❁

❁ سندہ ضعیف، رواہ الدارمی (۱/ ۲۷ ح ۵۰) ☆ فیہ صالح بن عطاء بن خباب مجهول الحال وثقہ ابن حبان وحده وللحدیث شواہد صحیحہ دون قولہ: ”انا قائد المرسلین“ واللہ اعلم۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۶۱۰) و الدارمی (۱/ ۲۶-۲۷ ح ۴۹) ☆ فیہ لیث بن ابی سلیم: ضعیف۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۶۱۱) وقال: حسن غریب صحیح) ☆ أبو خالد الدالانی مدلس و عنعن و أحادیث مسلم (۱۹۶، ۲۲۷۸) و غیرہ تغنی عنہ۔

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک جنتی جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، اور میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا۔“ ترمذی۔ اور جامع الاصول میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ”سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور مجھے جوڑا پہنایا جائے گا۔“

۵۷۶۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: ((أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے، وہ صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہوگا، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔“

۵۷۶۸: وَعَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۶۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب روز قیامت ہوگا تو میں انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا، ان کا خطیب اور (مقام محمود پر) ان کا صاحب شفاعت ہوں گا، اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔“

۵۷۶۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وِلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ وَلِيَّ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۶۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کے لیے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک (نبی) رفیق ہے، اور میرے لیے رفیق، میرے باپ اور میرے رب کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”بے شک ابراہیم علیہ السلام کے تمام لوگوں میں سے زیادہ حق دار اور قریبی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان کی اتباع کی اور یہ نبی (ﷺ) اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست و حمایتی ہے۔“

۵۷۷۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي لَتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

❁ حسن، رواه الترمذی (۳۶۱۲) وقال: غریب، إسناده ليس بالقوی) وللحدیث شواهد قوية وهو بها حسن۔

❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذی (۳۶۱۳) وقال: حسن صحیح غریب) و ابن ماجه (۴۳۱۴) ☆ عبد اللہ بن محمد بن عقیل ضعیف و أحادیث البخاری (۳۳۴۰، ۳۳۶۱، ۴۷۱۲) و مسلم (۱۹۴) و غیرهما تغنی عنہ۔

❁ إسناده ضعیف، رواه الترمذی (۲۹۹۵) ☆ سفیان الثوری مدلس مشہور و عنعن فی جمیع الطرق فیما أعلم۔

❁ إسناده ضعیف، رواه البغوی فی شرح السنۃ (۱۳/ ۲۰۲ ح ۳۶۲۲) ☆ یوسف بن محمد بن المنکدر: ضعیف

وله شاهد عند أحمد (۲/ ۳۸۱): ”إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق“ و صححه الحاكم (۲/ ۶۱۳) و وافقه الذهبي

و سندہ ضعیف (تقدم فی تخریج: ۵۰۹۶-۵۰۹۷)۔

۵۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مکارمِ اخلاق کے مکمل کرنے اور محاسنِ افعال کو کمال تک پہنچانے کے لیے، مجھے مبعوث فرمایا ہے۔“

۵۷۷۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَيْجٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ، لَا فَظُّ وَلَا غَلِيظٌ، وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَأُمَّتُهُ الْأَحْمَادُونَ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ، رُعَاةَ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، يَتَّزِرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّؤُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوَى كَدَوَى النَّحْلِ. هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ. ❀

۵۷۷۱: کعب رضی اللہ عنہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، میرے منتخب بندے ہیں، وہ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں، بلکہ وہ درگزر کرتے اور معاف کر دیتے ہیں، ان کی جائے پیدائش مکہ ہے، ان کی ہجرت طیبہ (مدینہ) کی طرف ہوگی، ان کی حکومت ملکِ شام میں ہوگی، ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی، وہ خوشحالی و تنگ دستی (ہر حال) میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر بیان کریں گے، وہ (نمازوں کے اوقات کے لیے) سورج کا خیال رکھتے ہوں گے، جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو وہ نماز پڑھیں گے، ان کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا، وہ اعضائے وضو تک وضو کریں گے، ان کا مؤذن بلند جگہ پر (کھڑا ہو کر) اذان دے گا، ان کی نماز کے دوران صفیں اور ان کی میدان جہاد میں صفیں برابر ہوں گی، اور ان کے وقت ان (تہجد کے وقت تسبیح و تہلیل) کی آواز اس طرح ہوگی جس طرح شہد کی کھسی کی آواز ہوتی ہے۔“ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں، اور امام دارمی نے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يَذْفَنُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❀

۵۷۷۲: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ: ایہا محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔“ ابو مودود (راوی) نے بیان کیا: (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۷۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوا:

❀ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۴-۵ ح ۵) ☆ الأعمش مدلس وعنعن -

❀ **حسن**، رواه الترمذي (۳۶۱۷ وقال: حسن غريب)۔

يَا أَبَا عَبَّاسٍ! بِمِ فَضْلِهِ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ: ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهُ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ قَالُوا: وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ﴾ الْآيَةَ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجَنِّ وَالْإِنْسِ. ❁

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا: ابو عباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت عطا فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ”ان میں سے جس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے، ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ”ہم نے آپ کو فتح عین عطا فرمائی تاکہ اللہ آپ کے تمام گناہ معاف فرمادے۔“ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی دوسرے انبیاء علیہم السلام پر کون سی فضیلت ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ انہیں وضاحت کر سکے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔“ جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ”ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔“ سو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جنوں اور تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

۵۷۷۴: وَعَنْ أَبِي ذَرِّ الْعَفَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَبَقَنْتَ؟ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي مَلَكَانٌ وَأَنَا بَعْضُ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْأُخْرَى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهْوُ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَزْنُهُ بِرَجُلٍ، فَوَزَنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: زِنُهُ بِعَشْرَةٍ، فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُهُ بِمِائَةٍ، فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنُهُ بِأَلْفٍ، فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِمْ يَتَّبِعُونَ عَلَيَّ مِنْ حِفَّةِ الْمِيزَانِ)) قَالَ: ((فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ ❁

❁ **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۱/ ۲۵-۲۶ ح ۴۷) والحاكم (۲/ ۳۵۰).

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹ ح ۱۴) ☆ فيه عروة بن الزبير عن أبي ذر رضي الله عنه وما أراه سمع منه وقال ابن إسحاق إمام المغازي رحمه الله: "حدثني ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن أصحاب رسول الله ﷺ أنهم قالوا: يا رسول الله! أخبرنا عن نفسك؟ فقال: دعوة أبي إبراهيم وبشري عيسى ورأت أمي حين حملت بي أنه خرج منها نور أضاءت له قصور بصرى من أرض الشام واسترضعت في بني سعد بن بكر، فبينما أنا مع أخ في بهم لنا، أتاني رجلان عليهما ثياب بيضاء، معهما طست من ذهب مملوءة ثلجاً فأضجعاني فشقا بطني ثم استخرجا قلبي فشقا فأخرجا منه علقة سوداء فألقياها ثم غسلا قلبي وبطني بذلك الثلج حتى إذا أنقياه، رداه كما كان ثم قال أحدهما لصاحبه: زنه بعشرة من أمته فوزنتهم ثم قال: زنه بألف من أمته فوزنتهم بألف فوزنتهم فقال: دعه عنك فلو وزنته بأمته لوزنتهم." (السيرة لابن إسحاق ص ۱۰۳) وسنده حسن لذاته وهو يعني عنه.

۵۷۷۴: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے کیسے جانا کہ آپ نبی ہیں، حتیٰ کہ آپ نے یقین کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کی وادی بظحا میں تھا، ان میں سے ایک زمین پر اترا آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا: ان کا ایک آدمی کے ساتھ وزن کریں، میرا اس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں اس پر بھاری تھا، پھر اس نے کہا: ان کا دس افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا سو افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، گویا ترازو کے ہلکے ہونے کی وجہ سے، میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔“ فرمایا: ”ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر تم نے ان کا ان کی پوری امت کے ساتھ بھی وزن کر لیا تو یہ اس (امت) پر غالب آ جائیں گے۔“ دونوں احادیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَأُمِرْتُ بِصَلْوَةِ الضُّحَىٰ وَلَمْ تُؤْمَرْ وَابَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ ❁

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کرنا مجھ پر فرض کیا گیا ہے، جبکہ تم پر فرض نہیں کیا گیا، اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے جبکہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔“

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصِفَاتِهِ

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارک اور صفات کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۷۷۶: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِن لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِئِ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحَشِّرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ)) وَالْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۷۶: جیبر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرے بہت سے نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں۔“ اور عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

۵۷۷۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمَقْفِيُّ، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۷۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مبارک کے نام ہمیں بتایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں آخر پر آنے والا ہوں، (میرے بعد کوئی نبی نہیں)، میں حاشر ہوں، میں نبی توبہ ہوں (اللہ کے حضور بہت زیادہ رجوع کرنے والا) اور نبی رحمت ہوں۔“

۵۷۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قَرِيْشٍ وَعَلَنَهُمْ؟ يَشْتَمُونَ مُذْمَمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذْمَمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ قریش کے سب و شتم اور ان کے لعن طعن کرنے کو کس طرح مجھ سے دور کرتا ہے؟ وہ مذموم (نعوذ باللہ جس کی مذمت کی گئی ہو) کہہ کر سب و شتم اور لعن طعن کرتے ہیں، جبکہ میں محمد (ﷺ) ہوں۔“

۵۷۷۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا أَدَّهَنَ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۳۲) و مسلم (۱۲۴ / ۲۳۵۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲۶ / ۲۳۵۵)۔

❁ رواہ البخاری (۳۵۳۳)۔

لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِبَتْ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَيْفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبَهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۷۹: جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی کے اگلے حصے کے کچھ بال سفید ہو چکے تھے، جب آپ تیل لگاتے تھے تو وہ نظر نہیں آتے تھے، اور جب آپ کے سر کے بالوں میں کنگھی نہیں کی ہوتی تھی تو وہ نظر آ جاتے تھے، آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے، کسی آدمی نے کہا: آپ کا چہرہ مبارک (چمک کے لحاظ سے) تلوار کی طرح تھا، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا، رخ نور گول تھا، میں نے آپ کے کندھے کے پاس مہر نبوت دیکھی جو کہ کبوتری کے انڈے کی طرح تھی اور وہ آپ کے جسم اطہر (کے رنگ) کے مشابہ تھی۔

۵۷۸۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا أَوْلَحْمًا، أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا، ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَيْفَيْهِ عِنْدَ نَاحِيَةِ الْيَسْرَى جُمُعًا، عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّالِثِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۸۰: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی، یا کہا: ثرید کھائی، پھر میں گھوم کر آپ کے پچھلی جانب گیا اور میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت دیکھی، وہ بندھشی کی طرح تھی اس پر دو تیل تھے، جیسے متے ہوں۔“

۵۷۸۱: وَعَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِشِيَابٍ فِيهَا حَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: ((أَتُونِي بِأَمِّ خَالِدٍ)) فَاتَى بِهَا تَحْمَلُ، فَأَخَذَ الْحَمِيصَةَ بِيَدِهِ، فَالْبَسَهَا. قَالَ: ((أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي)) وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ خَالِدِ! هَذَا سَنَاهُ)) وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعَهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۷۸۱: ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی کالی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام خالد کو میرے پاس لاؤ، اسے اٹھا کر لایا گیا، آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چادر پکڑی اور اسے پہنادی، اور فرمایا: ”تم اسے بوسیدہ کرو اور تم اسے پرانا کرو (دیر تک جیتی رہو)، تم اسے بوسیدہ کرو اور اسے پرانا کرو۔“ اس (چادر) میں سبز یا زرد رنگ کے نشانات تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام خالد! یہ ”سناہ“ ہے۔“ اور یہ (سناہ) حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی خوبصورت؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں مہر نبوت کے ساتھ کھینے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔“

۵۷۸۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْأَدَمِ، وَلَا لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالْسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ

❁ رواه مسلم (۱۰۹/۲۳۴۴).

❁ رواه مسلم (۱۱۲/۲۳۴۶).

❁ رواه البخاري (۳۰۷۱).

سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَسِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرْ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسَطَ الْكَفَّيْنِ. وَفِي أُخْرَى لَهُ، قَالَ: كَانَ شَتْنِ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. ❁

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندی رنگ کے، آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھر یا لے تھے نہ سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپ نے مکہ میں دس سال قیام فرمایا اور مدینہ میں بھی دس سال قیام فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اور (اس وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

ایک دوسری روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ کا قد درمیانہ تھا نہ لمبا تھا اور نہ چھوٹا، کھلتا اور چمکتا ہوا رنگ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے نصف تک تھے، ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ کے بال دونوں کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر اور پاؤں ضخیم تھے، میں نے آپ کے بعد یا پہلے آپ جیسا کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا، آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں، صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کے پاؤں اور ہاتھ موٹے تھے۔

۵۷۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْنُوعًا، بُعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرْ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۵۷۸۳: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، آپ کے سر کے بال کانوں کی لوتک تھے، میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا، میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، میں نے کانوں کی لوتک بالوں والے اور سرخ جوڑے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، اور آپ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے۔

۵۷۸۴: وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِّ، أَشْكَلَ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۴۸-۵۹۰۰) و مسلم (۱۱۳/۲۳۴۷) الروایة الثانية ۱، رواہ البخاری (۳۵۴۷) والثانية ب، رواہ مسلم (۹۶/۲۳۳۸) والثالثة، رواہ البخاری (۵۹۰۵) و مسلم (۹۴/۲۳۳۸) والرابعة، رواہ البخاری (۵۹۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۵۱) و مسلم (۹۲، ۹۱/۲۳۳۷) والثانية له۔

الْعَيْنِ، مَنهُوشُ الْعَقْبَيْنِ، قِيلَ لِسِمَاكِ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِّ؟ قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِّ، قِيلَ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ، قَالَ: طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ، قِيلَ: مَا مَنهُوشُ الْعَقْبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۸۴: سماک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم، اشکل العین اور منہوش العقبین تھے۔ سماک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، ضلیع الفم سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: کشادہ چہرے والے، پوچھا گیا، اشکل العین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی اور طویل تھیں، پھر پوچھا گیا: منہوش العقبین سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی ایڑھیاں تلتی تھیں۔

۵۷۸۵: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مَقْصَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۷۸۵: ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ کی رنگت سرخی مائل سفید تھی اور آپ کا قد درمیانہ تھا۔

۵۷۸۶: وَعَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضُبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِ كُنَّ فِي رَأْسِهِ، فَعَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۸۶: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے بال اس قدر سفید نہیں تھے کہ انہیں خضاب کیا جاتا، اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اگر میں آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ کے عنق (نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان) میں، آپ کی کن پٹیوں میں اور آپ کے سر میں چند سفید بال تھے۔

۵۷۸۷: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَانَ عَرَقَهُ اللَّوْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسَسَتْ دِيَابَجَةٌ وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مَسْكًَا وَلَا عَنَبَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی رنگت میں چمک دمک تھی آپ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح تھے، جب آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم، دیباچ اور ریشم کو بھی نہیں پایا اور نبی ﷺ کے بدن اطہر سے زیادہ معطر، کستوری یا عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

۵۷۸۸: وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ

❁ رواه مسلم (۹۷ / ۲۳۳۹)۔

❁ رواه مسلم (۹۹ / ۲۳۴۰)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۹۵) و مسلم (۱۰۴، ۱۰۳ / ۲۳۴۱)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۶۱) و مسلم (۸۲ / ۲۳۳۰)۔

كثِيرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا سَلِيمُ! مَا هَذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقَكَ نَجْعَلُهُ فِي طَيِّبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ، وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لَصَيِّبَانَا قَالَ: ((أَصَبَتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۷۸۸: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے اور وہیں قیلولہ فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کی چٹائی بچھا دیتیں اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے، آپ کو پسنینہ بہت آتا تھا، وہ آپ کا پسنینہ جمع کر لیتیں اور پھر اسے خوشبو میں شامل کر لیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”ام سلیم! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: آپ کا پسنینہ ہے، ہم اسے اپنی خوشبو کے ساتھ ملا لیتے ہیں، آپ کا پسنینہ ایک بہترین خوشبو ہے، ایک دوسری روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ٹھیک کیا۔“

۵۷۸۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمْ وَاحِدًا، وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهُمَا مِنْ جُودَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ: ((سَمُّوا بِاسْمِي)) فِي بَابِ الْأَسَامِي وَحَدِيثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ فِي بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ. ❁

۵۷۸۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز اولیٰ (فجر یا ظہر) پڑھی، پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ ہی (مسجد سے) نکل آیا، راستے میں کچھ بچے آپ سے ملے تو آپ نے باری باری ان کے رخساروں پر دست شفقت پھیرا جبکہ آپ نے میرے دونوں رخساروں پر دست شفقت پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی گویا آپ نے اسے عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((سموا باسمی.....)) ”باب الاسامی“ میں اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((نظرت الیٰ خاتم النبوة.....)) ”باب احکام المیاء“ میں بیان کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۵۷۹۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، ضَخَمَ الرَّأْسَ وَاللَّحْيَةَ، شَتَّنَ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً، ضَخَمَ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ، إِذَا مَشَى تَكْفَأُ تَكْفُؤًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۲۸۱) ومسلم (۲۳۳۱ / ۸۳-۸۵)۔ ❁ رواه مسلم (۲۳۲۹ / ۸۰) ۵ حدیث
”سموا باسمی“ تقدم (۴۷۵۰) وحديث ”نظرت إلى خاتم النبوة“ تقدم (۴۷۶)۔

حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے، سر مبارک ضخیم تھا، داڑھی گھنی تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، سرخ و سفید رنگ تھا، ہڈیوں کے جوڑ مضبوط تھے، آپ کے سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی، جب آپ چلتے تو آگے کو جھکے ہوتے گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں، اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ جیسا کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۹۱: وَعَمَهُ، كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، كَانَ جَعْدًا رَجُلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَطْهَمِ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ، أَيْضٌ مُّشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتَدِ، أَجْرَدٌ، ذُو مَسْرَبِيَّةٍ، شَتْنُ الْكَفْمَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى يَتَقَلَعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ، وَإِذَا تَنَقَّتْ تَنَقَّتَ مَعًا، بَيْنَ كَفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَالْيَنُوهُ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً، مَنْ رَأَاهُ بَدِيهَةً هَابَةً، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعَتُهُ: لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو فرماتے: آپ ﷺ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے بلکہ آپ درمیانہ قدر تھے، آپ کے بال بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان تھے، آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا، بلکہ قدرے گولائی میں تھا، آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں سیاہ، دراز پلکیں، جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی مضبوط تھیں، کندھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا، آپ کے بدن پر بال نہیں تھے، بس سینے اور ناف تک ایک لکیر تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، جب آپ چلتے تو پاؤں اٹھا کر رکھتے گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف التفات فرماتے تو مکمل توجہ فرماتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور آپ خاتم النبیین ہیں، آپ سب سے بڑھ کر دل کے سخی تھے، سب سے زیادہ صاف گو تھے، سب سے زیادہ نرم مزاج تھے، قبیلے کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو وہ ہیبت زدہ ہو جاتا، جو آپ کی صحبت اختیار کرتا اور واقفیت حاصل کر لیتا تو وہ آپ سے والہانہ محبت کرنے لگتا، اور آپ کا وصف بیان کرنے والا (آخر پر) یہ کہتا: میں نے آپ ﷺ جیسا آپ کی حیات مبارکہ میں کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔

۵۷۹۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ أَحَدًا إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طَيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس راہ سے گزر جاتے تو آپ کے بعد اس راہ سے گزرنے والا آپ کی خوشبو

❁ حسن، رواه الترمذی (۳۶۳۷)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۶۳۸) وقال: ليس إسناده بمتصل

☆ عمر بن عبد اللہ: ضعيف، وإبراهيم لم يدرك عليًا، انظر تحفة الاشراف (۷/ ۳۴۷)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الدارمي (۱/ ۳۲ ح ۶۷) ☆ فيه أبو الزبير مدلس و عنن و إسحاق بن الفضل بن عبد

الرحمن الهاشمي وثقه ابن حبان وحده والمغيرة بن عطية: لم أجد من وثقه۔

سے یا آپ کے معطر پسینے سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ یہاں سے گزر رہے ہیں۔

۵۷۹۳: وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِلرَّبِيعِ بِنْتِ مَعُودِ بْنِ عَفْرَاءَ رضي الله عنها:

صَفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: يَا بَنِي! لَوِ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۹۳: ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں، میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضي الله عنها سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے

کے اوصاف سے آگاہ کریں، انہوں نے فرمایا: بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو تم (ان کے چہرے مبارک کو) چمکتا ہوا سورج دیکھتے۔

۵۷۹۴: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ وَالْإِلَى الْقَمَرِ ، وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ حَمْرَاءُ ، فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۹۴: جابر بن سمرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے چاندنی رات میں نبی ﷺ کو دیکھا تو میں (باری باری) رسول

اللہ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنے لگا، آپ نے سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور اس وقت میری نظر میں آپ چاند سے بھی زیادہ

خوبصورت تھے۔

۵۷۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ

وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ ، إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ

مُكْتَرَبٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین چیز کوئی نہیں دیکھی، گویا آپ کے چہرے مبارک

پر سورج جلوہ ریز ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین لپیٹی جا رہی ہے، ہم پوری

طرح سے تیز چلنے کی کوشش کرتے لیکن آپ ﷺ پر واکے بغیر چلتے رہتے (پھر بھی ہم آپ تک نہیں پہنچ سکتے تھے)۔

۵۷۹۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا

تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ: أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۷۹۶: جابر بن سمرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں تیلی تھیں آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے،

جب میں آپ کو دیکھتا تو میں کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے، حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوا تھا۔

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (۱/ ۳۰-۳۱ ح ۶۱) [والتبصري في الكبير (۲۴/ ۲۷۴ ح ۶۹۶ ، والأوسط:

(۴۴۵۵)] ☆ فيه عبد الله بن موسى الطلحي التيمي : ضعيف ضعفه الجمهور -

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (۲۸۱۱ وقال : حسن غريب) و الدارمي (۱/ ۳۰ ح ۵۸) ☆ فيه أشعث بن سوار:

ضعيف وأبو إسحاق مدلس وعنن - ❁ **صحيح** ، رواه الترمذي (۳۶۴۸ وقال : غريب) -

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (۳۶۴۵ وقال : حسن صحيح غريب) ☆ حجاج بن أرتاة ضعيف مدلس وعنن

وللحديث شواهد غير قوله: "حموشة" -

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۷۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْلَحَ النَّبِيِّينَ، إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۷۹۷: ابن عباس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دودانت کشادہ تھے، جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ آپ کے دودانتوں سے نور برس رہا ہے۔

۵۷۹۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ ❁

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا اور رخ انور ایسے لگتا جیسے کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم یہ چیز پہچان لیتے تھے۔

۵۷۹۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُودُهُ، فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا يَهُودِيُّ! انشُدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعْتِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي؟)). قَالَ: لَا، قَالَ الْفَتَى: بَلَى وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَصْحَابِهِ: ((أَقِيمُوا هَذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، وَلَوْ أَحَاكُم)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۵۷۹۹: انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے اس کے والد کو اس کے سر کے پاس تورات پڑھتے دیکھ کر فرمایا: ”اے یہودی! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ عليه السلام پر تورات نازل فرمائی، (بتاؤ) کیا تم تورات میں میری ذات و صفات کے متعلق کچھ لکھا ہوا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں لیکن وہ لڑکا کہنے لگا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات اور آپ کی تشریف آوری کے متعلق تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”اس کو اس (لڑکے) کے سر ہانے سے اٹھا دو اور تم اپنے (اسلامی) بھائی کی (تجہیز و تکفین کے متعلق) سرپرستی کرو۔“

❁ **إسناده ضعيف جداً**، رواه الدارمي (۱/ ۳۰ ح ۵۹) و الترمذي في الشمائل (۱۵ بتحقيقي) ☆ فيه عبد العزيز بن أبي ثابت الزهري: متروك - ❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۵۶) و مسلم (۵۳/ ۲۷۶۹)۔

❁ **حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۲۷۲) وسنده حسن) ☆ فيه مؤمل بن إسماعيل حسن الحديث وثقه الجمهور و له شواهد عند البيهقي في الدلائل (۶/ ۲۷۲- ۲۷۳) وغيره فالحديث حسن -

۵۸۰۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي

شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹ ح ۱۵ و سقط منه ذكر أبي هريرة رضي الله عنه) ورواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۴۴۶ بدون سند و فی دلائل النبوة ۱/ ۱۵۸) [والبزار (۳/ ۱۱۴ ح ۲۳۶۹)] ☆ الأعمش مدلس وعنن في حديث أبي صالح وفي حديث أبي هريرة ولا شك بأنه ﷺ رحمة مهداة ورحمة للعالمين ولكن هذا السند لم يصح -

بَابُ فِيْ اَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق و عادات کا بیان

الْفَضِيْلَةُ الْاَوْلَىٰ

فصل اول

۵۸۰۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: اُفٌّ وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: اَلَّا صَنَعْتَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دس سال نبی ﷺ کی خدمت کی، لیکن آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا، اور نہ ہی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور وہ کام کیوں نہیں کیا۔

۵۸۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَارْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَذْهَبُ، وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتَّى اَمَرَ عَلٰى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوقِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبِضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَآءِيْ، قَالَ: فَتَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: (يَا اُنَيْسُ! اَذْهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟). قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بہترین اخلاق کے حامل تھے، آپ نے ایک روز مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، جبکہ میرے دل میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس کام کا مجھے حکم فرمایا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا، میں نکلا، اور چند ایسے بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ (میں وہاں کھڑا ہو گیا) اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اُنیس! جہاں جانے کے متعلق میں نے تمہیں کہا تھا، کیا وہاں گئے ہو؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

۵۸۰۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَاذْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَجَبَدَهُ بِرِدَائِهِ جَبْدَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ اِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ اَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْدَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْنِيْ مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَقَتْ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۳۸) و مسلم (۲۳۰۹/۵۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۳۱۰/۵۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۴۹) و مسلم (۱۰۵۷/۱۲۸)۔

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ پر موٹے کنارے (چوڑی پٹی) والی نجرانی چادر تھی، اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کے ساتھ آپ کو اتنے زور سے کھینچا کہ نبی ﷺ اس اعرابی کے سینے کے قریب پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کے نشانات کندھے مبارک پر پڑ چکے تھے، پھر اس نے کہا: محمد! اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم فرمائیے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اور نہس دیے، پھر اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔“

۵۸۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَغَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ: ((كَمْ تَرَاَعُوا، لَمْ تَرَاَعُوا)) وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرا گئے تو لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے، نبی ﷺ سب سے پہلے اس آواز کی طرف گئے تھے اور واپسی پر آپ لوگوں سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔“ آپ اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے، اس پر زین نہیں تھی اور آپ کے گلے میں تلوار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اس (گھوڑے) کو نہایت تیز رفتار پایا ہے۔“

۵۸۰۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کبھی ایسے نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا اور آپ نے نفی میں جواب دیا ہو۔

۵۸۰۶: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ! اسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ! إِنْ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيَ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اتنی بکریاں مانگیں جس سے دو پہاڑوں کا درمیانی فاصلہ بھر جائے، آپ نے اتنی ہی اسے دے دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں کہا: میری قوم! اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) اس قدر عطا فرماتے ہیں، کہ وہ فقر کا اندیشہ نہیں رکھتے۔ (یا فقر کا اندیشہ نہیں رہتا)

۵۸۰۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمْرَةَ، فَحَطَفَتْ رِدَائَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۰۳۳) و مسلم (۲۳۰۷ / ۴۸).

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۶۰۳۴) و مسلم (۲۳۱۱ / ۵۶).

❁ رواه مسلم (۲۳۱۲ / ۵۸).

عَدَدٌ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعْمَ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَدُوبًا وَلَا جَبَانًا))۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁
 ۵۸۰۷: جیبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس اثنا میں کہ غزوہ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، (راستے میں) اعرابی چمٹ کر آپ سے سوال کرنے لگے، حتیٰ کہ انہوں نے آپ کو بول کے درخت کی طرف دھکیل دیا، وہ (کانٹے) آپ کی چادر سے الجھ گئے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان (کانٹے دار) درختوں جتنے اونٹ ہوتے تو میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، لہذا تم مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔“

۵۸۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعِدَّةَ جَاءَ خَدَمَ الْمَدِينَةِ بِأَنْبِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يَأْتُونَ بِأَنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا، فَرَبَّمَا جَاؤُوهُ بِالْعِدَّةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
 ۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتن لے آتے، ان میں پانی ہوتا تھا، وہ جو بھی برتن لاتے، آپ اس میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے تھے، بسا اوقات تو وہ موسم سرما میں صبح کے وقت آپ کے پاس آجاتے تھے، تو آپ ﷺ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیا کرتے تھے۔

۵۸۰۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أُمَّةٌ مِنْ أُمَّةٍ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِدِرْسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینے والوں کی لونڈیوں میں کوئی بھی لونڈی وہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی اور وہ جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔

۵۸۱۰: وَعَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ فُلَانٍ! انْظُرِي أَيَّ السَّكِّكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ)) فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جس کی عقل کچھ کم تھی، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کچھ کام ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام فلاں! دیکھو! جس گلی میں تم چاہو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تاکہ میں تمہارا کام پورا کر سکوں، آپ ایک راستے میں اس کے ساتھ گئے حتیٰ کہ اس کا کام ہو گیا۔“

۵۸۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: ((مَالَهُ تَرَبَّ جَبِينَهُ؟))۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ بدگو تھے نہ لعنت کرنے والے تھے، اور نہ ہی گالی دیتے تھے، ناراضی کے

❁ رواہ البخاري (۲۸۲۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۷۴/۲۳۲۴)۔

❁ رواہ البخاري (۶۰۷۲)۔

❁ رواہ مسلم (۷۶/۲۳۲۶)۔

❁ رواہ البخاري (۶۰۳۱)۔

عالم میں آپ ﷺ بس یہی فرماتے: ”اسے کیا ہوا؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔“

۵۸۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِعَانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے لیے بددعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا، مجھے تو باعثِ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

۵۸۱۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفَنَاهُ فِي وَجْهِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ پر وہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار گزرتی تو ہم اسے آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

۵۸۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى آرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ دیکھ سکوں کیونکہ آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

۵۸۱۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی (الفاظ) شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔

۵۸۱۶: وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۱۶: اسود بن سنیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے، جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

❁ رواہ مسلم (۸۷ / ۲۵۹۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۰۲) و مسلم (۶۷ / ۲۳۲۰)۔

❁ رواہ البخاری (۶۰۹۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۶۷-۳۵۶۸) و مسلم (۱۶۰ / ۲۴۹۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶)۔

۵۸۱۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَعَدَّ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا نَتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں میں سے آسان تر کو اختیار فرماتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے متعلق کسی معاملے میں انتقام نہیں لیا، اگر اللہ کی حدود پامال کی جاتیں تو آپ اس میں اللہ کی رضا کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

۵۸۱۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا نہ کسی خادم کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اگر آپ کو کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیتے تھے، آپ صرف اس صورت میں انتقام لیتے تھے جب اللہ کی حدود پامال ہوتی ہوں اور وہ انتقام بھی محض اللہ کی رضا کی خاطر ہی لیتے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۸۱۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ، خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا لَأَمْنِي عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أَبِي فِيهِ عَلَى يَدَيَّ، فَإِنْ لَأَمْنِي لَأَيْتُمْ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ)). هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَعَ تَغْيِيرٍ. ❁

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آٹھ برس کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہوا اور دس سال آپ کی خدمت کی، آپ نے اس عرصے میں میرے ہاتھوں ہونے والے کسی نقصان پر مجھے ملامت نہیں کی، اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: ”اسے چھوڑ دو، کیونکہ جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔“ یہ الفاظ حدیث مصابیح کے ہیں، اور امام بیہقی نے کچھ تبدیلی کے ساتھ شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۳۵۶۰) ومسلم (۷۷/۲۳۲۷)۔ ❁ رواہ مسلم (۷۹/۲۳۲۸)۔

❁ صحیح، ذکرہ البغوي فی المصابيح السنة (۴/۵۷-۵۸ ح ۴۵۳۸) ورواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۰۷۰) وكتاب القدر: ۲۱۲ وسنده صحيح) وله شواهد عند أحمد (۳/۲۳۱) وابن سعد (۷/۱۷) والبخاري (۲۷۶۸)، ۶۰۳۸، ۶۹۱۱) ومسلم (۲۳۰۹) والخطيب في تاريخ بغداد (۳/۳۰۳) وابن حبان (الموارد: ۱۸۱۶) وغيرهم - ☆ ورواه الخرائطي في مكارم الأخلاق (۷۱)۔

۵۸۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَا حِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسِّيَةِ السِّيَةِ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلفاً فحش گو تھے، آپ بازاروں میں شور و غل کرتے تھے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ آپ ﷺ درگزر فرماتے تھے، اور معاف فرمادیتے تھے۔

۵۸۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ خِطَامُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❀

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ بیماروں کی عیادت کرتے تھے، جنازوں میں شریک ہوتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کرتے تھے، اور گدھے پر سواری کرتے تھے، خیبر کے دن میں نے آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پتوں کی تھی۔

۵۸۲۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشْرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَقْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ، وَيَحْدِمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا مرمت کرتے تھے، اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں تمہاری طرح ہی کام کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا: آپ بھی ایک انسان تھے، آپ اپنے کپڑے میں جو میس دیکھ لیا کرتے تھے، اپنی بکری کا دودھ خود دھوتے تھے اور اپنے ذاتی کام خود کیا کرتے تھے۔

۵۸۲۳: وَعَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: دَخَلَ نَفْرًا عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ: حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكُتِبَتْ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هَذَا أَحَدُنْكُمْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۵۸۲۳: خارجه بن زید بن ثابت بیان کرتے ہیں، کچھ افراد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناؤ، انہوں نے کہا، میں آپ کا پڑوسی تھا، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلا لیتے اور میں وحی کو لکھ دیتا تھا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر فرماتے

تھے۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۰۱۶ وقال: حسن صحيح)۔ ❀ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۱۷۸)،

(۲۲۹۶) والبيهقي في شعب الإيمان (۸۱۹۰-۸۱۹۱) [والترمذي (۱۰۱۷) وقال: غريب، لا نعرفه إلا من حديث مسلم عن انس ومسلم الأعور يضعف... (إلخ)] ❀ مسلم بن كيسان الأعور: ضعيف۔

❀ **حسن**، رواه الترمذي [في الشمائل (۳۴۱) والبخاري في الأدب المفرد (۵۴۱) وسنده حسن] ❀ الشطر الأول إلى "في بيته" رواه أحمد (۱۰۶/۶، ۱۲۱، ۱۶۷، ۲۶۰ أيضًا) وفيه علة عند أحمد (۲۴۱/۶) وللحديث شواهد عند أحمد (۲۵۶/۶) وغيره۔ ❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (في الشمائل: ۳۴۲) والبغوي في شرح السنة

(۱۳/ ۲۴۵ ح ۳۶۷۹) ❀ في سليمان بن خارجه: مجهول الحال۔

تھے۔ میں یہ ساری باتیں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کر رہا ہوں۔

۵۸۲۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ وَجْهَهُ، عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يَرْمُقْ مَارُكَبِيَّتِهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۲۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدمی سے مصافحہ فرماتے تھے تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا، آپ اپنا چہرہ مبارک (توجہ) اس شخص سے نہیں ہٹاتے تھے حتیٰ کہ وہ شخص خود اپنا چہرہ آپ کے چہرہ مبارک سے ہٹا لیتا (کسی اور طرف متوجہ کر لیتا) اور آپ کو مجلس میں اپنے ہم نشین سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

۵۸۲۵: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِعَدُوِّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

۵۸۲۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوِيلَ الصَّمْتِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ❁

۵۸۲۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے، (بلا ضرورت تکلم نہیں فرماتے تھے)۔

۵۸۲۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْتِيلٌ وَتَرْسِيلٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۸۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل اور ترسیل اور ٹھہراؤ تھا۔

۵۸۲۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ

فَضْلٌ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کا کلام الگ الگ

ہوتا تھا، آپ کے پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا تھا۔

۵۸۲۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۲۹: عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٩٠ وقال: غريب) [وابن ماجه (٣٧١٦)] ☆ زيد العمي ضعيف وتلميذه لين

وله شاهد ضعيف عند أبي داود (٤٧٩٤) وغيره - ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٦٢) وقال: غريب -

❁ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٥، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار بتحقيقي: (٣٣١) [وأحمد (٨٦/ ٥)، (١٠٥) والترمذي (٢٨٥٠) ومسلم (٢٣٢٢ مختصراً)] -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٨) ☆ الشيخ، الراوي عن جابر رضي الله عنه: مجهول -

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٣٩) وقال: حسن صحيح - ❁ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٤١) ☆ عبد الله

بن لهيعة حدث به قبل اختلاطه ولكنه مدلس وعن فالسند ضعيف وحدث الترمذي (٣٦٤٢) يغني عنه -

۵۸۳۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۸۳۰: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب گفتگو فرمانے کے لیے بیٹھتے تو آپ (نزول وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے۔

الْفَضِيلَةُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۸۳۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرَضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَأَنَّهُ لِيَدَّخُنُ، وَكَانَ ظُهُرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرُو: فَلَمَّا تُوفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَأَنَّهُ مَاتَ فِي الثُّدِيِّ، وَإِنَّ لَهُ لِظُنُرَيْنِ تَكْمِلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۳۱: عمرو بن سعید، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے بچوں کے ساتھ مہربان نہیں دیکھا، آپ کے بیٹے ابراہیم مدینے کے دیہات میں زیر رضاعت تھے، آپ (وہاں) تشریف لے جایا کرتے تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ اس گھر میں داخل ہو جاتے، اس میں دھواں ہوتا تھا، کیونکہ ابراہیم کی دایہ کا شوہر لوہا تھا، آپ ﷺ اسے پکڑتے اس کا بوسہ لیتے اور پھر واپس آ جاتے تھے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا بیٹا ابراہیم چونکہ شیر خوارگی کے عالم میں فوت ہوا ہے اس لئے جنت میں اس کے لیے دو دایہ ہیں جو مدت رضاعت مکمل کریں گی۔“

۵۸۳۲: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يَقَالُ لَهُ: فَلَانٌ، حَبْرٌ، كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَنَا نَبِيرٌ، فَتَقَاضَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((يَا يَهُودِيُّ! مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ)). قَالَ: فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ! حَتَّى تُعْطِيَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَجْلَسَ مَعَكَ)) فَجَلَسَ مَعَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ، فَفَطِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَهُودِيُّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلَمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ)) فَلَمَّا تَرَ جَلَّ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَشَطْرُ مَا لِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَمَا وَاللَّهِ! مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَةِ: مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٧) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن، إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عن يونس بن بكير به فالسند معلل - ❁ رواه مسلم (٢٣١٦ / ٦٣).

مَوْلُدُهُ بِمَكَّةَ، وَمَهَا جَرَهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِقَطِّ وَلَا غَلِيظًا، وَلَا سَخَابَ فِي الْأَسْوَابِ، وَلَا مَتْرَىٰ بِالشَّحْشِ، وَلَا قَوْلِ الْحَنَّا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَهَذَا مَالِي فَأَحْكُمُ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۵۸۳۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں نام سے موسوم ایک یہودی عالم تھا، اس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ دینا قرض تھا، اس نے نبی ﷺ سے تقاضا کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”یہودی! تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔“ اس نے کہا: محمد! میں تو لے کر ہی یہاں سے ہلوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا پھر میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔“ آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز اس کے ساتھ ادا کی، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اسے ڈراتے دھمکاتے رہے، رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام کے اس عمل کی اطلاع ہو گئی، تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب نے کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔“ جب سورج بلند ہوا (دن چڑھا) تو اس یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میرا نصف مال اللہ کی راہ میں وقف ہے؟ سن لو، اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ محض اس لیے کیا تاکہ میں تورات میں آپ کا مذکورہ تعارف دیکھ سکوں، محمد بن عبد اللہ ان کی جائے پیدائش مکہ، دارالہجرت طیبہ (مدینہ منورہ)، ان کی سلطنت شام تک، وہ بد زبان ہیں نہ سخت دل اور نہ ہی بازاروں میں شور و غل کرنے والے ہیں، وہ فحش پوش ہیں نہ فحش گو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ مال ہے آپ اللہ کے احکامات کی روشنی میں اس میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں، اور یہودی بہت زیادہ مال دار تھا۔

۵۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْتَبُ الذِّكْرَ، وَيَقْلُ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ فَيَقْضِي لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالِدَارِمِيُّ ❁

۵۸۳۳: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے، بے مقصد بات بہت ہی کم کیا کرتے تھے، نماز (خاص طور پر جمعہ کی نماز) لمبی پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ مختصر دیا کرتے تھے، آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور آپ ان کے کام کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔

۵۸۳۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا لَا نَكْذِبُكَ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ: ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَالِيتِ اللَّهِ بِحُجُودِنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی ﷺ سے کہا: ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس چیز کی تکذیب

❁ **اسنادہ موضوع**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۲۸۰) ☆ في محمد بن محمد بن الأشعث: كذاب، وضع نسخة أهل البيت (انظر لسان الميزان ۵/ ۴۰۹ وغيره) وهذا من وضعه لأنه تفرده به۔

❁ **اسنادہ حسن**، رواه النسائي (۳/ ۱۰۸-۱۰۹ ح ۱۴۱۵) والدارمي (۱/ ۳۵ ح ۷۵)۔

❁ **اسنادہ ضعیف**، رواه الترمذي (۳۰۶۴) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنن۔

کرتے ہیں، جو آپ لے کر آئیں ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ”یہ لوگ آپ کی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔“

۵۸۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الدَّهَبِ، جَاءَ نَبِيَّ مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْرَتَهُ لَتَسَاوَى الْكُعبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَظَنَرْتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعُ نَفْسَكَ)). ❁

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں، ایک فرشتہ میرے پاس آیا، اس کی کمر (کی چوڑائی) کعبہ (کے طول) کے برابر تھی، اس نے (آ کر) کہا: تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے، اور وہ کہتا ہے: اگر آپ چاہیں تو آپ کو عابد نبی بنا دیتے ہیں اور اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں، میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو پست و عاجز رکھو۔“

۵۸۳۶: وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جِبْرِئِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِئِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ، فَقُلْتُ: ((نَبِيًّا عَبْدًا))

قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مَتَكِنًا، يَقُولُ: ((أَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ ❁

۵۸۳۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا جیسے آپ ان سے مشورہ کر رہے ہیں، جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں، میں نے کہا: میں عبادت گزار نبی بنا پسند کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر نہیں کھایا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے: ”میں ایسے کھاؤں گا، جیسے (عام) بندہ، کھاتا ہے، اور میں ایسے بیٹھوں گا، جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔“

۵۸۳۶

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۴۷-۲۴۸ ح ۳۶۸۳) ☆ فيه أبو معشر نجيب: ضعيف، ولحديثه شواهد ضعيفة - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۴۸-۲۴۹ ح ۳۶۸۴) [وآبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (ص ۱۹۸)] ☆ بقية لم يصرح بالسماع و الزهري مدلس و عنعن و محمد بن علي بن عبد الله بن عباس: لم يسمع من جده -

بَابُ الْمَبْعُوثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

نبی کریم ﷺ کی بعثت اور نزول وحی کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۸۳۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ (نبوت کے) تیرہ سال مکہ میں رہے اور آپ پر وحی آتی رہی، پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے ہجرت کے دس سال (مدینے میں) قیام فرمایا، اور آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

۵۸۳۸: وَعَنْهُ، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الضُّوءَ سَبْعَ سِنِينَ، وَلَا يَرَى شَيْئًا، وَثَمَانِ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوْفِّي وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ برس رہے، آپ سات سال تک آواز سنتے اور روشنی دیکھتے رہے، اور (اس کے علاوہ) آپ کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے، اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی آتی رہی، آپ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا: اور پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

۵۸۳۹: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ساٹھ سال مکمل ہونے پر وفات دی۔
۵۸۴۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ *
ابن ثلاث وستين. رواه مسلم *

۵۸۴۰: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَخَارِيُّ: ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ، أَكْثَرُ.
۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی جب روح قبض کی گئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی بھی روح جب قبض کی گئی تو اس وقت ان کی عمریں بھی تریسٹھ برس کی تھیں۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (۳۹۰۳، ۳۸۵۱) و مسلم (۱۱۷، ۱۱۸ / ۲۳۵۱)۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (۱۲۳، ۱۲۲ / ۲۳۵۳)۔

* متفق علیہ، رواه البخاري (۵۹۰۰) و مسلم (۱۱۳ / ۲۳۴۷)۔ * رواه مسلم (۱۱۴ / ۲۳۴۸) وقال

البخاري: "وهو ابن ثلاث وستين وهذا أصح". (التاريخ الكبير ۳ / ۲۵۵)۔

محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: تریسٹھ برس کی عمر کے متعلق روایات زیادہ ہیں۔

۵۸۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَىٰ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَىٰ رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِعَارِ جِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ. وَهُوَ التَّعَبُ الدَّلِيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ. قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ، وَيَنْزُودُ لَذَالِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَىٰ خَدِيجَةَ، فَيَنْزُودُ لِمِثْلِهَا، حَتَّىٰ جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ جِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ: ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ: ((فَاخْذْنِي فَعَطْنِي حَتَّىٰ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلْنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَاخْذْنِي فَعَطْنِي النَّانِيَةَ، حَتَّىٰ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلْنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَاخْذْنِي فَعَطْنِي النَّانِيَةَ، حَتَّىٰ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلْنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ)). فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِفُ فُؤَادَهُ، فَدَخَلَ عَلَىٰ خَدِيجَةَ، فَقَالَ: ((زَمَلُونِي زَمَلُونِي)) فزَمَلُوهُ حَتَّىٰ ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: ((لَقَدْ حَشِيتُ عَلَىٰ نَفْسِي)) فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللَّهِ! لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلَ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرَى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَىٰ نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهَ خَدِيجَةَ إِلَىٰ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرَىٰ؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَىٰ، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ، يَا لَيْتَنِي! فِيهَا جَدْعًا، يَا لَيْتَنِي! أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْ مُخْرِجِي هُمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے و پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سچا) ثابت ہو جاتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ غار میں خلوت فرمایا کرتے تھے، آپ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے سے پہلے کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے، ان ایام کے لیے زاوراہ ساتھ لے جایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی مدت کے لیے پھر زاوراہ ساتھ لے جاتے تھے، حتیٰ کہ آپ غارِ حرا ہی میں تھے کہ آپ پر حق (وحی) آ گیا، فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا پڑھیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں قاری نہیں (پڑھنا نہیں جانتا) ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے مجھے پکڑا اور اتنی شدت سے دبایا جس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوسری مرتبہ خوب دبایا، مجھے اس بار بھی کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس نے مجھے تیسری

مرتبہ دبا یا اس بار بھی مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا فرمایا، اس نے انسان کو جنم سے پیدا فرمایا، پڑھیے، آپ کا رب بہت ہی کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد واپس ہوئے اور آپ ﷺ کا دل (خوف کی وجہ سے) دھڑک رہا تھا، آپ خدیجہ بنتی النخعا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ”مجھے کبل اڑھا دو، مجھے کبل اڑھا دو، انہوں نے آپ کو کبل اڑھا دیا حتیٰ کہ آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے خدیجہ بنتی النخعا سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: ”مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔“ خدیجہ بنتی النخعا نے عرض کیا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گو ہیں، درد مندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ افراد کی اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ بنتی النخعا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، انہوں نے ان سے کہا: میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے آپ سے کہا: بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ کچھ اسے بتا دیا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت تو انا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟“ اس نے کہا: ہاں جب کسی کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، پھر ورقہ جلد ہی وفات پا گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی رک گئی۔

۵۸۴۲: وَزَادَ الْبَخَارِيُّ: حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ ﷺ. فِيمَا بَلَّغْنَا. حُزْنَا غَدًا مِنْهُ مَرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكَلَّمَاؤُنِي بِدِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبَدَّى لَهُ جَبْرَيْئِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنْ لِدَالِكَ جَاشُهُ، وَتَقِرْ نَفْسُهُ. ❁

۵۸۴۲: اور امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: حتیٰ کہ نبی ﷺ غمگین ہو گئے، ہمیں جو روایات پہنچی ہیں، ان کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ شدید غمگین ہو گئے، کئی دفعہ ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو نیچے گرائیں، وہ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اپنے آپ کو گرانے لگتے تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آ جاتے اور کہتے: محمد! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ کا قلبی اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ ﷺ سکون محسوس کرتے۔

۵۸۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: ((قَبِينَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصْرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءِ قَاعِدِ عَلِيٍّ كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي، فَقُلْتُ: زَمَلُونِي زَمَلُونِي، فَرَمَلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ، وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ، وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ، وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ)، ثُمَّ حَمَى الْوَحْيُ وَتَنَاعَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۸۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کے رک جانے کے زمانے کے متعلق حدیث بیان

کرتے ہوئے سنا، فرمایا: ”اس اثنا میں کہ میں چلا جا رہا تھا تو میں نے آسمان میں ایک آواز سنی، میں نے اپنی نظر اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو حرامیں میرے پاس آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہوا اور زمین پر گر پڑا، اس کے بعد میں اپنے اہل خانہ کے پاس آ گیا، اور میں نے کہا: مجھے کھیل اڑھا دو، مجھے کھیل اڑھا دو، چنانچہ انہوں نے مجھے کھیل اڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”کھیل اڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ جائیں اور لوگوں کو (عذاب الہی سے) ڈرائیں، اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اپنے کپڑوں کو صاف تھرا رکھیں اور گندگی سے دور رہیں۔“ پھر وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔“

۵۸۴۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ: وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي، فَأَعْيَى مَا يَقُولُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کبھی وہ میرے پاس گھنٹی کی سی آواز کی صورت میں آتی ہے، اور وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے، اور اس سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے، اور جو کہتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں، اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ سے پسینے پھوٹ پڑتے اور آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی۔

۵۸۴۵: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِدَالِكِ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَأْسَهُ، وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ، فَلَمَّا أَتَلَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۴۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس وجہ سے آپ کرب محسوس کرتے اور آپ کے چہرہ مبارک کارنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر جھک جاتا، اور آپ کے صحابہ اپنے سر جھکالیتے تھے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے تھے۔

۵۸۴۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يَنَادِي: ((يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!)) لِبَطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُمْ كُمْ أَنَّ حَيْلًا تَخْرُجُ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲) و مسلم (۸۷، ۸۶ / ۲۳۳۳).

❁ رواه مسلم (۸۸ / ۲۳۳۴، ۸۹ / ۲۳۳۵).

مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ)). وَفِي رَوَايَةٍ: ((أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي، تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَيَأْتِي نَدِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ)). قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبَالَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟! فَتَزَلَّتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ”اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔“ نازل ہوئی تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور صفا پر چڑھ کر آواز دینے لگے: ”یونہی! یونہی!“ آپ نے قریش کے قبیلوں کو آواز دی، حتیٰ کہ وہ سب جمع ہو گئے، اگر کوئی آدمی خود نہیں آسکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تھا تاکہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے، چنانچہ ابولہب اور قریشی بھی آگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آنے والا ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے، کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟“ انہوں نے کہا: ہاں، کیونکہ ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں سخت عذاب سے، جو تمہارے سامنے آ رہا ہے، تمہیں ڈراتا ہوں۔“ ابولہب بول اٹھا، (نعوذ باللہ) تم ہلاک ہو جاؤ، تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا۔“

۵۸۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمَعَ قُرَيْشٌ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جُزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْتِهَا وَدِمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يَمْهَلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَاتَّبَعَتْ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَتَبَّتِ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحْكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى، وَتَبَّتِ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْبُهُمْ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَيكَ بِقُرَيْشٍ)). ثَلَاثًا. وَكَانَ إِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ، سَأَلَ ثَلَاثًا: ((اللَّهُمَّ عَلَيكَ بِعَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ، وَعَنْتَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ، وَشَيْبَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ، وَالْوَلِيدِ بِنِ عْتَبَةَ، وَأُمَيَّةَ بِنِ خَلْفٍ، وَعُقَيْبَةَ بِنِ أَبِي مُعِيْطٍ، وَعُمَارَةَ بِنِ الْوَلِيدِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَوْلُ اللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغِي يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سَجَبُوا إِلَى الْقَلَيْبِ قَلَيْبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاتَّبَعَ أَصْحَابُ الْقَلَيْبِ لَعْنَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۴۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ قریشی اپنی مجالس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا: تم میں سے کون فلاں قبیلے کے ذبح کیے ہوئے اونٹوں کے پاس جائے اور وہاں سے اس کا گوبر، خون اور پوست اٹھالائے، پھر وہ انتظار کرے اور جب وہ سجدے میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو ان کی گردن پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے سب سے زیادہ بد بخت شخص اٹھا، (اور وہ سب چیزیں لے آیا) جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ چیزیں

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۹۷۱) و الروایة الأولى (۴۷۷۰) و مسلم (۲۰۸/۳۵۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۰) و مسلم (۱۰۷/۱۷۹۴)۔

آپ کی گردن پر رکھ دیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں رہے، وہ (مشرکین) دیکھ کر ہنس رہے تھے اور ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، چنانچہ ایک شخص فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا (اور انہیں بتایا) تو وہ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس (غلاظت) کو آپ سے اتار پھینکا، اور انہیں برا بھلا کہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے۔“ تین بار فرمایا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے تھے، اور جب (اللہ سے) کوئی چیز طلب فرماتے تو تین بار طلب فرماتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔“ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! بدر کے دن میں نے ان سب کو مقتول پایا، پھر انہیں گھیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قلیب والوں پر لعنت برسا دی گئی۔“

۵۸۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعُقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَلِيلِ بْنِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَيَّ مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ، وَأَنَا مَهْمُومٌ، عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثُّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَطْلَقْتَنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَيْلٌ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ الْمَلِكَ الْجَبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ)). قَالَ: ((فَنَادَانِي مَلِكُ الْجَبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَأَنَا مَلِكُ الْجَبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأُخْسَبِينَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تمہاری قوم کی طرف سے بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے، لیکن عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے بہت تکلیف پہنچی ہے، جب میں نے ابن عبد یلیل بن کلال پر دعوت پیش کی اور اس نے میری دعوت قبول نہ کی، میں حیران و پریشان واپس چل پڑا، مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کس سمت چل رہا ہوں، قرن ثعالب پر پہنچ کر مجھے کچھ پتہ چلا، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے، اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی، اور کہا کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات اور ان کا جواب سن لیا ہے، اور اس نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔“ فرمایا: ”پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی، اس نے مجھے سلام کہہ کر عرض کیا، محمد! اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے، اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں، اگر آپ

چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ لا کر ان پر ملا دوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ ان کے صلب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔“

۵۸۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَّتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے اور آپ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا، آپ ﷺ خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت شہید کر دیے۔“

۵۸۵۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلَوْا بِنَبِيِّهِ)). يُشِيرُ إِلَى رُبَاعِيَّتِهِ. ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس قوم پر سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔“ اور اس سے آپ کا اشارہ اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف تھا ”اور ایسے شخص پر بھی اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔“

وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۸۵۱: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُولُونَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ لِي، فَقَالَ لِي جَابِرٌ: لَا أَحَدُنْكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((جَاوَرْتُ بِحِجْرَاءِ شَهْرًا، فَلَمَّا فَضَيْتُ جَوَارِيَّ هَبَطْتُ، فَنَوْدَيْتُ فَنظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، وَنظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، وَنظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَاتَيْتُ خَدِيدِجَةَ، فَقُلْتُ: دَتَّرُونِي، فَدَتَّرُونِي، وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ)) وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَفْرَضَ الصَّلَاةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۵۱: یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں، میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل

❁ رواہ مسلم (۱۰۴ / ۱۷۹۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۷۳) و مسلم (۱۰۶ / ۱۷۹۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۹۲۲) و مسلم (۲۵۵ / ۱۶۱)۔

ہوا؟ انہوں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا: وہ (بعض علما) کہتے ہیں: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ابو سلمہ نے فرمایا: میں نے جابر سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، اور میں نے بھی ان سے اسی طرح کہا تھا جس طرح تم نے مجھے کہا ہے، تو جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں تمہیں وہی کچھ بیان کر رہا ہوں جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے حرام میں ایک ماہ خلوت اختیار کی، جب میں نے اپنی خلوت پوری کر لی، تو میں نیچے اتر آیا، مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے دائیں دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے اپنے بائیں دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، میں نے اوپر دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا تو میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، اور انہوں نے مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا، اور پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (جس کا ترجمہ اس طرح ہے) ”اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جائیں، اور ڈرائیں، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھیں اور شرک سے کنارہ کشی اختیار کریں۔“ اور یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔“

بَابُ عِلَامَاتِ النَّبُوَّةِ

نبوت کی علامتوں کا بیان

الْفَضِيلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۸۵۲: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَاهُ جِبْرِئِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَآخَذَهُ، فَصَرَعهَ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلَقَةً، فَقَالَ: هَذَا حِطُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغُلَمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ، يَعْنِي ظَنُرَهُ، فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَفِعُ اللَّوْنِ، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمَخِيطِ فِي صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، آپ اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کر کے دل سے خون کا ایک ٹوٹھرا نکال کر فرمایا: یہ آپ کے (جسم میں) شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کی ایک ٹشت میں (رکھ کر) آب زم زم سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا، یہ (ماجرہ دیکھ کر) بچے دوڑ کر آپ کی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سلائی کا نشان آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر دیکھا تھا۔

۵۸۵۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۵۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا، اور میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔“

۵۸۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا جِرَاءَ بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھایا، حتیٰ کہ انہوں نے حرا کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

۵۸۵۵: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اشهدوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۵۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے (گرا) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(میری نبوت کی) گواہی دو۔“ (دوسرا معنی): ”(مجڑہ) دیکھ لو۔“

۵۸۵۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعْفَرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِن رَأَيْتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى رَقَبَتِهِ، فَاتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَصِلُّ - زَعَمَ لِيَطَّأَ عَلَى رَقَبَتِهِ - فَمَا فَجَّحَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبِيهِ، وَيَتَّقَى بِيَدَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا، وَأَجْبِحُحَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَحْطَفْتُهُ الْمَلَائِكَةُ عَضْوًا عَضْوًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو جہل نے کہا: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود (یعنی سجدہ) کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: لات و عزی کی قسم! اگر میں نے اسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز شروع کر دی ابو جہل نے اس دوران آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن وہ فوراً لٹے پاؤں دوڑا اور خود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچانے لگا، اس سے پوچھا گیا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق، ہیبت اور (فرشتوں کے) پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر وہ میرے قریب آجاتا تو فرشتے اسے اچک لیتے اور اس کا جوڑ جوڑ توڑ دیتے۔“

۵۸۵۷: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ أَنَا هُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَنَا هُ الْآخِرُ فَشَكَا إِلَيْهِ فَطَعَّ السَّبِيلَ، فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ! أَهْلُ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ؟ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةٌ فَلْتَرَيْنِ الطَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةٌ لَتَرَيْنِ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلاَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَكَيْلَقَيْنِ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَكَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانٌ يَتْرَجِمُ لَهُ، فَلْيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَسْلُغُكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى! فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى! فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) قَالَ عَدِيُّ: فَرَأَيْتَ الطَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيْمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُخْرِجُ مِلاَ كَفِّهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۸۶۴) و مسلم (۴۵-۴۳ / ۲۸۰۰)۔

❁ رواہ مسلم (۳۸ / ۲۷۹۷)۔

❁ رواہ البخاری (۳۵۹۵)۔

فاتے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے رہزنی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عدی! کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تیری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے عورت حیرہ (کوفے کے پاس ایک بستی) سے ہودج میں سوار ہو کر آئے گی اور وہ کعبہ کا طواف کرے گی، اسے اس دوران اللہ کے سوا کسی کا ڈر خوف نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم پر کسری کے خزانے کھول دیے جائیں گے، اور اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو تم دیکھو گے کہ آدمی ہاتھ میں سونا یا چاندی لے کر ایسے آدمی کی تلاش میں نکلے گا جو اسے قبول کر لے لیکن اسے ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے، اور تم میں سے ہر ایک قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کہ اس کی ترجمانی کر سکے، وہ فرمائے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے تھے کہ وہ تیری طرف میرا پیغام پہنچائے؟ وہ شخص کہے گا، کیوں نہیں ضرور آئے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور میں نے تجھے فضیلت عطا نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور عطا کی تھی، وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی، پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ جہنم سے بچ جاؤ، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، چنانچہ جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (آگ سے بچ جائے)۔“ عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہودج میں سوار عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے آئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا، اور اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر خوف نہیں تھا، اور جن کے لیے کسری بن ہرمز کے خزانے کھولے گئے میں بھی ان میں موجود تھا، اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم وہ کچھ ضرور دیکھو گے، جس کی ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ”ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا اور چاندی لے کر نکلے گا۔“

۵۸۵۸: وَعَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: آلا تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ وَقَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَنْيُنٍ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيَمْسَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ الْيَتَمَّنْ هَذَا الْأُمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّابِّ مِنْ صُنْعَاءَ إِلَى حَضْرٍ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الدُّنْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۵۸: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ سے (کفار کی ایذا رسانی کی) شکایت کی، آپ اس وقت کعبہ کے سائے میں دھاری دار چادر کا سر ہانہ بنائے تشریف فرما تھے، ہمیں مشرکین سے بہت تکلیف پہنچ چکی تھی، ہم نے عرض کیا، کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان میں سے کسی کے لیے زمین میں گڑھا کھود دیا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ دیا جاتا، اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے، یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے نہیں روکتی تھی۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت ہڈیوں اور پٹھوں میں دھنسا دیے جاتے اور یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روکتی تھی، اللہ کی قسم! یہ دین مکمل ہوگا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے صرف اللہ ہی کا خوف ہوگا، اور اسے اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑے کا خوف بھی نہیں ہوگا، لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

۵۸۵۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيَّ أُمَّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ وَمَا يَضْحَكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرَكِبُونَ نَجَسَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا يَضْحَكُكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأُولَى)) فَرَكِبْتُ أُمَّ حَرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک روز آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا، پھر بیٹھ کر آپ کے سر مبارک سے جوئیں دیکھنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر (جب) اٹھے تو آپ ہنس رہے تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت سے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گے، وہ اس سمندر میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر براجمان تھے۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے۔“ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ اولین میں سے ہیں۔“ ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بحری سفر کیا، جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تو وہ اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۵۸۶۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَرْدِ شَنْوَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ، فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَيَّ يَدِي. قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ)). فَقَالَ: أَعَدَّ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هُوَلَاءَ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هُوَلَاءَ، وَلَقَدْ بَلَّغْتُ قَامُوسَ الْبَحْرِ، هَاتِ يَدَكَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ. ❁ رَوَاهُ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۸۲) ومسلم (۱۶۰ / ۱۹۱۲)۔ ❁ رواہ مسلم (۸۶۸ / ۴۶) ۵ حدیث ابی

ہریرہ تقدم (۵۴۱۸) و حدیث جابر بن سمرة تقدم (۵۴۱۷)۔

مُسْلِمٌ. وَفِي بَعْضِ نَسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَّغْنَا نَاعُوسُ الْبَحْرِ.

وَذَكَرَ حَدِيثًا أَبِي هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنهما: ((يَهْلِكُ كِسْرَى)) وَالْآخِرُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةٌ)) فِي

بَابِ الْمَلَا حِم.

۵۸۶۰: ابن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں، ضاد مکہ آیا اور وہ قبیلہ ازد شتوہ سے تھا، اور وہ آسیب وغیرہ کا منتر جانتا تھا اس نے مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں، اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھوں (اور اس کا علاج کروں) تو شاید اللہ میرے ہاتھوں سے شفا عطا فرمادے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے کہا: محمد! میں آسیب وغیرہ کا منتر جانتا ہوں کیا آپ کو علاج کی رغبت ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ..... عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ)) ”بے شک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت عطا فرمادے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ انا بعد! اس نے عرض کیا، یہی کلمات مجھے دوبارہ سنائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات اسے سنائے، تو اس نے عرض کیا، میں نے کانوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے، لیکن میں نے آپ کے کلمات جیسا کوئی کلام نہیں سنا، یہ تو انتہائی فصیح و بلیغ کلمات ہیں، اپنا دست مبارک لائیں، میں اسلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔

مصباح کے بعض نسخوں میں ((ناعوس البحر)) کے الفاظ ہیں، اور ابو ہریرہ رضي الله عنه اور جابر بن سمرہ رضي الله عنهما سے مروی حدیث: ((يَهْلِكُ الْكِسْرَى)) اور دوسری: ((لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةٌ)) باب الملا حِم میں ذکر کی گئی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفُضْلِ الثَّانِي

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

الْفُضَيْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۸۶۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رضي الله عنه مِنْ فِيهِ إِلَى فِيٍّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ النَّبِيَّ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بَصْرِيٍّ، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَيْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ، فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَاجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بَرَجْمَانَهُ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبْتَنِي فَكَذَّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَأَيْسَرُ اللَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ

يُوَثِّرَ عَلَى الْكُذْبِ لَكَذِبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِي: سَلَهُ كَيْفَ حَسَبَهُ فِيكُمْ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: وَمَنْ يَتَّبِعُهُ؟ أَشَرَفُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ، قَالَ: أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالِكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ! مَا أَمَكْنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ؟ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِي: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تَبَعَتْ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلِكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ آتِبَاعِهِ أَضَعَفَاءُ هُمْ أَمْ أَشَرَفُهُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ، وَهُمْ آتِبَاعُ الرَّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ الْكُذْبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَدَّهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تَبْتَلِي، ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ أَتَيْتُمْ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْنَا: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْعَقَابِ، قَالَ: إِنَّ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَكَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا حَبِيبَ لِقَاءِهِ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مَلِكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ. ❁

۵۸۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بلا واسطہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: میں نے اس مدت کے دوران جو کہ میرے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان (صلح حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، سفر کیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت شام ہی میں تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل کو موصول ہوا، اور انہوں نے فرمایا: دھیہ کلی یہ خط لے کر آئے تھے، انہوں نے اسے امیر بصری کو دیا اور اس نے اسے ہرقل کے حوالے کیا، ہرقل نے کہا: کیا اس شخص کی قوم کا کوئی فرد یہاں موجود ہے جو خود کو اللہ کا رسول خیال کرتا ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، مجھے بلایا گیا، میرے ساتھ کچھ قریشی بھی تھے، ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے

بٹھا دیا گیا، اس نے پوچھا: یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، آپ میں سے اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کون ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا: میں، انہوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا، اور کہا: ان سے کہہ دو کہ میں اس (ابوسفیان) سے اس شخص کے متعلق، جو چند سوالات کروں گا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلا دینا، ابوسفیان بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ ﷺ کے متعلق ضرور جھوٹ بولتا، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو، اس کا حسب و نسب کیسا ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا، وہ ہم میں نہایت عمدہ حسب و نسب والے ہیں، اس نے کہا: کیا ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: کیا اس نے تم سے اس بات سے پہلے جو وہ اب کہتا ہے کوئی ایسی بات کہی جس پر تم نے اسے جھوٹا کہا ہو؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: اس کے پیروکار کون ہیں، بڑے لوگ یا کمزور لوگ؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: بلکہ کمزور لوگ، اس نے کہا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے کہا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کر کے اس سے منحرف ہوا ہے؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تمہاری اس سے جنگ کیسی رہی؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر ہے، کبھی اسے ہماری طرف سے زک پہنچتی ہے اور کبھی ہمیں اس کی طرف سے زک پہنچتی ہے، اس نے کہا: کیا وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہم اس وقت اس کے ساتھ صلح کی مدت گزار رہے ہیں، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس جملے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات داخل کرنے کا موقع نہ ملا، اس نے پوچھا: کیا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی تھی؟ میں نے کہا: نہیں، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو، میں نے تجھ سے اس کے حسب و نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا: وہ تم میں سب سے زیادہ عمدہ حسب و نسب والا ہے، اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، انہیں ان کی قوم کے اونچے حسب و نسب میں مبعوث کیا جاتا ہے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو نے کہا: نہیں، اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں خیال کرتا کہ وہ اپنے آبا کی بادشاہت کا طلب گار ہے، میں نے تجھ سے اس کے متبعین کے متعلق پوچھا: کیا وہ ضعیف لوگ ہیں یا بڑے لوگ ہیں، تو نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں، اور رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے جو بات کی ہے اس کے کہنے سے پہلے تم اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے، تو نے کہا: نہیں، میں نے پہچان لیا کہ اگر وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو پھر وہ اللہ پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے؟ میں نے تجھ سے سوال کیا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کی بشاشت (فرحت و لذت) دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے تو پھر وہ نکلتا نہیں، میں نے تجھ سے دریافت کیا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ تو نے کہا، وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تو نے بتایا کہ تم نے اس سے جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے درمیان برابر رہی، رسولوں کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے کہ ان پر دروہ اتلا آتا ہے اور انجام بخیر انہی کا ہوتا ہے، میں نے تجھ

سے پوچھا: کیا وہ بد عہدی کرتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور رسولوں کی یہی شان ہے؟ وہ بد عہدی نہیں کرتے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا ایسی بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اگر اس سے پہلے ایسی بات کسی نے کی ہوتی تو میں خیال کرتا کہ یہ آدمی ویسی ہی بات کر رہا ہے جو اس سے پہلے کی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس نے پوچھا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے، اس نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے اگر تو وہ صحیح ہے تو پھر وہ نبی ہیں، مجھے یہ تو پتہ تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے شرف ملاقات حاصل کرنا پسند کرتا، اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا، اور ان کی بادشاہت میرے ان دونوں قدموں کی جگہ تک پہنچ جائے گی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگا کر پڑھا۔

اور یہ مکمل حدیث باب الكتاب الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج كايان

الْفَضِيلِ الْأُولَى

فصل اول

٥٨٦٢: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ: ((بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ آتَانِي آتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ)) يَعْْنِي مِنْ تُغْرَةَ نَحْرِهِ إِلَى شَعْرَتِهِ ((فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ آتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ إِيْمَانًا، فَعَسَلْتُ قَلْبِي، ثُمَّ حَشَيْتُ، ثُمَّ أُعِيدَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ عَسَلْتُ الْبَطْنَ بِمَاءٍ زَمَزَمَ، ثُمَّ مَلِئْتُ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً. ثُمَّ آتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، أبيضُ يُقَالُ لَهُ: الْبِرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ، فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ، فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذْ يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَتِي، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا إِدْرِيسُ، فَقَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالثَّانِي الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيلَ:

وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكِي، قِيلَ لَهُ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غَلَامًا بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرَ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، جِبْرَائِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرَائِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرَحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبَقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجْرٍ، وَإِذَا وَرْفُهَا مِثْلُ أَذَانِ الْفِيلَةِ، قَالَ: هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا أَرْبَعَةٌ أَنْهَارٌ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، قُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرَائِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، ثُمَّ آتَيْتُ بِنَاءً مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءً مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءً مِنْ عَسَلٍ، فَآخَذْتُ اللَّبْنَ، قَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأَمَّتْكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أَمَرْتُ؟ قُلْتُ: أَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ! قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَا أَمَرْتُ؟ قُلْتُ: أَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأَسَلِّمْ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ، نَادَى مُنَادٍ: امْضِي فَرِيضَتِي وَخَفِّفْ عَنْ عِبَادِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۶۲: قتادہ رحمہ اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے شب معراج کے متعلق انہیں بتایا کہ ”میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، اور بعض روایات میں ہے، میں حجر میں لیٹا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے میرا سینہ چاک کیا، میرے دل کو نکالا، پھر میرے پاس ایمان سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لایا گیا، میرے دل کو دھویا گیا، پھر اسے بھر دیا گیا، پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”پھر (میرے) پیٹ کو آب زم زم سے دھویا گیا، پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا، پھر خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی سفید رنگ کی براق نامی ایک سواری میرے پاس لائی گئی، وہ اپنی انتہائے نظر تک اپنا قدم رکھتی تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے چلے، حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جبریل، پوچھا

گیا، اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، اور تشریف لانے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا، جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر انہوں نے فرمایا: صالح بیٹے! اور صالح نبی خوش آمدید، پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ وہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد! پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید! آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوگئی، اور وہ دونوں خالد زاد تھے۔ یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان دونوں کو سلام کریں، میں نے سلام کیا، تو ان دونوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی! خوش آمدید، نبی صالح خوش آمدید، پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا، کون ہے؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کیا ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں ادھر پہنچا تو وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا، حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے، پھر دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی، پوچھا کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا: کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا، یہ ادریس علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: صالح بھائی، صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ وہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی تو ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا: یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں، پس میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی، اور نبی صالح خوش آمدید، پھر وہ مجھے اور اوپر لے گئے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، انہوں نے پوچھا: کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا، خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ موسیٰ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید جب میں ان سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث کیا گیا، اور اس کی امت کے جنت میں جانے والے افراد، میری امت کے جنت میں جانے والے افراد سے زیادہ ہوں گے، پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے

دروازہ کھولنے کی درخواست کی، تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، کتنے ہی اچھے ہیں آنے والے؟ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل نے فرمایا، یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، چنانچہ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بیٹے اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، اس کے میوے (بیر) حجر کے مکلوں کی طرح تھے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، انہوں نے بتایا، یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے، وہاں چار نہریں تھیں: دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں میں نے کہا: جبریل! یہ دو چیزیں کیا ہیں، انہوں نے فرمایا: دو باطنی نہریں، یہ دو نہریں جنت میں بہتی ہیں، اور دو ظاہری نہریں، اور یہ نیل و فرات ہیں، پھر مجھے بیت المعمور کی طرف لے جایا گیا، پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کا برتن لایا گیا، تو میں نے دودھ والا برتن اٹھالیا، انہوں نے فرمایا: یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے، پھر مجھ پر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں، میں دوبارہ گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پھر وہی بات کی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس نمازوں کی تخفیف فرمادی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات کہی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات دہرائی، میں پھر اللہ کے پاس گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، اور مجھے ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر ویسے ہی فرمایا، میں پھر (رب کے حضور) گیا تو مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس پھر جائیں اور اپنی امت کے لیے اس سے تخفیف کی درخواست کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (تخفیف نماز کے لیے اتنی مرتبہ) سوال کیا ہے لہذا اب مجھے حیا آتی ہے، اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں، فرمایا: جب میں وہاں سے چلا تو آواز دینے والے نے آواز دی، میں نے (پانچ نمازوں کا) اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرمادی۔“

۵۸۶۳: وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَيْتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَعْلِ، يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرَبُّطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ)). قَالَ: ((ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَ نَبِيُّ جِبْرِئِيلَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ مِنْ حَمْرٍ وَأَنَاءٍ مِنْ لَبْنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبْنَ، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: اخْتَرْتُ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى

السَّمَاءِ)). وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: ((فَإِذَا أَنَا بِأَدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ)). وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ)). وَلَمْ يَذْكُرْ بَكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا وَرَقَهَا كَأَذَانِ الْفِيلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقَلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشَى تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَعِبَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَوَلِيْلَةً، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَوَلِيْلَةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَّرْتُهُمْ)). قَالَ: ((فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلَيَّ أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ)). قَالَ: ((فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى، حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَوَلِيْلَةً، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةً)). قَالَ: ((فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۲۳: ثابت بن ابی حمزہؓ اس حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس براق لائی گئی، وہ سفید لمبا چوپایہ تھا، جو گدھے سے بڑا اور نخر سے چھوٹا تھا، وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی، میں اس پر سوار ہوا، اور بیت المقدس پہنچا وہاں میں نے اسے اس حلقے (کنڈے) کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔“ پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہاں سے نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کالائے تو میں نے دودھ کا برتن منتخب کیا، اس پر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے فطرت کا انتخاب فرمایا ہے، پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔“ اس کے بعد راوی نے حدیث سابق کے ہم معنی روایت بیان کی، فرمایا: ”میں آدم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔“ اور فرمایا: ”تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کی شان یہ ہے کہ انہیں نصف حسن عطا کیا گیا ہے، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا، اور دعاے خیر فرمائی۔“ اس روایت میں راوی نے موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ”ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، جبکہ اس کا پھل مکلوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو اس کی حالت بدل گئی، اللہ کی مخلوق میں سے اس کے حسن کی کوئی تعریف بیان نہیں کر سکتا،

چنانچہ اس نے میری طرف جو توجی کرنی تھی، وہ کر دی، اور دن رات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کر دی گئیں، میں (یہ حکم لے کر) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا تجربہ کر چکا ہوں۔“ فرمایا: ”میں اپنے رب کے پاس گیا، تو عرض کیا، رب جی! میری امت پر تخفیف فرمائیں، مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہیں بتایا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں انہوں نے فرمایا: آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد! ہر روز یہ پانچ نمازیں ہیں، اور ہر نماز کے لیے دس گنا اجر ہے، اس طرح یہ پچاس نمازیں ہوئیں، جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور اگر وہ اس نیکی کو کر لے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ اس برائی کا ارتکاب نہیں کرتا تو اس کے لیے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا، اور اگر وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کے لیے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نیچے آیا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر انہیں بتایا تو انہوں نے پھر بھی یہی فرمایا: اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے کہا: میں اتنی بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں لہذا اب مجھے (اس تخفیف کی درخواست کرتے ہوئے) حیا آتی ہے۔“

۵۸۶۴: وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فَرِحَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي، وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَتَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ، فَفَرِحَ صَدْرِي، ثُمَّ عَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيٍّ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَعَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَفَرِحَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جُنْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرَائِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرَائِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكٌ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكْيٌ، فَقَالَ: مَرَّ جَبَّالٌ بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لَجِبْرَائِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمٌ بَيْنَهُ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكٌ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكْيٌ، حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِحَازِنِهَا: افْتَحْ فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ)). قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيْسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبَا حَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثُمَّ عَرَجَ بِي، حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ)). وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَفَرَضَ اللَّهُ

عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ؛ فَارْجَعْنِي فَوَضَعُ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: وَضَعُ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ. فَوَضَعُ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَشِيهَا الْوَأْنُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاذًا فِيهَا جَنَابُذُ اللَّوْلُو، وَآذَا تَرَابُهَا الْمِسْكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۶۳: ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ دھویا، پھر وہ حکمت و ایمان سے بھری ہوئی سونے کی طشت لائے، اسے میری سینے میں ڈال دیا، پھر اسے جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے، جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے محافظ سے کہا، دروازہ کھولو، اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا، جبریل، اس نے پوچھا: آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کی طرف بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چلے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ اس کے دائیں طرف تھے اور کچھ اس کے بائیں طرف، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو رونا شروع کر دیتے، انہوں نے کہا: خوش آمدید نبی صالح اور بیٹے صالح، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ آدم علیہ السلام ہیں، اور ان کے دائیں اور بائیں جانب جو گروہ ہیں، یہ ان کی اولاد کی رو میں ہیں، ان کے دائیں طرف والا گروہ اہل جنت کا ہے، اور ان کے بائیں طرف والا گروہ جہنمیوں کا ہے، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں، اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں، پھر مجھے دوسرے آسمان تک لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے اس کے محافظ سے کہا: دروازہ کھولو، اس کے محافظ نے بھی انہیں ویسے ہی کہا جیسے پہلے آسمان والے محافظ نے کہا تھا۔“ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی، اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ ان کی منازل کیسی ہیں، البتہ انہوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا پر اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا، ابن شہاب نے بیان کیا، ابن حزم نے مجھے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو جہہ انصاری رضی اللہ عنہ دونوں بیان کیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں اس قدر بلند جگہ پر پہنچ گیا کہ میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔“ ابن حزم اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا، اور میرا گزرموسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت طاقت نہیں رکھے

گی، انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان (نمازوں) کا کچھ حصہ کم کر دیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو میں نے بتایا کہ اس نے ان میں سے کچھ کم کر دی ہیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی، میں واپس گیا اور اپنی بات دہرائی تو اس نے ان میں سے کچھ اور کم کر دیں، میں پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، میں نے پھر اس سے درخواست کی تو اس نے فرمایا: وہ (ادائیگی میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) وہ پچاس ہیں میرے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس پھر جائیں، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے (پاس بار بار جانے) سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، کئی رنگوں نے اسے ڈھانپ رکھا تھا، میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی کستوری کی تھی۔“

۵۸۶۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْتَهَىٰ بِهِ إِلَىٰ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهَىٰ مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهَىٰ مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذْ يُعْشَى السِّدْرَةَ مَا يُعْشَى﴾ قَالَ: فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمَفْحَمَاتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۵۸۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو انہیں سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھ آسمان پر ہے، زمین سے اوپر جانے والی ہر چیز کی حد یہاں تک ہے، اسی مقام سے احکامات لئے جاتے ہیں اور اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ یہیں آ کر رکتا ہے، اور پھر یہاں سے احکام لیے جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس چیز نے سدرہ کو ڈھانپنا تھا اس نے اسے ڈھانپ رکھا تھا۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سونے کے پروانے اور پتنگے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئی، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت میں سے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے جیسے کبیرہ گناہ نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔

۵۸۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجْرِ وَقُرَيْشٍ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَأِي، فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ لَمْ أَنْتَبِهَا، فَكُرِبْتُ كَرِبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ، فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْابْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَاذًا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي. فَاذًا رَجُلٌ ضَرَبَ جَعْدًا كَانَهُ مِنْ رَجَالِ سَنْوَةَ، وَآذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرُوهُ بِنُ مَسْعُودٍ التَّقْفِيُّ، وَآذَا إِبْرَاهِيمَ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشَبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ. يَعْنِي نَفْسَهُ. فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَّتْهُمْ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ لِي قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَالِكُ خَازِنِ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۵۸۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں (کھڑے ہوئے) دیکھا، جبکہ قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوال کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے متعلق مجھ سے سوالات کیے لیکن مجھے وہ یاد نہیں تھیں، میں اس قدر غمگین ہوا کہ اس طرح کا غم مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، چنانچہ اللہ نے اسے میری نظروں کے سامنے بلند کر دیا میں اسے دیکھ رہا تھا، اس لئے وہ مجھ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کرتے تو میں انہیں بتا دیتا تھا، میں نے اپنے آپ کو انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم کی جماعت میں دیکھا، میں نے اچانک موسیٰ علیہ السلام کو حالت قیام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ان کا قدمیانا ہے اور بال گھنٹھریا لے ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی ہیں، پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ان سے بہت زیادہ مشابہت ہے، اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، میں ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں، نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کرائی، چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کسی کہنے والے نے مجھے کہا: محمد! یہ جنم کا دار و نما ملک ہے، آپ اسے سلام کریں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس نے مجھے سلام کرنے میں پہل کی۔“

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۸۶۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب قریش نے (واقعہ معراج کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا، اللہ نے میرے لیے بیت المقدس کو روشن کر دیا، چنانچہ میں نے اسے دیکھ کر اس کی علامات بیان کرنی شروع کر دیں۔“

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

معجزوں کا بیان

الْفَضِيلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۵۸۶۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرْنَا، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِأَنْبِيِّينَ اللَّهُ تَالِثَهُمَا؟)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۶۸: انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضي الله عنه نے فرمایا ہم غار میں تھے، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ مشرکین کے پاؤں نظر آ رہے تھے گویا وہ ہمارے سروں پر ہوں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کی طرف نظر کر لے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا! ”ابو بکر! ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔“

۵۸۶۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لِأَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا جِنِّ سَرِيَتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً، لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَتَرَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَكَانًا بِيَدَيَّ بِنَامٍ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ قُرْوَءَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، وَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ. قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَرْتَوِي فِيهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَكْرَهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ، فَصَبَّيْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: إِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((الْمَ يَأْنِ لِلرَّحْلِ؟)) قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: فَارْتَحِلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: أُنَبِّئْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلِيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَارْتَحَلْنَا بِهِ فَرَسَهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلْدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ، فَادْعُوا لِي، فَالَلَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَتَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كُفَيْتُمْ، مَا هَهُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۶۵۳) ومسلم (۱/ ۲۳۸۱).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۶۱۵) ومسلم (۷۵/ ۲۰۰۹).

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد (عازب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو بکر! جب آپ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت کے لیے) روانہ ہوئے تو آپ کا یہ سفر کیسے گزرا؟ انہوں نے فرمایا: ہم رات بھر اور اگلے روز دو پہر تک چلتے رہے، راستہ خالی تھا وہاں سے کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا، ہمیں ایک طویل چٹان نظر آئی جس کا سایہ تھا، ابھی وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، ہم نے وہاں قیام کیا، میں نے نبی ﷺ کے آرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے جگہ برابر کی اس پر ایک پوتین بچھائی، اور پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سو جائیں، اور میں ارد گرد کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں، آپ سو گئے اور میں جائز لینے کے لیے باہر نکل آیا، میں نے ایک چرواہا آتے ہوئے دیکھا اور اسے کہا: کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تم (میرے لیے) دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا، اور میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نے نبی ﷺ کے لیے ساتھ رکھا تھا، آپ اس سے سیراب ہوتے اور اسی سے پانی پیتے اور وضو کیا کرتے تھے، میں دودھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا، میں نے انتظار کیا حتیٰ کہ آپ بیدار ہوئے، میں نے دودھ پر پانی ڈالاجی کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نوش فرمائیں، آپ نے دودھ نوش فرمایا تو مجھے فرصت میسر آئی پھر آپ نے فرمایا: ”کیا کوچ کرنے کا وقت نہیں ہوا؟“ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ہو گیا ہے، فرمایا ہم نے زوال آفتاب کے بعد کوچ کیا، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! پیچھا کرنے والا ہمیں آ لینا چاہتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ نبی ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے، تم میرے لیے دعا کرو اور میں تمہیں اللہ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تمہاری تلاش میں نکلنے والوں کو تمہارے پیچھے نہیں آنے دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی تو وہ نجات پا گیا، پھر وہ جسے بھی ملتا اس سے یہی کہتا: اس طرف تمہیں جانے کی ضرورت نہیں، میں ادھر سے ہوا آیا ہوں، اس طرح وہ ہر ملنے والے کو واپس کر دیتا۔

۵۸۷۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضِ يَحْتَرِفَ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوْلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوْلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: ((أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِئِيلُ إِنْفَاءً، أَمَّا أَوْلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوْلُ طَعَامِ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءَ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ)). قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتُوا، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونَنِي. فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ: ((أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ؟)) قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟)) قَالُوا: أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: هَذَا

الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اس وقت پھل توڑ رہے تھے، وہ فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے، (بتائیں) علامات قیامت میں سے سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ بچہ کب اپنے والد کے مشابہ ہوتا ہے اور کب اپنی والدہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل نے ابھی ابھی ان کے متعلق مجھے بتایا ہے، جہاں تک علامات قیامت کا تعلق ہے تو پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی، رہا جنتیوں کا پہلا کھانا تو وہ مچھلی کے جگر کا ایک کنارہ ہوگا، اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی (منی) پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ والد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔“ (یہ جواب سن کر) انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، (پھر فرمایا) اللہ کے رسول! یہودی بڑے بہتان باز ہیں، اگر انہیں، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق پوچھیں، میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے، چنانچہ اتنے میں یہودی آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبد اللہ کا تمہارے ہاں کیا مقام ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ہم میں سب سے بہتر، ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر عبد اللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں (تو پھر)؟ انہوں نے کہا، اللہ انہیں اس سے پناہ میں رکھے، عبد اللہ رضی اللہ عنہ اسی دوران باہر تشریف لے آئے اور انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر یہ (یہودی ان کے بارے میں) کہنے لگے: وہ ہم میں سب سے برا ہے اور ہم میں سے سب سے برے کا بیٹا ہے، اور وہ ان کی تنقیص و توہین کرنے لگے، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہی وہ چیز تھی جس کا مجھے اندیشہ تھا۔

۵۸۷۱: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاوَرَ جِبِينَ بَلْغَنَّا إِقْبَالَ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخْضَنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرِّكَ الْعَمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَندَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سفیان کی آمد کا ہمیں پتہ چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم اس میں کود جائیں گے، اور اگر آپ برک غمادتک جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم وہاں تک بھی پہنچیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا، پھر کوچ کیا حتیٰ کہ بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہاں فلاں قتل ہوگا۔“ اور آپ اپنے دست مبارک سے زمین پر نشان لگاتے جا رہے تھے، یہاں اور یہاں، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے نشان کی جگہ سے کوئی بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا تھا۔

۵۸۷۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تَعْبُدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْحَحْتَ عَلَيَّ رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَتَّبِعُ فِي الدَّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ: «سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُؤَلُّونَ الدُّبُرُ». رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ❁

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر اپنے خیمے میں یوں دعا فرمائی: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد و امان اور تیرے وعدے کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے؟“ اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! بس کیجیے! آپ نے رب سے کس قدر اصرار سے دعا کی ہے، پھر آپ باہر تشریف لائے اس وقت آپ خوب تیز چل رہے تھے اور آپ نے زرہ پہن رکھی تھی، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”عنقریب یہ گروہ شکست کھا جائے گا، اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔“

۵۸۷۳: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: ((هَذَا جِبْرَيْلُ أَخَذَ بِرَأْسِ قَرْنِهِ، عَلَيْهِ آذَانُ الْحَرْبِ)). رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ❁

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے روز نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ جبریل علیہ السلام آلات حرب سجائے اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تشریف لارہے ہیں۔“

۵۸۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي اثْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ صَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتِ الْفَارِسِ يَقُولُ: أَقْدِمْ حَيْرُومُ، إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ خَرُّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَصَرْبَةِ السَّوْطِ، فَأَخْضَرَ ذَلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((صَدَقْتَ، ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ)). فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس روز ایک مسلمان، ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا، اس کے آگے بڑھ، اچانک اس (مشرک) کے اوپر ایک کوڑے کی آواز سنی، اور گھڑسوار کو یہ کہتے ہوئے سنا: حیروم! آگے بڑھ، اچانک اس (مسلمان) نے مشرک کو اپنے سامنے چپت گرا ہوا پایا اور اس نے اسے دیکھا کہ کوڑا پڑنے سے اس کی ناک اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا اور جہاں کوڑا پڑا تھا وہ جگہ کالی ہو گئی تھی، وہ انصاری آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی۔“ اس دن انہوں نے ستر (کافروں) کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

۵۸۷۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عَن يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ،

❁ رواه البخاري (٤٨٧٥)۔

❁ رواه البخاري (٣٩٩٥)۔

❁ رواه مسلم (١٧٦٣ / ٥٨)۔

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، يَعْنِي جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ. * مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ٥٨٤٥: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمی دیکھے ان پر سفید کپڑے تھے اور وہ بڑی شدت کے ساتھ لڑ رہے تھے، میں نے ان دونوں کو اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

٥٨٧٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ رضی اللہ عنہ بَيْنَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ رضی اللہ عنہ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ، حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: ((أُبْسَطُ رِجْلَكَ)) فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَانَمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *

٥٨٤٦: بَرَاءُ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ابورافع (یہودی) کی طرف بھیجا، عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اسے قتل کر دیا، عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تلوار اس کے پیٹ میں اتار دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی، جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، تو میں دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری زینے تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا اور میں گر گیا، چاندنی رات تھی، میری پینڈی ٹوٹ گئی، میں نے عمائم کے ساتھ اس پر پٹی باندھی، اور میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلا آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا پاؤں پھیلاؤ۔“ میں نے اپنا پاؤں پھیلا یا تو آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

٥٨٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُذْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا: هَذِهِ كُذْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ: ((أَنَا نَازِلٌ)). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ دَوْاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا هَيْلًا فَانْكَفَأَتْ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهْمَةٌ دَاجِنٌ فَدَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَبَحْنَا بُهْمَةً لَنَا وَطَحَنْتِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرْنَا مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا فَحَى هَلَابِكُمْ)). فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخِيزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِي)). وَجَاءَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((أُدْعِي خَابِرَةَ فَلْتُخِزْ مَعَكَ، وَأُدْعِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوها)). وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ! لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكَوْهُ وَانْحَرَفُوا

* متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٥) ومسلم (٢٣٠٦/٤٦)۔

* رواه البخاري (٣٠٢٢)۔

وَإِنَّ بَرْمَتَنَا لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لِيُخْبِزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے تو ایک بہت سخت چٹان نکل آئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق میں یہ ایک چٹان نکل آئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اچھا) میں اترتا ہوں۔“ پھر آپ کھڑے ہوئے، اس وقت آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، تین دن گزر چکے تھے اور ہم نے کوئی چیز چیکہ کر بھی نہیں دیکھی تھی، نبی ﷺ نے کدال پلڑ کر ماری تو وہ (چٹان) ایسی ریت کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے، میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک کے عالم میں دیکھا ہے، اس نے ایک تھیلی نکالی اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا، میں نے اسے ذبح کیا، جو جیسے حتی کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں رکھا، پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور سرگوشی کے انداز میں عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آنا گوندھا ہے، لہذا آپ تشریف لائیں اور کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے چلیں، لیکن نبی ﷺ نے زور سے آواز دی: ”خندق والو! جابر نے ضیافت کا اہتمام کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے آنے تک اپنی ہنڈیا چولہے سے اتارنا نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔“ آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے آنا نکالا، آپ نے اس میں لعاب ملایا اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ”روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو، لیکن اسے چولہے سے نیچے نہ اتارو۔“ وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ ان سب نے کھالیا حتی کہ وہ بچ گیا، اور وہ واپس چلے گئے جبکہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹے کی روٹیاں پہلے کی طرح پکائی جا رہی تھیں۔

۵۸۷۸: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ يَحْفَرِ بْنِ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: ((بُؤْسُ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کھودتے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا، آپ اس وقت ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”سُمیہ کے بیٹے! تجھے تکالیف کا سامنا ہوگا اور تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔“

۵۸۷۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَجَلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ: ((الْأَنْ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۷۹: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب گروہ متفرق ہو گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے، اب ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔“

۵۸۸۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ آتَاهُ جِبْرَائِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: ((قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ؟ وَاللَّهِ! مَا وَضَعْتَهُ، أُخْرِجْ إِلَيْهِمْ)). فَقَالَ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۴۱۰۱-۴۱۰۲) و مسلم (۱۴۱ / ۲۰۳۹)۔

❁ رواه مسلم (۷۱، ۷۰ / ۲۹۱۵)۔

❁ رواه البخاري (۴۰۱۹-۴۱۱۰)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ؟)) فَأَسَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁
 ۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے، ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرمایا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے، وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ”آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک زیب تن کر رکھے ہیں، ان کی طرف چلیں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہاں؟“ انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا چنانچہ نبی ﷺ ان کی طرف روانہ ہوئے۔

۵۸۸۱: وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنَمٍ مَوْكِبِ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁
 ۵۸۸۱: صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، گویا میں بنو غنم کی گلیوں میں اٹھتی ہوئی غبار دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھیوں کی وجہ سے اڑ رہی تھی، یہ اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تھے۔

۵۸۸۲: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةً فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قِيلَ لِعَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا، آپ نے اس سے وضو کیا، پھر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے، اور عرض کیا، ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کر سکیں اور پی سکیں، فقط وہی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں رکھا، اور آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، جابر سے دریافت کیا گیا، اس وقت تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمیں کافی ہوتا، البتہ ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

۵۸۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَالْحُدَيْبِيَّةُ بَيْتْرٌ، فَتَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَانَا، فَجَلَسَ عَلَيَّ شَفِيرَهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: ((دَعُوهَا سَاعَةً)). فَأَرَوُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو کی تعداد میں تھے، حدیبیہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۴۱۱۷) و مسلم (۱۷۶۹ / ۶۵).

❁ رواہ البخاري (۴۱۱۸).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاري (۴۱۵۲) و مسلم (۱۸۵۶ / ۷۳).

❁ رواہ البخاري (۴۱۵۰).

ایک کنواں تھا، ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا تھا اور اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑا تھا، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو فرمایا، پھر کھلی کی، دعا کی، پھر اس کو اس (کنویں) میں انڈیل دیا، پھر فرمایا: ”کچھ دیر اسے رہنے دو۔“ چنانچہ (اس کے بعد) انہوں نے خود پیا، اپنے جانوروں کو پلایا اور کوچ کرنے تک یہ (پینے، پلانے کا) سلسلہ جاری رہا۔

۵۸۸۴: وَعَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَكْبَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَتَزَلَّ، فَدَعَا فُلَانًا، كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ، وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: ((ادْهَبَا فَابْتِغِيَا الْمَاءَ)). فَانْطَلَقَا، فَتَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ، فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِإِنَاءٍ، فَفَرَعَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَرَادَتَيْنِ، وَنُوْدِي فِي النَّاسِ: اسْقُوا، فَاسْتَقَمُوا قَالَ: فَشَرَبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا، حَتَّى رَوَيْنَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قَرِيْبَةٍ مَعَنَا وَادَاوَةَ، وَآيَمَ اللَّهُ! لَقَدْ أَقْلِعَ عَنْهَا وَانَّهُ لِيَحْيِلُ إِلَيْنَا أَنَّهُ أَشَدُّ مِلَّةً مَنَّا حِينَ ابْتَدَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۸۳: عَوْفٌ رضی اللہ عنہ ابورجاء سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی، آپ سواری سے نیچے اترے، اور آپ نے فلاں شخص کو آواز دی، ابورجاء نے اس شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گئے، اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا: ”دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو، وہ دونوں گئے اور پانی کی تلاش شروع کی، وہ چلتے گئے حتیٰ کہ وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے اور خود ان کے درمیان بیٹھی جا رہی تھی، وہ دونوں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے، انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا اور نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس برتن میں کھول دیے، اور تمام لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم نے اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، اللہ کی قسم! جب ان سے پانی لینا بند کر دیا گیا تو ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب ان میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔

۵۸۸۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحًا، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى إِحْدَاهُمَا فَآخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((الْأُقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى آتَى الشَّجْرَةَ الْأُخْرَى فَآخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((الْأُقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ)). فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: ((التَّسِيمَا عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ)). فَالتَّامَتَا فَجَلَسْتُ أَحَدْتُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَأَذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَهُمَا عَلَى سَاقٍ. ❁

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۴۴) و مسلم (۳۱۲/ ۶۸۲)۔

❁ رواه مسلم (۳۰۱۲/ ۷۴)۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ ہم نے ایک وسیع وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے اوٹ کے لیے کوئی چیز نہ دیکھی البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت دیکھے، رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کی طرف چل دیے، اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ”اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔“ چنانچہ اس نے نکیل دیئے ہوئے اونٹ کی طرح جھک کر آپ کے اوپر پردہ کیا، جس طرح وہ اپنے قائد کی اطاعت کرتا ہے، پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ”اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔“ وہ بھی اسی طرح آپ پر جھک گیا، حتیٰ کہ جب وہ دونوں نصف فاصلے پر پہنچ گئے تو فرمایا: ”اللہ کے حکم سے مجھ پر سایہ کر دو۔“ چنانچہ وہ دونوں قریب ہو گئے (حتیٰ کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے) میں بیٹھا اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ اتنے میں اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور میں نے دونوں درختوں کو دیکھا کہ وہ الگ الگ ہو گئے، اور ہر ایک اپنے تئیں پر کھڑا ہو گیا۔

۵۸۸۶: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثْرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلْمَةَ بِنِ الْأَخْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلْمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكْتَبَتْهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۸۶: یزید بن ابی عبیدہ بیان کرتے ہیں، میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا: ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ چوٹ مجھے غزوہ خیبر کے موقع پر لگی تھی، لوگوں نے تو کہہ دیا تھا: سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہاں تین بار دم کیا اور پھر آج تک مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

۵۸۸۷: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبْرُهُمْ، فَقَالَ: ((أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَاصِيبٌ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَاصِيبٌ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاصِيبٌ)). وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: ((حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِّنْ سَيُوفِ اللَّهِ)). يَعْنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلَيْدِ ((حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی خبر شہادت آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”زید نے پرچم تھام لیا اور وہ شہید کر دیے گئے، پھر جعفر نے تھام لیا وہ بھی شہید کر دیے گئے پھر ابن رواحہ نے تھام لیا تو وہ بھی شہید کر دیے گئے۔“ اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ”حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی ہے۔“

۵۸۸۸: وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا تَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ، وَكَلَى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَعْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ وَأَنَا أَخِذُ بِلِجَامِ بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّ عَبَّاسٍ!))

نَادِ اصْحَابَ السَّمْرَةِ)). فَقَالَ عَبَّاسٌ رضي الله عنه وَكَانَ رَجُلًا صَبِيًّا، فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي: أَيْنَ اصْحَابُ السَّمْرَةِ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَانَ عَطْفَتُهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَيْبِكَ، يَا لَيْبِكَ قَالَ: فَاقْتَلُوا وَالْكَفَّارَ، وَالِدَعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ فُصِّرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمَتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ: ((هَذَا حَيْنَ حِمَى الْوُطَيْسِ)). ثُمَّ أَخَذَ حَصِيَّاتٍ، فَرَمَى بِهِنَّ وَجْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهَزْمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)). فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهْمُ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۸۸: عباس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا آمنہ سامنا ہوا تو کچھ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی طرف بھگا رہے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں اس (خچر) کو روک رہا تھا کہ وہ تیز نہ روڑے جبکہ ابوسفیان بن حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عباس! درخت (کے نیچے بیت رضوان کرنے) والوں کو آواز دو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، عباس رضي الله عنه کی آواز بلند تھی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بلند آواز سے کہا: درخت (کے نیچے بیت کرنے) والے کہاں ہیں؟ وہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ اس طرح واپس آئے جس طرح گائے اپنی اولاد کے پاس آتی ہے، انہوں نے عرض کیا، ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کفار سے قتال کیا اس روز انصار کا نعرہ یا انصار تھا، راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ نعرہ بنو حارث بن خزرج تک محدود ہو کر رہ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر پر سے میدان جنگ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”اب میدان جنگ گرم ہو گیا ہے۔“ پھر آپ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر پھینکا، پھر فرمایا: ”محمد کے رب کی قسم! وہ شکست خوردہ ہیں۔“ اللہ کی قسم! ان کی طرف کنکریاں پھینکانے ان کی شکست کا باعث تھا، میں ان کی حدت، ان کی لڑائی اور ان کی تلواروں کو کمزور ہی دیکھتا رہا، اور ان کے معاملے کو ذلیل ہی دیکھتا رہا۔

۵۸۸۹: وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رضي الله عنه يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ! مَا وُلِّي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سِلَاحٍ، فَلَفَّقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحْطُونَ، فَاقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه يَقُودُهُ، فَزَلَّ وَاسْتَنْصَرَ، وَقَالَ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)). ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۸۹: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے براء رضي الله عنه سے کہا: ابوعمارہ! غزوہ حنین کے موقع پر تم لوگ بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پھرے تھے، لیکن آپ کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان، جن کے پاس زیادہ اسلحہ نہیں تھا، ان کا سامنا ایسے ماہر تیر اندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا، انہوں نے ان پر تیر برسائے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حارث آپ کے آگے تھے، آپ

خچر سے نیچے اترے اور اللہ سے مدد طلب کی، اور آپ ﷺ اس وقت فرما رہے تھے: ”میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ پھر آپ نے ان کی صف بندی فرمائی۔

۵۸۹۰: وَلِلْبَحَارِيِّ مَعْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ رضي الله عنه: كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا أَحْمَرَ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لِلَّذِي يُحَادِثِي بِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم. ❁

۵۸۹۰: اور صحیح بخاری میں اسی کے ہم معنی ہے۔ اور صحیحین کی روایت میں ہے، براء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب لڑائی شدت اختیار کر جاتی تو ہم آپ کے ذریعے بچاؤ کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیادہ شجاع وہ تھا جو (میدان جنگ میں) نبی ﷺ کے برابر ہوتا۔

۵۸۹۱: وَعَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُنَيْنًا، فَوَلَّى صَحَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا عَشَوْا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَزَلَ عَنِ الْبُعْلَةِ، ثُمَّ قَبِضَ قَبْضَةً مِّنْ تَرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجُوهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوهُ)). فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تَرَابًا يَتَلَكَّ الْقَبْضَةَ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضي الله عنهم پیٹھ پھیر گئے، جب وہ (کافر) رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو آپ خچر سے نیچے اترے اور زمین سے مٹی کی مٹھی بھری، پھر اسے ان کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ”(ان کے) چہرے جھلس جائیں۔“ اس مٹھی سے ان تمام انسانوں (کافروں) کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اللہ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے حاصل ہونے والا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

۵۸۹۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُنَيْنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعَى الْإِسْلَامَ: ((هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ؟ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ، فَاَنْتَرَعَ سَهْمًا فَاَنْتَحَرَبَهَا، فَاشْتَدَّ رَجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ، قَدْ اَنْتَحَرَ فَلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، يَا بِلَالُ! اِقْمِ فَاذِنٌ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۸۹۲: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (لم أجده) و مسلم (۱۷۷۶/۷۹)۔ ❁ رواہ مسلم (۱۷۷۷/۸۱)۔

❁ رواہ البخاری (۳۰۶۲) و مسلم (۱۷۸/۱۱۱)۔

ایسے شخص کے بارے میں، جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا: ”یہ جہنمیوں میں سے ہے۔“ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بہت جرأت کے ساتھ لڑا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ آپ نے جس شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ جہنمیوں میں سے ہے اس نے تو اللہ کی راہ میں بہت جرأت کے ساتھ لڑائی لڑی ہے اور اس نے بہت زیادہ زخم کھائے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! وہ جہنمیوں میں سے ہے۔“ قریب تھا کہ بعض لوگ شک و شبہ کا شکار ہو جاتے، وہ آدمی ابھی اسی کش مکش میں تھا کہ اس آدمی نے زخموں کی تکلیف محسوس کی اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اسے اپنے سینے میں پیوست کر لیا، مسلمان یہ منظر دیکھ کر دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی بات سچ کر دکھائی، فلاں شخص نے اپنے سینے میں تیر پیوست کر کے خود کشی کر لی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائیں گے، بے شک اللہ اپنے دین کی مدد فرما کر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔“

۵۸۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَنَّهُ لَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتَهُ، جَاءَ نَبِيُّ رَجُلَانِ، جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ. قَالَ: فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمَشَاطَةٍ وَجَفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَيْتِ ذُرْوَانَ)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَنْسَابِ مَنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ: ((هَذِهِ الْبَيْتُ الْيَهُودِيُّ أُرِيئُهَا وَكَانَ مَاءَهَا نَفَاعَةَ الْجِنَّاءِ، وَكَانَ نَخْلَهَا رُءُوسَ الشَّيَاطِينِ)) فَاسْتَخْرَجَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا حتیٰ کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک روز آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے، آپ اللہ سے بار بار دعا کر رہے تھے، پھر فرمایا: ”عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس چیز کے بارے میں اللہ سے سوال کیا تھا اس نے وہ چیز مجھے دے دی ہے: دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک میرے سر ہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن الاعصم یہودی نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھے اور بالوں میں اور زکھجور کے خوشے میں ہے، اس نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذروان کے کنویں میں۔“ چنانچہ نبی ﷺ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ”یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔“ پس آپ ﷺ نے اسے نکلوا دیا۔

۵۸۹۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا آتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ

أَعْدِلُ؟ قَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه إِنْ دَنَّنْتُ لِي أَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: ((دَعَهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رُصَافِهِ إِلَى نَصِيْبِهِ وَهُوَ قَدْ حُجَّهُ، إِلَى قُدْذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفُرْتُ وَالْدَّمُ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدٌ، أَحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثُدَى الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبُصْعَةِ تَدْرُدْرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فَرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رضي الله عنه: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ، فَاتَى بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الَّذِي نَعْتُهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرَ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِي الْجَبْهَةَ، كَثُ اللَّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْهَيْنِ مَحْلُوقِ الرَّاسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللَّهَ، فَقَالَ: ((فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ؟ فَيَأْمِنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمِنُونِي؟)) فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ، فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ صُنُصِيْ هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَيْنِ أَدْرَكَتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۳: ابو سعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلى الله عليه وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں ہنوتیم قبیلے سے ذوالخویصرہ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا، اگر میں عدل نہ کروں تو میں بھی خائب و خاسر ہو جاؤں۔“ عمر رضي الله عنه نے عرض کیا، مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس کی گردن مار دوں، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو کہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، اس (تیر) کے پیکان، اس کے پٹھے پر جو کہ پیکان پر لپیٹا جاتا ہے اور تیر کے اس حصے کو جو کہ پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہو گا یا ہلتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہو گا، اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے۔“ ابو سعید رضي الله عنه نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلى الله عليه وسلم سے سنی ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضي الله عنه نے ان سے لڑائی لڑی ہے اور میں علی رضي الله عنه کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا تو اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح نبی صلى الله عليه وسلم نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے، ایک آدمی آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، داڑھی گھٹی تھی، گالیں پھولی ہوئی تھیں، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا، محمد! اللہ سے ڈر جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اور کون اس سے ڈرے گا، اللہ نے زمین والوں پر مجھے امین بنا کر بھیجا ہے جبکہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔“ ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسے روک دیا، جب وہ واپس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے نسب سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیرشکار سے پار ہو جاتا ہے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت برستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے انہیں پالیا تو میں انہیں قوم عادی طرح قتل کروں گا۔“

۵۸۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمَّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَأَسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَكْرَهُ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ)). فَفَرَحْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مَجَافٌ، فَسَمِعْتُ أُمَّيَ خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، فَاعْتَسَلْتُ فَلَيْسَتْ دِرْعَهَا، وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمَدَ اللَّهُ وَقَالَ: خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام کی دعوت پیش کرتا تھا، ایک روز میں نے اسے دعوت پیش کی تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ ایسے الفاظ کہے جو مجھے ناگوار گزرے، میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرمادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔“ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پر خوش ہوتا ہوا وہاں سے چلا، جب میں دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر فرمایا: ابو ہریرہ! اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ، میں نے پانی گرنے کی آواز سن لی تھی، انہوں نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی، اور جلجت میں چادر بھی نہ لی اور دروازہ کھول کر فرمایا: ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں خوشی کے آنسو بہاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔

۵۸۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَأَنْ يَشْغَلَهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنْ يَشْغَلَهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا لَزُمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى مَلِي بَطْنِي، وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا: ((لَنْ يَسْطُرَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى

أَفْضَى مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسِي مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا)). فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ تَوْبٌ غَيْرَهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ، نبی ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! ایک دن اللہ کے پاس جانا ہے، میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے اموال (کھیتوں اور باغات) میں مشغول رہا کرتے تھے، میں ایک مسکین آدمی تھا، میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا، ایک روز نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص میری اس گفتگو کے پورا ہونے تک کپڑا بچھائے رکھے گا، پھر اسے اپنے سینے کے ساتھ لگالے گا تو وہ میرے فرامین میں سے کچھ بھی نہیں بھولے گا۔“ میں نے دھاری دار چادر بچھا دی اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کپڑا نہیں رہتا تھا، نبی ﷺ نے جب اپنی گفتگو مکمل فرمائی، تو میں نے چادر کو اپنے سینے کے ساتھ لگالیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اس روز سے آج تک آپ ﷺ کے فرامین سے کچھ نہیں بھولا۔

۵۸۹۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا تَرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟)). فَقُلْتُ: بَلَى! وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثْرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ بِنْتَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)). قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدَ، فَاِنْطَلَقَ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ، فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تم مجھے ذوالخلصہ (بت) سے آرام نہیں پہنچاتے؟“ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور، لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے ہاتھ کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کئے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کو (گھوڑے کی پشت پر) ثبات عطا فرما، اسے ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔“ وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد میں اپنے گھوڑے سے نہیں گرا، وہ آہستہ آہستہ قبیلے کے ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کے ساتھ روانہ ہوئے اور اسے آگ کے ساتھ جلا دیا اور اسے توڑ دیا۔

۵۸۹۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُمُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَجَعَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ)). فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَبْنُودًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے لیے (وحی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جاملتا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۵۰) و مسلم (۱۶۰، ۱۵۹/۲۴۹۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۵۷) و مسلم (۱۳۷، ۱۳۶/۲۴۷۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۱۷) و مسلم (۱۴/۲۷۸۱)۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔“ ابولہب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہ وہاں گئے تو انہوں نے اسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔

۵۸۹۹: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدَّ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۸۹۹: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ باہر تشریف لائے اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا، آپ نے ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

۵۹۰۰: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِنَ الرَّأْكَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)). فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَأَذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدَمَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے، جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو ایسی تندہوا چلی، قریب تھا کہ وہ سوار کو چھپا دیتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہوا کسی منافق کی موت کے وقت چلائی گئی ہے۔“ آپ مدینہ پہنچے تو منافقوں کا ایک بڑا آدمی فوت ہو چکا تھا۔

۵۹۰۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى قَدِمْنَا عَسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيْالِيًا، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنْ عِبَانًا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا فِي الْمَدِينَةِ شَعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا)). ثُمَّ قَالَ: ((ارْتَحِلُوا)). فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي يُخَلْفُ بِهِ! مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آعَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۰۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے تو آپ نے چند روز وہاں قیام فرمایا، تو بعض (منافق) لوگوں نے کہا: یہاں تو ہم بلا مقصد ٹھہرے ہیں، ہمارے اہل و عیال پیچھے ہیں، ہمیں ان کا خطرہ ہے، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی ہر گھائی اور ہر درے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہیں حتیٰ کہ تم وہاں واپس چلے جاؤ۔“ پھر فرمایا: ”کوچ کرو۔“ ہم نے کوچ کیا اور مدینہ کی طرف واپس چلے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے ابھی اپنا سامان نہیں اتارا تھا کہ بنو عبد اللہ بن عطفان نے ہم پر حملہ کر دیا، اس سے پہلے کوئی چیز انہیں آمادہ نہیں کرتی تھی۔

۵۹۰۲: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۳۷۵) و مسلم (۶۹ / ۲۸۶۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵ / ۲۷۸۲)۔

❁ رواہ مسلم (۴۷۵ / ۱۳۷۴)۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنْبِرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْعَدُوِّ وَمِنَ الْغَدِّ وَمِنَ بَعْدِ الْعَدِّ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! تَهْدَمُ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)). فَمَا يُشِيرُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْإِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالصِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَأَقْبَلْتُ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقِينَ عَلَيْهِ. ❁

۵۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے، اس دوران کہ نبی ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ نے ہاتھ بلند فرمائے، اس وقت ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہیں دیکھ رہے تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ نے ابھی انہیں نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل چھا گئے، پھر آپ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک پر گرتے ہوئے دیکھے، اس روز اگلے روز یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مکان گر گئے، مال ڈوب گیا، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ”اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسنا، ہم پر نہ برسنا۔“ آپ بادلوں کے جس کونے کی طرف اشارہ فرماتے تو ادھر سے بادل چھٹ جاتا اور مدینہ حوض کی طرح بن چکا تھا، جبکہ وادی قنات کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا، اور مدینہ کے آس پاس سے جو بھی آتا وہ خوب سیرابی کی بات کرتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ ہمارے آس پاس بارش برسنا، ہم پر نہ برسنا، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے ان گنے کی جگہوں پر بارش برسنا۔“ راوی بیان کرتے ہیں، بارش تھم گئی اور ہم نکلے تو ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔

۵۹۰۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِدْعِ نَخْلَةٍ مِنَ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمَنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَأْنِيبَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: ((بَكَتْ عَلَيَّ مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ❁

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے کے ساتھ

ٹیک لگایا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ آپ جس کھجور کے تنے کے پاس خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ چیخنے چلانے لگا: حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی ﷺ (منبر سے) نیچے اترے، اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملایا تو وہ اس بچے کی طرح رونے لگا جسے خاموش کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جوڑ کر سنا کرتا تھا اب وہ اس سے محروم ہو گیا ہے اس لیے وہ رویا تھا۔“

۵۹۰۴: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: ((كُلَّ يَمِينِكَ)) قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: ((لَا اسْتَطَعْتُ)). مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔“ اس نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو استطاعت نہ رکھے۔“ اس شخص کو تکبر ہی نے روکا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ پھر اس (دائیں ہاتھ) کو اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

۵۹۰۵: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِابْنِ طَلْحَةَ بَطِينًا وَكَانَ يَقْطِفُ. فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا)). فَكَانَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى. وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۰۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ والے گجراہٹ کا شکار ہو گئے، نبی ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر، جس پر زین نہیں تھی، سوار ہو گئے، وہ سست رفتار تھا، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ”ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا (یعنی تیز رفتار) پایا۔“ پھر اس کے بعد یہ گھوڑا کسی دوسرے گھوڑے کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا تھا، ایک دوسری روایت میں ہے: اس روز کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

۵۹۰۶: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوْفِيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرْمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَاعَلَيْهِ، فَأَبَوْا، فَآتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَكَ الْغُرْمَاءُ، فَقَالَ لِي: ((أَذْهَبُ فَيُبْدِرُ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ)). فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أُغْرُوَا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا يَبْدِرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أُدْعُ لِي أَصْحَابَكَ)). فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَن وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدِرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَانَتْهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میرے والد فوت ہوئے تو وہ مقرض تھے، میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش

❁ رواہ مسلم (۱۰۷ / ۲۰۲۱)۔

❁ [متفق علیہ] ، رواہ البخاری (۲۸۶۷ و الروایة الثانية : ۲۹۶۹) و مسلم (۴۸ / ۲۳۰۷)۔

❁ رواہ البخاری (۲۷۸۱)۔

کش کی کہ وہ اس کے قرض کے برابر کھجوریں لے لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ جانتے ہی ہیں کہ میرے والد غزوہ احد میں شہید کر دیے گئے تھے، اور انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قرض خواہ آپ کو (میرے ہاں) دیکھ لیں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جاؤ ہر قسم کی کھجور الگ الگ جمع کرو۔“ میں نے ایسے ہی کیا، پھر آپ کو دعوت دی، جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو مجھ پر سخت ناراض ہوئے، جب آپ نے ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ”اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔“ آپ ﷺ انہیں ناپ کر ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کر دیا اور میں خوش تھا کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا فرما دیا، اور (میرا خیال تھا کہ) میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں گا، لیکن اللہ نے سارے ڈھیر بچا دیے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کی طرف، جس پر نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

۵۹۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُنُقِهَا لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بِنُوحَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَآتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَوْ تَرَ كَتَبْتِهَا مَا زَالَ قَائِمًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک مشکیزے میں نبی ﷺ کی خدمت میں گھی کا ہدیہ پیش کیا کرتی تھیں، ان کے بیٹے ان کے پاس آتے اور سالن مانگتے اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کا قصد کرتیں جس میں وہ نبی ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، وہ اس میں گھی پاتیں، اور ان کے گھر میں ہمیشہ ہی سالن رہا حتیٰ کہ اس نے اس (مشکیزے) کو نچوڑ لیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟“ ام مالک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اسے چھوڑ دیتیں تو وہ ویسے ہی رہتا۔“

۵۹۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتْ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا تَسْتَنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْسَلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِطَعَامٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُومُوا)) فَانْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلِمِي يَا أُمَّ

سَلِيمًا! مَا عِنْدَكَ)). فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْرِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَتَتْ، وَعَصَرَتْ أُمَّ سَلِيمٍ ﷺ عُكَّةً فَأَادَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَنْذَنُ لِعَشْرَةٍ)). فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: ((أَنْذَنُ لِعَشْرَةٍ ثُمَّ لِعَشْرَةٍ)). فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: ((أَنْذَنُ لِعَشْرَةٍ)) فَدَخَلُوا فَقَالَ: ((كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ)) فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: ((أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةً)). حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ، فَقَالَ: ((دُونَكُمْ هَذَا)). ۵۹۰۸: اِسْ رِوَايَةُ بَيَانِ كَرْتِي هِي، اِبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي امِّ سَلِيمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَيِّدَةُ نَبِيِّنَا ﷺ كِي اَوَا ز كُرُورِ سِي سِي هِي، جِس سِي مِي نِي بَهُوكِ كَا اِنْدَا زِه لَغَا يَا هِي، كِيَا تَهْمَا رِي پَا س كُو نِي چِي ز هِي؟ اِنَهِي نِي كَبَا: جِي هَا، اِنَهِي نِي جُو كِي چِنْد رُو ثِيَا س نَكَا لِي س، پَهْرَا پِنِي اُوْ هِنِي نَكَا لِي اُرُورِ رُو ثِيُو كُو لِي س كِر چَا د رِي كِي اِي كُو نِي مِي بَا نِدِه كِر مِي رِي هَاتِه مِي تَهْمَا دِيَا، پَهْر جِهِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كِي خِدْمَت مِي مَبْهَج دِيَا، مِي وَه لِي كِر چَلَا گِيَا، مِي نِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُو مَسْجِد مِي پَا يَا اُو رَا پ كِي سَا تِه كِچ لُو گ بَهِي تَه، مِي نِي اِنْبِي س لَام كِيَا تُو رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نِي جِهِي فَرَمَا يَا: ”تَجْجِي اِبُو طَلْحَةَ نِي بِي جَا هِي؟“ مِي نِي عَرَض كِيَا: جِي هَا! اُو پ نِي فَرَمَا يَا: ”كُهَانَا دِي كِي؟“ مِي نِي عَرَض كِيَا: جِي هَا! رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نِي حَا ضَرِي ن سِي فَرَمَا يَا: ”كُهْرِي هُو جَاؤ“ اُو پ چَلِي اُو ر مِي ن اِن كِي آ گِي آ گِي چَل رِهَا تَحْتِي كِي مِي نِي اِبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي پَا س پِي نِي ج كِر اِنْبِي س بَتَا يَا تُو اِبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي فَرَمَا يَا: اِمِّ سَلِيمِ! رَسُوْلُ اللهِ ﷺ چِنْد سَا تِهِيُو كِي سَا تِه تَشْرِي ف لَائِي هِي، جَبَكِه هَمَا رِي پَا س تُو اِي سِي كُو نِي چِي ز نِي س جُو اِنْبِي س كُهْلَانِي كِي لِي عِي ش كِر سَكِي س، اِنَهِي نِي فَرَمَا يَا: اِنْدَا اُو رَا س كِي رَسُوْلُ زِيَا دِه جَا نْتِي هِي، اِبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ گِي نِي حَتِي كِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سِي مَلَا قَات كِي، پَهْر رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي سَا تِه تَشْرِي ف لَائِي تُو رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نِي فَرَمَا يَا: ”اِمِّ سَلِيمِ! تَهْمَا رِي پَا س جُو كِچ هِي وَه لِي آؤ“ وَه وَهِي رُو ثِيَا س لِي آ مِي س، رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كِي فَرْمَان پَرَا ن رُو ثِيُو كُو چُورَا كِيَا گِيَا اُو رَا مِ سَلِيمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي اِن پَر گِهِي كَا مَشْكِي نِهْرِه نُجُوْزَا اُو رَا سِي سَا لِن بِنَا يَا، پَهْر رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نِي اِس كُهَانِي كِي بَارِي مِي وَه دَا فَرْمَا نِي جُو اِنْدَا تَعَالِي نِي چَا هِي پَهْر فَرَمَا يَا: ”دَس آ دِيُو س كُو بِلَاؤ، اِنْبِي س بِلَا يَا گِيَا اِنَهِي نِي سِي ر هُو كِر كُهَانَا كُهَا يَا، پَهْر وَه چَلِي گِي نِي، پَهْر اُو پ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي فَرَمَا يَا: ”دَس كُو بِلَاؤ“ پَهْر دَس كُو بِلَاؤ، اِس طَرَح سَب لُو گُو نِي سِي ر هُو كِر كُهَانَا كُهَا يَا، وَه سَتْرِيَا سِي اِسْتِي اَفْرَاد تَهِي۔

اُو رِ صَحِيْحِ مُسْلِمِ كِي رُوَا يَت مِي سِي هِي كِي اُو پ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي فَرَمَا يَا: ”دَس اَفْرَاد كُو بِلَاؤ“ وَه آ ئِي تُو اُو پ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي فَرَمَا يَا: ”اِنْدَا كَا نَا م لِي كِر كُهَاؤ“ اِنَهِي نِي كُهَا يَا حَتِي كِي اُو پ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي اِسْتِي اَفْرَاد سِي اِي سِي هِي فَرَمَا يَا، پَهْر نَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اُو ر گِهْر وَالُو ن نِي كُهَا يَا اُو ر كُهَانَا نِي جِي بَهِي گِيَا۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس دس آدمی بھیجو، حتیٰ کہ آپ نے چالیس افراد گئے، پھر نبی ﷺ نے کھانا کھایا، میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کوئی کمی آتی ہے؟ اور صحیح مسلم کی روایات میں ہے، پھر جو کھانا بیچ گیا، آپ ﷺ نے اسے اکٹھا کیا، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ جتنا تھا اتنا ہی ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے لو۔“

۵۹۰۹: وَعَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ فَتَادَةٌ: قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ عُمَرَ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۵۹۰۹: انس بن عمر بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ زوراء کے مقام پر تھے کہ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھونکنے لگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے وضو کیا، قنادہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن عمر سے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا، تین سو یا تقریباً تین سو۔

۵۹۱۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: ((اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ)) فَجَاءَ وَإِبَانَاءَ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((حَتَّى عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ)). وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُوَكَّلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۵۹۱۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تو آیات و معجزات کو باعث برکت شمار کیا کرتے تھے جبکہ تم انہیں باعث تخویف سمجھتے ہو، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے کہ پانی کم پڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو پانی بیچ گیا ہے اسے لے کر آؤ۔“ وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک برتن میں داخل فرمایا، پھر فرمایا: ”مبارک پانی حاصل کرو اور برکت اللہ کی طرف سے ہوئی ہے۔“ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھونکنے ہوئے دیکھا، اور کھانا کھانے کے دوران ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

۵۹۱۱: وَعَنْ أَبِي فَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتِكُمْ وَلَيْتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَدًّا)). فَانطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، قَالَ أَبُو فَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْتَهَارَ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا)). فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((ارْكَبُوا)) فَارْكَبْنَا. فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِيضَاءٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ، قَالَ: وَقَبِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْفَظُوا عَلَيْنَا مِيضَاءَ تَكْ، فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ)). ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ

❀ متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۷۲) و مسلم (۶، ۷ / ۲۲۷۹)۔

❀ رواه البخاري (۳۵۷۹)۔

كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا، فَقَالَ: ((لَا هَلْكَ عَلَيْكُمْ)) وَدَعَا بِالْمِيضَاءِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ رضي الله عنه يَسْقِيهِمْ، فَلَمْ يَعُدْ أَنْ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْمِيضَاءِ تَكَبَّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْسِنُوا الْمَاءَ، كُلُّكُمْ سَيَرَوِي)) قَالَ: فَفَعَلُوا، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتَّى مَابَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي: ((اشْرَبْ)) فَقُلْتُ: لَا اشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَقَالَ: ((إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ)) قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَآتَى النَّاسَ الْمَاءَ جَامِينَ رُوءَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. هَكَذَا فِي صَحِيحِهِ، وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ. وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((آخِرُهُمْ)) لَفْظَةً: ((شَرِبًا)). ❁

۵۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں فرمایا: ”تم رات بھر سفر کرنے کے بعد ان شاء اللہ کل پانی تک پہنچ جاؤ گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے گئے کوئی کسی کی طرف التفات نہیں کر رہا تھا، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کر رہے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی تو آپ راستے سے ہٹ کر ایک جگہ سر مبارک رکھ کر سونے لگے اور فرمایا: ”ہماری نماز کا خیال رکھنا۔“ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہی بیدار ہوئے اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”سوار یوں پر سوار ہو جاؤ۔“ ہم سوار ہو گئے اور سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ میرے پاس تھا، اس میں کچھ پانی تھا، آپ نے احتیاط کے ساتھ اس سے وضو فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، اس میں تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے اس پانی کی حفاظت کرو، عنقریب اس برتن کو بڑی عظمت حاصل ہوگی۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز فجر ادا کی، آپ سوار ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی سوار ہو گئے، اور ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی، لوگ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول! ہم (لو کی وجہ سے) ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہلاک نہیں ہو گے۔“ آپ نے پانی کا برتن منگایا، آپ انڈیل رہے تھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ انہیں پلا رہے تھے، لوگوں نے پانی کا برتن دیکھا تو وہ اس پر جھک گئے (انڈ آئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اخلاق سنوارو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے تعمیل کی تو رسول اللہ ﷺ انڈیل رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا، حتیٰ کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہی باقی رہ گئے، پھر آپ نے پانی انڈیلا اور مجھے فرمایا: ”پیو۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نہیں پیوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر پر پیتا ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پیا اور پھر آپ نے پیا، راوی بیان کرتے ہیں، لوگ سیراب ہو کر راحت کے ساتھ پانی پر آئے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے اور کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں اسی طرح ہے، اور مصابیح میں لفظ ((آخرہم)) کے بعد لفظ ((شربا)) کا اضافہ کیا ہے۔

۵۹۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه يَا رَسُولَ

اللہ ﷺ! اذْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ اذْعُ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَهٖ، فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَدَعَابِنَطْع، فَبَسِطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، وَيَجِيئُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيئُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَهٖ ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ)) فَاخْذُوا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكَوْا فِي الْعَسْكَرِ وَعَاءً اِلَّا مَلُوْهُ، قَالَ: فَآكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا، وَفَضَلْتُمْ فَضْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْهَدَنَّ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت بھوک کا شکار ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے زائد زوارہ طلب فرمائیں پھر اللہ سے ان کے لیے اس میں برکت کی دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، ٹھیک ہے۔“ آپ نے چڑے کا دسترخوان منگایا، اسے بچھا دیا گیا، پھر آپ نے ان سے بچا ہوا زوارہ طلب فرمایا، کوئی آدمی مٹھی بھر لے لایا، کوئی مٹھی بھر بھجور لایا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کے لیے دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے برتن بھرو۔“ انہوں نے اپنے برتن بھر لیے حتیٰ کہ انہوں نے لشکر کے تمام برتن بھر لیے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ کھانا بچ بھی گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص یقین کے ساتھ شہادتین کا اقرار کرتا ہے تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا۔“

۵۹۱۳: وَعَنْ اَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَعَمِدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سَلِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِلَى تَمْرٍ وَاسْمَنْ وَاَقِطٍ، فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ! اِذْهَبْ بِهَذَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثْتَ بِهَذَا اَيْلِكَ اُمِّيْ، وَهِيَ تَفْرِيْكَ السَّلَامَ، وَتَقُوْلُ: اِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ اَقِيْلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: ((ضَعُوْهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِذْهَبْ فَاذْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا)) رِجَالًا سَمَاهُمْ ((وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتْ)). فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِيْ وَمَنْ لَقِيْتْ، فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِاَهْلِهِ۔ قِيْلَ لِاَنَسِ: عَدَدَكُمْ كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: زُهَاءٌ ثَلَاثِمِائَةٍ۔ فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تَلْكَ الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَأْكُلُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ لَهُمْ: ((اذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، وَلِيَا كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ)). قَالَ: فَآكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى آكَلُوْا كُلَّهُمْ قَالَ لِيْ: ((يَا اَنَسُ! اِرْفَعْ)) فَارْفَعْتُ، فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَصَعْتُ كَانَ اَكْثَرًا مِّنْ حِيْنَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زینب رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھجور، گھی اور پنیر لے کر حیس بنایا اور اسے ہنڈیا جیسے برتن میں رکھا، اور فرمایا: انس! اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، اور انہیں کہو: اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں، اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ کی خدمت میں قلیل (یعنی حقیر) سا ہدیہ ہے، میں گیا، اور عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے

رکھ دو۔“ پھر فرمایا: ”جاؤ! فلاں فلاں اور فلاں شخص کو بلا لاؤ۔“ اور آپ نے ان کے نام بھی بتائے ”اور جو بھی تجھے ملے اسے بلا لاؤ۔“ آپ نے جن کے نام بتائے تھے، میں انہیں اور جو لوگ راستے میں مجھے ملے تو میں انہیں بلا لایا، میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: تم کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: تقریباً تین سو، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ (حلوے) میں اپنا دست مبارک رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ دعا فرمائی، پھر آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور وہ اس سے کھاتے رہے، آپ ﷺ انہیں فرماتے: ”اللہ کا نام لو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے خوب سیر ہو کر کھالیا، ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہو جاتا، حتیٰ کہ ان سب نے کھالیا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”انس! (اسے) اٹھا لو۔“ میں نے اٹھالیا، میں نہیں جانتا کہ جب میں نے (حیسے) رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔

۵۹۱۴: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْنَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَتَلَحَّحَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا لِبَعِيرِكَ؟)) قُلْتُ: قَدْ عَمِيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: ((كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟)) قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: ((الْقَبِيْعِيْنِيهُ بَرُوقِيْعِيْنِيهُ)) فَبَعَثَهُ عَلَيَّ أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۵۹۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا، میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا، وہ تھک چکا تھا اور وہ چلنے کے قابل نہیں رہا تھا، نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟“ میں نے عرض کیا، وہ تھک چکا ہے، رسول اللہ ﷺ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر وہ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟“ میں نے عرض کیا: بہتر ہے، آپ کی برکت کا اس پر اثر ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اسے چالیس درہم کے بعوض بیچو گے؟“ میں نے اس شرط پر اسے بیچ دیا کہ مدینہ تک میں اسی پر سفر کروں گا، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچے تو اگلے روز میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمادی وہ اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔

۵۹۱۵: وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَاتَيْنَا وَاْدِي الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةِ لَامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُخْرُصُوهَا؟)) فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ: ((أَحْصِيْهَا حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) وَأَنْطَلَقْنَا، حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَهَبُ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيْهَا أَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشْدُ عِقَالَهُ)). فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلْتَهُ الرِّيْحُ حَتَّى أَلْفَتْهُ بِجَبَلِي طِيٍّ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَاْدِي الْقُرَى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنِ حَدِيقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمْرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشْرَةَ أَوْسُقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۹۶۷) ومسلم (۱۱۰/۷۱۵)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۱۴۸۱) ومسلم (۱۱/۱۳۹۲)۔

۵۹۱۵: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس (کے پھلوں) کا اندازہ لگاؤ۔“ ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دس وسق کا اندازہ لگایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو یاد رکھنا حتیٰ کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے پاس واپس آئیں گے۔“ اور ہم چلتے گئے حتیٰ کہ ہم تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی، اس میں کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہو تو وہ اسے باندھ لے۔“ زور کی آندھی چلی، ایک آدمی کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر جبل طبریٰ پر جا پھینکا۔ پھر ہم واپس آئے حتیٰ کہ ہم وادی قریٰ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے باغ کے پھل کے متعلق پوچھا کہ ”اس کے پھل کتنے ہوئے تھے؟“ اس نے عرض کیا: دس وسق۔

۵۹۱۶: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((انَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسْمَى فِيهَا الْقَيْرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَىٰ أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحْمًا)) أَوْ قَالَ: ((ذِمَّةٌ وَصَهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ، فَاخْرُجْ مِنْهَا)). قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۱۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم عنقریب مصر فتح کرو گے، اور وہ ایسی سرزمین ہے جس کی کرنی قیراط ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا۔ کیونکہ انہیں حرمت اور قرابت کا حق حاصل ہے۔“ یا فرمایا: ”انہیں حرمت اور رشتہ سسرال کا حق حاصل ہے۔ اور جب تم دو آدمیوں کو اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے کوچ کر جانا۔“ اور میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

۵۹۱۷: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فِي أَصْحَابِي)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ((وَفِي أُمَّتِي. إِنِّي أَعَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رَيْحَهَا حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدَّبِيلَةَ: سِرَاحٌ مِّنْ نَّارٍ يَطْهَرُ فِي أَكْنَافِهِمْ حَتَّىٰ تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ: ((أَلْعَطِينُ هَذِهِ الرَّأْيَةُ عَدَا)). فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ وَحَدِيثِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ)) فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۹۱۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے صحابہ میں۔“ ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں بارہ منافق ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو وہ پھوڑا ہی کافی ہے، (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ جو ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہوگا حتیٰ کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں (یعنی دلوں) پر محسوس ہوگا۔“

اور ہم اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث: ((لأعطین هذه الرؤية غدا)) باب مناقب علیؑ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((من يصعد الشية)) باب جامع المناقب میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۵۹۱۸: عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي أَشْيَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهَمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَلَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَلَمِينَ، يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَلَمِينَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عَلِمْنَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَيْفِهِ مِثْلَ التَّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا آتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِغْيَةِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: أَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تُظِلُّهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انظُرُوا إِلَيَّ فِيءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوا: أَبُو طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِلَأْلَاءٍ وَرَوَدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۵۹۱۸: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوطالب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کے اکابرین کی معیت میں شام کے لیے روانہ ہوئے، جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کے ہاں پڑاؤ ڈال کر اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیے، اتنے میں راہب ان کے پاس آیا، وہ اس سے پہلے بھی یہاں سے گزرا کرتے تھے، لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ اپنی سواریوں کے کجاوے اتار رہے تھے تو راہب ان کے درمیان کسی کو تلاش کرتا پھر ہاتھ تھامتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا، اس نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر کہا: یہ سید العالمین ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ انہیں رحمتہ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ اس پر اکابرین قریش نے پوچھا: تمہارے علم کی بنیاد کیا ہے؟ اس نے کہا: جب تم گھائی پر چڑھے تو ہر شجر و حجر آپ کے سامنے جھک گیا، اور وہ صرف کسی نبی کی خاطر ہی جھکتے ہیں، اور میں مہر نبوت سے بھی انہیں پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سب کی مانند ہے، پھر وہ واپس گیا اور ان کے لیے کھانے کا اہتمام کیا، جب وہ کھانا لے کر ان کے پاس آیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی چراگاہ میں تھے، اس نے کہا: انہیں بلا بھیجو، جب آپ تشریف لائے تو بادل کا ٹکڑا آپ پر سایہ لگن تھا، جب آپ اکیلے قوم کے پاس آئے تو وہ لوگ آپ سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں جا چکے تھے۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ جھک گیا، اس نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو کہ وہ ان پر جھک گیا ہے، اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں سے ان کا سر پرست

کون ہے؟ انہوں نے بتایا، ابوطالب، وہ مسلسل ان کو قسم دیتا رہا (کہ آپ انہیں واپس لے جائیں) حتیٰ کہ ابوطالب نے انہیں واپس بھیج دیا، اور ابوبکر نے بلال کو آپ کے ساتھ روانہ کیا، اور راہب نے روٹی اور تینوں بطور زوراء آپ ﷺ کو عطا کیا۔

۵۹۱۹: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ، فَحَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۱۹: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، ہم اس کی ایک جانب نکلے تو سامنے آنے والا ہر شجر و حجر کہہ رہا تھا: اللہ کے رسول! السلام علیکم!

۵۹۲۰: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أتَى بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِئِيلُ: أَيْمَحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ، قَالَ: فَارْفَضَ عِرْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لائی گئی جسے لگام ڈالی گئی تھی اور اس پر زین سجائی گئی تھی، اس نے آپ کے بیٹھے میں رکاوٹ پیدا کی تو جبریل علیہ السلام نے اسے فرمایا: کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہو؟ اللہ کے ہاں ان سے بڑھ کر معزز کسی شخصیت نے تجھ پر سواری نہیں کی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(یہ سن کر) وہ (براق) پسینے سے شرا بور ہوگئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۲۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِئِيلُ بِاصْبِعِهِ فَحَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۹۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا تو اس کے ساتھ پتھر میں سوار خ کر دیا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا۔“

۵۹۲۲: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ التَّفَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى الْبَعِيرُ جُرْجَرَ، فَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ؟)). فَجَاءَهُ، فَقَالَ: ((بِعَيْنِي)) فَقَالَ: بَلْ نَهَبَهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَإِنَّهُ لِأَهْلُ بَيْتِ مَالِهِمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ، قَالَ: أَمَا إِذْ ذَكَرْتُ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ، فَإِنَّهُ شَكِيَ كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقَلَّةَ الْعَلْفِ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَتْ شَجْرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى عَشِيَّتَهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: ((هِيَ شَجْرَةٌ اسْتَأْذَنْتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَذِنَ لَهَا)). قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْخَرِهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَخْرَجَ قَاتِي مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ)). ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثْتَ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۲۶) وقال: (حسن غريب) و الدارمي (۱/ ۱۲ ح ۲۱) ☆ وليد بن أبي ثور:

ضعيف وعباد: مجهول - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۱۳۱) ☆ قتادة مدلس و عنعن -

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۱۳۲) وقال: (غريب) -

بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَبِّيًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. ❁

۵۹۲۲: یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلاتا تھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ”اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟“ وہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے مجھے فروخت کر دو۔“ اس نے عرض کیا، نہیں، ہم اللہ کے رسول! آپ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے ان کی معیشت کا انحصار صرف اسی پر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لے جب تو نے اس کی یہ صورت بیان کی تو اس نے کثرت عمل اور قلت خوراک کی شکایت کی تھی تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے لہذا اسے اجازت دی گئی۔“ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا: ”نکل جا، کیونکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کا رسول ہوں)۔“ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ نے اس عورت سے اس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث فرمایا! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔

۵۹۲۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنَّ ابْنِي بِهِ جَنُونٌ، وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ عَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَدْرَهُ وَدَعَا فَفَعَّ نَعْمَةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجُرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعَى. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. ❁

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے، اور اسے صبح و شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی تو اس نے ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا۔

۵۹۲۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، فَذُتْ خَصْبًا بِالذَّمِّ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: أَدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مُرَّهَا فَلْتَرَجِعْ، فَأَمَرَهَا، فَرَجَعَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳ / ۲۹۵-۲۹۶ ح ۳۷۱۸) و أحمد (۴ / ۱۷۳ ح ۱۷۷۰۸) فيه عبد الله بن حفص: مجهول و عطاء بن السائب: اختلط، رواه عنه معمر وله شواهد ضعيفة عند الحاكم (۲ / ۶۱۸-۶۱۷) و أحمد (۴ / ۱۷۰) وغيرهما۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الدارمي (۱ / ۱۱-۱۲ ح ۱۹) ☆ فيه فرقد السبخي وهو ضعيف۔

((حَسْبِي حَسْبِي))، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ مکہ والوں کے ناروا سلوک سے خون سے رنگین ہو چکے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کو ایک نشانہ دکھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ جبریل علیہ السلام نے آپ کے پیچھے سے ایک درخت دیکھا، اور فرمایا: اسے بلائیں، آپ نے اسے بلایا تو وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر آپ نے کہا: اسے واپس جانے کا حکم فرمائیں، انہوں نے اسے حکم فرمایا تو وہ واپس چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔“

۵۹۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟)) قَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: ((هَذِهِ السَّلْمَةُ)). فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَأَقْبَلَتْ تَحْتَهُ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشْهَدَتْ ثَلَاثًا، أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنبَتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا، جب وہ قریب آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اس نے کہا، آپ جو فرما رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خاردار درخت۔“ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا، وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ کی شان وہی ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے، پھر وہ اپنی اگنی کی جگہ پر چلا گیا۔

۵۹۲۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: ((إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)). فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنْ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ)). فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

۵۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کس طرح پتہ چلے کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کھجور کے اس درخت سے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو پھر ٹھیک ہے)۔“ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے اتر کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ۔“ وہ واپس چلا گیا، اور اعرابی نے اسلام قبول کر لیا۔ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الدارمي (۱/ ۱۲-۱۳ ح ۲۳) [وابن ماجه، (۴۰۲۸) ☆ فيه الأعمش مدلس وعنن -

❁ إسناده حسن، رواه الدارمي (۱/ ۱۰ ح ۱۶) -

❁ سنده ضعيف، رواه الترمذي (۳۶۲۸) ☆ شريك مدلس وعنن وله شواهد ضعيفة -

۵۹۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ ذَنْبٌ إِلَى رَاعِيٍ غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْنَى وَأَسْتَفْرَمَ، وَقَالَ: قَدْ عَمَدْتُ إِلَى رِزْقِ رَزَقِيهِ اللَّهُ أَخَذْتَهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللَّهِ! إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذَنْبٌ يَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذَّنْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٍ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَائِنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَهُ، وَأَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يُخْرَجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحَدَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۵۹۲۷: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے وہاں سے ایک بکری اٹھالی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس کو اس سے چھڑا لیا، راوی بیان کرتے ہیں بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، اور وہاں سرین کے بل بیٹھ گیا اور دم دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی، پھر اس نے کہا: میں نے روزی کا قصد کیا جو اللہ نے مجھے عطا کی تھی اور میں نے اسے حاصل کر لیا تھا، مگر تو نے اسے مجھ سے چھڑا لیا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح کوئی بھیڑیا بولتے ہوئے نہیں دیکھا، بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع نخلستان (مدینہ) میں رہتا ہے، وہ تمہیں ماضی اور حال کے واقعات کے متعلق بتاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص یہودی تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے اس واقعہ کے متعلق آپ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں، قریب ہے کہ آدمی (گھر سے) نکلے، پھر وہ واپس آئے تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان حالات کے متعلق بتائیں جو اس کے بعد اس کے اہل خانہ کے ساتھ پیش آئے ہوں۔“

۵۹۲۸: وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ رضي الله عنها قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَتَدَاوُلُ مِنْ قِصْعَةٍ، مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ، يَتَوْمُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ فَلَنَّا: فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهْنَا وَآشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۲۸: ابو العلاء، سمرہ بن جندب رضي الله عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے دن بھر باری باری تناول کرتے رہے، وہ اس طرح کہ دس کھا جاتے اور دس آجاتے۔ ہم نے کہا: کہاں سے بڑھایا جا رہا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تم کس چیز سے تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ تو اس طرف سے ہو رہا تھا، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۹۲۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حِفَاةٌ فَأَحْمِلُهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَأَكْسِبُهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعِهِمْ)). فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ، فَانْقَلَبُوا

❁ صحیح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۵/ ۸۷ ح ۴۲۸۲) [و أحمد (۲/ ۳۰۶ ح ۸۰۴۹ وسنده حسن)] ☆ وله شاهد عند أحمد (۳/ ۸۳-۸۴) و صححه الحاكم (۴/ ۴۶۷-۴۶۸) و وافقه الذهبي و أصله في سنن الترمذي (۲۱۸۱) و هو حديث صحيح)۔ ❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۳۶۲۵) وقال: حسن صحيح) و الدارمي (۱/ ۳۰ ح ۵۷)۔

وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ، وَانْتَسَوْا وَشَبِعُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
 ۵۹۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدر کے روز تین سو پندرہ صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں تو انہیں سواری عطا فرما، اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں تو انہیں لباس عطا فرما، اے اللہ! یہ بھوک کا شکار ہیں تو انہیں شکم سیر فرما۔“ اللہ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی، آپ واپس آئے تو ان میں سے ہر آدمی کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے، ان کے پاس لباس بھی تھا اور وہ شکم سیر بھی تھے۔

۵۹۳۰: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((انْكُم مَنصُورُونَ وَمَصِيْبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁
 ۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری (دشمن کے خلاف) مدد کی جائے گی، تم مال غنیمت حاصل کرو گے، تم (بہت سے ملک) فتح کرو گے، تم میں سے جو شخص یہ مذکورہ چیزیں پالے تو وہ اللہ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔“

۵۹۳۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةَ مَصْلِيَّةً، ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّرَاعَ، فَآكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ارْقُوعُوا أَيُّدِيكُمْ)) وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: ((سَمِمْتَ هَذِهِ الشَّاةَ؟)). فَقَالَتْ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ((أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي)) لِلذَّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحَنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتُوفِيَ أَصْحَابُهُ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَاسْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ اللَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةَ، وَهُوَ مَوْلَى لَبْنَى بِيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالِدَارِمِيُّ ❁

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دی، پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا، رسول اللہ ﷺ نے دستی لی اور اس سے کھایا، اور آپ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ (کھانے سے) اٹھا لو۔“ آپ نے یہودی عورت کو بلا بھیجا اور فرمایا: ”کیا تو نے اس بکری میں زہر ملائی تھی؟“ اس نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے ہاتھ میں یہ جو دستی ہے اس نے مجھے بتایا ہے۔“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے کہا: اگر تو وہ سچے نبی ہوئے تو یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گی، اور اگر وہ سچے نبی نہ ہوئے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرمادیا اور اسے سزا نہ دی، اور آپ کے جن صحابہ کرام نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے کندھوں کے درمیان چھپنے لگوائے، ابو ہند جو کہ انصار کے قبیلے بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے سینگ اور چھری کے

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۷۴۷)۔ ❁ صحيح، رواه أبو داود (۵۱۱۸) مختصراً جداً ولم يذكر هذا اللفظ وسنده صحيح [أبو داود الطيالسي (۳۳۷) والترمذي (۲۲۵۷)۔] ❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۵۱۰) والدارمي (۳۳/۱ ح ۶۹)۔ ☆ الزهري عن جابر: منقطع "لم يسمع منه" انظر تحفة الأشراف (۲/۳۵۶)۔

ساتھ آپ ﷺ کے چھپنے لگائے تھے۔

۵۹۳۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنه أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأَطْبَقُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بُكْرَةِ أَبِيهِمْ بِطُعْمِهِمْ وَنَعْمِهِمْ، اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيُّ رضي الله عنه: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ارْكَبْ)) فَارْكَبَ فَرَسَالَهُ، فَقَالَ: ((اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ)) فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مُصَلَّاهُ، فَارْكَبَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ حَسِبْتُمْ فَارِسَكُمْ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا حَسِبْنَا فَشُوبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((أَبْشُرُوا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسَكُمْ)). فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ هَذَا الشَّعْبِ، حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ)) قَالَ: لَا، إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِي حَاجَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمته الله

۵۹۳۲: سہل بن حنظلہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، انہوں نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ پچھلا پہر ہو گیا، ایک گھڑ سوار آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ کے اوپر چڑھا ہوں اور میں نے اچانک ہوازن قبیلہ کو دیکھا ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مویشیوں اور اپنے اموال کے ساتھ حنین کی طرف ہی اکٹھے ہو رہے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ”ان شاء اللہ تعالیٰ کل وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟“ انس بن ابی مرثدہ الغنوی رضي الله عنه نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ۔“ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس گھاٹی کی طرف جاؤ حتیٰ کہ تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔“ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، پھر فرمایا: ”کیا تم نے اپنے گھڑ سوار کو محسوس کیا؟“ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے محسوس نہیں کیا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ دوران نماز اس گھاٹی کی طرف التفات فرماتے رہے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، تمہارا گھڑ سوار آ گیا ہے۔“ ہم بھی درختوں کے درمیان اس گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ اچانک آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے عرض کیا، میں چلتا گیا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس گھاٹی کے بلند ترین حصے پر تھا، جب صبح ہوئی تو میں ان دونوں گھائیوں کے اطراف سے ہوا آیا ہوں، لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”کیا رات کے وقت تم (اپنے گھوڑے سے) نیچے اترے تھے؟“ انہوں نے عرض کیا: نماز پڑھنے یا قضائے حاجت

کے علاوہ میں نہیں اتر اسرار اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اس (رات) کے بعد کوئی بھی نیک عمل نہ کرو تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔“

۵۹۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمْرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَدْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَاتِ، فَضَمَّهِنَّ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَاتِ، قَالَ: ((حُذِهِنَّ فَاجْعَلِهِنَّ فِي مَزْوِدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ فِيهِ يَدَكَ فَحُذِهِ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا)). فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْوِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يَفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قِتْلِ عَثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ کھجوریں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں برکت کے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا: ”انہیں لے لو اور انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ لو، جب بھی تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر لے لینا اور انہیں مکمل طور پر باہر نہ نکالنا۔“ میں نے ان میں سے اتنے اتنے وقت کھجور اللہ کی راہ میں عطا کیے، ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے بھی تھے، اور وہ میری کمر سے الگ نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز وہ منقطع ہو کر گر پڑا۔

الْفَضِيلَةُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۹۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَشَاوَرَتْ فُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَتَيْتُوهُ بِالْوَثَاقِ، يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ أَقْتُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ أَخْرِجُوهُ، فَأَطَّلَعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى ذَلِكَ، فَبَاتَ عَلَى رضی اللہ عنہ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى لَجِحَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَثَارُوا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللَّهُ مَكْرَهُمْ، فَقَالُوا: آيِنَ صَاحِبِكَ هَذَا، قَالَ: لَا أَدْرِي، فَاقْتَضَوْا آثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرُّوا بِالْغَارِ، فَرَأَوْا عَلِيًّا بَابِهِ نَسَجَ الْعَنْكَبُوتِ، فَقَالُوا: لَوْ دَخَلَ هَهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسَجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے ایک رات مکہ میں (دار الندوہ میں) مشورہ کیا تو ان میں سے کسی نے کہا جب صبح ہو تو اس کو قید کر دو، ان کی مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، سی نے کہا: نہیں، بلکہ اسے قتل کر دو، اور کسی نے کہا: نہیں، بلکہ اسے (مکہ سے) نکال باہر کرو، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (منصوبے) پر مطلع کر دیا، اس رات علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ آپ غار میں پہنچ گئے، جبکہ مشرکین پوری رات علی رضی اللہ عنہ پر پہرہ دیتے رہے اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ ان پر حملہ آور ہوئے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو علی رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ نے ان کا منصوبہ ناکام بنا

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۳۹) وقال: حسن غريب)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۳۴۸ ح ۳۲۵۱) ☆ فيہ عثمان الجزري بن عمرو بن ساج: فيہ ضعف۔

دیا، انہوں نے پوچھا: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات کا کھوج لگایا، جب وہ پہاڑ پر پہنچے تو ان پر معاملہ مشتبه ہو گیا، وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے، انہوں نے اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا، اور انہوں نے کہا: اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا، آپ ﷺ نے وہاں تین روز قیام فرمایا۔

۵۹۳۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَلُنَا مِنَ الْيَهُودِ)). فَجَمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْهُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَبُوكُمْ؟)) قَالُوا: فُلَانٌ. قَالَ: ((كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ)). قَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ، قَالَ: ((فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟)) قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَحْسِنُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا نَخْلُقُكُمْ فِيهَا أَبَدًا)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا حَمَلَكُمُ عَلَى ذَالِكِ؟)) قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں جتنے یہودی موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرنے لگا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں! ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تمہارا باپ کون تھے؟“ انہوں نے بتایا: فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تمہارا باپ تو فلاں ہے۔“ انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور اچھا کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق دریافت کروں تو تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں، ابو القاسم! اگر ہم نے آپ سے جھوٹ بولا تو آپ سمجھ جائیں گے جس طرح آپ نے ہمارے باپ کے بارے میں (ہمارا جھوٹ) جان لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”جنہمی کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: کچھ مدت کے لیے ہم اس میں جائیں گے، پھر ہماری جگہ تم وہاں آ جاؤ گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہی اس میں ذلیل ہو کر رہو گے، کیونکہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ جواب دو گے؟“ انہوں نے کہا: ہاں، ابو القاسم! آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر ملایا ہے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟“ انہوں نے کہا: ہم نے اس لیے کیا کہ اگر آپ جھوٹے

ہوئے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

۵۹۳۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَحْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَجْرِ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَتَزَلَّ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرِ، فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرِ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَخَبَرَنَا بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۳۶: عمرو بن انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور (خطاب فرمایا) حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کے متعلق ہمیں بیان فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم میں سے زیادہ عالم وہ ہے جو اس خطبے کو ہم میں سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

۵۹۳۷: وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَعْرُوقًا: مَنْ أَدَانَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْجَنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَذْنَتْ بِهِمْ شَجْرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۳۷: معن بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے مسروق سے دریافت کیا جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی؟ انہوں نے بتایا: مجھے تمہارے والد یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق ایک درخت نے اطلاع دی تھی۔

۵۹۳۸: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَرَأَى بِنَا الْهِلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ، فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزَعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعَمْرٍو مَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرِينَا مَصْرَاعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ، يَقُولُ: ((هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)). قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَوْا وَالْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَجَعَلُوا فِي بَنَرٍ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ بَنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بَنُ فُلَانٍ! أَهْلُ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا)). فَقَالَ: عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! كَيْفَ تَكَلَّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرِ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا، میری نظر

❁ رواہ مسلم (۲۵ / ۲۸۹۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۸۵۹) و مسلم (۱۵۳ / ۴۵۰)۔

❁ رواہ مسلم (۷۶ / ۲۸۷۳)۔

تیز تھی، لہذا میں نے اسے دیکھ لیا، اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ اس نے اسے دیکھا ہے، میں عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے؟ وہ اسے نہیں دیکھ پارہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، پھر انہوں نے اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانا شروع کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے موقع پر کفار کے قتل گاہوں کے متعلق ایک روز پہلے ہی بتا رہے تھے: ”کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا، اور کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس جگہ کی نشان دہی فرمائی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا (وہ وہیں وہیں قتل ہوئے تھے) راوی بیان کرتے ہیں، ان سب کو ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”اے فلاں بن فلاں!، اے فلاں بن فلاں! اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے سچا پایا ہے؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ان سے جو کہہ رہا ہوں وہ اسے تم سے زیادہ سن رہے ہیں لیکن وہ مجھے کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے۔“

۵۹۳۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِي فَعُمِيتُ؟)). قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ، قَالَ: ((إِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بغيرِ حِسَابٍ)). قَالَتْ: فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ. ❁

۵۹۳۹: انس بن زید بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری بیماری خطرناک نہیں، لیکن تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب میرے بعد تمہاری عمر دراز ہوگی اور تم اندھے ہو جاؤ گے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب تم بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ راویہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ نے انہیں بصارت عطا فرمائی اور پھر انہوں نے وفات پائی۔

۵۹۴۰: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَالِمَ أَقْلٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجِدَ مِيتًا، وَقَدْ انشَقَّ بَطْنُهُ، وَكَمْ تَقَبَلَهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۵۹۴۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے ذمے ایسی بات لگائی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“ اور آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ آپ نے کسی آدمی کو (کہیں) بھیجا تو اس نے آپ پر

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٤٧٩/٦) ❁ فيه ”نباتة عن حمادة عن أنيسة بنت زيد بن أرقم“ وهن مجهولات و من دونهن ينظر فيه . ❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٢٤٥/٦) ❁ فيه الوازع بن نافع العقبلي: متروك، وقوله: ”من تقول عليّ مالم أقل فليتبوا مقعده من النار“ صحيح متواتر من طرق أخرى -

جھوٹ بولا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی، اسے مردہ پایا گیا، اس کا پیٹ چاک ہو چکا تھا اور زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔ دونوں احادیث کو امام بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔

۵۹۴۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطَعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتَهُ وَصَيفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ، فَفَنِي، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ تَكَلَّهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا، آپ نے اسے ایک وسق جو دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان اس سے کھاتے رہے لیکن جب اس شخص نے وہ ناپ لئے تو وہ ختم ہو گئے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اسے نہ ناپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے ہمیشہ رہتا۔“

۵۹۴۲: وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ: ((أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ، أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ)). فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي أَمْرَاتِهِ، فَاجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِيءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَأَكَلُوا، فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أَخَذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا)). فَارْسَلْتُ الْمَرْأَةَ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي أَرَسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ، وَهُوَ مَوْضِعٌ يَبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ، لِيَشْتَرِيَ لِي شَاةً، فَلَمْ تُوجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى جَارِلِي قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِشَمْنِهَا، فَلَمْ يُوَجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى أَمْرَاتِهِ، فَارْسَلْتُ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النَّبَوَةِ. ❁

۵۹۴۲: عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قبر پر گورکن کو ہدایات دیتے ہوئے سنا: ”اس کے پاؤں کی جانب سے کھلی کرو، اس کے سر کی جانب سے کھلی کرو۔“ جب آپ واپس آئے تو اس (میت) کی عورت کی طرف سے دعوت کا پیغام دینے والا آپ کو ملا تو آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، پھر لوگوں نے (ہاتھ) بڑھایا، انہوں نے کھانا کھایا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے منہ میں لقمہ چباتے ہوئے فرمایا: ”میں ایک ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہے۔“ اس عورت نے اپنے

❁ رواہ مسلم (۹/۲۲۸۱)۔ ❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۳۳۳۲) [وَعْنَهُ] والبيهقي في دلائل النبوة (۶/۳۱۰) ☆ قوله ”داعي امراته“ خطأ من الناسخ أو غيره، والصواب: ”داعي امرأة“ كما في سنن أبي داود وغيره ولو صح فمعناه ”أي داعي امرأة الحافر“ ولا يدل هذا اللفظ إلى ما ذهب إليه البريلوية ومن وافقهم بأن المراد منه ”داعي امرأة الميت“ ولم يأتوا بأي دليل على تحريفهم هذا!-

وضاحتی پیغام میں عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نفع کی طرف، جو کہ بکریوں کی خرید و فروخت کا مرکز ہے، آدمی بھیجا تھا تاکہ وہ میرے لیے ایک بکری خرید لائے، لیکن وہاں نہ ملی تو میں نے اپنے پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا، اس نے ایک بکری خریدی ہوئی تھی، کہ وہ اس کی قیمت کے عوض اسے میری طرف بھیج دے، لیکن وہ (پڑوسی) نہ ملا تو میں نے اس کی عورت کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اسے میری طرف بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔“

۵۹۴۳: وَعَنْ جِرَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ حَبِيشِ بْنِ خَالِدٍ - وَهُوَ أَخٌ أُمِّ مَعْبَدٍ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوا عَلَى خَيْمَتِي أُمِّ مَعْبَدٍ، فَسْتَلَوْهَا لِحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصَيِّبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْتَتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْحَيْمَةِ، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟)) قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْعَنَمِ. قَالَ: ((هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟)) قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((أَتَأْذِينِ لِي أَنْ أَحْلُبُهَا؟)) قَالَتْ: يَا بَنِي أُمَّتٍ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللَّهَ تَعَالَى، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِيهَا، فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا، حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوَيْتَ، وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْيِهِ، حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءُ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْإِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. ❁

۵۹۴۳: حزام بن ہشام اپنے والد سے، وہ اپنے دادا حبیش بن خالد، جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف مہاجر کی حیثیت سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر اور ابو بکر کے زاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ تھے اور ان کی راہنمائی کرنے والے عبداللہ اللیثی تھے، وہ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجور کے متعلق دریافت کیا تاکہ وہ اس سے خرید لیں۔ لیکن انہیں اس کے ہاں کوئی چیز نہ ملی، جبکہ ان کے پاس زاوراہ نہیں تھا اور وہ قحط سالی کا شکار ہو چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی تو فرمایا: ”ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟“ اس نے بتایا کہ یہ لاغر پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جاسکتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ دودھ دیتی ہے؟“ اس نے عرض کیا: یہ اس لائق نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دھولوں؟“ اس نے عرض کیا، میرے والدین قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو ضرور دھولیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا، اس کے تھن کو اپنا دست مبارک لگایا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا، ام معبد کے لیے اس بکری کے بارے میں دعائے خیر فرمائی، اس نے پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا، اور وہ جگالی کرنے لگی، آپ نے ایک برتن منگایا جو ایک جماعت کو آسودہ کر سکتا تھا، اس میں دودھ دھویا اور اتنا دھویا کہ اس پر جھاگ آ گیا، پھر آپ نے ام معبد کو پلایا حتیٰ کہ وہ خوب سیراب ہو گئی،

❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳ / ۲۶۱ ح ۳۷۰۴) وابن عبد البر في الاستيعاب (۴ / ۴۹۵-۴۹۸ مع

الإصابة) [ووضحه الحاكم (۳ / ۹، ۱۰) ووافقه الذهبي] ❁ وللحديث شواهد-

پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ سیراب ہو گئے، پھر آپ نے ان سب کے آخر پر خود پیا، پھر آپ نے اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دھویا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، اس (دودھ) کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا، پھر آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے پاس سے کوچ کر گئے۔

شرح السنہ، ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن الجوزی نے اسے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے، اور حدیث میں طویل قصہ ہے۔

بَابُ الْكِرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۹۴۴: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَادَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَاجَةِ لَهَمَا، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصِيَّةٌ، فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهَمًا حَتَّى مَشِيَ فِي ضَوْءِهَا، حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِأَخَرَ عَصَاهُ، فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما اپنے کسی مسئلہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ شدید تاریک رات میں رات کا کافی حصہ گزر گیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپسی کے لیے روانہ ہوئے، ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی سی لاٹھی تھی، چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے، لیکن جب ان دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں تو دوسرے کے لیے اس کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی، دونوں میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

۵۹۴۵: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أَحَدُ دَعَائِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنَّ عَلَيَّ دِينًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخْوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدَفَنْتُهُ مَعَ آخِرِ فِي قَبْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوہ احد کا وقت آیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: میں اپنے متعلق سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے علاوہ میں اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز شخص کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا، میرے ذمے کچھ قرض ہے اسے ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے، میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔

۵۹۴۶: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنَا سَا فُقَرَاءَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةً فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ)).

❁ رواه البخاري (۳۸۰۵)۔

❁ رواه البخاري (۱۳۵۱)۔

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَشْرَةٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِبَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ أَمْرَاتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنِ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشِيَّتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَآكَلَ وَآكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ لِأَمْرَاتِهِ: يَا أُخْتِ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هَذَا؟ قَالَتْ: وَفَرَّةٌ عَيْنِي! إِنَّهَا الْآنَ لَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَارٍ، فَآكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَنَّهُ آكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجَزَاتِ.

۵۹۴۶: عبد الرحمن بن ابی بکر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفحہ تاج لوگ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے، جس شخص کے پاس چار افراد کا کھانا ہو تو وہ پانچویں کو یا چھٹے کو ساتھ لے جائے۔“ اور ابو بکر رضي الله عنه تین کو ساتھ لے کر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کو ساتھ لے کر گئے، ابو بکر رضي الله عنه نے شام کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا، پھر وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نماز عشاء پڑھ لی گئی، پھر واپس تشریف لے آئے اور وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا، پھر جتنا اللہ نے چاہا رات کا حصہ گزر گیا تو وہ واپس اپنے گھر چلے گئے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ کو آپ کے مہمانوں کے ساتھ آنے سے کس نے روکا تھا؟ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا: انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئیں، وہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عورت نے بھی قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابو بکر رضي الله عنه نے فرمایا: یہ (حلف اٹھانا) شیطان کی طرف سے تھا۔ انہوں نے کھانا منگایا، خود کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا، وہ جو لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھایا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، بیان کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے مروی حدیث ((كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ)) باب المعجزات میں گزر چکی ہے۔

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۹۴۷: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۵۹۴۷: عائشہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں، جب نجاشی فوت ہوئے تو ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ ان کی قبر پر مسلسل روشنی نظر آرہی ہے۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۵۸۱) و مسلم (۱۷۶ / ۲۰۵۷) ۵ حدیث ابن مسعود تقدم (۵۹۱۰)۔

❁ استنادہ حسن، رواه أبو داود (۲۵۲۳)۔

۵۹۴۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا آرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: لَأَنْدَرِي أَنْجَرِدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نَجَرِدُ مَوْتَانَا أَمْ نَعْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ، حَتَّى مَامِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَدَقَنَهُ فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ؟ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَقَامُوا: فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيَذُ لُكُونَهُ بِالْقَمِيصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❀

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ جس طرح ہم اپنے فوت ہونے والے دیگر افراد کے (بوقت غسل) کپڑے اتار دیتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بھی کپڑے اتار دیں یا ہم آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیں، جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند طاری کر دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگنے لگی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے ان سے بات کی مگر صحابہ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا، (اس نے کہا) نبی ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو، وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو اس طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ پر تھی، وہ قمیص کے اوپر پانی گراتے تھے اور آپ کی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔

۵۹۴۹: وَعَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَارِثِ! أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاقْبَلِ الْأَسَدَ، لَهُ بَضْبَصَةٌ، حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنْبِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْسِسِي إِلَيَّ جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۵۹۴۹: ابن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے، یا انہیں قید کر لیا گیا، وہ لشکر کی تلاش میں دوڑنے لگے تو اچانک شیر سے سامنا ہو گیا، انہوں نے فرمایا: ابو الحارث (شیر کی کنیت)! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں، میرے ساتھ یہ یہ مسئلہ بنا ہے، شیر دم ہلاتا ہوا آپ کے سامنے آیا، حتیٰ کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب وہ کہیں سے (خونفک) آواز سنتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا، پھر وہ ان کی طرف آ جاتا حتیٰ کہ وہ لشکر کے ساتھ جا ملے پھر شیر واپس چلا گیا۔

۵۹۵۰: وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: فَحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَحَطًا شَدِيدًا، فَشَكُّوا إِلَيَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: أَنْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوفَى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَفْتٌ، فَمَعَلُوا، فَمَطَرُوا مَطْرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسَمِيَّ عَامَ الْفَتْحِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❀

❀ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۷/ ۲۴۲) [وأبو داود (۳۱۴۱) وابن ماجه (۱۴۶۴) ببعضه وأحمد (۶/ ۲۶۷) (۲۶۸۳۷)]. ❀ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۳۱۳ ح ۳۷۳۲) [وصححه الحاكم (۳/ ۶۰۶) ووافقه الذهبي] ☆ محمد بن المنكدر لم يثبت سماعه من سفينة رضي الله عنه فالسند معلل - ❀ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۴۳-۴۴ ح ۹۳) ☆ فيه عمرو بن مالك النكري، رواه عن أبي الجوزاء وقال ابن عدي: "يحدث عن أبي الجوزاء هذا أيضًا عن ابن عباس قدر عشرة أحاديث غير محفوظة" (الكامل ۱/ ۴۰۱، نسخة أخرى ۲/ ۱۰۸) وهذا جرح خاص فالسند ضعيف معلل -

۵۹۵۰: ابوالجوزاء بیان کرتے ہیں، مدینہ والے شدید قحط کا شکار ہو گئے تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قبر کی طرف دیکھو (جاؤ) اور اس میں سے آسمان کی طرف کچھ سوارخ بنا دو حتیٰ کہ ان پر کوئی پردہ نہ ہو، انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ گھاس اگ آئی اونٹ اس قدر فریہ ہو گئے کہ وہ چربی سے پھول گئے اور اس سال کا نام عام الفتح یعنی (خوشحالی کا سال) رکھا گیا۔

۵۹۵۱: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامَ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤذَنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمَّ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَفَتْ الصَّلَاةُ إِلَّا بِهَمْمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۵۱: سعید بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں، جب حرہ کا واقعہ ہوا تو نبی ﷺ کی مسجد میں تین روز تک اذان ہوئی نہ نماز اور نہ ہی سعید بن مسیب مسجد سے باہر نکل سکے، انہیں نماز کا وقت، نبی ﷺ کی قبر مبارک سے آنے والی مبہمی آواز سے معلوم ہوتا تھا۔

۵۹۵۲: وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۹۵۲: ابوخلدہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو العالیہ سے کہا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس کی وجہ سے ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا، اور اس میں کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

الْفَضَائِلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۹۵۳: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ أَخْذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظَلَمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)). فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْئَلُكَ بِتِنَةٍ بَعْدَ هَذَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةٌ فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ إسناده ضعيف ☆ فيه سعيد بن عبد العزيز: لم يثبت سماعه من سعيد بن المسيب رحمه الله -

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۳۸۳۳) وأخطأ من ضعفه -

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۹۸) ومسلم (۱۳۹، ۱۳۶ / ۱۶۱۰) -

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَأَنَّهُ رَأَاهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ، تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَيَّ بِئْرِ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمْتُهُ فِيهَا، فَوَقَعْتُ فِيهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

۵۹۵۳: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے متعلق اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین حاصل کر لی ہے، سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سن لینے کے بعد بھی ان کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کروں گا؟ مروان نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے باشت بھر زمین ناحق حاصل کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ تب مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔ سعید نے دعا فرمائی: اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی بنا دے اور اسے اس کی زمین میں موت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ فوت ہوئی تو وہ اندھی ہو چکی تھی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہو گئی۔

اور صحیح مسلم میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اس کے ہم معنی روایت ہے کہ انہوں نے اسے بینائی سے محروم دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا، اور وہ کہتی تھی: مجھے سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ گھر کے اس کنویں کے پاس سے گزری جس کے متعلق اس نے ان (سعید رضی اللہ عنہ) سے مقدمہ کیا تھا، وہ اس میں گری اور وہی اس کی قبر بنی۔

۵۹۵۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَيَسْمَا عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ، فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِينَا عَدُوْنَا فَهَزَمُونَا، فَإِذَا بِصَاحِبِ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، فَاسْتَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❀

۵۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا، اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: ساریہ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: امیر المؤمنین! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔

۵۹۵۵: وَعَنْ نُبَيْهَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِضَرْبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيَصْلُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❀

❀ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۳۸۰) ❀ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنن وله طرق عند ابن عساکر (تاریخ دمشق ۲۲/ ۱۸، ۱۹) وغیره وكلها ضعيفة ومرسلة، لا یصح منها شیء وأخطأ من صححه أو حسنه! ❀ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۴۴ ح ۹۵) ❀ في سماع نبیہة بن وهب من كعب نظر و لم یدرك عائشة ایضاً فالسند منقطع۔

۵۹۵۵: عیوبہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اہل مجلس نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا، تو کعب نے فرمایا: ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں، وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اتنے ہی فرشتے اور اتر آتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کرتے ہیں، حتیٰ کہ جب (روز قیامت) آپ ﷺ اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں ہوں گے وہ آپ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

بَابُ هِجْرَةِ أَصْحَابِهِ مِنْ مَكَّةَ وَوَفَاتِهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے ہجرت اور نبی ﷺ کی وفات کا بیان

الْفَصِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۹۵۶: عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَجَعَلَا يُقْرَأُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشْرَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فِي سُورَةٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمَفْصَلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے ہمیں قرآن پڑھانا شروع کیا، پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بیس صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لائے، پھر نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا میں نے انہیں آپ ﷺ کی آمد پر خوش دیکھا، حتیٰ کہ میں نے چھوٹی چھوٹی بچیوں اور بچوں کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، جب آپ تشریف لائے تو میں سورہ الاعلیٰ کے ساتھ مفصل سورتوں میں سے کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۵۹۵۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُوتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)). فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجَبْنَا لَهُ. فَقَالَ النَّاسُ: أَنْظِرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُوتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيْرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو چاہے اپنے لیے پسند کر لے یا پھر وہ اس چیز کو اختیار کر لے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور عرض کیا: ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں! ہمیں ان کی اس حالت پر تعجب ہوا، لوگوں

❁ رواہ البخاري (۴۹۴۱)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۹۰۴) و مسلم (۲/۲۳۸۲)۔

نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، رسول اللہ ﷺ ایک بندے کے متعلق بتا رہے ہیں کہ اللہ نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے یا اس چیز کو پسند کر لے جو اس کے پاس ہے، اور وہ کہہ رہا ہے ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں۔ چنانچہ جس بندے کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ اس بات کو جاننے والے تھے۔

۵۹۵۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ قَتْلِي أُحُدَ بَعْدَ ثَمَانَ سِنِينَ، كَأَلْمُودَعٍ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضَ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَتَهْلِكُوا، كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۵۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد شہدائے احد پر ایسے نماز جنازہ ادا کی جیسے آپ زندوں اور فوت شدہ لوگوں سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا، مجھ سے تمہاری ملاقات حوض پر ہوگی، میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ میں اپنی اس جگہ پر ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے تمہارے متعلق دنیا کا خدشہ ہے کہ تم اس کے متعلق باہم سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔“ اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”تم باہم لڑو گے اور تم بھی اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔“

۵۹۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوِّفِيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: أَخْذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاسْتَدَّ عَلَيَّ، وَقُلْتُ: الْبَيْتُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيْتَنِي، فَأَمَرَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رُكُوءَ فِيهَا مَاءً، فَجَعَلَ يَدْخُلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ)). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ((فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)). حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ❁

۵۹۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی مجھ پر انعام ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں اور میری باری میں وفات پائی اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور اللہ نے آپ کی وفات کے وقت میرے اور آپ ﷺ کے لعاب کو ایک ساتھ جمع کر دیا، (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور رسول اللہ ﷺ مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، میں نے پہچان لیا کہ

آپ سواک پسند کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں اسے آپ کے لیے لے لوں، آپ نے اپنے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے حاصل کیا، لیکن آپ کے لیے اسے چبانا مشکل تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں اسے آپ کی خاطر نرم کر دوں؟ آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے نرم کر دیا، اور آپ کے سامنے چمڑے کا ایک برتن تھا جس میں پانی تھا، آپ اپنے ہاتھ پانی میں داخل فرماتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، موت کی سختیاں ہوتی ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور فرمانے لگے: (اے اللہ!) اعلیٰ ساتھ نصیب فرما۔“ حتیٰ کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور آپ کا دست مبارک جھک گیا۔

۵۹۶۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قَبِضَ أَخَذَتْهُ بَحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ)) فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو نبی (مرض الموت میں) بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا و آخرت کے مابین اختیار دیا جاتا ہے۔“ اور جس مرض میں آپ کی روح قبض کی گئی، اس مرض میں آپ پر بچگی کا سخت حملہ ہوا تھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا، انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ)۔“ میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

۵۹۶۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَآكَرَبَ أَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ عَلَيَّ أَيْبُكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ)). فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَحَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ! مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ. يَا أَبَتَاهُ، إِلَى جِبْرِئِيلَ نَنَعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَخْتُوَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ پر کرب و تکلیف چھانے لگی، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابا جان کو کتنی تکلیف ہے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”آج کے بعد آپ کے ابا جان کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔“ جب آپ وفات پا گئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! آپ نے اپنے رب کے بلاوے پر لیک کہا، ابا جان! آپ جن کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے، ابا جان! ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی موت کی خبر سناتے ہیں، جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انس! تمہارے دل رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لیے کیسے آمادہ ہو گئے؟

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل نانی

۵۹۶۲: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعَبَتِ الْحَبَشَةُ بِحَرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ، حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبِنَا.

۵۹۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی آمد کی خوشی پر اپنے نيزوں کا کھیل پیش کیا۔

اور دارمی کی روایت میں ہے، فرمایا: میں نے اس روز سے، جس روز رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، زیادہ حسین اور زیادہ روشن کوئی دن نہیں دیکھا، اور میں نے اس دن سے، جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی، زیادہ قبیح اور زیادہ تاریک کوئی دن نہیں دیکھا۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: فرمایا: جس روز رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے تو اس سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی، چنانچہ جس دن آپ نے وفات پائی تھی اس سے ہر چیز تاریک ہو گئی تھی، ہم نے اپنے ہاتھ مٹی سے صاف نہیں کیے تھے اور ابھی ہم آپ کی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

۵۹۶۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، قَالَ: ((مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ)). إِذْ فَنُوهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَيْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کی گئی تو آپ کی تدفین کے متعلق صحابہ میں اختلاف پیدا ہو گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی تدفین ہو۔“ تم آپ کو آپ کے بستر کی جگہ پر دفن کرو۔

❁ !سنادہ صحیح، رواہ أبو داود (۴۹۲۳) والدارمی (۱/ ۴۱ ح ۸۹) والترمذی (۳۶۱۸) وقال: صحیح غریب)

☆ سند أبي داود صحیح علی شرط الشيخين وسند الدارمی صحیح وسند الترمذی: حسن -

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۰۱۸) وقال: غریب -

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۵۹۶۴: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبِخ: ((أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ: عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ، وَرَأْسُهُ عَلَى فِخْذِي غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)). قُلْتُ: إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَاحِبِخ فِي قَوْلِهِ: ((أَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْلُهُ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے: ”کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک انہیں ان کا جنتی ٹھکانا نہیں دکھا دیا جاتا ہے، پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب آپ پر موت طاری ہوئی اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر چھت کی طرف اٹھائی، پھر فرمایا: ”اے اللہ! اعلیٰ ساتھ نصیب فرما، میں نے کہا: تب تو آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جان لیا کہ وہ حدیث جو آپ ہمیں بیان کیا کرتے تھے۔ جب کہ آپ صحت مند تھے: ”کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی حتیٰ کہ وہ اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی: ”اے اللہ! اعلیٰ ساتھ نصیب فرما۔“

۵۹۶۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَا لُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرٍ، وَهَذَا أَوْ أَنْ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرما رہے تھے: ”عائشہ! میں نے جو کھانا خیبر کے موقع پر کھایا تھا اس کی تکلیف مسلسل اٹھاتا رہا ہوں، اور یہ وہ وقت آ گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر کی وجہ سے میری شہ رگ کٹ جائے گی۔“

۵۹۶۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفَى الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ)). فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْإِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَوْمُوا عَنِّي)). قَالَ

عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزِيَّةَ كُلَّ الرِّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطْفِهِمْ.

وفى رواية سليمان بن أبي مسلم الأحول، قال ابن عباس: يوم الخميس، وما يوم الخميس؟ ثم بكى حتى بل دمه الحصى، قلت: يا ابن عباس! وما يوم الخميس؟ قال: اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال: ((انثوني بكتف اكتب لكم كتابا لا تصلوا بعده أبدا)). فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع. فقالوا: ماشأته؟! أهرجر؟ استفهموه، فذهبوا يردون عليه، فقال: ((دعوني، ذروني، فالذي أنا فيه خير مما تدعونني إليه)). فأمرهم بثلاث: ((أخرجوا المشركين من جزيرة العرب، وأجيزوا الوفد بنحو ما كنت أجيزهم)). وسكت عن الثالثة، أو قالها فنسيها قال سفیان: هذا من قول سليمان متفق عليه ❁

۵۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الموت کے آثار ظاہر ہونے لگے، تو اس وقت (آپ کے) گھر میں کچھ افراد تھے ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے، تمہارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس پر گھر میں موجود افراد میں اختلاف پڑ گیا، اور وہ جھگڑ پڑے، کوئی کہہ رہا تھا، لاؤ، رسول اللہ ﷺ تمہیں لکھ دیں، اور کوئی وہی کہہ رہا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، چنانچہ جب شور و غوغا اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔“ عبید اللہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ ان کا اختلاف اور شور و شغب رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

اور سلیمان بن ابی مسلم الاحول کی روایت میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا، اور جمعرات کے دن کیا ہوا؟ پھر وہ رونے لگے، اتاروئے کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابن عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اس روز رسول اللہ ﷺ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شانے کی ہڈی دو میں تمہیں تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔“ انہوں نے اختلاف کر لیا، حالانکہ نبی کے ہاں تنازع مناسب نہیں، انہوں نے کہا: ان کی کیا حالت ہے؟ کیا آپ ﷺ (مرض کی وجہ سے) ایسی بات فرما رہے ہیں، انہیں سمجھنے کی کوشش کرو، پھر وہ آپ ﷺ سے بار بار پوچھنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے چھوڑ دو، مجھے میرے حال پر رہنے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے، جس کے لیے تم کہہ رہے ہو، بہتر ہے۔“ آپ ﷺ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی: ”مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، وفد کو اسی طرح عطیات دیتے رہنا جس طرح میں انہیں عطیات دیا کرتا تھا۔“ اور راوی نے تیسری بات نہیں کی یا اس کے متعلق انہوں نے کہا: میں اسے بھول گیا ہوں، سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ (کہنا کہ انہوں نے تیسری بات بیان نہیں کی) سلیمان کا قول ہے۔

۵۹۶۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمَّ أَيْمَنَ

نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أَبْكِي أَنْتِي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلیں ان کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں حضرات نے انہیں کہا: آپ کیوں روتی ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے نہیں رورہی کہ مجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے، میں تو اس لیے رورہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو چکا ہے، ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا، وہ بھی ان کے ساتھ رونا شروع ہو گئے۔

۵۹۶۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَا نَظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا)). ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ)) قَالَ: فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفَذِيكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۵۹۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد میں تھے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی، آپ منبر کی طرف بڑھے اور اس پر جلوہ افروز ہوئے، ہم بھی آپ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی اس جگہ سے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا۔“ راوی بیان کرتے ہیں صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی اس بات کو سمجھ سکے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ زار و قطار رونے لگے، پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، بلکہ ہم آپ پر اپنے والدین، اپنی جائیں اور اپنے اموال قربان کر دیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر وفات تک دوبارہ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے۔

۵۹۶۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: ((نُعَيْتِ إِلَى نَفْسِي)) فَبَكَتْ قَالَ: ((لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِأَحِقِّ بِي)) فَضَحِكْتَ، فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ! أَرَأَيْتَ بِكَ بَكَتِ ثُمَّ ضَحِكْتَ، قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَتِ، فَقَالَ لِي: ((لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِأَحِقِّ بِي)) فَضَحِكْتَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

وَالْفَتْحُ ﴿ وَجَاءَ أَهْلَ الْيَمَنِ، هُمْ أَرْقُ أَفْنِدَةً، وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ﴾. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁
 ۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب سورہ نصر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ”مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔“ وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔“ اس پر وہ ہنس دیں۔ نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ نے انہیں دیکھ لیا تو انہوں نے کہا: فاطمہ! ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا پھر آپ کو ہنستے ہوئے دیکھا، (کیا معاملہ تھا؟) انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے تو اس پر میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”آپ مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔“ تو اس پر میں ہنس دی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کی نصرت اور فتح آگئی۔“ اور اہل یمن آئے، وہ نرم دل ہیں، اور ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔“

۵۹۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَارَأَسَاهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَآنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُكَ وَأَدْعُوكَ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاتَّكَلِيَاهُ! وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، فَلَوْ كَانَ ذَٰلِكَ لَظَلَلْتُ إِخْرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَرْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ أَنَا وَارَأَسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعَهْدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا بَنِي اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے سر پھنسا جا رہا ہے (اور انہوں نے موت کی طرف اشارہ کیا) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ایسی صورت ہوئی (تمہاری موت واقع ہوگئی) اور میں زندہ ہوتا تو میں تمہارے لیے مغفرت طلب کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: افسوس! اللہ کی قسم! میں آپ کے متعلق یہ خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت پسند فرماتے ہیں، اگر ایسے ہو گیا تو آپ اگلے ہی روز کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ میں اپنے سر پھیننے کا اظہار کرتا ہوں، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور ان (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کر دوں، تاکہ کوئی دعویٰ کرنے والا اس کا دعویٰ نہ کرے یا کوئی خواہش رکھنے والا اس کی خواہش نہ رکھے، پھر میں نے کہا: اللہ خود ہی (کسی اور کی خلافت کا) انکار فرمادے گا اور مؤمن (کسی اور کو خلافت سے) دور کر دیں گے۔ یا اللہ (کسی اور کی خلافت) ہٹا دے گا اور مؤمن انکار کر دیں گے۔“

۵۹۷۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةِ مَنْ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجْدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُولُ: وَارَأَسَاهُ! قَالَ: ((بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارَأَسَاهُ!)) قَالَ: ((وَمَا ضَرُّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي، فَعَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ، وَدَفَنْتُكَ؟)) قُلْتُ: لَكَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ! لَوْ فَعَلْتَ ذَٰلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَعَرَسْتُ فِيهِ بَعْضَ

نَسَأْتِكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بَدَىٰ فِي وَجْهِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❊
 ۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ جنازے سے فارغ ہو کر بقیع سے واپس میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا، اور میں کہہ رہی تھی: ہائے درد کی وجہ سے سر پھٹا جا رہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ عائشہ! میں، اور میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔“ فرمایا: ”اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا گئیں تو یہ تمہارے لئے مضرت نہیں کیوں کہ اس صورت میں، میں تمہیں غسل دوں گا، تجھے کفن پہناؤں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔“ میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے متعلق میرا بھی یہی خیال ہے، اگر آپ نے اس طرح (غسل و کفن اور دفن وغیرہ) کیا تو آپ میرے گھر واپس آئیں گے، وہاں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے، (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے، پھر آپ کو تکلیف ظاہر ہوئی جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

۵۹۷۲: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَىٰ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ أَلَا أَحَدُثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَلَىٰ! حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتَاهُ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ، وَتَشْرِيفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ بِسَأَلِكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ، يَقُولُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: ((أَجِدُنِي يَا جِبْرِئِيلُ! مَعْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِئِيلُ! مَكْرُوبًا)). ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ: ذَلِكَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّلَاثِ، فَقَالَ لَهُ: كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ، كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ عَلَىٰ مِائَةِ أَلْفِ مَلِكٍ، كُلُّ مَلِكٍ عَلَىٰ مِائَةِ أَلْفِ مَلِكٍ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ جِبْرِئِيلُ: هَذَا مَلَكٌ الْمَوْتِ: يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَىٰ أَدَمِي قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ أَدَمِي بَعْدَكَ، فَقَالَ: ائِذْنٌ لَهُ، فَأِذْنٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ، فَإِنِ أَمَرْتَنِي، أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبْضَتِي، وَإِنِ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرَكَهُ تَرْكَتُهُ، فَقَالَ: ((وَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، بِذَلِكَ أَمِرْتُ، وَأَمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَىٰ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ اشْتَقَّ إِلَىٰ لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: ((إِمضْ لِمَا أَمَرْتُ بِهِ)) فَقبَضَ رُوحَهُ، فَلَمَّا تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ! إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ قَائِمٍ، فَبِاللَّهِ فَاتَّقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّمَا الْمَصَابُ مِنْ حُرْمِ الثَّوَابِ، فَقَالَ عَلِيُّ: أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❊

۵۹۷۲: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں سے ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور اس

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱ / ۳۷-۳۸ ح ۸۱) [وابن ماجه (۱۶۶۵)] ☆ الزهري مدلس وعنعن-

❊ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۷ / ۲۶۷-۲۶۸) [والشافعي في السنن المأثورة (ص ۳۳۴-

۳۳۵ ح ۳۹۰ رواية الطحاوي عن المزني) والسهمي في تاريخ جرجان (ص ۳۶۳-۳۶۴)] ☆ فيه قاسم بن عبد الله بن

عمر بن حفص: متروك رماه أحمد بالكذب-

نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ابو القاسم ﷺ کی حدیث ہمیں سناؤ، اس آدمی نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! اللہ نے آپ کی تکریم و تعظیم کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کے لیے خاص ہے، وہ آپ سے اس چیز کے متعلق دریافت کرتا ہے، جس کے متعلق وہ آپ سے بہتر جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل! میں اپنے آپ کو معنوم پاتا ہوں، اور جبریل! میں اپنے آپ کو کرب میں محسوس کرتا ہوں۔“ پھر وہ دوسرے روز آئے تو انہوں نے آپ سے یہی کہا، رسول اللہ ﷺ نے وہی جواب دیا جو آپ نے پہلے روز دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے روز آپ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے وہی کچھ کہا جو پہلے روز کہا تھا، اور آپ نے بھی انہیں وہی جواب دیا، اور آخری بار جبریل علیہ السلام کے ساتھ اسماعیل نامی فرشتہ آیا جو ایک لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اور اس کا ہر ماتحت فرشتہ لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے اس (فرشتوں) کے متعلق دریافت کیا، تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ موت کا فرشتہ ہے، وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی ہے نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اجازت دے دیں۔“ اسے اجازت دے دی گئی، اس نے سلام کیا، پھر کہا: محمد! اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کی مجھے اجازت دیں تو میں قبض کر لوں گا، اور اگر آپ نے اجازت نہ فرمائی تو میں اسے قبض نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت کا فرشتہ! کیا تم ایسے کرو گے؟“ اس نے کہا: ہاں، کیونکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی چاہت کا احترام کروں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: محمد! اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، تب نبی ﷺ نے ملک الموت سے فرمایا: ”تمہیں جو حکم دیا گیا اس کی تعمیل کرو۔“ اس نے آپ کی روح قبض کی، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور تعزیت کرنے والے حاضر ہوئے تو انہوں نے گھر کے کونے سے آواز سنی: اہل بیت! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، بے شک اللہ کی کتاب میں ہر مصیبت سے عز و تسلی ہے، ہر ہلاک ہونے والی چیز کا معاوضہ ہے، اور ہر نقصان کا تدارک ہے، اللہ کی توفیق کے ساتھ اللہ سے ڈرو، صرف اس سے امید وابستہ کرو، خسارے والا شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا علی (زین العابدین رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟ وہ حضرت علیہ السلام تھے۔

بَاب

گزشتہ باب کے متعلقات (میراثِ نبوی ﷺ وغیرہ) کا بیان

الْفَضْلِ الْاَوَّلِ

فصل اول

۵۹۷۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةَ وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصِي بِشَيْءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترک میں) کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔

۵۹۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ أَحْيَى جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلْتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهُ، وَأَرَضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی غلام چھوڑا نہ لونڈی، آپ نے اپنا سفید خنجر، اپنا اسلحہ اور کچھ زمین چھوڑی تھی، اور اس (زمین) کو بھی صدقہ قرار دے دیا تھا۔

۵۹۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا ورثہ دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگا، میں نے اپنی ازواجِ مطہرات کے خرچے اور اپنے عاملوں کی ضروریات کے اخراجات کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۶: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَتَاهُ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۷۶: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہماری وراثت نہیں ہوتی، ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا فَبَلَّهَا فَجَعَلَهَا لَهَا فَرَطًا وَسَلْفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَتَّىٰ فَاهَلَكَتْهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَأَقْرَبَ عَيْنِيهِ

❁ رواہ مسلم (۱۸ / ۱۶۳۵)۔

❁ رواہ البخاری (۲۷۳۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۷۶) و مسلم (۵۵ / ۱۷۶۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۲۶) و مسلم (۵۲ / ۱۷۵۹)۔

بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۷۷: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ امت کے افراد پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس (امت) سے پہلے اس کے نبی کی روح قبض فرما لیتا ہے، اور وہ اس (نبی) کو اس (امت) کے لیے اس کے آگے میر منزل اور پیشرو بنا دیتا ہے، اور جب وہ کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو نبی کی زندگی میں اس (امت) پر عذاب نازل فرما کر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ (نبی) ان کی ہلاکت کے منظر کا مشاہدہ کر کے اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔“

۵۹۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلِيَّ أَحَدِكُمْ يَوْمَ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے گا، پھر اگر وہ مجھے دیکھ لے تو یہ اسے اپنے اہل و عیال اور اپنے مال کے ملنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگا۔“

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَ ذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کے ذکر کا بیان

الْفَضْلِ الْاَوَّلَانِ

فصل اول

۵۹۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ، مُسْلِمِهِمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس (دین یا خلافت) کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان (لوگوں) کے مسلمان، قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں، اور ان (عام لوگوں) کے کافر، ان (قریش کے) کافروں کے تابع ہیں۔“

۵۹۸۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ خیر (اسلام) اور شر (کفر) میں قریش کے تابع ہیں۔“

۵۹۸۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ معاملہ (خلافت) قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔“

۵۹۸۲: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّةٌ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے، اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اللہ سے چہرے کے بل اوندھا کر کے ذلیل کر دے گا۔“

۵۹۸۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضِيًّا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۴۹۵) و مسلم (۱۸۱۸ / ۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۱۹ / ۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۰۱) و مسلم (۱۸۲۰ / ۴)۔

❁ رواہ البخاری (۳۵۰۰)۔

﴿قُرَيْشٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بارہ خلیفوں تک اسلام غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”لوگوں کے معاملات صحیح اور درست چلتے رہیں گے جب تک بارہ آدمی ان کے حکمران رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے۔“ ایک اور روایت میں ہے: ”قیامت تک دین قائم رہے گا اور ان پر بارہ خلیفے ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔“

۵۹۸۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَعَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبیلہ غفار جو ہے، اللہ نے انہیں معاف فرمادیا، قبیلہ اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور جو قبیلہ عصبیہ ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

۵۹۸۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ، وَمَزِينَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع قبیلے میرے حمایتی ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔“

۵۹۸۶: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمَزِينَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفِيِّينَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَعَظْفَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۶: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبیلے، بنو تميم اور بنو عامر قبیلوں سے بہتر ہیں، اور وہ دو خلیفوں بنو اسد اور عطفان سے بھی بہتر ہیں۔“

۵۹۸۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ)). قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَذِهِ صِدَقَاتُ قَوْمِنَا)) وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: ((أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۵۹۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بنو تميم کے متعلق جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حصلتیں سنی ہیں، تب سے میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں سے وہ دجال پر سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔“ راوی بیان

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۲۲۲) و مسلم (۱۸۲۱/۷) والروایۃ الثانیۃ: ۱۸۲۱/۶ والروایۃ الثالثۃ: ۱۸۲۲/۱۰۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۱۳) و مسلم (۱۸۷/۲۵۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۱۲) و مسلم (۱۸۹/۲۵۲۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۲۳) و مسلم (۱۹۰/۲۵۳۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۴۳) و مسلم (۱۹۸/۲۵۲۵)۔

کرتے ہیں، ان کے صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔“ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کے کچھ قیدی تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں آزاد کر دو کیونکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔“

الْفَضَائِلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۹۸۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۹۸۸: سعد بن عبد اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قریش کی اہانت کرنا چاہے گا اللہ اس کی اہانت و تذلیل کرے گا۔“

۵۹۸۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ أَذِقْ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نِكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! تو نے (بدرواحزاب میں) قریش کے پہلے افراد کو عذاب میں مبتلا کیا، تو ان کے بعد والوں کو انعام عطا فرما۔“

۵۹۹۰: وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفْرُونَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغْلُونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۹۹۰: ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسد اور اشعر قبیلے اچھے ہیں، وہ میدان جہاد سے فرار ہوتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَزْدُ أَزْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ: يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا، وَيَأْتِيَتْ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۹۹۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ازد قبیلہ زمین پر اللہ کا شکر ہے، لوگ چاہتے ہیں کہ وہ انہیں نیچا دکھائیں لیکن اللہ نے اس بات کا انکار فرما دیا ہے، وہ انہیں رفعت ہی عطا فرماتا ہے، لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی خواہش کرے گا کہ کاش میرا والد ازدی ہوتا اور کاش میری والدہ ازدی ہوتی۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: ثَقِيفٌ، وَبَنِي حَنِيفَةَ،

❁ حسن، رواه الترمذی (۳۹۰۵) وقال: غریب۔

❁ حسن، رواه الترمذی (۳۹۰۸) وقال: حسن صحيح غریب۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذی (۳۹۴۷) وأخطأ من ضعفه۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذی (۳۹۳۷)۔

وَبْنِي أُمِيَّةَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁
 ۵۹۹۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو وہ تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
 ۵۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ثقیف (قبیلے) میں ایک شخص کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔“
 عبد اللہ بن عصمہ نے کہا: کذاب سے مراد مختار بن ابی عبیدہ ہے اور ظالم سے مراد حججاج بن یوسف ہے، ہشام بن حسان نے کہا: حججاج نے جن افراد کو باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

۵۹۹۴: وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: أَسْمَاءُ رضی اللہ عنہا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا: ((أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا)). فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالِكَ إِلَّا إِيَّاهُ. وَسَيَجِيءُ تَمَامَ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّلَاثِ. ❁
 ۵۹۹۳: امام مسلم رضی اللہ عنہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، جب حججاج نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔ رہا کذاب تو ہم نے اسے دیکھ لیا اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہے۔

اور مکمل حدیث تیسری فصل میں آئے گی۔

۵۹۹۵: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَحْرَقْنَا نِبَالَ ثَقِيفٍ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
 ۵۹۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ثقیف قبیلے کے تیروں نے ہمیں جلا کر رکھ دیا ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔“

۵۹۹۶: وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! الْعَنَ حِمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللَّهُ حِمِيرًا، أَفَوَاهُمْ سَلَامًا، وَأَيْدِيَهُمْ طَعَامًا،

❁ اسنادہ ضعیف، رواه الترمذی (۳۹۴۳) ❁ فیہ ہشام بن حسان و الحسن البصری مدلسان و عنعننا۔

❁ صحیح، رواه الترمذی (۲۲۲۰)۔ ❁ رواه مسلم (۲۲۹/۲۵۴۵ و سیاتی: ۶۰۰۳)۔

❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذی (۳۹۴۲) وقال: صحیح غریب) أبو زبیر عنعن و رواه عبدالرحمن بن سابط عن

جابر به مختصراً (مسند احمد: ۳/۳۴۳) و عبدالرحمن لم یسمع من جابر رضی اللہ عنہ۔

وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَاقِ، وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَاقِبُ. ❁

۵۹۹۶: عبد الرزاق، اپنے والد سے، وہ میناء سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا، میرا خیال ہے قیس قبیلے سے تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حمیر قبیلے پر لعنت فرمائیں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ نے اس سے اعراض فرمایا، نیز فرمایا: ”اللہ حمیر پر رحم فرمائے، ان کے منہ سلام کرتے ہیں، ان کے ہاتھ کھانا کھلاتے ہیں، اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف عبد الرزاق کے طریق سے پہنچاتے ہیں، اور اس میناء سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

۵۹۹۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مِمَّنْ أَنْتَ؟)) قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: ((مَا كُنْتُ أُرَىٰ إِنْ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۵۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تم کس قبیلے سے ہو؟“ میں نے عرض کیا، دوس سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نہیں سمجھتا تھا کہ دوس قبیلے کے کسی شخص میں بھلائی ہو۔“

۵۹۹۸: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُبْعِضُنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَبْعِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ؟ قَالَ: ((تُبْعِضُ الْعَرَبَ فَبُعِضُنِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۵۹۹۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”مجھے ناراض نہ کرنا ورنہ تم اپنے دین سے نکل جاؤ گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو کیسے ناراض کر سکتا ہوں، آپ کی وجہ سے اللہ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم عربوں سے دشمنی رکھو گے تو تم مجھ سے دشمنی رکھو گے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹۹۹: وَعَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شِفَاعَتِي، وَلَمْ تَنْلُهُ مَوَدَّتِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرٍ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ. ❁

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عربوں کو فریب دیا تو وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا نہ اسے میری مودت نصیب ہوگی۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۳۹۳۹) ☆ میناء: متروك ورمي بالرفض و كذبه أبو حاتم۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۳۸) وقال: غريب صحيح)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۹۲۷) ☆ قابوس: فيه لين۔

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۳۹۲۸) ☆ حصين بن عمر: متروك۔

بن عمر کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۰۰۰: وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَقْتَرَابِ السَّاعَةِ هَلَكَ الْعَرَبُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۰۰۰: طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام الحریر بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عربوں کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے۔“

۶۰۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَلِكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقِضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)). يَعْنِي الْيَمَنَ، وَفِي رِوَايَةٍ مَوْفُوفًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا أَصْحَحُ. ❁

۶۰۰۱: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خلافت قریش میں ہے، قضاء انصار میں، اذان حبشیوں میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔“ یہ روایت موقوف ہے، امام ترمذی نے اسے روایت کیا، اور فرمایا: اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔

الفَصِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۰۰۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنِ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۶۰۰۲: عبد اللہ بن مطیع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتا ہوئے سنا: ”اس روز کے بعد روز قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔“

۶۰۰۳: وَعَنْ أَبِي نَوْفَلٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَجَعَلْتُ قُرَيْشٍ تَمْرٌ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا حُيَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا حُيَيْبٍ! أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا، أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا، أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا، إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوْمًا وَصَوْلًا لِرَجْمٍ، أَمَا وَاللَّهِ! لَأَمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأَمَّةٌ سَوْءٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: لَأَمَّةٌ خَيْرٌ، ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْفِقَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ عَنْ جُدْعِهِ، فَأَلْقَى فِي قُبُورِ الْيَهُودِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَاتِيَنِي أَوْ لَا بَعَثَنَ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ، قَالَ: فَأَبَتْ، وَقَالَتْ: وَاللَّهِ! لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي، قَالَ: فَقَالَ: أَرُونِي

❁ !سناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۹۲۹) ☆ فيه أم محمد بن أبي رزين: لم أجد من وثقها۔

❁ !سناده حسن، رواه الترمذي (۳۹۳۶)۔

❁ رواه مسلم (۱۷۸۲/۸۸)۔

سَبَيْتِي، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بَعْدَ وَاللَّهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ ذُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَّغْنِي أَنْكَ تَقُولُ لَهُ: يَا بَنَ ذَاتِ النَّطَاقِينَ! أَنَا وَاللَّهِ! ذَاتِ النَّطَاقِينَ، أَمَا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهِ أَرْفَعُ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَاتِ، وَأَمَا الْآخَرُ فَنَطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَعْنِي عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((أَنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَّابًا وَمُبِيرًا))، فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا إِيَّاهُ، قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يَرِ اجْعَلَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۰۰۳: ابو نوفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں، میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینے کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکتے ہوئے) دیکھا، قریشی اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزرتے رہے حتیٰ کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس سے گزرے اور وہاں ٹھہر کر فرمایا: ابو ضیب! تم پر سلام، ابو ضیب! تم پر سلام، ابو ضیب! تم پر سلام، اللہ کی قسم! کیا میں تمہیں اس (خلافت کے معاملے) سے منع نہیں کرتا تھا، اللہ کی قسم! کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ کی قسم! میں تمہیں بہت روزے رکھنے والا، بہت زیادہ قیام کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہی جانتا ہوں، سن لو! اللہ کی قسم! جو لوگ تجھے برا خیال کرتے ہیں حقیقت میں وہ خود برے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے، (جو تمہیں برا سمجھتے ہیں کیا) وہ لوگ اچھے ہیں؟ پھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے گئے، حجاج کو عبد اللہ کا موقف اور ان کی بات پہنچی تو اس نے انہیں بلا بھیجا، ان (عبد اللہ بن زبیر) کو سولی سے اتار دیا گیا اور انہیں یہودیوں کے قبرستان میں ڈال دیا گیا۔ پھر حجاج نے ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ آپ آ جائیں ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہیں بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لائے گا، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے انکار کیا اور کہا، اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی حتیٰ کہ تو اس شخص کو میرے پاس بھیجے جو میرے بالوں سے پکڑ کر مجھے گھسیٹے، راوی بیان کرتے ہیں، حجاج نے کہا: میرے جوتے مجھے دو، اس نے اپنے جوتے پہنے اور تیز تیز چلتا ہوا ان تک پہنچ گیا، اور کہا: بتاؤ! اللہ کے دشمن کے ساتھ میں نے کیسا سلوک کیا؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ تو نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تو (توہین کے انداز میں) اسے ذات الطاقین (دو ازار بندوالی) کا بیٹا کہتا ہے، اللہ کی قسم! میں ذات الطاقین ہوں، ان (ازار بندوں) میں سے ایک کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما کے کھانے کو چوپایوں سے بچانے کے لیے، اور ر ہا دوسرا تو اس سے کوئی بھی عورت بے نیاز نہیں ہو سکتی، سن لو! کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ ”ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہو گا۔“ رہا کذاب تو ہم اسے دیکھ چکے، اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ وہ تم ہی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ ان کے پاس سے چلا گیا اور پھر ان کے پاس دوبارہ نہیں آیا۔

۶۰۰۴: وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَحِي الْمُسْلِمِ قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ

وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لغيرِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁
 ۶۰۰۳: نافع بن عبد الحکم سے روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے پہلے دو آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: لوگوں نے جو کچھ کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کو نکلنے سے کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے لیے یہ چیز مانع تھی کہ اللہ نے مسلمان کو قتل کرنا مجھ پر حرام قرار دیا ہے، ان دونوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ”ان سے قتال کرو حتیٰ کہ فتنہ ختم ہو جائے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ فتنہ (شرک) ختم ہو گیا اور دین خالص اللہ کے لیے ہو گیا، اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑو حتیٰ کہ فتنہ پیدا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔

۶۰۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، وَعَصَتْ وَآبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَآبَاتِ بِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا، اس نے نافرمانی کی اور انکار کیا، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا کریں، لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان کے لئے بددعا کریں گے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں (مسلمان بنا کر) لے آ۔“

۶۰۰۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِفَثَلٍ لِي لَأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۶۰۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی وجہ سے محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی (زبان میں) ہے اور اہل جنت کا کلام عربی میں ہوگا۔“

❁ رواہ البخاری (۴۵۱۳)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۹۷) و مسلم (۱۹۷ / ۲۵۲۴)۔

❁ اسنادہ موضوع، رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (۱۶۱۰، ۱۴۳۳، نسخة محققة: ۱۳۶۴، ۱۴۹۶) [والحاکم (۸۷ / ۴) والعقيلي فی الضعفاء الكبير (۳ / ۳۴۸) ☆ فیہ العلاء بن عمرو الحنفی: کذاب، و علل أخرى۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۶۰۰۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۰۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مد (تقریباً سوا چھ سو گرام) خرچ کرنے کو پہنچ سکتا ہے نہ اس کے نصف مد کو۔“

۶۰۰۸: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَفَعَ- يَعْنِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم- رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تَوَعَّدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۰۰۸: ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، آپ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپ اکثر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ستارے آسمان کی حفاظت کا باعث ہیں، جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان وعدہ کے مطابق ٹوٹ پھوٹ جائے گا، اور میں اپنے صحابہ کی حفاظت کا باعث ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کو ان فتنوں کا سامنا ہوگا جس کا ان سے وعدہ ہے، اور میرے صحابہ میری امت کی حفاظت کا باعث ہیں، جب میرے صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت میں وہ چیزیں (بدعات وغیرہ) آ جائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔“

۶۰۰۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فَنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ مَنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم)).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۷۳) و مسلم (۲۲۲/۲۵۴۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۰۷/۲۵۳۱)۔

اللہ ﷻ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ))، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((بَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْعَثُ مِنْهُمْ الْبُعْثُ، فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّلَاثُ فَيَقَالُ: انظُرُوا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبُعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ: انظُرُوا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

۶۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، انہیں فتح ہوگی، پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی تبع تابعین ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔“

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی پاتے ہو؟ ایک صحابی مل جائے گا تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی، پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو ان سے کہا جائے گا: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ انہیں فتح حاصل ہوگی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر ہوگا، کہا جائے گا: کیا تم ان میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو، ایسا شخص مل جائے گا تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔“

۶۰۱۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ إِنْ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ، وَلَا يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ))، وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ))، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۱۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے، وہ خیانت کریں گے، اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹا پامام ہو جائے گا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ حلف طلب کیے بغیر حلف اٹھائیں گے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۴۹) و مسلم (۲۰۸ / ۲۵۳۲) و الروایة الثانية (۲۰۹ / ۲۵۳۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۵۰) و مسلم (۲۱۴ / ۲۵۳۵) و الروایة الثانية (۲۱۵ / ۲۵۳۵)۔

۶۰۱۱: وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ((ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُجُونُ السَّمَانَةَ)). ❁
 ۶۰۱۱: اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے: ”پھر ایسے لوگ جائنٹین بنیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔“

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۶۰۱۲: عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْرَمُوا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكِذْبُ حَتَّىٰ أَنْ الرَّجُلَ لِيَحْلِفَ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، إِلَّا مَنْ سَرَّهُ بُجُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفِدَىٰ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبَعْدُ، وَلَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ تَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)). ❁ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۶۰۱۲: عمر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے صحابہ کی عزت کرو، کیونکہ وہ تم میں سے سب سے بہتر ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ آدمی حلف طلب کے بغیر حلف اٹھائے گا، گواہی طلب کے بغیر گواہی دے گا، سن لو! جو شخص جنت کے وسط میں مقام حاصل کرنا پسند کرتا ہے وہ جماعت کے ساتھ لگا رہے، کیونکہ منفرد شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور وہ دو افراد سے (ایک کی نسبت) زیادہ دور ہوتا ہے، اور کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ تیسرا ان کا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور اس کی برائی اسے بری لگے تو وہ مؤمن ہے۔“

۶۰۱۳: وَعَنْ جَابِرِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَمَسُّ النَّارَ مُسْلِمًا رَانِيًا أَوْ رَائِيًا مِنْ رَانِيًا)). ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 ۶۰۱۳: جابر رضي الله عنه نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس مسلمان کو، جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا، جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔“

۶۰۱۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اللَّهُ، اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، اللَّهُ، اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّعِذُوهُمْ عَرَضًا مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ إِذَا هُمْ فَقَدْ أَذَانِي، وَمَنْ إِذَا نِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ، وَمَنْ أَذَى اللَّهِ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)). ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۶۰۱۴: عبد اللہ بن مغفل رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے صحابہ رضي الله عنهم کے (حقوق کے) متعلق اللہ سے

❁ رواہ مسلم (۲۱۳ / ۲۵۳۴)۔ ❁ صحیح، رواہ النسائي في الكبرى (۵ / ۳۸۷-۳۸۸ ح ۹۲۲۲-۹۲۲۴)

وعبد بن حميد (۲۳) وله طريق آخر عند الحميدي (۳۲) والترمذي (۲۱۶۵) وقال حسن صحيح غريب)۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۳۸۵۸)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۸۶۲) ☆ عبد الرحمن بن

زيد اختلفوا في اسمه ولم يوثقه غير ابن حبان وهو مجهول الحال ولم يثبت عن الترمذي بأنه قال في حديثه: حسن: وقال

البخاري: فيه نظر (التاريخ الكبير ۵ / ۱۳۱ ت ۳۸۹)۔

بار بار ڈرتے رہنا، میرے بعد انہیں نشانہ مت بنانا، جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے دشمنی رکھی تو اس نے میرے ساتھ دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان سے دشمنی رکھی، جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی، اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی، قریب ہے کہ وہ اس کو (دنیا میں) پکڑ لے۔“

۶۰۱۵: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ)). قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں میرے صحابہ کی مثال اس طرح ہے جس طرح کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے ساتھ ہی بہتر (لذیذ) بنتا ہے۔“

حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا نمک تو جا چکا تو ہم کس طرح سنور سکتے ہیں؟

۶۰۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁ وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ)) فِي بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ.

۶۰۱۶: عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا کوئی صحابی جس سرزمین پر فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ((لا یبلغنی احد)) مروی حدیث باب حفظ اللسان میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۶۰۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہوں تو تم کہو: تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔“

۶۰۱۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴/ ۷۲-۷۳ ح ۳۸۶۳) ☆ فيه إسماعيل بن مسلم المكي وهو ضعيف وفي السند علة أخرى - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۸۶۵) ☆ فيه عثمان بن ناجية: مستور - ۵ حدیث ابن مسعود تقدم (۴۸۵۲) - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۸۶۶) ☆ نصر بن حماد: ضعيف وسيف بن عمر: ضعيف في الحديث و ضعيف في التاريخ على الراجح -

أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلِّ نَوْءٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى)). قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، فَيَأْتِيهِمْ أَقْنَدِيْتُمْ، إِهْتَدَيْتُمْ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے رب سے، اپنے بعد اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق دریافت کیا تو اس نے میری طرف وحی فرمائی: ”محمد! آپ کے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ قوی ہیں، اور ہر ایک کی روشنی ہے، اور جس شخص نے باوجود ان کے اختلاف کے جن پر وہ ہیں، عمل کیا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

❁ ضعیف جدا، رواہ رزین (لم أجده) والخطیب فی الفقیہ و المتفقہ (۱ / ۱۷۷) و فیہ نعیم بن حماد صدوق حسن الحدیث ولكن عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب و أبوه ضعيف، و للحدیث شواهد باطله و مردوده]۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٠١٩: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبِي بَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةَ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّةَ، لَا تُبْقِينَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦٠١٩: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وقت اور مال صرف کرنے کے لحاظ سے ابو بکر کا مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے۔“ اور صحیح بخاری میں لفظ ”ابا بکر“ ہے۔ ”اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں لازماً ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اخوت اسلامی اور اس کی مودت و محبت کافی ہے، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں البتہ ابو بکر کا دروازہ رہنے دو۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا۔“

٦٠٢٠: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٦٠٢٠: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ تمہارے ساتھی کو خلیل بنا چکا ہے۔“

٦٠٢١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَرَضِهِ: ((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ، وَأَخَاكَ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّيَ مُتَمِّنٌ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا وَلَا، وَيَأْتِي اللَّهَ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ: ((أَنَا أُولَى)) بَدَلُ: ((أَنَا وَلَا)) ❁

٦٠٢١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھے فرمایا: ”اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (٣٩٠٤ و الرواية الثانية: ٣٦٥٤) و مسلم (٢/ ٢٣٨٢).

❁ رواه مسلم (٣/ ٢٣٨٣).

❁ رواه مسلم (١١/ ٢٣٨٧).

پاس بلاؤ حتیٰ کہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومن صرف ابوبکر کو ہی قبول کریں گے۔“
اور کتاب الحمیدی میں ((انا ولا)) کی جگہ: ((انا اولی)) کے الفاظ ہیں۔

۶۰۲۲: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ، كَأَنَّهَا تَرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَاتِيْ أَبَا بَكْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو اس نے کسی معاملہ میں آپ سے بات کی تو آپ نے اسے دوبارہ اپنی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، گویا اس سے مراد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وفات تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس آنا۔“

۶۰۲۳: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَاتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)). قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُو هَا)). قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)). فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِيْ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۲۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عائشہ سے۔“ میں نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے۔“ میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر سے۔“ آپ نے کئی آدمی گئے، (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں.....) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، خاموش ہو گیا۔

۶۰۲۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَحَشِيئْتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ کہہ دیں، میں نے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

۶۰۲۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عَمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۵۹) و مسلم (۱۰/۲۳۸۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۵۸) و مسلم (۸/۲۳۸۴)۔

❁ رواہ البخاری (۳۶۷۱)۔

تَرَكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ❁

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عَثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر ہم نبی ﷺ کے صحابہ (کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور ابو داؤد کی روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۶۰۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۰۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ جس شخص نے ہم پر کوئی احسان کیا تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، لیکن انہوں نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے، اس کی جزا روز قیامت اللہ ہی انہیں عطا فرمائے گا۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو خلیل (جگری دوست) بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا، سن لو! تمہارا صاحب، اللہ کا خلیل ہے۔“

۶۰۲۷: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

۶۰۲۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

❁ رواه البخاري (۳۶۹۷) وأبو داود (۴۶۲۸) - ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذی (۳۶۶۱) وقال: حسن غریب) وابن ماجه (۹۴) ☆ داود بن یزید ضعیف و له طریق آخر عند ابن ماجه (۹۴) و فيه الأعمش مدلس وعنن - ❁ **صحیح**، رواه الترمذی (۳۶۵۶) وقال: صحیح غریب) [و أصله فی البخاری (۳۶۶۸)] - ❁ **إسناده ضعیف**، رواه الترمذی (۳۶۷۰) وقال: حسن صحیح غریب) ☆ کثیر النواء: ضعیف و جمیع بن عمیر: ضعیف رافضی -

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم میرے غار کے ساتھی ہو، اور حوض پر میرے ساتھی ہو گے۔“

۶۰۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو بکر کی موجودگی میں کسی اور شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کی امامت کرائے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۳۰: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَصَدَّقَ، وَوَأَفَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟)). فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟)). فَقَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، اس وقت میرے پاس مال بھی تھا، میں نے (دل میں) کہا: اگر ہو سکا تو میں آج ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جاؤں گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟“ میں نے عرض کیا: اتنا ہی (یعنی نصف) ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا اثاثہ لے کر حاضر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) چھوڑ کر آیا ہوں، میں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کسی چیز میں ان سے کبھی بھی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

۶۰۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ)). فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ (عتیق اللہ) ہیں۔“ اس روز سے ان کا نام (لقب) عتیق رکھ دیا گیا۔

۶۰۳۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبُقَيْعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، پھر ابو بکر کو، پھر

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۳۶۷۳) ☆ فیہ عیسیٰ بن میمون: ضعیف - ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۳۶۷۵) وقال: حسن صحیح) و أبو داود (۱۶۷۸) - ❁ **صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۳۶۷۹) وقال: غریب) ☆ إسحاق بن یحییٰ بن طلحة ضعیف وللحدیث شاهد عند ابن الأعرابی فی المعجم (۴۰۹) وسنده صحیح فالحدیث صحیح - ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۳۶۹۲) وقال: حسن غریب) ☆ فیہ عاصم بن عمر العمری: ضعیف۔

عمر کو پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع کیے جائیں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ میں حرمین کے درمیان جمع کیا جاؤں گا۔“

۶۰۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي)). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۶۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ لیتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! ابو بکر! میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تم ہی تو ہو۔“

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۰۳۴: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنْ عَمَلِي كُلُّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ، وَكَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ، أَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْغَارِ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ! لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخَلَ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ، وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُفْبًا، فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِيَ مِنْهُ اثْنَانِ فَالْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلَدَغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكَ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَقَطَ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ!؟)) قَالَ: لُدِغْتُ، فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي، فَتَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَقَصَ عَلَيْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ، وَأَمَّا يَوْمُهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِزْتَدَّتْ الْعَرَبُ وَقَالُوا: لَا نُودَى زَكْوَةٌ فَقَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! تَأَلَّفَ النَّاسَ وَارْتَفَقَ بِهِمْ، فَقَالَ لِي: أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَارِجٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ أَنَّهُ قَدْ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ ابْتِقَاصًا وَأَنَا حَيٌّ. رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۶۰۳۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو وہ رو پڑے اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے عمل ان کے ایام میں سے ایک یوم اور ان کی راتوں میں سے ایک رات کی مثل ہو جائیں، رہی ان کی رات، تو وہ رات جب

❁ !سنادہ ضعیف، رواہ ابو داود (۴۶۵۲) ☆ فیہ ابو خالد مولی آل جعدة: مجهول۔

❁ !سنادہ ضعیف جدًا، رواہ رزین (لم أجده) [والبیہقی فی دلائل النبوة (۲/ ۴۷۷)] ☆ فیہ فرات بن السائب عن

میمون بن مهران، و الفرات هذا ضعیف جدًا متروک۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار کی طرف سفر کیا تھا، جب وہ دونوں وہاں تک پہنچے تو ابو بکر نے عرض کیا، اللہ کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے داخل ہو جاؤں، تاکہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس کا نقصان مجھے پہنچے آپ اس سے محفوظ رہیں، وہ اس میں داخل ہوئے، اسے صاف کیا، اور انہوں نے اس کی ایک جانب سوراخ دیکھے، انہوں نے اپنا ازار پھاڑا اور اس سے سوراخوں کو بند کیا، مگر دوسوراخ باقی رہ گئے اور انہوں نے ان پر اپنے پاؤں رکھ دیے، پھر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، تشریف لے آئیں، رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لے آئے اور اپنا سر مبارک ان کی گود میں رکھ کر سو گئے، سوراخ سے ابو بکر کا پاؤں ڈس لیا گیا، لیکن انہوں نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ بیدار نہ ہو جائیں حرکت نہ کی، ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر گرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر! کیا ہوا؟“ انہوں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھے ڈس لیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے لعاب لگایا اور تکلیف جاتی رہی، اور بعد ازاں اس زہر کا اثر ان پر دوبارہ شروع ہو گیا اور یہی ان کی وفات کا سبب بنا، رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی کچھ عرب مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا: ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے، انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے ایک رسی بھی دینے سے انکار کیا تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا: رسول اللہ کے خلیفہ! لوگوں کو ملائیں اور ان سے نرمی کریں، انہوں نے مجھے فرمایا: کیا جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں بزدل ہو گئے ہو، وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، دین مکمل ہو چکا، تو کیا مرے جیتے ہوئے دین کم (ناقص) ہو جائے گا؟

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۶۰۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَلَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عَمْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں محدث (جنہیں الہام ہوتا ہو) ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی شخص (محدث) ہوتا تو وہ عمر ہیں۔“

۶۰۳۶: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَمَنْ فَبَادَرَنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: اضْحَكِ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هَوْلِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرَنَ الْحِجَابَ)). قَالَ عُمَرُ! يَا عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَنَّبْنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ? فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفْظُ وَأَعْلَظُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيهْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجَاغَيْرَ فَجِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَقَالَ: الْحَمِيدِيُّ: زَادَ الْبُرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَضْحَكَكَ.

۶۰۳۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند خواتین (آپ کی ازواج مطہرات) تھیں، وہ آپ سے بلند آواز میں گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ کھڑی ہوئیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں، عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے ان پر تعجب ہے کہ وہ میرے پاس تھیں، جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ فوراً حجاب میں چلی گئیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو، انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ سخت مزاج اور سخت دل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن الخطاب! اور کچھ کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۸۹) و مسلم (۲۳ / ۲۳۹۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۸۳) و مسلم (۲۲ / ۲۳۹۶)۔

شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا مل جاتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔“ اور امام حمیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، برقانی نے ”یا رسول اللہ“ کے الفاظ کے بعد: ”ما أضحك“ ”آپ کو کس چیز نے ہنسایا“ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

۶۰۳۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاذْأَنَا بِالرُّمِيصَاءِ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِنَفَائِهِ جَارِيَةً، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، فَارَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)). فَقَالَ: عُمَرُ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعَلَيْكَ آغَارٌ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابطلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رمیصاء کو دیکھا (نیز) میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ بلال ہیں، میں نے ایک محل دیکھا، اس کے صحن میں ایک لونڈی دیکھی، میں نے پوچھا: ”یہ (محل) کس کے لیے ہے؟“ انہوں نے بتایا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، میں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ میں اسے دیکھ سکوں، لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

۶۰۳۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ، وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ)). قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الَّذِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۳۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کیے گئے ہیں، ان پر قمیصیں تھیں، ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک پہنچتی تھی، کسی کی اس سے چھوٹی تھی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھ پر پیش کیے گئے، ان پر جو قمیص تھی وہ (چلتے وقت) اسے گھسیٹتے تھے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اس سے) دین مراد ہے۔“

۶۰۳۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبْنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى آتَى لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا پیالہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۷۹) و مسلم (۲۰ / ۲۳۹۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۹۱) و مسلم (۱۵ / ۲۳۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۸۱) و مسلم (۱۶ / ۲۳۹۱)۔

لایا گیا تو میں نے پی لیا حتیٰ کہ سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا، پھر میں نے اپنے سے بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا: ”صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علم۔“

۶۰۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا ذَلُوقٌ؟ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنْوَبًا أَوْ ذَنْوَبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ عَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّ أَرَعَ عَقْرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنِ)). ❁

۶۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، جس قدر اللہ نے چاہا میں نے اس سے پانی نکالا، پھر ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے اسے حاصل کر لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ ان کے ضعف کو معاف فرمائے، پھر وہ (ڈول) بڑے ڈول میں بدل گیا، اور عمر بن خطاب نے اسے پکڑ لیا، میں نے ایسا طاقت ور آدمی نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ڈول کھینچتا ہو، حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کیا۔“

۶۰۴۱: وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَرَبًا، فَلَمَّ أَرَعَ عَقْرِيًّا يَفْرِي قَرِيَّةً، حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطْنِ)). مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۰۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر ابو بکر کے ہاتھ سے ابن خطاب نے اسے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں بڑا ہو گیا، میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کرتا ہو، حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو بھی حوض سے سیراب کیا۔“

الفصل الثانی

فصل ثانی

۶۰۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر جاری فرما دیا ہے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۶۴) و مسلم (۲۳۹۲ / ۱۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۱۹) و مسلم (۲۳۹۳ / ۱۹)۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۶۸۲) وقال: حسن صحیح غریب۔

۶۰۴۳: وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَبِي دَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ)). ❁
 ۶۰۴۳: اور ابو داؤد کی روایت میں جو کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ”اللہ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس کے ذریعے وہ بولتے ہیں۔“

۶۰۴۴: وَعَنْ عَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁
 ۶۰۴۴: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے کہ تسکین بخشنے والا کلام عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔

۶۰۴۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). فَأَصْبَحَ عُمَرُ، فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْلَمَ، ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁
 ۶۰۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسلام کو ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔“ صبح ہوئی تو عمر پہلے پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اسلام قبول کیا، پھر آپ نے مسجد میں علانیہ نماز ادا فرمائی۔

۶۰۴۶: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ! يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۰۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخصیت ہے! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! اگر آپ نے یہ بات کی ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”عمر سے بہتر شخص کوئی نہیں جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۴۷: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّكُمْ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۰۴۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔“

❁ صحیح، رواہ ابو داؤد (۲۹۶۲)۔ ❁ صحیح، رواہ البیہقی فی دلائل النبوة (۶/۳۶۹-۳۷۰) (و عبد اللہ بن أحمد (۱/۱۰۶ ح ۸۳۴ و سندہ حسن) و عبد الرزاق (۱۱/۲۲۲ ح ۲۰۳۸۰) و البغوي في شرح السنة (۱۴/۸۶ ح ۳۸۷۷) و للحدیث طرق كثيرة عند أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة (۳۱۰، ۵۲۲، ۵۲۳، ۶۰۱، ۶۱۴، ۶۳۴، ۷۰۷، ۷۱۱) و غیرہ فالحدیث صحیح]۔ ❁ ضعیف، رواہ أحمد فی فضائل الصحابة (۱/۲۴۹-۲۵۰ ح ۳۱۱) [و الترمذی (۳۶۸۳) و قال: غریب) و سندہ ضعیف] ☆ سندہ ضعیف جداً، نضر بن عبد الرحمن الخزاز أبو عمر: متروک۔ و روى الترمذی (۳۶۸۱) بسند حسن عن ابن عمر أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”اللهم اعز الإسلام بأحب هذه الرجلين إليك: بأبي جهل أو بعمر بن الخطاب“ و قال: ”هذا حديث حسن صحيح“ و هو یغنی عنه۔
 ❁ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۶۸۴) ☆ فیہ عبد اللہ الواسطی: ضعیف و شیخہ: مجهول و الحدیث ضعفہ الذہبی جداً بقوله: ”والحدیث شبه الموضوع“۔ ❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۶۸۶)۔

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۴۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَعَاذِرِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذَّفِّ وَأَتَعْنَى، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي، وَلَا فَلَآ)) فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَأَلْقَتِ الذَّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَابِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتِ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الذَّفَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ❁

۶۰۴۸: بریدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لئے تشریف لے گئے، جب آپ واپس ہوئے تو ایک سیاہ فام عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذرمانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور غزل پڑھوں گی، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اگر تو نے نذرمانی تھی تو پھر دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تو پھر نہیں۔“ وہ بجانے لگی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، وہ (ان کے آنے پر) بجاتی رہی، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بجاتی رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے رکھ لی اور اس پر بیٹھ گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ دف بجاتی رہی، ابو بکر آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر علی آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی، عمر جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دی۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۶۰۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَعَطًا وَصَوْتَ صَبِيَانٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاذَا حَبِشِيَّةٌ تَرْفُنُ وَالصَّبِيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَتْ: ((يَا عَائِشَةُ! تَعَالِي فَانظُرِي)). فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لِحْيِي عَلَى مَنْكَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: ((أَمَا شَبِعْتِ؟ أَمَا شَبِعْتِ؟)) فَجَعَلْتُ أَقُولُ: لَا، لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَارْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ قَرُؤُوا مِنْ عُمَرَ)). قَالَتْ: فَرَجَعْتُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی خاتون رقص کر رہی تھی اور بچے اس کے ارد گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! آؤ اور دیکھو۔“ میں آئی تو میں نے اپنے جڑے (چہرہ) رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر رکھ دیئے اور میں آپ کے کندھے

اور سر کے درمیان سے اسے دیکھنے لگی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تم سیر نہیں ہوئی، کیا تم سیر نہیں ہوئی؟“ میں کہنے لگی نہیں، تاکہ میں آپ کے ہاں اپنی قدر و منزلت کا اندازہ لگا سکوں، اچانک عمرؓ تشریف لے آئے تو سارے لوگ اس (حشیہ) کے پاس سے تتر بتر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے شیاطین جن و انس کو دیکھا کہ وہ عمر کی وجہ سے بھاگ رہے ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں واپس آ گئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٠٥٠: عَنْ أَنَسِ وَابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: وَاقَفْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ. ❁

٦٠٥٠: انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمرؓ نے فرمایا: میں نے تین امور میں اپنے رب سے موافقت کی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لیں؟ اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی: ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک و فاسق قسم کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم فرمادیں، تب اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، اور (ایک موقع پر) نبی ﷺ کی ازواج مطہرات قصہ غیرت (شہد پینے والے واقعہ) پر اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے کہا: ”قریب ہے کہ اس کا رب، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں، تم سے بہتر بیویاں انہیں عطا فرمادے۔“ اسی طرح آیت نازل ہو گئی۔

٦٠٥١: وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَاقَفْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

٦٠٥١: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عمرؓ نے فرمایا: میں نے تین امور میں، اپنے رب سے موافقت کی، مقام ابراہیم کے متعلق، پردے اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

٦٠٥٢: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: فَضَّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعِ بَذَرٍ الْأَسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ، أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ وَبَذَرَهُ الْحِجَابَ، أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحَى يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وَبَدْعُوهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: (اللَّهُمَّ

❁ رواه البخاري (٤٠٢، ٤٤٨٣) [و أحمد (١/٢٣)]-

❁ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٤/٢٣٩٩)-

أَيْدِ الْإِسْلَامِ بِعَمْرٍ) وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ، كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ *
 ۶۰۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار چیزوں کی وجہ سے دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم پہلے سے موجود نہ ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔“ اور ان کا حجاب کے متعلق فرمایا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ وہ پردہ کیا کریں، تو نسیب رضی اللہ عنہا نے انہیں فرمایا: ابن خطاب! کیا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں جبکہ وحی تو ہمارے گھروں میں اترتی ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔“ اور ان کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: ”اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو تقویت فرما۔“ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے (خليفة ہونے کے) متعلق سب سے پہلی انہیں کی رائے تھی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ان کی بیعت کی۔

۶۰۵۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ! مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَيْبِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ *
 ۶۰۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ آدمی میری امت میں سے جنت میں ایک درجہ بلند مقام پر فائز ہوگا۔“ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں وہ آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی ہیں حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔

۶۰۵۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعَضِّ شَأْنِهِ، يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جِنِّ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *
 ۶۰۵۴: اسلم (عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی شخص کو اتنی زیادہ جدوجہد اور سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ یہ فضائل عمر رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئے۔

۶۰۵۵: وَعَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا طَعَنَ عُمَرَ جَعَلَ يَأْتُمُّ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَا كُلَّ ذَلِكَ! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَكِنَّ فَارَقْتَهُمْ لِتَفَارِقْتَهُمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِي عَمِّي، وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِي عَمِّي، وَأَمَا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ! لَوْ أَنَّ لِي طَلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَفَتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *
 ۶۰۵۵: وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا طَعَنَ عُمَرَ جَعَلَ يَأْتُمُّ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَا كُلَّ ذَلِكَ! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَكِنَّ فَارَقْتَهُمْ لِتَفَارِقْتَهُمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِي عَمِّي، وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِي عَمِّي، وَأَمَا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ! لَوْ أَنَّ لِي طَلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَفَتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ *

* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۴۵۶ ح ۳۶۶۲) ☆ فيه أبو نهشل: مجهول و أبو النضر هاشم بن القاسم سمع من المسعودي بعد اختلاطه - * **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۰۷۷ ب) ☆ فيه عطية العوفي ضعيف ومدلس وعبيد الله بن الوليد الوصافي: ضعيف - * رواه البخاري (۳۶۸۷) - * رواه البخاري (۳۶۹۲).

۶۰۵۵: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو وہ تکلیف محسوس کرنے لگے، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ اتنی تکلیف کا کیوں اظہار کر رہے ہیں؟ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اور اسے اچھے انداز میں نبھایا، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ پر راضی تھے، پھر آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، اور ان کے ساتھ بھی خوب رہے، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ پر راضی تھے، پھر آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے، اور آپ ان کے ساتھ بھی خوب اچھی طرح رہے، اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو آپ ان سے بھی اس حال میں جدا ہوں گے کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے، انہوں نے فرمایا: تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور تم نے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور رہی میری گھبراہٹ اور پریشانی جو تم دیکھ رہے ہو تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں فکر مند ہونے کی وجہ سے ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات حاصل کرتا۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ (رضی اللہ عنہما)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

الْفَضِيلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٥٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ أَعْيَى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِجِرَائَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! بَقْرَةٌ تَكَلِّمُ!)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)). وَمَاهُمَا نَمٌ، وَقَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِّنْهَا، فَأَخَذَهَا، فَأَذْرَكَهَا صَاحِبِهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! إِذْ ذُبَّ بِتَكَلُّمِ؟)) فَقَالَ: ((أَوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)) وَمَاهُمَا نَمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦٠٥٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس اثنا میں کہ ایک آدمی گائے ہانک رہا تھا، جب وہ تھک جاتا تو وہ اس پر سوار ہو جاتا، اس نے کہا: ہمیں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا، ہمیں تو کھیت جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا: سبحان اللہ: گائے کلام کرتی ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، اور فرمایا: ”ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا، اس کے مالک نے اسے چالیا اور اسے چھڑ لیا، بھیڑیے نے اسے کہا: جس دن درندے ہی درندے رہ جائیں گے اور اس دن میرے سوا بکریوں کو چرانے والا کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کرتا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

٦٠٥٧: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَبِيرٌ مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((كُنْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَقَعَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَالْتَفَتْتُ فَأَذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧١) و مسلم (١٣/ ٢٣٨٨).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٧٧) و مسلم (١٤/ ٢٣٨٩).

۶۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اور ان کا جنازہ ان کی چار پائی پر رکھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھوں پر رکھ دی، اور وہ کہہ رہے تھے: اللہ آپ رضی اللہ عنہما پر رحم فرمائے، مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا: ”میں، ابو بکر اور عمر تھے، میں، ابو بکر اور عمر نے کلام کیا، میں، ابو بکر اور عمر گئے، میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابو بکر اور عمر باہر نکلے۔“ میں نے جوڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۶۰۵۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكُوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۶۰۵۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والے مقام علیلین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہو، اور ابو بکر و عمر انہی میں سے ہیں، اور وہ کیا خوب ہیں۔“ شرح السنہ، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۰۵۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہوں گے البتہ انبیاء علیہم السلام اور رسول اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔“

۶۰۶۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁

۶۰۶۰: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۶۱: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنی دیر باقی رہوں گا، میرے بعد

❁ سندہ ضعیف، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴/ ۱۰۰ ح ۳۸۹۳) و أبو داود (۳۹۸۷) و الترمذي (۳۶۵۸) وقال: حسن) وابن ماجه (۹۶) ☆ عطية العوفي ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة و روى الطبراني في الأوسط (۷/ ۶ ح ۶۰۰۳) بلفظ ((إن الرجل من أهل علي أهل الجنة كأنه كوكب دري وإن أبا بكر و عمر منهما وأنعمًا)) و سندہ حسن۔ ❁ حسن، رواه الترمذي (۳۶۶۴) وقال: غريب) و للحدث شواهد وهو بها حسن۔ ❁ حسن، رواه ابن ماجه (۹۷)۔ ❁ حسن، رواه الترمذي (۳۶۶۳)۔

تم ابوبکر اور عمر دونوں کی اقتدا کرنا۔“

۶۰۶۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدَ رَأْسِهِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَسَمَّانِ إِلَيْهِ وَيَتَسَمَّى إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اپنا سر نہ اٹھاتا وہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۶۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: ((هَلْ كُنَّا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور ایک آپ کے بائیں طرف تھا، آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۶۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: ((هَذَا نِ السَّمْعُ وَالْبَصْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. ❊

۶۰۶۴: عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: ”یہ دونوں سچ و بصر (کی طرح) ہیں۔“ امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۶۰۶۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَكَهْلٌ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزَيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزَيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❊

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کے آسمان والوں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ہیں۔ آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں، اور زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں۔“

۶۰۶۶: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنْتَ أَنْتَ

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۶۸) ☆ فيہ الحکم بن عطية ضعيف ضعفه الجمهور وروى عنه أبو داود (الطبايسي) أحاديث منكرة (راجع تهذيب التهذيب وغيره)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۶۹) [ابن ماجه (۹۹)] ☆ فيہ سعيد بن مسلمة: ضعيف۔ ❊ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۷۱) ☆ المطلب بن عبد اللہ بن حنطب مدلس وعنن وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (۳/ ۳۶۹ ح ۴۴۳۲) و الخطيب (۸/ ۴۶۰)، فيہ ابن عقيل ضعيف) وغيرهما۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۶۸۰) وقال: حسن غريب) ☆ فيہ تليد: رافضي ضعيف و عطية العوفي شيعي ضعيف مدلس۔

وَأَبُوبَكْرٍ فَرَجَحَتْ أَنْتَ، وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَ هَذَا لَكَ، فَقَالَ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتَى اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۶۰۶۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتر ہے، آپ ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزن کیا گیا تو آپ بھاری رہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر ترازو اٹھالی گئی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ غمگین ہوئے، یعنی اس (خواب) نے آپ کو غمگین کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کا خلافت کی جانب اشارہ ہے، پھر اللہ جسے چاہے گبادشاہت عطا فرمائے گا۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۶۰۶۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❁

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔“ عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۶۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِي فِي لَيْلَةٍ صَاحِبِيَّةٍ إِذْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، عُمَرُ)). قُلْتُ: فَأَيْنَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: ((أَمَّا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةِ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ اچانک میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی آسمان کے ستاروں کے برابر نیکیاں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، عمر۔“ میں نے عرض کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں گئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر کی ساری نیکیاں، ابوبکر کی نیکیوں کے مقابلے میں ایک نیکی کی مانند ہیں۔“

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۲۸۷) وقال: حسن صحيح) وأبو داود (۴۶۳۴) ☆ الحسن البصري مدلس وعنن۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۶۹۴) ☆ عبد اللہ بن عبد القدوس: ضعيف، ضعفه الجمهور وله متابعة ضعيفة مردودة عند الطبراني في الكبير (۱۰/۲۰۶ ح ۱۰۳۴۴) والأعمش مدلس وعنن۔ إن صح السند إليه۔ ❁ إسناده موضوع، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الخطيب في تاريخ بغداد (۷/۱۳۵) وفيه بريه بن محمد: كذاب، حدث عن إسماعيل الصنعاني أحاديث باطلة موضوعة، وقال الخطيب: ”حديث موضوع“۔]

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

الْفَصِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٠٦٩: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ، كَاشِفًا عَن فَخْدَيْهِ- أَوْ سَاقِيهِ- فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَادْنَى لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَادْنَى لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَى ثِيَابَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟)).

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ: ((أَنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ

فِي حَاجَتِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٦٠٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے، اپنے کپڑے درست کیے، جب وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر) چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت نہ کی اور نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت کی نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کیے، (کیا معاملہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟“ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: ”عثمان حیا دار شخص ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی تو ہو سکتا ہے کہ (شرم کے مارے) وہ اپنے کسی کام کے بارے میں اپنی بات مجھے نہ پہنچا سکیں۔“

الفصل الثاني

فصل نانی

٦٠٧٠: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - عُمَانٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦٠٤٠: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں، عثمان ہیں۔“

٦٠٧١: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ. ❁

٦٠٤١: اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی سند قوی نہیں، اور وہ منقطع ہے۔

٦٠٧٢: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَابٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُمَانٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! عَلَيَّ مِائَةٌ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُمَانٌ فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُمَانٌ فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةَ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا عَلَيَّ عُمَانٌ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦٠٤٢: عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ غزوہ تبوک کے لیے آمادہ کر رہے تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سواونٹ مع ساز و سامان اللہ کی راہ میں میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے لشکر کے لیے آمادہ کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کی راہ میں دو سواونٹ مع ساز و سامان میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے ترغیب دلائی تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو عرض کیا، اللہ کی راہ میں تین سواونٹ میرے ذمے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے فرما رہے تھے: ”عثمان نے اس کے بعد جو بھی عمل کیا اس پر کوئی مواخذہ نہیں، عثمان اس کے بعد جو بھی عمل کرے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔“

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (٣٦٩٨) وقال: غریب، لیس إسنادہ بالقوی “إلخ) وانظر الحديث الآتي (٦٠٦٢) ☆ فيه شيخ من بني زهرة: لم أعرفه، وشيخه حارث بن عبدالرحمن بن أبي ذباب لم يدرك طلحة رضي الله عنه (انظر تحفة الأشراف ٤/٢١٢). ❁ **ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (١٠٩) وسنده ضعيف جداً، فيه عثمان بن خالد: متروك الحديث - وانظر الحديث السابق (٦٠٦١). ❁ **سِنْدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (٣٧٠٠) وقال: غریب) ☆ فرقد أبو طلحة مجهول وحديث الترمذی (٣٧٠١) يغني عنه -

۷۰۷۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَشَرَّهَا فِي حَجْرِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حَجْرِهِ وَيَقُولُ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ)). مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۰۷۳: عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے جیش العسرہ تیار فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی جیب میں ایک ہزار دینار لاکر آپ کی خدمت میں پیش کیے اور آپ کی گود میں ڈھیر کر دیے، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی گود میں انہیں الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”عثمان نے جو بھی عمل کیا آج کے بعد وہ اس کے لیے نقصان دہ نہیں۔“ آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا۔

۶۰۷۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ)). فَضَرَبَ بِأُحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام گئے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا، رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ، عثمان رضی اللہ عنہ کی خاطر ان کے اپنی ذات کی خاطر ہاتھوں سے بہتر تھا۔“

۶۰۷۵: وَعَنْ ثُمَامَةَ بِنِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ غَيْرَ بئرِ رُوْمَةَ؟ فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئِرَ رُوْمَةَ يَجْعَلْ دَلْوَهُ مَعَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي، وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةً أَلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي، فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَصَلِّيَ فِيهَا رَكَعَتَيْنِ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي، قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى نَبِيرٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيضِ، فَرَكَضَهُ بِرَجْلِهِ قَالَ: ((اسْكُنْ نَبِيرًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)). قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، شَهِدُوا

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵ / ۶۳ ح ۲۰۹۰۶) والترمذي (۳۷۰۱) وقال: حسن غريب) وصححه الحاكم (۳ / ۱۰۲) ووافقه الذهبي]۔ ❁ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۰۲) وقال: حسن صحيح غريب) ☆ الحكم بن عبد الملك ضعيف و حديث أبي داود (۲۷۲۶) يغيي عنه۔

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّي شَهِيدٌ ، ثَلَاثًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِقُطَنِيُّ ❁

۶۰۷۵: ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت گھر کے پاس تھا، جب عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنے گھر سے) جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو رومہ کنویں کے علاوہ وہاں بیٹھاپانی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص رومہ کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔“ میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو حتیٰ کہ میں سمندری پانی پی رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ مسجد اپنے نمازیوں کے لیے تنگ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص آل فلاں سے زمین کا قطعہ خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔“ میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو، انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تمہیں پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ حبش العصرہ کو میں نے اپنے مال سے تیار کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پہاڑ پر تھے، اور اس وقت ابو بکر، عمر اور میں آپ کے ساتھ تھے، پہاڑ نے حرکت کی حتیٰ کہ زمین پر کچھ ٹکڑے گر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ”پہاڑ ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں؟“ انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے تین بار فرمایا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! انہوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

۶۰۷۶: وَعَنْ مَرْثَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: ((هَذَا يَوْمٌ عَلَيَّ الْهُدَى)) فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❁

۶۰۷۶: مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کے قریب ہونے کا ارشاد فرمایا، اتنے میں ایک آدمی گزرا، اس نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ شخص اس (فتنے کے) دن ہدایت پر ہوگا۔“ میں ان کی طرف گیا، دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان کا چہرہ آپ کی طرف پھیر کر عرض کیا: یہ وہ (آدمی) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا عُثْمَانُ! إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهُ يَمَّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَيَّ خَلَعِهِ فَلَا تَخْلَعَهُ لَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ. ❁

❁ حسن دون قوله ”بئير“، رواه الترمذي (۳۷۰۳) وقال: (حسن) والنسائي (۶/ ۲۳۵-۲۳۶ ح ۳۶۳۸) والدارقطني (۴/ ۱۹۶)۔ ❁ حسن، رواه الترمذي (۳۷۰۴) وابن ماجه (۱۱)۔
❁ صحيح، رواه الترمذي (۳۷۰۵) وقال: (حسن غريب) وابن ماجه (۱۱۲)۔

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عثمان! امید ہے کہ اللہ تمہیں قیص پہنائے گا، اگر وہ تم سے اسے اتروانا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے نہ اتارنا۔“ ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۶۰۷۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَنَّتْهُ فَقَالَ: ((يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا)). لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: ”یہ یعنی عثمان اس میں مظلوم شہید کر دیے جائیں گے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اس کی سند غریب ہے۔

۶۰۷۹: وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِي عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَآنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷۹: ابوسہلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرے کے دن مجھے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور اس پر میں قائم ہوں۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۰۸۰: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ النَّبِيِّ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنَ لَكَ: أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُفِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)). وَأَمَا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيَمْنَى: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، وَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ)). ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَذْهَبُ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۰۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن مویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مصر سے ایک آدمی حج کے ارادے سے آیا تو اس نے کچھ

☆ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۷۰۸) ☆ سنان بن ہارون البرجمی ضعیف ضعفہ الجمهور۔

☆ صحیح، رواہ الترمذی (۳۷۱۱)۔

☆ رواہ البخاری (۳۶۹۸)۔

لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ قریشی ہیں، اس نے کہا: ان میں شیخ (معتبر عالم) کون ہے؟ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس آدمی نے کہا: ابن عمر! میں تم سے کسی چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں، مجھے بتائیں، کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں فرار ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ غزوہ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی وہ موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اللہ اکبر! ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آؤ میں تمہیں واضح کرتا ہوں، رہا ان کا غزوہ احد سے فرار ہونا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انہیں معاف فرمادیا ہے، رہا ان کا بدر سے غائب ہونا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”آپ کے لیے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے مجاہد کے برابر اجر و ثواب ہے اور اس کے برابر آپ کے لیے مال غنیمت میں سے حصہ بھی ہے۔“ رہا ان کا بیعت رضوان کے وقت موجود نہ ہونا، تو اگر مکہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ اسے بھیجتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا: ”یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔“ اور اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: ”یہ عثمان کے لیے ہے۔“ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ (جوابات) اپنے ساتھ لے جانا (اور انہیں یاد رکھنا)۔

۶۰۸۱: وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَنَّ عُثْمَانَ يَتَّعِيرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا: أَلَا نَقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَى أَمْرٍ، فَأَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. ❁

۶۰۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسہلہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے مخفی طور پر کوئی بات کر رہے تھے، اور عثمان رضی اللہ عنہ کارنگ متغیر ہو رہا تھا، جب محاصرے کا دن تھا تو ہم نے کہا: کیا ہم لڑائی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک امر کی وصیت کی ہے اور میں اپنے آپ کو اس کا پابند رکھوں گا۔

۶۰۸۲: وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَحْضُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيَّةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا)) أَوْ قَالَ: ((اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ)). وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۶۰۸۲: ابوجیبہ سے روایت ہے کہ وہ گھر میں داخل ہوئے جبکہ عثمان اس میں محصور تھے، اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، انہیں اجازت مل گئی، وہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنائیاں کی، پھر فرمایا:

❁ صحیح، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۳۹۱) زيادة: ”عن عائشة“ [وابن ماجه (۱۱۳) بدون ذكر عائشة رضي الله عنها] وللحديث شواهد۔

❁ إسناده حسن، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۳۹۳) [واحمد (۲/ ۳۴۴-۳۴۵ ح ۸۵۲۲)۔]

میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف دیکھو گے۔“ یا فرمایا: ”اختلاف اور فتنہ دیکھو گے۔“ کسی نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حکم ہے یا آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم امیر اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑو۔“ اور آپ اس (امیر) کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ امام بیہقی نے دونوں احادیث دلائل النبوة میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ هَوْلَاءِ الثَّلَاثَةِ

ان تینوں کے مناقب کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۶۰۸۳: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ أَحَدًا، وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((أُثْبِتُ أَحَدًا، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے، ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اس نے حرکت کی تو آپ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: ”احد! اٹھ جاؤ، تم پر ایک نبی ہیں، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

۶۰۸۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحَتْ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحَتْ لَهُ، فَإِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَآخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي ((اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ)). فَإِذَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَآخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۸۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کی بشارت دو۔“ چنانچہ میں نے اس شخص کے لیے دروازہ کھول دیا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک آدمی آیا اور اس نے بھی دروازہ کھولنے کا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو، اور اسے بھی جنت کی بشارت سناؤ۔“ چنانچہ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی بشارت سنا دو، ان مصائب کے بعد جن سے ان کا واسطہ پڑے گا۔“ تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بتایا تو انہوں نے اللہ کی حمد

بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ ہی سے مدد رکار ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۶۰۸۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيًّا: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۶۰۸۶: عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَى اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ أَبُو بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنِيْطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا فُتْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا نُوطٌ بَعْضُهُمْ بِيَعْضٍ فَهُمْ وِلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۰۸۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات مجھے خواب میں ایک مرد صالح دکھایا گیا گویا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معلق ہیں، عمر ابو بکر کے ساتھ معلق ہیں، اور عثمان عمر کے ساتھ معلق ہیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: مرد صالح سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں، اور دوسرے جو ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس دین کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

صحیح، رواه الترمذي (۳۷۰۷) وقال: حسن صحيح غريب) [وأصله في صحيح البخاري (۳۶۹۸)].

سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۴۶۳۶) [وصححه الحاكم (۳/ ۷۱-۷۲) ووافقه الذهبي] ☆ الزهري مدلس وعنعن وله شاهد ضعيف تقدم (۶۰۵۷).

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۶۰۸۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۰۸۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۶۰۸۸: وَعَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالَّذِي فَتَقَّ الْحَبَّةَ وَبَرَّ النَّسْمَةَ! إِنَّهُ لَعَهْدَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۰۸۸: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہرزی روح کو پیدا فرمایا! نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔

۶۰۸۹: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ)). فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَوْا عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟)) فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَسْتَكْبِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: ((فَارْسُلُوا إِلَيْهِ)). فَاتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَّأَ حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ

فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: ((أَنْفُذْ عَلَيَّ رِسْلَكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبِرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)). فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ.

۶۰۸۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: ”میں کل ایک ایسے شخص کو پرچم

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۷۰۶) و مسلم (۲۴۰۴ / ۳۰)۔

❁ رواه مسلم (۷۸ / ۱۳۱)۔

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۲۹۴۲) و مسلم (۲۴۰۶ / ۳۴) ۵ حدیث البراء تقدم (۳۳۷۷)۔

عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ فتح عطا فرمائے گا، وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اسے محبوب رکھتے ہیں۔“ چنانچہ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور وہ سب پر امید تھے کہ وہ (پرچم) اسے عطا کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں بلاؤ۔“ وہ آپ کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا تو وہ ایسے شفا یاب ہوئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ ﷺ نے پرچم انہیں عطا فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں ان سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یونہی چلتے رہو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے کیا حقوق ان پر واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمادے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“

اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تو مجھ سے اور میں تم سے ہوں“ باب بلوغ الصغیر میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٠٩٠: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦٠٩٠: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر مؤمن کے دوست ہیں۔“

٦٠٩١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

٦٠٩١: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں جس کا دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔“

٦٠٩٢: وَعَنْ حُبْشَى بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ ❁

٦٠٩٢: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور میری طرف سے کوئی ادائیگی نہ کرے سوائے میرے اور علی کے۔“ ترمذی، اور امام احمد نے اسے ابو جنادہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٩٣: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: أَخِيَتَ

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٧١٢ وقال: غريب). ❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (٤/٣٦٨ ح

١٩٤٩٤) والترمذي (٣٧١٣ وقال: حسن غريب) ☆ وللحديث طريق كثيرة جداً فهو من الأحاديث المتواترة۔

❁ حسن، رواه الترمذي (٣٧١٩ وقال: حسن غريب صحيح) و أحمد (٤/١٦٤ ح ١٧٦٤٥)۔

بَيْنَ أَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُوَاجِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْتَ أَحْيَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❀

۶۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو علی رضی اللہ عنہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ آئے اور عرض کیا: آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے، لیکن آپ نے میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرِ)). فَجَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❀

۶۰۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔“ علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے آپ کے ساتھ تناول فرمایا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۹۵: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❀

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ طلب کیے بغیر مجھے عطا فرمادیتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا ذَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بِأَبْهَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَالَ: رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصَّنَابِحِيِّ، وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ. ❀

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دارحکمت ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔“ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اور انہوں نے فرمایا: بعض راویوں نے اس حدیث کو شریک سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں عن الصنابحی کا ذکر نہیں کیا، اور ہم شریک کے علاوہ یہ حدیث کسی ثقہ راوی سے نہیں جانتے۔

۶۰۹۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَاتَّجَاهَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ

❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۲۰) ☆ حكيم بن جبیر: ضعيف رمي بالشيعة، وجميع بن عمير: ضعيف ضعفه الجمهور۔ ❀ حسن، رواه الترمذي (۳۷۲۱)۔

❀ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۲۲) ☆ عبد اللہ بن عمرو بن ہند لم يسمع من علي رضي الله عنه. وجاء في المستدرک (۳/ ۱۲۵ ح ۴۶۳) قال: ”سمعت علياً رضي الله عنه“ !! ❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۲۳)

☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث وللحديث شواهد ضعيفة۔

نَجَّوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اَنْتَجَيْتَهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ اَنْتَجَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❀
 ۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طائف کے روز رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا: آپ کی اپنے چچا زاد کے ساتھ سرگوشی طویل ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔“

۶۰۹۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((يَا عَلِيُّ! لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنَّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❀
 ۶۰۹۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد میں سے گزرے۔“ علی بن منذر بیان کرتے ہیں، میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا: اس حدیث کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے اور تیرے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں مسجد سے راستے کا کام لے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۹: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَا تَمْتِنِي حَتَّى تَرِيَنِي عَلِيًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❀
 ۶۰۹۹: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا، اس میں علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! مجھے موت نہ دینا حتیٰ کہ تو مجھے علی رضی اللہ عنہ کو دکھا دے۔“

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۱۰۰: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُغِيضُهُ مُؤْمِنٌ)). ❀ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.
 ۶۱۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق شخص علی سے محبت کرے گا نہ مؤمن شخص ان سے دشمنی رکھے گا۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۷۲۶) وَقَالَ: (حَسَنٌ غَرِيبٌ) ☆ أَبُو الزَّبِيرِ مَدْلَسٌ وَعَنْعَنَ -

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۷۲۷) ☆ فِيهِ عَطِيَّةُ الْعَوْفِيِّ: ضَعِيفٌ - ❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(۳۷۳۷) وَقَالَ: (حَسَنٌ) ☆ أُمُّ شَرَاهِيلَ وَ أَبُو الْجَرَّاحِ الْمَهْرِيُّ: مَجْهُولٌ الْحَالُ، لَمْ يُوْتَقِهُمَا غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ -

❀ **ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۶/ ۲۹۲ ح ۲۷۰۴۰) وَ التِّرْمِذِيُّ (۲/ ۳۷۱۷) وَ حَسَنُهُ وَ سَنَدُهُ ضَعِيفٌ (☆) مَسَاوِرُ

الْحَمِيرِيِّ مَجْهُولٌ وَ حَدِيثُ التِّرْمِذِيِّ (۳۷۳۶) وَ مُسْلَمٌ (۷۸) يَغْنِي عَنْهُ -

۶۱۰۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۱۰۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے علی کو برا بھلا کہا تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔“

۶۱۰۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى، أَبْغَضْتَهُ لِيَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي كَيْسَتْ لَهَا)). ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُفْرِطُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَانِي عَلَيَّ أَنْ يُبْهَتَنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۱۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مشابہت ہے، یہودی ان سے دشمنی رکھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ان کی والدہ (مطہرہ) پر تہمت لگاتے ہیں جبکہ نصاریٰ ان سے محبت کرتے ہیں، حتیٰ کہ انہوں نے انہیں ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ حق دار نہیں۔“ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو قسم کے لوگ میرے (حق کے) متعلق ہلاک ہو جائیں گے، افراط سے کام لینے والا محبت وہ میرے متعلق ایسا افراط کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے، اور دشمنی رکھنے والا کہ میری دشمنی اسے اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔

۶۱۰۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((الَسْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)). قَالُوا: بَلَى! قَالَ: ((الَسْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟)) قَالُوا: بَلَى! فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). فَلَقِيَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غدیر خم پر پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے کہ میرا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے کہ میرا ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں جس شخص کا دوست ہوں علی اس کے دوست ہیں، اے اللہ! جو شخص اس کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا، اور جو شخص اس سے دشمنی رکھے تو انہیں دشمن بنا۔“ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو آپ صبح و شام (ہر وقت) ہر مومن اور ہر مومنہ کے دوست بن گئے۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۶/ ۳۲۳ ح ۲۷۲۸۴) [و صححه الحاكم (۳/ ۱۲۱) و وافقه الذهبي] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن. و روى أبو يعلى (۷۰۱۳) من حديث السدي (إسماعيل بن عبد الرحمن) عن أبي عبد الله الجدلي قال: ”قالت أم سلمة: أيسب رسول الله ﷺ على المنابر؟ قلت: و أنى ذلك؟ قالت: ليس يسب علي و من يحبه؟ فأشهد أن رسول الله ﷺ كان يحبه“ و سند حسن - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه [عبد الله] أحمد (۱/ ۱۶۰ ح ۱۳۷۶) ☆ فيه الحكم بن عبد الملك: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/ ۲۸۱ ح ۱۸۶۷۱) من حديث البراء بن عازب رضي الله عنه (☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، و رواه أحمد (۴/ ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲) من طرق عن زيد بن أرقم رضي الله عنه به دون قول عمر رضي الله عنه و المرفوع صحيح -

۶۱۰۴: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهَا صَغِيرَةٌ)). ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَرَوَّجَهَا مِنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۶۱۰۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ تو چھوٹی (کم سن) ہیں۔“ پھر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا تو آپ نے ان کی ان سے شادی کر دی۔

۶۱۰۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسِدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باب علی کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۰۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِي مَنزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، إِنِّيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَإِنْ تَنَحَّحَ انصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۶۱۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جو میرا مقام و مرتبہ تھا وہ مخلوق میں سے کسی اور کا نہیں تھا، میں سحری کے اول وقت (رات کے آخری چھٹے حصے) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو میں کہتا، اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اگر آپ کھانس دیتے تو میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس چلا جاتا، ورنہ میں آپ کے ہاں داخل ہو جاتا۔

۶۱۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ: فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ)) شَكَ الرَّاوي، قَالَ: فَمَا ابْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❁

۶۱۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، اور اس وقت میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھے (موت کے ذریعے) راحت عطا فرما، اور اگر ابھی دیر ہے تو پھر مجھے صحت عطا فرما، اور اگر یہ آرزو آتش ہے تو پھر مجھے صبر عطا فرما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے کیسے کہا ہے؟“ میں نے آپ کو دوبارہ سنا دیا، آپ نے اسے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ”اے اللہ! انہیں عافیت عطا فرما۔“ یا فرمایا: ”اسے شفا عطا فرما۔“ راوی کو اس میں شک ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے تکلیف نہیں ہوئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❁ اسنادہ صحیح، رواہ النسائي (۶/ ۶۲ ح ۳۲۲۳) و السند صحيح على شرط مسلم۔

❁ حسن، رواہ الترمذي (۳۷۳۲)۔

❁ اسنادہ حسن، رواہ النسائي (۳/ ۱۲ ح ۱۲۱۴) [وابن خزيمة (۹۰۲)]۔

❁ اسنادہ حسن، رواہ الترمذي (۳۵۶۴)۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

۶۱۰۸: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْرَاضٍ، فَسَمِي عَالِيًا، وَعُثْمَانُ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان حضرات سے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک خوش رہے، اس امر خلافت کا کوئی شخص زیادہ حق دار نہیں، انہوں نے نام گوائے، علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم۔

۶۱۰۹: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَاءً وَقَفَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۰۹: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمن کے وار سے) بچایا تھا۔

۶۱۱۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟)) يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا،فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے روز فرمایا: ”کون شخص میرے پاس لشکر کی خبر لائے گا؟“

زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کا ایک حواری (مخلص معاون) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔“

۶۱۱۱: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَأْتِي بِنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ؟)) فَانْطَلَقْتُفَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوَيْهِ فَقَالَ: ((فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون شخص بنو قریظہ جائے اور ان کے متعلق خبر میرے پاس

لائے؟“ میں گیا، اور جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا: ”تجھ پر میرے والدین فدا ہوں۔“

❁ رواه البخاري (۳۷۰۰)۔

❁ رواه البخاري (۴۰۶۳)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۴۶) و مسلم (۲۴۱۵ / ۴۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۷۲۰) و مسلم (۲۴۱۶ / ۴۹)۔

۶۱۱۲: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبُوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((يَا سَعْدُ! اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کرتے (یعنی میرے ماں باپ تجھ پہ فدا ہوں) نہیں سنا، کیونکہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعد! تیرا نذری کرو، میرے والدین تم پر قربان ہوں۔“

۶۱۱۳: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں تیر چلانے والا میں پہلا عربی شخص ہوں۔

۶۱۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي)). إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَ أَنَا سَعْدُ، قَالَ: ((مَاجَاءَ بَكَ؟)) قَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ (کسی غزوہ سے واپس) مدینہ آئے تو رات بھر جاگتے رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کاش کوئی مرد صالح میرے لیے پہرہ دیتا، اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز (جھنکار) سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں سعد ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ یہاں کیسے آئے؟“ انہوں نے عرض کیا: میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق خوف سا پیدا ہوا تو میں آپ کے لیے پہرہ دینے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سو گئے۔

۶۱۱۵: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔“

۶۱۱۶: وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلَفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ قَيْلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۶۱۱۶: ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر رسول

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۵۹) و مسلم (۲۴۱۱/۴۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۲۸) و مسلم (۲۹۶۶/۱۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۸۵) و مسلم (۲۴۱۰/۴۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۸۲) و مسلم (۲۴۱۹/۵۳)۔

❁ رواہ مسلم (۲۳۸۵/۹)۔

اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو آپ کے نامزد فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

۶۱۱۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْدَأُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۱۱۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حرا پر تھے کہ پتھر نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔“ اور بعض راویوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اضافہ نقل کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

الْفَضِيلُ الثَّابِتِي

فصل ثانی

۶۱۱۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۱۸: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبد الرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابو عبیدہ (عامر) بن جراح جنت میں ہیں۔“

۶۱۱۹: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❁

۶۱۱۹: ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اسے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۱۲۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَمْرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَبُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَبُهُمْ أَبِي بْنُ كَعْبٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ)). ❁ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ: ((وَأَقْصَاهُمْ عَلِيٌّ))

❁ رواہ مسلم (۵۰ / ۲۴۱۷)۔

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۳۷۴۷)۔ ❁ صحيح، رواه ابن ماجه (۱۳۳)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (۳ / ۲۸۱ ح ۱۴۰۳۵) و الترمذي (۳۷۹۱) ☆ حديث معمر عن قتادة: رواه عبدالرزاق (۱۱ / ۲۲۵ ح ۲۰۳۸۷) وسنده ضعيف لإرساله۔

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ باحیاء عثمان ہیں، علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں، سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں، حلال و حرام کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں، اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور معمر سے قنادہ کی سند سے مرسل روایت ہے، اور اس میں ہے: قضا میں سب سے زیادہ عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں۔“

۶۱۲۱: وَعَنْ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٍ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَفَعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ احد کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزر میں پہنی ہوئی تھیں، آپ ایک چٹان کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ اس پر نہ چڑھ سکے تو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے حتیٰ کہ آپ اس چٹان پر پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”طلحہ نے (جنت کو) واجب کر لیا۔“

۶۱۲۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قُضِيَ نَجْبُهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الشَّهِيدِ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ روئے زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنا عہد نبھا چکا تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو شخص روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔“

۶۱۲۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۲۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۲۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: ((اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيتهُ

❁ حسن، رواه الترمذي (۳۷۳۸) وقال: حسن صحيح غريب۔

❁ ضعيف، رواه الترمذي (۳۷۳۹) وقال: غريب) [وابن ماجه (۱۲۵)] ☆ الصلت بن دينار: متروك وللحديث

شواهد ضعيفة و لم أجد له طريقاً صحيحاً ولا حسناً۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۷۴۱) ☆ فيه عقبه بن علقمة و عبد الرحمن بن منصور العنزى: ضعيفان۔

وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ)) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۶۱۲۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: ”اے اللہ! اس (سعد رضی اللہ عنہ) کو تیرا اندازی میں قوی بنا اور اس کی دعا قبول فرما۔“

۶۱۲۵: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۲۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو تو اس کی دعا قبول فرما۔“

۶۱۲۶: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي)). وَقَالَ لَهُ: ((ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزْوَرِيُّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سعد رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو (فدا ہونے پر) اکٹھا کر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے موقع پر انہیں فرمایا: ”میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تیرا اندازی کرو۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ”قوی ہو جو ان! تیر پھینکو۔“

۶۱۲۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا خَالِي فَلْيُرِنِي أَمْرًا خَالَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا خَالِي)). وَفِي الْمَصَابِيحِ: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) بَدَلًا: ((فَلْيُرِنِي)). ❁

۶۱۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ میرے ماموں ہیں، کوئی مجھے ان جیسا اپنا ماموں دکھائے۔“ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ بنو زہرہ قبیلے سے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ میرے ماموں ہیں۔“ اور مصابیح میں ((فَلْيُرِنِي)) کے بجائے: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) کے الفاظ ہیں۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۱۲۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴ / ۱۲۴ - ۱۲۵ ح ۳۹۲۲) والحاکم (۳ / ۴۹۹ - ۵۰۰) وابن حبان (۲۲۱۵) ☆ فيه إبراهيم بن يحيى الشجري وأبوه ضعيفان وإسماعيل بن أبي خالد مدلس وعن ابن سعد إليه. ❁ **سندہ ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۵۱) ☆ إسماعيل بن أبي خالد مدلس وعن ابن سعد شواهد۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۵۳، ۲۸۲۹) وقال: (حسن صحيح) ☆ فيه سفیان بن عیینة وهو مدلس وعن ابن سعد عن الثقات والضعفاء والمدلسين كما حققته في تخريج الفتن والملاحم، وقوله: ”ارم ايها الغلام الحزور“ سندہ ضعيف و باقي الحديث صحيح بالشواهد۔ ❁ **سندہ ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۵۲) وقال: (حسن) ☆ مجالد ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاکم (۳ / ۴۹۱) وغيره۔

رَضِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْنَا نَعَزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَالْنَا طَعَامَ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقُ السَّمْرِ، وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطًا، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوَاهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۲۸: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں عرب میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی، اور ہماری یہ حالت تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارا کھانا کیکر کا پھل اور کیکر کے پتے ہوتے تھے، اور ہم میں سے ہر شخص بکری کی طرح اجابت (میٹگنیاں) کیا کرتا تھا وہ (خشک ہونے کی وجہ سے) ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی نہیں ہوتی تھیں، پھر یہ وقت آیا کہ بنو اسد میرے اسلام کے متعلق مجھ پر نکتہ چینی کرتے ہیں، اگر ایسے ہو تو میں نامراد ہوا اور میرے عمل برباد ہو گئے، اور وہ (بنو اسد) ان (سعد رضی اللہ عنہ) کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کیا کرتے تھے اور وہ یہ کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔

۶۱۲۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ، وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثَلُثُ الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ اسلام قبول کرنے والا میں تیسرا شخص ہوں، جس دن میں نے اسلام قبول کیا اسی روز دوسرے بھی اسلام میں داخل ہوئے، اور میں سات دن تک اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص ہوں۔

۶۱۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: ((إِنَّ أَمْرَكُمْ مِمَّا يَهْمُنِي مِنْ بَعْدِي، وَلَكِنْ يَصْبِرُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّادِقُونَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بَاعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے تھے: ”میں اپنے بعد تمہارے بارے میں بہت فکر مند ہوں، صبر کرنے والے اور صدیقین ہی ان مشکل معاملات میں تمہارا ساتھ دیں گے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یعنی صدقہ کرنے والے، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سلسبیل سے پلائے، اور ابن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المؤمنین کے لئے ایک باغ وقف کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا تھا۔

۶۱۳۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: ((إِنَّ الَّذِي يَحْتَوُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ)). ❁ رَوَاهُ أَحْمَدُ

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۷۲۸) و مسلم (۲۹۶۶ / ۱۲) - ❁ رواه البخاري (۳۷۲۷)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۷۴۹) وقال: (حسن صحيح غريب)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲۹۹ / ۶) ح ۲۷۰۹۴ [والحاكم (۳/ ۳۱۱)] ☆ محمد بن إسحاق مدلس

وعن محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين وثقه ابن حبان وحده۔

۶۱۳۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص میرے بعد تم پر خرچ کرے گا تو وہ شخص سچا اور احسان کرنے والا ہے، اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے چشمے سلسبیل سے جام پلا۔“

۶۱۳۲: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا، فَقَالَ: ((لَا بُعِثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِينٍ)). فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۳۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجران والے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کسی امین شخص کو ہماری طرف مبعوث فرمانا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف ایسے امین شخص کو بھیجوں گا جو کہ حقیقی معنی میں امین ہوگا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس (امارت) کے خواہش مند تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

۶۱۳۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَنْ نُومِرُ بِكَ؟ قَالَ: ((إِنْ تُوْمِرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ آمِنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تُوْمِرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا آمِنًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمٍ، وَإِنْ تُوْمِرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَائِكُمْ فَاعِلِينَ. تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۱۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کے خلیفہ مقرر فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ابوبکر کو امیر بناو تو تم انہیں امین، دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں قوی امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے، حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ تم انہیں بناؤ گے، تو تم انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔“

۶۱۳۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، وَوَجِبَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيقِي، رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی سے میری شادی کی، دار ہجرت کی طرف مجھے اٹھا کر (اپنے اونٹ پر سوار کر کے) لے گئے، غار میں میرے ساتھ رہے، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا۔ اور عمر پر رحم فرمائے، وہ حق فرماتے ہیں خواہ وہ کڑوا ہو، حق گوئی نے انہیں تنہا چھوڑ دیا اس لیے ان کا کوئی دوست نہیں، اللہ عثمان پر رحم فرمائے، فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں، اللہ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! وہ جہاں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہی رہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۴۵) و مسلم (۲۴۲۰/۵۵)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۱/۱۰۹ ح ۸۵۹) ☆ فیہ ابو إسحاق السبعی مدلس وعنعن۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۷۱۴) ☆ فیہ مختار بن نافع: ضعيف۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے مناقب کا بیان

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۶۱۳۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ

نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

۶۱۳۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ

ابْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ،

ثُمَّ قَالَ: ((أِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صبح کے وقت نبی ﷺ نکلے اس وقت آپ پر کالے بالوں سے بنی ہوئی نقش دار چادر تھی،

اس دوران حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے ساتھ اس (چادر) میں داخل فرمایا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ

نے انہیں بھی داخل فرمایا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں بھی

داخل فرمایا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ صرف یہی چاہتا ہے، اے اہل بیت! کہ وہ تم سے گناہ کی گندگی دور فرما

دے اور تمہیں مکمل طور پر پاک صاف کر دے۔“

۶۱۳۷: وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَوَفَّى إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ

الْبَخَارِيُّ. ❁

۶۱۳۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر ابراہیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے

لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔“

۶۱۳۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا -أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ- عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهَا قَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَهَا، ثُمَّ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى

❁ رواه مسلم (۳۲ / ۲۴۰۴)۔

❁ رواه مسلم (۶۱ / ۲۴۲۴)۔

❁ رواه البخاري (۱۳۸۲)۔

حُزْنَهَا سَارَاهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَاكَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوَفِّيَ، قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ: أَمَا الْآنَ فَتَنَعَم، أَمَا جِئِن سَارَنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: ((أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعَمَ السَّلْفِ أَنَا لَكَ)). فَبَكَيْتُ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟)). وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْهِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوْلُ أَهْلِ بَيْتِهِ اتَّبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کی خدمت میں حاضر تھیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، وہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئیں، جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ”پیاری بیٹی! خوش آمدید۔“ پھر آپ نے انہیں بٹھا لیا، پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ نے ان کا غم دیکھا تو آپ نے دوسری مرتبہ ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس دیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ ﷺ نے تمہارے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی، جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے اس حوالے سے میں آپ کو قسم دے کر پوچھتی ہوں کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اب ٹھیک ہے، جہاں تک اس پہلی سرگوشی کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ ”جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے جبکہ اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ وقت پورا ہو چکا ہے، تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، اور میں تمہارے لیے بہترین کارواں ہوں۔“ لیکن جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا: ”فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم اہل جنت کی خواتین یا مومنوں کی خواتین کی سردار ہوں گی؟“ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ اسی تکلیف میں ان کی روح قبض کی جائے گی تو اس پر میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ کے پیچھے آؤں گی، تو اس پر میں ہنس پڑی۔

۶۱۳۹: وَعَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَعْضَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَعْضَبَهَا أَعْضَبَنِي)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((يُرِيئُنِي مَا رَأَيْتُهَا، وَيُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۶۱۳۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو چیز اسے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے، وہی چیز مجھے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے اور جو چیز اسے ایذا پہنچاتی ہے وہی چیز مجھے ایذا پہنچاتی ہے۔“

۶۱۴۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعَى: حُمَاً، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَاجِيبْ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ)). فَحَثَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَيَّ الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَيَّ الضَّلَالَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۱۴۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی جگہ پر خم نامی مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا: ”اما بعد! لوگو! سنو! میں بھی انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کی بات قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔“ آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کے متعلق ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ”(دوسری چیز) میرے اہل بیت، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں، اپنے اہل بیت کے متعلق میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے، اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔“

۶۱۴۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيَّ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا کرتے تھے تو یوں کہتے تھے: ذوالجناحین (جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب) کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔

۶۱۴۲: وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيَّ عَاتِقِهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاحِبِّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۴۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔“

❁ رواہ مسلم (۳۷ / ۲۴۸)۔

❁ رواہ البخاری (۳۷۰۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۴۹) و مسلم (۵۸ / ۲۴۲۲)۔

۶۱۴۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى آتَى خَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((أَتَمُّ لُكْعُ أُمَّ لُكْعُ؟)) يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاحِبِّهِ، وَاحِبِّ مَنْ يُحِبُّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۴۳: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، دن کے کسی حصے میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ فاطمہ رضي الله عنها کے گھر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ یعنی حسن ہے؟“ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو گلے لگایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما۔“

۶۱۴۴: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۴۴: ابو بکرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جبکہ حسن بن علی رضي الله عنهما آپ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ ان حسن رضي الله عنه کی طرف توجہ فرماتے، اور فرماتے: ”بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“

۶۱۴۵: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلًا عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةَ: أَحْسِبُهُ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَنِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُمَا رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۴۵: عبدالرحمن بن ابی نعیم بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما سے اس وقت سنا جب ان سے کسی آدمی نے محرم (حالات احرام والے شخص) کے متعلق مسئلہ دریافت کیا، شعبہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ پوچھ رہا تھا (اگر محرم) کبھی مار دے (تو اس پر کیا کفارہ ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: اہل عراق کبھی (مارنے) کے متعلق مجھ سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”وہ دونوں (حسن و حسین رضي الله عنهما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

۶۱۴۶: وَعَنْ أَنَسِ رضي الله عنه قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدًا شَبَّهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ رضي الله عنه أَيْضًا: كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۲۲) و مسلم (۵۷ / ۲۴۲۱)۔

❁ رواه البخاري (۲۷۰۴)۔

❁ رواه البخاري (۳۷۵۳)۔

❁ رواه البخاري (۳۷۵۲، ۳۷۴۸)۔

۶۱۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا: وہ رسول اللہ ﷺ سے ان سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

۶۱۴۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ضَمَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((عَلِّمَهُ الْكِتَابَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا: ”اے اللہ! اسے حکمت کی تعلیم عطا فرما۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اسے کتاب کی تعلیم عطا فرما۔“

۶۱۴۸: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هَذَا؟)) فَأَخْبَرَ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ فَفِّهْهُ فِي الدِّينِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے طہارت کے لیے پانی رکھ دیا، چنانچہ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا: ”یہ کس نے رکھا تھا؟“ آپ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔“

۶۱۴۹: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا)). ❁

۶۱۴۹: وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيَقْبِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْبِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرَ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمَّهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
۶۱۴۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مجھے اور حسن کو پکڑ کر فرماتے: ”اے اللہ! ان سے محبت فرما کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیتے پھر انہیں ملا کر فرماتے: ”اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں ان پر شفقت و رحمت فرماتا ہوں۔“

۶۱۵۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِيمَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواه البخاري (۳۷۵۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۱۴۳) و مسلم (۲۴۷۷ / ۱۳۸)۔

❁ رواه البخاري (۳۷۳۵) و الرواية الثانية، رواها البخاري (۶۰۰۳)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۷۳۰) و مسلم (۲۴۲۶ / ۶۳) و الرواية الثانية: (۲۴۲۶ / ۶۴)۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ: ((أَوْصِيكُمْ بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ)).

۶۱۵۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تو اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا، کچھ لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ لائق تھا اور وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔“ اور صحیح مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے: ”میں اس کے متعلق تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالحین میں سے ہے۔“

۱۶۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيِّ رضی اللہ عنہ: ((أَنْتَ مِنِّي)) فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ.

۶۱۵۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم کی اس آیت ”ان کو ان کے آباء کے نام کے ساتھ بلاؤ۔“ کے نازل ہونے تک ہم زید بن محمد (رضی اللہ عنہ) کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ((أنت مني)) باب بلوغ الصغیر و حضانتہ میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

فصل نانی

۶۱۵۲: عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقِصْوَاءَ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِزَّتِي أَهْلِي بَيْتِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز آپ کی اونٹنی قِصْوَاءَ پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے جب تک تم اسے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عمرت میرے اہل بیت ہیں۔“

۶۱۵۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۴۷۸۲) و مسلم (۲۴۲۵ / ۶۲) ۵ حدیث البراء تقدم (۳۳۷۷)۔

❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذي (۳۷۸۶) و قال: غریب حسن) ☆ زید بن الحسن ضعیف و حدیث مسلم (۲۴۰۸) وابن ماجہ (۱۵۵۸) یعنی عنہ۔

بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْأَخِيرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَكِنْ يَتَفَرَّقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَانظُرُوا كَيْفَ تَخْلِفُونِي فِيهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۵۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم اس کے ساتھ تمسک اختیار رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے عظیم تر ہے، اللہ کی کتاب جو کہ ایک ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف دراز کی گئی ہے، اور میری عترت اہل بیت، یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آئیں گے۔ دیکھو کہ تم ان دنوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔“

۶۱۵۴: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَاسْلَمَ لِمَنْ سَالَمَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۵۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا: ”جس نے ان سے لڑائی کی میں اس سے لڑنے والا ہوں، اور جس نے ان سے مصالحت کی میں اس سے مصالحت کرنے والا ہوں۔“

۶۱۵۵: وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيٍّ عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۵۵: جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ انہوں نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے، پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر (علی رضی اللہ عنہ) سے۔

۶۱۵۶: وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ الْعَبَّاسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((مَا أَعْضَبَكَ؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْنَا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْنَا بِوُجُوهِ مُبَشَّرَةٍ، وَإِذَا لَقَّوْنَا لَقَّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَذَى عَمِّي فَقَدْ أَذَى، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوَابِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ. ❁

۶۱۵۶: عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں اس وقت آپ کے پاس ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ کو کس نے ناراض کیا؟“ انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول! ہمارا

❁ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۷۸۸) وقال: (حسن غریب). عطية العوفی ضعیف والاعمش مدلس وعنن وحديث مسلم: (۲۴۰۸) والطحاری (مشکل الآثار: ۱۳/۵، ح: ۱۷۶۰) یغنی عنه۔ ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۸۷۰) وقال: (غریب) [واین ماجہ (۱۴۵)] ❁ صبیح مولیٰ أم سلمة: لم یوثقه غیر ابن حبان۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۸۷۴) وقال: (حسن غریب) ❁ جمیع بن عمیر ضعیف ضعفه الجمهور ولحدیثه شواهد ضعيفة عند الترمذی (۳۸۶۸) وغیره۔ ❁ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۷۵۸) وقال: (حسن صحیح) ❁ فیہ یزید بن ابی زیاد: ضعیف مشہور۔

(بنو ہاشم) اور باقی قریشیوں کا کیا معاملہ ہے؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی غصے میں آگئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت کرے۔“ پھر فرمایا: ”لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے۔“ ترمذی، اور مصابیح میں مطلب سے مروی ہے۔

۶۱۵۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔“

۶۱۵۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((إِذَا كَانَ عِدَاةُ الْإِنْسَانِ فَاتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّىٰ أَدْعُوكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ)). فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَالْبَسْنَا كِسَاءَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تَعَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ رَزِينٌ: ((وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ)). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جب پیر کا دن ہو تو آپ اور آپ کی اولاد میرے پاس آنا، میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس کے ذریعے اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہنچائے گا۔“ ہم ان کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ہمیں اپنی چادر میں لے کر دعا فرمائی: ”اے اللہ: عباس اور ان کی اولاد کی تمام ظاہری و باطنی لغزشیں معاف فرما، ان کا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑ، اے اللہ: ان کا سایہ ان کی اولاد پر قائم فرما۔“ اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”اور ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۵۹: وَعَنْهُ، أَنَّهُ رَأَىٰ جِبْرَائِيلَ مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۶۱۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جبریل کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں دو مرتبہ دعا فرمائی۔

۶۱۶۰: وَعَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۷۵۹) وقال: حسن صحيح غريب) ☆ في عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۷۶۲) ورزین (لم أجده) ☆ في عبد الوهاب بن عطاء مدلس وعنن وروي عن ابن معين بأنه قال: ”هذا موضوع وعبد الوهاب: لم يقل فيه حدثنا ثور ولعله دلس فيه وهو ثقة“ وفيه علة أخرى۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۸۲۲) ☆ في ليث بن أبي سليم: ضعيف و الثوري مدلس وعنن والسند منقطع۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۸۲۳) وقال: حسن غريب۔

٦١٦١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْتَبُهُ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

٦١٦٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جعفر رضی اللہ عنہ مساکین سے محبت کیا کرتے تھے، ان کے ہاں بیٹھا کرتے تھے اور وہ ان سے بات چیت کیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی کنیت ”ابو المساکین“ رکھی تھی۔

٦١٦٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

٦١٦٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٥: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا سَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦١٦٦: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

٦١٦٧: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَضْلِ الْأَوَّلِ. ❁

٦١٦٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسن و حسین دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“ ترمذی۔ یہ حدیث فصل اول میں بھی گزر چکی ہے۔

٦١٦٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُسْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَأَذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: ((هَذَا ابْنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاحِبَّهُمَا، وَاحِبٌّ مَنْ يُحِبُّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

٦١٧٠: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ نے کپڑا اٹھایا تو آپ کے دونوں کوہوں پر حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے، آپ ﷺ

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٦٦) [وابن ماجه (٤١٢٥) مختصراً] ☆ فيه إبراهيم المخزومي : متروك -

❁ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٦٣).

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٨) وقال : صحيح حسن -

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٧٠) وقال : صحيح (وهو في صحيح البخاري (٣٧٥٣) ☆ وانظر الحديث السابق

(٦١٣٦) - ❁ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٩) وقال : حسن غريب (وسنده حسن وللحديث شواهد -

نے فرمایا: ”یہ دونوں میرے بیٹے ہیں، اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اور ان سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما۔“

۶۱۶۶: وَعَنْ سَلْمَى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَغْنِي فِي الْمَنَامِ - وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۶۶: سلمی بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں، میں نے کہا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے سر مبارک اور داڑھی پر مٹی تھی۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ابھی ابھی حسین کی شہادت کے واقعہ میں حاضر ہوا تھا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۶۷: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ)). وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: ((ادْعِي لِي ابْنِي)). فَيَشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، آپ کے اہل بیت میں سے کون سا شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حسن و حسین۔“ آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے: ”میرے بیٹوں کو بلاؤ۔“ آپ انہیں چومتے اور انہیں اپنے گلے سے لگاتے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۶۸: وَعَنْ بَرِيدَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ: ﴿أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. ❁

۶۱۶۸: بریدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے، انہوں نے سرخ قمیص پہن رکھی تھیں، وہ چلتے اور گر پڑتے تھے، رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے، انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر فرمایا: ”اللہ نے سچ فرمایا: تمہارے اموال و اولاد باعثِ فتنہ ہیں۔“ میں نے ان دو بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔“

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۷۷۱) ☆ سلمی: لا تعرف و حدیث احمد (۱ / ۲۸۳) عن ابن عباس قال: ”رأيت رسول الله ﷺ في النوم نصف النهار أشعث أغبر وبيده قارورة فيها دم، قلت: يا رسول الله ما هذا؟ قال: هذا دم الحسين وأصحابه، لم أزل اليوم ألتقطه“ سندہ حسن، وهو يغني عن هذا الحديث الضعيف، وفي صحيح الحديث شغل عن سقيمہ۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۷۷۲) ☆ فيہ يوسف بن إبراهيم: ضعيف۔

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۷۷۴) وقال: حسن غريب) وأبو داود (۱۱۰۹) والنسائي (۳ / ۱۰۸ ح ۱۴۱۴)۔

۶۱۶۹: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۶۹: یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرے اور حسین میری اولاد سے ہیں۔“

۶۱۷۰: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۷۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں جبکہ حسین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس سے نچلے حصے سے مشابہت رکھتے ہیں۔

۶۱۷۱: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَمِيٍّ: دَعَيْتُنِي آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَصَلَّى مَعَهُ الْمَغْرِبَ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَ لَكَ، فَآتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟ حُدَيْفَةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا حَاجَتُكَ؟ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مَلَكَ، إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يُنْزَلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرُنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۷۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے چھوڑ دیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کروں، اور آپ سے درخواست کروں کہ آپ تمہارے لئے اور میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی، آپ (نفل) نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے نماز عشاء ادا کی، پھر آپ واپس گھر جانے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا، آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا: ”کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے، کیا کام ہے؟“ (پھر فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت سنائے کہ فاطمہ اہل جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔ اور حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۷۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غَلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَنِعْمَ الرَّكِيبُ هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۷۷۵) وقال: (حسن)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۷۷۹) وقال: (حسن غریب) ☆ فیہ أبو إسحاق السبیبی: مدلس و عنعن۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۷۸۱)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۷۸۴) وقال: (حسن صحیح) ☆ فیہ زمعة بن صالح: ضعيف، وللحديث

شواهد ضعيفة۔

۶۱۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو کسی آدمی نے کہا: اے لڑکے! کیا خوب سواری ہے جس پر تو سوار ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوار بھی کیا خوب ہے!“

۶۱۷۳: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ فَرَضَ لِأَسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَلْتَ أَسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللَّهِ! مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْنِكَ، وَكَانَ أَسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، فَاتَّرْتُ حَبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۷۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور (اپنے بیٹے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر کیوں فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کسی معرکے میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے، اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب تھے لہذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

۶۱۷۴: وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ: ((هُوَ ذَا، فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ)). قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! لَا اخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا. قَالَ: فَرَأَيْتَ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۷۴: جبکہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ حاضر ہے، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔“ زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل پایا۔

۶۱۷۵: وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَصْمِتُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا، فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۷۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ (بیماری کی وجہ سے) ضعیف ہو گئے تو میں نے اور صحابہ کرام نے مدینہ میں رہائش اختیار کر لی، چنانچہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ خاموش تھے اور کسی سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھ پر اپنے ہاتھ مبارک رکھتے اور انہیں اٹھا لیتے میں نے جان لیا کہ آپ

❁ حسن، رواہ الترمذی (۳۸۱۳) وقال: حسن غریب)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۸۱۵) وقال:

حسن غریب) ☆ إسماعیل بن أبی خالد مدلس و عنعن و للحديث شواهد۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۸۱۷)۔

میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۷۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْحَىٰ مُحَمَّدًا مَخَاطَ أُسَامَةَ . قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّىٰ آتَا الَّذِي أَفْعَلُ . قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۱۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔“

۶۱۷۷: وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ ، فَقَالَ لِأُسَامَةَ: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ ، فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا؟)) قُلْتُ: لَا ، قَالَ: ((لِكَيْبِي أَدْرِي، إِنَّدُنْ لَهُمَا)) فَدَخَلَا ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اجْتَنَّاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) قَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: ((أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)) . فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَذَكَرَ: أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوبِئِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ . ❁

۶۱۷۷: اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت طلب کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے (اندر جا کر) عرض کیا، اللہ کے رسول! علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن میں جانتا ہوں، ان دونوں کو اجازت دے دو۔“ وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا)۔“ انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کی خدمت میں آپ کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ)۔“ انہوں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)۔“ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کو ان سے مؤخر کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس لیے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔“ ترمذی۔ اور یہ بات: ”آدمی کا چچا اس کے والد کی مانند ہوتا ہے۔“ کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

الفضائل الثالث

فصل ثالث

۶۱۷۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: يَا بِي شَبِيهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهَا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۱۷۸: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی، پھر باہر نکلے تو علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ چل رہے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا، اور فرمایا: میرے والد قربان ہوں، اس کی نبی ﷺ سے مشابہت ہے، علی رضی اللہ عنہ سے مشابہت نہیں، (یہ بات سن کر) علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیے۔

۶۱۷۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُثُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۱۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا تو اسے ایک طشت میں رکھ دیا گیا، وہ (چھڑی کے ساتھ) مارنے لگا اور اس نے ان کے حسن کے بارے میں کچھ کہا، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے، اور اس وقت ان کے سر مبارک پر وسہ لگا ہوا تھا۔

ترمذی کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، تو وہ آپ کی ناک پر چھڑی مارنے لگا، اور کہنے لگا: میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا، میں نے کہا: سن لے! یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۶۱۸۰: وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيدٌ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَأَيْتِ خَيْرًا، تِلْدُ فَاطِمَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكَ)). فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْبِنَاتُ، فَأَذَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْرِيقَانِ الدَّمُوعِ، قَالَتْ:

فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! يَا بَيْتَ أَنْتَ وَأُمِّي، مَا لَكَ؟ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُنِي هَذَا، فَقُلْتُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تَرْتِيهِ حَمْرَاءَ)). ❁

۶۱۸۰: ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب سا خواب دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: وہ بہت شدید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے جسم اطہر سے کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے خیر دیکھی ہے، ان شاء اللہ فاطمہ بچے کو جنم دیں گی اور وہ تمہاری گود میں ہوگا۔“ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ میری گود میں تھا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میں کسی اور طرف متوجہ ہوئی، اچانک دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا: اس (بچے) کو؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور انہوں نے مجھے اس (جگہ) کی سرخ مٹی لا کر دی۔“

۶۱۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنُصْفِ النَّهَارِ، أَشَعَتْ أَغْبَرُ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا بَيْتَ أَنْتَ وَأُمِّي، مَا هَذَا؟ قَالَ: ((هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَكَمْ أَزَلُّ التَّقِطَةُ مُنْذُ الْيَوْمِ)). فَأُحْصِي ذَلِكَ الْوَقْتَ فَاجِدُ قَيْلَ ذَلِكَ الْوَقْتِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. وَأَحْمَدُ الْأَخِيرَ. ❁

۶۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال پر اگندہ ہیں اور جسم اطہر غبار آلود ہے، آپ کے ہاتھ میں خون کی بوتل ہے، میں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں آج صبح سے اسے اکٹھا کر رہا ہوں۔“ میں نے اس وقت کو یاد رکھا اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اسی وقت انہیں شہید کیا گیا تھا۔ دونوں احادیث کو بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے اور آخری حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

۶۱۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْبُوا اللَّهَ لِمَا يَعْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ، وَأَحْبُونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحْبُوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

- ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۴۶۹) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (۳/ ۱۷۶)۔
 ۱۷۷، ۱۷۹) فقال الذهبي: "قلت: بل منقطع ضعيف فإن شداً لم يدرك أم الفضل و محمد بن مصعب: ضعيف"۔
 ❁ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۴۷۱) وأحمد (۱/ ۲۴۲ ح ۲۱۶۵)۔
 ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۷۸۹) وقال: (حسن غريب)۔

۶۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے، اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔“

۶۱۸۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: وَهُوَ اخْتِذِ بَابَ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ مِثْلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۱۸۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اس حال میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سن لو! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد في فضائل الصحابة (۲ / ۷۸۵ ح ۱۴۰۲ ، زيادات القطيعي ، ليس فيه أحمد ولا ابنه) [والحاكم (۳ / ۱۵۰ ، ۲ / ۳۴۳)] ☆ فيه المفضل بن صالح النخاس الأسدي : ضعيف ، وأبو إسحاق السبيعي مدلس وعنن وللحديث شواهد ضعيفة -

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مناقب کا بیان

الفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٨٤: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَأَشَارَ وَكَبَعَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

٦١٨٣: عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ، فِيهِ نَسَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَوَفَّرَاتِهِ هُوَ سَا: ”(اپنے زمانے میں) مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون تھیں، اور (اس زمانے میں) خدیجہ بنت خویلد سب سے بہتر خاتون ہیں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ابو کریم بیان کرتے ہیں، کعب بن علقمہ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ فرمایا۔

٦١٨٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى جِبْرِئِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ وَطَعَامٌ، فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦١٨٥: أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ، جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ ﷺ كِي خَدْمَتِ فِيهِ حَاضِرٌ هُوَ تَوَانِهُنَّ نَسَبُ كِيَا: ”اللہ کے رسول! خدیجہ (رضی اللہ عنہا) آ رہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہنا، اور انہیں جنت میں خول دار موتی کے گھر کی بشارت دینا جس میں کوئی شور و شغب ہوگا نہ کوئی تھکن ہوگی۔“

٦١٨٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرَّتْ عَلِيَّ أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرَبِمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ: ((إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣٢) و مسلم (٦٩ / ٢٤٣٠).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٢٠) و مسلم (٧١ / ٢٤٣٢).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٨) و مسلم (٧٥ / ٢٤٣٥).

۶۱۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے بارے میں اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں کیا، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں، لیکن آپ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اس کے ٹکڑے کرتے پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے تھے، کبھی کبھار میں آپ سے یوں عرض کرتی: گویا دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے: ”وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔“

۶۱۸۷: وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ)). قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ: قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۸۷: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔“ انہوں نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمة اللہ! اور انہوں نے فرمایا: جو چیزیں آپ دیکھتے تھے وہ مجھے نظر نہیں آتی تھیں۔

۶۱۸۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُرَيْتِكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَجِيئُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِي: هَذِهِ أَمْرَاتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ التُّوبَ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تم مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئیں۔ فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے مجھے کہا: یہ آپ کی اہلیہ ہے، میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ آپ تھیں۔“ میں نے کہا: اگر یہ (خواب) اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا فرمادے گا۔“

۶۱۸۹: وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَا هُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَتَتَعُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ جَزْبِينَ، فَحَزَبَ فِيهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، وَصَفِيَّةُ، وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخِرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فُقُلْنَ لَهَا، كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ، فَكَلَّمْتُهُ، فَقَالَ لَهَا: ((لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي تَوْبٍ أَمْرًا إِلَّا عَائِشَةَ)) قَالَتْ: أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَدَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَارْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ، فَقَالَ: ((يَا بِنْتِ! الْآ تَحِجِّبِينَ مَا حِجْبٌ؟)). قَالَتْ: بَلَى! قَالَ: ((فَأَحِجِّي هَذِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((فَضَّلَ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ)) فِي بَابِ بَدَأِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسَى.

۶۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام اپنے تحائف پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تلاش کیا کرتے تھے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۶۸) و مسلم (۲۴۴۷/۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۸۹۵) و مسلم (۲۴۳۸/۷۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۸۱) و مسلم (۲۴۴۲/۸۳) و حدیث أنس تقدم (۵۷۲۴)۔

اور وہ اس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سوہدہ رضی اللہ عنہن تھیں جبکہ دوسرے گروہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواج مطہرات تھیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے مشورہ کیا اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں کہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجنا چاہے تو وہ آپ کی خدمت میں وہیں ہدیہ بھیجے جہاں آپ تشریف فرما ہوں۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے بات کی تو آپ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی زوجہ محترمہ کے کپڑے میں مجھ پر وحی نہیں آتی۔“ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا انہوں نے آپ سے بات کی تو آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹی! کیا تم وہ چیز پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کرتا ہوں؟“ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور (پسند کرتی ہوں) آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔“

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((فضل عائشة علی النساء)) باب بدء الخلق میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی سند سے ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٦١٩٠: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَقَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦١٩٠: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جہاں کی خواتین میں سے (کمال کے اعتبار سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ عنہن تمہارے لیے کافی ہیں۔“

٦١٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَبْرَيْلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٦١٩١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔“

٦١٩٢: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا يَكِينُ؟)) فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتِ لَابْنَةُ نَبِيِّ، وَإِنَّ

❁ صحیح، رواه الترمذی (٣٨٧٨) وقال: حسن صحیح غریب۔

❁ إسناده صحیح، رواه الترمذی (٣٨٨٠) وقال: حسن غریب۔

عَمَّكَ لَبِيٍّ، وَإِنَّكَ لَتَحْتُ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقِيَ اللَّهَ يَا حَفْصَةَ!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁
 ۶۱۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (انہیں) کہا ہے: یہودی کی بیٹی، وہ رونے لگیں، نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیوں رو رہی ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا ہے کہ میں ایک یہودی کی بیٹی ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم ایک نبی کی بیٹی ہو، تمہارا اچھا بھی نبی اور تم نبی کی اہلیہ بھی ہو۔ وہ کس بارے میں تم سے فخر کرتی ہیں؟“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”حفصہ! اللہ سے ڈرتی رہو۔“

۶۱۹۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا، فَقَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁
 ۶۱۹۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں، پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑی، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو میں نے ان کے رونے اور ان کی ہنسی کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ میں فوت ہو جاؤں گا تو میں رو پڑی، پھر آپ نے مجھے بتایا کہ مریم بنت عمران کے علاوہ اہل جنت کی خواتین کی میں سردار ہوں۔“ اس پر میں ہنس دی۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۶۱۹۴: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اشْتَكَلْ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❁
 ۶۱۹۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم پر یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر جب بھی کوئی حدیث مشتبہ ہو جاتی تو ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تو ہم اس کے متعلق ان کے ہاں علم پاتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۶۱۹۵: وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❁
 ۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح غریب کہا ہے۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۳۸۹۴) وقال: حسن صحيح غريب) والنسائي في الكبرى (۸۹۱۹)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۷۳)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۸۳)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۸۸۴) ☆ فيه عبد الملك بن عمير مدلس وعنن والمفهوم صحيح۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

الْفَضِيلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

٦١٩٦: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِّنْ حَرِيرٍ، لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِنِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦١٩٦: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے، میں جنت میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں تو وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے، میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا بھائی نیک آدمی ہے۔“ یا فرمایا: ”عبد اللہ نیک آدمی ہے۔“

٦١٩٧: وَعَنْ حَدِيثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّ أُمَّ عَبْدٍ مِّنْ جِنِّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لَا نَذْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٦١٩٧: حدیثہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، چال ڈھال اور سیرت و ہدایات میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ام بن عبد (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہیں، اور ان کے گھر سے نکلنے سے لے کر واپس گھر جانے تک یہی صورت رہتی ہے، جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو معلوم نہیں وہ کیا کرتے ہیں۔

٦١٩٨: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَّنَنَا حِينَمَا نَزَرْنَا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَزَرْنَا مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أَمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦١٩٨: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے واپس آئے تو کچھ مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں۔ وہ اس لیے کہ ان کا اور ان کی والدہ کا بکثرت نبی ﷺ کے پاس آنا جانا ہم دیکھا کرتے تھے۔

٦١٩٩: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٧٠١٥) و مسلم (١٣٩ / ٢٤٧٨).

❁ رواہ البخاری (٦٠٩٧).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٣٧٦٣) و مسلم (١١٠ / ٢٤٦٠).

بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁
 ۶۱۹۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار حضرات، عبد اللہ بن مسعود، ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے قرآن کی تعلیم حاصل کرو۔“

۶۲۰۰: وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ بَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاتَّيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ اِيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ اِلَى جَنِيْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُبَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسِّرْكَ لِيْ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: اَوْ لَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادَةَ وَالْمِطْهَرَةَ، وَفِيكُمْ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ؟ يَعْنِيْ عَمَارًا اَوْ لَيْسَ فَيُنْكِمُ صَاحِبَ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِيْ حُدَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۰۰: علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں شام پہنچا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کسی صالح ساتھی کی ہم نشینی نصیب فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا، چنانچہ ایک بزرگ آئے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں نے کہا: یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا: ابو درداء ہیں، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی نصیب فرمائے تو اس نے مجھے آپ کی ہم نشینی عطا فرمائی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا، کوئی ہوں، انہوں نے کہا: کیا تمہارے ہاں ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) صاحب النعلین صاحب وسادہ و مطہرہ (نبی ﷺ کے نعلین اٹھانے والے، آپ کا بستر درست کرنے والے اور آپ کے وضو کے لیے پانی کا اہتمام کرنے والے) نہیں ہیں؟ اور تم میں وہ بھی ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی دعا کے ذریعے شیطان سے پناہ دے دی ہے یعنی عمار بن یاسر، کیا تم میں رازدان نہیں ہیں؟ ان رازدوں کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

۶۲۰۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَاةً اَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ دیکھیں، اور اپنے آگے بلال کے جوتوں کی آواز سنی۔“

۶۲۰۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمَشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤْنَ عَلَيْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا وَاِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هٰذِيْكَ، وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسْمِيْهِمَا، فَوَقَعَ فِىْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۷۰۶) و مسلم (۱۱۷/۲۴۶۴)۔

❁ رواه البخاري (۳۷۴۲)۔

❁ رواه مسلم (۱۰۶/۲۴۵۷)۔

بِالْفِدَاةِ وَالْعُشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ﴿ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چھ افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان لوگوں کو یہاں سے دور کر دو اور یہ ہماری موجودگی میں آنے کی جرأت نہ کریں، راوی بیان کرتے ہیں (ان میں) میں، ابن مسعود، ہذیل قبیلے کا ایک آدمی، بلال اور دودی اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا، اللہ نے جو چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا اور آپ نے اپنے دل میں کوئی بات سوچی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ ان لوگوں کو دور نہ کریں جو صبح و شام اپنے رب کو، اس کی رضا مندی کے حصول کے لیے پکارتے رہتے ہیں۔“

۶۲۰۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۳: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”ابو موسیٰ! آپ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔“

۶۲۰۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ: أَبِي بَنْ كَعْبٍ، وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ قَيْلٍ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد نے قرآن کو جمع کر لیا تھا: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ابو زید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے ایک چچا ہیں۔

۶۲۰۵: وَعَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ آخِرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يَكْفِيهِ فِيهِ إِلَّا نَمْرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا عَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا عَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْحِرِ)). وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۵: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہم اللہ کی رضا مندی چاہتے تھے، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو گیا، ہم میں سے کچھ (جلد) وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے (دنوی) اجر (مال غنیمت وغیرہ) سے کچھ نہ پایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں، وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک دھاری دار چادر میسر آئی، جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے دونوں پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے دونوں پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔“ اور ہم میں سے وہ بھی ہیں

❁ رواہ مسلم (۲۴۱۳ / ۴۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۴۸) و مسلم (۷۹۳ / ۲۳۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۸۱۰) و مسلم (۲۴۶۰ / ۱۱۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۸۹۸) و مسلم (۹۴۰ / ۴۴)۔

کران کے لیے پھل پک چکے ہیں اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔ (فتوحات کے بعد نبوی نو آمد بھی حاصل کر رہے ہیں) ۶۲۰۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). وَفِي رِوَايَةٍ ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش ہل گیا تھا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمان کا عرش ہل گیا تھا۔“

۶۲۰۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّةٌ حَرِيرٌ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْسُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: ((اتَّعَجِبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَالْأَيْنُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ اسے چھونے لگے اور اس کی ملائمت پر تعجب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس کی ملائمت پر تعجب کرتے ہو۔ سعد بن معاذ کے جنت میں رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ ملائم ہیں۔“

۶۲۰۸: وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آنَسَ خَادِمُكَ، أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ)). قَالَ آنَسُ: فَوَاللَّهِ! إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَإِنَّ وَوَلَدِي وَوَلَدِي لَيَتَعَادَدُونَ عَلَيَّ نَحْوَ الْمِائَةِ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۸: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما، اور تو نے جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔“ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے، اور آج میرے بیٹے اور میرے پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۶۲۰۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْسِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ((أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ روئے زمین پر چلنے والے کسی اور شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ”وہ اہل جنت میں سے ہے۔“

۶۲۱۰: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَيَّ وَجْهَهُ آثَرُ الْخَشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ جِئْتَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللَّهِ! مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ،

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۸۰۳) و مسلم (۱۲۴ / ۲۴۶۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۸۰۲) و مسلم (۱۲۶ / ۲۴۶۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۳۳۴) و مسلم (۱۴۳ / ۲۴۸۱)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۸۱۲) و مسلم (۱۴۷ / ۲۴۸۳)۔

فَسَاحَدْتُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخَضْرَتِهَا۔ وَسَطُهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: إِزْفَهُ، فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مُنْصَفَ فَرْعِ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَفِقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقِظْتُ وَإِنهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ)).

وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۱۰: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اس کے چہرے پر خشوع کے آثار تھے۔ حاضرین نے کہا: یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے، چنانچہ اس نے اختصار کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہ چلا گیا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا، تو میں نے کہا: جس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جسے وہ جانتا نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسے کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خواب دیکھا تو میں نے اسے آپ سے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں، انہوں نے اس کی وسعت اور اس کی شادابی کا ذکر کیا، اس کے وسط میں لوہے کا ستون ہے، اس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اس کا اوپر والا حصہ آسمان میں ہے، اس کی چوٹی پر ایک حلقہ (کڑا) ہے، مجھے کہا گیا: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں استطاعت نہیں رکھتا، میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں اوپر چڑھ گیا، حتیٰ کہ میں نے اس کی چوٹی پر پہنچ کر حلقے (کڑے) کو پکڑ لیا، مجھے کہا گیا: مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو، میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ باغ اسلام ہے، اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے تم تادم مرگ اسلام پر ہو گے۔“ اور وہ آدمی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

۶۲۱۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسِ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى آخِرِ آيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ، وَاخْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَيَسْتَكْبِي؟)) فَاتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے، چنانچہ جب یہ آیت ”اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔“ نازل ہوئی تو ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا بند کر دیا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”ثابت کا کیا معاملہ ہے کیا وہ بیمار ہے؟“ سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس

آئے اور رسول اللہ ﷺ نے جو کہا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا تو ثابت ﷺ نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہوتی ہے، لہذا میں (اس آیت کے مطابق) جہنمیوں میں سے ہوں، سعد بن ابی وقاص نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (ایسے نہیں) بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہے۔“

۶۲۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالُوا: مَنْ هُوَ لِآءِ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثَّرِيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جب یہ آیت ﴿وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے، نبی ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ”اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو تب بھی ان لوگوں میں سے کچھ حضرات اس تک پہنچ جائیں گے۔“

۶۲۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَمِيْدَكَ هَذَا)). يَعْنِي أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اپنے اس بندے یعنی ابو ہریرہ اور ان کی والدہ کو اپنے مؤمن بندوں کا محبوب بنا دے اور مؤمنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔“

۶۲۱۴: وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا سُوْفِيَانَ أَتَى عَلِيَّ سَلْمَانَ وَصُهَيْبَ وَبِلَالَ فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: مَا أَخَذَتْ سُوْفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَآخَبَرَهُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَيْسَ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّنَا)). فَآتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتِكُمْ؟ قَالُوا: لَا، يَعْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا آخِي! رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۱۴: عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے اس وقت اور صحابہ کرام بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسی بات قریش کے معتمد اور سردار شخص کے بارے میں کہتے ہو؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر! شاید کہ تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ وہ ان کے پاس آئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

۶۲۱۵: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْبَغْضِ الْبُغْضُ الْأَنْصَارِ)).

❁ متفق علیہ، رواه البخاري (۴۸۹۷) ومسلم (۲۳۱/۲۵۴۶)۔

❁ رواه مسلم (۱۵۸/۲۴۹۱)۔

❁ رواه مسلم (۱۷۰/۲۵۰۴)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انصار سے محبت علامت ایمان ہے، اور عداوت انصار علامت نفاق ہے۔“

۶۲۱۶: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۱۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”انصار سے صرف مؤمن شخص ہی محبت کرتا ہے جبکہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عداوت رکھتا ہے، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عداوت کی تو اللہ اس سے عداوت کرے گا۔“

۶۲۱۷: وَعَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا: حِينَ آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا آفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، أَلْمَاءَةً مِنَ الْأَيْلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُوفِنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَحَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةِ مَنْ أَدَمَ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟)) فَقَالَ فَفَهَاءُ هُمْ: أَمَا دُوُّو رَأَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أَنَا سَا مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُ الْأَنْصَارَ، وَسَيُوفِنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَالَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَيَّ رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ رَضِينَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن قبیلے کے اموال میں سے غنیمت عطا فرمائی اور آپ قریش کے (نومسلم) افراد کو سواوٹ دینے لگے تو انصار کے کچھ لوگوں نے کہا: اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے، آپ قریشیوں کو تو عطا فرما رہے ہیں جبکہ ہمیں چھوڑ رہے ہیں، اور صورت حال یہ ہے کہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ابھی تک ٹپک رہا ہے، ان کی یہ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور آپ نے ان کے علاوہ کسی اور کو وہاں نہ بلایا، جب وہ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تمہارے متعلق مجھے کیا خبر پہنچی ہے؟“ ان (انصار) کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے سنجیدہ لوگوں نے تو کوئی بات نہیں کی، البتہ ہمارے چند نو عمر لڑکوں نے کہا ہے: اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ وہ قریشیوں کو دے رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں، جبکہ ہماری تلواروں سے ان (قریشیوں) کا خون ٹپک رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے نومسلموں کو ان کی

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۸۴) و مسلم (۱۲۸ / ۷۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۸۳) و مسلم (۱۲۹ / ۷۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۴۷) و مسلم (۱۳۲ / ۱۰۵۹)۔

تالیف قلبی کے لیے دیا ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ لوگ تو مال و دولت لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ہم اس پر راضی ہیں۔

۶۲۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَإِدْيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَإِدْيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتْ وَإِدْيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِنَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي آثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا، اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار اتریں جبکہ باقی لوگ اوپر کا کپڑا ہیں، بے شک تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے (کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی) تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم کو شہر پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

۶۲۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)). فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ، أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغَبَةٌ فِي قَرَيْبِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ: أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغَبَةٌ فِي قَرَيْبِهِ؛ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ وَالْيَوْمِ، أَلْمَحِيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)). قَالُوا: وَاللَّهِ! مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنْنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصِدْقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے، جو ہتھیار ڈال دے وہ امن میں ہے۔“ انصار نے کہا: اس آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے رحمت اور اپنے شہر کی محبت نے پکڑ لیا، (ان کی اس بات کے متعلق) رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کہا ہے کہ اس آدمی کو اپنے کنبے سے شفقت اور اپنے شہر سے محبت نے پکڑ لیا ہے، سن لو، ایسے نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی، میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم نے تو محض اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لیے ایسے کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔“

۶۲۲۰: وَعَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيئًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)). يَعْنِي الْأَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (انصار کے) کچھ بچوں اور خواتین کو کسی شادی کی تقریب سے واپس آتے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۳۰) و مسلم (۱۳۹/۱۰۶۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۸۶/۱۷۸۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۸۵) و مسلم (۱۷۴/۲۵۰۸)۔

ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو، اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم یعنی انصار تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔“

۶۲۲۱: وَعَنْهُ، قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَا: مَا يَبْكِيكُمْ؟ فَقَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَصَّوْا إِلَيْكُمْ عَلِيَهُمْ، وَبَقِيَ إِلَيْكُمْ لَكُمْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت رورہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم کیوں رورہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی مجلس کو یاد کیا جس میں ہم (بیٹھا کرتے) تھے، ان دنوں میں سے ایک نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا، نبی ﷺ اپنے سر مبارک پر کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور اس روز کے بعد آپ منبر پر تشریف نہ لاسکے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”میں انصار کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، وہ میرے جسم و جان (دست و بازو) ہیں، وہ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں، اب ان کے حقوق باقی ہیں، تم ان کے نیکو کاروں کی طرف سے (عذر) قبول کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا۔“

۶۲۲۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے مرض و وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”اما بعد! باقی لوگ تو بہت زیادہ ہو جائیں گے جبکہ انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگوں میں کھانے میں نمک کے تناسب سے ہو جائیں گے، تم میں سے جو شخص کسی ایسی چیز کا ذمہ دار و سرپرست ہو جس میں وہ کسی کو نقصان اور کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ان (انصار) کے نیکو کاروں کے نیک کاموں کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرے۔“

۶۲۲۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنَأِ الْأَنْصَارِ، وَلَا تَبْنَأِ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواه البخاري (۳۷۹۹)۔

❁ رواه البخاري (۳۶۲۸)۔

❁ رواه مسلم (۲۵۰۶ / ۱۷۲)۔

۶۲۲۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! انصار، انصار کی اولاد اور انصار کی اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما۔“

۶۲۲۴: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)). مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۲۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انصار کا سب سے بہترین قبیلہ بنونجار کا قبیلہ ہے، پھر بنو عبدالاشہل، بنو حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر قبیلے میں خیر ہے۔“

۶۲۲۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ وَفِي رِوَايَةٍ: وَأَبَا مَرْثَدَ بَدَلَ الْمِقْدَادِ - فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا)). فَانْطَلَقْنَا يَتَعَادَى بِنَا حَيْلُنَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرَجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتَلْقَيْنَنَّ الْيَبَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِعِضِّ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا حَاطِبُ! مَا هَذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ، فَاحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنِ دِينِي، وَلَا رِضَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ)). فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضْرَبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَيَّ أَهْلَ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ)). فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو، ایک دوسری روایت میں مقداد کے بجائے ابو مرثد رضی اللہ عنہ کا نام ہے، کسی کام پر روانہ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم چلتے جانا حتیٰ کہ تم روضہ خانہ پر پہنچ جاؤ، وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے لینا۔“ ہم روانہ ہوئے، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے رہے حتیٰ کہ ہم روضہ خانہ پر پہنچ گئے، اور وہاں ہمیں وہ عورت مل گئی۔ ہم نے کہا: خط نکالو، اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکال دو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، چنانچہ اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال دیا، ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں لکھا ہوا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے چند مشرکین کے نام، انہوں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امور کے متعلق انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حاطب یہ کیا (ماجرا) ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۷۸۹) و مسلم (۱۷۷ / ۲۵۱۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۵۹) و الروایة الثانیة: (۴۲۷۴) و مسلم (۱۶۱ / ۲۴۹۴)۔

میرے متعلق جلدی نہ فرمانا، میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میں قریش کا حلیف ہوں، میں ان کے خاندان میں سے نہیں ہوں، اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی تو (ان سے) قربت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں ان کے اموال اور اہل و عیال کی حفاظت کر رہے ہیں، میں نے ان سے نسبی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پسند کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کروں، جس کی وجہ سے وہ میرے قربت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کر کے کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تم سے سچی بات کی ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت فرمائیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے غزوہ بدر میں شرکت کی ہے، اور تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اہل بدر کے احوال پہلے سے جان لیے تھے، اس لیے اس نے فرمایا: ”جو چاہو سو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں تمہیں معاف کر چکا۔“ تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔“

۶۲۲۶: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَاتَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيمَكُمْ؟)) قَالَ: ((مَنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ)). أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: ((وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۲۶: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ”تم اہل بدر کو اپنے ہاں کس درجہ میں شمار کرتے ہو؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے سب سے افضل۔“ یا آپ نے اسی طرح کی بات فرمائی۔ انہوں (جبریل علیہ السلام) نے فرمایا: ”اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک ہوئے ان کا بھی بلند درجہ ہے۔“

۶۲۲۷: وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا رَجُوانَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ قَالَ: ((فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾)).

وفی روایة: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ”تم میں سے ہر شخص نے اس پر وارد ہونا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے سنا نہیں، وہ فرماتا ہے: پھر وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بچا لے گا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”ان شاء اللہ، اصحاب شجرہ جنہوں نے اس (درخت) کے نیچے بیعت کی تھی جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔“

۶۲۲۸: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَأَرْبَعِ مِائَةٍ، قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ

الْأَرْضِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۲۸: جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے، نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”آج زمین والوں میں سے تم سب سے بہتر ہو۔“

۶۲۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حِطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)). فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا حَيْلُنَا حَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَمَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)). فَاتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: تَعَالَي يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ثنیۃ المرار کی چوٹی پر چڑھے گا تو اس کے گناہ اس طرح ختم کر دیے جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ ختم کے گئے تھے۔“ بنو خزرج کا دستہ سب سے پہلے اس پر چڑھا، پھر باقی لوگ متواتر پہنچتے رہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سرخ اونٹ والے کے سوا تم سب کی مغفرت ہوگئی۔“ ہم اس شخص کے پاس آئے تو ہم نے کہا: آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، اس نے کہا: اگر میں اپنا گم شدہ اونٹ پالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارا ساتھی میرے لیے مغفرت طلب کرے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ”اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔“ باب فضائل القرآن کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۶۲۳۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)). ❁
وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ)) بَدَلًا: ((وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)).
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۲۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میرے دو صحابہ ابو بکر و عمر کی اقتدا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۱۵۴) و مسلم (۱۸۵۶/۷۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲/۲۸۸۰) ۵ حدیث انس لابی بن کعب رضی اللہ عنہما تقدم (۲۱۹۶)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۶۶۳)۔

کرنا، عمار کی راہ پر چلنا، ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔“

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”ابن مسعود جو بات تم سے کہیں اس کی تصدیق کرنا۔“ اس میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔“ کے الفاظ کے بجائے مذکورہ بالا الفاظ ہیں۔

۶۲۳۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ، لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی مشورہ کے بغیر کسی شخص کو امیر مقرر کرتا تو میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر مقرر کرتا۔“

۶۲۳۲: وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ: آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسِّرَ لِي. أَبَاهُ رِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَوُفِّقْتَ لِي. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، جِئْتُ التَّمِمْسَ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ. فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُجَابَ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبَ طَهْوَرٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ؟ وَحَدِيفَةُ صَاحِبِ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَعَمَّارُ الَّذِي آجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَسَلْمَانَ صَاحِبِ الْكِنَابَيْنِ؟ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۳۲: خيثمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ آیا تو میں نے اللہ سے درخواست کی وہ کسی صالح شخص کی ہم نشینی اختیار کرنے کی توفیق بخشے، چنانچہ اس نے میرے لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہم نشینی میسر فرمادی، میں ان کے پاس بیٹھ گیا، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی میسر فرمائے، مجھے تمہاری ہم نشینی نصیب ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم کہاں سے (آئے) ہو؟ میں نے کہا کوفہ سے اور میں خیر کی طلب و تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم میں مستجاب الدعوات سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کے لیے وضو کا انتظام کرنے والے اور آپ کے جوتے اٹھانے والے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے، اور صاحب کتابین یعنی انجیل و قرآن پر ایمان رکھنے والے سلمان نہیں ہیں؟

۶۲۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۲۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا شخص ہے ابو بکر، اچھا شخص ہے عمر، اچھا شخص ہے

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۸۰۸) و ابن ماجه (۱۳۷) ☆ فيه الحارث الأعور: ضعيف و أبو إسحاق السبيعي مدلس و عنعن - ❁ سنده ضعيف، رواه الترمذي (۳۸۱۱) ☆ قتادة مدلس و عنعن و للحديث شواهد معنوية - ❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۳۷۹۵)۔

ابوعبیدہ بن جراح، اچھا شخص ہے اسید بن حضیر، بہترین آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماس، بہترین آدمی ہے معاذ بن جبل اور اچھا شخص ہے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔“

۶۲۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَلَيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”جنت تین اشخاص، علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے۔“
۶۲۳۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اِذْنُوا لَهُ، مَرَحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمار رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہیں اجازت دے دو۔ بہت ہی اچھے شخص کے لیے خوش آمدید۔“

۶۲۳۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا خَيْرَ عَمَّارٍ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
۶۲۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمار کو جب بھی دو امور میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان میں سے مشکل کام کو پسند کیا۔“

۶۲۳۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَمَلَتْ جَنَازَةُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا أَخَفَّ جَنَازَتُهُ، وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
۶۲۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا: اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے، اور یہ بنو قریظہ کے متعلق اس کے فیصلے کی وجہ سے ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہلکا اس لیے ہے کہ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔“

۶۲۳۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَظْلَمَتِ الْخَضِرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁
۶۲۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”آسمان تلے روئے زمین پر ابو ذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۹۷ وقال: حسن غريب) ☆ في الحسن البصري مدلس مشهور وعنن -
❁ **حسن**، رواه الترمذي (۳۷۹۸ وقال: حسن صحيح) - ❁ **ضعيف**، رواه الترمذي (۳۷۹۹) [وابن ماجه (۱۴۸) والحاكم (۳/ ۳۸۸ ح ۵۶۶۵) وأحمد (۶/ ۱۱۳)] ☆ فيه حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنن وللحديث شاهد عند أحمد (۱/ ۳۸۹، ۴۴۵) والحاكم (۳/ ۳۸۸ ح ۵۶۶۴) من حديث سالم بن أبي الجعد عن ابن مسعود رضي الله عنه به وسنده منقطع وقال علي بن المديني: ”سالم ابن أبي الجعد: لم يلق ابن مسعود“ فالحديث ضعيف من جميع الطرفين - ❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۳۸۴۹ وقال: حسن صحيح) و أصله في صحيح مسلم (۲۴۶۷) -
❁ **حسن**، رواه الترمذي (۳۸۰۱ وقال: حسن غريب) -

۶۲۳۹: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ

أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ)). يَعْنِي فِي الزُّهْدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۳۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آسمان تلے روئے زمین پر ابو ذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ راست گواہ اور

عہد وفا کرنے والا اور زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ کوئی نہیں۔“

۶۲۴۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، قَالَ: التَّمَسُّوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ،

وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْحَيَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: چار اشخاص سے علم حاصل کرو،

عویمیر ابو درداء، سلمان، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودی تھے، پھر اسلام قبول کیا، کیونکہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”آپ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔“

۶۲۴۱: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اسْتَحْلَفْتَ؟ قَالَ: ((إِن اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ

عَدَيْتُمْ، وَلَكِنْ مَا حَدَّثْتُكُمْ حُدَيْفَةُ فَصَدَّقُوهُ، وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْرَءُوهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ خلیفہ مقرر فرمادیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر میں نے تم پر خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے، لیکن حذیفہ جو تمہیں بتائیں اس کی

تصدیق کرو اور عبد اللہ جو تمہیں پڑھائیں اسے پڑھو۔“

۶۲۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَحَافَهَا عَلَيْهِ، إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَضْرُكُ الْفِتْنَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۶۲۴۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ اسے فتنہ نقصان پہنچائے گا، لیکن

ان کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”فتنہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

۶۲۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَسْمَاءَ

إِلَّا قَدْ نَفْسَتْ، وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَّكَ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا: ”عائشہ! میرا خیال

ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے، تم اس بچے کا نام نہ رکھنا، اس کا نام میں خود رکھوں گا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (بچے) کا نام

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۰۲)۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۳۸۰۴) وقال: حسن صحيح۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۸۱۲) وقال: حسن) ☆ فيه أبو اليقظان عثمان بن عمير: ضعيف وشريك

القاضي مدلس وعنن - ❁ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۶۶۳) ☆ هشام بن حسان مدلس وعنن -

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۸۲۶) وقال: حسن غريب) ☆ فيه عبد الله بن مؤمل: ضعيف، و حديث مسلم (۲۱۴۶) هو المحفوظ -

عبداللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی۔

۶۲۴۴: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا، وَاهْدِهِ))، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۴: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ”اے اللہ! اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت نصیب فرما۔“

۶۲۴۵: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ))، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي. ❁

۶۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں نے اسلام قبول کیا اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد قوی نہیں۔

۶۲۴۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قُلْتُ: أَسْتَشْهَدُ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدِينًا، قَالَ: ((أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبِيكَ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَا كَلَّمَكُمُ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَأَحْيَا أَبِيكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا، قَالَ: يَا عَبْدِي! اتَّمَنَّنَ عَلَيَّ اعْطَيْكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِينِي، فَأَقْتُلُ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ)). فَنَزَلَتْ: ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا.....﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ملاقات کی تو فرمایا: ”جابر! کیا بات ہے کہ میں تمہیں مغموم دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے عرض کیا: میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے بچے اور قرض چھوڑا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ نے تیرے والد سے ملاقات فرمائی؟“ میں نے عرض کیا، ضرور اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے جس سے بھی کلام فرمایا، پس پردہ کلام فرمایا، اور تیرے والد کو زندہ کیا تو اس سے حجاب کے بغیر کلام فرمایا، فرمایا: میرے بندے! تمنا کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: رب جی! تو مجھے زندہ فرماتا کہ میں تیری خاطر دوبارہ شہید کر دیا جاؤں، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔“ تب یہ آیت نازل ہوئی: ”اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ مت کہو۔“

۶۲۴۷: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَغْفَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت طلب کی۔

۶۲۴۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((كَمْ مِنْ أَسْعَتٍ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۸۴۲) وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۸۴۴)

وللحديث شاهد۔ ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۰۱۰)۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۸۵۲) وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ) ☆ فِيهِ أَبُو الزَّبِيرِ مَدْلَسٌ وَعَنْهُ وَأَخْرَجَ

مسلم (ح ۷۱۵ بعد ۱۵۹۹) من حديث أبي الزبير بغير هذا اللفظ وهو الصحيح المحفوظ۔

عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❊
 ۶۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کتنے ہی لوگ ہیں جو پراگندہ بال ہیں، غبار آلود ہیں ان پر دو بوسیدہ پڑے ہیں، ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو وہ اسے پوری فرما دیتا ہے، براء بن مالک بھی انہی میں سے ہیں۔“

۶۲۴۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَيُّ عَمِيَّتِي الَّتِي أُوِيَ إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارَ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. ❊
 ۶۲۴۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! میرے اہل بیت میرے خاص ہیں جہاں میں پناہ لیتا ہوں، اور میرے راز دان انصار ہیں، ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے نیکو کاروں سے (عذر) قبول کرو۔“
 ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۵۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغِيضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊
 ۶۲۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے دشمنی نہیں رکھے گا۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۵۱: وَعَنْ أَنَسِ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعْقَبَ صَبْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❊
 ۶۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ، ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اپنی قوم کو سلام کہو، کیونکہ وہ سوال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور لڑائی کے وقت صبر کرتے ہیں۔“

۶۲۵۲: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْدُ خَلْنٍ حَاطِبِ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊
 ۶۲۵۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا غلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے حاطب کی شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب جہنم میں جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو جھوٹ کہتا ہے، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔“

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۸۵۴) وقال: حسن غریب) والبیہقی فی دلائل النبوة (۶ / ۳۶۸) [وصححه الحاكم (۲۹۲ / ۳) ووافقه الذهبي]۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۹۰۴) ☆ فیہ عطیة العوفی: ضعيف مشهور مع التذليل القبيح۔ ❊ **صحیح**، رواه الترمذی (۳۹۰۶)۔
 ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۹۰۳) وقال: حسن صحیح) ☆ فیہ محمد بن ثابت البناني: ضعيف، وتابعه الضعيف: الحسن بن أبي جعفر۔ ❊ رواه مسلم (۱۶۲ / ۲۱۹۵)۔

۶۲۵۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلَ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالِكُمْ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضْرَبَ عَلَيَّ فَخِذَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ: ((هَذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثَّرِيَاءِ، لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اگر تم پھر گئے تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، پھر وہ تمہاری مانند نہیں ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم پھر گئے تو وہ ہماری جگہ آ جائیں گے اور وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ”یہ اور ان کی قوم، اگر دین ثریا پر بھی ہو تو فارسی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔“

۶۲۵۴: وَعَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتْ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَأَنَا بِهِمْ- أَوْبِعُضِهِمْ- أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ- أَوْبِعُضُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجیبوں کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ان پر یا ان کے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد کرتا ہوں۔“

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل ثالث

۶۲۵۵: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نَجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَأُعْطِيَتْ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ)). قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((أَنَا وَابْنَايَ، وَجَعْفَرُ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کے سات برگزیدہ نگہبان ہوتے ہیں، جبکہ مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں، ہم نے عرض کیا، وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہما)، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبد اللہ بن مسعود، ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم۔“

۶۲۵۶: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَطْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَاَنْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُو إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۲۶۰) ☆ شیخ من اهل المدينة مجهول۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۹۳۲) وقال: غریب) ☆ صالح بن ابي صالح مهران ضعيف (انظر تقریب

التهذيب: ۲۸۶۷) و سفيان بن وكيع ضعيف أيضا۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۷۸۵) | و صححه

الحاكم (۱۹۹ / ۳) فتعبه الذهبي بقوله: "بل كثير واو" ☆ فيه كثير النوء: ضعيف۔

إِلَّا غَلْظَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكَى عَمَارٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْآنَ تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ، وَقَالَ: ((مَنْ عَادَى عَمَارًا عَادَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَارٍ فَلَقِينْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِي. ❁

۶۲۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی معاملہ میں مکالمہ ہو گیا تو میں نے ان سے سخت لہجے میں بات کی تو عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت لگانے چلے گئے، خالد رضی اللہ عنہ آئے تو عمار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے خالد رضی اللہ عنہ کی شکایت کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، خالد رضی اللہ عنہ ان سے سخت لہجے میں بات کرنے لگے اور اس سختی میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ نبی ﷺ خاموش ہیں کوئی بات نہیں کر رہے، (اس پر) عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ انہیں دیکھ نہیں رہے؟ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: ”جس نے عمار سے عداوت رکھی اللہ اس سے عداوت رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا۔“ خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا تو عمار رضی اللہ عنہ کی رضامندی کے سوا مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں تھی۔ میں نے انہیں راضی کرنے کی کوشش کی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گئے۔

۶۲۵۷: وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سِيُوفِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَنَعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ. ❁

۶۲۵۷: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں، اور اپنے قبیلے کے ایچھے نوجوان ہیں۔“ دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۶۲۵۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: ((عَلِيُّ مِنْهُمْ)). يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا: ((وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانَ، أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۶۲۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے نام بتادیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”علی ان میں سے ہیں۔“ آپ ﷺ نے تین بار ان کا نام لیا، ”(باقی) ابو ذر، مقداد اور سلمان ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ

❁ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۴ / ۸۹ ح ۱۶۹۳۸) [والحاكم (۳ / ۳۹۰ - ۳۹۱) وصححه وللسند علة ذكرها الذهبي ولكنها غير قاطحة]۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه أحمد (۴ / ۹۰ ح ۱۶۹۴۸) ☆ فیہ عبد الملک بن عمیر: مدلس ولم أجد تصريح سماعه فالسند ضعيف وقال رسول الله ﷺ في خالد بن الوليد رضي الله عنه: ”حتى أخذ الراية سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم“ رواه البخاري في صحيحه (۴۲۶۲) وهذا الحديث يعني عنه۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۷۱۸) [وابن ماجه (۱۴۹)] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند أحمد (۵ / ۳۵۱ ح ۲۲۹۶۸) وحديثه حسن إذا صرح بالسماع وحدث قبل اختلاطه۔

حدیث حسن غریب ہے۔

۶۲۵۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ

الْبَخَارِيُّ ❁

۶۲۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمارے سردار ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

۶۲۶۰: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ بِلَالَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي،

وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي وَعَمَلِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ❁

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے

خریدا ہے تو پھر آپ مجھے روک رکھیں، اور اگر آپ نے مجھے اللہ کی خاطر خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑ دیں اور اللہ کے راستے میں عمل

کرنے دیں۔

۶۲۶۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ

نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَلِكَ، وَقُلْنَ

كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ بِيْضِيْفُهُ؟ يَرْحَمُهُ اللَّهُ)). فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ:

أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِأَمْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدِكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْتٌ

صِيبَانِي قَالَ: فَعَلَّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوْمِيْهِمْ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَارِيْهِ أَنَا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوَى بِيْدِهِ لِيَأْكُلَ، فَقَوْمِي

إِلَى السَّرَاجِ كَيْ تَصْلِحِيْهِ فَأَطْفِئِيْهِ، فَفَعَلْتُ، فَفَعَدُوا، وَأَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيْنَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ عَجَبْتُ اللَّهُ - أَوْ ضَحِكَ اللَّهُ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانِيْ)).

وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِي أُخْرَى فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ حَصَاصَةٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے شدید

بھوک لگی ہوئی ہے، چنانچہ آپ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میرے پاس تو صرف پانی ہے پھر آپ نے دوسری محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے بھی اسی

طرح کہا، اور تمام ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اس کی مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم

فرمائے گا۔“ انصار میں سے ابو طلحہ نامی ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول میں، وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی

اہلیہ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: صرف میرے بچوں کے لیے کھانا ہے، انہوں نے

❁ رواہ البخاري (۳۷۵۴)۔

❁ رواہ البخاري (۳۷۵۵)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (۴۸۸۹)، ومسلم (۱۷۲ / ۲۰۵۴)۔

فرمایا: کسی چیز کے ذریعے انہیں دلاسا دے کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اسے ظاہر کرنا کہ ہم کھارہے ہیں، جب وہ کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بچھا دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ بیٹھ گئے، مہمان نے کھانا کھالیا اور ان دنوں (میاں بیوی) نے بھوکے رہ کر رات بسر کی، جب صبح کے وقت وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے فلاں مرد اور فلاں عورت (کے ایثار) پر تعجب فرمایا، یا اللہ ان دونوں پر ہنس پڑا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے ابو طلحہ کا نام نہیں لیا، اور اس روایت کے آخر میں ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وہ اپنی جانوں پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود بھی ضرورت ہوتی ہے۔“

۶۲۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُؤْنَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) فَأَقُولُ: فَلَانٌ. فَيَقُولُ: ((نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا)) وَيَقُولُ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَأَقُولُ: فَلَانٌ. فَيَقُولُ: ((بَنَسَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا)) حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ. فَقَالَ: ((نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِّنْ سَيُوفِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو لوگ ادھر ادھر پھرنے لگے، رسول اللہ ﷺ فرماتے: ”ابو ہریرہ! یہ کون ہے؟“ میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ”یہ اللہ کا بندہ اچھا ہے۔“ آپ ﷺ پوچھتے: ”یہ کون ہے؟“ میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ”یہ اللہ کا بندہ برا ہے۔“ حتیٰ کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا بندہ خالد بن ولید اچھا ہے، وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔“

۶۲۶۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۶۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے متبعین کو ہم میں شریک فرمادے، آپ ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔

۶۲۶۴: وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا اعْرَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: وَقَالَ أَنَسُ: قَبْلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أَحَدٍ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ بَرْ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۶۴: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبائل عرب میں سے کوئی ایسا قبیلہ نہیں جانتے جس کے شہداء کی تعداد انصار سے زیادہ ہو، اور روز قیامت سب سے زیادہ معزز قبیلہ انصار کا قبیلہ ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد میں ان کے ستر آدمی شہید ہوئے، بَر مَعُونَةَ کے واقعہ میں ستر شہید ہوئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یمامہ کی لڑائی میں ستر شہید ہوئے۔

❁ حسن، رواه الترمذی (۳۸۴۶)۔

❁ رواه البخاری (۳۷۸۷)۔

❁ رواه البخاری (۴۰۷۸)۔

۶۲۶۵: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ، خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو ان کے بعد والوں پر فضیلت دوں گا۔

تَسْمِيَةٌ مِنْ سَمِيٍّ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

- ۱- النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ۲- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ الْقُرَشِيُّ ۳- عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، ۴- عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَفَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى ابْنَتِهِ رُقِيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، ۵- عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ، ۶- إِيَّاسُ بْنُ بَكْرِ، ۷- بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، ۸- حَمْرَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ، ۹- حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ، ۱۰- أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عَقَبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ، ۱۱- حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرِ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَّاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ، ۱۲- حُبَيْبُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيُّ، ۱۳- حُنَيْسُ بْنُ حُدَافَةَ السَّهْمِيُّ، ۱۴- رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ، ۱۵- رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لَبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ۱۶- الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، ۱۷- زَيْدُ ابْنِ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ۱۸- أَبُو زَيْدِ الْأَنْصَارِيُّ، ۱۹- سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، ۲۰- سَعْدُ ابْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، ۲۱- سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، ۲۲- سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ، ۲۳- ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ، ۲۴- وَأَخُوهُ، ۲۵- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُدَلِيُّ، ۲۶- عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِيُّ، ۲۷- عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، ۲۸- عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، ۲۹- عَمْرُو ابْنِ عَوْفِ حَلِيفٌ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، ۳۰- عَقَبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ، ۳۱- عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ، ۳۲- عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، ۳۳- عَوْيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ۳۴- عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، ۳۵- قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ، ۳۶- قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ، ۳۷- مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، ۳۸- مُعَوَّذُ ابْنِ عَفْرَاءَ، ۳۹- وَأَخُوهُ، ۴۰- مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ، ۴۱- أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، ۴۲- مُسَطَّحُ بْنُ أَثَانَةَ بْنِ عَبَادِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، ۴۳- مُرَّارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، ۴۴- مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيُّ، ۴۵- مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ حَلِيفٌ بَنِي زُهْرَةَ، ۴۶- هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. ❁

❁ رواه البخاري (۴۰۲۲) ☆ تسمية من سمي من أهل بدر، في صحيح البخاري (كتاب المغازي باب: ۱۳) بعد ح (۴۰۲۷)۔ ❁ بخاری، کتاب المغازی، باب تسمية من سمي من أهل بدر۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی، جو صحیح بخاری میں ہیں

النبی محمد بن عبد اللہ البہاشمی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، القرشی رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب العدوی، عثمان بن عفان القرشی، جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لیے چھوڑ گئے تھے، آپ نے ان کے لیے ان کا حصہ مقرر کیا تھا، علی بن ابی طالب البہاشمی، ایاس بن بکیر، ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بلال بن رباح، حمزہ بن عبدالمطلب البہاشمی، قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ، ابوحنیفہ بن عقبہ بن ربیعہ القرشی، حارثہ بن ربیع الانصاری، غزوہ بدر میں جو شہید ہوئے وہ حارثہ بن سراقہ تھے وہ بلند جگہ سے دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھتے تھے، خبیب بن عدی انصاری، جنیس بن حذافہ السہمی، رفاعہ بن رافع الانصاری، رفاعہ بن عبدالمنزہ، ابولبابہ الانصاری، زبیر بن العوام القرشی، زید بن سہل البوطیہ الانصاری، ابوزید الانصاری، سعد بن مالک الزہری، سعد بن خولہ القرشی، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی، سہل بن حنیف الانصاری، ظہیر بن رافع الانصاری اور ان کے بھائی، عبد اللہ بن مسعود الہذلی، عبد الرحمن بن عوف الزہری، عبیدہ بن الجارث القرشی، عبادہ بن الصامت الانصاری، بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف، عقبہ بن عمرو الانصاری، عامر بن ربیعہ العنزی، عاصم بن ثابت الانصاری، عویم بن ساعدہ الانصاری، عتبان بن مالک الانصاری، قدامہ بن مظعون، قتادہ بن النعمان الانصاری، معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفرہ، اور ان کا بھائی، مالک بن ربیعہ، ابواسید الانصاری، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبدمناف، مرارہ بن ربیع الانصاری، معن بن عدی الانصاری، بنو زہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی اور ہلال بن امیہ الانصاری رضی اللہ عنہم۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ

یمن اور شام اور اویس قرنی کے ذکر کا باب

الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

٦٢٦٦: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمَّ لَهٗ، قَدْ كَانَ بِهِ بِيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهِ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بِيَاضٌ، فَمَرُّوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٦٢٦٦: عمر بن خطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”یمن سے اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اسے برص تھا، اس نے اللہ سے دعا کی تو اس نے دینار یا درہم کے برابر جگہ کے علاوہ اس مرض کو ختم کر دیا، جو شخص اس سے ملاقات کرے تو وہ تمہارے لیے اس سے دعائے مغفرت کی درخواست کرے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تابعین میں سے سب سے بہتر شخص اویس ہے، اس کی والدہ ہے، اسے برص کا مرض تھا، تم اس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔“

٦٢٦٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرْقُ أَفْنَدَةَ، وَالْأَيْنُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفُخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٦٢٦٧: ابو ہریرہ رضي الله عنه نے فرمایا: آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں، وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی ہے، فخر و غرور اونٹ والوں میں ہوتا ہے جبکہ سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے۔“

٦٢٦٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفُخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفُدَادِينَ أَهْلُ الْوَبْرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (٢٢٣ / ٢٥٤٢)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٤٣٨٨) و مسلم (٨٦-٨٤ / ٥٢)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٣٣٠١) و مسلم (٨٥ / ٥٢)۔

۶۲۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کفر کا سرچشمہ مشرق میں ہے، فخر و غرور گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور جاگیرداروں جو اونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے خیموں میں رہتے ہیں ان میں ہوتا ہے، اور سکینت بکری والوں میں ہے۔“

۶۲۶۹: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ هَلُنَّا جَاءَتْ الْفِتْنُ - نَحْوَ الْمَشْرِقِ - وَالْجَفَاءُ، وَغَلَطَ الْقُلُوبِ فِي الْفُتَادَيْنِ أَهْلِ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَعْرِ، فِي رَيْبَعَةٍ وَمُضَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۶۲۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرف یعنی مشرق کی طرف سے فتنے نمودار ہوں گے، جفا اور سخت دلی جنگل میں رہنے والے خیمہ نشینوں ربیعہ اور مضر (قبیلوں) سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں میں ہوگی جو اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چل رہے ہوں گے۔“

۶۲۷۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غَلَطَ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دلوں کی سختی اور جفا مشرق والوں میں ہے، اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔“

۶۲۷۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ فَظَنَّهُ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: ((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۶۲۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: ”وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہوگا۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

۶۲۷۲: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدِينَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۹۸) ومسلم (۵۱/۸۱)۔

❁ رواه مسلم (۵۳/۹۲)۔

❁ رواه البخاري (۷۰۹۵)۔

❁ حسن، رواه الترمذي (۳۹۳۴) وقال: حسن غريب۔

۶۲۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) منوجہ فرما، اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت فرما۔“

۶۲۷۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طُوبَى لِلشَّامِ)). قُلْنَا: لَآيَ ذَالِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَآَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ اجْنَحَتَهَا عَلَيْهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شام کے لیے خوشحالی ہے۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیونکہ رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔“

۶۲۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتٍ، أَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ، تَحْشُرُ النَّاسَ)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے آگ نکلے گی وہ لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم شام کی راہ اختیار کرنا۔“

۶۲۷۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَّهَا سَتَكُونُ هَجْرَةً بَعْدَ هَجْرَةٍ، فَيَخِيرُ النَّاسُ إِلَى مَهَاجِرِ إِبرَاهِيمَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَيَخِيرُ أَهْلَ الْأَرْضِ الزَّمِيمَ مَهَاجِرَ إِبرَاهِيمَ، وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شَرَارَ أَهْلِهَا، تَلْفُظُهُمْ أَرْضُهُمْ، تَقْدَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْفِرْدَوْسِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبَيَّتْ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۶۲۷۵: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی جگہ (شام) کی طرف ہجرت کریں گے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”زمین والوں میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جن کے زیادہ تر لوگ ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے، اور زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان کی اراضی انہیں پھینک دیں گی، اللہ انہیں ناپسند فرمائے گا، آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی وہ (آگ) ان کے ساتھ رات بسر کرے گی، جب وہ رات بسر کریں گے، اور جب وہ قبولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قبولہ کرے گی۔“

۶۲۷۶: وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيُصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً، جُنُودًا بِالشَّامِ، وَجُنُودًا بِالْيَمَنِ، وَجُنُودًا بِالْعِرَاقِ)). فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خِرْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهَا خَيْرَةٌ لِلَّهِ مِنْ أَرْضِهِ، يُجْتَبَى إِلَيْهَا خَيْرَتُهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَأَمَّا إِنْ أَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ،

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۵/ ۱۸۴-۱۸۵ ح ۲۱۹۴۲) و الترمذي (۳۹۵۴ وقال: حسن غريب).

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۲۲۱۷ وقال: حسن صحيح غريب).

❁ حسن، رواه أبو داود (۲۴۸۲).

وَاسْقُوا مِنْ غُدْرِكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❀
 ۶۲۷۶: ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب امر (امر اسلام یا امر قتال) اس طرح ہوگا کہ تم لشکروں کا مجموعہ ہو گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔“ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال پا لوں تو آپ میرے لیے کسی لشکر کا انتخاب فرمادیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم شام کے لشکر کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ اللہ کی سر زمین میں ایک پسندیدہ خطہ ہے اور وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو اس کی طرف لائے گا، ہاں اگر تم وہاں نہ جاؤ تو پھر تم یمن کا رخ کرنا اور اپنے حوضوں سے سیراب ہونا کیونکہ اللہ عزوجل نے شام اور اہل شام کی محافظت کی مجھے ضمانت دی ہے۔“

الفصل الثالث

فصل ثالث

۶۲۷۷: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقِيلَ: الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ)). ❀
 ۶۲۷۷: شرح ابن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المؤمنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برتی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔“

۶۲۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَتَفْتَحُ الشَّامُ، فَإِذَا خَيْرْتُمْ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَعْقَلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغَوَطَةُ)). رَوَاهُمَا أَحْمَدُ ❀

۶۲۷۸: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سر زمین شام فتح ہوگی، اگر تمہیں وہاں کسی جگہ کو پسند کرنے کا اختیار دیا جائے تو پھر دمشق نامی جگہ کو پسند کرنا، کیونکہ وہ حرب و قتال سے مسلمانوں کی جائے پناہ ہے اور اس کا

❀ حسن، رواه أحمد (۴/ ۱۱۰ ح ۱۷۱۳۰) و أبو داود (۲۴۸۳)۔ ❀ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۱/ ۱۱۲ ح ۸۹۶) ☆ شريح بن عبيد عن علي رضي الله عنه: منقطع، فالسند ضعيف لانقطاعه۔ وقال سيدنا علي رضي الله عنه: ”ستكون فتنة يحصل الناس منها كما يحصل الذهب في المعدن فلا تسبوا أهل الشام وسبوا ظلمتهم فإن فيهم الأبدال وسيرسل الله إليهم سبيًا من السماء فيغرقهم...“ إلخ رواه الحاكم (۴/ ۵۵۳ ح ۸۶۵۸) وصححه ووافقه الذهبي وسنده صحيح۔ ❀ صحيح، رواه أحمد (۴/ ۱۶۰ ح ۱۷۶۰۹) فيه أبو بكر بن أبي مریم ضعيف ولحديثه شواهد عند أبي داود (۴۲۹۸) وسنده صحيح) وغيره وبها صح الحديث۔

بڑا شہر ہے، وہاں ایک جگہ ہے جسے الغوطہ کہا جاتا ہے۔“ دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۶۲۷۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخِلاَفَةُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ)). ❁

۶۲۷۹: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خلافت مدینہ میں ہے جبکہ بادشاہت شام میں ہے۔“

۶۲۸۰: وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ عَمُودًا مِنْ نُورٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۶۲۸۰: عمر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے سر کے نیچے سے نورانی ستون نکلتا ہوا دیکھا اور وہ اوپر کو بلند ہوا حتیٰ کہ وہ شام میں جا ٹھہرا۔“ دونوں روایات کو امام بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔

۶۲۸۱: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۶۲۸۱: ابو درداء رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ و جدل کے دن مسلمانوں کا گروہ دمشق نامی شہر کی جانب الغوطہ کے مقام پر ہوگا، یہ شام کا سب سے بہترین شہر ہے۔“

۶۲۸۲: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ، فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۶۲۸۲: عبد الرحمن بن سلیمان بیان کرتے ہیں، عجمی بادشاہ ظاہر ہوگا تو وہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آ جائے گا۔“

❁ اسنادہ ضعیف، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۴۴۷) [والحاكم (۳/ ۷۲) ح ۴۴۴۰۔ في سليمان بن ابي سليمان

الهاشمي مولى ابن عباس: لا يعرف وهيشم مدلس وعنن۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶/

۴۴۹) من طريق يعقوب بن سفيان الفارسي وهو في كتاب المعرفة والتاريخ له (۲/ ۳۱۱) ☆ في نصر بن محمد بن

سليمان الحمصي ضعيف ضعفه الجمهور و أبوه مجهول الحال فالسند ضعيف . و للحدیث شواهد ضعيفة ، انظر

تنقيح الرواة (۳/ ۲۷۴) وغيره۔ ❁ اسنادہ صحیح، رواه أبو داود (۴۲۹۸)۔

❁ اسنادہ ضعیف، رواه أبو داود (۴۶۳۹) ☆ في عبد العزيز: لم أجده له ترجمة ولعله عبد الله بن العلاء كما يظهر

من تهذيب الكمال وإن صح فالسند صحيح۔

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

الْفَضِيلِ الْأَوَّلِ

فصل اول

٦٢٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَجْلُكُمْ فِي أَجَلٍ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَأَنَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصْرِيِّ كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطِينَ قِيَرَاطِينَ؟ أَلَا فَانْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَعَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقْلُ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَهَلْ ظَلَمْتُمْ مَنْ حَقَّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَإِنَّهُ فَضِيلِي، أُعْطِيَهِ مَنْ شِئْتُ)). رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ❁

٦٢٨٣: ابن عمر رضي الله عنهما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر رکھے اور اس نے کہا: آدھے دن تک ایک ایک قیراٹ کے بدلے میرا کام کون کرے گا؟ ایک ایک قیراٹ کے بدلے میں یہود نے نصف دن تک کام کیا، پھر اس نے کہا: کون ہے جو ایک ایک قیراٹ پر میرے لیے نصف دن سے نماز عصر تک کام کرے گا؟ نصاریٰ نے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قیراٹ پر کام کیا، پھر اس نے کہا: نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراٹ پر میرے لیے کون کام کرے گا؟ سن لو! وہ تم ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کرو گے۔ سن لو! ہمارے لیے دگنا اجر ہے، (اس پر) یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم کام زیادہ کریں اور اجر و مزدوری کم پائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل و مہربانی ہے میں اسے جسے چاہوں گا عطا کروں گا۔“

٦٢٨٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِيهِ وَمَالِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۶۲۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خواہش رکھے گا کہ کاش کہ میرے اہل و عیال اور میرے سارے مال کے بدلے میں وہ مجھے دیکھ لے۔“

۶۲۸۵: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَدَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ)) فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ. ❁

۶۲۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے دین پر قائم رہے گی، انہیں بے یار و مددگار چھوڑنے والا نہیں نقصان پہنچا سکے گا نہ ان کی مخالفت کرنے والا حتیٰ کہ اللہ کا امر (موت کا وقت) آجائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔“

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ان من عباد الله)) کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضِيلُ الثَّانِي

فصل نانی

۶۲۸۶: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطْرِ، لَا يُدْرِي أَوْلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے اول میں خیر ہے یا اس کے آخر میں خیر ہے۔“

الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

فصل نالت

۶۲۸۷: عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبَشِرُوا وَأَبَشِرُوا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرِي آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوْلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيثِ قَيْطِ أَطْعِمَ مِنْهَا فَوْجَ عَامًا، ثُمَّ أَطْعِمَ مِنْهَا فَوْجَ عَامًا، لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرَضًا وَأَعَمَّقَهَا عَمَقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا، وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا؟ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْحٌ أَعْوَجُ، لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۶۴۱) و مسله (۱۷۴ / ۱۰۳۷) و حديث أنس: ”إن من عباد الله“ تقدم (۳۴۶۰)۔

❁ حسن، رواه الترمذي (۲۸۶۹) وقال: حسن غريب۔

❁ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) وانظر الحديث المتقدم (۳۳۴۰) ☆ وللهديث شاهد منكر في تاريخ دمشق

(۵۰ / ۳۶۵، ۵ / ۳۸۰) سندہ مظلم (انظر الضعيفة للألباني: ۲۳۴۹)۔

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ، میری امت کی مثال، بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے آخر میں خیر ہے یا اس کے اول میں خیر ہے، یا ایک باغ کی طرح ہے، اس میں سے ایک سال ایک فوج کو خوراک دی گئی، پھر ایک سال اس میں سے ایک اور فوج کو خوراک دی گئی، شاید کہ آخری فوج پہنائی کے اعتبار سے زیادہ وسیع اور گہرائی کے لحاظ سے زیادہ گہری ہو اور خوبصورتی کے اعتبار سے زیادہ حسین ہو، وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں، مہدی اس کے وسط میں ہے اور مسیح علیہ السلام اس کے آخر میں ہے، لیکن اس دوران ایک گروہ کج رو اور ٹیڑھا ہو گا وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے ہوں۔“

۶۲۸۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟)) قَالُوا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: ((وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟)) قَالُوا: فَالَنَّبِيُّونَ قَالَ: ((وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟)) قَالُوا: فَتَنَحْنُ قَالَ: ((وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ؟)) قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لِقَوْمٍ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا)). ❁

۶۲۸۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے نزدیک کس مخلوق کا ایمان زیادہ اچھا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: فرشتوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔“ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں حالانکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔“ انہوں نے عرض کیا، پھر ہم، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہے کہ ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک ان لوگوں کا ایمان سب سے اچھا ہے جو میرے بعد ہوں گے، وہ صحیفے پائیں گے ان میں ایک کتاب ہوگی وہ اس کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے۔“

۶۲۸۹: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيَقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❁

۶۲۸۹: عبد الرحمن بن العلاء حضرمی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے ان کے پہلے لوگوں کا سا اجر ہوگا، وہ نیکی کا حکم کریں گے، برائی سے منع کریں گے اور وہ فتنے والوں سے قتال کریں گے۔“ امام بیہقی نے ان دنوں حدیثوں کو دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔

۶۲۹۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ رَأَى نَبِيَّ، وَطُوبَى لِمَنْ سَمِعَ مَرَاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرِنِي

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶ / ۵۴۸) ☆ والمغيرة بن قيس: ذكره ابن حبان في الثقات (۹ / ۱۶۸) وقال أبو حاتم الرازي: ”منكر الحديث“ (الجرح والتعديل ۸ / ۲۲۸) والجرح فيه مقدم-

❁ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۶ / ۵۱۳) ☆ السند حسن إلى عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي وذكره ابن حبان في الثقات (۵ / ۱۰۰) وحده فهو مجهول الحال-

وَأَمَّنْ بِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۶۲۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے (حالت ایمان میں) مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بشارت ہے جس نے مجھے دیکھا نہیں لیکن وہ مجھ پر ایمان لایا۔“

۶۲۹۱: وَعَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدَّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا تَغْدِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ ❁

وَرَوَى رَزِينٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى الْآخِرِ ه.

۶۲۹۱: ابن محیریز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے صحابہ میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا، ٹھیک ہے، میں تمہیں ایک اچھی سی حدیث سناتا ہوں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہے؟ ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے اور وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔“

اور رزین نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا کوئی ہم سے بہتر ہے؟ آخر

حدیث تک۔

۶۲۹۲: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)). قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❁

۶۲۹۲: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل شام خراب ہو جائیں تو پھر تم میں (وہاں رہنے یا اس طرف جانے میں) کوئی بہتری نہیں ہوگی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا، انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ان کا کوئی نقصان نہیں کرے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔“ ابن المدینی نے فرمایا: وہ اصحاب الحدیث ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❁ سندہ ضعیف، أحمد (۵ / ۲۴۸ ح ۲۲۴۹۰، ۵ / ۲۵۷) ☆ فیہ فتادۃ مدلس و عنعن عن ایمن بن مالک الأشعري و له طریق آخر ضعیف عند ابن حبان (الموارد: ۲۳۰۳) و حدیث ابن حبان (الموارد: ۲۳۰۲) بلفظ: ”طوبی لمن رآنی و آمن بی و طوبی لمن رآنی و آمن بی و لم یرنی“ و سندہ حسن فهو یغنی عنه۔
❁ حسن، رواه أحمد (۴ / ۱۰۶ ح ۱۷۱۰۲) و الدارمی (۲ / ۳۰۸ ح ۲۷۴۷) و رزین (لم أجده) [و صححه الحاكم (۴ / ۸۵) و وافقه الذہبی و سندہ حسن]۔ ❁ سندہ صحیح، رواه الترمذی (۲۱۹۲)۔

۶۲۹۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ بَيْهَقٍ ❁

۶۲۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے میری امت سے بھول چوک اور ایسے امور (یعنی گناہوں) سے جن پر انہیں مجبور کیا جائے درگزر فرمایا ہے۔“

۶۲۹۴: وَعَنْ بَهْرَبْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: ((أَنْتُمْ تَتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. ❁

۶۲۹۳: بہر بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ”تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو۔“ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: ”تم ستر امتوں کا تمہ ہو، تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ- شَكَرَ اللَّهُ سَعْيَهُ وَأَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهُ: قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ، بِحَمْدِ اللَّهِ، وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

مؤلف کتاب نے فرمایا: اللہ نے اس کی کوشش کی قدر فرمائی اور اس پر اپنی نعمت مکمل فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کرنے کا کام رمضان کے آخری روز بروز جمعہ رویت ہلال شوال سن ۷۳۷ ہجری کے وقت مکمل ہوا اور یہ کام اللہ کی حمد اور اس کی حسن توفیق سے سرانجام پایا۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

الإكمال في أسماء الرجال

تأليف

إمامنا ولي الدين محمد بن محمد بن عبد الله بن أبي طهيرة البهري (رحمته الله)

ترجمه

ابو حمزة سعيد مجتبی السعیدی

تحقیق تجرید و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر



مکتبہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”مشکوٰۃ المصابیح“ حدیث کی ایک معروف کتاب ہے۔ جسے اس کی تالیف کے دور سے ہی اس قدر شرف قبولیت حاصل ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی شروحات، تعلیقات اور حواشی لکھے حتیٰ کہ خود مصنفِ علام کے استاذِ محترم نے بھی اپنے لائق تلمیذ کی تالیف کی ایک جامع شرح قلمبند فرمائی۔ یہ اعزاز بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوا ہوگا۔

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾

”مشکوٰۃ المصابیح“ دراصل دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ایک کا نام مصابیح السنہ اور دوسری کا نام مشکوٰۃ ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ایک نامور محدث الامام محی السنہ قاطع البدع ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”مصابیح السنہ“ کے نام سے حدیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ اس میں ان کا طریق یہ تھا کہ اپنے انداز سے کتب اور ابواب کی فہرست مرتب کی، پھر اپنے دور تک کی کتب حدیث سے احادیث منتخب کر کے ہر باب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل میں انہوں نے صحیحین کی احادیث اور دوسری فصل میں دیگر کتب حدیث سے ماخوذ احادیث کو ذکر کیا۔ البتہ انہوں نے احادیث کے بعد یہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی کہ یہ حدیث کس کتاب سے لی گئی ہے۔ اہل علم اس کتاب سے استفادہ کرتے اور شدت سے اس کی کوشش کرتے رہے۔

ان کے بعد ایک محدث الشیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کی اس کمی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ اضافے بھی کیے۔

چنانچہ انہوں نے کتب اور ابواب کی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا جو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”مصابیح السنہ“ میں رکھی تھی۔ انہوں نے ہر حدیث کے آخر میں اس کی تخریج کرنے والے محدث کا نام بھی لکھا اور اس کے ساتھ ساتھ تیسری فصل کا اضافہ کر کے اسی باب سے متعلق مزید احادیث بھی ذکر کر دیں، تاکہ طالبانِ حدیث کو ایک ہی موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ احادیث ایک ہی جگہ سے دستیاب ہو جائیں اور انہیں مختلف کتب کی مراجعت نہ کرنی پڑے۔

اس طرح حدیث کا یہ عظیم اور ضخیم مجموعہ مرتب ہو گیا۔ اب کتب حدیث کی اقسام میں سے ”الجامع“ میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اور بہت سے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔

مصنف مشکوٰۃ، الشیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مکمل کرنے کے بعد اسے اپنے شیخ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی بہت زیادہ تحسین و توصیف فرمائی۔

مصنف مشکوٰۃ نے بعد میں احادیث مشکوٰۃ کے راویوں اور مخرّجین کے علاوہ احادیث کے ضمن میں آنے والی شخصیات کا بھی ایک الگ کتاب میں بالاختصار تذکرہ کیا، جس کا نام ”الاکمال فی أسماء الرجال“ ہے۔ اور ہمارے درسی نسخے کے آخر میں مطبوع ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ مشکوٰۃ پڑھنے والا شخص ہر حدیث کے راوی، اس حدیث کو روایت کرنے والے محدث، نیز ضمن احادیث میں وارد شخصیات سے واقف ہو جاتا ہے، جبکہ بعض احادیث کو بخوبی سمجھنے کے لیے اس میں وارد شخصیات کا تعارف از حد ضروری

ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ جبکہ ان شخصیات کے تفصیلی تعارف کے لیے الاصابہ، الاستیعاب، تہذیب التہذیب، تہذیب الاسماء واللغات، تجرید اسماء الصحابہ وغیرہ کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔
 ”الاکمال“ کی اہمیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم دیگر علمی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اسے بھی مترجم، ناشر، ان کے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ اور بلندی درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاک میں مل جائے گا جب میری ہستی کا نشان
 یادگارِ زیست تازہ ہو گی اس تحریر سے

خاکسار

ابو حمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی

دار السعادة۔ اندرون قلعہ منکیرہ

ضلع بھکر

فصل

صحابہ کرام / حرف الف

انس بن مالک بن نصر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو جحرہ ہے، انصار کے قبیلے خزرج سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگوں کو فقہ (دینی علوم) سکھانے کی غرض سے بصرہ منتقل ہو گئے تھے۔

ایک سو تین سال کی عمر پائی، بعض کے نزدیک آپ ننانوے سال کی عمر میں ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ بصرہ میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے بقول صحیح قول یہ ہے کہ آپ نے ننانوے سال عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی اولاد ایک سو کے قریب تھی اور بعض کے نزدیک اسی لڑکے و لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے اٹھہتر لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

انس بن مالک کعسی رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو امیہ (یا ابو امیمہ) ہے۔ آپ سے مسافرہ، حاملہ اور مرضعہ کے روزے سے متعلق صرف ایک حدیث مروی ہے۔ * بصرہ میں سکونت پذیر ہے۔ آپ سے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

انس بن النضر رضی اللہ عنہ: انصاری بخاری صحابی ہیں۔ آپ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے، غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے تیس سے زائد (قریباً اسی) زخم پائے گئے۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کریمہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ *
”اہل ایمان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور ان میں سے بعض نے تو اپنی نذر

پوری کر دی اور بعض (موقع کے) منتظر ہیں، اور انہوں نے (اس میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔“ *
انس بن مرثد رضی اللہ عنہ: ان کا پورا نام انس بن مرثد بن ابی مرثد ہے۔ ابو مرثد کا نام کنناز بن الحصین اور [بعض کے نزدیک انس کا نام] انیس ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اکثر مؤرخین نے انیس ہی لکھا ہے۔ * کہا جاتا ہے کہ انیس فتح مکہ اور حنین میں موجود تھے۔

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:
(أَعْدُوا أَيُّسُّ إِلَىٰ أَمْرَةٍ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفْتَ فَارْجُمْهَا))
”انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جا کر اس سے حقیقت حال دریافت کرو، اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر

دینا۔ *

میں مخاطب یہی انیس ہیں۔

* دیکھئے سنن ابی داؤد: ۲۴۰۸؛ سنن الترمذی: ۷۱۵ وغیرہ۔ * ۳۳/ الاحزاب: ۲۳۔

* دیکھئے صحیح بخاری: ۲۸۰۵۔ * الاستیعاب، ۱/ ۱۱۳، ۱۱۴۔ * صحیح بخاری: ۳۳۱۴۔

اور بعض کے نزدیک اس حدیث میں مخاطب کوئی دوسرا شخص ہے۔ اس کا نام بھی انیس ہی تھا۔ (واللہ اعلم) آپ کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی تھی۔ انہیں، ان کے والد، دادا اور بھائی کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے سہل بن الحنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت حدیث کی ہے۔ کناز، کے کاف پر زبر، نون مشددا اور آخر میں زاء ہے۔

أسید بن حُضَيْرِ بْنِ التَّمِيمِ: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں، عقبہ والی شب مقرر کیے جانے والے لقباً میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور بعد والے غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے صحابہ کی ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیس ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابو أسيد ساعدی رضی اللہ عنہ: آپ کا مکمل نام ابو أسيد بن مالک بن ربیعہ ہے۔ انصار کے قبیلے بنو ساعدہ میں سے تھے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ساٹھ ہجری میں اٹھتر برس کی عمر میں وفات پائی، جبکہ آپ کی بیٹائی ختم ہو چکی تھی۔ بدری صحابہ میں سے آخر میں فوت ہوئے۔ أسید: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

اسلم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابورافع ہے۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ”راء“ کے تحت آئے گا۔ اسمر رضی اللہ عنہ: اسمر بن مضر طائی صحابی ہیں۔ بصرہ کے اعراب میں شمار ہوتے ہیں۔ مضر: میم پر پیش، ضاد پر زبر اور راء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ: اشعث بن قیس بن معدی کرب، ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بنو کنذہ قبیلے سے تعلق ہونے کی وجہ سے ”کنذی“ کہلاتے ہیں۔ دس ہجری میں اپنے قبیلے کنذہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وفد کے رئیس (قائد) تھے۔ قبل از اسلام اپنے قبیلے کے رئیس (سردار) تھے اور قبیلے میں ان کی بات مانی جاتی تھی۔ قبول اسلام کے بعد بھی اپنی قوم میں صاحب منزلت تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے، پھر امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ کوفہ میں اقامت پذیر رہے۔ وہیں چالیس ہجری میں وفات پائی، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

اشح رضی اللہ عنہ: آپ کا نام المنذر بن عازد العصری العبدي ہے۔ اپنی قوم کے سردار تھے، اور اپنی قوم کی اسلام کی طرف راہنمائی کی۔ آپ اپنے قبیلے عبدالقیس کے ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ کے اعراب میں ہوتا ہے۔ ”باب الحدروالتانی“ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ”العصری“ اس لفظ میں عین اور صاد دونوں پر زبر ہے۔

اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ: کتاب الفرائض میں ضحاک کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ❁

اسود بن کعب العنسی: اس کا نام عمہ بلہ عنسی ہے۔ اسی نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی حیات میں ہی قتل ہوا تھا۔ اسے فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا تھا۔ فیروز دیلمی اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئے، تاکہ وہ بھاگ نہ پائے اور قیس نے اسے قتل کر کے اس کا سرتن سے جدا کر دیا تھا۔ کتاب الروایا میں اس کا ذکر آیا ہے۔ ❁

العنسی: اس لفظ میں عین پر زبر، نون ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔

عمہ بلہ: عین پر زبر، باء ساکن، ہاء اور لام پر زبر ہے۔

ابراہیم پسر رسول ﷺ: آپ رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ لونڈی ماریہ قبطیہ کے لطن سے متولدہ ہوئے۔ آپ کی ولادت ماہ ذوالحجہ آٹھ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی، سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ الاغر المازنی رضی اللہ عنہ: اغر المازنی بھی کہلاتے ہیں، صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

الاغر: میں ہمزہ پر زبر، اس کے بعد غین پر زبر اور آخر میں راء مشدّد ہے۔

ابیض بن جمال المازنی السبائی رضی اللہ عنہ:

ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، صحابی ہیں۔ یمن میں اقامت پذیر رہے، قلیل الحدیث ہیں۔ جمال، میں ہاء پر زبر، اور میم مشدّد ہے۔ اور مارب میں میم پر زبر، ہمزہ ساکن اور راء کے نیچے زبر ہے۔ یہ یمن میں صنعاء کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ اور سبائی میں سین پر زبر، باء پر زبر اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

الاقرع بن حابس المیمنی رضی اللہ عنہ: فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنو تمیم کے ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مؤلفہ القلوب میں سے تھے۔ قبل از اسلام اور بعد میں باعزت و بامرتبت لوگوں میں سے تھے۔ عبد اللہ بن عامر نے جو لشکر خراسان کی جانب روانہ کیا تھا، انہیں اس کا امیر بنایا تھا اور یہ لشکر جوزجان میں زخمی ہوئے تھے۔ جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوالازہر الامناری رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔ خالد بن معدان، اور ربیعہ بن یزید نے آپ سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔

اکیدر دومہ، اکیدر بن عبد الملک: صاحب دومہ الجندل، یعنی دومۃ الجندل کے حاکم کی نسبت سے معروف ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے نام ایک خط لکھا تھا۔ اور اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔ باب الجزیہ ❁ میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔ اکیدر، اکدر کی تصغیر ہے۔ دومہ دال پر پیش اور زبر دونوں طرح درست ہے۔ یہ شام اور حجاز کے درمیان واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

اوس بن اوس: یا اوس بن ابی اوس اشقی رضی اللہ عنہ، یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں۔ ان سے ابوالاشعث السمعانی نے اور ان کے اپنے فرزند عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ایاس بن کبیر اللیشی رضی اللہ عنہ: غزوہ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ کئی دور میں دار ارقم میں مشرف باسلام ہوئے۔ ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔

ایاس بن عبد اللہ الدوسی المدنی رضی اللہ عنہ: ان کے صحابی ہونے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ عورتوں کو مارنے کے بارے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن زید بن حارثہ القضاعی رضی اللہ عنہما: سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہما جن کا اصل نام ”برکتہ“ تھا، ان کی والدہ ہیں۔ ام ایمن رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں آپ کی پرورش کرتی رہی ہیں۔ دراصل یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی عبد اللہ بن عبد المطلب کی لونڈی تھیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے فرزند تھے۔ یہ اور ان کے والد دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو از حد محبوب اور پیارے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس برس تھی۔ آپ کی عمر کے بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ وادی القری میں مقیم رہے۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہیں وفات پائی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ۵۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن شریک الزریبانی السعسی رضی اللہ عنہ: ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔ یہ بھی اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے زیادہ بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: الاکبر الانصاری، قبیلہ بنو خزرج سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے۔ آپ ان چھ خوش نصیبوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے تھے۔ آپ ان فقہاء صحابہ کرام میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی فتویٰ دیا کرتے تھے، اور صحابہ میں سے قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ”ابو المنذر“ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے ”ابو الطفیل“ کنیت رکھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سید الانصار (انصار کے سردار) اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں ”سید المسلمین“ (مسلمانوں کے سردار) کا لقب دیا۔ ۱۹ ہجری میں مدینہ طیبہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ بہت اچھے حدی خواں تھے۔ آپ سے ابو طلحہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔

راج بھی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام ابو زرعہ اور ابو حاتم الرازی دونوں نے انہیں صحابی قرار دیا ہے، (الجرح والتعديل، ۲/ ۲۸۰) اسی طرح ابن عبد البر رحمہ اللہ نے بھی انہیں صحابی لکھا ہے۔ دیکھئے الاستیعاب (۱/ ۱۲۷) نیز ان سے روایت کرنے والے عبد اللہ (یا عبد اللہ) بن عبد اللہ بن عمر ہیں، جبکہ مطبوع میں غلطی سے ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ چھپ گیا ہے۔

سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، رقم الحدیث: ۲۱۴۶، وهو صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ضرب النساء، رقم الحدیث: ۱۹۸۵۔ الاستیعاب، ۱/ ۷۷۔

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۳۳۵، ۳۱۵، وسندہ ضعیف، یزید بن شداد مجہول اور عمر بن ابراہیم ضعیف ہے۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۳/ ۵۰۰، وسندہ صحیح۔

العلی بن ابی طالبؑ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ سے حبیب کی نے روایت کی ہے۔

ابلق بن ناکور رضی اللہ عنہ: یمن سے تعلق تھا۔ ذالکلاع (کاف پرزبر) کے لقب سے معروف ہیں۔ اپنی قوم کے سردار تھے، ان کی بات سنی اور مانی جاتی تھی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوہ غنسی کے قتل کے سلسلے میں تعاون کرنے کے لیے انہیں لکھا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں ۳۷ھ میں صفین میں قتل ہوئے۔ انہیں اشتراخی نے قتل کیا۔

انجشہ رضی اللہ عنہ: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی خواں تھے۔

آپ سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةَ! سَوْفًا بِالْقَوَادِرِ))

’انجشہ: آرام آرام سے چلو، آب گنیوں سے نرم برتاؤ کرو۔‘ ❁

انجشہ، اس لفظ میں ہمزہ پرزبر، نون ساکن، جیم اور شین پرزبر ہے۔

ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ: ان کا نام صدی بن عجلان ہے۔ مصر میں سکونت پذیر ہے، پھر حمص کی طرف نقل مکانی کر گئے، اور وہیں وفات پائی۔ کثیر الروایت صحابی ہیں۔ ان کی اکثر احادیث اہل شام کے ہاں معروف ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔ ۸۲ ہجری میں اکیانوے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ملک شام میں موجود صحابہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں۔ بعض نے کہا: شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔

صدی: اس لفظ میں صاد پر پیش، دال پرزبر اور یاء مشد د ہے۔

ابو امامہ الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کا نام سعد بن سہل بن حنیف ہے۔ انصار کے قبیلے اوس کے فرد تھے، اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام سعد رکھا تھا اور انہی کی کنیت سے آپ کو بھی پکارا۔ یہ صغریٰ کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے۔ اسی لیے بعض مؤرخین نے انہیں صحابہ کے بعد والے لوگوں میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور فرمایا: یہ مدینہ منورہ میں کبار تابعین میں سے جلیل القدر اہل علم میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابوسعید رضی اللہ عنہما وغیرہما سے سماع کیا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۹۲ سال کی عمر میں ۱۰۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلے بنو خزرج میں سے ہیں۔ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔ ۵۱ ہجری میں یزید بن معاویہ نے جب قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی تو آپ اس کے ساتھ شامل تھے۔ دوران جنگ میں بیمار پڑ گئے، بیماری زیادہ ہوئی تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں فوت ہو جاؤں تو میری میت کو اٹھا لینا، اور جب تم دشمن کے سامنے صف آراء ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، چنانچہ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ ❁ آپ

❁ دیکھئے صحیح بخاری: ۶۱۴۹ وغیرہ۔

❁ یہ واقعہ اصل ہے۔ ابن عبدالبر نے بغیر سند کے ’رؤی‘ کے صیغے سے الاستیعاب (۱۶۰۷/۴) میں نقل کیا ہے۔

کی قبر آج تک قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے قریب معروف ہے۔ لوگ اس کی تعظیم کرتے اور بیماریوں سے شفا کے لیے وہاں سے تبرک حاصل کرتے اور شفا یاب ہوتے ہیں۔ ❀ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

قسطنطنیہ: اس لفظ میں قاف پر پیش، سین ساکن، پہلی طاء پر پیش، اس کے بعد نون، دوسری طاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء ساکن ہے۔ علامہ نووی نے کہا: ہم نے اس لفظ کو اسی طرح ضبط کیا ہے اور یہی مشہور ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے المشارق میں بہت سے لوگوں سے نون کے بعد یاء مشدّد ذکر کی ہے۔

ابو امیہ الجحزومی رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے ابوالمزہب نے روایت کی ہے۔

امیہ بن خشحی رضی اللہ عنہ: بنو خزاعہ کی شاخ بنو ازد سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طعام کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ❀ ان سے ان کے بھتیجے اشعثی بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔
خشحی: اس لفظ میں میم پر زبر، خاء ساکن، شین کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف: قبیلہ بنو جہم سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور اپنے بھتیجے عمرو [بن ابی سفیان بن عبد الرحمن اور عبد العزیز بن رفیع] وغیرہ سے عاریتاً ہوئی اشیاء کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

ابو اسرائیل رضی اللہ عنہ: یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے نذرمانی تھی کہ وہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزہ رکھ کر دھوپ میں کھڑے رہیں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ بیٹھ جاؤ، سائے میں آ جاؤ اور بول چال شروع کرو۔ ❀ ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم خلف بن عبد الملک الغفاری رضی اللہ عنہ: یہ آبی اللحم یعنی گوشت نہ کھانے والے کے لقب سے معروف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ تھا، بعض نے الحوریت بھی کہا ہے۔ انہیں آبی اللحم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ علی الاطلاق گوشت نہیں کھاتے تھے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بتوں کے نام پر مذبوحو گوشت نہیں کھاتے تھے۔ غزوہ حنین میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کے غلام عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم: اس لفظ میں پہلے ہمزہ پر زبر اور مد، باء کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

فصل

تابعین

اولیس بن عامر القرنی: ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❀ قبروں سے فیض کا عقیدہ رکھنا یا تبرک حاصل کرنا حرام ہے اور اہل قبر سے حاجت روائی یا شفا طلب کرنا شرک ہے، نیز درج بالا عبارت میں ”لوگ“ سے مراد کون ہیں؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں، لہذا سلف صالحین اور اہل سنت اس سے ٹمراہیں۔ حافظ ندیم ظہیر۔

❀ سنن ابی داؤد، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام، رقم الحدیث: ۳۷۶۸ وسندہ حسن۔

❀ یہ صحابی نہیں بلکہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ۵۵۵، نیز دیکھئے سنن ابی داؤد: ۳۵۶۲؛ المختارۃ للمقدسی، ۲۳/۸؛

المستدرک للحاکم، ۴۷/۲۔ ❀ دیکھئے صحیح مسلم: ۲۲۳، ۲۵۴۲۔

نے ان کے بارے میں بشارت دی تھی۔ ❁ آپ نے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے بعد کے لوگوں کی زیارت کی ہے۔ زہد و تقویٰ اور گوشہ نشینی کے لحاظ سے مشہور تھے۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین کے دوران لاپتہ ہو گئے تھے۔

ابان بن عثمان بن عفان القرظی: ❁ اہل مدینہ میں سے تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا اور ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے دور میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ ابان: اس لفظ میں ہمزہ پر زبر اور باء مخفف ہے۔

ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص الاموی: ❁ انہوں نے عطاء، مکحول اور ان کے طبقے کے لوگوں سے روایت کی، اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ معروف فقہاء میں سے تھے۔ ۱۳۳ھ میں وفات پائی۔

امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید الحمکی: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے روایت کی، آپ ثقہ ہیں ❁ اور خراسان کے حاکم رہے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

اسلم ❁ مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ۱۱ ہجری کو خرید لیا تھا۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا، اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی۔ مروان کے دور حکومت میں ایک سوچوہ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ازرق بن قیس الحارثی: ❁ تابعی ہیں۔ اپنے والد برزہ، ابن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اعمش: ❁ ان کا نام سلیمان بن مہران الکاتبی الاسدی ہے۔ آپ بنو اسد خزیمہ کی ایک شاخ بنو کابل کے غلام تھے۔ ۶۰ھ میں سرزمین رے میں ولادت ہوئی، پھر انہیں فروخت کرنے کے لیے کوفہ میں لایا گیا تو بنو کابل کے ایک شخص نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ حدیث و قراءت کے مشہور اور بڑے اہل علم میں سے ہیں۔ اکثر اہل کوفہ کے علم کا دار و مدار انہی پر ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

الاعرج: ❁ عبد الرحمن بن ہرمز المدنی، بنو ہاشم کے غلام ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اور انہی سے روایت کرنے میں مشہور ہیں۔ آپ سے زہری نے روایت کی ہے۔ ۱۱۰ھ میں اسکندریہ میں فوت ہوئے۔ الاسود: ❁ اسود بن ہلال الحارثی، آپ نے عمرو بن معاذ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں وفات پائی۔

ابراہیم بن میسرہ الطائفی: تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ ثقہ اور حدیث کی

❁ صحیح بخاری: ۶۷۰۴؛ سنن ابی داؤد: ۳۳۰۰۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۶۱۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۲۵۔

❁ دیکھئے التقریب: ۵۵۷۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۰۶۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۔

❁ یہ ثقہ، حافظ، عارف بالقراءت اور مدلس ہیں۔ التقریب: ۲۶۱۵۔ ❁ یہ ثقہ، مثبت عالم ہیں۔ التقریب: ۴۰۳۳۔

❁ آپ ثقہ جلیل اور محضرم ہیں۔ التقریب: ۵۰۸۔

روایت میں صحیح ہیں۔ ❁

ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف: ❁ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ زہری قریشی ہیں، یعنی قریش کی شاخ بنو زہرہ میں سے ہیں۔ چھوٹے ہی تھے کہ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ انہوں نے اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے اور ان سے امام زہری اور ان کے فرزند سعد نے روایت کی ہے۔ ۹۶ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابراہیم بن اسماعیل الأشہلی: ❁ آپ نے موسیٰ بن عقبہ اور دیگر کئی لوگوں سے اور آپ سے بھی قبضی اور ایک بڑی جماعت نے روایت کی۔ کثرت سے روزے رکھتے اور شب بیدار تھے۔ دارقطنی وغیرہ نے انہیں متروک کہا ہے۔ ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابراہیم بن الفضل المحزومی: ❁ اس نے مقبری وغیرہ سے اور اس سے کعب، ابن نمیر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ اہل علم نے اسے ضعیف کہا ہے۔

اسحاق بن عبد اللہ الانصاری: ❁ مدینہ طیبہ کے ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ واقدی نے کہا: امام مالک حدیث کے بارے میں ان پر کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے انس بن مالک اور ابو مرثد وغیرہ سے اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک اور ہمام نے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر باب الانفاق میں آیا ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

اسحاق بن راہویہ: ❁ ان کی کنیت ابو یعقوب اور نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ ابن راہویہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ اپنے دور کے اہم مسلمان اور دین کے ممتاز نشان تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حدیث و فقہ کا علم حاصل کیا اور اس میں پختہ تھے۔ حافظہ قوی، روایت میں سچے اور انتہائی متقی شخص تھے۔ حصول علم کے لیے خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام وغیرہ گئے۔ اور بالآخر نیشاپور وطن اختیار کیا اور وفات تک یہیں مقیم رہے۔ آپ ۲۳۸ھ میں ۴۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے فضائل و مناقب ذکر و بیان سے بڑھ کر ہیں۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، کعب اور بہت سے ائمہ حضرات سے سماع کیا اور ان سے بھی امام بخاری، مسلم، ترمذی، اور بڑے بڑے ائمہ دین نے روایت کی ہے۔

ابو اسحاق السبعمی: ❁ ابواسحاق عمرو بن عبد اللہ السبعمی الہمدانی الکوفی نے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زیارت کی اور براء بن عازب، زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔ ان سے اعمش، شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔ کثیر الروایت مشہور تابعی ہیں۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال ولادت ہوئی، اور ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

السبعمی: اس لفظ میں سین پر زبر، باء کے نیچے زیر اور اس کے بعد عین ہے۔

اسحاق بن موسیٰ الانصاری: ❁ اصلاً مدنی اور سکونت کے لحاظ سے کوفی ہیں۔ بغداد گئے اور وہاں سفیان بن عیینہ کی سند سے

❁ دیکھے تقریب: ۲۶۰۔ ❁ ان کے حالات کے لیے دیکھے: تقریب التہذیب: ۲۳۲؛ الجرح والتعديل، ۱۱۱/۲؛ تاریخ الثقات للعجلی: ۵۳ وغیرہ۔ ❁ یہ ضعیف راوی ہے۔ تقریب: ۱۴۶، نیز دیکھے تاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۲۷۱؛ الجرح والتعديل، ۸۳/۲۔ ❁ یہ متروک راوی ہے۔ تقریب: ۲۲۸؛ الکاشف للذہبی: ۱۸۴، نیز دیکھے: تاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۳۱۱؛ الضعفاء والمتروکین، ۱/۴۶۔ ❁ بیثقتہ، حجت ہیں۔ تقریب: ۳۶۷۔ ❁ آپ ثقہ، حافظ اور مجتہد تھے۔ تقریب: ۳۳۲۔ ❁ آپ ثقہ، عابد ہیں، لیکن مدلس بھی تھے۔ تقریب: ۵۰۶۔ ❁ یہاں "ابواسحاق" کتابت کی غلطی یا صاحب کتاب کا سہو ہے۔ اصل میں اسحاق بن موسیٰ ہے جو ثقہ متقن ہیں۔ تقریب: ۳۸۶، نیز دیکھے مشکوٰۃ المصابیح: ۲۴۶۔

احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کی اور ان سے مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی۔ علم کے بارے میں حجت تھے۔ ۲۲۳ھ میں وفات پائی۔

ابو ابراہیم الاشہلی الانصاری: * ان کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔ امام مسلم نے کتاب الکئی میں لکھا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سماع کیا اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس ابراہیم کے والد سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ وہ صحابی ہیں۔

ابو اسرائیل اسماعیل بن خلیفہ الملائی: * انہوں نے حکم وغیرہ سے اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الحمال وغیرہما نے روایت کی ہے، یہ ضعیف ہیں۔ ۱۶۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابو ایوب المرغی العتکی: * انہوں نے جویریہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور ان سے قتادہ اور ثابت نے روایت کی۔ روایت حدیث میں ثقہ ہیں۔

ابو الاحوص عوف بن مالک بن [نصلہ]: * انہوں نے اپنے والد، ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے اور ان سے حسن بصری، ابوسعید اور عطاء بن السائب نے روایت کی۔

الاحوص بن جواب الضعی: * ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی۔ ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

الجواب: اس لفظ میں جیم پر زبر، واو پر تشدید اور آخر میں باء ہے۔

ابو الاحوص سلام بن سلیم: * حافظ حدیث ہیں۔ انہوں نے آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایت کی۔ ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ابن معین نے کہا: ثقہ متقن ہیں۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔

أبی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ بن خلف: ابی بن خلف غزوہ احد میں شرک کی حالت میں نبی ﷺ کے ہاتھوں قتل ہو کر واصل جہنم ہوا اور امیہ بھی حالت شرک میں غزوہ بدر میں مقتول ہو کر واصل جہنم ہوا۔

* یہ مجہول راوی ہے۔ الکاشف للذہبی: ۶۴۷۹، نیز دیکھئے الکئی والاسماء للامام مسلم: ۱۱۲؛ تقریب التہذیب: ۷۹۲۲؛

تہذیب الکمال للزمی: ۷۷۸۵۔ واضح رہے کہ صاحب کتاب کا ابو ابراہیم اشہلی کے والد کو بذریعہ امام ترمذی صحابی قرار دینا مکمل نظر ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: "لا یدری من هو ولا أبوه" (الجرح والتعدیل، ۳۳۲/۹) یعنی ابو ابراہیم اشہلی اور اس کے والد کے بارے میں کچھ پتا نہیں کہ وہ کون ہیں۔ * یہ راوی ضعیف ہے، جیسا کہ صاحب کتاب نے بھی لکھا ہے۔ تقریب: ۴۴۰؛ الکاشف للذہبی: ۳۶۹؛

لسان المیزان لابن حجر، ۱۷۶/۷؛ تہذیب الکمال للزمی: ۴۳۴۔ * یہ ثقہ ہیں۔ تقریب: ۷۹۴۹؛ تہذیب الکمال

للمزی: ۷۸۱۱؛ الکاشف للذہبی: ۶۵۰۰۔ * آپ ثقہ ہیں۔ تقریب: ۵۲۱۸۔ **تنبیہ** ابوالاحوص کا نام "عوف بن مالک بن نصلہ اشہلی" ہے۔ مطبوع میں غلطی سے "نصلہ" چھپ گیا ہے۔ ابوالاحوص سے روایت کرنے والوں میں سے ایک نام "عطاء بن السائب" بھی مطبوع میں

چھپا ہے، جبکہ صحیح "عطاء بن السائب" ہے۔ * یہ صدوق ثقہ ہیں۔ تقریب: ۲۸۹؛ الثقات لابن شاہین، ۱/۴۴ ت ۱۰۶؛ الثقات

لابن حبان، ۶/۸۹؛ الجرح والتعدیل، ۲/۳۲۸؛ تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/۲۰ ت ۱۲۷۲ وغیرہ۔

* یہ ثقہ متقن اور صاحب حدیث ہیں۔ تقریب: ۲۷۰۳؛ تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/۲۲۱۔

فصل

صحابيات

اسماء بنت ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہا: جس رات نبی ﷺ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے دسترخوان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا۔ اس لیے انہیں ذات النطاقین، یعنی دو کمر بندوں والی کہا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ ہی کے فرزند ہیں، مکہ میں شروع ہی میں مشرف باسلام ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے سترہ افراد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اپنی بہن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں اور اپنے بیٹے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دس یا بیس دن بعد فوت ہو گئی تھیں، جب ان کے بیٹے کو پھانسی کی لکڑی سے اتارا گیا تھا اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔ آپ کی وفات مکہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا: انہوں نے اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ہاں وہیں محمد، عبد اللہ اور عون کی ولادت ہوئی، پھر وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی۔ ابوبکر صديق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے یحییٰ کی ولادت ہوئی۔ آپ سے کبار صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

عمیس: عین پر پیش، میم پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں سین ہے۔

انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا: انصاریہ صحابیہ ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بھانجے خبیب بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ انیسہ اور خبیب یہ دونوں لفظ مصغر ہیں۔

أمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا: ان کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام رقیقہ ہے۔ وہ خوئیلد کی دختر اور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہم شیرہ تھیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

رقیقہ: راء پر پیش اور قاف پر دونوں جگہ زبر، اور یاء ساکن ہے۔

امامہ بنت ابی العاص بن الربیع: ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی دختر سیدہ زینب ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان (امامہ) سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔

یہ نکاح زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے کرایا تھا، کیونکہ سیدہ امامہ کے والد نے انہیں اس بات کی وصیت کی تھی۔ ان کا تذکرہ "باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ" میں آیا ہے۔

❖ یہ واقعہ درج ذیل کتب میں بے سند موجود ہے: الطبقات الكبرى، ۸/۱۸۶؛ الاستیعاب، ۴/۱۷۸۹؛ تاریخ دمشق،

۳/۱۹۲، ۶۷/۴؛ اسد الغابہ، ۷/۲۰؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/۲۰۳؛ الوافی بالوفیات، ۹/۲۱۷۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الباء

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ابوقحافہ (حاف پر پیش) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تمیم بن مرہ ہے۔ ساتویں پشت پر آپ کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

عتیق: آپ کا لقب عتیق تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عتیق، یعنی جنم سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ * آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تمام غزوات میں شرکت کی اسلام سے پہلے اور بعد میں کبھی آپ سے مفارقت اختیار نہیں کی۔ آپ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور، رخساروں پر گوشت کم، کمزور چہرہ اور آنکھیں گہری تھیں۔ پیشانی قدرے ابھری ہوئی، انگلیوں کے جوڑوں پر بھی گوشت معمولی مقدار میں تھا۔ بالوں کو مہندی اور کتھم سے رنگتے تھے۔ آپ کو، آپ کے والدین کو، آپ کی اولاد اور پوتوں کو یعنی آپ کی چار پشتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف و اعزاز حاصل ہے، یہ اعزاز و امتیاز دوسرے کسی صحابی کو حاصل نہیں ہے۔

آپ عام الفیل سے دو سال چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ بروز منگل مغرب اور عشاء کے مابین ۶۳ برس کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں، چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔ * اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا دور خلافت دو سال اور چار ماہ پر محیط ہے۔ آپ سے بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی۔ آپ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہے، اس لیے آپ سے بہت کم تعداد میں احادیث مروی ہیں۔

ابو بکرہ نضیع بن الحارث رضی اللہ عنہ: آپ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ اس نے آپ کو اپنے ساتھ ملحق کر لیا تھا۔ آپ کی زیادہ شہرت کنیت کے ساتھ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر آپ ایک مشین کے ساتھ لٹک گئے تھے جسے بکرہ کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ”ابو بکرہ“ کی کنیت دے دی، اور آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی اور ۴۹ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام نضعلہ بن عبید اسلمی ہے۔ شروع کے ادوار میں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے ہی عبداللہ بن نطل (دشن اسلام) کو قتل کیا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک رہے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ میں مقیم ہوئے، خراسان کے علاقے میں جنگ کے سلسلے میں تشریف لے گئے اور ۶۰ھ میں مروم مقام پر وفات پائی۔

ابو بردہ ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ: آپ دیگر ستر افراد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے غزوات

* المستدرک للحاکم: ۴۰۴؛ مسند ابی یعلیٰ، ۸/۲۰۲ وسندہ ضعیف / صالح بن موسیٰ ضعیف ہے۔ * السنن الکبریٰ للبیہقی، ۳/۳۹۷ وسندہ ضعیف / واقدی متروک ہے۔

میں بھی شریک رہے۔ آپ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ آپ کی صلیبی اولاد نہیں تھی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں وفات پائی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔ ان سے جابر اور براء رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔ ہانی کی نون کے نیچے زیر اور اس کے بعد ہمزہ ہے، اور نیار کی نون کے نیچے زیر، یا مخفف اور آخر میں راء ہے۔

ابو بصیر رضی اللہ عنہ: عتبہ بن اسید ثقفی، قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔ عہد رسالت میں ان کی وفات ہوئی۔ اسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔ ان کا تذکرہ بہرہ عین میں آئے گا۔

ابو بصیرہ: باء پر زبر اور صاد ساکن ہے۔ ان کا نام حمیل بن بصیرہ غفاری ہے۔ حمیل، جمل کا مصغر ہے۔ ابو بشر: قیس بن عبید انصاری مازنی۔ الاستیعاب کے مصنف ابن عبدالبر نے فرمایا: ان کا صحیح نام معلوم نہیں اور قابل اعتماد اہل علم نے بھی ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ”الکئی“ میں کیا ہے اور نام نہیں لکھا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔ واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی اور انہوں نے طویل عمر پائی۔

ابو البداء ح: ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام عاصم بن عدی اور بعض نے ابن عاصم بن عدی لکھا ہے۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے، ان کا لقب ان کے نام اور کنیت پر غالب ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، اور بعض کے نزدیک ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ صحیح قول کے مطابق یہ بھی صحابی ہیں جیسا کہ ابن عبدالبر کا بیان ہے۔

البداء ح۔ باء پر زبر، دال مشدداً اور آخر میں حاء ہے۔ (قرباً) ۱۷ھ میں ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔

البراء بن عازب رضی اللہ عنہ: ابو عمارہ البراء بن عازب انصاری الحارثی، کوفہ میں مقیم رہے۔ ۲۴ھ میں رے فتح کیا۔ جنگ جمل، صفین اور نہروان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہے۔ مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے انہوں نے ہی اظہار اسلام کیا۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بالآخر ملک شام میں سکونت رکھی۔ ان کی صلیبی اولاد نہیں تھی۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ۲۰ھ میں دمشق میں وفات پائی اور باب الصغیر کے قریب مدفون ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین کے قریب مدفون ہوئے۔ صاحب کشف کا بیان ہے کہ اول الذکرات درست ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اہل مکہ نے قبول اسلام کی پاداش

✽ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التهذیب: ۷۹۶۰، میں ان کا نام قیس بن عبید بنی نقل کیا ہے۔

✽ یہ ثقہ ہیں لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجر نے واضح فرمایا: ”وہم من قال له صحبة“ جس نے انہیں صحابی قرار دیا اسے وہم ہوا ہے۔ (التقریب: ۷۹۵۱) امام حاکم نے فرمایا: ”ابو البداح هو ابن عاصم بن عدی وهو مشہور فی التابعین“ (المستدرک للحاکم، ۱/ ۴۷۸)۔

میں بہت تکالیف دیں۔ امیہ بن خلف حنی بذات خود آپ کو عذاب دیتا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ بدر کے دن بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہی وہ مقتول ہوا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (بلال رضی اللہ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا۔ ❁

بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ: ابو عبد الرحمن المزنی، اشعر میں مقیم رہے۔ مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند حارث اور عاتقہ بن وقاص نے روایت کی۔ اسی سال کی عمر میں ۶۰ھ میں وفات پائی۔

بریدہ بن الحصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ: غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے، لیکن غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ کے باشندوں میں سے تھے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے، وہاں سے غزوہ کے سلسلے میں خراسان چلے گئے اور یزید بن معاویہ کے عہد میں مرو کے مقام پر ۶۲ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

الحصیب: حسب کی تصغیر ہے۔

بشر ❁ بن معبد: یہ ابن الخصاصیہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ الخصاصیہ ان کی والدہ کا لقب تھا، جبکہ ان کا اصل نام کبشہ تھا۔ لوگوں نے انہیں ان کی والدہ کی نسبت سے مشہور کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

بسر بن ابی ارطاة: ❁ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ اور ان کا نام عمیر عامری قریشی ابوارطاة تھا۔ کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹے تھے، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے، تاہم اہل شام کا دعویٰ ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کی وفات سے دو سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کا ذہنی توازن درست نہیں رہا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور بقول بعض عبد الملک کے دور میں فوت ہوئے۔

بدیل بن ورقاء: خزاعی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبد اللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قتل ہوئے۔ بعض نے کہا: جنگ صفین میں قتل ہوئے۔ بعض کے نزدیک جنگ صفین میں قتل ہونے والا ان کا بیٹا عبد اللہ تھا۔

بدیل: یہ بدل کی تصغیر ہے۔

ابن بسر: عطیہ اور عبد اللہ یہ دونوں بسر کے بیٹے ہیں، ان کا تذکرہ بہرہ عین میں آئے گا۔ کھجور اور مکھن اکٹھے کھانے کے سلسلے میں

❁ صحیح بخاری: ۳۷۵۴۔

❁ مطبوع میں ”بشر“ چھپا ہے جو کہ غلط ہے۔ اصل میں یہ ”بشر بن معبد رضی اللہ عنہ“ ہے۔ ہم نے یہ تصحیح کتب اسماء الرجال سے کی ہے۔ دیکھئے تقرب التهذیب: ۷۲۲؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۹۸؛ الجرح والتعديل، ۲/۵۳۶؛ معجم الصحابة لابن قانع، ۱/۸۸؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/۱۷۴۔

❁ ان کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۱۲۳؛ الجرح والتعديل، ۲/۴۲۲؛ تاریخ بغداد، ۱/۲۱۰؛ الاصابہ، ۱/۲۴۳؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/۴۰۹-۴۱۱ اور مراسل ابی زرعہ وغیرہ۔

ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ * وہاں ابن اُبَی سُرَیعنی بسر کے دو بیٹوں کے حوالے سے ذکر ہے اور ان کے نام بیان نہیں ہوئے۔ البیاضی: ان کا نام عبد اللہ بن جابر بن ابی النخعیٹا ہے۔ انصاری صحابی ہیں، بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت کی وجہ سے ”البیاضی“ کہلاتے ہیں۔

فصل

تابعین

بلال بن یسار: * بن زید، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ زید بن حارثہ نہیں بلکہ اور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دادا سے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔ بلال بن عبد اللہ: * بن عمر بن خطاب، قریشی العدوی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اچھی (مقبول) ہیں۔ بسر بن محجن: * الدلیلی، مجازی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اسماء الصحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے، اور لکھا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ بخاری وغیرہ نے کہا: یہ تابعی ہیں اور یہی بات صحیح ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت حدیث کی ہے۔

محجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

الدلیلی: دال کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

بہز بن حکیم: * بن معاویہ بن حیدہ القشیری البصری، ان کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا: میں نے ان سے مروی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔ حیدہ: حاء پر زبر، یاء ساکن اور دال پر زبر ہے۔

بشر بن مروان: بن الحکم الاموی القرشی، عبد الملک اموی کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کی طرف سے عراق کے حاکم مقرر تھے۔ خطبہ جمعہ کے سلسلے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ * بشر: باء کے نیچے زیر اور شین ساکن ہے۔

* سنن ابی داؤد: ۳۸۳۷؛ سنن ابن ماجہ: ۳۳۳۴ و سندہ صحیح، مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۳۲۔

* بلال بن یسار جمہول راوی ہے، اسے ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، نیز دیکھئے تہذیب الکمال بتحقیق بشار عواد، ۴/۳۰۲۔

* یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۸۱۔ * یہ جمہول ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: ”غیر معروف“۔ میزان الاعتدال، ۱/۳۰۹، یہی بات حافظ ابن حجر نے لسان المیزان (۱۸۳/۷) میں لکھی ہے۔

* یہ ثقہ ہیں۔ امام بیہقی بن معین نے فرمایا: ”ثقہ“۔ تاریخ یحییٰ بن معین (۲/۶۴) ابن شایہ نے فرمایا: ”ثقہ“۔ تاریخ أسماء الثقات، ۱/۴۹، نیز دیکھئے الکامل لابن عدی، ۲/۲۵۴ وغیرہ۔

* دیکھئے صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، رقم الحدیث: ۸۷۴۔

بشر بن رافع ❁: اس نے یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت سے لوگوں سے اور اس سے عبدالرزاق اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے، یعنی اسے ثقہ کہا ہے۔

بشیر بن ابی مسعود ❁: البدری انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عروہ، یونس بن میسرہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

بشیر بن میمون ❁: انہوں نے اپنے چچا، اسامہ بن اخدری سے اور ان سے بشر بن المفصل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ روایت حدیث میں صدوق ہیں۔

بجالہ بن عبدہ ❁: احمکی، جزء بن معاویہ کے کاتب تھے، احف بن قیس کے چچا ہیں۔ مکی ہیں، ثقہ ہیں، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے عمران بن حصین سے اور ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ ۹۰ھ میں مکہ میں حیات تھے۔

بجالہ: باء پر زبر، جیم مخفف ہے۔ جزء، جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

ابو بردہ ❁: ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ انہیں عامر بن ابی موسیٰ الاشعری بھی کہتے ہیں۔ کثیر الروایت، مشہور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ابو موسیٰ اور سیدنا علیؑ سے سماع کیا ہے۔ قاضی شریح کے بعد کوفہ میں منصب قضاء پر فائز تھے کہ ججاج نے انہیں معزول کر دیا۔

ابو بکر بن عیاش ❁: الاسدی، مشہور اہل علم میں سے ہیں۔ انہوں نے ابو اسحاق وغیرہ سے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے۔ احمد نے کہا: یہ صدوق، ثقہ تھے۔ کبھی کبھار روایت حدیث میں غلطی کر جاتے تھے۔ ۹۶ برس کی عمر میں ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

عیاش: عین پر زبر، باء مشددا اور آخر میں شین ہے۔

ابو بکر بن عبدالرحمن ❁: الخزومی، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے، تابعی ہیں۔ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے سماع کیا اور ابو ہریرہؓ سے سماع کیا۔ شععی اور زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

❁ یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لیس بہ بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۵۹) ان کے مقابلے میں جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ مثلاً امام احمد نے فرمایا: "لیس بشیء ضعیف الحدیث" (موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۱/ ۱۵۵) ابو حاتم رازی نے فرمایا: "ضعیف الحدیث منکر الحدیث" (الجرح والتعديل، ۲/ ۳۵۷) ابن حبان نے فرمایا: "منکر الحدیث" (المجروحین، ۱/ ۳۲۹) حافظ ابن حجر نے کہا: "ضعیف الحدیث" (التقريب: ۶۸۵)۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۷۲۰۔

❁ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لیس بہ بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۶۱) نیز دیکھئے: تقرب التهذيب: ۷۲۴؛ تهذيب الكمال للزمري، ۴/ ۱۷۸ وغیرہ۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۶۳۵۔

❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۷۹۵۲، نیز دیکھئے العلیل لأحمد: ۱۲۸۰۔ ❁ یہ صدوق وموثق راوی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ثقة وربما غلط" (اقوال الامام احمد، ۴/ ۱۹۴) ابو حاتم الرازی نے فرمایا: "ثقة" (علل الحدیث: ۲۲۳۳)۔ **تفہیم:** محدثین کی صراحت کے مطابق ابو بکر بن عیاش کو جن روایات میں غلطیاں لگی ہیں یا وہام ہوئے ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی تمام روایات میں یہ صدوق وحسن الحدیث ہیں۔

❁ یہ ثقہ، فقیہ اور عابد ہیں۔ التقريب: ۷۹۷۶۔

ابو بکر بن عبد اللہ بن الزبیر: الحمیدی ❁، امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان کا تذکرہ بہرہ عین میں آئے گا۔
ابو البختری: ❁ ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔ روایت ہلال کے ضمن میں ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ❁

فصل

صحابيات

بریرہ: ❁ باء پر زبر، پہلی راء کے نیچے زیر، اس کے بعد یاء ساکن ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور عروہ بن زبیر سے روایت حدیث کی ہے۔
بسره: ❁ بنت صفوان بن نوفل، القرشیہ، الاسدیہ، یہ ورقہ بن نوفل کی برادرزادی ہیں۔
بہیسہ: ❁ الفزاریہ، انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے اپنے والد کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی احادیث بیوع کے ضمن میں آئی ہیں۔
بہیسہ: باء پر پیش، ہاء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔
ام بجد: ❁ حواء بنت یزید بن اسکن الانصاریہ، یہ اسماء بنت یزید کی ہمشرہ ہیں۔ اور اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔ عبدالرحمن بن بجد نے ان سے روایت کی ہے۔
بجد: یہ بجد کی تصغیر ہے۔

فصل

تابعيات

بنانہ: ❁ باء پر پیش اور نون مخفف ہے۔ عبدالرحمن بن حیان کی لونڈی ہیں، انصاری خاتون ہیں۔ یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے، جلابل کے سلسلے میں ان سے حدیث مروی ہے۔
حیان: حاء پر زبر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

صحابه / حرف التاء

تمیم داری رضی اللہ عنہ: تمیم بن اوس داری، پہلے نصرانی تھے۔ ۹ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ایک ایک رکعت میں پورا قرآن

یہ ثقہ، حافظ، فقیہ اور الممد الحمیدی کے مصنف ہیں۔ التقریب: ۳۳۲۰۔ ❁ یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۲۳۸۰۔
❁ دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۸۱۔ ❁ ان کے حالات کے لیے دیکھئے: الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب لابن عبدالبر (۱۷۹۵/۴) وغیرہ۔ ❁ دیکھئے التقریب: ۸۵۴۴؛ الاستیعاب، ۱۷۹۶/۴۔ ❁ دیکھئے أسد الغابۃ، ۴۰/۷؛ الاصابۃ، ۵۳/۸؛ مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۱۵۔ ❁ دیکھئے تقریب التهذیب: ۸۷۰۵۔
❁ یہ مجہول ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: "لا تعرف" (التقریب: ۸۵۴۶) حدیث کے لیے دیکھئے سنن ابی داؤد: ۴۲۳۱ و سندہ ضعیف۔

پڑھ جاتے تھے * بعض اوقات ساری ساری رات صبح تک ایک ہی آیت دہراتے رہتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ تمیم داری رضی اللہ عنہ رات کو سوئے رہے اور تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اپنے اس عمل کی پاداش میں پورا ایک سال رات کو نہ سوئے اور رات بھر قیام میں گزارتے رہے۔ * مدینہ منورہ میں سکونت تھی۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملک شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے مسجد میں چراغ کا بندوبست کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی روایت سے دجال اور جساسہ کا قصہ بیان کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

فصل

تابعین

ابو تمیمہ * : طریف بن خالد الجیمی البصری، اصلاً عرب یمن کے باشندے تھے۔ ان کے چچا نے انہیں فروخت کر دیا تھا، تابعی ہیں۔ انہوں نے بہت سے صحابہ سے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (قریباً) ۹۵ھ میں وفات پائی۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الناء

ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ: انصاری، خزرجی، غزوہ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ اکابر صحابہ میں سے تھے۔ انصار کے نمایاں افراد میں سے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ * ۱۲ھ میں مسیلہ کذاب کے مقابلے میں جنگ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ: ابو زید انصاری، خزرجی، یہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ ان دنوں یہ چھوٹے تھے۔ ابن الزبیر کے فتنے کے دوران میں فوت ہوئے۔

ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ: انہیں ابن الدحداح بھی کہتے ہیں، انصاری صحابی ہیں۔ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ خالد بن ولید نے ان پر نیزے سے حملہ کیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ سے واپسی کے دنوں میں ان کی وفات بستر پر ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ جنازہ لے کر جانے کے ضمن میں ہوا ہے۔

ثوبان: بن بجد، ابو عبد اللہ، غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تک سفر و حضر میں ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔ بعد میں ملک شام کی طرف چلے گئے اور رملہ میں سکونت پذیر ہوئے، پھر حص چلے

* اسنادہ ضعیف، المصنف لابن ابی شیبہ: ۸۵۸۸، محمد بن سیرین کا سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

* میرے علم کے مطابق اس واقعے کو جس نے بھی نقل کیا ہے، بغیر سند کے کیا ہے۔ مثلاً مرقاة المفاتیح، ۱/ ۳۷۲ وغیرہ۔

* یہ ثقہ ہیں۔ ان کا نام ”طریف بن مجالد الجیمی البصری“ ہے۔ مطبوع میں غلطی سے ”طریف بن خالد“ چھپ گیا ہے۔ کتب اسماء الرجال سے تصحیح

کردی گئی ہے۔ دیکھئے تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۲۷۷؛ الکاشف للذہبی: ۲۴۵۸؛ تقریب التہذیب: ۳۰۱۴۔

* صحیح بخاری: ۳۶۱۳ وغیرہ۔

گئے۔ وہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

بجد: باء پر پیش، جمیم ساکن اور پہلی دال پر پیش ہے۔

ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ضیفہ سے ہیں، اسی لئے الجھنی کہلاتے ہیں۔ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئے تو نبی ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے جا کر کپڑے دھوئے اور غسل کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔

ثمامہ: ثاء پر پیش، اور دونوں میم مخفف ہیں۔

اثال: ہمزہ پر پیش، ثاء ساکن اور اس کے بعد لام ہے۔

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ: جرہم بن ناشب الخشنی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف مبلغ کی حیثیت سے روانہ فرمایا تو ان کی دعوت پر ان کی قوم نے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے ملک شام جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیں ۵۷ھ میں وفات پائی۔

جرہم: جمیم اور ہاء پر پیش ہے۔

فصل

تابعین

ثابت بن ابی صفیہ ❁: ان کی کنیت ابو حمزہ ہے، کوفی ہیں۔ انہوں نے محمد بن علی الباقر سے سماع کیا، اور ان سے وکیع اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔ ۱۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

ثابت بن اسلم البنانی ❁: ابو محمد، تابعی ہیں، اہل بصرہ کے نمایاں اور ثقہ اہل علم میں سے ہیں۔ انس بن مالک سے روایت حدیث میں مشہور ہیں۔ چالیس برس تک ان کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۱۲۳ھ میں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ثمامہ بن حزن ❁: القشیری، تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں، ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر، عبداللہ بن عمر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے اسود بن شیمان مصری نے روایت حدیث کی۔

حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ثور بن یزید ❁: الکلاع الشامی، حمصی، انہوں نے خالد بن معدان سے سماع حدیث کیا، اور ان سے ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی۔ ۱۵۵ھ میں فوت ہوئے۔ باب الملامح میں ان کا ذکر آیا ہے۔

❁ یہ ضعیف ہے۔ التقرب: ۸۱۸؛ الکاشف للذہبی: ۶۸۶۔ ❁ دیکھئے تقرب التہذیب: ۸۱۰۔

❁ آپ ثقہ، مخصرم ہیں۔ التقرب: ۸۵۰۔ ❁ یہ ثقہ ثابت ہیں۔ التقرب: ۸۶۱۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الجیم

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: ابو عبد اللہ، الانصاری، السلمی، مشہور اور کثیر الروایت صحابہ میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے اٹھارہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ شام اور مصر گئے۔ آخر عمر میں بینائی ختم ہو گئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور ایک قول کے مطابق مدینہ طیبہ میں صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ العامری نسبت ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزریں ہوئے اور ۷۴ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبد اللہ اور ابوسفیان نے اور آپ کے بھتیجے عتیک بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے۔ ۶۱ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

جبار بن صخر رضی اللہ عنہ: انصار کے بنو سلمہ قبیلے سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر سمیت کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ عقبہ والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جن ستر افراد نے بیعت کی تھی، آپ بھی ان میں شامل تھے۔ آپ سے شرحبیل بن سعد نے روایت حدیث کی ہے۔

جبار: جیم پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات والے سال ان کی ولادت ہوئی، جبکہ جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوا۔ کوفہ گئے اور طویل عرصے تک وہاں مقیم رہے۔ بعد ازاں قرسیا چلے گئے اور ۵۱ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: بن سفیان الحنکلی اعلقی، علقہ بنو نجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بنو نجیلہ ہی میں شاخ قسرا ہے۔ قاف پر زبر، اور سین ساکن ہے۔ یہ خالد بن عبد اللہ قسری کا قبیلہ ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے چار سال بعد فوت ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

جندب: جیم پر پیش، نون ساکن اور دال پر زبر یا پیش دونوں طرح ہے۔

جسیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ قریش کی شاخ بنو نوفل میں سے ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ مدینہ منورہ آئے اور ۵۴ھ میں یہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ قریش میں انساب قریش کے سب سے زیادہ ماہر اور عالم تھے۔

جرہد بن خویلد رضی اللہ عنہ: الاسلمی، المدنی، اہل صفہ میں سے تھے۔ ۶۱ھ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمن، سلیمان اور مسلم نے روایت حدیث کی ہے۔ جرہد: جیم پر زبر اور ہاء پر بھی زبر ہے۔

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ہاشمی ہیں۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ ان کا لقب ذوالجناحین ہے۔ قدیم الاسلام ہیں، اکتیس افراد کے بعد اسلام قبول کیا۔ سیدنا علی سے دس سال بڑے تھے۔ سب لوگوں سے بڑھ کر حلیہ اور اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ سیدنا علی کا بیان ہے کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی مملوکہ جگہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ میرے والد ابوطالب وہاں آ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: بیچا جان! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہو جاتے؟ ابوطالب نے کہا: برادر زادے! میں خوب جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو، لیکن میں سجدہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ اس طرح میری دُبر مجھ سے اونچی ہو جائے گی۔ البتہ جعفر تم جا کر اپنے بیچا زاد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر لو۔ چنانچہ وہ سواری سے اتر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جس طرح میرا ساتھ دیا ہے اللہ تمہیں دو پر عطا کرے گا جن کے ذریعے سے تم جنت میں اڑتے پھر و گئے۔ * آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ نے اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۴۱ سال تھی۔ آپ کے جسم کے اگلے حصے پر نیزوں اور تلوار کے نوے زخم تھے۔

الجارود رضی اللہ عنہ: المعلی العبدی، ان کا نام بشر بن عمرو ہے۔ ایک قول کے مطابق الجارود ان کا لقب ہے، اس لقب کی وجہ تلقیب کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ آپ ۹ھ میں وفد عبدالقیس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر بصرہ میں مقیم رہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۶۱ھ میں ارض فارس میں قتل ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ: الکلسی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کے بڑے بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحق السمعی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوجہیم * : جیم پر پیش، ہاء پر زبر اور یاء ساکن ہے۔ کعب نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔ بعض نے عبداللہ بن الحارث بن الصمۃ الانصاری بھی لکھا ہے۔

الصمۃ: صاد کے نیچے زبر اور یم مشدود ہے۔

ابوحیفہ رضی اللہ عنہ * : ان کا نام وہب بن عبداللہ العامری ہے۔ صفار صحابہ میں سے ہیں۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے، تاہم انہیں آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۴۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے عون نے اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے

* حدیث خیشمہ بن سلیمان، ۲۰۶/۱، حدیث الزہری، ۳۹۰/۱ یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ سیف بن محمد الکوفی کذاب راوی ہے۔ * دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۲۵۔ * دیکھئے تقریب التہذیب: ۷۴۷۹۔

روایتِ حدیث کی ہے۔

حجیفہ: جیم پر پیش حاء پرز براور بعد میں فاء ہے۔

ابو جمعہ: انہیں الانصاری اور الکنانی بھی کہا جاتا ہے، بعض نے ان کا نام حبیب بن سباع اور بعض نے جنید بن سباع اور بعض نے کچھ اور بھی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔
ابو الجعد رضی اللہ عنہ: [الضمیر]، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بعض نے کہا: ان کا اصل نام وہب ہے۔ عبیدہ بن سفیان نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبیدہ: عین پرز براور باء کے نیچے زیر ہے۔

ابو جندل رضی اللہ عنہ: ابو جندل بن سہیل بن عمرو القرشی العامری، مکہ میں ہی اسلام قبول کیا۔ حدیبیہ والے دن نبی ﷺ کی خدمت میں اس حال میں پہنچے کہ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے تھے۔ مسلمان ہونے کی پاداش میں ان کے والد نے ان سے یہ سلوک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔
ابو جہم رضی اللہ عنہ: عامر بن حذیفہ العدوی القرشی، اپنی کنیت سے ہی معروف ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن سے نبی ﷺ نے ان کی چادر طلب کی تھی۔ نماز کے ابواب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابو جرمی رضی اللہ عنہ: جابر بن سلیم، تمیمی، بصرہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔

جری: جیم پر پیش، راء پرز براور یاہ پر تشدید ہے۔

ابو جمیل: اس کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ اس کا نام معلوم نہیں۔ بعض نے ابن جمیل بھی ذکر کیا ہے۔ ❁

فصل

تابعین

جعفر الصادق: جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الصادق، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ سادات اہل بیت میں سے ہیں۔ اپنے والد وغیرہ سے انہوں نے سماع کیا۔ یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، ثوری، ابن عیینہ اور ابو حنیفہ جیسے ائمہ نے ان سے سماع کیا۔ ۶۸ سال کی عمر میں ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کے والد محمد الباقر اور دادا علی زین العابدین بھی وہیں مدفون ہیں۔

جعفر بن محمد: بن ابی عثمان الطیالسی، ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سے

❁ دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۱۵۔ ❁ دیکھئے صحیح بخاری: ۱۴۶۸؛ مشکوٰۃ المصابیح: ۱۷۷۸۔ ❁ امام یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۸۷) حافظ ابن حجر نے فرمایا: "صدوق فقیہ امام" (تقریب التہذیب: ۹۵۰)۔

❁ خطیب بغدادی نے فرمایا: "کان ثقةً ثباتاً، صعب الأخذ، حسن الحفظ" (تاریخ بغداد، ۷/ ۱۸۸) امام ذہبی نے کہا: "الإمام، الحافظ، المجود ابو الفضل الطیالسی البغدادی، أحد الأعلام" (السير، ۱۳/ ۳۴۶)۔

لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ثقہ، پختہ علم اور مضبوط حافظ کے مالک تھے۔ ۲۸۲ھ میں فوت ہوئے۔
 ابو جعفر القاری **✽**: ابو جعفر یزید بن القعقاع، القاری، المدنی، مشہور تابعی ہیں۔ عبداللہ بن عیاش کے غلام تھے۔ ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔
 القاری: قراءت سے ماخوذ ہے۔ اس کے آخر میں ہمزہ ہے۔
 ابو جعفر عمیر بن یزید **✽**: اٹھمی، انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور ان سے شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی۔

ابو الجوریہ **✽**: حطان بن خفاف الجرمی، تابعی ہیں۔ ابن مسعود اور معن بن یزید رضی اللہ عنہم سے سماع کیا، اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

الجوریہ: جاریہ کی تصغیر ہے۔ حطان: حاء کے نیچے زیر، طاء پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔ خفاف: خاء پر پیش اور پہلی فاء مخفف ہے۔ الجرم: جیم پر زبر اور راء ساکن ہے۔

ابو الجوزاء **✽**: اوس بن عبداللہ الازدی، اہل بصرہ میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ ان سے مروی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے عمرو بن مالک [النکری] وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۳ھ میں قتل ہوئے۔

جزء بن معاویہ **✽**: اسمعی، ان سے بحالہ [بن عبدہ] نے احادیث روایت کی ہیں۔ مجوس سے دیت لینے کے بیان میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔ اس لفظ کا یہی تلفظ درست ہے۔ اہل لغت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: اہل حدیث (محدثین) سے جیم کے نیچے زیر، زاء کے سکون سے اور اس کے بعد یاء پڑھتے ہیں۔ عبدالغنی نے کہا: جیم پر زبر، زاء کے نیچے زیر اور اس کے بعد یاء ہے۔

جمع بن عمیر **✽**: اسمعی، بخاری نے کہا: اہل کوفہ میں سے ہیں۔ انہوں نے عمر اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا اور ان سے العلاء بن صالح اور صدقہ بن مثنیٰ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابن جرتج **✽**: ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جرتج الہکمی ہے۔ فقیہ اور مشہور اہل علم میں سے ہیں۔ انہوں نے مجاہد، ابن ابی

✽ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۰۲۱۔ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل، ۳۷۵/۶، ۳۷۶؛ الثقات لابن حبان، ۲۷۲/۷؛ الکاشف

للذہبی: ۴۲۹۰؛ التقریب: ۵۱۹۰۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۳۹۸۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۷۔

✽ ان کے ترجمے کے لیے دیکھئے الاصابہ، ۵۸۶/۱؛ جامع التحصیل للعلائی: ۹۱؛ صحیح بخاری: ۳۱۵۶۔

✽ ضعیف ہے۔ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/۲۴۲؛ المجروحین لابن حبان، ۲۱۸/۱؛ الضعفاء لابن الجوزی، ۱/۱۷۴؛

التقريب: ۹۶۸؛ الكاشف للذہبی: ۸۱۰۔

✽ آپ ثقہ، فقیہ فاضل ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۴۱۹۳۔

ملیکہ اور عطاء سے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن جریج سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جس طرح میں نے علم کی تدوین کی ہے اس طرح کسی نے بھی نہیں کی۔“ * ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ جبیر بن نفیر * : الحضرمی، انہوں نے اسلام سے پہلے اور بعد کا زمانہ پایا ہے۔ اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ ان سے مروی احادیث شامیوں میں معروف و متداول ہیں۔ ۱۸۰ھ میں شام میں وفات پائی۔ انہوں نے ابوالدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

نفیر: نون پر پیش، فاء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

ابوجہل: کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ ہے، بنو مخزوم میں سے تھا۔ یہ شخص معروف جاہلی شخص ہے، اسے ابوالحکم کہا جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کی کنیت ابوجہل رکھ دی تو اس پر یہی کنیت غالب ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا: بنت الحارث، غزوہ مرسیع (بنی المصطلق) جو کہ ۵ ہجری میں ہوا تھا، اس میں قید ہو کر ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ایک مقررہ رقم کی ادائیگی کی صورت میں انہیں آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تو نبی ﷺ نے ان کی طرف سے وہ رقم ادا کر دی، پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کا نام برہ تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ ۶۵ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول ۵۶ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔

جدامہ رضی اللہ عنہا: بنت وہب الاسدیہ، انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کی بیعت کر کے ہجرت کی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

جدامہ: جیم پر پیش، اس کے بعد دال، جبکہ بعض اسے ذال بھی پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: دال صحیح ہے، ذال پڑھنا علمی غلطی ہے۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الحاء

حمزہ بن عبدالمطلب: ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے انہیں اور رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ اس حوالے سے آپ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی، یعنی دودھ شریک بھائی بھی ہیں۔ آپ کا لقب اسد اللہ ہے، بحث کے دوسرے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، قدیم الاسلام ہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے جب نبوت کے

* تاریخ بغداد، ۱۲/۱۴۲ و سندہ حسن، سیر اعلام النبلاء، ۶/۳۲۷۔ * آپ ثقہ جلیل اور محضرم ہیں۔ التقریب: ۹۰۴،

تنبیہ: آپ تلیس سے بری ہیں۔

چھٹے سال دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو تقویت ملی۔ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ بات میرے نزدیک صحیح نہیں، الّا یہ کہ اسے یوں تسلیم کیا جائے کہ اس نے دونوں کو الگ الگ زمانے میں دودھ پلایا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دو سال بڑے تھے، آپ سے علی، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔

عمارہ: عین پر پیش ہے۔

ثویبہ: ثناء پر پیش، داو پر زبر، یاء ساکن اور پھر باء ہے۔

حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ: اہل جاز میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے۔

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ: یمان کا نام حسیل اور یمان ان کا لقب تھا۔ حذیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، [العسبی] * ان کی نسبت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے رازداں تھے۔ ان سے عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ اورتابعین نے روایت کی ہے۔ ۳۵ یا ۳۶ ہجری میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے چالیس دن بعد مدائن میں فوت ہوئے اور وہیں ان کی قبر ہے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ آپ ﷺ ان سے از حد محبت کی وجہ سے انہیں اپنی خوشبو کہا کرتے تھے۔ نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ صحیح ترین قول کے مطابق ہجرت کے تیسرے سال ماہ رمضان کے وسط میں ان کی ولادت ہوئی اور ۵۰ یا ۵۸ یا ۵۹ یا ۶۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند حسن بن حسن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں شہید کر دیئے گئے تو اس کے بعد چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر مرنے کی بیعت کی تھی، تاہم آپ نے وسط جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کو امر خلافت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیا۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ آپ ﷺ انہیں انس و محبت کی وجہ سے اپنی خوشبو قرار دیتے تھے، نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ ہجرت کے چوتھے سال ۵ شعبان کو ولادت ہوئی۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو اس سے پچاس دن بعد ہی انہیں ان کا حمل ٹھہر گیا۔ آپ ۶۱ھ ماہ محرم کی دس تاریخ کو سرزمین عراق کے مقام کربلا میں شہید ہوئے۔ یہ مقام کوفہ اور حلہ کے مابین ہے۔ سنان بن انس نخعی یا سنان بن ابی سنان نے آپ کو قتل کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمر بن ذی الجوشن آپ کا قاتل ہے۔ قبیلہ حمیر کے ایک شخص خولی بن یزید اصحی نے اسے اس امر پر ابھارا تھا۔ اس نے آپ کا سرتن سے جدا کر کے عبد اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا اور یہ اشعار پڑھے:

* مطبوع میں غلطی سے "العسبی" چھپا ہے، جبکہ صحیح "العسبی" ہے۔ دیکھئے الکسبی والاسماء للامام مسلم، ۱/۶۶۶ تقریب التہذیب:

۱۱۵۶: اسد الغابہ، ۱/۷۰۶۔

* صحیح بخاری: ۳۷۵۳؛ سنن الترمذی: ۳۷۸۱؛ سندہ حسن؛ مسند احمد، ۳/۳؛ سندہ صحیح۔

[أَوْ قِرًا] رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا

إِنِّي قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبًا

قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمَّاً وَأَبًا

وَخَيْرَهُمْ إِذْ يَنْسِبُونَ نَسْبًا ❁

تومیر ادا من سونے چاندی سے بھر دے، کیونکہ میں نے ایک عظیم المرتبت بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو اپنے والد اور والدہ کی نسبت سے سب لوگوں سے افضل تھا اور جب لوگ اپنے اپنے نسب بیان کریں تو وہ اپنے نسب کے لحاظ سے بھی سب سے برتر تھا۔ کہا گیا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بھائی بیٹے اور اہل خانہ میں سے ۲۳ افراد بھی مارے گئے تھے۔ ❁ آپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے فرزند علی زین العابدین اور آپ کی بیٹیوں فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ شہادت کے دن آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ اللہ کی قدرت دیکھیں کہ آپ کو قتل کرنے کی سازش تیار کرنے والا عبد اللہ بن زیاد بھی دس محرم ۶ھ کو قتل ہوا۔ اسے ابراہیم بن مالک الاشرنجی نے لڑائی کے دوران میں قتل کیا تھا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے ہاں بھیجا، پھر مختار ثقفی نے اس کا سر ابن الزبیر کی خدمت میں اور ابن الزبیر نے وہ سر علی بن الحسین کی خدمت میں روانہ کیا۔

خولی: خاء پر زبر، واو ساکن، لام کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

سکینہ: سین پر پیش، کاف پر زبر، یاء ساکن اور پھر نون ہے۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے۔ انہیں شاعر رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ماہر اور قابل شعراء میں سے تھے۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ شہری لوگوں میں حسان بن ثابت سب سے اچھے شاعر ہیں۔ ان سے سیدنا عمر، ابو ہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۴۰ھ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ دوسرے قول کے مطابق ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال قبول اسلام کے بعد گزارے۔

حکم بن سفیان: ثقفی، انہیں سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا موقع نہیں مل سکا۔ ابن عبد البر نے فرمایا: میرے نزدیک ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع صحیح ثابت ہے۔ ❁

حکم بن عمرو الغفاری: آپ قبیلہ غفاری کی نسبت سے غفاری نہیں ہیں، بلکہ غفار بن مُلّیل (میم پر پیش اور پہلی لام پر زبر) کے بھائی نَعْلِیہ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے غفاری کہلاتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ۵ھ میں مرو میں اور دوسرے قول کے مطابق بصرہ میں وفات پائی۔ آپ اور بریدہ السلمی دونوں مرو میں ایک ہی جگہ مدفون ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں

❁ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱۷/۳؛ جامع الأصول لابن اثیر، ۱۹۴/۱۲؛ وسندہ ضعیف، زبیر بن بکار، ۱۷۲؛ اجری میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان طویل عرصے کا فرق ہے، جس میں مسافروں کی گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

❁ اس کی کوئی مستند و معتبر دلیل نہیں ہے۔ ❁ دیکھئے الاستیعاب لابن عبد البر، ۱/۳۶۱؛ العرجح والتعديل، ۱۱۶/۳؛ مشاہیر

نے روایت حدیث کی ہے۔

حظلمہ بن الرزق: التمیمی، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے، لہذا انہیں الکاتب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے، پھر وہاں سے قرقر گیا چلے گئے اور وہیں سکونت پذیر رہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔ آپ سے ابو عثمان النہدی اور یزید بن اثنیر نے روایت کی ہے۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ: ابوبلعہ کا نام عمرو اور بعض نے راشد بھی لکھا ہے۔ بنو تمیم قبیلے سے تھے اس لیے النخعی کہلاتے ہیں۔ بدر اور خندق وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۰ھ کو پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

حویصہ: بن مسعود بن کعب الانصاری، الحارثی، حویصہ کے بھائی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے حویصہ بڑے تھے، تاہم یہ حویصہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ احد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے محمد بن اہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حویصہ: حاء پر پیش، واو پر زبر، یاء پر تشدید، پھر نیچے زیر پھر صاد ہے۔

حمیش بن خالد: بنو خزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن خالد بن ولید کے ساتھ تھے کہ قتل ہوئے۔ ان سے ان کے فرزند ہشام نے روایت کی ہے۔

حمیش: حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد شین ہے۔

حبیب بن مسلمہ: القرشی، القہری (فاء کے نیچے زیر) اکثر و بیشتر رومیوں کے ساتھ برسر پیکار رہتے تھے، اس لیے ان کا نام ہی حبیب الروم پڑ گیا تھا، صاحب فضل تھے، متحاب الدعاء بزرگ تھے۔ ۴۲ھ میں شام میں وفات پائی۔ ابن ابی ملیکہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حکیم بن حزام: ابو خالد القرشی الاسدی، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے برادر زادے ہیں۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال قبل کعبہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ قبل از اسلام اور بعد از قبول اسلام قریش کے ممتاز لوگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ۵۴ھ کو مدینہ منورہ میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان میں سے ساٹھ سال کفر میں اور ساٹھ سال اسلام کی حالت میں گزارے، عاقل، فاضل، متقی اور موافقہ القلوب میں سے تھے۔ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے۔ اور اللہ کی راہ میں ایک سواونٹ پیش کیے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حکیم بن معاویہ: النمیری، بخاری کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا محل نظر ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قواد نے روایت کی ہے۔

حُصین بن وحوح: انصاری، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہیں سخت ازیتیں دے

امام ابو حاتم رازی نے فرمایا: "لہ صحبة" (الجرح والتعديل، ۳/۲۰۷)۔ یہی بات امام ابن حبان نے فرمائی ہے۔ (الثقات لابن حبان، ۳/۷۱) اور امام بخاری نے فرمایا: "سمع النبی ﷺ" (التاریخ الكبير، ۳/۱۱) نیز دیکھئے تہذیب الکمال للمزنی بتحقیق بشار، ۷/۲۰۵۔

دے کر قتل کر دیا گیا تھا۔

حبشی بن جنادہ: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

حجاج بن عمرو: الانصاری، المازنی، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارث بن سراقہ: الانصاری، ان کی والدہ کا نام رُبیع ہے، وہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ آپ انصار میں سے پہلے شہید ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام رُبیع تھا۔ * اسماء صحابہ پر مشتمل فہرست میں بھی یہ ذکر آیا ہے۔

رُبیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

حارث بن وہب: الخزاعی، عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے مادری بھائی ہیں، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحاق السبعمی نے روایت کی ہے۔

السبعمی: سین پر زبر، اور باء کے نیچے زیر ہے۔

حارث بن النعمان: غزوہ بدر، احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صاحب علم و فضل صحابہ میں سے تھے۔ باب البر والصلۃ میں ان کا ذکر آیا ہے، ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ المقاعد میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ میں سلام کہہ کر گزر گیا۔ جب میں واپس ہوا اور نبی ﷺ بھی وہاں سے واپس لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تم نے میرے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھا تھا؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے تمہارے سلام کے جواب میں تم پر سلام بھیجا تھا۔“ * آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔

حارث بن الحارث: الاشعری، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابو سلام الحبشی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ الحارث بن ہشام: المخزومی، ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب شرف اور صاحب عزت تھے۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ام ہانی بنت ابی طالب نے ان کے لیے امان طلب کی تو نبی ﷺ نے انہیں جان کی امان دے دی۔ یہ شام کے علاقہ کی طرف چلے گئے تھے۔ ۱۵ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے جس طرح باقی مؤلفۃ القلوب لوگوں کو عطیات دیئے، انہیں بھی ایک سوانح عطا فرمائے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بہت اچھی زندگی بسر کی۔ جہاد کی رغبت رکھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام کی طرف چلے گئے۔ ان کی روانگی اور جدائی سے پریشان ہو کر اہل مکہ روتے ہوئے مکہ سے باہر تک آئے۔ انہوں نے فرمایا: میرا یہ سفر بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے ورنہ میں تمہیں

* صحیح بخاری: ۲۸۰۹ میں سیدنا حارث بن سراقہ کی والدہ کا نام ”ام الربیع“ مذکور ہے۔

* مسند احمد، ۸۲/۳۹؛ مسند عبد بن حمید: ۴۶۶؛ فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل، ۲/۸۲۷ و سندہ صحیح۔

چھوڑ کر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ زندگی کے آخری لمحات تک شام ہی میں مجاہدانہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔
الحارث بن کلدہ: الشقی، الطیب، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ کتاب الاطعمہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن الاثیر وغیرہ نے ان کا تذکرہ اسماء الصحابہ میں کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کے بیٹے حارث بن الحارث بن کلدہ کو صحابی لکھا ہے اور مزید کہا: اس کے والد الحارث بن کلدہ کا ابتدائے اسلام ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور اس کے قبول اسلام کی بات درست نہیں۔ ❁
کلدہ: کاف پر زبر، لام پر زبر اور اس کے بعد وال ہے۔

ابوحبہ: ❁ ثابت بن النعمان، الانصاری، البدری، ان کے نام اور کنیت کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر اہل بدر میں کیا ہے۔ وہاں انہوں نے ان کی کنیت ذکر کی ہے اور نام نہیں لکھا جبہ: جاء پر زبر اور باء مشدود ہے۔ بعض نے کہا: اس میں باء نہیں بلکہ نون ہے اور بعض کے نزدیک نون بھی نہیں بلکہ یاء ہے۔ ثانی الذکر قول کے مطابق ان کی کنیت ابوحنہ اور ثالث الذکر کے مطابق ابوہبہ ہوگی۔ اکثر لوگوں نے اول الذکر کنیت ذکر کی ہے۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔

ابوحمید: عبدالرحمن بن سعد الانصاری، الخزرجی، الساعدی، ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخر میں وفات پائی۔

ابوحذیفہ: ❁ بن عتبہ بن ربیعہ، بعض نے ان کا نام ہشتم، بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم ذکر کیا ہے۔ معروف صحابہ میں سے تھے۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں ۵۳ سال کی عمر میں شہادت پائی۔
ابو حظلیہ: ❁ سہل بن عبداللہ الحظلیہ، یہ ان کی نانی کا نام ہے۔ اور انہی کی نسبت سے معروف ہیں۔

فصل

تابعین

الحارث بن سويد: ❁ [التیمی]، الکوفی، ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابراہیم [تیمی] نے روایت حدیث کی ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اواخر میں وفات پائی۔

حارث بن مسلم: ❁ التیمی، ان سے مروی احادیث اہل شام کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے عبدالرحمن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

❁ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/۲۸۳؛ الجرح والتعديل، ۳/۸۷؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر، ۱/۵۹۶، وفيات الأعیان، ۶/۳۶۲۔ ❁ دیکھئے تقریب التهذیب: ۸۰۳۶۔ ❁ دیکھئے الثقات لابن حبان، ۳/۳۹۸؛ الاستیعاب، ۴/۱۶۳۶۔ ❁ کتب اسماء الرجال میں ان کا نام سہل بن حذلیہ لکھا ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: "واختلف فی اسم ابیہ" ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ (التقریب: ۲۶۵۵)۔ ❁ یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۱۰۲۵۔

❁ یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ انہیں بعض نے صحابی بھی قرار دیا ہے، لیکن ہمارے نزدیک الحارث بن مسلم تابعی اور ان کے والد مسلم بن حارث تیمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعديل، ۸/۱۸۲؛ الثقات لابن حبان، ۳/۳۸۱، ۶/۱۷۶؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/۲۹۰-۲۹۱؛ اسد الغابۃ، ۱/۶۳۷، نیز سنن ابی داؤد: ۵۰۷۹۔

الحارث الاعور: * الحارث بن عبد اللہ الاعور الحارثی الہمدانی، ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت و معیت کے لحاظ سے شہرت ملی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے چار احادیث کا سماع کیا ہے۔ انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ نسائی وغیرہ نے کہا: یہ روایت حدیث میں قوی نہیں۔ ابن ابی داؤد نے کہا: لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور علم میراث کے ماہر تھے۔ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے۔ کوفہ میں ۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

حارث بن شہاب: * الحرمی، اس نے ابواسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے اور اس سے طاووت اور العیسیٰ نے روایت حدیث کی ہے، بہت سے لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حارث بن وجیہ: * الراسبی، اس نے مالک بن دینار سے اور اس سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حارث بن مضرب: * العبدی، الکوفی، مشہور تابعی ہیں۔ سیدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع کیا۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

حارث بن ابی الرجال: * اس نے اپنے والد اور دادی عمرہ سے احادیث روایت کی ہیں، اور اس سے ابن نمیر اور یعلیٰ بن عبیدہ وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حفص بن عاصم: * بن عمر بن خطاب القرشی، العدوی، جلیل القدر اور عظیم المرتبت تابعین میں سے ہیں۔ ثقہ ہیں اور ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔

حفص بن سلیمان: * اس کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو اسد کا غلام ہونے کی وجہ سے الاسدی کہلائے۔ اس نے علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے اور اس سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ علم قراءت میں مستند ہیں۔ علم حدیث میں مستند نہیں۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اسے ترک کیا ہے، یعنی اس کی روایت کردہ احادیث قبول نہیں کیں۔ نوے سال کی عمر میں ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

* یہ ضعیف، مہتمم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ۱۰۲۹؛ احوال الرجال للجزوی جانی، ۱/۳۳؛ الجرح والتعديل، ۳/۷۸؛ المجروحین لابن حبان، ۱/۲۲۲؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ۱/۲۱۳، تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے "احب الناس" چھپا ہے، جبکہ صحیح "احسب الناس" ہے۔ * یہ ضعیف و متروک راوی ہے۔ مطبوع میں "حارث بن شہاب" ہے، جبکہ صحیح الحارث بن نبهان الجرمی ہے۔ اسی طرح مطبوع میں "العیسیٰ" چھپا ہے۔ حالانکہ العیسیٰ درست ہے۔ دیکھئے الکاشف للذہبی: ۸۷۶؛ التقریب لابن حجر: ۱۰۵۱ وغیرہ۔ * ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰۵۶؛ الکاشف: ۸۸۰، تنبیہ: مطبوع میں "حارث بن دحیہ الراسی" ہے جو کہ غلط ہے۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۰۶۳؛ الکاشف: ۸۸۶۔ * ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰۶۲؛ الکاشف: ۸۸۵۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۴۰۷؛ الکاشف: ۱۱۴۷۔ * متروک الحدیث، واہمی الحدیث ہے۔ التقریب: ۱۴۰۵؛ الکاشف: ۱۱۴۶؛

حش بن عبد اللہ: ❁ السبائی۔ کہا گیا ہے کہ یہ کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی شہادت کے بعد مصر چلے گئے اور ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حکیم بن معاویہ: ❁ القشیری، الاعرابی، روایت حدیث میں ان کا اچھا مقام ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ان کے فرزند ہز الجری نے سماع کیا ہے۔

حکیم بن الاثرم: ❁ انہوں نے ابو تیم اور حسن سے اور ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے روایت حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں صدوق ہیں۔

الحکم بن ظہیر: ❁ الفزاری، یہ علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے اور اس سے محمد بن الصباح الدولابی نے روایت حدیث کی ہے۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اس کی روایت کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔

حرام بن سعد: ❁ بن حمیصہ، ابو نعیم الانصاری، الحارثی، تابعی ہیں۔ یہ اپنے والد اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے اور ان سے زہری نے روایت حدیث کی ہے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ حرام، حلال کی ضد ہے۔

حماد بن سلمہ: ❁ بن دینار، ان کی کنیت ابو سلمہ ہے۔ ربیعہ بن مالک کے غلام ہونے کی وجہ سے الربیعہ کہلائے۔ ربیعہ بن مالک، حمید الطویل کے بھانجے تھے۔ (حماد) بصرہ کے ممتاز اہل علم اور ائمہ میں سے ہیں۔ کثیر الحدیث اور کثیر الروایت ہیں۔ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔ ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے سماع کیا اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن مبارک اور وکیع نے روایت حدیث کی ہے۔

حماد بن زید: ❁ الازدی، ثقہ اور ممتاز اہل علم میں سے ہیں۔ یہ ثابت البنانی وغیرہ سے اور ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی ہے۔ سلیمان بن عبد الملک کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی۔ آپ نابینا تھے۔

حماد بن ابی سلیمان: ❁ ابو سلیمان کا نام مسلم ہے۔ ابراہیم بن ابی موسیٰ الاشعری کے غلام تھے، اس لیے اشعری کہلائے، کوفی ہیں۔ تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بہت سے اہل علم سے سماع کیا اور ان سے شعبہ اور ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔ ابراہیم نخعی کی بھی زیارت کی۔ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۵۷۶؛ الکاشف: ۱۲۷۳۔ ❁ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات للمعجمی، ۳۱۷/۱؛ الثقات

لابن حبان، ۱۶۱/۴؛ التقرب: ۱۴۷۸؛ الکاشف: ۱۲۰۶۔ ❁ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الکاشف: ۱۲۰۸؛ الثقات

لابن حبان، ۲۱۵/۶؛ الجرح والتعديل، ۲۰۸/۳۔ ❁ یہ ضعیف، متروک راوی ہے۔ التقرب: ۱۴۴۵؛ التاریخ الكبير

لبخاری، ۳۴۵/۲؛ کتاب الضعفاء لبخاری: ۷۱؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۱۲۷؛ الجرح والتعديل،

۱۱۸-۱۱۹۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۱۶۳؛ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۹۹/۵؛ الکاشف: ۹۶۸؛ الثقات لابن

حبان، ۱۸۴، ۱۸۵۔ ❁ تفسیر: مطبوع میں ”حرام بن سعید“ جبکہ راجح اور صحیح حرام بن سعد، ابو سعید ہے۔ ❁ آپ ثقہ، عابد تھے۔

التقرب: ۱۴۹۹۔ ❁ آپ ثقہ، ثبت اور فقیہ تھے۔ التقرب: ۱۴۹۸۔ ❁ آپ ثقہ صدوق ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ الثقات

للمعجمی، ۳۲۰/۱؛ الثقات لابن حبان، ۱۵۹/۴؛ الثقات لابن شاہین، ۶۶/۱؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔

حماد بن ابی حمید ❁: المدنی، اس نے زید بن اسلم وغیرہ سے اور اس سے قعنبی نے روایت کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حمید بن عبدالرحمن ❁: بن عوف الزہری: القرشی، المدنی، کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۳۷ سال کی عمر میں ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔
حمید بن عبدالرحمن ❁: الحمری، البصری، بصرہ کے ثقہ اہل علم اور وہاں کے ائمہ میں سے ہیں۔ جلیل القدر قدیم تابعین میں سے ہیں۔ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

الحسن البصری ❁: بن ابی الحسن، ابوسعید، زید بن ثابت کے غلام تھے۔ ان کے والد یسار غلامان ميسان کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں ربیع بنت نصیر نے آزاد کیا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب کی خلافت کے دو سال باقی تھے، تب ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خود انہیں گھٹی دی تھی۔ اور ان کی والدہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ان کی والدہ موجود نہ ہوتیں یہ رونے لگتے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں اٹھا کر اپنا پستان ان کے منہ میں دے کر انہیں بہلانے لگتیں۔ پھر جب ان کی والدہ آتیں تو وہ انہیں اپنا دودھ پلاتیں۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ حسن بصری کو جو علم و حکمت عطا ہوا وہ اسی کی برکت تھی۔ سیدنا عثمان کی شہادت کے بعد بصرہ چلے آئے۔ آپ نے سیدنا عثمان کی زیارت کی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی تھی، البتہ بصرہ میں آپ کی ان سے ملاقات یا ان کی زیارت کی بات درست نہیں۔ کیونکہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے آپ ان دنوں وادی القریٰ میں تھے جو کہ بصرہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں آتی ہے۔ آپ نے ابو موسیٰ، انس بن مالک اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے صحابہ کرام سے اور آپ سے بہت سے تابعین اور تبع تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ اپنے زمانے میں ہر فن، علم، زہد، ورع اور عبادت میں امام تھے۔ ماہِ رجب ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔
الحسن بن علی بن راشد ❁: الواسطی، انہوں نے ابوالاحوص اور ہشیم سے روایت کی اور ان سے ابوداؤد نسائی نے روایت حدیث کی ہے۔ صدوق ہیں۔ ۲۳۷ھ ہجری کو وفات پائی۔

الحسن بن علی البہاشمی ❁: یہ الاعرج سے اور اس سے [سلم] بن قتیبہ نے روایت کی ہے۔ بخاری نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔
الحسن بن ابی جعفر ❁: الجفزی، یہ نافع اور ابن الزبیر سے اور اس سے ابن مہدی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ صالح بزرگ تھے۔ ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

حظلمہ بن قیس الزرقانی ❁: الانصاری، اہل مدینہ کے پختہ اہل علم تابعین میں سے ہیں، انہوں نے رافع بن خدیج وغیرہ سے سماع

❁ ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۸۳۶؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔ ❁ آپ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵۲۔ ❁ ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵۴۔

❁ آپ ثقہ، فقیہ، فاضل اور مشہور ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ (التقریب: ۱۲۲۷)۔ ❁ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب:

۱۲۵۸؛ الکاشف: ۱۰۴۲؛ الثقات لابن حبان، ۸/۱۷۴؛ میزان الاعتدال، ۱/۵۰۶؛ تاریخ الواسط: ۲۰۳۔

❁ ضعیف راوی ہے۔ کتاب الضعفاء للبخاری: ۶۵؛ التقریب: ۱۲۶۳؛ الضعفاء للعقبلی، ۱/۲۲۴۔

❁ ضعیف الحدیث ہے۔ التقریب: ۱۲۲۲؛ الکاشف: ۱۰۱۴؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۶۳؛ الضعفاء للعقبلی، ۱/۲۲۱۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۸۶؛ الکاشف: ۱۲۷۵۔

کیا اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حبیب بن سالم ❁: نعمان بن بشیر کے غلام اور کاتب تھے۔ ان سے محمد بن منتشر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
 حرب بن عبید اللہ ❁: ثقفی، ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ عطاء بن السائب نے ان سے
 احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ان احادیث کو بطریق سفیان بن عیینہ عن عطاء عن حرب عن خالٍ له عن
 النبی ﷺ روایت کرتے ہیں۔

اور ابو الاحوص عن عطاء عن حرب عن جدہ ابي أمه عن أبيه کے طریق سے بھی یہ احادیث مروی
 ہیں۔

اسی طرح حرب عن عطاء عن حرب بن هلال الثقفي عن أبي أمه اور ابو داؤد کی روایتِ حدیث میں عن
 حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابي أمه عن أبيه کا طریق ہے۔ اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان سے مروی احادیث باب
 ”العشور على اليهود والنصارى“ کے ضمن میں آئی ہیں۔
 الحجاج بن حسان ❁: الحنفی، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے، تابعی ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک وغیرہ سے اور ان سے یحییٰ
 بن سعید اور یزید بن ہارون نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حجاج بن الحجاج ❁: الاحول الاسلمی، الباہلی، البصری، یہ فرزدق، قنادر اور دیگر کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے
 ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریح نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔
 حجاج بن یوسف ❁: الثقفی، عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراق، خراسان کے حاکم تھے۔ اس کے بعد ولید بن عبد الملک کے
 دور میں بھی حاکم رہے۔ حجاج کی وفات واسط شہر میں ماہ شوال ۹۵ھ میں ہوئی۔ اس وقت اس کی عمر ۵۴ برس تھی۔ اس کا تذکرہ
 ”مناقب قریش و ذکر القبائل“ میں آیا ہے۔ اس کی وفات کا واقعہ بہرہ سین میں سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

ابو حبیہ ❁: عمرو بن نصر الخارقی، الہمدانی، سعید ناعلیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔
 ابو حرہ ❁: حاء پر پیش، اور راء پر تشدید ہے، ان کا نام حنیفہ الرقاشی ہے۔ یہ اپنے چچا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے مروی
 حدیث باب الغصب میں مذکور ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

❁ یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقرب: ۴۰۹۲؛ الکاشف: ۹۰۷؛ الجرح والتعديل، ۱۰۲/۳؛ الثقات لابن حبان، ۱۳۸/۴۔
 ❁ یہ لیث الحدیث، ضعیف ہے۔ التقرب: ۱۱۶۷۔ ❁ یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، روایۃ ابن محرز،
 ۸۴/۱، ۱۳۳/۲؛ موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۲۲۹/۱؛ الجرح والتعديل، ۱۵۷/۳؛ الثقات لابن حبان،
 ۲۰۴/۶؛ تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین: ۲۵۸؛ الکاشف: ۹۳۲؛ التقرب: ۱۱۲۴۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۱۲۳۔
 ❁ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”الامیر الشہیر، الظالم المبیر..... وليس بأهل أن يروى عنه“ التقرب: ۱۱۴۱۔
 ❁ ابو حبیہ بن قیس الوداعی، الکوفی، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الجرح والتعديل، ۳۶۰/۹؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ۲۰۴/۴؛
 تهذيب التهذيب: ۸۱/۱۲؛ الثقات لابن حبان، ۱۸۰/۵۔ ❁ یہ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۵۸۸۔

((أَلَا لَا تَظْلُمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ)) ❁

ابن حزم: ❁ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ یہ ایجابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان سے زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے حمیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، انہی کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوہ بدر کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدنا عمر نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے (نکاح کی) بات کی، لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی کوئی مثبت جواب نہ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کی پیش کش کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا۔ یہ تین ہجری کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک طلاق دے دی تھی، تو آپ پر وحی نازل کی گئی کہ آپ رجوع کر لیں، کیونکہ یہ کثرت سے روزے رکھنے والیں اور شب بیدار خاتون ہیں۔ یہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے رجوع کر لیا تھا۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کی وفات ماہ شعبان ۴۵ھ میں ہجر ۶۰ سال ہوئی۔

حلیمہ: بنت ابی ذویب، رسول اللہ ﷺ کو ابتدا میں ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ اس کے بعد حلیمہ نے آپ کی رضاعت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حلیمہ کے بیٹے عبد اللہ بن حارث نے دودھ پیا تھا۔ حلیمہ کی دختر شیماء رسول اللہ ﷺ کو گوداٹھا کر کھیلا کرتی تھی۔ آپ کو دو سال دو ماہ بعد اور بقول بعض پانچ سال بعد آپ کی والدہ کو واپس کیا گیا تھا۔ حلیمہ سے عبد اللہ بن جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب البر والصلۃ میں آیا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا: آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب ہے۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص ہیں، وہ عثمان بن عفان کی پھوپھی تھیں۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کب اور کہاں ہوا تھا؟ بعض نے کہا: ۶ھ میں ہوا تھا، جب یہ حبشہ میں تھیں اور نجاشی نے ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا تھا۔ چار سو دینار یا چار ہزار درہم بطور مہر اس نے ادا کیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے شرحبیل بن حسنہ کو حبشہ روانہ کر کے ان کے ذریعے سے انہیں مدینہ منورہ بلوایا تھا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ اور ان کے ولی کے فرائض عثمان بن عفان نے ادا کیے تھے۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ۴۴ھ میں ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ام الحسین بنت اسحاق الاحمسیہ: ان سے ان کے فرزند یحییٰ بن الحسین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ حجتہ الوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

ام حرام: بنت ملحان بن خالد، التجاریہ، یہ ام سلیم کی ہمیشہ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کے اعزاز سے مشرف ہوئیں۔ یہ عبادہ

بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہمراہ سرزمین روم کی طرف جہاد میں گئیں اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی قبر قبرص میں ہے۔ آپ کے بھانجے انس بن مالک اور آپ کے شوہر عبادہ بن صامت نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میں ان کے صحیح نام سے واقف نہیں ہوسکا، البتہ یہ اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں۔ ان کی وفات سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی تھی۔
ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن، اس کے بعد حاء اور آخر میں نون ہے۔

حمنہ: بنت جحش، یہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے، تو طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

فصل

تابعیات

حساء: بنت معاویہ، الصرمیہ، انہوں نے اپنے چچا کے طریق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے عوف الاعرابی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان کا ذکر ابن ماکولانے حساء کے کالم میں اسی طرح کیا ہے، جبکہ حازمی نے ان کا تذکرہ یوں کیا ہے: حساء بنت معاویہ، انہیں حساء الصرمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچاؤں کے نام ہیں۔

الصرمیہ: صاد پر زبر، اور راء کے نیچے زیر ہے۔

حساء: یہ حسن سے نغلاء کے وزن پر حساء ہے۔

حساء: خاء پر زبر، پھر نون اور اس کے بعد سین ہے۔

حفصہ بنت عبد الرحمن: بن ابی بکر الصدیق، یہ منذر بن زبیر بن العوام کی اہلیہ ہیں۔

ام الحریر: حاء پر زبر اور پہلی راء کے نیچے زیر ہے۔ طلحہ بن مالک کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے اپنے آقا سے روایت حدیث کی ہے۔ اور ان کی احادیث کو محمد بن ابی رزین نے اپنی والدہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ ان کی حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الخاء

خالد بن الولید: القرشی، المخزومی، ان کی والدہ کا نام لباہ صغریٰ ہے۔ وہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آپ جاہلیت میں بھی معززین مکہ میں شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ”سیف اللہ“ کا لقب دیا تھا۔ ۲۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ سے آپ کے خالہ زاد ابن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے روایت حدیث کی ہے۔

خالد بن ہوذہ: العامری یہ اور ان کے بھائی حرمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خزاعہ قبیلے کی

یہ مجہولہ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ۸۵۶۔ یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۵۶۲۔

یہ مجہولہ ہے۔ میزان الاعتدال، ۴/ ۶۱۲؛ تقریب التہذیب: ۷۸۱۷۔

طرف لکھا اور انہیں ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری دی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ خالد بن ہوذہ یہ وہی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے غلام یا لونڈی خریدی اور ان کے لیے معاہدہ لکھا۔

خالد بن سائب: * بن خالد الخزرجی۔ انہوں نے اپنے والد سے اور زید بن خالد سے اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

خباب بن الارت: ابو عبد اللہ، التیمی، قبل از اسلام جاہلیت میں غلام بنا لیے گئے تھے۔ انہیں بنو خزاعہ کی ایک خاتون نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں اللہ کی راہ میں بہت زیادہ تعذیب و تشدد برداشت کرنا پڑا اور انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ کوفہ میں مقیم رہے۔ وہیں ۳۷ سال کی عمر میں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

خارجہ بن حذافہ: القرشی، العدوی، قریش کے ایک مشہور گھڑ سوار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اکیلے ایک ہزار گھڑ سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔

عمرو بن بکیر خارجی نے آپ کو عمرو بن العاص سمجھ کر آپ پر حملہ کیا تھا۔ عمرو بن بکیر خارجی ان تین آدمیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے سیدنا علی، سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ان میں سے ہر ایک کو، یعنی مذکورہ بالا تینوں شخصیات کو قتل کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس کے نتیجے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ یہ خارجہ ۴۰ھ میں قتل ہوئے تھے۔

خزیمہ بن ثابت: ابو عمارہ الانصاری، الاوسی، آپ کا لقب ذو الشہاد تین، دوہری گواہی والا ہے، یعنی آپ اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی گئی تھی، بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد انہوں نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور لڑنا شروع کر دیا، تا آنکہ خود بھی شہید ہو گئے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبد اللہ، عمارہ اور جابر بن عبد اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ، خاء پر پیش، زاء پر زبر ہے۔ عمارہ: عین پر پیش ہے۔

خزیمہ بن جزء: ابو عبد اللہ، المسلمی، ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء نے روایت حدیث کی ہے۔ ان حضرات میں شمار ہوتے ہیں جن سے صرف ایک ہی آدمی نے روایت حدیث کی ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔ عبد الغنی نے بیان کیا ہے کہ اصحاب الحدیث (محدثین) اس لفظ کے شروع میں جیم پر زبر، اس کے بعد زاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: اس میں جیم ساکن اور زاء کے نیچے زیر ہے۔ حبان، خاء کے نیچے زیر اور باء مشدود ہے۔

خریم بن الاخرم: بن شداد بن عمرو بن فاکم، الاسدی، بعض اوقات اپنے دادا کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔ انہیں خریم بن

* ابن عبد البر نے فرمایا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ الاستیعاب، ۲/ ۴۵۲، حافظ ابن حجر نے فرمایا: "ثقة و وہم من زعم انه

فاتک کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، بعض نے انہیں اہل کوفہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ضیب بن عدی: الانصاری، الاوسی، بدری صحابی ہیں، ۳ھ میں غزوہ ذات الرجب میں اسیر ہو گئے تھے، انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا۔ انہیں حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا، کیونکہ ضیب نے ان کے باپ حارث کو بدر میں قتل کیا تھا، لہذا حارث کے بیٹوں نے ان سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے انہیں خریدا۔ آپ نے کچھ عرصہ ان کے ہاں قیدی کی حیثیت سے گزارا، پھر بعد ازاں انہوں نے آپ کو تنعم کے مقام پر سولی چڑھا دیا۔

آپ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سولی چڑھایا گیا۔ آپ سے حارث بن برصاء نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ قید کے دوران میں آپ نے اپنے غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے حارث کی کسی دختر سے استرا طلب کیا، اسی دوران میں اس کا ایک معصوم سا بیٹا آپ کے پاس چلا آیا، ماں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ وہ پریشانی کے عالم میں بچے کو دیکھنے آپ کی طرف آئی تو آپ نے اس کے چہرے مہرے سے اس کی پریشانی محسوس کی تو فرمایا: ”کیا تمہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا، میں ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔“ بعد ازاں وہ بیان کرتی تھی کہ اللہ کی قسم! میں نے ضیب سے بڑھ کر کوئی اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! وہ تو قید خانے (کمرے) میں زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے، انہیں کہیں آنے جانے کی اجازت نہ تھی اور مکہ مکرمہ میں پھلوں کا موسم بھی نہ تھا۔ میں نے انہیں ہاتھ میں انگور کے خوشے لیے ہوئے انگور کھاتے دیکھا تھا۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا خصوصی رزق ہے جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ لوگ جب انہیں قتل کرنے کے لیے حدودِ حرم سے باہر لے گئے تو ضیب نے فرمایا: ”مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت دے دو۔“ انہوں نے آپ کو نماز کی مہلت دے دی تو آپ نے نماز کے بعد فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ سمجھیں گے کہ میں موت کے خوف سے دیر کر رہا ہوں تو لمبی نماز ادا کرتا۔“ پھر آپ نے یوں دعا کی: ”یا اللہ انہیں شمار کر، ایک ایک کر کے انہیں قتل کر، ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑ، اور مقتل کے قریب آپ نے یہ شعر پڑھے:

مَا أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَىٰ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَضْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكْ عَلَيَّ أَوْ صَالِ شِلْوِ مُمْنَعٍ ❁

”میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی قطعاً پروا نہیں کہ میں کس پہلو گرتا ہوں، میرے ساتھ یہ سلوک اللہ کی ذات پر ایمان لانے کی وجہ سے ہو رہا ہے، وہ چاہے تو میرے کٹے دکھڑے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کر دے گا۔“

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کا کسی نے اردو میں کیا خوب منظوم ترجمہ کیا ہے۔

جب نکلتی جان ہے اسلام پر
تب نہیں پروا مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کامل خوشی اپنی جان
چاہیے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پہنا مرے سینے میں تھی
اس دل مشتاق پر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقت نزع
داعیٰ حق ہادیٰ ایمان کی
اے خدا پہنچا انہیں میرا سلام
جان جن پر میں نے ہے قربان کی

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے لیے خبیب نے ہی قبل از قتل نماز ادا کرنے کا طریقہ جاری کیا۔

خنیس بن حذافہ: السہمی، القرشی، نبی ﷺ سے پہلے سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا ان کی زوجیت میں تھیں۔ بدر اور احد میں شرکت کی۔ ایک زخم کے سبب مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی، ان کی صلیبی اولاد نہ تھی۔
خنیس: یہ لفظ مصغر ہے۔

ابو خراش: ان کا نام حدرد ہے۔ قبیلہ بنو اسلم سے تھے۔ صحابی ہیں، خراش: خاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں شین ہے۔

حدرد: خاء پر زیر، دال ساکن اور پھر راء ہے، آخر میں بھی دال ہے۔

ابوخلاد: صحابی ہیں۔ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ میں ان کے نام و نسب سے واقف نہیں ہو سکا۔ ان سے مروی ایک حدیث ہے:
یحبی بن سعید عن ابی فروة عن ابی خلاد قال قال رسول اللہ ﷺ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمُؤْمِنَ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقَلَّةَ مَنَظَرٍ فَاقْتَرَبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ)) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جب کسی مومن کو دیکھو جو دنیا کے بارے میں بے رغبت اور قلیل الکلام ہو تو اس کے قریب بیٹھا کرو۔ اسے اللہ کی طرف سے حکمت (دانائی) عطا کی جاتی ہے۔“
دوسری روایت کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں، البتہ اس کی سند میں ابو فروہ اور ابوخلاد کے درمیان ابو مریم کا واسطہ ہے۔ مذکورہ بالا طریق صحیح (زیادہ صحیح) ہے۔

فصل

تابعین

خیثمہ: * عبد الرحمن بن ابی سبرۃ الجعفی، ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک تھا۔ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ان کی وفات ابووائل سے پہلے ہوئی۔ انہوں نے سیدنا علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے اعمش، منصور، اور عمرو بن مرہ نے روایت حدیث کی۔ انہیں وراثت میں دو لاکھ [درہم یا دینار] آئے، انہوں نے وہ سب رقم اہل علم میں تقسیم کر دی۔

خیثمہ: خاء پر زبر، یاء ساکن اس کے بعد ثاء پر زبر ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

خالد بن معدان: * ابو عبد اللہ، الشامی، الکلاعی۔ اہل حمص میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ مجھے ستر صحابہ سے ملاقات کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔ اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے تھے۔ ۱۰۲ھ میں طرسوس کے مقام پر وفات پائی۔

معدان: میم پر زبر، سین ساکن اور دال مخفف ہے۔

خالد بن عبد اللہ: * الواسطی، الطحان۔ حمصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اچھے اور صالح بندوں میں سے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے تمین بار اپنے آپ کو اللہ سے خریدا، یعنی تمین بار اپنے جسم کے ہم وزن چاندی اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔ ۱۷۹ یا ۱۸۳ھ میں وفات پائی۔ ان کی ولادت ۱۱۰ھ کو ہوئی تھی۔

خارجہ بن زید: * بن ثابت، انصاری، المدنی۔ جلیل القدر تابعی ہیں، انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور پایا، اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کا شرف حاصل کیا۔ آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ مضبوط اور پختہ صاحب علم ہیں۔ ان سے زہری نے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

خارجہ بن صلت: * البرجمی، قبیلہ بنو براجم میں سے تھے جو بنو تمیم کی ایک ذیلی شاخ ہے، تابعی ہیں۔ ابن مسعود اور اپنے چچا سے روایت حدیث کرتے ہیں، ان سے شعبی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

نصف بن مالک: * الطائی، اپنے والد، چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے زید بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے ان کی توثیق کی ہے، یعنی انہیں روایت حدیث میں ثقہ قرار دیا ہے۔ نصف: خاء کے نیچے زیر، شین ساکن اور آخر میں فاء ہے۔

ابوخرامہ: * بن یعمر، قبیلہ بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں، اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے زہری نے

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۷۷۳۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۶۷۸۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقرب: ۱۶۶۷۔

* ثقہ فقیہ ہیں۔ التقرب: ۱۶۰۹۔ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان، ۴/۲۱۱؛ الکاشف: ۱۳۰۱۔

* یہ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۱۷۱۴؛ الکاشف: ۱۳۸۷؛ الثقات لابن حبان، ۴/۲۱۴۔

* یہ صحابی ہیں۔ الکاشف: ۶۶۰۵؛ التقرب: ۸۰۷۷؛ توضیح المشتبه لابن ناصر الدین، ۹/۲۴۱۔

احادیث روایت کی ہیں۔ تابعی ہیں۔

خزامہ: خاء کے نیچے زیر اور زاء مخفف ہے۔

ابوخلدہ: * خالد بن دینار، تمیمی، سعدی، بصری ہیں، درزی (کپڑے سینے کا کام کرتے) تھے۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا انس سے احادیث روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

خلدہ: خاء پر زیر اور لام ساکن ہے۔

ابن نطل: عبد اللہ بن نطل، تمیمی، مشرک تھا، فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا تھا، چنانچہ اسی دن مقتول ہوا۔

نطل: خاء پر زبر اور طاء پر بھی زبر ہے۔

فصل

صحابیات

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا: قریش کے خاندان سے تھیں، پہلے ابوبالہ بن زرارة کی زوجیت میں تھیں۔ بعد ازاں عتیق بن عائد نے ان سے نکاح کیا، پھر ان سے نبی ﷺ نے نکاح کیا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس برس اور رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس برس تھی۔ نبی ﷺ نے ان سے پہلے کسی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا تھا اور ان سے نکاح کے بعد ان کی زندگی میں بھی آپ نے کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں کیا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے بیٹیاں ساری اولاد ان ہی کے بطن سے ہوئی، البتہ آپ کے فرزند ابراہیم، ماریہ قبٹیہ کے بطن سے تھے۔ سیدہ خدیجہ کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پانچ سال قبل ہوا۔ بعض نے ہجرت سے چار سال اور بعض نے تین سال قبل کا بھی ذکر کیا ہے، جبکہ نبوت کا دسواں سال تھا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پچیس سال بسر کیے اور حجون کے مقام پر مدفون ہوئیں۔

حجون: خاء پر زبر اور جیم مخفف اور اس پر پیش، مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں ایک قبرستان ہے جسے جنت المعلیٰ کہتے ہیں۔ خولہ بنت حکیم: زوجہ عثمان بن مظعون، صالحہ، فاضلہ خاتون تھیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

خولہ بنت ثامر: الانصاریہ، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی عیاش الزرقی نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خولہ بنت قیس بن بنی مالک بن النجار بھی انہی کو کہا جاتا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ *

* یہ ثقہ صدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۳۶۲؛ الجرح والتعديل، ۳/۳۲۸؛ الثقات لابن حبان، ۴/۱۹۹؛ التاريخ الكبير للبخاری، ۳/۱۴۷؛ الکاشف: ۱۳۱۵؛ التقريب: ۱۶۲۷۔ * راجح یہی ہے کہ خولہ بنت ثامر اور خولہ بنت قیس دونوں ایک ہی صحابیہ کے نام ہیں۔ دیکھئے معرفة الصحابة لابی نعیم، ۶/۳۳۰۴؛ موسوعه اقوال ابی الحسن الدار قطنی، ۲/۷۷۲؛ تہذیب الکمال بتحقیق بشار عواد، ۳۵/۱۶۵؛ تہذیب التہذیب، ۱۲/۴۱۵۔

ثامر، قیس کا لقب ہے۔

خولہ بنت قیس: الجہنیہ، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے احادیث روایت کی ہیں۔

خربوذ: خاء پر پیش، اس کے بعد راء اور آخر میں ذال ہے۔

خنساء بنت خدام: بن خالد، الانصاریہ، الاسدیہ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے ابو ہریرہ، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔
خنساء: خاء پر زبر، نون ساکن، اس کے بعد سین اور آخر میں مد ہے۔
خدام: خاء کے نیچے زیر اور ذال مخفف ہے۔

ام خالد: بنت خالد بن سعید بن العاص، الامویہ، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ بہت چھوٹی تھیں جب انہیں وہاں سے مدینہ منورہ لایا گیا تھا۔ بعد میں زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الدال

دحیہ کلبی: دحیہ بن خلیفہ کلبی، کبار صحابہ میں سے ہیں۔ غزوہ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد ۶ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو قیصر کے ہاں اپنے سفیر کی حیثیت سے بھیجا تھا، ابتدا میں قیصر نے آپ کی باتوں کی تصدیق کی مگر جب اس کے حواریوں نے انکار کر دیا تو وہ بھی منحرف ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آتے تو انہی کی شکل و صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ ملک شام میں سکونت پذیر ہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ تھے۔

ان سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

دحیہ: دال کے نیچے زیر، اس کے بعد خاء ساکن اور اس کے بعد یاء ہے۔ اکثر محدثین اور اہل لغت اس لفظ کو اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض نے یاء پر زبر بھی بیان کی ہے۔

ابو الدرداء: عومیر بن عامر الانصاری الخزرجی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ درداء ان کی دختر کا نام تھا۔ اپنے قبیلے میں سب سے آخر میں اسلام قبول کیا، اس طرح قدرے متاخر الاسلام ہیں، ان کی اسلامی زندگی بہت خوب رہی فقیہ، عالم اور دانا شخص تھے۔ ملک شام میں سکونت رکھی اور ۳۲ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

فصل

تابعین

داود بن صالح: ✽ بن دینار، التمار، مولیٰ الانصاری، المدنی۔ سالم بن عبداللہ اور ان کے والد اور والدہ سے روایت حدیث کی ہے۔

داود بن الحصین: ✽ مولیٰ عمرو بن عثمان بن عفان، عکرمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۷ سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

ابن الدیلی: ✽ ضحاک بن فیروز الدیلی، تابعی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ الدیلی، دال پرزبر، دیلم نامی ایک مشہور پہاڑ کی طرف نسبت ہے۔

ابوداؤد الکوئی: ✽ نفع بن الحارث، الاعلیٰ، الکوئی، عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے ثوری اور شریک نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے اس کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔ رافضیت کی طرف مائل تھا۔ کتاب العلم میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔

فصل

صحابیات

ام الدرداء: ان کا نام خیرہ بنت ابی حدر ہے۔ قبیلہ بنو اسلم کی فرد تھیں اور ابوالدرداء کی اہلیہ ہیں، علم و فضل والی تھیں۔ صحابیات میں سے سمجھ دار خاتون تھیں، انہیں نیکی اور عبادت کی رغبت بہت زیادہ تھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوالدرداء سے دو سال پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ ان کی وفات شام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الذال

ابوزر غفاری: ابو زر جندب بن جنادہ، مشہور و معروف، زاہد اور مہاجر صحابہ میں سے ہیں، مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اسلام قبول کرنے والے پانچویں فرد تھے، یعنی ان سے پہلے صرف چار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔

پھر یہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئے اور وہیں رہے۔ غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

✽ صدوق ہیں۔ التقریب: ۱۷۹۰؛ الکاشف: ۱۴۴۳؛ الثقات لابن حبان، ۶/ ۲۸۰؛ موسوعہ اقوال الامام احمد،

۱/ ۳۴۹۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۷۷۹؛ الطبقات الكبرى، ۱/ ۳۱۷؛ الثقات للعجلی، ۱/ ۱۴۷؛ الثقات لابن شاہین،

۱/ ۸۱ ت ۳۴۰۔ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان، ۴/ ۳۸۷؛ الکاشف للذہبی: ۲۴۳۴؛ تہذیب التہذیب:

۴/ ۴۴۸۔ یہ متروک، متم بالکذب ہے۔ التقریب: ۷۱۸۱؛ الکاشف: ۵۸۷۰؛ موسوعہ اقوال ابی الحسن الدارقطنی،

اور اپنی وفات تک، ربذہ میں سکونت رکھی۔ ۳۲ھ سیدنا عثمان کے دور خلافت میں وہیں رہے۔

نبی ﷺ کی بعثت سے قبل بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ سے بہت سے صحابہ و تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

ذو مخز: میم کے نیچے زیر، خاء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں راء ہے۔ نبی ﷺ کے خادم نجاشی کے بھتیجے ہیں، ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان سے مروی احادیث انہی کے ہاں متداول ہیں۔
ذوالیدین: قبیلہ بنو سلیم کے فرد ہیں، ان کا نام الخرباق ہے، صحابی ہیں۔ جاز کے باشندے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کے ہمراہ اس نماز میں شریک تھے جس نماز میں نبی ﷺ کو سہو ہوا تھا۔

الخرباق: خاء کے نیچے زیر، راء ساکن اور پھر باء ہے۔

ذوالسویقتین: الحششی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص کعبے کو گرائے گا۔“ ❁

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الراء

رافع بن خدیج: ابو عبد اللہ، الحارثی، الانصاری، انہیں غزوہ احد میں ایک تیر آن لگا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میں قیامت کے دن اس عمل پر تمہارا گواہ ہوں گا۔“ ❁

عبد الملک بن مروان کے دور میں اس زخم سے (دوبارہ) خون جاری ہو گیا تو ۳۷ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

خدیج: خاء پر زبر، دال کے نیچے زیر اور آخر میں جیم ہے۔

رافع بن عمرو: الغفاری، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے عبد اللہ بن الصامت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کھجور تناول کرنے کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔

رافع بن مکیش: الجبنی، حدیبیہ میں شریک تھے، ان سے ان کے دو بیٹوں بلال اور حارث نے روایت حدیث کی ہے۔
مکیش: میم پر زبر، کاف کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔

رفاعہ بن رافع: ابو معاذ الزرقی، الانصاری۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ سیدنا علی کے ہمراہ جنگ صفین و جمل میں بھی شریک تھے۔ سیدنا معاویہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبید و معاذ اور ان کے برادر زادے یحییٰ بن خلدان نے روایت حدیث کی ہے۔

رفاعہ بن سموال: القرظی، یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کو تین طلاقیں دے دی تھیں تو ان کے بعد ان کی مطلقہ نے عبد الرحمن بن الزبیر سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ سموال: سین کے نیچے زیر، بعض سین پر زبر بھی پڑھتے ہیں، میم ساکن، واو مخفف، اور آخر میں لام ہے۔

❁ صحیح بخاری: ۱۵۹۶؛ صحیح مسلم: ۲۹۰۹ (۷۳۰۶)۔

❁ مسند احمد، ۹۷/۴۵ رقم الحدیث: ۲۷۱۲۸؛ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۳۹/۴ وهو حسن۔

الزبير: زاء پر زبر، باء کے نیچے زیر، بعض زاء پر زبر اور باء پر پیش پڑھتے ہیں۔

یہ رفاعہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔

رفاعہ بن عبدالمعز: الانصاری، ابولبابہ، ان کا تذکرہ حرف لام کے تحت آئے گا۔

رویفح بن ثابت: بن سکن الانصاری، ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ سیدنا معاویہ نے انہیں ۴۶ھ کو المغرب میں طرابلس کے علاقے کا حکمران مقرر فرمایا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں اور بقول بعض شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبد اللہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

رویفح: رافع کی تصغیر ہے۔ حنش، حاء اور نون پر زبر اور آخر میں شین ہے۔

رکانہ بن عبد یزید: بن ہاشم بن عبدالمطلب، القرشی، (ایمان و اعمال میں) تشدد یا مضبوط جسم کے لوگوں میں سے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ سیدنا عثمان کے دور تک حیات تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ رکانہ: راء پر پیش، کاف مخفف، پھر نون ہے۔

رباح بن الربیع: الاسیدی، الکاتب، ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

ان سے قیس بن زہیر نے روایت حدیث کی ہے۔

الأسیدی: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر، پہلی اور دوسری دونوں یاء مشدود ہیں۔

ربیعہ بن کعب: ابو فراس، الاسلمی، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے قدیم ساتھیوں میں سے ہیں۔ سفر و حضر میں آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ربیعہ بن الحارث: بن عبدالمطلب بن ہاشم، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے (کئی) احادیث مروی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی۔ انہی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: میں سب سے پہلے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ جاہلیت میں ربیعہ بن حارث کا ایک بیٹا جس کا نام آدم تھا، وہ قتل ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسلام میں اس کے قصاص کے مطالبے کو باطل ٹھہرا دیا۔

ربیعہ بن عمرو: الجرشئی، وادی نے کہا: ربیعہ، مرج راہط کے دن مقتول ہو گئے تھے۔

ابورافع اسلم: نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے، قبطنی تھے۔ پہلے عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہبہ کر دیا تھا۔ انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو عباس رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کی بشارت دی تو آپ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے غزوہ بدر سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے الاستیعاب، ۲/ ۴۹۳؛ التقریب: ۱۹۱۵؛ الاصابة، ۲/ ۳۹۳۔ یہ ثقہ ہیں۔ اللطبات

کی ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ ہی پہلے وفات پائی۔

ابورمثہ: بن رفاعہ بن یثرب النخعی، امرؤ القیس بن زید بن مناة بن تمیم کی اولاد سے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے تو وہی بیان کیا ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں اور بعض نے عمارہ بن یثرب اور بعض نے اس کے علاوہ کچھ اور نام بھی بیان کیے ہیں۔ اپنے والد کی معیت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ایاد بن لقیط نے روایت حدیث کی ہے۔

رمثہ: راء کے نیچے زیر، میم ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

ابورزین: لقیط بن عامر بن صبرہ، ان کا تذکرہ بہرہ لام میں آئے گا۔

ابوریحانہ: شمعون بن زید القرظی، الانصاری، خود انصاری نہ تھے بلکہ ان کے حلیف ہونے کی وجہ سے انصاری کہلاتے ہیں، انہیں رسول اللہ ﷺ کے غلام بھی کہا جاتا ہے۔ ریحانہ، ان کی ایک بیٹی تھی، لہذا ان کی کنیت ابوریحانہ ہے۔ وہ عالمہ، فاضلہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔

ابوریحانہ نے ملک شام میں سکونت رکھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین

ابورجاء: * عمران بن تمیم العطار دی، انہوں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عالم باعمل اور عمر رسیدہ تھے۔ قرآء میں سے تھے۔ ۱۰ھ میں وفات پائی۔

ربیعہ بن ابی عبد الرحمن: * جلیل القدر تابعی ہیں۔ فقہائے مدینہ میں سے تھے۔ ان کے علم و فضل پر اس دور کے لوگوں کا اتفاق تھا۔ انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماع حدیث کیا اور ان سے ثوری اور مالک بن انس نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

ابورافع بن الحقیق: اس کا نام عبد اللہ تھا، یہودی تھا، اہل حجاز کا ایک تاجر تھا۔ معجزات میں براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔ *

الحقیق: حاء پر پیش، پہلی قاف پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

رعل بن مالک: بن عوف، جن کفار نے قرآن صحابہ کو شہید کیا تھا اور نبی ﷺ نے ان پر بددعا کے لیے نمازوں میں قنوت نازلہ کا

* آپ ثقہ، مخضرم ہیں۔ التقرب: ۵۱۷۱؛ الکاشف: ۴۲۷۵۔ ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقرب: ۱۹۱۱؛ الکاشف: ۱۵۵۰۔

* دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۵۸۷۶۔

اہتمام کیا تھا، یہ بھی انہی میں سے تھا۔ ❁
 رعل: راء کے نیچے زیر اور عین ساکن ہے۔

فصل

صحابیات

الربیع بنت معوذ:

بلند پایہ انصاریہ صحابیہ ہیں، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔
 الربیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء مشدود ہے اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔
 الربیع بنت النضر: انس بن مالک انصاری کی پھوپھی محترمہ اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ صحیح البخاری میں ان کا تذکرہ ام
 الربیع بنت النضر کے حوالہ سے آیا ہے، جبکہ صحابیات کے تذکروں میں ان کا نام الربیع مذکور ہوا ہے۔
 المریصاء: ام سلیم بنت ملحان، انس بن مالک کی والدہ ہیں، ان کا تذکرہ بہرہ سین میں آئے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الزاء

زید بن ثابت: الانصاری، نبی ﷺ کے کاتب تھے۔ نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی
 عمر گیارہ برس تھی، صاحب علم و فقہاء صحابہ میں سے تھے۔ علم وراثت پر انہیں خوب عبور حاصل تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور
 میں صحابہ کرام کی جس کمیٹی نے قرآن مجید جمع کر کے ایک جگہ لکھا تھا، آپ بھی اس کمیٹی کے ایک اہم رکن تھے۔ اسی طرح سیدنا
 عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے اس مصحف سے دیگر نقول تیار کی تھیں ان میں بھی شامل تھے۔ ۵۶ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں
 مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے آپ سے روایت کی ہے۔

زید بن ارقم: ابو عمر و انصاری، الخزر جی، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ کوفہ میں جا کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۶۶ھ میں وہیں
 وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن خالد: الجبلی، کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے، اور وہیں ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عطاء بن یسار وغیرہ نے
 ان سے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن حارثہ: ابو اسامہ، ان کی ماں کا نام سعدی بنت ثعلبہ ہے۔ قبیلہ بنو معن کی فرد تھیں۔ قبل از اسلام ان کی والدہ انہیں ساتھ
 لیے اپنی قوم سے ملاقات کے لیے جا رہی تھیں کہ قبیلہ بنو القین بن الحسر کے ایک گروہ نے ان پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ بنو معن کے
 گھروں کے پاس سے جا رہے تھے، ان ڈاکوؤں نے زید کو اٹھا لیا۔ اس وقت یہ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت
 ان کی عمر بمشکل آٹھ برس تھی۔ وہ لوگ انہیں عکاظ نامی منڈی میں لے گئے اور جا کر فروخت کے لیے پیش کیا تو حکیم بن حزام بن
 خویلد نے انہیں اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چار سو درہم میں خرید لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو

انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو بہہ کر دیا۔ آپ نے انہیں اپنے قبضے میں لے لیا۔ بعد ازاں ان کے اہل خانہ کو ان کے بارے میں پتہ چلا تو ان کے والد حارثہ اور چچا کعب انہیں آزاد کرانے کے لیے مکہ مکرمہ آئے، نبی ﷺ نے انہیں (زید کو) اپنے ہاں رہنے یا اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے کا اختیار دے دیا۔ انہوں نے اپنے خاندان کے بجائے رسول اللہ ﷺ کے ہاں رہنے کو ترجیح دی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ حسن سلوک اور بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔

اس کے بعد نبی ﷺ ان کو لے کر حطیم میں آئے اور وہاں موجود لوگوں سے فرمایا: ”لوگو! گواہ رہو کہ آج کے بعد یہ زید میرا بیٹا ہے، یہ میرا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔“ چنانچہ اس دن سے یہ زید بن حارثہ کی بجائے زید بن محمد کہلانے لگے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام نازل کیا اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ کہ تم ان کو ان کے اصل آباء کی نسبت سے ہی پکارو اور بلایا کرو، یہی بات اللہ کے ہاں انصاف والی ہے۔ پھر انہیں دوبارہ زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا، نبی ﷺ ان سے دس برس اور دوسرے قول کے مطابق بیس برس بڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا تھا، ان کے بطن سے ان کے بیٹے اسامہ پیدا ہوئے، انہوں نے بعد میں زینب بنت جحش سے بھی نکاح کیا تھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا محبوب کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا کسی بھی صحابی کا نام لے کر قرآن مجید میں تذکرہ نہیں کیا۔ ان کے نام کا ذکر یوں آیا ہے: ﴿فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا﴾ جب زید اس سے اپنی ضرورت پوری کر چکے تو ہم نے اس (زینب) کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ان کے فرزند اسامہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ زید رضی اللہ عنہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۵ سال تھی۔

زید بن خطاب: العدوی، القرشی، سیدنا عمر کے بڑے بھائی تھے، اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ سیدنا عمر سے قبل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن سہل: اپنی کنیت ابو طلحہ سے زیادہ شہرت پائی۔ بہرہ طاء میں ان کا تذکرہ آئے گا۔

الزبیر بن العوام: ابو عبد اللہ، القرشی، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ابھی ان کی عمر سولہ برس تھی کہ اپنی والدہ کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ان کے چچا نے انہیں دھوئیں سے اذیت پہنچائی، تاکہ ان کو اسلام سے برگشتہ کر سکے۔ مگر اللہ کے فضل سے یہ ثابت قدم رہے۔ تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی اللہ کی راہ میں تلوار چلائی۔ غزوہ احد میں پریشانی کے عالم میں محض چند افراد رسول اللہ ﷺ کے گرد رہ گئے تھے۔ آپ بھی ان میں شامل تھے، نیز آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے بھی ہیں جنہیں

رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی، اور انہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ سفید، قامت طویل اور جسم پھرتیلا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی، جسم پر بال بہت زیادہ، اور رخساروں پر گوشت قلیل تھا۔ آپ کو عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں سرزمین بصرہ میں سفوان کے مقام پر قتل کر دیا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ اور وادی السباع میں مدفون ہوئے۔ بعد ازاں آپ کے جسد خاکی کو بصرہ منتقل کر دیا گیا۔ آپ کی قبر وہاں مشہور ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبد اللہ اور عروہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

زیاد بن لبید: ابو عبد اللہ، الانصاری، الزرقی، تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے، آپ نے انہیں حضر موت کا عاقل و حاکم بھی مقرر فرمایا تھا۔ آپ سے عوف بن مالک اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے ابتدائی دور خلافت میں وفات پائی۔

زیاد بن الحارث: الصدائی، انہیں نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ بیعت کے بعد انہوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں اذان بھی کہی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔

صدائی: صاد پر پیش، دال مخفف، اس کے بعد الف اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

زاہر بن الاسود: الاسلمی، ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

زارع بن عامر: بن عبد القیس، آپ قبیلہ عبد القیس کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

زارہ بن ابی اوفی: صحابی ہیں۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔

ابوزید الانصاری: ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن حفظ کر چکے تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے ان کا نام سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن سکن بھی بیان کیا ہے۔

ابوزہیر الثمیری: ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔

الزبیدی: ان کا نام منبہ بن سعد ہے۔ زبیدی نسبت سے زبیدی کہلاتے ہیں، مجھے ان کے صحابی ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی۔

زبیدی: زاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

❖ یہ ثقہ، عابد تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۲۰۰۹ وغیرہ۔

❖ حافظ ابن حجر نے ان کا نام عمرو بن اخطب نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم، التقریب: ۴۹۸۸۔

❖ ان کی کنیت ابوالا زھر انماری بھی ہے۔ دیکھئے التقریب: ۷۹۳۱۔

❖ مجھے اس کے حالات نہیں ملے۔ واللہ اعلم۔

فصل

تابعین

الزبیر بن عدی: ❁ ابن عدی بھی کہلاتے ہیں، بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ کوفہ میں رہائش رکھنے کی وجہ سے کوئی کہلائے۔ رے کے قاضی تھے، تابعی ہیں۔ آپ نے انس بن مالک سے سماع حدیث کیا، ثوری نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

ہمدانی: میم ساکن ہے۔

الزبیر بن العربی: ❁ النمیر، البصری، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ان سے معمر اور حماد بن زید نے روایت حدیث کی ہے۔ ثقہ ہیں۔

زیاد بن کسیب: ❁ العدوی، تابعی ہیں، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ابوبکرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ کسیب، کلب کی طرح مصغر ہے۔

زہرہ بن معبد: ❁ ان کی کنیت ابو عقیل (عین پر زبر) ہے قریشی، مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی اکثر احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں۔ زہیر بن معاویہ: ❁ ابو خیمہ، الجعفی، الکوفی۔ الجزیرہ میں رہائش پذیر رہے، حافظ، ثقہ اور علم میں مضبوط تھے۔ آپ نے ابواسحاق ہمدانی اور ابوالزبیر سے سماع حدیث کیا، ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ الزکوة میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ۷۳ھ میں وفات پائی۔

زُمیل بن عباس: ❁ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور ان سے یزید بن الہاد نے روایت حدیث کی ہے۔ کسی حد تک ضعیف راوی تھے۔

الزہری: ❁ ابوبکر محمد [بن مسلم بن عبید اللہ بن] عبداللہ بن شہاب الزہری، زہرہ بن کلاب کی طرف نسبت سے زہری کہلاتے ہیں۔ مشہور فقیہ، محدث ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔

فنون علم شریعت میں مہارت اور قابلیت کی وجہ سے ممتاز اور نمایاں تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا، ان سے بھی قتادہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ”میں سنت کے بڑے عالموں میں ان سے بڑا عالم

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۰۰۱؛ الثقات للعجلی: ۴۵۵؛ الثقات لابن شاہین: ۱۹۔ ۴۱۹۔ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔

الکاشف: ۱۶۲۵؛ التقرب: ۲۰۰۲؛ الثقات لابن حبان، ۴/۲۶۱؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ۱/۳۸۷۔

❁ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ الکاشف: ۱۷۰۴؛ التقرب: ۲۰۹۵؛ الثقات لابن حبان، ۴/۲۵۹۔

❁ ثقہ عابد ہیں۔ التقرب: ۲۰۴۰۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقرب: ۲۰۵۱۔

❁ یہ مجہول ہے۔ التقرب: ۲۰۳۶؛ التاريخ الكبير للبخاری، ۳/۴۵۰۔

❁ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”الفقیہ الحافظ: متفق علی جلالته واتقانه“ التقرب: ۶۲۹۶۔

کوئی نہیں جانتا۔” ❁

مکحول سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے عالم کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”ابن شہاب، ان سے دوبارہ پوچھا گیا کہ ان کے بعد کون؟ تو فرمایا: ابن شہاب، تیسری دفعہ پوچھنے پر بھی فرمایا: ابن شہاب۔“ ❁

ماہ رمضان المبارک ۱۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

زر بن حمیش: ❁ ابو مریم الاسدی، الکوفی، انہوں نے قبل از اسلام ساٹھ سال اور بعد از اسلام بھی ساٹھ برس عمر پائی۔ عراق کے اکابر قراء اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے تابعین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

زر: زاء کے نیچے زیر اور راء پر تشدید ہے۔

حمیش، حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں شین ہے۔

زرارہ بن ابی اوفی: ❁ ابو حاجب، الحرشی، بصرہ کے قاضی تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سائل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”مسلسل سفر جاری رکھنے والا“۔ اس شخص نے عرض کیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قرآن کی تلاوت کرنے والا ایسا شخص جو ابتدا سے شروع کر کے آخر تک چلا جائے اور پھر آخر سے شروع کر کے اول تک آئے۔“ ❁

ان سے قتادہ اور عوف نے روایت حدیث کی ہے۔ ایک دفعہ امامت کر رہے تھے کہ دوران قراءت میں یہ آیت تلاوت کی ﴿فَإِذَا نَقَرْنَا فِي السَّاقُورِ﴾ ❁ اور جب صورت چوڑکا جائے گا، تو بچگی بندھ گئی اور وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ❁ ۹۳ھ میں وفات پائی۔

زیاد بن حدیر: ❁ ابو مغیرہ الاسدی، الکوفی، تابعی ہیں۔ سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا۔ ان سے بھی شعی وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔

حدیر: ہاء پر پیش، دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

زید بن اسلم: ❁ ابواسامہ، عمر بن خطاب کے غلام تھے۔ مدنی ہیں، اکابر تابعین میں سے تھے۔ صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ ان سے ثوری، ایوب سختیانی، مالک اور ابن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

[یزید بن طلحہ: ❁ ان سے سلمہ بن صفوان الزرقی نے روایت حدیث کی ہے۔ امام مالک نے حیا کے بارے میں ان سے مروی

❁ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۳۴۴ وسندہ ضعیف، رجل من قریش مجہول ہے۔ طبقات الفقہاء للشیرازی، ص: ۶۴

❁ جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/۸۹۱۔ ثقہ طویل اور خضرم ہیں۔ التقرب: ۲۰۰۸۔ یہ ثقہ عابد ہیں۔ ان کا تذکرہ پچھلی فصل میں

گزر چکا ہے۔ ❁ سنن الترمذی: ۲۹۴۸ وسندہ ضعیف / صالح المرعی ضعیف ہے۔ ❁ ۷۴/المدرثر: ۸۔ یہ واقعہ بے اصل

ہے۔ دیکھئے احیاء علوم الدین للغزالی، ۲/۲۹۷۔ ثقہ عابد ہیں۔ التقرب: ۲۰۶۴۔ ثقہ عالم ہیں۔ التقرب: ۲۱۱۷۔

❁ مطبوع میں ”زید بن طلحہ“ چھپا ہے، جبکہ راجح اور صحیح یزید بن طلحہ ہے اور وہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک حدیث (مرسلاً) بیان کی ہے۔

زید بن یحییٰ: * الدمشقی۔ اوزاعی سے روایت حدیث کرتے ہیں، ان سے احمد اور دارمی نے روایت حدیث کی ہے، ثقہ ہیں۔
ابو الزبیر: * محمد بن مسلم [بن تدریس] مکی ہیں، حکیم بن حزام کے غلام تھے۔ مکہ کے تابعین میں سے دوسرے طبقہ کے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ سے سماع حدیث کیا، ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔
ابوزرعة: عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا، اور ان سے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ امام، حافظ، پختہ علم، ثقہ اور علم حدیث کے ماہر تھے۔ مشائخ کے بارے میں معلومات بخوبی رکھتے تھے۔ ان کی ولادت ۲۰۰ھ میں اور وفات ۲۶۳ھ میں رے کے مقام پر ہوئی۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبد المطلب تھا جو نبی ﷺ کی پھوپھی محترمہ تھیں، یہ نبی ﷺ کے غلام زید بن حارثہ کی زوجیت میں تھیں۔ ان کے طلاق دینے کے بعد نبی ﷺ نے ۵ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج میں سے سب سے پہلے ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی ﷺ نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھا۔ ان کی بابت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ”کوئی خاتون دین کے معاملے میں ان سے زیادہ بہتر اللہ کا خوف رکھنے، سچ بولنے، صلہ رحمی کرنے اور صدقہ کرنے میں ان سے بڑھ کر نہ تھی، جن اعمال کو بجالا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے ایسے اعمال میں بھی ان سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔“ * ان کی وفات ۵۳ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۲۰ یا ۲۱ھ کو ہوئی۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

زینب بنت عبد اللہ: بن معاویہ، ثقفیہ، یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان سے ان کے شوہر عبد اللہ بن مسعود، ابوسعید، ابو ہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ: یہ زینب، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دختر ہیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی ﷺ نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ ان کی ولادت سرزمین حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ عبد اللہ بن زمرہ کی زوجیت میں تھیں۔ اپنے دور کی خواتین میں سب سے بڑھ کر فقیہہ تھیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۱۶۱۔ * یثقفہ، صدوق اور مدلس ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، ۵/ ۳۸۰؛ التقریب: ۶۲۹۱؛ الکاشف:

۵۱۴۵۔ * الاستیعاب لابن عبد البر، ۴/ ۱۸۵۱ وسندہ ضعیف، زمرہ بن صالح اور یعقوب بن عطاء دونوں ضعیف ہیں۔

فصل

تابعیات

زینب بنت کعب: * بن عجرہ، انصاریہ، بنو سالم بن عوف کے قبیلہ میں سے تھیں، تابعیہ ہیں۔

فصل

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف السین

سعد بن ابی وقاص: آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ ابووقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ کے فرد تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، یعنی آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اسلام قبول کرنے والوں میں تیسرا فرد تھا، اور میں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ آپ نبی ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ مستجاب الدعاء تھے اور آپ کے متعلق یہ بات زبان زد عام تھی۔ لوگ آپ کی بددعا سے ڈرتے تھے۔ ان کے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ آپ جو دعا بھی کر دیں وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ! اس کا تیر نشانے پر لگے اور اس کی دعا قبول فرما۔ * رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور زبیر بن العناب سے فرمایا تھا: تم تیر پھینکو تم پر میرا باپ اور ماں فدا ہوں۔ * رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمہ ان دو کے علاوہ کسی دوسرے سے نہیں فرمایا۔ آپ کا قد چھوٹا، جسم مضبوط، رنگ گندمی اور جسم پر بال بکثرت تھے۔ مدینہ منورہ کے قریب وادی العقیق میں ان کا محل تھا وہاں ان کی وفات ہوئی، لوگ آپ کی میت کو کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے۔ ان دنوں مدینہ منورہ کے حکمران مروان بن الحکم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ کی وفات ۵۷ سال کی عمر میں ۵۵ھ میں ہوئی۔ عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا حاکم بھی مقرر کیا تھا۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن معاذ: الانصاری، الاشہلی، الاوسی، بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے مابین مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ ان کے قبول اسلام کے ساتھ ہی بنو عبد الاشہل کا پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ ان کا قبیلہ انصاریوں سے مسلمان ہونے والا پہلا قبیلہ ہے۔ سعد کو رسول اللہ ﷺ نے سید الانصار قرار دیا تھا۔ * آپ اپنی قوم میں معزز، سربر آوردہ، اطاعت کیے جانے والے اور ذمہ دار شخص تھے۔

* یہ حدیث راویہ ہیں۔ الثقات لابن حبان، ۴/ ۲۷۱؛ الکاشف للذہبی: ۷۰۰۳؛ التقریب: ۸۵۹۶۔

* المستدرک للحاکم، ۳/ ۵۰۰؛ شرح السنۃ، ۱۴/ ۱۲۵؛ سنن الترمذی: ۳۷۵۱؛ تاریخ جرجان، ۱/ ۳۲۲؛ تاریخ

بغداد، ۱۷/ ۲۱ وهو ضعيف۔ * صحیح بخاری: ۲۹۰۵، ۳۷۲۰۔

* سنن سعید بن منصور، ۲/ ۳۷۷ انقطاع کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

جلیل القدر کا بر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک رہے۔ غزوہ خندق کے دوران میں ان کی اکھل رگ پر ایک تیر آ لگا۔ اس سے خون بہتا رہا، تا آنکہ ایک ماہ بعد ذوالقعدہ ۵ھ میں بھر ۳۷ سال ان کا انتقال ہو گیا، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن خولہ: بدری صحابی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

سعد بن عبادہ: ان کی کنیت ابو ثابت ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں۔ انصار کے سردار، سربرآوردہ شخصیت، صاحب وجاہت شخص تھے۔ قوم میں ان کو سرداری اور قیادت حاصل تھی اور پوری قوم آپ کے مقام کی معترف تھی، آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ سر زمین شام میں حوران کے مقام پر ۱۵ ہجری میں وفات پائی، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو اڑھائی سال پورے ہو رہے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انتقال ۱۱ھ میں خلافت صدیقی کے دور میں ہوا۔

تاہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ اپنے غسل خانے میں فوت شدہ پائے گئے اور ان کا جسم سبز ہو چکا تھا۔ کسی کو ان کے فوت ہونے کی خبر نہ ہوئی حتیٰ کہ لوگوں نے کسی پکارنے والے کی یہ پکار سنی اور بولنے والا شخص نظر نہیں آ رہا تھا، کہنے والے نے یہ شعر کہا:

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ

وَرَمَيْنَا بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نَخْطُ فَوَادَةَ ❁

کہ ہم نے بنو خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے، ہم نے اس پر دو تیر چلائے اور ہمارا نشانہ اس کے دل سے خطا نہیں ہوا۔

اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہیں جنات نے قتل کیا تھا۔

سعد بن الربیع: الانصاری، الخزرجی، غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ نبی ﷺ نے ان کے اور عبدالرحمن بن عوف کے مابین مواخات کرائی۔ انہیں اور خارجہ بن زید کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔

سعد بن الاطول: الجنبی صحابی ہیں، ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور ابو نضرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعید بن زید: ابوالاعور، العدوی، القرظی، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ غزوہ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ بدر کے موقع پر آپ اور طلحہ بن عبداللہ قریش کے تجارتی قافلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں لگے رہے، البتہ رسول اللہ ﷺ نے شرکاء بدر کی طرح انہیں بھی مال غنیمت میں حصہ دار قرار دیا، سیدنا عمر کی بہن فاطمہ ان کی زوجیت میں تھیں۔ انہی کی وجہ سے سیدنا عمر نے اسلام قبول کیا تھا۔ ❁ ان کا رنگ گندم گوں، قد طویل اور جسم پر بال بکثرت

❁ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۶/۶؛ العظمة لأبي الشيخ، ۱۶۷۴/۵؛ المستدرک للحاکم: ۵۱۰۲-۵۱۰۳؛

مسند الحارث، ۱/۲۰۷ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❁ یہ واقعہ غیر ثابت ہے۔ دیکھئے الطبقات الكبرى، ۳/۶۲۷؛ دلائل النبوة للبيهقي، ۲/۲۱۹، ۲۲۰ وغیرہ۔

تھے۔ ۵۱ھ میں مدینہ منورہ کے قریب وادی العقیق میں ان کی وفات ہوئی، انہیں اٹھ کر مدینہ منورہ لایا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سعید بن حریث: القرشی، المخزومی، پندرہ برس کی عمر میں نبی ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر حاضر تھے۔ بعد ازاں کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ ان کی قبر وہاں معروف ہے، ابن عبد البر کا بیان ہے کہ ان کی قبر الجزیرہ میں ہے۔ ان کی کوئی صلیبی اولاد نہ تھی۔ ان سے ان کے برادر عمرو نے روایت حدیث کی ہے۔

سعید بن العاص: القرشی، ہجرت والے سال ان کی ولادت ہوئی معززین قریش میں سے تھے۔ آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے قرآن کریم کی کتابت کی تھی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ انہوں نے طبرستان کی جنگ میں شرکت کی اور اسے فتح کیا۔ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سعید بن سعد: بن عبادۃ، الانصاری، ان کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے شریحیل نے اور ابوامامہ بن سہل نے روایت حدیث کی ہے۔ واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ سیدنا علی بن ابی طالب کی طرف سے یمن کے حکمران مقرر تھے۔

سبرہ بن معبد: الجبلی، مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہے، ان سے ان کے بیٹے الربیع نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

سہل بن سعد: الساعدی، الانصاری، ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ ان کا سابقہ نام حزن تھا، نبی ﷺ نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام سہل رکھا۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ ۹۱ھ میں اور بقول بعض ۸۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس، زہری اور ابو حازم نے روایت حدیث کی ہے۔

سہل بن ابی حمزہ: ابو محمد یا ابو عمارہ ان کی کنیت ہے۔ انصار کے اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔ کوفہ میں مقیم رہے، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں مصعب بن زبیر کے عہد میں ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سہل بن حنیف: انصار کے اوس قبیلے سے ہیں، غزوہ بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ احد کے دن پریشانی کے وقت جب اکثر صحابہ ادھر ادھر بکھر گئے تھے، یہ نبی ﷺ کے ساتھ رہے تھے۔ نبی ﷺ کے بعد سیدنا علی کے ہمراہ رہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ بعد میں انہیں فارس کا حکمران بھی بنایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

سہل بن بیضاء: ان کے بھائی کا نام سہیل بن بیضاء ہے۔ بیضاء ان کی والدہ محترمہ کا نام ہے۔ اور ان کے والد کا نام وہب بن ربیعہ ہے۔ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کا کھلم کھلا اعلان کیا تھا۔ بعض نے کہا: یہ مکہ مکرمہ میں اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ مشرکین کے ہمراہ بدر کی طرف آئے، چنانچہ یہ قید ہو گئے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی کہ انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرتے دیکھا ہے، پھر انہیں آزاد کر دیا گیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ کے ضمن میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

سہل بن الحظلیہ: حظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام ہے۔ بعض نے کہا: یہ ان کی اپنی والدہ کا نام ہے۔ یہ اسی کی طرف منسوب اور اسی نسبت سے معروف ہیں۔ ان کے والد کا نام الربیع بن عمرو ہے۔ یہ سہل ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت الرضوان کا شرف حاصل کیا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے اور کثرت سے (نفل) نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ ان کی صلیب اولاد نہیں تھی۔ ارض شام میں سکونت رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔

سہیل بن عمرو: القرشی، العامری، ابو جندل کے والد ہیں۔ قریش کے معززین سرداروں میں سے ہیں۔ غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں قید ہوئے۔ قریش کے بہت بڑے خطیب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کے دانت نہ نکال دوں، تاکہ یہ کبھی آپ کی بجونہ کر سکے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، ہو سکتا ہے کہ یہ کبھی کسی ایسے مقام پر جا پہنچے کہ تم بھی اس کی تعریفیں کرو۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے۔ لوگوں میں مکہ مکرمہ میں اختلاف پیدا ہو گیا اور کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو سہیل نے اس موقع پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ لوگوں کا اختلاف ختم ہوا اور سکون پیدا ہو گیا۔ طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ یرموک میں قتل ہوئے۔ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر موجود تھے ان میں سہیل بن عمرو، ابوسفیان بن حرب اور اس قسم کے قریشی بزرگ بھی تھے۔ تو سیدنا عمر کی طرف سے صہیب اور بلال جیسے بدری صحابہ کو اندر جانے کی اجازت دی گئی تو ابوسفیان نے جل کر کہا: میں نے آج کی سی رسوائی کبھی نہیں دیکھی کہ ان غلاموں کو تو اذن باریابی مل گیا اور ہم یوں ہی بیٹھے ہیں، ہماری طرف دھیان ہی نہیں کیا گیا۔ یہ سن کر سہیل نے کہا: ”لوگو! اللہ کی قسم! اس صورت حال سے میں تمہارے چہروں پر حزن و ملال کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں اس پر غصہ آیا ہے تو کسی دوسرے پر غصہ ناک ہونے کی بجائے خود اپنے اوپر غصہ کرو، ان لوگوں کو بھی دعوت اسلام دی گئی اور تمہیں بھی، ان لوگوں نے قبول اسلام میں جلدی کی اور تم سوچتے رہ گئے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ تم پر جو سبقت لے چکے ہیں وہ اس دروازے پر ملنے والی سبقت سے بھی بڑھ کر ہے اور تمہارے لیے ناگوار ہے۔ لوگو! جیسا کہ تم ملاحظہ کر رہے ہو کہ یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے، اب تم ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ان سے آگے نہیں جا سکتے۔ اب تو صرف جہاد کے مواقع ہی ہیں تم جہاد میں شریک ہوتے رہو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز

کردے۔ پھر انہوں نے اپنا کپڑا جھاڑ دیا اور جہاد کی غرض سے سرزمین شام کی طرف چلے گئے۔“ ❁ حسن کا بیان ہے کہ یہ شخص کسی قدر سمجھ دار اپنی بات میں پکا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ کون خوش نصیب ہوگا جس نے اللہ کی طرف آنے میں دیر کی اور اللہ نے اسے بہت جلد اپنے پاس بلالیا۔

سہیل بن بیضاء: القرشی، ان کے نسب کا بیان قریب ہی ان کے بھائی سہل کے تذکرے میں ہو چکا ہے۔ قدیم الاسلام تھے۔ حبشہ کی طرف دومرتبہ ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے عبد اللہ بن انیس اور انس بن مالک نے روایت حدیث کی ہے۔ ۹ھ میں غزوہ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وفات پائی۔ ان کی کوئی صلیبی اولاد نہ تھی۔

سمرہ بن جندب: الفراری، انصار کے حلیف تھے۔ رسول اللہ سے بکثرت روایت کرنے والے حفاظ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۵۹ھ کے اواخر میں بصرہ میں وفات پائی۔

سلیمان بن صدق: ان کی کنیت ابو مطرف ہے۔ بنو خزاعہ قبیلے کے فرد ہیں۔ نیک، صاحب فضل اور عبادت گزار تھے۔ مسلمانوں نے جب کوفہ کا شہر آباد کر کے وہاں سکونت رکھی تو یہ ابتدا ہی سے وہاں سکونت پذیر ہونے والے افراد میں سے ہیں۔ ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ صدق: صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

سلیمان بن بریدہ: ❁ الاسلمی، انہوں نے اپنے والد اور عمران بن حصین سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے علقمہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے۔

سلمہ بن اکوع: ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ بہت قوی بہادر اور تیز رفتار تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سلمہ بن ہشام: القرشی، المخزومی، مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ صاحب فضل نمایاں صحابہ میں سے ہیں۔ ابو جہل کے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اللہ کی راہ میں انہیں بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکہ میں قید بھی رہے۔ جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے اور کفار کے ظلم و ستم برداشت کر رہے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ میں ان کے حق میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۲ھ میں مرج الصفر کی جنگ میں قتل ہوئے۔

❁ کتاب الجہاد لابن المبارک: ۱۰۰؛ معرفة الصحابہ لأبی نعیم، ۱۳۲۵/۳، رقم: ۳۳۳۷؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵۹/۷۳؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۶۷۱/۲، وسندہ ضعیف، حسن بصری تقریباً دو سال کے تھے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، لہذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سلمہ بن صحز: الانصاری بنو بیاضی قبیلے کے فرد تھے، اس لیے البیاضی کہلاتے ہیں، بیان کیا گیا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تھا اور پھر مجامعت بھی کر بیٹھے تھے۔ اللہ کے خوف سے بکثرت رویا کرتے تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن المسیب نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری کا کہنا ہے کہ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح نہیں ہیں۔ سلمہ بن الحبحن: ان کی کنیت ابوسنان ہے۔ الحبحن کا اصل نام صحز بن عقبہ ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ ہذیل سے تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ الحبحن: میم پر پیش، ہاء پر زبر، ہاء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر، آخر میں قاف ہے۔ محدثین باء پر زبر پڑھتے ہیں۔ سلمہ بن قیس: اشجعی، ابو عاصم نے کہا: یہ اہل شام سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

سلمان الفارسی: ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اصلاً فارس کے شہر رامہر مزر کے رہنے والے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اصفہان کے قریب جی نامی بستی کے باشندے تھے۔ صحیح دین کی تلاش میں نکلے، ابتدا میں نصرانیت اختیار کی اور ان کی کتابیں پڑھیں۔ اس راہ میں آپ کو مسلسل مشقتیں برداشت کرنا پڑیں۔ بالآخر آپ کو کچھ عربوں نے پکڑ لیا اور آ کر یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ان کے مالک نے ان سے معاہدہ کیا کہ تم اس قدر مال ادا کر دو تو تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اس معاہدے میں طے کردہ مال کی ادائیگی میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ چودہ لوگوں کے ہاں پھرتے اور چکر لگاتے رہے اور آخر کار نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں پہنچ گئے۔ جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا، نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے فرمایا: سلمان ہمارے اہل بیت ہی کا ایک فرد ہے۔ اور جنت ان کی آمد کی مشتاق ہے۔ * طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے دو سو پچاس سال اور بقول بعض تین سو پچاس سال عمر پائی۔ ان میں سے اول الذکر قول زیادہ صحیح ہے۔ خود محنت کر کے کما کر کھاتے تھے اور اللہ کی راہ میں کثرت سے صدقہ کیا کرتے تھے۔ ان کے مناقب و فضائل بے شمار ہیں۔ نبی ﷺ نے بہت سی احادیث میں ان کی مدح و توصیف کی ہے۔ آپ نے ۳۵ھ میں مدائن میں وفات پائی۔ ان سے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ سلمان بن عامر: الضعی، بنو ضبہ کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ راویان حدیث صحابہ میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی صحابی ضعی نہیں ہے۔

سفینہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ یہ زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کے خدمت گار بن کر رہیں گے۔ کہا گیا ہے کہ سفینہ ان کا لقب ہے اور ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض نے ان کا نام رباح، بعض نے مہران، بعض نے رومان بھی ذکر کیا ہے۔ آپ اعراب کی اولاد میں سے ہیں۔ بعض نے کہا: آپ اہل فارس کی نسل سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک آدمی چلنے سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنی ڈھال، تلوار اور نیزہ وغیرہ آپ کو اٹھوایا اس موقع پر انہوں نے بہت سارا سامان اٹھایا ہوا

* اسنادہ ضعیف، مسند البزار (البحر الزخار) ۱۳/۱۳۹؛ مسند ابی یعلیٰ: ۶۷۷۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی،

تھا، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ”تم سفینہ (جہاز) ہو۔“ ان سے ان کے بیٹوں عبدالرحمن، محمد اور زیاد کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سالم بن معقل: ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے غلام تھے۔ فارس کے علاقے اصطر کے رہنے والے تھے۔ غلاموں میں سے صاحب علم اور کبار و افضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ قراء قرآن میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم چار آدمیوں سے قرآن کا علم حاصل کرو۔ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) ابی بن کعب، سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔“

بدری صحابی ہیں۔ ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سالم بن عبید: الاشجعی، اہل صفہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ یساف: یاء پر زبر، سین مخف اور آخر میں فاء ہے۔

سراقہ بن مالک: بن جشم، بنو کنانہ کی شاخ بنو مدح کے فرد ہیں۔ اس لیے مدحی کنانی کہلاتے ہیں، قدید کے مقام پر رہائش رکھتے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ بہترین شاعر تھے۔ ۲۴ھ میں وفات پائی۔

سفیان بن اسید: الحضرمی، الشامی، ان سے جبیر بن نفیر نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حمص کے ہاں متداول ہیں۔

اسید: ہمزہ پر زبر، اور سین کے نیچے زیر ہے۔ اکثر لوگوں نے اس کا تلفظ یہی ذکر کیا ہے۔ اس کا دوسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ اس کا تیسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر زبر، سین پر بھی زبر اور یاء کے بغیر یعنی اسد۔

سفیان بن ابی زہیر: اَرْدِشَوءَہ سے ہیں، اس لیے ازدی شنوی کہلاتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں، ان سے ابن الزبیر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ: ان کی کنیت ابو عمرو ہے، بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ صحابی ہیں، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے حاکم مقرر تھے۔

سخمرہ: ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنو ازد کے فرد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث کتاب العلم میں آئی ہے۔

سخمرہ: سین پر زبر، خاء ساکن، اور باء پر زبر ہے۔

السائب بن یزید: ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ بنو کنندہ کے فرد تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ زہری اور محمد بن یوسف نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

السائب بن خلاد: ان کی کنیت ابو سہلہ ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کے فرد تھے۔ ۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ ابن خلاد اور عطاء بن یسار نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

سوید بن قیس: ان کی کنیت ابو صفوان ہے۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ابوسیف الثقیں: نبی ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی رضاعی والدہ کے شوہر تھے، ان کا نام البراء بن اوس انصاری ہے۔ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ ان کی اہلیہ، ابراہیم کی رضاعی والدہ کا نام ام بردہ تھا۔

ابوسعید سعد بن مالک بن سنان: الانصاری، الحدری، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حفاظ حدیث اور کثیر الروایت تھے، اہل علم و فضل اور دانشور صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۷۲ھ کو وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

خدري: خاء پر پیش اور دال ساکن ہے۔

ابوسعید بن المعلى: ان کا نام الحارث بن معلى الانصاری ہے۔ انصار کے قبیلے بنو زرقہ کے فرد ہیں۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۶۴ھ میں وفات پائی۔

ابوسعید بن ابی فضالہ: انصار کے قبیلے بنو حارث کے فرد ہیں۔ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ابوسلمہ: بن عبد اللہ بن عبد الاسد قریش کی شاخ بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں۔ ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبد المطلب ہے۔ ان کی اہلیہ ام سلمہ ہیں۔ ابوسلمہ کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ قدیم الاسلام ہیں۔

ان کے قبول اسلام سے پہلے دس آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ اپنی وفات تک کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کے نام پر کنیت غالب ہے۔

ابوسفیان بن حرب: ابوسفیان بن صخر بن حرب، قریش کی شاخ بنو امیہ کے فرد ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ جاہلیت میں بھی قریش کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہی کے سپرد تھا۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ نبی ﷺ نے حنین کے مال غنیمت میں سے انہیں ایک ساونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا تھا۔ غزوہ طائف میں ان کی آنکھ زخمی ہو گئی تھی، جنگ یرموک تک یک چشم رہے۔ جنگ یرموک میں ایک پتھر ان کی دوسری آنکھ پر آگیا اور نابینا ہو گئے۔ ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۳۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابوسفیان بن الحارث: بن عبد المطلب، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں۔ دونوں کو حلیمہ بنت ابی ذویب السعدیہ نے دودھ پلایا تھا۔ بعض اہل علم نے ان کا نام مغیرہ ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا: ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا۔ ان کے ایک بھائی کا نام مغیرہ ہے۔ یہ مشہور شاعر تھا۔ ابوسفیان شروع میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو (بدگوئی) کیا کرتا تھا اور حسان بن

ثابت رضی اللہ عنہ اس کی یادہ گوئی کا جواب دیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو بہت اچھا وقت گزارا۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شرمندگی کی وجہ سے سر نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال اسلام قبول کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کے سامنے کی طرف سے آ کر وہی بات کہو جو برادران یوسف نے کہی تھی:

﴿تَاللَّهِ لَقَدْ أَثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَطِيئِينَ﴾ ❁

”اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بے شک ہم ہی قصور وار ہیں۔“

ابوسفیان نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تُزَيِّبْ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ﴾ ❁

”آج تمہیں کچھ بھی سرزنش نہیں کی جائے گی۔ اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔“

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور یہ دائرہ اسلام میں آ گئے۔ ❁

یہ حج کرنے گئے تھے۔ جب حجاج نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر پر ایک مروڑی سی تھی اس نے اس کو کاٹ ڈالا تو اسی وجہ سے بیمار پڑ گئے، تا آنکہ حج سے واپسی پر مدینہ آتے ہوئے ۲۰ھ میں فوت ہو گئے اور عقیل بن ابی طالب کے گھر میں مدفون ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

ابو اسحٰح: ان کا نام ایاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، بعض نے کہا: آپ کے غلام تھے۔ کنیت سے شہرت پائی۔

ایاد: ہمزہ کے نیچے زیر، یا مخفف اور آخر میں دال ہے۔ ان کے مقام وفات کا علم نہیں ہو سکا۔

ابوسہلہ: ان کا نام السائب بن خلد ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

فصل

تابعین

سعید بن المسیب: ❁ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ قریش کے قبیلے بنو مخزوم سے ہیں، مدنی ہیں۔ سیدنا عمر کی خلافت کے دو سال گزر چکے تھے کہ ان کی ولادت ہوئی۔ سیدنا تابعین ہیں۔ فقہ، حدیث، زہد، عبادت، ورع تمام صفات سے متصف تھے۔ علمی طور پر از حد نمایاں اور ممتاز تھے۔ بالخصوص مرویات ابی ہریرہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلوں کی بابت سب سے زیادہ معلومات رکھتے تھے۔ بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے سماع کر کے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں طلب علم کے لیے پوری زمین پر پھرا، مجھے ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں مل سکا۔ ابن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے چالیس حج کیے ۹۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

❁ ۱۲ / یوسف: ۹۱۔ ❁ ۱۲ / یوسف: ۹۲۔

❁ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۴ / ۱۶۷۴؛ الاصابہ لابن حجر، ۴ / ۱۲ بدون السنند۔ ❁ الامام، ثقہ، حجت، فقیہ، رفیع الذکر

راس فی العلم والعمل جیسے القاب سے ملقب ہیں۔ سبحان اللہ، دیکھیے التقریب: ۲۳۹۶؛ الکاشف: ۱۹۶۰ وغیرہ۔

سعید بن عبدالعزیز: ❁ التوتونی، الدمشقی۔ اوزاعی کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اہل شام میں فقہ کی حیثیت سے معروف رہے۔ احمد کا بیان ہے کہ سرزمین شام میں کسی کے پاس اوزاعی اور سعید سے زیادہ صحیح احادیث نہیں ہیں۔ میرے نزدیک یہ اور اوزاعی علمی طور پر برابر ہیں۔ سعید بن عبدالعزیز بہت زیادہ روتے رہتے تھے۔ ان سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔ امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ انہوں نے مکحول وزہری سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ثوری روایت حدیث کرتے ہیں۔ ۶۷ھ میں ستر سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

سعید بن ابی الحسن: ❁ ابو الحسن کا نام یسار ہے۔ بصری تابعی ہیں، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قتادہ اور عوف نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۰۹ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

سعید بن الحارث: ❁ بن المعلی الانصاری الحجازی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن عمر، ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سعید بن ابی ہند: ❁ سرہ کے غلام تھے۔ ابو موسیٰ، ابو ہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی نے روایت حدیث کی ہے، مشہور ثقہ راوی ہیں۔

سعید بن جبیر: ❁ الاسدی، الکوفی، مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے سماع و روایت حدیث کی ہے۔ انہیں حجاج بن یوسف نے ماہ شعبان ۹۵ھ میں شہید کر دیا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۹ برس تھی۔ اس کے بعد جلد ہی ماہ رمضان میں اور بعض کے بقول ماہ شوال میں اور بعض کے بقول اس سے چھ ماہ بعد ہی حجاج فوت ہو گیا۔ سعید بن جبیر کو قتل کرنے کے بعد حجاج دوسرے کسی شخص کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکا۔

حجاج نے سعید بن جبیر سے کہا تھا کہ میں تمہیں قتل کر کے رہوں گا تم اپنے لیے کس طرح قتل ہونا پسند کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: حجاج! تم مجھے اس طرح قتل کرو جس طرح تم اپنا قتل ہونا پسند کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! تم مجھے قتل کرو گے تو میں بھی تمہیں آخرت میں اسی طرح قتل کروں گا۔ حجاج بولا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں اور تم سے درگزر کروں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ معافی اللہ کی طرف سے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری طرف سے درگزر کی ضرورت نہیں۔ مجھے قتل کرنے کے بعد تمہاری براءت نہ ہوگی اور نہ کوئی معذرت قبول ہوگی، آپ کی یہ باتیں سن کر حجاج نے کہا: انہیں لے جا کر قتل کر دو۔ آپ جب دروازے سے نکلنے لگے تو مسکرا دیئے۔ حجاج کو اس کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا: انہیں واپس لاؤ۔ واپس لایا گیا تو اس نے دریافت کیا: آپ کیوں مسکرائے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ تم اللہ کے مقابلے میں کس قدر جبری ہو اور اللہ تمہارے کرتوت دیکھنے کے باوجود برداشت کر رہا ہے۔ چنانچہ حجاج نے چڑا بچھانے کا حکم دیا۔ چڑا بچھا دیا گیا تو حجاج نے کہا کہ اب انہیں قتل کر دو۔ آپ نے زبان سے کہا:

❁ ثقہ امام ہیں۔ التقرب: ۲۳۵۸۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۲۸۴۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۲۸۰۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۴۰۹۔ ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں۔ التقرب: ۲۲۷۸۔

﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ ❁

”میں ہر ایک سے بے گانہ اور اللہ کی طرف یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔“
یہ سن کر حجاج نے کہا کہ ان کا چہرہ قبلہ سے دوسری طرف پھیر دو، تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿فَايِنَمَا تَوَلَّوْا فَثُمَّ وَجْهَ اللَّهِ ط﴾ ❁

”تم جس طرف بھی رخ کرو، اللہ ادھر ہی ہے۔“

اس کے بعد حجاج نے کہا کہ ان کا رخ زمین کی طرف کر دو، تو سعید بن جبیر نے یہ آیت پڑھی:

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾ ❁

”ہم نے تمہیں اسی سے پیدا کیا، اور ہم تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور ہم تمہیں ایک مرتبہ پھر اسی سے نکالیں گے۔“

حجاج غصے سے تلملاتے ہوئے بولا: انہیں جلدی سے ذبح کر دو، تو سعید بن جبیر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اور اسی گواہی کی بنیاد پر میں قیامت کے دن تمہارے بالمقابل آؤں گا کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تم میری بات یاد رکھو، تا آنکہ قیامت کے دن تمہاری مجھ سے ملاقات ہو۔ بعد ازاں سعید بن جبیر نے دعا کی کہ یا اللہ! اسے میرے بعد کسی اور کو قتل کرنے کی توفیق نہ دینا۔ چنانچہ انہیں اس چمڑے کے اوپر ذبح کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج اس وقت کے بعد صرف پندرہ دن زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں کھانے کی کوئی تکلیف ہوئی، اس نے طیب کو بلوایا، تاکہ اس کا معائنہ کرے۔ اس نے باسی گوشت منگوا کر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کے حلق میں لٹکا کر کچھ دیر اسی طرح رہنے دیا، کچھ دیر بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ وہ اس بیماری سے شفا یاب نہ ہو سکے گا۔ وہ بقیہ زندگی میں چیخ چیخ کر کہا کرتا تھا، سعید بن جبیر کو کیا ہے، میں جب بھی سونے لگتا ہوں تو وہ آ کر میرا پاؤں پکڑ لیتا ہے۔ ❁ سعید بن جبیر کو عراق کے شہر واسط میں دفن کیا گیا۔ ان کی قبر وہاں معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ ❁

[سعد] بن ابراہیم: ❁ بن عبد الرحمن بن عوف، زہری، القرشی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ مدینہ منورہ کے نمایاں اہل علم اور تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ ۲۷ سال کی عمر میں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔
[سعد] بن ہشام: ❁ الانصاری، جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع حدیث کیا اور ان سے الحسن نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

❁ ۶/ الانعام: ۷۹۔ ❁ ۲/ البقرہ: ۱۱۵۔ ❁ ۲۰/ طہ: ۵۵۔ ❁ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حکایت کے بارے میں فرمایا: ”ہذہ حکایۃ منکرۃ، غیر صحیحۃ“ سیر اعلام النبلاء، ۴/ ۳۳۲۔ ❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، ومسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ومسجد الاقصی)) [صحیح بخاری: ۱۱۸۹] لہذا کسی خاص قبر کے لیے شدر حال کرنا، اس حدیث کی روشنی میں ناجائز و حرام ہے۔ ❁ ثقہ، فاضل اور عابد ہیں۔ التقریب: ۲۲۲۷۔ تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے ”سعید بن ابراہیم“ چھپا ہے۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۲۵۸۔ تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے ”سعید بن ہشام“ چھپا ہے۔

سفیان بن دینار: ✽ اتمار (کھجور فروش) اہل کوفہ میں سے ہیں، انہوں نے سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے اور ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی۔

سفیان ثوری: ✽ سفیان بن سعید ثوری، کوئی مسلمانوں کے امام اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔ اپنے دور میں فقہ اور اجتہاد، حدیث، زہد، عبادت، پرہیزگاری اور ثقاہت کی صفات میں نمایاں تھے۔ علم الحدیث اور دیگر علوم و فنون میں ان پر علم کی انتہا تھی۔ ان کی دیانت، زہد، ورع، اور ثقاہت پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اس میں ان کے مابین کچھ اختلاف نہیں۔ آپ ایک مجتہد امام اور دین اسلام کے رکن اور ستون تھے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبد الملک کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے عمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ اور فضیل بن عیاض کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سفیان بن عیینہ: ✽ بنو ہلال کے غلام ہونے کی وجہ سے الہلالی کہلاتے ہیں۔ ۱۰۷ھ کے ماہ شعبان کے نصف میں کوفہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ ایک امام، عالم، پختہ صاحب علم، حجت، زہاد اور پرہیزگار تھے۔ آپ سے مروی احادیث کی صحت پر اجماع ہے۔ آپ نے زہری اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے اعش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز میں سے علم ختم ہو گیا ہوتا۔ آپ یکم رجب ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے اور حجون کے مقام پر آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سلیمان بن حرب: ✽ البصری، مکہ مکرمہ کے قاضی تھے۔ بصرہ کے نمایاں اہل علم میں سے ہیں۔ ابو حاتم کا بیان ہے کہ وہ ائمہ دین میں سے ایک امام ہیں۔ ان سے مروی دس ہزار کے قریب احادیث معروف و متداول ہیں، میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی، میں بغداد میں ان کی ایک علمی محفل میں شریک ہوا تو شرکاء محفل کی تعداد کا تخمینہ چالیس ہزار لگا گیا۔ آپ کی ولادت ماہ صفر ۱۴۰ھ میں ہوئی اور طلب حدیث کے لیے ۱۵۸ھ میں تشریف لے گئے۔ ۱۹ سال حماد بن سلمہ کی خدمت میں گزارے، ان سے احمد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سلیمان بن ابی مسلم: ✽ الاحول، الہکی۔ ابن کحج کے ماموں ہیں، تابعی ہیں، ثقہ اہل حجاز اور ان کے ائمہ میں سے ہیں۔ طاؤس اور ابو سلمہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے ابن عیینہ، ابن جریج اور شعبہ نے روایت حدیث کی۔

سلیمان بن ابی حشمہ: ✽ القرشی، العدوی، مسلمانوں کے صالح اور صاحب علم و فضل حضرات میں سے ہیں۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے فرزند ابو بکر نے روایت حدیث کی ہے۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۴۳۹؛ الکاشف: ۱۹۹۲۔ آپ ثقہ، حافظ، فقیہ، عابد، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب:

۲۴۴۵۔ آپ ثقہ، حافظ، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۲۴۵۱۔

✽ ثقہ، امام اور حافظ تھے۔ التقریب: ۲۵۴۵۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۶۰۸۔ مجہول الحال ہے۔

سلیمان بن مولیٰ میمونہ: ❁ یہ سلیمان بن یسار معروف تابعی نہیں ہیں۔

سلیمان بن عامر: ❁ الکندی، مرو کے باشندے تھے۔ انہوں نے ربیع بن انس سے اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

سلیمان بن ابی عبداللہ: ❁ تابعی ہیں۔ انہوں نے مہاجر بن صحابہ کو پایا، سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے ان سے مروی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

سلیمان بن یسار: ❁ ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ان کے بھائی عطاء بن یسار اہل مدینہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، آپ ایک فقیہ، صاحب علم، عابد، پرہیزگار اور علم میں حجت تھے۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔

سالم بن عبداللہ: ❁ بن عمر بن خطاب، ابو عمرو، القرشی، العدوی، المدنی، مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ہیں۔ کبار تابعین علماء ثقافت میں سے ہیں، مدینہ منورہ میں ۱۰۶ھ کو فوت ہوئے۔

سالم بن ابی الجعد: ❁ ابو الجعد کا نام رافع ہے، کوفی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ ابن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے منصور اور اعمش نے روایت کی ہے۔ ۹۷ھ میں فوت ہوئے۔

سیار بن سلامہ: ❁ ان کی کنیت ابوالمہمال ہے، بصری تلمیذ ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

سماک بن حرب: ❁ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور زائدہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے دوسو کے قریب احادیث مروی ہیں، ثقہ ہیں۔ آخر عمر میں ان کا حافظ خراب ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ وغیرہ نے انہیں حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ھ میں فوت ہوئے۔

سوید بن وہب: ❁ آپ ابن عجلان کے شیخ ہیں۔

ابو السائب: ❁ ہشام بن زہرہ کے غلام ہیں۔ تابعی ہیں۔ ابو ہریرہ، ابوسعید، اور مغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے علاء بن عبدالرحمن نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوسلمہ: ❁ اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت حدیث کرتے ہیں، قریش کے قبیلہ بنو زہرہ کے فرد ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ نمایاں اور مشہور تابعین میں سے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کنیت ہی

❁ اس کے حالات نہیں ملے۔ واللہ اعلم۔ ❁ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقرب: ۲۵۷۶؛ الجرح والتعديل، ۱۳۳/۴۔

❁ مجہول الحال ہے۔ ❁ ثقہ، فاضل اور فقیہ ہیں۔ التقرب: ۲۶۱۹۔ ❁ عابد، فاضل، ثقہ اور ثبت ہیں۔ التقرب: ۲۱۷۶۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۱۷۰۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۲۷۱۵۔ ❁ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقرب: ۲۶۲۴؛ الکاشف:

۲۱۳۴۔ ❁ مجہول ہے۔ التقرب: ۲۷۰۱؛ الکاشف: ۲۱۹۶۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۸۱۱۳۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۸۱۴۲۔

ان کا نام ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر اور شعبی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بمر ۲۷ سال وفات پائی۔

ابو سوره: * اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور اس سے واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر الطائی نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا: ابو سوره منکر الحدیث ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا: قدیم الاسلام ہیں۔ اپنے چچا زاد سکران بن عمرو کی زوجیت میں تھیں، اس کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد کرنے سے پہلے ان پر دخول کیا تھا۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ عمر سیدہ ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: ایسا نہ کریں اور انہوں نے اپنی باری ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے مقرر کر دی۔ ☆ چنانچہ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنا ارادہ ترک کر لیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۵۴ھ کو ہوئی۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قبل ابو سلمہ کی زوجیت میں تھیں۔ ۳ یا ۴ھ میں ان کی وفات کے بعد اسی سال کے ماہ شوال میں نبی ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔ ان سے ابن عباس، عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی اپنی دختر زینب اور بیٹے عمر اور ابن المسیب وغیرہ بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا: بنت ملحان، ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام سہلہ، بعض نے رملہ، بعض نے ملیکہ، بعض نے نعمیہ، اور بعض نے رمیصاء لکھا ہے۔ انس بن مالک کے والد مالک بن النضر نے ان سے نکاح کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں سیدنا انس کی ولادت ہوئی۔ بعد ازاں وہ شرک ہی کی حالت میں قتل ہوا اور یہ مسلمان ہو گئیں تو ابو طلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا، وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ام سلیم نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں تم سے نکاح کرتی ہوں اور تمہارے اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے میں مہر نہیں لوں گی۔ چنانچہ ابو طلحہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ * ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن اور اس کے بعد حاء ہے۔

* ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۱۵۴؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۹۸۶؛ علل الترمذی: ۱/۱۱۵۔

☆ سنن الترمذی کی جس روایت میں طلاق دینے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے، البتہ باری والی بات صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

* سنن النسائی: ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، حدیث صحیح۔

سُبَيْعہ: بنت الحارث، بنو اسلم قبیلے سے ہیں۔ سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھیں۔ حجۃ الوداع کے سال اسی موقع پر وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ سُبَیْمَہ بنت عمیر: مَزن قبیلے سے ہیں، رکانہ بن عبد یزید کی اہلیہ تھیں۔ طلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ سُبَیْمَہ: سین پر پیش اور ہاء پر زبر ہے۔

سُلا مہ بنت الحر: بنو ازد قبیلے کی فرد ہیں۔ انہیں فزار یہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کا خاندان بنو فزارہ میں سے تھا۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ الحر، (آزاد) العبد (غلام) کا متضاد ہے۔

سلمی: ان کی کنیت ام رافع ہے۔ ان کے شوہر ابو رافع ہیں، صحابیہ خاتون ہیں۔ ان سے ان کے فرزند عبید اللہ بن علی نے احادیث روایت کی ہیں۔ نبی ﷺ کے فرزند ابراہیم کی ولادت کے وقت یہی دایہ تھیں اور سیدہ فاطمہ الزہراء کو ان کی وفات پر اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الشین

شَداد بن اوس: انصاری، ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے، حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ بیت المقدس میں سکونت پذیر ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ۵۷ سال کی عمر میں ۵۸ھ کو سرزمین شام ہی میں ان کی وفات ہوئی۔ عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ شداد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حلم کی صفات سے بہت زیادہ نوازا گیا تھا۔

شرح بن ہانی: ان کی کنیت ابو المقدام ہے۔ بنو الحارث میں سے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کو پایا ہے۔ نبی ﷺ نے ان کے والد ہانی بن یزید کو ان ہی کی نسبت سے ابو شرع کی کنیت سے نوازتے ہوئے فرمایا: ”تم ابو شرع ہو۔“ شرح، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے المقدام نے روایت حدیث کی ہے۔

شُرَید بن سُوید: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضرموت کے باشندے ہیں۔ ان کا شمار بقول بعض بنو ثقیف میں اور بقول بعض اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

شکل بن حمید: بنو عیس کے فرد ہیں، اس لیے العیسیٰ کہلاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے خثیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے کسی بھی فرد نے ان سے روایت نہیں کی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ شکل: شین اور کاف دونوں پر زبر اور آخر میں لام ہے۔ خثیر، شتر کی تصغیر ہے۔

شریک بن سحماء: سحماء، یہ شریک کی والدہ کا نام ہے اور انہیں اسی نام سے شہرت ہوئی ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن مغیث

ہے، ان کا تذکرہ کتاب اللعان میں ہوا ہے۔ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتے ہوئے جس مرد کا نام لیا تھا وہ یہی شریک ہے اور اسی تہمت کے نتیجے میں ہلال اور اس کی بیوی کے مابین لعان ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ غزوہ احد میں شرکت کی سعادت حاصل کی تھی۔

عبدہ: عین اور باء پر زبر ہے۔ بعض نے باء کو ساکن بھی پڑھا ہے۔

شبرمہ: شین پر پیش، باء ساکن اور راء پر بھی پیش ہے۔ صحابی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کوئی نسبت معروف نہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حج کے بارے میں ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے ﷺ کی حیات میں ہی ان کی وفات ہو گئی تھی۔ ابو شریح: ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔ نوکعب کی شاخ بنی عدی کے قبیلے بنو خزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ اور ۶۸ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

فصل

تابعین

شقیق بن سلمہ: ان کی کنیت ابو وائل ہے۔ بنو اسد قبیلے سے ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا، تاہم آپ سے سماع نہیں کر سکے، ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت سے قبل میری عمر دس برس تھی اور میں دیہات میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ انہوں نے عمر بن خطاب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے بہت سے صحابہ کرام سے روایت حدیث کی ہے، کثیر الحدیث ہیں۔ ثقہ اور حجت ہیں۔ حجاج کے دور میں اور بقول بعض ۹۹ھ میں وفات پائی۔

شریق الہوزنی: تابعی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ازہر الحرازی نے روایت حدیث کی ہے۔

شریک بن شہاب: الحارثی، البصری، ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابو ہریرہ سلمی سے اور ان سے ازرق بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔ زیادہ مشہور نہیں ہیں۔

شریح بن عبید: الحضرمی، انہوں نے ابو امامہ اور جبیر بن نفیر سے اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح نے روایت حدیث کی ہے۔

۱ دیکھئے اسد الغابۃ، ۲/ ۶۰۸۔

۲ دیکھئے سنن ابی داؤد: ۱۸۱۱؛ سنن ابن ماجہ: ۲۹۰۳ و سندہ ضعیف، قتادہ مدلس ہیں۔

۳ ثقہ حضم ہیں۔ التقریب: ۲۸۱۶۔

۴ مجہول الحال ہے۔ میزان الاعتدال، ۲/ ۳۶۹۱۔

۵ مجہول الحال ہے۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۷۷۵۔

ابو الشعثاء: * سلیم بن الاسود، الحاربی، الکوئی، مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں، حجاج کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔
 شععی: * ان کا نام عامر بن شراحیل ہے، کوئی ہیں۔ نمایاں اور ممتاز لوگوں میں سے ہیں۔ سیدنا عمر کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سارے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرام کو پایا ہے، نیز میں نے جو چیز بھی کاغذ پر لکھی یا کوئی حدیث سنی وہ سب مجھے حفظ (یاد) ہیں۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں اور شععی اپنے دور میں اور ثوری اپنے عہد میں نمایاں اور منفرد تھے۔ * زہری کا بیان ہے کہ صحیح اہل علم تو صرف چار اشخاص ہیں: ”مدینہ منورہ میں ابن المسیب، کوفہ میں شععی، بصرہ میں حسن اور شام میں مکحول۔“ * ۸۲ سال کی عمر میں ۱۰۴ھ کو وفات پائی۔

ابن شہاب: زہری، ان کا تذکرہ حرف زاء کے تحت گزر چکا ہے۔

شیبہ بن ربیعہ: بن عبد شمس بن عبد مناف، اسے سیدنا علی بن ابی طالب نے غزوہ بدر میں قتل کیا تھا۔

فصل

صحابیات

الشفاء بنت عبد اللہ: قریش کی ایک شاخ بنو عدی سے تھیں۔ احمد بن صالح مصری کا بیان ہے کہ ان کا اصل نام لیلیٰ، اور شفاء ان کا لقب ہے جو ان کے نام پر غالب آ گیا ہے۔ انہوں نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔ عقل مند، اور علم والی خواتین میں سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے گھر قبولہ فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مخصوص بستر اور چادر تیار کر رکھی تھی۔ جس میں آپ سویا کرتے تھے۔

الشفاء: شین کے نیچے زیر اس کے بعد فاء اور پھر مد ہے۔

ام شریک، غزویہ: یہ دودان کی دختر ہیں۔ دال پر پیش، قریش کی شاخ بنو عامر میں سے ہیں۔ صحابیہ ہیں۔
 ام شریک الانصاریہ: یہ وہ انصاری خاتون ہیں جن کا تذکرہ عدت کے ضمن میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا تھا: ”تم ام شریک کے گھر میں عدت گزار لو۔“ *

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو جس ام شریک کے ہاں عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ یہ نہیں بلکہ اول الذکر ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں، کیونکہ وہ تو بنی لوی بن غالب کے خاندان کی خاتون ہیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ فاطمہ بنت قیس والی حدیث کی بعض روایات میں یہ صراحت بھی آئی ہے کہ ام شریک ایک صاحب ثروت انصاری خاتون ہیں۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۵۲۴۔ * ثقہ، مشہور، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ۳۰۹۲۔

* جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/۶۲۵؛ تہذیب الاسماء واللغات للنووی، ۱/۲۲۲، بدون السند۔

* تاریخ بغداد، ۱۴۳/۱۴۳؛ وسندہ صحیح؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۵/۳۵۴؛ حلیۃ الاولیاء، ۵/۱۷۸۔

* صحیح مسلم: ۳۶/۱۴۸۰؛ سنن ابی داؤد: ۲۲۸۴؛ سنن الترمذی: ۱۱۳۵۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الصاد

صفوان بن عسال: بنومراد قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے المرادی کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عسال: عین پر زبر، سین مشدداور اس کے بعد لام ہے۔

صفوان بن معطل: ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوہ خندق اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہی وہ مشہور صحابی ہیں جن کے بارے میں واقعہ اُفک میں نامناسب باتیں کہی گئیں۔ انتہائی پارسا شخص تھے۔ صاحب فضل اور بہادر تھے۔ ۱۰ھ کو غزوہ ارمینہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔

صفوان بن امیہ: بن خلف الجمحی، القرشی، فتح مکہ کے دن جان بچا کر فرار ہو گئے تو عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے امان طلب کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں امان دے دی اور آپ نے بطور علامت ان دونوں کو اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی۔ وہب نے جا کر ان سے ملاقات کی اور انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ یہ واپس آ کر نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: وہب بن عمیر کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے اس شرط پر امان دی ہے کہ میں دو ماہ چلتا رہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو وہب، سواری سے نیچے تو آؤ۔ یہ بولے جب تک آپ صراحت سے نہ فرمائیں، نہیں اتروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم چار ماہ چلتے رہو۔“ تب یہ سواری سے نیچے اترے۔ اور آپ کی معیت میں حنین کی طرف گئے۔ غزوہ طائف میں کفر کی حالت میں شامل ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے بہت سا مال عنایت فرمایا تھا، تو صفوان نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایسی سخاوت کوئی نبی ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اس دن دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ مکہ میں مقیم رہے، بعد ازاں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ٹھہرے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”مکہ فتح ہو جانے کے بعد اب وہاں سے ہجرت نہیں کی جاسکتی۔“ صفوان قبل از اسلام بھی معززین قریش میں سے تھے۔ ان کی اہلیہ ان سے ایک ماہ قبل اسلام لے آئی تھیں۔ جب صفوان نے بھی اسلام قبول کر لیا تو دونوں کا سابقہ نکاح بحال رکھا گیا۔ صفوان نے مکہ مکرمہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ مکہ میں اسلام پر بخوبی عمل پیرا رہے۔ زبان کے لحاظ سے قریش کے فصیح ترین لوگوں میں سے تھے۔

صحیح بن وداعہ: الغامدی یہ بنو ازد کے عمرو بن عبداللہ بن کعب کی اولاد میں سے ہیں۔ طائف میں مقیم رہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

صحیح بن حرب: ان کی کنیت ابوسفیان ہے، قریشی ہیں اور معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ قبل ازیں بہرہ سین میں گزر چکا ہے۔

صہیب بن سنان: ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ عبد اللہ بن جدعان تیمی کے غلام تھے۔ ان کے مکانات دجلہ و فرات کے مابین سر زمین موصل میں تھے۔ رومیوں نے ان کے علاقوں پر حملہ کر دیا اور انہیں اسیر بنا لیا۔ یہ ابھی کم سن ہی تھے، چنانچہ یہ روم میں جا کر بڑے ہوئے۔ بنو کلب کے لوگ انہیں وہاں سے خرید کر مکہ مکرمہ لے آئے۔ ان سے انہیں عبد اللہ بن جدعان نے خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کی وفات تک یہ اس کے پاس ہی رہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رومیوں کے ہاں جب یہ بڑے اور باشعور ہوئے تو وہاں سے بھاگ کر مکہ مکرمہ آ گئے، عبد اللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور مکہ میں آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا۔ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم کو اپنا مرکز تبلیغ بنایا ہوا تھا اور آپ پر تیس سے کچھ زائد لوگ ایمان لائے تھے۔

صہیب ان لوگوں میں سے تھے جنہیں مکہ میں اسلام لانے کی پاداش میں کمزور سمجھ کر اذیت کا نشانہ بنایا جاتا تھا، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے، اس پر قرآن کریم کی آیت مبارکہ:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ط﴾ ❁

”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو بیچ دیتے ہیں۔“ نازل ہوئی تھی۔ ❁

بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

جدعان: جیم پر پیش، اس کے بعد دال ساکن، پھر عین ہے۔

الصعب بن جثامہ: بنو لیث کے فرد ہیں۔ حجاز میں ودان اور ابواء میں رہتے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ جثامہ: جیم پر زبر اور ثاء پر تشدید ہے۔

الصنا بکی: صاد پر پیش، نون مخفف اور پھر باء اور حاء ہے۔ یہ صنابچی بن زاہر بن عامر کی طرف نسبت ہے، یہ بنو مراد کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبد اللہ ہے۔ ان کا تذکرہ بہرہ عین میں آئے گا۔

ابوصرمہ: مالک بن قیس المازنی، بعض نے ان کا نام قیس بن مالک اور بعض نے قیس بن صرمہ بیان کیا ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ صرمہ: صاد کے نیچے زیر اور راء ساکن ہے۔

فصل

تابعین

صالح بن خوات: ❁ الانصاری، المدنی، مشہور تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سہیل بن ابی شممہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے یزید بن رومان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ خوات: خاء پر زبر، واؤ پر تشدید اور آخر میں تاء ہے۔

صالح بن درہم: ❁ الباہلی، آپ ابو ہریرہ اور سمیرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے شعبہ اور قطان نے روایت حدیث کی ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔

صالح بن حسان: ❁ [الضری] کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ یہ ابن المسیب اور عروہ سے اور اس سے ابو عاصم اور الحفزی نے روایت حدیث کی ہے۔ اسے بہت سے اہل علم نے روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا اور امام بخاری نے ”منکر الحدیث“ کہا ہے۔ صحیح بن عبد اللہ: ❁ بن بریدہ، یہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا، یعنی اپنے والد اور عکرمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے جاج بن حسان اور عبد اللہ بن ثابت نے روایت حدیث کی ہے۔

صفوان بن سلیم: ❁ الزہری، حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے غلام ہیں۔ اہل مدینہ میں سے جلیل القدر مشہور تابعی ہیں۔ انس بن مالک اور بہت سے تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے چالیس برس تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ کثرتِ جود کی وجہ سے ان کی پیشانی پر سوراخ (زخم) ہو گئے تھے۔ حکام کے تحائف قبول نہیں کرتے تھے، ان کے مناقب بہت ہیں۔ ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوصالح: ❁ آپ کا نام ذکوان ہے۔ تیل اور گھی کی تجارت کرتے تھے، اس لیے السمان اور الزیات کہلاتے ہیں، آپ یہ چیزیں کوفہ لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ کثیر الحدیث، واسع الروایۃ، جلیل القدر اور مشہور شخصیت ہیں۔ آپ نے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سہیل اور اعمش نے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا: ہارون بن عمران رضی اللہ عنہما کی نسل بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ کنانہ بن ابی

❁ ثقہ ہیں، التقرب: ۲۸۵۲۔ ثقہ ہیں، التقرب: ۲۸۸۸۔ متروک، ضعیف ہے۔ التقرب: ۲۸۴۹؛ الکاشف: ۲۳۲۹۔

تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے ”صالح بن حسان مدنی“ چھپا ہے، جبکہ صحیح الضری ہے۔ ❁ مجہول الحال ہے۔

❁ ثقہ، مفتی اور عابد تھے۔ التقرب: ۲۹۳۳۔ ثقہ، ثبت ہیں، التقرب: ۱۸۴۱۔

الحقیق کی زوجیت میں تھیں۔ وہ محرم ۷ھ میں غزوہ خیبر میں مارا گیا تھا اور آپ اسیر ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آ گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنے لیے منتخب کر لیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ غنیمت کی تقسیم میں آپ دجیہ بن خلیفہ کلبی کے حصے میں آئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے سات غلاموں کے عوض آپ کو ان سے خرید لیا تھا۔ آپ نے اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ آپ کی آزادی ہی آپ کے لیے مہر قرار پائی۔ ۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ سے انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

حی: حاء پر پیش، پہلی یا پرز بر اور دوسری یا مشد د ہے۔

اخطب: ہمزہ پرز بر، حاء ساکن، طاء پرز بر اور آخر میں باء ہے۔

صفیہ بنت عبدالمطلب: نبی ﷺ کی پھوپھی محترمہ ہیں، قبل از اسلام حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد نے آپ سے نکاح کیا۔ ان سے زبیر بن العوام کو جنم دیا۔ طویل عمر پائی اور نبی ہجری میں سیدنا فاروق اعظم کے دور خلافت میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۳ برس تھی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

صفیہ بنت ابی عبید: ثقفیہ، مختار بن ابی عبید کی ہمشیرہ اور عبداللہ بن عمر کی اہلیہ ہیں۔ نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں اور آپ سے سماع حدیث بھی کیا، البتہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

لیکن آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے نافع مولیٰ ابن عمر نے روایت حدیث کی ہے۔

صفیہ بنت شیبہ: الحنفی، آپ سے میمون بن مهران وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔

الصماء بنت لیسر: المازنیہ، صحابیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ صماء آپ کا لقب ہے اور اصل نام بھیمہ ہے۔ آپ سے آپ کے بھائی عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الضاد

ضاد بن ثعلبہ: الازدی، از دشنوۃ قبیلے کے فرد تھے۔ قبل از اسلام بھی نبی ﷺ کے دوست تھے۔ لوگوں کا علاج معالجہ اور دم بھی کیا کرتے تھے۔ علم کے متلاشی رہتے تھے۔ آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جب نبی ﷺ نے ان کے سامنے کلام اللہ کی تلاوت کی تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ کے یہ الفاظ سمندر کی گہرائی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ باب علامات نبوت میں

❁ یہ ثقہ ہیں، لیکن ان کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے المراسیل لأبی زرعة اور التقریب: ۸۶۲۳۔

❁ راجح یہی ہے کہ یہ صحابیہ ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۸۶۲۲، مراسیل ابی زرعة اور صحیح بخاری: ۱۳۴۹، وغیرہ۔

ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔

ضداد: ضداد کے نیچے زیور اور میم مخفف ہے۔ شبنو: شبن پر زبر، نون پر پیش، واو ساکن اور ہمزہ پر زبر ہے۔

ضحاک بن سفیان: الکلابی، العامری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے، نجد میں جاتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کے مسلمان افراد پر حاکم (نگران) مقرر فرمایا تھا۔ آپ سے ابن المسیب اور حسن بصری نے روایت حدیث کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس قدر شجاع تھے کہ آپ کو ایک سو گھڑ سواروں کے برابر قرار دیا جاتا تھا۔ تلوار لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے آپ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔

فصل

تابعین

ضحاک بن فیروز: الدیلی، تابعی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ قبل ازیں بہرہ دال میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

ضرار بن صرد: * اس کی کنیت ابو نعیم ہے، کوفی ہے، الطحان لقب ہے۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اور اس سے علی بن المنذر نے روایت حدیث کی ہے۔ نعیم: نون پر پیش اور عین پر زبر ہے۔ ضرار: ضا کے نیچے زیور پہلی راء مخفف ہے۔ صرد صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الطاء

طلحہ بن عبید اللہ: آپ کی کنیت ابو محمد ہے، قریش میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ نے اکٹھے جنت کی خوش خبری دی تھی۔ اصطلاح میں ان صحابہ کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بدر کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور سعید بن زید کو قریش کے اس قافلے کی خبر لینے کے لیے بھیجا تھا، جو ابوسفیان بن حرب کی زیر قیادت آ رہا تھا، یہ دونوں حضرات اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے بعد بدر کے دن مسلمانوں سے آن ملے۔ آپ نے غزوہ احد میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور آپ کی طرف آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھ مبارک سے روکا۔ آپ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور اس دن آپ کو چوبیس زخم آئے۔ بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس دن آپ کو نیزوں، تلواروں اور تیروں کے پچھتر (۷۵) زخم آئے تھے۔

آپ کا رنگ گندمی تھا، جسم پر بال بکثرت تھے جو نہ تو سخت گھونگریا لے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ حسین و جمیل تھے۔ جنگ جمل میں بیس جمادی الآخرہ ۳۰ھ کو جمعرات کے دن شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن کیے گئے۔

اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

* متروک الحدیث ہے۔ الکامل لابن عدی، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لابن شاہین: ۱/۱۳۳؛ الضعفاء والمترکون للنسائی: ۳۱۰۔

طلحہ بن البراء: الانصاری، یہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں کہ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ دعا کی: یا اللہ! طلحہ سے ملے تو ہنس کر ملنا اور وہ بھی تیری طرف دیکھ کر ہنسے۔ * ان کا شمار اہل جہاد میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وحوح نے روایت حدیث کی ہے۔

طلق بن علی: ان کی کنیت ابوعلی ہے اور نسبت الحنفی الیمامی ہے۔ انہیں طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت حدیث کی ہے۔

طارق بن شہاب: الجلی، الکوئی، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انہوں نے قبل از اسلام کا دور بھی پایا اور نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، البتہ نبی ﷺ سے سماع کا موقع بہت ہی کم ملا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگوں میں شریک ہوئے۔ ۸۲ھ میں ۳۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

طارق بن سوید: صحابی ہیں۔ بیان النحر میں ان سے مروی حدیث بیان ہوئی ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل نے روایت حدیث کی ہے۔

طفیل بن عمرو: الدوسی مکی دور میں آ کر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کی تصدیق کر کے اپنے وطن لوٹ گئے۔ جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہ دوبارہ آئے اور آپ کی اپنی قوم کے لوگوں کے مسلمان ہونے کی خبر دی۔ نبی ﷺ کی وفات تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ آپ سے جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل جہاد میں ہوتا ہے۔ ابو الطفیل: عامر بن وائل لیشی، کنانی، ان کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری آٹھ سال پائے۔ ۱۰۲ھ میں [اور جمہور کے نزدیک ۱۱۰ ہجری میں] مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ آپ تمام صحابہ سے آخر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو طیبہ: آپ کا نام نافع ہے۔ حجام، یعنی چھپنے لگاتے یا لوگوں کی حجامتیں بنایا کرتے تھے۔ معروف صحابی محیصہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ محیصہ: میم پر پیش حاء پر زبر، یا مشد، نیچے دو نقطے اور زبر، اس کے بعد صا د ہے۔

ابو طلحہ: آپ کا نام زید بن سہل ہے، انصار کے قبیلے بنو نجار سے ہیں۔ کنیت سے معروف ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی والدہ کے دوسرے شوہر ہیں۔ معروف تیر انداز لوگوں میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ”لشکر میں ابو طلحہ کی لٹاکا ایک جماعت سے زیادہ کارگر ہے۔“ * ۷۷ برس کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی۔ اہل بصرہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک سمندری سفر کیا تو دوران سفر میں فوت ہوئے اور انہیں وفات سے سات روز بعد ایک جزیرے میں دفن کیا گیا۔ دیگر ستر انصار کے ہمراہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی سعادت پائی۔ ان سے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

* الدعاء للطبرانی: ۱/ ۳۵۹، السنة لابن ابی عاصم: ۵۵۸، و سندہ ضعیف / عمرو بن سعید اور اس کا والد دونوں مجہول ہیں۔
* المستدرک للحاکم، ۳/ ۳۵۲، ۳۵۳ و سندہ ضعیف، علی بن زید بن جدعان ضعیف اور سفیان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

فصل

تابعین

طلحہ بن عبید اللہ: * بن کریم، بنو خزاعہ قبیلہ کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ اہل مدینہ میں سے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف: * قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ میں سے ہیں، معروف و تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ سخاوت کرنے میں مشہور تھے۔ آپ نے اپنے چچا عبد الرحمن وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

طلق بن حبیب: * العزری، بصری ہیں۔ کثیر العبادت تھے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو کثرت عبادت میں معروف ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن زبیر، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب نے روایت حدیث کی ہے۔

العزری: عین اور نون دونوں پر زبر ہے۔

طفیل بن ابی: * یہ ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے اپنے والد وغیرہ سے اور آپ سے ابوالطفیل نے روایت حدیث کی ہے۔

طاؤس بن کیسان: * الخولانی، الہمدانی الیمانی ہیں۔ فارسیوں کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے اور آپ سے زہری اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے طاؤس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ وہ علمی اور عملی طور پر سب سے بلند تھے۔ ۱۰۵ھ کو مکہ میں فوت ہوئے۔

ابوطالب: یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ یہ آخر تک کافر ہی رہے اور اسلام قبول کرنے سے محروم رہے۔ ان کی زندگی میں قریش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرے لحاظ کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد قریش نے کھلم کھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت و تعذیب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان کی وفات کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرض تبلیغ طائف تشریف لے گئے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابوطالب کی وفات میں ایک ماہ اور پانچ دن کا وقفہ تھا۔

ابن طاب: مدینہ کی کھجوروں میں سے ایک نوع، اس کی طرف منسوب ہے، جسے رطب بن طاب یا تمر بن طاب کہتے ہیں۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۸۔ ثقہ، مکثر اور فقیہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۵۔ صدوق حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۳۰۴۰۔ الطبقات الكبرى: ۱۶۹/۷؛ الثقات للعجلی: ۷۲۹۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۱۷۔ ثقہ، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ۳۰۰۹۔

فصل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف الطاء

ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو اوس کی ایک شاخ بنو الحارث میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور اس کے بعد غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان کے والد رافع، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ دوسرے ہیں۔ آپ سے ان رافع بن خدیج نے روایت حدیث کی ہے۔

ظہیر: طاء پر پیش، ہوا پر زبر، یا ساکن اور اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف العين

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، آپ کا لقب الفاروق اور کنیت ابو حفص ہے، قریش کی ایک شاخ بنو عدی میں سے ہیں۔ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے مسلمان ہونے پر چالیس کی تعداد پوری ہوئی۔ آپ نے جس دن اسلام قبول کیا اس روز اسلام کا غلبہ ہوا، اسی لیے آپ کو ”الفاروق“ کا لقب دیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو ”الفاروق“ کہنے کا سبب کیا ہے؟ تو فرمایا: سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسلام کے لیے وا کر دیا تو میں نے اقرار کیا کہ ”اللہ لا الہ الا هو، لا الہ الا اللہ الحسنی“ چنانچہ اس کے بعد روئے زمین پر کوئی بھی شخص میری نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر زیادہ محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہوں گے؟ تو میری ہمشیرہ نے بتلایا کہ آپ صفا کے قریب ارقم بن ابی الارقم کے گھر پر ہوں گے، میں ادھر چلا گیا۔ وہیں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی دیگر صحابہ کے ہمراہ موجود تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، مجھے دیکھ کر لوگ سہم سے گئے، حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ دروازے پر عمر رضی اللہ عنہ آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر آ کر میرے کپڑوں سے مجھے پکڑ لیا اور ہلکا سا جھنجھوڑا، میں اپنے اوپر کنٹرول نہ کر سکا اور میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر! کیا تم اب بھی باز نہیں آؤ گئے؟ تو میں اپنی زبان سے پکارا تھا ”اشھد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له وأشهد ان محمداً عبده ورسوله“۔ یہ سن کر دروازہ میں موجود سب لوگوں نے ازراہ مسرت اس قدر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ یہ آواز مسجدِ ام میں موجود لوگوں نے بھی سنی۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم زندہ ہوں یا فوت ہو جائیں۔ کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم زندہ رہو یا فوت ہو جاؤ، بہر حال تم ہی حق پر ہو، میں نے عرض کیا: ہم حق پر ہیں تو یہ چھپنا چھپانا کیوں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! ہم تو یہاں سے باہر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے دو صفیں بنا کر ایک صف کے آگے حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری صف کے آگے میں ہو لیا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور مسجد حرام میں جا پہنچے۔ ہم اس قدر جوش اور ولولے سے ساتھ چل کر گئے کہ ہماری وجہ سے غبار اڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر کفار کو اس قدر دل صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا رنجیدہ نہیں ہوئے تھے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس دن ”الفاروق“ (فرق کرنے والا) لقب دیا کہ اللہ نے میرے ذریعے سے حق و باطل کے درمیان فرق واضح کیا تھا۔ * داود بن الحصین اور زہری کا بیان ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبریل علیہ السلام نے آ کر فرمایا: اے محمد ﷺ! عمر کے قبول اسلام پر آسمان کے فرشتوں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دی ہیں۔ *

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا علم تر ازو کے ایک پلڑے میں اور روئے زمین کے باقی تمام لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کا علم بڑھ جائے گا، نیز جب عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ روئے زمین کے علم کے دس میں سے نو حصے علم اٹھ گیا ہے۔ * عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ خلفاء میں سب سے پہلے آپ ہی کو امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔ آپ کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ بعض نے کہا: آپ کا رنگ گندمی اور قد طویل تھا۔ سر کے بال مقداریں کم اور آنکھیں سرخ تھیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے نامزدگی کے نتیجے میں خلافت کی ذمہ داری آپ نے سنبھالی اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے مدینہ منورہ میں ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو بدھ کے روز خنجر سے زخمی کر دیا۔ [انہی زخموں کی وجہ سے آپ فوت ہوئے] اور آپ کو دس محرم ۲۴ھ کو بروز اتوار دفن کیا گیا۔ صحیح ترین قول کے مطابق بوقت وفات آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ کا دور خلافت ساڑھے دس سال ہے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ، باقی عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

عمر بن ابی سلمہ: ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔ قریش کے قبیلے بنو مخزوم سے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ربیب، یعنی پرورش یافتہ ہیں۔ آپ کی والدہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ اور ام المؤمنین ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت ۲ھ میں سرزمین حبشہ میں ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں ۸۳ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث حفظ کیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: امیر المؤمنین عثمان بن عفان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قریش کے قبیلے بنو امیہ سے ہیں۔ آغاز اسلام میں ہی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے، جبکہ نبی ﷺ نے ابھی دار ارقم کو مرکز تبلیغ نہیں بنایا تھا۔ آپ نے دومرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ غزوہ بدر کے موقع پر اپنی اہلیہ رقیہ دختر رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکے، تاہم نبی ﷺ نے انہیں غزوہ بدر میں شریک شمار کر کے مال غنیمت میں ان کا بھی حصہ مقرر فرمایا۔ اسی طرح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان میں بھی شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ گفت و شنید کے سلسلے میں آپ کو مکہ مکرمہ بھیجا ہوا

* حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۴۰ و سندہ ضعیف / اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک ہے۔

* سنن ابن ماجہ: ۱۰۳؛ المستدرک للحاکم: ۳/ ۸۴؛ فضائل صحابہ لأحمد بن حنبل: ۱/ ۲۵۸؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۸۰؛ و سندہ ضعیف / عبداللہ بن خراش ضعیف ہے۔

* المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/ ۱۶۲-۱۶۳ و سندہ ضعیف / اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے اور دوسری سند منقطع ہے۔

تھا۔ جب بیعت لی گئی تو نبی ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ”میرا یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔“ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما آپ کی زوجیت میں یکے بعد دیگر آئی تھیں، اس لیے آپ کو ”ذوالنورین“ کہا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ گورا، اور قد درمیانہ تھا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی تھا۔ آپ کے جسم کی جلد تیلی، چہرہ خوبصورت اور سینہ کشادہ، سر پر بال بہت گھنے اور داڑھی بہت بڑی تھی جسے آپ زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ھ یکم محرم کو آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو مصر کے اسودتھیبی نے قتل (شہید) کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ۸۲ سال اور دوسرے قول کے مطابق ۸۸ سال تھی۔ آپ کو ہفتے کے دن جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کا دورِ خلافت کچھ دن کم بارہ سال ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عثمان بن عامر: آپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو قحافہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو تمیم سے ہیں، فتح مکہ کے دن قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ خلافت فاروقی تک زندہ رہے۔ ۹۷ سال کی عمر میں ۱۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے ابو بکر صدیق اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو قحافہ: قاف پر پیش اور حاء مخفف ہے۔

عثمان بن مظعون: قریش کے ایک قبیلے بنو جمح میں سے ہیں، آپ کی کنیت ابو السائب ہے۔ جب آپ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ سے پہلے تیرا افراد مسلمان ہو چکے تھے۔ آپ نے حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف دونوں ہجرتیں کیں۔ آپ جاہلیت میں ہی شراب کو حرام سمجھتے تھے۔ ہجرت سے اڑھائی سال بعد ماہ شعبان میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں آپ نے سب سے پہلے وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور ان کی تدفین کے موقع پر فرمایا: ”یہ ہمارا بہترین پیش رو ہے۔“

آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ بہت عبادت گزار اور اصحاب فضیلت صحابہ کرام میں سے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند سائب اور آپ کے برادر قدامہ بن مظعون نے روایت حدیث کی ہے۔

عثمان بن طلحہ: القرشی جمہی، باب المساجد میں ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے آپ کے چچا زاد شیبہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ ۴۲ھ کو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔

عثمان بن حنیف: آپ اہل بن حنیف کے بھائی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سواد اور جبائیہ کے علاقوں کی پیمائش پر اور وہاں کے لوگوں پر خراج اور جزیہ مقرر کرنے پر مامور فرمایا تھا۔ انہوں نے آپ کو بصرہ پر بھی حاکم مقرر کیا تھا، پھر جب طلحہ اور زبیر جنگ جمل کے بعد وہاں آئے تو انہوں نے آپ کو وہاں سے نکال دیا تھا۔ بعد ازاں آپ کوفہ میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندگی پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عثمان بن ابی العاص: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں طائف کا حکمران مقرر کیا تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی

زندگی، دو صدیقی اور خلافت فاروقی میں وہاں کے حکمران رہے۔ بعد ازاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے معزول کر کے عمان اور بحرین پر عامل مقرر کر دیا تھا۔ یہ ۱۰ھ میں بنو ثقیف کے ایک وفد میں شریک ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹ برس تھی اور شرکائے وفد میں سب سے کم عمر تھے۔ بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور ان کے قبیلے بنو ثقیف نے ارتداد کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی قوم کو سمجھاتے ہوئے کہا: ”اے بنو ثقیف! تم سب سے آخر میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اب تم مرتد ہونے میں تو دوسروں سے آگے مت بڑھو۔“ چنانچہ ان کے سمجھانے سے وہ لوگ ارتداد سے باز آ گئے۔ ان سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ قریش میں سے ہیں، اکثر اقوال کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا، البتہ اس بارے میں اہل تاریخ کے اقوال مختلف ہیں کہ اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟ بعض نے ۱۵، بعض نے ۱۶، بعض نے ۱۸ اور بعض نے ۱۰ سال بھی لکھی ہے۔ آپ غزوہ تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اپنے اہل و عیال کی خدمت و نگرانی کے لیے خود پیچھے چھوڑ گئے تھے اور فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔“

آپ کی رنگت شدید گندمی اور آنکھیں موٹی موٹی تھیں۔ آپ کا قد قدرے پست اور جسم بھاری تھا۔ داڑھی عریض، سر پر بال کم اور سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ ۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز جمعہ صبح کی نماز کے وقت آپ پر حملہ کیا، اسی حملے کے نتیجے میں تین دن بعد آپ فوت ہو گئے۔ آپ کے پسران سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سحر کے وقت آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کی عمر ۶۳، ۶۵، ۶۷ یا ۵۸ برس تھی۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور کچھ دن تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں حسن، حسین اور محمد کے علاوہ بہت سے تابعین اور صحابہ کرام نے روایت حدیث کی ہے۔

علی بن شیبان: الحنفی، الیہامی، ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن نے روایت حدیث کی ہے۔

علی بن طلق: الحنفی، الیہامی، ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

عبدالرحمن بن عوف: ابو محمد، قریش کے قبیلے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھے جنت کی بشارت دی تھی، عام اصطلاح میں ان حضرات کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں، سیدنا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ آپ کو حبشہ کی طرف دومرتبہ ہجرت کی سعادت حاصل ہوئی۔ نبی ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ احد کے دن شدید اور سخت صورت حال کے باوجود میدان میں ڈٹے رہے تھے۔ غزوہ تبوک کے دوران میں ایک موقع پر نبی ﷺ نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی تھی اور بقیہ نماز آپ نے سلام کے بعد مکمل کی تھی۔ آپ طویل القامت، پتلی جلد والے اور آپ کا رنگ سفید تھا، جس میں سرخی کی آمیزش تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئیں، ٹھوڑی قدرے بلند اور آپ (زخم کے باعث) لنگڑا کر چلتے تھے۔ غزوہ احد میں آپ کو بیس یا اس سے بھی زائد زخم آئے۔ ایک زخم آپ کی ٹانگ پر بھی آیا تھا، اسی کے سبب آپ لنگڑا نے لگے تھے۔ واقعہ فیل سے دس سال بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ ۳۲ھ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ نے ۲۷ سال عمر پائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن ابزمی: قبیلہ بنو خزاعہ کے فرد ہیں۔ نافع بن عبدالمحارث کے غلام تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کو خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا۔ آپ نے نبی ﷺ کو پایا اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی اکثر روایات عمر بن خطاب اور ابی بن کعب سے ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹوں سعید اور عبداللہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن ازہر: قریشی ہیں، عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں، غزوہ حنین میں شریک تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند عبدالحمید وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ سے قبل فوت ہوئے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر: آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ بعض اہل علم نے ابو عبداللہ اور بعض نے ابو عثمان بھی ذکر کر کے ہے۔ آپ کا پہلا نام عبدالکعبہ یا عبدالعزی تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر عبدالرحمن رکھا۔ آپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔ حدیبیہ کے سال اسلام قبول کیا اور اسلام میں خوب رہے۔ آپ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ آپ سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔ ۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمن بن حسنہ: حسنہ آپ کی والدہ کا نام ہے۔ آپ کی شہرت والدہ کی نسبت سے ہوئی۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے آپ سے [زید] بن وہب نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن شرحبیل: عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ، یہ عبدالرحمن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں۔ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے عمران نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ اور ان کے بھائی ربیعہ فتح مصر میں شریک رہے۔ عبدالرحمن بن زید: یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے برادر زادے ہیں، قریش کے قبیلہ بنو عدی کے فرد ہیں۔ یہ چھوٹے بچے تھے کہ ان کے دادا ابولبابہ انہیں اٹھائے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے انہیں گھٹی دی، ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ محمد بن سعد کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عبداللہ بن عمر کی وفات سے پہلے فوت ہوئے۔ عبدالرحمن بن سمرہ: قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایت حدیث کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ وہیں ۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن سہل: انصاری، یہ وہ صحابی ہیں جنہیں خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ قسامہ کے ذیل میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ صاحب علم و فہم شخص تھے۔ ان سے سہل بن ابی حمزہ نے روایت حدیث کی ہے۔ عبدالرحمن بن شبل: انصاری، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ تمیم بن محمد اور ابوراشد نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عبدالرحمن بن عثمان: التیمی القرشی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے، لیکن آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن ابی قراد: بنو اسلم سے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ابوجعفر کھلمی وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ قراد: قاف پر پیش، راء مخفف اور آخر میں دال ہے۔

عبدالرحمن بن کعب: ان کی کنیت ابولیلی ہے۔ انصار کے قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں، غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ۲۳ھ میں وفات پائی۔ یہ ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

﴿تَوَلَّوْاْ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يَنْفِقُوْنَ﴾ ❁

”اے رسول! جب یہ لوگ آپ کی خدمت میں آ کر آپ سے سواری طلب کرتے ہیں اور آپ ان سے کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں تو یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے مغموم ہو کر آنسو بہاتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں۔“

عبدالرحمن بن معمر: قبیلہ بنو دلیلم کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہے، خراسان بھی گئے تھے۔ ان سے بکیر بن عطاء کے سوا اور کسی نے روایت حدیث نہیں کی۔

عبدالرحمن بن عائش: الحضری، ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ ان سے روایت باری تعالیٰ کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ان سے ابوسلام ممتور اور خالد بن الجلاح نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی احادیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اور بعض نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ امام بخاری وغیرہ نے کہا: انہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث

❁ ۹۲/۹ التوبة: ۹۲۔ ❁ ان کے صحابی ہونے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مثلاً دیکھئے العلیل الكبير للترمذی: ۶۶۱؛ علیل الدارقطنی:

۲۵۲۶؛ العلیل المتناہیة لابن الجوزی، ۱/۲۰؛ الجرح والتعديل، ۵/۲۶۲؛ میزان الاعتدال، ۲/۵۷۱ وغیرہ۔

روایت نہیں کی۔ عائش: یاء کے نیچے دو نقطے، زبیر اور شین ہے۔

یحیاء: یاء کے نیچے دو نقطے اور اوپر پیش، خاء مخفف اور میم کے نیچے زبیر اور آخر میں راء ہے۔

کہا گیا ہے کہ مالک کی بیان کردہ احادیث مرسل ہیں، کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے سماع حاصل نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ: مدنی ہیں، بعض نسخوں میں مزنی بھی لکھا ہے۔ بعض اہل علم نے انہیں قریشی بھی کہا ہے۔ مضطرب الحدیث ہیں۔ ابن عبدالبر کے بقول ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ یہ اہل شام میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زبیر اور آخر میں راء ہے۔

عبداللہ بن ارقم: قریش کے قبیلہ بنو زہرہ کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور بعد ازاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بطور کاتب، یعنی سیکرٹری خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں بیت المال کا نگران مقرر فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے استعفا دے دیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استعفا منظور کر لیا تھا۔ ان سے عروہ اور اسلم مولیٰ عمر نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفی: ابواوفی کا نام علقمہ بن قیس ہے۔ بنو اسلم قبیلہ سے ہیں، حدیبیہ، خیبر اور ان سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔ نبی ﷺ کے انتقال تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔ یہ کوفہ میں ۸۷ھ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ شععی وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن انیس: انصار کے قبیلہ بنو جہینہ کے فرد ہیں۔ غزوہ احد اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ ان سے ابوامامہ اور جابر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن بسر: بنو مازن کی ایک شاخ بنو سلمہ سے ہیں۔ یہ خود، ان کے والد بسر، ان کی والدہ، ان کے بھائی عطیہ اور ان کی ہمیشہ الصماء سب کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ملک شام میں سکونت پذیر رہے۔ اور ۸۸ھ میں حمص میں وضو کرتے ہوئے اچانک وفات پائی۔ شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ دوسرے قول کے مطابق شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔

عبداللہ بن عدی: قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ آپ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر: الصدیق، غزوہ طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابوجحش ثقفی نے آپ پر تیر چلایا جو

آپ کو آن لگا، اسی کے سبب شوال ۱۱ھ میں سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام ہیں۔
عبداللہ بن ثعلبہ: بنو مازن کی ایک شاخ بنو عذرہ کے فرد ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل پیدا ہوئے، اور ۸۹ھ میں وفات پائی۔ فتح
مکہ کے سال انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان سے ان کے فرزند
عبداللہ اور زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن جحش: بنو اسد قبیلے کے فرد ہیں۔ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے
سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں طرف ہجرت کی، مستجاب
الدعاء تھے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے اور غزوہ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے اموال غنیمت کو
پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ آپ کے اس فیصلے کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ ❁

”اور جان رکھو کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“ واقعہ یوں ہوا
کہ یہ ایک سریہ سے واپس آئے تو انہوں نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ کر دیا، جیسا کہ یہ لوگ اس سے قبل
جاہلیت میں ایک مخصوص حصہ الگ کر لیا کرتے تھے۔ اور اسے ”المرباع“ کہا جاتا تھا۔ آپ سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ نے
روایت حدیث کی ہے۔ غزوہ احد میں آپ کو ابو الحکم بن الاخنس نے قتل کیا تھا۔ آپ نے چالیس سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ سید
الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔

عبداللہ بن ابی الحمساء: بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث بروایت عبداللہ بن
شقیق عن ابیہ کی سند سے ہیں۔

عبداللہ بن ابی الجذعاء: بنو تمیم کے فرد ہیں۔ الوحدان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آپ سے عبداللہ بن شقیق نے روایت حدیث کی
ہے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر: بن ابی طالب، قریشی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے۔ آپ کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ حبشہ
جا کر مسلمانوں میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ بڑے سخی، خوش
طبع، صاحب حلم اور پاکباز تھے۔ کثرت سخاوت کی وجہ سے ان کو بحر الجود، سخاوت کا سمندر کہا جاتا تھا۔ بعض اہل علم نے تو یہاں تک
لکھا ہے کہ اہل اسلام میں آپ سے بڑھ کر سخی کوئی نہ تھا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن [جہیم]: انصاری ہیں۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے مسئلے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ آپ سے بُسر بن
سعید وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ امام مالک نے آپ کی حدیث کو آپ کا نام ذکر کیے بغیر ابو [جہیم] کی کنیت سے بیان کیا
ہے، البتہ ابن عیینہ اور کعب نے آپ کے نام عبداللہ بن [جہیم] سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ آپ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔

ہم اس سے قبل بہرہ جمیم میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔

عبداللہ بن [الحارث بن] جزء: بنو سہم قبیلہ سے ہیں، ابو الحارث کنیت ہے۔ مصر میں رہائش پذیر رہے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، اہل مصر میں سے بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۵ھ کو مصر میں ہی فوت ہوئے۔

جزء، جمیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

عبداللہ بن حبشی: قبیلہ بنو شعم کے فرد ہیں۔ صاحب روایت ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر رہے۔ عبید بن عمیر وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عبید اور عمیر، یہ دونوں نام مصغر ہیں۔

عبداللہ بن ابی حدرد: ابو حدرد کا نام سلامہ بن عمیر ہے۔ قبیلہ بنو اسلم کے فرد ہیں۔ سب سے پہلے حدیبیہ میں، پھر غزوہ خیبر اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ ۸۱ سال کی عمر میں ۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابن القعقاع وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ: انصاری ہیں، ان کے والد حنظلہ غمیل الملائکہ ہیں۔ جو غزوہ احد میں بحالت جنابت شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور انہیں ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ عبداللہ کی ولادت نبی ﷺ کے زمانے میں ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت سات سال کے تھے، تاہم نبی ﷺ کی زیارت کا شرف انہیں حاصل ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔ پارسا، صاحب فضل اور انصار میں نمایاں فرد تھے۔ اہل مدینہ نے یزید کی بغاوت کرتے ہوئے آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اسی چپقلش کے نتیجے میں ۶۳ھ میں واقعہ حمرہ کے دوران میں قتل ہو گئے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن خطاب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حوالہ: بنو ازد قبیلہ کے فرد ہیں، بعض نے انہیں اسدی بتلایا ہے۔ ملک شام میں مقیم رہے۔ ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۰ھ میں سرزمین شام میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن حذیب: جہنی۔ انصار کے حلیف تھے، مدنی ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معاذ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن رواحہ: انصار کے قبیلہ بنو خزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ کے موقع پر جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے نقیب مقرر کیا تھا، ان میں سے ایک ہیں۔ بیعت عقبہ سمیت غزوہ بدر، احد اور خندق وغیرہ تمام معرکوں میں شامل رہے، البتہ فتح مکہ اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک نہیں ہو سکے۔ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ بہت اچھے شاعر تھے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن الزبیر: آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو اسد کے فرد تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں ان کے نانا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ابو بکر کنیت دی اور انہی کے اصل نام پر ان کا نام عبداللہ رکھا۔ مدینہ منورہ میں پہلے ہی سال بعد از ہجرت

مہاجرین کے ہاں یہ سب سے پہلے مولود ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں اذان کہی ﴿﴾۔ ان کی والدہ اسماء نے انہیں قبائے میں جنم دیا۔ وہ انہیں لیے نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور منگوا کر اسے چبایا اور ان کے منہ میں لعاب ڈال کر انہیں گھٹی دی۔ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک ہی سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا، پھر آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی، آپ کھودے تھے۔ یعنی چہرے پر داڑھی کے بال نہ تھے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نماز (نوافل) بہت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کا جسم بھاری اور طاقت ور تھا۔ حق بات کو قبول کرتے، صلہ رحمی کرتے اور آپ کو بہت سی ایسی فضیلتیں حاصل تھیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں تھیں۔ ان کے والد زبیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے حواری تھے۔ ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے نانا، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی محترمہ سیدہ صفیہ آپ کی دادی، اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ ہیں۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ کو حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں ۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ بروز بدھ پھانسی دے کر قتل کر دیا تھا۔ ۶۴ھ میں آپ کی خلافت کی بیعت لی گئی تھی۔ اس سے قبل آپ خلافت کے دعوے دار نہ تھے۔ حجاز و یمن، عراق اور خراسان وغیرہ کے علاقوں کے تمام لوگوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ صرف سرزمین شام اور اس کے اطراف کے بعض لوگوں نے مخالفت کی تھی۔ آپ نے لوگوں کے ساتھ آٹھ مرتبہ حج کیا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زمعہ: قریش کی ایک شاخ بنو اسد کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید: بن عبد ربہ، انصار کے قبیلے بنو خزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہیں ہجرت کے پہلے سال خواب میں اذان سکھائی گئی۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ۶۴ سال کی عمر میں ۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ یہ خود اور ان کے والد دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے محمد، اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید بن عاصم: انصار کی ایک شاخ بنو مازن سے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ غزوہ احد میں شامل تھے۔ انہوں نے ہی وحشی بن حرب کے ساتھ مل کر مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا۔ ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں مقتول ہوئے۔ آپ سے آپ کے برادر زادے عباد بن تمیم اور ابن المسیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباد: باء پر تشدید ہے۔

عبداللہ بن السائب: الحزومی القرشی، اہل مکہ نے انہی سے قراءتِ قرآن کا علم حاصل کیا۔ آپ کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے ابن الزبیر کی شہادت سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

المستظم لابن الجوزی: ۱۳۷/۶؛ تاریخ الخمیس: ۱/۳۵۴۔ میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ جس نے بھی نقل کیا بغیر سند کے ہی نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

عبداللہ بن سرجس: قبیلہ مزینہ یا بنو مخزوم کے فرد ہیں، اس لیے انہیں مزنی یا مخزومی کہا جاتا ہے۔ میرا (مصنف) کا خیال ہے کہ یہ مزینہ کے فرد تھے، البتہ بنو مخزوم کے حلیف ہونے کی وجہ سے مخزومی کہلاتے ہیں، واللہ اعلم۔ بصری ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے عاصم احول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سرجس، نرجس کے وزن پر ہے۔ اس میں سین دودفعہ ہے اور ان کے درمیان جیم ہے۔

عبداللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ سیدنا یوسف بن یعقوب رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ انصار کے ایک قبیلے بنو عوف بن خزرج کے حلیف اور ایک معروف یہودی پادری تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں یوسف اور محمد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سلام، لام مخفف ہے۔

عبداللہ بن سہل: انصار کے ایک قبیلے بنو حارث سے ہیں۔ آپ عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ کے برادر زادے ہیں۔ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ قسامہ کے ذیل میں آیا ہے۔

عبداللہ بن الشخیر: قبیلہ بنو عامر میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے قبیلے بنو عامر کے ایک وفد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں مطرف اور یزید نے روایت حدیث کی ہے۔

الشخیر، شین کے نیچے زیر، خاء کے نیچے زیر اور اوپر تشدید اور اس کے بعد یاء ہے۔

عبداللہ بن الصناحی: ان کی کنیت ابو عبداللہ بیان کی گئی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میرے نزدیک الصناحی ابو عبداللہ، تابعی ہیں عبداللہ صحابی نہیں، نیز فرمایا: عبداللہ الصناحی صحابہ میں معروف نہیں، البتہ الصناحی صحابی ہیں۔ ان کی احادیث کو مالک نے مؤطا میں اور نسائی نے اپنی السنن میں روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن عامر: بن کریم، قریشی ہیں، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد ہیں۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور انہیں دم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور نہ کوئی بات حفظ کی ہے۔ ۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ اور خراسان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ ان کی شہادت تک وہاں حکمرانی کرتے رہے۔ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ انہیں حکمران مقرر کر دیا۔ بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ ان کے مناقب بے شمار ہیں۔ خراسان کو

حافظ علانی فرماتے ہیں: ”صحیح یہی ہے کہ یہ ابو عبداللہ الصناحی عبدالرحمن بن عسلیتہ ہیں..... اور یہ صحابی نہیں ہیں۔“ (جامع التحصیل: ۴۰۹) حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”یہ صحابی نہیں ہیں اور ابن قانع کو اس سلسلے میں وہم ہوا ہے۔“ الاصابة فی تمييز الصحابة (۲۳۱/۴) وقال فی التقريب: ”نقة من كبار التابعين۔“ تقريب التهذيب (۳۹۵۲) نیز دیکھیے موسوعة اقوال الامام احمد، ۲/۳۳۶؛ اسد الغابة لابن الاثير، ۳/۳۷۱؛ معرفة الصحابة لأبي نعیم، ۵/۲۹۵۴؛ الاستيعاب لابن عبدالبر، ۴/۱۷۰۶؛ كتاب الثقات لابن حبان، ۵/۷۴؛ الجرح والتعديل، ۵/۲۶۲؛ التاريخ الكبير لابن ابی خزيمة، ۲/۸۷۱ وغیرہ۔

انہوں نے ہی فتح کیا تھا اور انہی کے دور میں کسریٰ قتل ہوا تھا۔ فارس، خراسان، اصفہان، کرمان اور حلوان کے بیشتر علاقے انہوں نے ہی فتح کیے تھے، بصرہ کی نہر بھی انہوں نے ہی کھدوائی تھی۔

عبداللہ بن عباس: نبی ﷺ کے عم زاد ہیں۔ آپ کی والدہ لبابہ بنت الحارث، ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمیشہ تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳ سال اور بقول بعض ۱۵ یا دس سال تھی۔ امت کے بہترین فرد اور عالم تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں حکمت، فقہ اور تفسیر کے علوم کی دعا فرمائی تھی۔

آپ نے دو مرتبہ جبریل علیہ السلام کی زیارت کی۔ ❁

مسروق کا بیان ہے کہ ”جب میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو کہہ اٹھا کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔ (اسی طرح) آپ جب کلام کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے زیادہ فصیح ہیں۔ آپ جب بیان کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے بڑھ کر صاحب علم ہیں۔“ ❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما آپ کو اعزاز و تکریم سے نوازتے، اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ہوتے ہوئے آپ سے مشاورت کرتے۔ آخر عمر میں آپ کی بیٹائی جاتی رہی تھی۔ ابن الزبیر کے دور میں ۷۱ برس کی عمر میں ۶۸ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کا رنگ گورا، قد طویل، جسم بھاری، خوبصورت، چہرہ خوب روشن تھا، آپ لمبے بال رکھتے اور انہیں مہندی سے رنگا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عمر: عبداللہ بن عمر بن خطاب، قریش کی ایک شاخ بنی عدی میں سے ہیں، چھوٹی عمر میں مکہ میں ہی اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ کم سن ہونے کی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ غزوہ احد میں ان کی شرکت کے متعلق مختلف اقوال ہیں، صحیح قول کے مطابق آپ نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو چھوٹا قرار دیا، البتہ غزوہ احد میں شریک ہونے کی آپ کو اجازت مل گئی تھی یہ روایت بھی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ کی عمر چودہ برس تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ سے واپس بھیج دیا تھا، البتہ آپ غزوہ خندق اور اس سے بعد میں ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ انتہائی پرہیزگار، صاحب علم، عابد، زاہد اور حد درجہ محتاط رہنے والے شخص تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے فرزند عبداللہ کے سوا ہم میں سے ہر آدمی دنیا کی طرف اور دنیا اس کی طرف مائل ہو گئی۔ ❁ میمون بن مہران رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو پرہیزگار اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ ❁ نافع رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زندگی میں ایک ہزار یا اس سے زائد غلاموں کو اپنی گرہ سے خرید کر آزاد کیا۔ ❁ آپ کی ولادت نزول وحی سے ایک سال قبل ہوئی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی

❁ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱/۱۲۹ وسندہ ضعيف، ابوالکالحی متروک ہے۔

❁ الاصابة، ۴/۱۲۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷۳/۱۹۶؛ سير اعلام النبلاء، ۳/۳۵۱، وسندہ ضعيف، شريك القاضي اور أمش دونوں مدلس ہیں۔ ❁ حلیۃ الاولیاء: ۱/۲۹۴ وسندہ صحیح سير اعلام النبلاء: ۳/۲۱۱، الاصابة: ۴/۱۰۷۔

❁ الاستيعاب لابن عبدالبیر: ۳/۹۵۱، سير اعلام النبلاء: ۳/۳۵۰ وسندہ ضعيف، ابن جریج مدلس ہیں۔

❁ حلیۃ الاولیاء: ۱/۲۹۶ وسندہ ضعيف، ابوحامد بن جبلہ مجہول ہے۔

شہادت سے تین ماہ بعد یا بقول بعض چھ ماہ بعد ۷۳ھ میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو حلق میں یعنی حدود و حرم سے باہر لے جا کر دفن کیا جائے۔ مگر حجاج کی وجہ سے آپ کی اس وصیت پر عمل درآمد نہ ہوسکا، چنانچہ آپ کو وادی ذی طولی میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

وفات: حجاج نے ایک آدمی کو حکم دے رکھا تھا، چنانچہ اس نے اپنے نیزے کی آئی کوزہر آلود کر کے راستے میں پھینک دیا، وہ آپ کے پاؤں پر لگ گئی۔ اسی زہر کے سبب آپ نے وفات پائی۔ حجاج کی آپ کے ساتھ عداوت کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن حجاج نے طویل خطبہ دیا اور نماز کو کافی مؤخر کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برسر عام کھڑے ہو کر فرمایا: ”سورج آپ کا انتظار نہیں کر رہا۔“ تو حجاج نے اسی بات کو عزت نفس کا بہانہ بنا لیا اور کہا: میرا جی چاہتا ہے کہ تمہاری بیانی ختم کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم ایسی حرکت کرو گے تو تم ایک احمق اور ظالم شخص ہو گے۔“ کہا جاتا ہے کہ آپ نے یہ بات حجاج کو سنا کر نہیں بلکہ اسے پوشیدہ طور پر کہی تھی جسے حجاج سن نہیں سکا تھا۔ حج کے موقع پر عرفہ اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر تشریف لے جاتے، آپ حجاج سے پہلے وہاں جا پہنچتے تھے۔ حجاج کو یہ بات ناگوار گزرتی تھی۔ * آپ نے ۸۳ یا ۸۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص: آپ قریش کی ایک شاخ بنو سہم میں سے ہیں، اس لیے ”سہمی“ کہلاتے ہیں۔ آپ اپنے والد سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے والد آپ سے بارہ تیرہ سال بڑے تھے۔ آپ ایک عابد، عالم، حافظ اور لکھنے پڑھنے والے آدمی تھے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے فرمودات (احادیث) لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔

وفات: آپ کی وفات کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں، ایک قول کے مطابق ۶۳ یا ۷۳ھ کے ماہ ذوالحجہ میں واقعہ حرہ کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۶۷ھ میں مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۵ ہجری میں طائف میں وفات پائی اور بعض نے کہا: آپ ۶۵ھ کو مصر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ یعلیٰ بن عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ راتوں کے قیام کرتے، چراغ بجھادیتے اور خشیت الہی کی وجہ سے روتے رہتے حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں اندر کو دھنس گئیں۔ یعلیٰ بن عطاء رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ کے لیے سرمہ تیار کیا کرتی تھیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ ہذیل قبیلے سے ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس سے پہلے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے خوش نصیب ہیں، آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے خاص مصاحبین میں شامل کر لیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں، اور سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک، جوتوں اور طہارت کا بندوبست کرنے پر مامور تھے۔ * آپ نے حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی۔ آپ کو غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی

سعدت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری امت کے لیے جو پسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہی پسند ہے اور یہ میری امت کے لیے جس چیز کو ناپسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہ ناپسند ہے۔ * آپ اپنی عادات، اخلاق و اطوار میں رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ آپ کا جسم دُبلّا، قد مختصر، رنگ گندمی اور جسم کمزور سا تھا۔ ایک عام لمبے قد کے بیٹھے ہوئے آدمی کے برابر کھڑے ہوتے تو آپ کا قد تقریباً اس کے برابر ہوتا۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اوّلین دور میں آپ کو کوفہ کی قضاء اور بیت المال کی ذمہ داری سونپی گئی، پھر آپ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر ۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام و تابعین عظام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبد اللہ بن قرظ رضی اللہ عنہ: عبد اللہ بن قرظ بنوازدکی ایک شاخ بنو ثمالہ سے ہیں۔ ان کا سابقہ نام شیطان تھا۔ نبی ﷺ نے اسے بدل کر آپ کا نام ”عبد اللہ“ رکھا۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ آپ کی احادیث ان کے ہاں زیادہ معروف ہیں، آپ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے امیر و حاکم مقرر تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ۵۶ھ میں سرزمین روم میں مقتول ہو کر شہادت سے سرفراز ہوئے۔

قرظ: ق پر پیش اور راء ساکن ہے۔

عبد اللہ بن غنم رضی اللہ عنہ: بنو بیاضہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے کتاب الدعاء میں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عنبسہ کے طریق سے ایک حدیث مروی ہے۔

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو مزنیہ میں سے ہیں۔ آپ ان باسعادت صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے کی فضیلت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے، پھر وہاں سے بصرہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ ان دس اہم افراد میں سے ہیں جنہیں امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی تعلیم دین کے لیے بصرہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ وہیں ۶۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سے حسن بصری رضی اللہ عنہ وغیرہ بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی بزرگ بصرہ میں نہیں آیا۔

عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنو تمیم میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کو اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئی تھیں۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ آپ چونکہ چھوٹے تھے، اس لیے آپ کی بیعت قبول نہیں کی تھی۔ آپ سے آپ کے پوتے زہرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلہ بنو حنظلہ کے فرد ہیں، سترہ سال کی عمر میں حدیبیہ میں شرکت سے سرفراز ہوئے۔ عبد اللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد میں کوفہ کے امیر (حاکم) بھی رہے اور انہی کے دور میں کوفہ میں ہی وفات پائی۔ عامر بن شراحیل شععی رضی اللہ عنہ آپ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند موسیٰ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہما وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ غزوہ الرجیع میں قبیلہ بنو لحيان کے مشرکین نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو بھیج کر آپ کے جسم اطہر کو محفوظ رکھا اور وہ لوگ آپ کا سر نہ کاٹ سکے۔ واقعہ یوں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک جماعت روانہ کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ دوران سفر میں یہ لوگ جب عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ قبیلہ بنو لحيان کے دو مسلح تیراندازوں نے ان کا پیچھا شروع کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کی کھجوروں کی گھلیوں کو دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، لہذا یہ لوگ مدینہ منورہ کے مسلمان ہیں۔ ان صحابہ نے یہ منظر دیکھا تو دشمن سے بچنے کی خاطر ایک بلند پہاڑی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ دشمن نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور کہا کہ ہم تمہیں جان کی امان دیتے ہیں تم لوگ ہتھیار پھینک کر نیچے اتر آؤ۔ عاصم رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی امان میں نہیں جاتا۔ یا اللہ! ہمارے متعلق اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دے۔ کفار نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ عاصم رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اندوہ ناک واقعہ کی اطلاع کر دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ کفار قریش کو جب عاصم رضی اللہ عنہ کے قتل (شہادت) کا علم ہوا تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا، تاکہ وہ ان کے جسم کے اعضا کاٹ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی بہت سی کھیاں بھیج دیں جنہوں نے آکر آپ کے جسم مبارک کو ڈھانپ لیا اور وہ لوگ اپنے اس برے ارادے کی تکمیل میں ناکام رہے۔ اسی لیے آپ کو ”عجی الدبر“ یعنی ”شہد کی مکھیوں کے حصار میں محفوظ کیے جانے والے“ کہا جاتا ہے۔ ❁

عامر الرام رضی اللہ عنہ: الرام: رمی یرمی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کا معنی ماہر تیر انداز ہے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایت حدیث کرنے کی سعادت و فضیلت حاصل ہے۔ ابو منظور رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور نسبت ”العززی“ ہے۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: ❁ عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف، قبیلہ بنو جحج کے فرد ہیں اور صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے نمیر بن عریب نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کتاب الصوم میں آپ سے ایک روایت ذکر کی اور فرمایا: ”یہ حدیث مرسل ہے، کیونکہ عامر بن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔“ ❁ ابن مندہ رضی اللہ عنہ اور ابن عبد البر رضی اللہ عنہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن معین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”یہ صحابی نہیں ہیں۔“

❁ دیکھئے صحیح بخاری: ۴۰۸۶۔ ❁ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم، دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری: ۱۱۷/۸، ۴۵۰/۶، تاریخ یحییٰ بن معین: ۲۸۹/۲، الثقات لابن حبان: ۵۴۳/۷، جامع التحصیل للعلانی، ۲۰۰/۱، رقم: ۳۲۵ وغیرہ۔ ❁ سنن الترمذی: ۷۹۷۔

عرب: عین پر زبر اور راء کے نیچے زیر ہے، اس کے بعد یاء اور آخر میں باء ہے۔

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ: المرنی، اصحاب الشجرہ میں سے ہیں، یعنی ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ بصرہ میں اقامت گزریں رہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عباد بن بشر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔ پینتالیس سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ عباد: عین پر زبر اور باء پر مشدد ہے۔

عباد بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: عباد: عین پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔ مطلب: میم پر پیش، طاء پر تشدید اور زبر اور لام کے نیچے زیر ہے۔ آپ کا بدری صحابہ میں ذکر آیا ہے۔ آپ سے کوئی روایت معروف نہیں ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: عبادہ: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے اور مخفف ہے۔

انصار کے قبیلے بنو سالم کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقیبوں میں سے ہیں جنہیں بیعت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں نقیب مقرر کیا تھا۔ عقبہ میں ہونے والی پہلی اور دوسری دونوں بیعتوں میں شامل تھے۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، بعد میں امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سرزمین شام میں قاضی اور معلم کی حیثیت سے متعین فرمادیا تھا اور انہیں حمص میں رہائش رکھنے کا حکم دیا تھا۔ آپ بعد میں فلسطین چلے گئے، وہیں رملہ کے مقام پر بہتر سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ آپ کی والدہ بنو نمر بن قاسط قبیلے سے تھیں، وہ پہلی عرب خاتون ہیں جنہوں نے کعبہ مشرفہ پر حریر و دیباچ اور مختلف قسم کے غلاف چڑھائے تھے۔ واقعہ یوں ہوا کہ آپ چھوٹی عمر میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ نے نذرمانی تھی کہ اگر آپ مل گئے تو وہ بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔ آپ مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر پوری کی آپ قبل از اسلام ایک بڑے رئیس تھے۔ سقایہ کی ذمہ داری تو معروف ہے، یعنی حجاج کرام کے پینے کے لیے اور دیگر ضروریات کی خاطر پانی کا انتظام کرنا۔

مسجد حرام کی آبادی اور انتظامات جسے ”عمارة المسجد الحرام“ کہا جاتا تھا، یہ آپ کے ذمے تھی، آپ لوگوں کو تلقین کیا کرتے تھے کہ مسجد حرام میں اچھے کام کر کے اسے آباد کریں اور یہاں غلط کاموں کے ارتکاب سے اجتناب کریں۔

مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے ستر غلاموں کو آزاد کیا۔ واقعہ فیل سے ایک سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ اور اٹھاسی سال کی عمر میں ۳۲ھ میں بارہ رجب کو جمعہ کے دن وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ قدیم الاسلام ہیں، البتہ آپ نے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا۔ غزوہ بدر میں مشرکین کے ساتھ بادلِ نخواستہ آئے

تھے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرما دیا تھا کہ تم میں سے کسی کا عباس رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہو تو وہ انہیں قتل نہ کرے۔ انہیں مجبور کر کے ساتھ لایا گیا ہے۔ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں اسیر بنایا تھا۔ چنانچہ یہ اپنا فدیہ ادا کر کے مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اور بعد ازاں وہاں سے ہجرت کر کے عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے۔ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ معروف شاعر ہیں۔ آپ کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے، یعنی ایسے لوگ جن کی تالیف قلبی کی خاطر مسلمانوں کی طرف سے مالی تعاون کیا گیا تھا، تاکہ وہ اسلام قبول کر لیں یا مسلمانوں کو تحفظ دیں۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پیشتر اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ان کا اسلام خوب رہا۔ یہ اس قدر سلیم الطبع تھے کہ اسلام سے قبل جاہلیت میں ہی اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا۔ آپ سے آپ کے فرزند کنانہ نے روایت حدیث کی ہے۔ کنانہ: کاف کے نیچے زیر ہے اور اس کے بعد دونوں کے درمیان الف ہے۔

عبدال مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: عبدال مطلب بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، قریشی ہیں۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے۔ بعد ازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے دمشق چلے گئے۔ وہیں ۶۲ھ میں وفات پائی۔ آپ سے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن مھسن رضی اللہ عنہ: انصاری کی ایک شاخ بنو نھلم میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول و معروف ہیں۔ آپ کے بیٹے سلمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ سے مروی احادیث کو مرسل شمار کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ: عبید اللہ بن خالد، السلمی، السہزی، المہاجر، کوفہ میں سکونت پذیر رہے۔ کوفیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنو امیہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی موقع پر حنین کی طرف جاتے ہوئے آپ کو مکہ کی نظامت سنبھال دی۔ رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک آپ اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو اس ذمہ داری پر برقرار رکھا۔ بالآخر آپ نے مکہ مکرمہ میں ہی ۱۳ھ میں عین اس دن وفات پائی جس دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔ آپ قریش کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں سے تھے۔ آپ سے عمرو بن ابی عقراب رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عتاب: عین پر زبر اور تاء پر تشدید ہے۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن اسید رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابولبصر ہے۔ بنو ثقیف قبیلے سے تعلق ہے۔ قبیلہ بنو زہرہ کے حلیف تھے، آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے شرف سے بازیاں ہوئے۔ غزوہ حدیبیہ کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”اس کی ماں کا بھلا ہو، یہ ہمارے اور قریش کے درمیان لڑائی بھڑکانے والا ہے،

اگر کوئی اسے مل جائے۔ ❁ کوئی ایسا شخص ہو جو اسے قریش کے حوالے کر آئے۔“ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہی ان کی وفات ہوئی۔

اسید: ہجرہ پرزبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ: ❁ ابن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد کا نام ”الندز“ لکھا ہے، انہوں نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عتبہ بن عبد اور عتبہ بن الندردوا لگ لگ شخص ہیں۔ ابن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ کا رجحان پہلے قول کی طرف ہے کہ ان کا صحیح نام عتبہ بن الندر ہے۔ البتہ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور ابو حاتم رازی انہیں دو اشخاص ذکر کرتے ہیں۔ عتبہ کا پہلا نام ”عتلہ“ تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے ”عتبہ“ رکھا۔ انہوں نے غزوہ خیبر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۹۳ سال کی عمر میں ۸۷ھ میں حصص میں ان کا انتقال ہوا۔ واددی کے قول کے مطابق یہ سرزمین شام میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔

عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ: بنو مازن قبیلے سے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے پہلے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، بدری صحابی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان سے پہلے چھ افراد اسلام قبول کر چکے تھے اور یہ اسلام قبول کرنے والے ساتویں فرد تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا منتظم مقرر کیا تھا۔ یہ اپنی ذمہ داری چھوڑ کر واپس آگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دوبارہ اسی ذمہ داری پر تعینات کر دیا تھا۔ یہ واپس جاتے ہوئے راستے میں ہی وفات پا گئے۔ یہ ۱۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ آپ سے خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عدا بن خالد رضی اللہ عنہ: عدا بن خالد بن ہوذہ، بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ بادیہ نشین تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے ابورجاء وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عدا: عین پرزبر اور دال پر تشدید ہے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو طے کے فرد ہیں۔ آپ کے والد حاتم طائی سخاوت اور مہمان نوازی میں معروف اور ضرب المثل ہیں۔ ۷ھ میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ کوفہ میں اقامت گزیرے ہوئے اور وہیں سکونت رکھی۔ جنگ جمل میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اسی جنگ میں آپ کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ صفین اور نہروان کی جنگوں میں بھی شریک رہے۔ آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی اور ۶۷ھ میں کوفہ میں ہی فوت ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ کی وفات ”قرقیسیا“ نامی شہر میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ: عمیرہ: عین پرزبر اور میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔ آپ کا تعلق بنو کنذہ سے تھا اور حضرموت کے باشندے تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے، بعد ازاں الجزیرہ میں نقل مکانی کر گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ سے قیس بن ابی حازم

وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو نوح ہے۔ نوح: نون پر زبر، جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔ بنو سلمہ کے قبیلے میں سے تھے۔ آپ اہل صفہ میں سے ہیں۔ سرزمینِ شام میں رہائش رکھی اور تادم واپس و ہیں قیام پذیر رہے۔ آپ کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔ آپ سے ابوامامہ اور بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ: آپ سے آپ کے صاحب زادے ”طرفہ“ نے روایتِ حدیث کی ہے، جنگِ کلاب (کاف پر پیش) میں آپ کی ناک کٹ گئی تھی۔ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ناک بنوانے کی اجازت دی تھی۔ اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو آپ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ❀

عروہ بن ابی جعد بارتی رضی اللہ عنہ: انہیں امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں قضاء کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کا صحیح نام عروہ بن جعد نہیں بلکہ عروہ بن ابی الجعد ہے۔ آپ سے شععی رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: یہ وہی معروف عروہ بن مسعود ثقفی ہیں جو صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کرنے آئے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ طائف سے واپس تشریف لائے تو ۹ھ میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ آپ کی زوجیت میں بہت سی خواتین تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”ان میں سے کوئی سی چار کا انتخاب کر کے باقی بیویوں کو طلاق دے دو۔“ ❀ قبولِ اسلام کے بعد انہوں نے اپنے علاقے اور قبیلے میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ واپس جا کر انہوں نے اپنی قوم کو قبولِ اسلام کی دعوت دی، قوم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔ فجر کے وقت انہوں نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر اذان کہی اور توحید و رسالت کی گواہی دینے کا اعلان کیا تو ان کی قوم کے ایک آدمی نے دور سے نشانہ باندھ کر آپ کو تیر کے وار سے قتل کر دیا اور اس طرح آپ شہادت سے سرفراز ہو کر اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت میں جا بسے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”عروہ کی مثال سورہ یس میں مذکور اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنی قوم کو اللہ عزوجل کے دین کی دعوت دی تھی اور لوگوں نے اسے شہید کر دیا تھا۔“ ❀

عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ: بنو سعد قبیلے کے فرد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے روایتِ حدیث کی سعادت سے بہرہ مند ہیں۔ اہل یمن اور اہل شام نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عطیہ بن بسر رضی اللہ عنہ: بنو مازن قبیلے کے فرد ہیں۔ عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں۔ امام ابو داؤد نے اسنن میں ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہاں ان کا ذکر ناموں کی صراحت کے بغیر ”ابنی بسر“ (”بسر کے دو بیٹے“) کے الفاظ سے ہے۔ یہ حدیث کتاب الطعام میں مکھن اور کھجور اکٹھی کھانے کے بارے میں ہے۔ آپ سے مکحول رضی اللہ عنہ نے روایت

❀ دیکھئے سنن ابی داؤد: ۴۲۳۲ و سندہ حسن۔ ❀ سنن ابی داؤد: ۲۲۴۱ و سندہ ضعیف / ابن ابی لیلیٰ ضعیف اور حریضہ مستور ہے۔

❀ المصنف لابن ابی شیبہ: ۴۲۱/۵ و سندہ ضعیف، سعید بن ابی عمرو بدلس ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/۴۰۷، عثمان الجزری مشکلم فیہ ہے۔

حدیث کی ہے۔

عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ: آپ بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ ان کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔ ابن عبد البر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: ”مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔“ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے مجاہد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔ ۶۳ھ کو افریقہ میں بربر کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کی حدیث تعبیر الرویا میں مروی ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ: الجبلی، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حکمران مقرر ہوئے۔ بعد میں انہیں معزول کر دیا گیا تھا۔ ۵۸ھ میں آپ نے مصر میں ہی وفات پائی۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اہل مکہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو مسعود ہے۔ بہرہ میم میں ان کا ذکر آئے گا۔
عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو اسد سے ہیں، بنو امیہ کے حلیف تھے۔ آپ نے غزوہ بدر میں شریک ہو کر بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ اسی غزوہ میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لکڑی کی ایک چھڑی عطا فرمائی تھی جو آپ کے ہاتھ میں جاتے ہی تلوار بن گئی۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ عہد صدیقی میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے ابو ہریرہ، ابن عباس، آپ کی ہمشیرہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے احادیث روایت کی ہیں۔

عکاشہ: عین پر پیش، کاف مشدّد یا مخفف (دونوں طرح پڑھنا درست ہے) اس کے بعد شمیم ہے۔

محسن: میم کے نیچے زیر، اس کے بعد حاء ساکن، پھر صاد پر زبر اور آخر میں نون ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے سامنے بہت سی امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت بڑی جماعت ہے اور کسی کے ساتھ ایک ایک دودو آدمی ہیں، میں نے ایک نبی ایسا بھی دیکھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا۔ اسی اثناء میں میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت نمودار ہوئی۔ میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہے، لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر میں نے ایک اور بہت بڑی جماعت دیکھی، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ ان میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔“ اتنا ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر گھر تشریف لے گئے اور صحابہ کرام ان خوش نصیب ستر ہزار افراد کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ بعض نے کہا: شاید یہ وہ خوش نصیب لوگ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ اور بعض نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں جو عہد اسلام میں متولد ہوئے، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے

آئے۔ صحابہ کرام نے آپ کو اپنی گفتگو اور آراء سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو دم کراتے ہیں نہ علاج کی غرض سے اپنے جسم کو داغتے ہیں اور نہ فال نکالتے ہیں، بلکہ وہ صرف اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان خوش نصیب لوگوں میں سے بنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہی میں سے ہو۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر یہی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: ”اس دعا میں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گیا۔“ ❁

عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل: ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام ہے۔ یہ قریش کی ایک شاخ بنو مخزوم کے قبیلے کے لوگ ہیں۔ ابو جہل رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن تھا اور عکرمہ بھی اس عداوت میں باپ سے کچھ کم نہ تھا۔ عکرمہ، ایک مشہور شہسوار تھا۔ فتح مکہ کے دن جان بچا کر مکہ مکرمہ سے فرار ہو کر سرزمین یمن میں جا بسا تھا، بعد میں اس کی اہلیہ ام حکیم بنت الحارث اس کے پاس جا کر اسے واپس لائیں اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا۔ اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوار ہو کر بھاگ جانے والے اور اب ہجرت کر کے آنے والے کو خوش آمدید۔“ ❁ چنانچہ اس نے فتح مکہ کے بعد ۸ھ میں اسلام قبول کیا اور اچھی زندگی گزاری۔ ۲۷ سال کی عمر میں ۱۳ھ کو جنگ یرموک میں جام شہادت پئی کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوئے۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ابو جہل کے لئے کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے تعجب کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا اظہار کیا۔ جب عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! یہ اس خواب کی تعبیر ہے۔ ❁ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ وہ جب مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا: ”لوگ سونے چاندی کی کان کی مانند ہیں۔ جو لوگ قبل از اسلام اچھے ہوں وہ حسب سابق اب بھی اچھے ہی ہیں۔“ ❁

العلاء الحضرمی رضی اللہ عنہ: حضرمی کا نام عبد اللہ ہے۔ حضرموت کے باشندے تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں بحرین کا عامل (منتظم) مقرر فرمایا تھا۔ بعد میں امیر المومنین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اس منصب پر بحال رکھا۔ تا آنکہ ۱۴ھ میں ان کی وفات ہو گئی۔ سائب بن یزید وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو لیث کے فرد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ عبد الملک بن مروان کے عہد میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابراہیم تمیمی رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

❁ صحیح البخاری، ۵۷۰۵: ۵۷۵۲؛ صحیح مسلم: ۲۲۰۔ ❁ سنن الترمذی: ۲۷۳۵ و سندہ ضعیف۔ سفیان ثوری اور ابواسحاق دونوں مدلس ہیں، نیز انقطاع بھی ہے۔ ❁ المستدرک للحاکم: ۵۰۶۱؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۲۳/۳۰۰ و سندہ ضعیف۔ یعقوب بن محمد الزہری ضعیف ہے۔ ❁ المستدرک: ۵۰۶۱ و سندہ ضعیف / حوالہ سابق۔ **تفہیم**: ”جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، جبکہ انہیں دین کی سمجھ آ جائے“۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ۳۳۵۳ وغیرہ۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: بنو عنس کے فرد ہیں۔ قبیلہ بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام اور حلیف تھے۔ عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئے تھے، حارث اور مالک تو یمن واپس چلے گئے، جبکہ یاسر نے مکہ مکرمہ میں ہی رہائش رکھ لی اور ابو حذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے ان کی شادی اپنی ایک لونڈی سے کر دی۔ جس کا نام سمیہ تھا۔ ان کے بطن سے عمار متولد ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا، اس طرح عمار مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور ان کے والد حلیف تھے۔ عمار قدیم الاسلام ہیں۔ آپ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جنہیں مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کی پاداش میں کفار کی طرف سے بہت زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں، تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں۔ مشرکین نے انہیں آگ کے عذاب بھی دیئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا ہاتھ مبارک ان کے جسم پر رکھ کر فرماتے: ”اے آگ! آگ کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جس طرح تو ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی۔ ﴿﴾ آپ اولیں مہاجرین میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور خوب خوب داؤ شجاعت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ”الطيب المطیب“ (پاکیزہ، پاک کیا ہوا) کا لقب دیا۔ ﴿﴾ جنگ صفین میں ۳۷ ہجری کو ۹۳ سال کی عمر میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ آپ سے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمر و بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بنو کلاب کے فرد ہیں، آپ کے بیٹے سلیمان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عمر و بن الاخطب رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ اپنی کنیت ابو زید سے معروف ہیں۔ نبی ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں حسن و جمال کی دعا کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سوسال کی عمر کو پہنچ گئے، لیکن آپ کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور آپ سے ابو قلاب، انس بن سرین اور زید الرشک جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمر و بن امیہ رضی اللہ عنہ: ضمری، ضاء پر زبر اور میم ساکن ہے۔ غزوہ بدر اور احد میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے۔ بعد ازاں جب مسلمان غزوہ احد سے واپس لوٹے تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ عرب کے مشہور و معروف لوگوں میں سے تھے۔ آپ قبول اسلام کے بعد سب سے پہلے بیر معونہ والے غزوے میں شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے آپ کو قید کر لیا اور آپ کے پیشانی کے بال کاٹ کر آپ کو آزاد کر دیا۔ ۶ھ میں نبی ﷺ نے آپ کو نجاشی حبشہ کے نام ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں اسے قبول اسلام کی رگوت دی گئی تھی۔ چنانچہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ کے بیٹوں جعفر اور عبد اللہ کے علاوہ آپ کے برادر زادے زبرقان بن عبد اللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۰ھ میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ زبرقان: زاء کے نیچے زیر، باء ساکن، راء کے نیچے زیر، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

عمر و بن الحارث رضی اللہ عنہ: القرشی المخزومی۔ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں، اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ابو وائل

الطبقات الكبرى، ۳/۲۸۸، تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۳/۳۷۲، اس کی سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سنن الترمذی: ۳۷۹۸، سنن ابن ماجہ: ۱۶۶، وهو حسن۔

شقیق بن سلمہ اور ابواسحاق السبعی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حریث: قریش کی ایک شاخ بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ آپ کو نبی ﷺ کی زیارت اور آپ سے احادیث کے سماع کا شرف حاصل ہے۔ نبی ﷺ نے آپ کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت یہ بارہ سال کے تھے۔ آپ کوفہ میں مقیم رہے اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کوفہ کے امیر بھی رہے ہیں۔ آپ کے بیٹے جعفر اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حزم بنی النضیر: انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو الضحاک ہے۔ پندرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے غزوہ خندق میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نبی ﷺ نے دس ہجری میں آپ کو نجران کا عامل (منتظم) بنا کر بھیجا تھا۔ آپ نے ۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سعید بنی النضیر: قریشی ہیں۔ آپ کو دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت ملی۔ جعفر بنی النضیر بن ابی طالب کے وفد کے ساتھ خیبر کے موقع پر حبشہ سے مدینہ منورہ آئے اور یہیں مقیم رہے۔ ۱۳ھ میں سرزمین شام میں خلعت شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ عمرو بن سلمہ بنی النضیر: قبیلہ بنو جرم کے فرد ہیں۔ یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے، اس لیے نبی ﷺ کے عہد میں آپ کے حکم سے انہیں ان کی قوم کا امام مقرر کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اپنے والد کے ہم راہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سلمہ بنی النضیر: کا بیان ہے کہ مسلمانوں کے قافلے، وفود اور افراد ہمارے قبیلے کے پاس سے گزرا کرتے اور ہم ان سے قرآن مجید سیکھ لیا کرتے تھے۔ جب میرے والد نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ تمہیں نماز پڑھایا کرے۔“ دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔ ❁

عمرو بن العاص بنی النضیر: قریش کی ایک شاخ بنو سہم میں سے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال دارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ بعض نے کہا: ہجرت کے آٹھویں سال آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آئے اور سب نے اکٹھے اسلام قبول کیا۔ نبی ﷺ نے آپ کو عمان کا منتظم مقرر کیا تھا اور آپ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک اپنی اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ بعد میں سیدنا عمر، عثمان اور معاویہ بنی النضیر کے زمانوں میں بھی انتظامی امور کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ آپ نے ہی امیر المؤمنین سیدنا عمر بنی النضیر کے دور میں مصر فتح کیا اور عمر بنی النضیر کی وفات تک آپ ہی وہاں عامل رہے۔ ان کے بعد سیدنا عثمان بنی النضیر نے بھی چار سال تک آپ کو اس ذمہ داری پر بحال رکھا، پھر آپ کو وہاں سے معزول کر دیا گیا۔ بعد میں جب معاویہ بنی النضیر خلیفہ بنے تو انہوں نے مصر کا علاقہ آپ کے حوالے کر دیا تھا۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں ۴۳ھ کو مصر میں ہی وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کا بیٹا مصر کا حاکم ہوا۔

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو نوحیح ہے۔ نون پر زبر، جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔ عبسہ، عین اور باء پر زبر اور اس کے بعد سین ہے۔ بنو سلیم قبیلے کے فرد ہیں۔ اسلام کے اولین زمانے میں ہی قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چوتھے فرد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ”تم اپنے علاقے میں واپس چلے جاؤ، جب تمہیں ہمارے غلبے اور کامیابی کی اطلاع ملے تو دوبارہ آ جانا۔“ ✽ یہ جا کر اپنی قوم اور علاقے میں مقیم رہے، تا آنکہ غزوہ خیبر ہوا۔ یہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ آ گئے اور وہیں مقیم رہے۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ سہیل بن عمرو العامری کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں۔ مدینہ منورہ میں مقیم رہے، آپ کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو مزین یا بنو مزینہ کے فرد ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیت:

﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا آتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يَنْفِقُونَ﴾ ✽

”اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کی خدمت میں آتے ہیں، تاکہ آپ انہیں سواری عنایت فرمادیں اور آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تمہیں سواری کے طور پر دینے کو کچھ نہیں پاتا تو وہ رنج و غم کی وجہ سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔“

مذکورہ بالا آیت آپ ہی کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ ✽ آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری زمانے میں یہیں وفات پائی۔ آپ کے بیٹے عبداللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن احمق رضی اللہ عنہ: بنو خزاعہ کے فرد ہیں، آپ کو صحابی رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ سے جبیر بن نفیر، رفاعہ بن شداد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۵۱ھ میں موصل میں قتل ہوئے۔

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو جبینہ میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو مریم ہے۔ بعض نے کہا: آپ ازدی ہیں۔ آپ نے اکثر غزوات میں شرکت کی سرزمین شام میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام عبداللہ بن عمرو ذکر کیا ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو عامر میں سے ہیں۔ نابینا تھے۔ آپ کی شہرت ”ابن ام مکتوم“ کی نسبت سے ہے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ آپ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

✽ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳/۱۱۹۳؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر، ۴/۲۳۹، بدون السنند۔ ✽ ۹/التوبة: ۹۲۔

✽ اس سلسلے میں صحیح یہ ہے کہ یہ آیت قبیلہ بنو مزینہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ دیکھئے تفسیر طبری، ۶/۹۲ وغیرہ۔

کے خالہ زاد یا ماموں زاد تھے۔ مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولین دور میں مسلمان ہوئے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کئی دفعہ مدینہ منورہ میں اپنے نائب اور قائم مقام کی حیثیت سے تعینات فرمایا۔ آخری دفعہ آپ کو حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ مدینہ منورہ میں اور بقول بعض قادیسیہ میں شہادت پائی۔

عمر و بن تغلب رضی اللہ عنہ: قبیلہ عبدالقیس کے فرد ہیں۔ آپ سے حسن بصری اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ تغلب: تاء پر زبر، اس کے بعد غین ساکن ہے۔

عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو تمیم میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے فرزند عبید اللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ عکراش۔ عین کے نیچے زیر، اس کے بعد کاف ساکن، پھر راء اور آخر میں شین ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو کعب میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو نجد ہے۔ خیبر والے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، بصرہ میں مقیم رہے، تا آنکہ ۵۲ھ میں وہیں فوت ہوئے۔ اصحاب علم و فضل میں سے تھے۔ آپ نے اپنے والد کی معیت میں اسلام قبول کیا۔ آپ سے ابورجاء، مطرف، زرارہ بن ابی اونی اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ: بنو غفار میں سے ہیں، حجازی ہیں۔ اپنے مولیٰ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا اور انہیں یاد بھی رکھا۔ آبی اللحم: شروع میں، ہمزہ اس پر زبر، اس کے بعد الف، پھر باء ہے۔ یہ ابی، یا بی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اسی غزوہ میں جام شہادت نوش فرما کر خلد بریں میں جا پہنچے۔ خالد بن الاعلم نے آپ پر وار کیا تھا، کتاب الجہاد میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انصار میں سب سے پہلے آپ ہی مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ: بنو شیح میں سے ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ خیبر میں شریک ہوئے، فتح مکہ کے موقع پر آپ کی قوم / قبیلے کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا، سرزمین شام میں مقیم رہے، اور ۷۳ھ میں وہیں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو اوس میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ عہد رسالت میں اور بقول بعض عہد فاروقی میں مدینہ منورہ میں ۶۵ یا ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عویمیر بن عامر رضی اللہ عنہ: ابوالدرداء کی کنیت سے معروف ہیں۔ اس سے قبل بہرہ دال میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ عویمیر بن ابیض رضی اللہ عنہ: بنو عجلان میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ لعان کے واقعہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ طبری نے لکھا ہے

کہ واقعہ لعان والے صحابی کا نام عویر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان ہے۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ؛ بنو تمیم کی ایک شاخ بنو جاشع میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم ساتھی تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عصام مُرَی نِیَ رضی اللہ عنہ؛ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ قلیل الحدیث صحابی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے کتاب الجہاد میں روایت کی ہے۔ ❁

عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ؛ انصاری کی ایک شاخ بنو خزرج کے قبیلے بنو سالم میں سے ہیں اور بدری صحابی ہیں۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں فوت ہوئے۔

عمارہ بن خزیمہ ❁؛ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری صحابی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے حضرات سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پر پیش، اور میم مخفف ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اہل علم متردد ہیں۔

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ؛ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسروں لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔

عُرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ؛ بنو کنندہ میں سے ہیں۔ آپ سے آپ کے بھتیجے عدی اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عُرس: عین پر پیش، راء ساکن اور آخر میں سین ہے۔

عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ؛ قریش کی ایک شاخ بنو خزوم کے فرد ہیں۔ ابو جہل کے مادری بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے پہلے اسلام قبول کیا۔ پہلے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے موقع پر آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے رفیق سفر تھے۔ ہشام کے بیٹے حارث اور ابو جہل نے آ کر آپ سے کہا کہ اس کی والدہ نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ جب تک اس کو نہ دیکھے گی وہ نہ تو سائے میں بیٹھے گی اور نہ سر پر تیل لگائے گی۔ یہ ان کے ساتھ واپس آ گئے تو انہوں نے انہیں قید کر دیا اور مکہ میں محبوس رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرصہ تک قنوت نازلہ میں ان کے حق میں رہائی و نجات کی دعا کرتے رہے کہ یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دلا دے۔ سرزمین شام میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عیاش: عین پر زبر، ہاء مشدود اور آخر میں شین ہے۔

عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ الغطفی؛ فتح مصر کی مہم میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمن نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

❁ سنن ابی داؤد: ۶۶۳۵؛ سنن الترمذی: ۱۵۴۹؛ سندہ ضعیف ابن عصام مجہول الحال ہے۔

❁ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ۴۸۴۴؛ الکاشف: ۴۰۰۶؛ الثقات للعلجلی: ۱۳۲۵؛ الجرح والتعديل:

۳۶۵/۶؛ مشاہیر علماء الامصار لابن حبان: ۱۱۵/۱ وغیرہ۔

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: عامر بن عبد اللہ بن الجراح، قریش کے قبیلے بنو فہر میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی محفل میں جن دس صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی تھی، ان میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((امین هذه الامة)) یعنی ”اس امت کے امین ترین شخص“ کا لقب دیا۔ * آپ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی معیت میں اسلام قبول کیا تھا۔ جب مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی آپ بھی ان مہاجرین میں شامل تھے۔ تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بالخصوص غزوہ احد میں جب انتہائی مشکل مرحلہ آیا تھا تو آپ ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی میں اس دن جب خود کی دو کڑیاں دھنس گئی تھیں، تو آپ نے دانتوں سے زور لگا کر انہیں نکالا جس کی وجہ سے آپ کے سامنے والے دودانت شہید ہو گئے تھے۔ آپ کا قد خاصا طویل، چہرہ معروف اور داڑھی کے بال مختصر تھے۔ اردن میں ۱۸ھ میں طاعون عمواس کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ بیسان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نسب فہر بن مالک پر جا کر ملتا ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ: آپ کا نام مقسم بن ربیع اور بقول بعض لقیظ بن ربیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ غزوہ بدر میں کفار کی طرف سے شریک تھے۔ رہائی پا کر مکہ مکرمہ لوٹ گئے اور بعد ازاں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از حد عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ خلافت صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران میں شہادت سے ہمکنار ہوئے، ابن عباس، ابن عمر اور ابن العاص رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ مقسم: میم کے نیچے زیر، قاف ساکن اور اس کے بعد سین پر زبر ہے۔

ابو عیاش رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن ثابت ہے۔ انصاری کی ایک شاخ بنو زرقہ میں سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۰ھ کے بعد وفات پائی۔

ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ: ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، بنو مخزوم میں سے ہیں۔ بعض نے آپ کا نام عبد الحمید اور بعض نے احمد بیان کیا ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے۔ بعض روایات میں آپ کا ذکر ابو حفص بن مغیرہ بھی آیا ہے۔ ابو عبس عبد الرحمن بن [جر] رضی اللہ عنہ: * انصار کے قبیلے بنو الحارث میں سے ہیں۔ نام کے بجائے کنیت سے معروف ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ۳۳ھ کو مدینہ منورہ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عبایہ بن رافع بن خدیج نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عیس: عین پر زبر، باء مخفف، اوپر زبر اور آخر میں سین ہے۔ عبایہ: عین اور باء پر زبر، باء مخفف، اور الف کے بعد یا ہے۔

ابو عسیب رضی اللہ عنہ: ان کا نام امر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مسلم بن عبید نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ عسیب: عین پر زبر، سین مخفف، اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں باء ہے۔

تابعین

عبداللہ بن بریدہ: * قبیلہ بنو اسلم کے فرد ہیں۔ مرو کے قاضی تھے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے ابن سہل اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ مرو میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکر: * بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری المدنی، مدینہ منورہ کے ایک نمایاں تابعی عالم ہیں۔ آپ نے انس بن مالک، اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے زہری، مالک بن انس، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔ کثیر الحدیث اور انتہائی سچے آدمی تھے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: ”آپ سے مروی احادیث بے علم لوگوں کے لیے شفاء ہیں۔“ ☆ آپ نے ستر برس کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن الزبیر: * ابو بکر، الحمیدی، قریش کے قبیلہ بنو اسد میں سے ہیں۔ انتہائی ثقہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے مسلم بن خالد، کعب اور امام شافعی سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے امام شافعی کے ہمراہ مصر کا سفر کیا۔ ان کی وفات ہو گئی تو مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ امام الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی ”الصیح“ میں آپ سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی وفات ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ یعقوب بن سفیان نے فرمایا: ”میں نے حمیدی سے بڑھ کر کسی کو اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ نہیں پایا۔“ *

عبداللہ بن مطیع: * قریش کی ایک شاخ بنو عدی کے فرد ہیں، اہل مدینہ میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہوئی تھی اور ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے تھے۔ ان کے والد کا نام ”العاص“ تھا۔ (اس کا معنی ہے معصیت کرنے والا) تو نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے ”مطیع“ رکھ دیا۔ اس کا معنی ہے اطاعت کرنے والا۔ یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سرکردہ و سربراہ و دروہ لوگوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو انہی کو انہوں نے اپنا امیر و سربراہ مقرر کیا تھا۔ واقدی کا بیان ہے کہ انہوں نے صرف قریش پر امارت کی تھی۔ ان کے علاوہ باقی لوگوں پر غلیل الملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ امیر تھے۔ آپ نے اپنے والد مطیع رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے شععی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں ۳ھ میں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن زبیر نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ کو مختار بن ابی عبید ثقفی نے وہاں سے نکال دیا تھا۔

عبداللہ بن مسلمہ: * بن کعب تمیمی، المدنی۔ ثقفی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزریں رہے۔ ثقہ اور دیانت دار لوگوں میں سے تھے۔ آپ امام مالک بن انس کے ساتھیوں میں سے ہیں اور آپ کو ان کی صحبت کی وجہ سے شہرت حاصل

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۳۲۲۷۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۳۲۳۹۔ ☆ الجرح والتعديل لابن ابی حاتم: ۱۷/۵، موسوعة

اقوال الامام احمد بن حنبل: ۲/۲۳۲۔ * آپ ثقہ، حافظ اور ثقہ تھے۔ التقرب: ۳۳۲۰۔

* طبقات الفقهاء للشیرازی: ۱/۱۰۰؛ طبقات الشافعية لابن شہبة: ۱/۶۶۔ * دیکھئے التقرب: ۳۲۲۶؛ معجم

الصحابة للبقوی: ۴/۱۰؛ الثقات لابن حبان: ۳/۲۱۰؛ معرفة الصحابة لابی نعیم: ۴/۱۷۸۲۔

* ثقہ عابد ہیں۔ التقرب: ۳۶۲۰۔

ہے۔ آپ نے ہشام بن سعید جیسے کبار ائمہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ماہ محرم الحرام ۲۲۱ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن موہب: * فلسطینی، شامی، فلسطین کے قاضی تھے۔ آپ نے تمیم داری سے روایت حدیث کی اور قبصہ بن ذؤیب سے سماع حدیث کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے تمیم سے سماع حدیث نہیں کیا، البتہ آپ نے قبصہ سے سماع کیا اور وہ تمیم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے عمر بن عبدالعزیز نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن مبارک: * مرو کے رہنے والے تھے۔ اس لیے مروزی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ بنو حنظلہ کے مولیٰ ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، مالک، سفیان ثوری، شعبہ، اوزاعی اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن معین اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص اور مقرب بندوں میں سے تھے۔ آپ ایک بہت بڑے امام، عظیم المرتبت فقیہ، حافظ، زاہد، پرہیزگار، سخی اور ثقہ تھے۔ اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے کہ ”روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں اور نہ میں ان جیسے دوسرے کسی آدمی کو جانتا ہوں۔“ * اللہ تعالیٰ نے جس قدر خصائل خیر یعنی عمدہ عادات و اوصاف پیدا کی ہیں، آپ کو ہر ایک عمدہ عادت و صفت سے نوازا تھا۔ آپ متعدد مرتبہ بغداد شریف لائے اور لوگوں کو احادیث سنائیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۱۸۱ھ کو ہوئی۔

عبداللہ بن عکیم: * بنو حنیئہ میں سے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی زیارت یا آپ سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ بہت سے اصحاب علم نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، تاہم صحیح بات یہ ہے کہ آپ صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں۔ آپ کو سیدنا عمر عبداللہ بن مسعود اور حدیفہ رضی اللہ عنہم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عبداللہ بن ابی قیس: * شامی ہیں۔ ابوالاسود آپ کی کنیت ہے۔ عطیہ بن عازب کے مولیٰ تھے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عصم: * آپ کے والد کا نام عصمہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کوفہ کے باشندے تھے۔ قبیلہ بنو حنیئہ میں سے تھے۔ آپ نے ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے اسرائیل اور شریک نے روایت حدیث کی ہے۔ قبیلہ ثقیف کے کذاب اور ایک ظالم سے متعلقہ حدیث آپ ہی سے مروی ہے۔

عبداللہ بن محیریز: * قریش کے قبیلے بنو جمح کے فرد تھے۔ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے ابو محذورہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اور آپ سے مکحول، زہری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ رجاء

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۶۵۰۔ * آپ ثقہ، مثبت، فقیہ، عالم، سخی اور مجاہد تھے۔ التقریب: ۳۵۷۰۔ * تاریخ بغداد: ۱۱/۳۸۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۳۲/۴۲۶؛ سیر اعلام النبلاء: ۸/۳۸۴ و سندہ حسن۔ * آپ خضرم ہیں۔ التقریب: ۴۳۸۲۔ * آپ خضرم ہیں۔ التقریب: ۵۵۴۷۲۔ * یہ ثقہ صدوق ہیں۔ الثقات للعلجلی: ۹۳۳؛ الثقات لابن حبان: ۵/۵۷؛ الثقات لابن شاہین: ۶۳۶؛ التقریب: ۳۴۷۶۔ * ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۳۶۰۴۔

حدیث کی ہے، اور آپ سے ابواسحاق و ابوروق نے احادیث روایت کی ہیں۔ جمع بین الصلاتین سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن: * بن ابی حسین، الہکی، القرشی، نوفل بن عبدمناف کی نسبت سے نوفلی بھی کہلاتے ہیں، تابعی ہیں۔ ابوالطفیل سے روایت کی ہے۔ آپ نے بہت سے تابعین سے سماع حدیث کیا اور آپ سے مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عبید اللہ: * بن ابی ملیکہ۔ ابوملیکہ کانام زہیر بن عبداللہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنو تمیم میں سے ہیں۔ الاحول یعنی بھینگے تھے۔ معروف و مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔ اللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں عہدہ قضاء پر مامور تھے۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابن جریج اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔ ۱۱ھ میں فوت ہوئے۔ ملیکہ: میم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

عبداللہ بن شقیق: * آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ بنو عقیل قبیلے کے فرد ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ طبقہ تابعین کے مشہور اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی، عثمان اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے جریری، قتادہ، اور ایوب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن شہاب: * آپ کی کنیت ابوالحرب (یا ابو الجزل) ہے۔ خولانی کہلاتے ہیں۔ آپ کا شمار تابعین کے دوسرے طبقہ کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں ”عزیز الحدیث“ ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ”العزیز“ ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام طبقات میں یا کسی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔ آپ نے ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبید اللہ بن رفاعہ: * بن رافع انصاری، زُرّقی نسبت رکھتے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور اسماء بنت عمیس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی اہل علم کی ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر: * آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ کے اہل علم سے سماع کیا، تابعی ہیں۔ آپ سے

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۴۳۰؛ الطبقات الكبرى: ۵/۴۸۶؛ الثقات للعجلی: ۹۲۷؛ الجرح والتعديل: ۵/۹۷؛ الثقات لابن

حبان: ۷/۴۳۔ ثقہ اور فقیہ تھے۔ التقریب: ۳۴۵۴۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۳۸۵۔

* یہ حسن الحدیث ہیں۔ صحیح مسلم: (۱۰۹) کے راوی ہیں، نیز ان کی حدیث کو امام ابن خزیمہ: ۲۸۸ اور ابو نعیم اصبہانی (المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۶۶۹۸) نے صحیح قرار دیا ہے۔

* یہ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۰۷۶؛ الثقات لابن حبان: ۵/۱۳۳؛ التقریب: ۴۳۷۲؛ یحییٰ بن معین نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔

تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/۳۸۶؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۴/۱۹۰۲؛ اسد الغابة: ۳/۵۳۳، آخر الذکر دونوں نے ان کے صحابی ہونے کو مختلف فیہ قرار دیا ہے۔ علائی نے کہا: ”تابعی ہیں۔“ جامع التحصیل: ۴۹۶، ابو حاتم نے کہا: ”لیست له صحبة۔“ الجرح

والتعديل: ۵/۴۰۶۔ تنبیہ: کتب اسماء الرجال میں ”عبید اللہ“ کے بجائے عبید بن رفاعہ ہی مذکور ہے۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۳۱۰۔

زہری اور اس طبقے کے دوسرے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوئے۔ آپ متقن اور ثقہ راوی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔

عبید اللہ بن عدی بن الحیار: ✽ قریش میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔ تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے سیدنا عمر، عثمان بن عفان وغیرہ حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ ولید بن عبد الملک کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔

عبید بن عمیر: ✽ ان کی کنیت ابو عاصم ہے۔ بنو لیث قبیلے کے فرد ہیں۔ حجازی ہیں، اہل مکہ کے قاضی تھے۔ آپ کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مسعود میں ہوئی، بلکہ بعض نے تو کہا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر، ابو ذر، عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فوت ہونے سے پہلے وفات پا گئے تھے۔

عبد الرحمن بن کعب بن مالک: ✽ انصاری ہیں، مدینہ منورہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبد الرحمن بن اسود: ✽ قریش کے ایک قبیلے بنو زہرہ کے فرد ہیں، حجازی نسبت رکھتے ہیں، مدینہ منورہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں، عزیز الحدیث ہیں۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت حدیث کی اور آپ سے سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن یزید بن حارثہ: ✽ انصاری، مدنی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ۹۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ: ✽ انصاری ہیں۔ سیدنا عمر کی خلافت ختم ہونے سے چھ سال قبل متولد ہوئے۔ آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں: ایک قول کے مطابق آپ ”ذلیل“ میں مقتول ہوئے۔ دوسرا قول ہے کہ آپ دریائے بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸۳ھ میں ابن الاشعث والی لڑائی ”دیر جمائم“ کے دوران میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے شعبی، مجاہد اور ابن سیرین وغیرہ بہت سے لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ کوفہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔

✽ یتا بنی ثقہ ہیں۔ الثقات للعلی: ۱۰۶۴؛ الثقات لابن حبان: ۲۴۸/۳؛ معرفة الصحابة لابی نعیم: ۱۸۷۵/۴؛ جامع

التحصیل للعلائق: ۴۸۸؛ الاصابة: ۴/۳۹۰، ۳۹۱؛ التقریب: ۴۳۲۰۔

✽ ان کی ثقافت پر اتفاق ہے۔ التقریب: ۴۳۸۵؛ الطبقات الکبریٰ: ۱۶/۶؛ الثقات لابن حبان: ۱۳۲/۵۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۹۹۱۔

✽ دیکھئے التقریب: ۳۸۰۱۔ ✽ دیکھئے التقریب: ۴۰۴۲۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۹۹۳۔

عبدالرحمن بن غنم: * اشعری، شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام کے دونوں زمانے پائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ محدثین کی اصطلاح میں ایسے لوگ ”مخضرم“ کہلاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو سرزمین یمن کی طرف مبعوث کیا تو یہ ان کی وفات تک ان کے ساتھ ہی رہے۔ اہل شام کے فقیہ یعنی اصحاب علم میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ سے روایت حدیث کی ہے۔ غنم: غنم بن زبر اور نون ساکن ہے۔ ۷۸ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن ابی عمرہ: * ابو عمرہ کا نام عمر بن مخصن ہے، انصاری، [نجاری] اور مدینہ منورہ کے قاضی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث تابعین میں مشہور ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور سیدنا عثمان و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ: * انصار کے ایک قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عطاء بن یسار سے اور آپ سے مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن ابی عقبہ: * آپ نجیر (یا جابر) بن عتیک انصاری کے مولیٰ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو عقبہ کا اسم گرامی رشید (راء پر پیش، شین پر زبر) ہے، یہ فارسی صحابی ہیں اور عبدالرحمن تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے داؤد بن حصین نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن عبد: * بنو قارہ قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے ”القاری“ کہلاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی تھی، تاہم آپ رسول اللہ ﷺ سے سماع اور روایت نہیں کر سکے۔ واقدی نے آپ کا شمار ان صحابہ کرام میں کیا ہے جن کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی۔ مشہور یہی ہے کہ آپ تابعی ہیں، آپ مدینہ منورہ کے اہل علم تابعین میں سے ہیں اور آپ نے سیدنا عمر بن خطاب سے سماع حدیث کیا۔ آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو وفات پائی۔ القاری: قاف پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء مشدود ہے آخر میں ہمزہ نہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ: * ابوسفیان بن حرب کی دختر ام الحکم، ان کی والدہ ہیں۔ سیدنا معاویہ نے انہیں کوفہ کا امیر تعینات کیا تھا۔ جمعہ کے دن خطبہ کے سلسلے کی احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر: * تابعی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے احادیث روایت کی ہیں۔

* ثقہ مخضرم ہیں۔ الجرح والتعديل: ۲۷۴/۵؛ الثقات للعجلی: ۹۷۴؛ الثقات لابن حبان: ۷۸/۵؛ التقريب: ۳۹۷۸؛ الکاشف: ۳۲۸۸؛ جامع التحصيل للعلائی: ۴۵۔ * ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۸۳/۵؛ التقريب: ۳۹۶۹۔ * ثقہ ہیں۔ التقريب: ۳۹۱۷۔ * یہ مجہول ہے۔ التحرير: ۳۹۵۷۔ * ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۶۶؛ الجرح والتعديل: ۲۶۱/۵؛ الثقات لابن حبان: ۷۹/۵؛ جامع التحصيل: ۴۳۹۔ * یہ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۱۸۱/۶؛ التقريب: ۳۹۲۴؛ الثقات للعجلی: ۹۶۳؛ الجرح والتعديل: ۲۴۸/۵۔ * ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ التقريب: ۳۸۱۵۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ: ✱ انصاری ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ بنو ثقیف قبیلے میں سے ہیں۔ جب اہل اسلام بصرہ گئے تو وہیں ۱۴ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ بصرہ میں مسلمانوں کے ہاں متولد ہونے والے اولین بچے تھے۔ کثیر الحدیث تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمار: ✱ مکی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی انہیں سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمن بن زید بن اسلم: ✱ مدنی، اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اس سے قتیبہ، ہشام اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے روایت حدیث میں اس کی تضعیف کی ہے۔ ۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ عبدالعزیز بن رفیع: ✱ قبیلہ بنو اسد سے ہیں، مکی ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا۔ نوے سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔ رفیع: رفیع کی تصغیر ہے۔ عبدالعزیز بن جرتج: ✱ مکی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کے فرزند عبدالملک فقیہ اور ضعیف نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ: ✱ مدینہ منورہ کے فقہاء اور اہل علم میں سے ہیں۔ آپ کو زہری، محمد بن منکدر، حمید طویل اور بہت سے اہل علم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ آپ بغداد میں تشریف لائے تو لوگوں کے سامنے احادیث بیان کیں۔ ۱۶۳ھ کو بغداد میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ عبدالملک بن عمیر: ✱ کوفی ہیں۔ آپ کی ایک نسبت قرشی بھی ہے، مگر یہ قبیلہ قریش کی نسبت سے نہیں بلکہ ”قرشہ“ کی طرف نسبت ہے۔ شعی کے بعد کوفہ میں قضا کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ آپ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا کوفہ کے کبار اہل علم میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے جناب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۱۰۳ سال کی عمر میں ۱۳۶ھ کو وفات پائی۔

عبدالواحد بن ایمن: ✱ قبیلہ بنو مخزوم سے ہیں۔ آپ قاسم بن عبدالواحد کے والد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور دیگر بہت سے

✱ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۳۵؛ الطبقات الكبرى: ۷/۱۴۱؛ التقريب: ۳۸۱۶۔

✱ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۶/۳۲؛ الثقات للعجلی: ۸۵۳؛ التقريب: ۳۹۲۱؛ الجرح والتعديل: ۵/۲۴۹؛ الثقات لابن حبان: ۵/۹۴؛ الکاشف للذهبی: ۳۲۳۲۔ ✱ ضعیف ہے۔ التقريب: ۳۸۶۵، جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے خلاصۃ البدر المنیر: ۱۱؛ مجمع الزوائد: ۱/۲۱۔ ✱ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۰۰۹؛ الجرح والتعديل: ۵/۳۸۱؛ الثقات لابن حبان: ۵/۱۲۳؛ التقريب: ۴۰۹۵۔

✱ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۷/۱۱۴؛ نیز دیکھئے سنن الترمذی: ۴۶۳ وغیرہ۔

✱ آپ ثقہ، فقیہ اور مصنف ہیں۔ التقريب: ۴۱۰۴۔ ✱ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۴۲۰۰؛ آپ ملس بھی تھے۔ دیکھئے الفتح المبين فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۵۶؛ ایشینا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ۔ ✱ ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/۳۷۶؛ الجرح والتعديل: ۶/۱۹، ۲۰؛ الثقات لابن حبان: ۷/۱۲۴؛ الثقات لابن شاہین: ۹۲۶۔

تابعین سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔
عبدالرزاق بن ہمام: * آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ کبار اہل علم میں سے ہیں۔ آپ نے ابن جریج اور معمر جیسے لوگوں سے
احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی احمد، اسحق اور رمادی وغیرہ بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے متعدد
کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔
عبدالحمید بن جبیر: * السحیبی کی نسبت رکھتے ہیں۔ آپ اپنی پھوپھی صفیہ سے اور ابن المسیب سے روایت حدیث کرتے
ہیں، آپ سے ابن جریج اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالہمیس بن عباس بن سہل ساعدی: * اپنے والد اور ابو حازم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے مصعب (یا ابو
مصعب) اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت حدیث کی ہے۔ ”باب الحذر والتأني“ میں اس کا ذکر آیا ہے۔
عبدالاعلیٰ بن مسہر: * ابومسہر، غسانی، سرزمین شام کے صاحب علم ہیں۔ آپ نے سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے احادیث
روایت کی ہیں اور آپ سے ابن معین، ابوحاتم، ابن الرواس نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کا حافظہ انتہائی قوی تھا۔ لوگوں میں
سے بزرگ ترین اور فصیح ترین شخصیت تھے۔ آپ کو مجبور کیا گیا کہ قرآن مجید کے مخلوق ہونے کا اقرار کریں مگر آپ نے اس بدعی
عقیدے کو قبول کرنے اور اس کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا، تو آپ کو قید میں ڈال دیا گیا۔ قید کی حالت میں ہی ماہ رجب ۲۱۸ھ کو
وفات پا گئے۔

عبدالمنعم بن نعیم اسواری: * اس نے جریری اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں اور اس سے یونس مؤدب اور محمد
بن ابی بکر المقدمی نے احادیث کی روایت کی ہے۔

عبدخیر بن یزید: * آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ آپ قبیلہ ہمدان کے فرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے
مگر آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ آپ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات و صحبت ثابت ہے۔ آپ ان کے گروہ کے ساتھیوں میں سے
ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ اور امین ہیں۔ آپ کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور ایک سو بیس سال عمر پائی۔ خیر: یہ شتر کا متضاد ہے۔
عمران بن حطان: * قبیلہ دوس کے فرد ہیں، خارجی تھے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، ابن عمر، ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے
سماع حدیث کیا اور آپ سے محمد بن سیرین، یحییٰ بن کثیر وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔ حطان: حاء کے نیچے زیر، طاء مشدّد
اور آخر میں نون ہے۔

- ۱ ثقہ، حافظ اور مصنف ہیں۔ التقرب: ۴۰۶؛ آپ مدلس بھی تھے۔ دیکھئے الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۴۵۔
۲ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۳۷۵۔ ضعیف ہے۔ التقرب: ۴۲۳۵؛ الكامل لابن عدی: ۴۶/۷؛ الکاشف: ۳۴۹۷۔
۳ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۳۷۳۸۔ متروک الحدیث، ضعیف ہے۔ التقرب: ۴۲۳۴؛ التاریخ الاوسط للبخاری: ۲/۲۲۳؛
الجرح والتعديل: ۶۷/۶؛ الكامل لابن عدی: ۳۴/۷؛ الکاشف للذهبی: ۳۴۹۶۔
۴ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۲۴؛ الثقات لابن حبان: ۱۲۷/۵؛ الاصابة: ۵/۷۹۔
۵ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۳۰۰؛ الثقات لابن حبان: ۵/۲۲۲؛ الکاشف: ۴۲۶۲؛ التقرب: ۵۱۵۲۔

عمرو بن شعیب: * بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص، بنوہم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کو اپنے والد، ابن مسیب اور طاؤس سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے زہری، ابن جریج، عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے آپ کی سند سے کوئی حدیث روایت نہیں کی، کیونکہ آپ اپنی احادیث کو ”عن ابیہ عن جدہ“ کے طریق سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات اس میں بھی اختصار کر دیتے ہیں۔ اگر اس قول سے ان کی مراد اپنا والد اور اپنا ہی دادا ہو تو گویا وہ اپنے والد شعیب سے اور وہ ان کے دادا محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔ اس صورت میں یہ حدیث مرسل ہو گی، کیونکہ ان کے دادا محمد کو رسول اللہ ﷺ کی روایت اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں۔ اور اگر ”ابیہ“ سے ان کی مراد اپنا والد شعیب اور ”جدہ“ سے مراد شعیب کا دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص مراد ہو تو شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اس لیے امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی سند سے احادیث کو اپنی اپنی صحیح میں درج نہیں کیا، البتہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ کے زمانے کو پایا اور ان سے ملاقات کی ہے۔

عمرو بن سعید: * قبیلہ ثقیف کے مولیٰ ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ نے انس رضی اللہ عنہ اور ابو العالیہ وغیرہ سے اور آپ سے ابن عون اور جریر بن حازم نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عثمان بن عفان: * آپ نے اپنے والد عثمان اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا ”البکاء علی المیت“ یعنی میت پر رونے کے بیان میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ مالک بن انس نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عمرو بن الشرید: * قبیلہ ثقیف میں سے ہیں، تابعی ہیں۔ اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کو اپنے والد اور ابو رافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن میمون الاودی: * آپ نے جاہلیت، یعنی اسلام سے قبل کا دور پایا اور نبی ﷺ کے زمانے میں ہی اسلام قبول کیا، مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، اہل کوفہ میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے اسحاق نے سماع حدیث کیا ہے۔ ۷۴ھ میں فوت ہوئے۔

عمرو بن عبد اللہ السبعی: * آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ بہرہ ہمزہ میں آپ کا ذکر گزر چکا ہے۔

عمرو بن عبد اللہ بن صفوان: * قریش کے ایک قبیلے بنو جحجیح میں سے ہیں۔ آپ نے یزید بن شیبان سے روایت حدیث کی اور آپ سے عمرو بن دینار وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن دینار: * آپ کی کنیت ”ابو یحییٰ“ ہے۔ سالم بن عبد اللہ وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے حماد بن زید، حماد بن سلمہ، معتمر اور متعدد لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل علم نے روایت حدیث میں اسے ضعیف لکھا ہے۔

* یہ صدوق، حسن الحدیث ہیں، کیونکہ یہ کتاب سے روایت کرتے تھے۔ دیکھئے جامع التحصیل للعلائق: ۵۷۲۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۳۵۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۷۷۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۴۹۔

* مخضرم، ثقہ وعابد ہیں۔ التقریب: ۵۱۲۲۔ ثقہ، عابد اور مدلس تھے۔ التقریب: ۵۰۶۵۔

* یہ ثقہ و صدوق ہیں۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۵/ ۴۷۴-۴۷۵؛ التقریب: ۵۰۶۳؛ الکاشف للذهبی: ۴۱۸۲۔

* ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۰۲۵۔

عمر وبن واقد: * دمشق کے باشندے تھے۔ یونس بن میسرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے فضیلی اور ہشام بن عمار نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے اس سے مروی احادیث کو ترک کیا ہے۔

عمر وبن مالک: اس کی کنیت ابو ثمامہ ہے۔ یہ شخص کافر تھا۔ حدیث کسوف میں اور صحیح مسلم میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ایک حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جہنم میں اپنی انتزیاں گھینٹتے دیکھا تھا۔ روایت میں اسی طرح بیان ہے، جبکہ باقی روایات میں اس شخص کا نام عمر وبن لُحی بیان ہوا ہے، لُحی کا نام ربیعہ بن حارثہ تھا۔ اور عمرو، یہ قبیلہ خزاعہ کا رئیس تھا۔

عمر بن عبدالعزیز: * بن مروان بن الحکم، آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔ قریشی خاندان ہنوا میہ میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام لیلیٰ اور کنیت ام عاصم ہے، وہ عاصم بن عمر بن خطاب کی دختر تھیں۔ آپ نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے احادیث روایت کی ہیں، اور آپ سے زہری اور ابو بکر بن حزم نے روایت حدیث کی ہے۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد ۹۹ھ میں مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور رجب ۱۱۱ھ میں سرزمینِ حمص میں دیرس معان میں وفات پائی۔ آپ کی مدتِ خلافت دو سال پانچ ماہ اور چند دن ہے۔ آپ نے چالیس سال عمر پائی۔ بعض نے کہا: چالیس سال پوری نہیں ہوئی تھی۔ آپ حد درجہ عبادت گزار، زاہد، متقی، پرہیزگار، اور صاحبِ حسن و سیرت تھے۔ بالخصوص عرصہِ خلافت کے دوران میں تو یہ اوصاف اور نمایاں رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خلافت آپ کے سپرد ہوئی تو آپ کے گھر سے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ آپ نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد ہونے یا آپ کے پاس رہنے کا اختیار دے دیا ہے اور وہ آپ سے جدائی کے صدمے میں رو رہی ہیں۔ انہوں نے ان لونڈیوں سے کہا: اب مجھ پر ایسی ذمہ داری آن پڑی ہے کہ مجھے تم سے کوئی دل چسپی نہیں رہی۔ تم میں سے جو چاہے میں اسے آزاد کر دیتا ہوں اور جو میرے پاس رہنا چاہے میں اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں، لیکن اب مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا تو یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ * عقبہ بن نافع نے عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ فاطمہ بنت عبدالملک سے عرض کیا: آپ مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتائیں، تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتی کہ مسندِ خلافت پر فائز ہو جانے کے بعد وفات تک انہوں نے کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔“ * اور ”عین ممکن ہے کہ لوگوں میں ان سے بڑھ کر نظلی روزے رکھنے والا اور نظلی نمازیں پڑھنے والا کوئی دوسرا بھی ہو، مگر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔“ اور میں نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر کسی کو اپنے رب سے ڈرنے والا بھی نہیں دیکھا۔ گھر آتے تو نماز والی جگہ پر عبادت میں مشغول رہتے۔ روتے رہتے، دعائیں کرتے رہتے، یہاں تک کہ وہیں انہیں نیند آ جاتی، جب دوبارہ آنکھ کھلتی تو پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے اور ساری رات اسی طرح گزر جاتی۔ وہ بن منبہ کا بیان ہے کہ اگر اس امت میں سے کوئی مہدی ہو سکتا ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ * آپ کے مناقب ظاہر اور بے شمار ہیں۔

* متروک، ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۱۳۲؛ التاريخ الكبير للبخاري: ۶/۳۷۹؛ الضعفاء للنسائي: ۴۵۳۔

* امير المؤمنين، خليفۃ المسلمين اور ثقہ تھے۔ * الطبقات الكبرى: ۵/۳۰۹، ۳۱۰ وسندہ ضعیف/بعض جمہول ہیں۔

* الزهد لابن المبارك: ۸۹۰؛ الطبقات الكبرى: ۵/۳۱۰ و سندہ حسن۔

* تاريخ دمشق لابن عساکر: ۴۵/۱۸۷ و سندہ صحیح۔

عمر بن عطاء بن ابی النخوار: ❁ مکی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرنے میں مشہور ہیں۔ آپ سے ابن جریج وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ کثیر الحدیث ہیں۔ النخوار: جاء برپیش، واؤپر پر اور آخر میں راء ہے۔

عمر بن عبد اللہ بن ابی شحتم: ❁ آپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور آپ سے زید بن حباب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری نے کہا: ”ذاهب الحدیث“ ہے، یعنی اس سے مروی احادیث معتبر نہیں۔

عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی: ❁ آپ اپنے دادا اور چچا عمر سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور بہت سے لوگ روایت حدیث کرتے ہیں۔

عثمان بن عبد اللہ بن مویب: ❁ قبیلہ بنو تمیم سے ہیں۔ ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبہ اور ابو عوانہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

علی بن عبد اللہ بن جعفر المعروف ابن المدینی: ❁ المدینی: میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے۔ حافظ حدیث ہیں۔ اپنے والد اور حماد وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے بخاری، ابو یعلیٰ اور ابو داؤد نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کے شیخ ابن مہدی کا کہنا ہے کہ علی بن المدینی سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا عالم ہے۔ ❁ امام نسائی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔“ ❁ ۳۷ سال کی عمر میں ماہ ذوالقعدہ ۲۳۳ھ کو فوت ہوئے۔

علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب: ❁ (المعروف زین العابدین): آپ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ اہل بیت نبوی کے اکابر افراد میں سے اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ زہری نے کہا: ”میں نے قریش میں ان سے بڑھ کر افضل کسی کو نہیں دیکھا۔“ ❁ آپ نے ۹۴ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں آپ کے چچا حسن بن علی مدفون تھے۔

علی بن منذر: ❁ کوئی، آپ کی ایک نسبت ”الطریق“ بھی ہے۔ مشہور عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ۵۵ حج کیے تھے۔ آپ نے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے اور آپ سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی معیت میں آپ سے سماع کیا۔ روایت حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں۔

❁ ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۴۳۳/۲؛ الثقات للعجلی: ۱۲۴۲؛ الثقات لابن حبان: ۱۸۰/۷۔

❁ ضعیف ہے۔ التقریب: ۴۹۲۸؛ تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین لابن حبان: ۲۰۷ (ص: ۱۷۳)؛ المغنی فی الضعفاء، ۲/ ۴۷۰۔ ❁ یہ حسن الحدیث ہیں، لیکن ان کی ”عن جدہ“ والی روایت میں نظر ہے۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۴۹۱۔

❁ ثقہ، ثبت امام ہیں۔ التقریب: ۴۷۶۰۔ ❁ تاریخ بغداد: ۴۲۱/۱۳ و سندہ حسن، سیر اعلام النبلاء: ۱۰۶/۹۔

❁ الکاشف: ۳۹۳۷؛ التقریب: ۴۷۶۰۔ ❁ ثقہ ثبت، عابد فقید اور فاضل مشہور ہیں۔ التقریب: ۴۷۱۵۔

❁ تاریخ ابن ابی خیشمہ: ۳۹۰۵ و سندہ حسن۔

❁ ثقہ و صدوق ہیں۔ مشیخۃ النسائی: ۱۴۱؛ التقریب: ۴۸۰۳؛ العرجح والتعديل: ۲۰۶/۶؛ الثقات لابن حبان: ۴۷۴/۸؛

الثقات لابن شاہین: ۷۷۲۔

امام نسائی نے کہا: "شعیب محض ثقہ"۔ ۲۵۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ الطریقی: طاء پر زیر، راء کے نیچے زیر، اور پھر قاف ہے۔ علی بن زید: قریشی، بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، مکی ہیں، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے تھے۔ آپ نے انس بن مالک، ابوعثمان نہدی اور ابن المسیب سے اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔ علی بن یزید الالہانی: قاسم بن ابی عبدالرحمن سے روایت حدیث کرتے ہیں اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

علی بن عاصم الواسطی: یہ یحییٰ البرکاء، عطاء بن السائب اور بہت سے لوگوں سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے امام احمد اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل فن نے روایت حدیث میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ کے پاس ایک لاکھ احادیث کا مجموعہ تھا۔ آپ نے نوے سال سے زائد عمر پائی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۲۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

علاء بن زیاد بن مطر: بنو عدی کے قبیلے میں سے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ سرزمین شام میں آنے والے تابعین کے دوسرے طبقے میں سے ہیں۔ آپ اپنے والد اور آپ سے قنادہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۹۲ھ میں فوت ہوئے۔

عطاء بن یسار: آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۹۷ھ میں وفات پائی۔ عطاء بن عبداللہ الخراسانی: سرزمین شام میں اقامت گزیر رہے۔ آپ کی ولادت ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔ مالک بن انس اور معمر بن راشد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عطاء بن ابی رباح: آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کے بال گھونگریا لے، رنگت سیاہ تھی اور آپ کی ناک قدرے بیٹھی ہوئی تھی آپ کا ایک عضو شل (بے طاقت) تھا، بھینگے تھے، پھر نابینا ہو گئے تھے۔ جلیل القدر فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مکہ کے تابعین میں سے تھے۔ اوزاعی نے کہا: جس دن آپ کی وفات ہوئی آپ تمام لوگوں کے نزدیک سب سے بڑھ کر پسندیدہ شخصیت تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: علم کے بہت سے خزانے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں میں تقسیم فرماتا رہتا ہے۔ اگر اللہ نے کسی کو علم کے لیے مخصوص کرنا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اس کی زیادہ حق دار تھی۔ عطاء بن ابی رباح اصلاً حبشی تھے۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ عطاء، مجاہد اور طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو بھی رضائے الہی کے لیے علم حاصل کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے

- ۱۰ یعلیٰ بن زید بن جعدان مشہور ضعیف راوی ہے۔ التقریب: ۴۷۳۴۔ ضعیف ہے۔ التقریب: ۴۸۱۷۔
- ۱۱ ضعیف ہے۔ تاریخ اسماء الضعفاء و الکذابين لابن شاهين: ۳۸۲؛ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۴۵۰، بعض نے شواہد و متابعات میں اسے معتبر قرار دیا ہے۔ دیکھئے التحریر: ۴۸۵۸۔ ثقہ ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۷/ ۲۱۷؛ الثقات لابن حبان: ۷/ ۲۶۴؛ الکاشف: ۴۳۳۰۔ ثقہ فاضل تھے۔ التقریب: ۶۶۰۵۔ ضعیف، مدلس ہے۔ التاريخ الكبير للبخاری: ۶/ ۴۷۴؛ میزان الاعتدال: ۳/ ۷۳؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۲۸۶؛ التقریب: ۶۶۰۰۔ ثقہ، فقیہ فاضل تھے۔ التقریب: ۴۵۹۱۔
- ۱۲ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۴۰/ ۳۹۱ و سندہ ضعیف / ایوب بن سوید ضعیف ہے۔
- ۱۳ تاریخ دمشق: ۴۰/ ۳۹۳ و سندہ حسن؛ فنیہ: تاریخ میں "اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حق رکھتے" مذکور ہے۔
- ۱۴ تاریخ ابن ابی خیشمہ: ۵۱۶ و سندہ صحیح۔ ملاحظہ: سفیان، سلمہ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

۸۸ سال کی عمر پا کر ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔

عطاء بن عجلان: * بصرہ کے باشندے ہیں۔ انس، ابو عثمان النهدی اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور اس سے ابن عمیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں بعض اہل علم نے انہیں متہم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

عطاء بن السائب بن یزید: * قبیلہ بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

عدی بن عدی: * قبیلہ بنو کنندہ کے فرد ہیں۔ اپنے والد اور رجا بن حیوہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

عدی بن ثابت: * آپ اپنے والد کی سند سے اپنے دادا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے مروی ایک حدیث ”العطاس“ (چھینک کے مسائل) میں روایت کی ہے۔ آپ سے ابوالیقظان نے احادیث روایت کی ہیں۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے پوچھا: عدی بن ثابت کے دادا کا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ان کے نام سے واقف نہیں۔ ترمذی نے مزید فرمایا: یحییٰ بن معین نے اس کا نام ”دینار“ بیان کیا ہے۔

عیسیٰ بن یونس بن اسحاق: * قوت حافظہ اور عبادت میں مشہور شخصیت ہیں۔ اپنے والد، اعمش اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر صاحب علم اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ ایک سال حج کرتے اور دوسرے سال جہاد کو جاتے تھے۔ آپ نے ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: * قریشی، تابعی ہیں۔ ابراہیم بن عامر کے والد تھے۔ [ابراہیم بن عامر سے] شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

عامر بن سعد: * بن ابی وقاص، قریش کے قبیلے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عثمان رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے سماع حدیث کیا ہے۔ ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

عامر بن اسامہ: * آپ کی کنیت ابوالمخلیج ہے۔ بنو ہذیل قبیلے سے ہیں، بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم وغیرہ بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے آپ کے دو بیٹوں زیاد اور میسرہ وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ المخلیج: میم پر زبر، لام کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

* متروک، متہم بالکذب ہے۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۰۴؛ احوال الرجال للجزجانی: ۱۴۹؛ التقریب: ۴۵۹۴؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۲۸۷؛ الضعفاء للنسائی: ۴۸۰۔ * صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۴۵۹۲، ان کی اختلاط سے پہلے والی روایات حجت ہیں۔ * ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ۴۵۴۳۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۵۳۹۔

* ثقہ مامون ہیں۔ التقریب: ۵۳۴۱؛ الکاشف للذہبی: ۴۴۰۳۔ * ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ دیکھئے التقریب: ۳۱۰۹، مراسیل ابی زرہ، جامع التحصیل للعلائی: ۳۲۵۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۸۹۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۳۹۰۔

عاصم بن سلیمان: ❁ الاحول، بصری تابعی تھے۔ انس اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی اور آپ سے سفیان ثوری، اور شعبہ نے سماع حدیث کیا۔ ۱۳۲ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

عاصم بن کلیب: ❁ بنو جرم قبیلے کے فرد ہیں اس لیے ”الجرمی“ کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد اور دوسرے اہل علم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ سے مروی احادیث صلوة، حج اور جہاد کے ابواب میں مذکور ہیں۔

عروہ بن زبیر بن العوام: ❁ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ قریش کے قبیلے بنو اسد کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد، اپنی والدہ اسماء اور اپنی خالہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما وغیرہ کبار صحابہ سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ سے آپ کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے احادیث روایت کیں۔ آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ ابو الزناد نے کہا: آپ مدینہ منورہ میں ہمارے ان جلیل القدر علماء و فقہاء میں سے ہیں جن پر علم کی انتہاء ہے۔ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بھی انہی میں سے ہیں، ابن شہاب نے کہا: ”عروہ، علم کا ایسا چشمہ ہے جس میں کبھی کمی نہیں آتی۔“ ❁

عروہ بن عامر: ❁ قریشی، تابعی ہیں۔ آپ کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ عروہ بن دینار اور حبیب بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے الطیرہ (نیک فالی و بدشگونگی کے بیان) میں آپ سے مروی ایک مرسل حدیث روایت کی ہے۔

عبید بن عمیر: ❁ آپ کی کنیت ابو عاصم ہے۔ حجاز کے قبیلے بنو لیث کے فرد ہیں۔ اہل مکہ کے قاضی تھے۔ آپ کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی۔ آپ کی وفات ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے پہلے ہوئی تھی۔

عبید بن السباق: ❁ حجاز کے باشندے ہیں، تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ قلیل الحدیث ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے زید بن ثابت، بھل بن حنیف اور جویریہ سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سعید وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبید اللہ بن زیاد: یہ وہ کتاب (بد بخت) ہے جس نے سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے لشکر ترتیب دے کر روانہ

❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۶۰۔ ثقہ و صدوق ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۶ / ۳۴۱؛ الثقات للعجلی: ۷۴۳؛ الجرح والتعديل:

۶ / ۳۵۰؛ الثقات لابن حبان: ۷ / ۲۵۶؛ الثقات لابن شاہین: ۸۳۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۲ / ۲۰۷۔

❁ ثقہ فقیہ مشہور ہیں۔ التقریب: ۴۵۶۱۔ الطبقات الكبرى: ۲ / ۳۷؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۴۰ / ۲۴۱؛ التاريخ

الكبير للبخاری: ۷ / ۳۱۔ بعض کے نزدیک یہ صحابی ہیں، البتہ جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ تاریخ یحییٰ بن معین، ۳ / ۵۷۶؛

التاريخ الكبير للبخاری، ۷ / ۳۳؛ جامع التحصيل: ۵۱۶؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ۲ / ۴۴۹؛ الکاشف

للذهبی: ۳۷۷۷؛ التقریب: ۵۴۶۴۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۴۳۸۵؛ الجرح والتعديل: ۵ / ۴۰۹؛ الطبقات

الكبرى: ۵ / ۴۶۳۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۳۷۳۔

کیا تھا اور یہ ان دنوں یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفے کا حاکم تھا۔ ۶۶ھ کو مختار بن ابی عبید کے عہد حکومت میں ابراہیم بن مالک الاشرک کے ہاتھوں قتل ہوا۔

عکرمہ: * مولیٰ عبداللہ بن عباس، ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ برابر کے باشندے تھے، مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی جابر بن یزید، عمرو بن دینار، قتادہ، ایوب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔ سعید بن جبیر سے پوچھا گیا: کیا آپ سے بڑھ کر بھی کوئی صاحب علم ہے؟ تو فرمایا: عکرمہ ہے۔ *

علقمہ بن ابی علقمہ: * ابو علقمہ کا نام بلال ہے، وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ نے انس بن مالک اور اپنی والدہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے امام مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت حدیث کی ہے۔ عون بن وہب: * تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ”ابو جحیفہ“ ہے۔

ابو عثمان بن عبدالرحمن بن مل: * النہدی، بصرہ کے رہائشی تھے۔ آپ نے قبل از اسلام جاہلیت کا زمانہ پایا اور عہد رسالت میں قبول اسلام کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور تقریباً اتنی ہی عمر بعد از قبول اسلام پائی۔ ایک سو تیس سال کی عمر پا کر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے سیدنا عمر، ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ مل: میم پر پیش یازیر (دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے) لام پر تشدید ہے۔

ابو عاصم: * الشیبانی۔ امام بخاری کے شیخ ہیں۔

ابو عبیدہ: * بن محمد بن عمار بن یاسر العنسی، تابعی ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور عبدالرحمن بن اسحاق نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ العنسی: عین اور نون پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

ابو عمیر بن انس بن مالک: * انصاری ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ اپنے انصاری چچاؤں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار غارتا تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد انس کے بعد آپ نے طویل عمر پائی۔

ابو العشرء: * آپ کا نام اسامہ بن مالک داری ہے، تابعی ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے نام سے متعلق متعدد اقوال ہیں۔ مذکورہ نام زیادہ

* ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۴۶۷۳۔ * تاریخ یحییٰ بن معین: ۳/۳۵۸، تاریخ ابن ابی خیشمہ: ۲۳۷۷ و سندہ ضعیف، مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۶۷۹۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۲۱۹۔

* ثقہ ثبت عابد اور خضرم ہیں۔ التقریب: ۴۰۱۷۔ * یہ الضحاک بن مخلد بن الضحاک بن مسلم الشیبانی، ابو عاصم النبیل البصری۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۲۹۷۷۔ * یہ حسن الحدیث ہیں۔ وثقہ یحییٰ بن معین، روایۃ ابن الجندی: ۲۶۷؛ الکاشف:

۶۷۳۱؛ التقریب: ۸۲۳۴۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۲۸۱۔ * مجہول ہے۔ میزان الاعتدال: ۴/۵۵۱؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ۲/۲۲؛ العلل للترمذی: ۲/۶۳۴-۶۳۵؛ التقریب: ۸۲۵۱۔

مشہور ہے۔ العشاء: عین پر پیش، شین پر زبر اور آخر میں مدے۔

ابو العالیہ رفیع بن مهران الریاحی: ✽ بنوریاح قبیلے کے غلام تھے، اس لیے الریاحی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف تھے۔ سیدنا عمر اور ابی بنی النخعا سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور آپ سے عاصم احوال وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے، ابو العالیہ نے کہا: ”میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کی قراءت کی۔“ ✽ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ۹۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابو العلاء: ✽ یزید بن عبداللہ بن اشعر۔ اپنے والد، بھائی مطرف اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے قتادہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۱ھ میں وفات پائی۔ ابو عبد الرحمن الحلبی: ✽ آپ کا نام عبداللہ بن یزید (المعافری) ہے۔ مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ کا تعلق بنو عامر قبیلے سے ہے، تابعی ہیں۔ الحلبی: حاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

ابو عطیہ: ✽ بنو عقیل قبیلے کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ اس نسبت سے ”العقیلی“ کہلاتے ہیں۔ مالک بن حویرث سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابو عاتکہ: ✽ اس نے انس سے اور اس سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

عتبہ بن ربیعہ: کافر تھا۔ نبی ﷺ کے چچا سید الشہداء، حمزہ بن عبدالمطلب نے غزوہ بدر میں اسے قتل کر کے جہنم رسید کیا تھا۔ عبداللہ بن ابی: ابن سلول رئیس المنافقین ہے۔ سلول اس کی والدہ کا نام ہے جو قبیلہ خزاعہ سے تھی۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا اور وہ اصحاب فضیلت صحابہ میں سے تھے، انہوں نے غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی، اور خوب خدمات سرانجام دیں۔

العاص بن وائل: السہمی، قبیلہ بنو سہم کافر تھا۔ یہ عمرو بن العاص کا والد ہے، کافر تھا۔ اس نے اسلام کا زمانہ پایا، مگر اسلام کی دولت سے محروم رہا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ایک سو غلام اور لونڈیاں آزاد کر دی جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۹۵۳۔ ✽ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۸/۱۶۸، ۱۶۹، و سندہ ضعیف، ہشام بن حسان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ علامہ علائی نے کہا: ”هذا عجیب“ جامع التحصیل: ۱۹۰۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۴۰۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۷۱۲، تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/۳۳۸، الثقات للمعجمی: ۹۰۹، الجرح و التعديل: ۱۹۷/۵۔

✽ مجہول ہے۔ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/۷۹۸، الجرح و التعديل: ۹/۴۱۴۔ ✽ ضعیف ہے، التقریب: ۸۱۹۳۔

التاریخ الكبير للبخاری: ۴/۳۵۷؛ الضعفاء للنسائی: ۳۱۹، الجرح و التعديل: ۴/۴۹۴، میزان الاعتدال: ۲/۳۳۵۔

فصل

صحابيات

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: آپ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ نبی ﷺ نے آپ سے نکاح کے لیے آپ کے والد کو پیغام بھیجا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں ہی ماہ شوال میں آپ سے نکاح کیا۔ اس بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ بعد از ہجرت مدینہ منورہ جا کر اٹھارہ ماہ بعد ہجرت کے دوسرے سال آپ سے شادی کی، جبکہ آپ کی عمر نو برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ جانے سے سات ماہ بعد آپ کی رخصتی ہوئی تھی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نو سال گزارنے کا موقع ملا تھا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے جس قدر خواتین سے نکاح کیے ان میں سے آپ کے سوا کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ آپ زبردست فقیہ، بہت بڑی عالمہ، فیسحہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ رسول اللہ ﷺ سے آپ نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاریخ اور اشعار عرب سے خوب واقف تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک بہت بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۷۱ ماہ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ کو منگل کی رات وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو رات کے وقت دفن کیا جائے۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں مروان کی حکومت تھی۔

عمرہ بنت رواحہ: انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ آپ کے شوہر بشیر بن سعد اور آپ کے بیٹے نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام عمارہ: آپ کا نام نسیبہ اور آپ کے والد کا نام کعب ہے۔ انصاری خاتون ہیں، آپ کو بیعت عقبہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔ آپ نے اپنے شوہر زید بن عاصم کی معیت میں غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد بیعت رضوان میں اور غزوہ یمامہ میں بھی حاضر تھیں۔ لڑائی میں حصہ لیا اور آپ کا ہاتھ متاثر ہوا۔ اس دن آپ کو تیر اور تلوار کے بارہ زخم آئے، بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پریش اور میم مخفف ہے۔ نسیبہ: نون پرز اور سین کے نیچے زیر ہے۔

ام العلاء: انصاری خاتون ہیں۔ طبقہ تابعین کی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے خارجہ بن زید بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی بیماری کے دوران میں رسول اللہ ﷺ آپ کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ام عطیہ: ان کا نام نسیبہ ہے۔ ان کے والد کا نام کعب اور بعض نے الحارث بھی لکھا ہے۔ انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ کبار صحابیات میں سے ہیں۔ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بالعموم شریک ہو کر مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھیں۔

فصل

تابعیات

عمرہ بنت عبد الرحمن: * بن سعد بن زرارہ، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہ کر پرورش اور تربیت پائی۔ آپ نے ام المومنین اور دیگر صحابہ سے احادیث بکثرت روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۰۳ھ میں فوت ہوئیں۔ مشہور تابعیہ خواتین میں سے ہیں۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الغین

غضیف بن الحارث الشمالي: * آپ کی کنیت ابواسماء ہے۔ سرزمین شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، آپ کا اپنا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں میری ولادت ہوئی، میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوذر، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ سے مکحول اور سلیم بن عامر نے روایت حدیث کی ہے۔ غَضِيف: غین پر پیش، ضا د پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں فاء ہے۔ الشمالي: ثاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔

غیلان بن سلمہ: قبیلہ ثقیف سے ہیں۔ غزوہ طائف کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہجرت نہیں کر سکے تھے۔ بنو ثقیف کے سرکردہ اور سربر آوردہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ خلافت فاروقی کے اواخر میں فوت ہوئے۔ عبد اللہ بن عمر، عروہ بن غیلان اور بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

غالب بن خطاب بن ابی غیلان القطان: * بصری ہیں۔ آپ نے بکر بن عبد اللہ سے اور آپ سے ضمیرہ بن ربیعہ نے روایت حدیث کی ہے۔

غریف بن عیاش: * بن الدلیمی، آپ نے وائل بن اسقع سے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ غریف: غین پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔

ابو غالب: * ان کا نام حذور ہے۔ بنو ہابلہ کی نسبت سے ”ہابلی“ کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ عبد الرحمن بن الحضرمی

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۸۶۴۔ * ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن جمہور نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ دیکھئے الجرح والتعديل: ۵۴/۷؛ معجم الصحابة لابن قانع: ۲/۲۱۶، ذکر اسم کل صحابی للأزدی: ۳۸۲؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/۱۲۵۴؛ الاصابة لابن حجر: ۵/۲۴۸؛ التقرب: ۵۳۶۱۔ * ثقہ و صدوق ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۷/۲۷۱؛ المغنی فی الضعفاء: ۲/۵۰۴؛ التقرب: ۵۳۴۶؛ موسوعة اقوال احمد: ۳/۱۶۱۔ * مجہول ہے۔ نیز دیکھئے التقرب: ۵۳۵۲؛ الجرح والتعديل: ۷/۵۹۔ * ثقہ و صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین روایۃ الدارمی: ۹۱۷؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/۷۵۵؛ التقرب: ۸۲۹۸؛ الکاشف للذهبی: ۶۷۷۶۔

نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ آپ نے ابو امامہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے آپ کی ملاقات سرزمین شام میں ہوئی تھی۔ آپ سے سفیان بن عیینہ اور حماد بن زید نے روایت حدیث کی ہے۔ حزر: حاء اور زاء پر زبر، واؤ مشدّد اور آخر میں راء ہے۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الفاء

الفضل بن عباس: نبی ﷺ کے بچازاد ہیں۔ غزوہ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ جب جنگ کے دوران میں مشکل مرحلہ پیش آیا تو ثابت قدم رہے۔ حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر جب غسل دینے کا موقع آیا تو آپ بھی غسل دینے والوں میں شامل تھے۔ بعد ازاں جہاد کی غرض سے شام کی طرف چلے گئے تھے۔ ۸ھ میں طاعونِ عمواس میں اردن کے علاقے میں ۲۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ غزوہ یرموک میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ آپ کی وفات سے متعلق اس کے علاوہ اور بھی کئی اقوال ہیں۔ آپ کے بھائی عبداللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فضالہ بن عبید: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان سے مشرف ہوئے۔ بعد میں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور دمشق میں اقامت رکھی۔ جب سیدنا معاویہ غزوہ صفین کے لیے گئے تو ان کی طرف سے انہیں دمشق کا قاضی تعینات کیا گیا۔ عہد معاویہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔ بعض اہل علم نے کہا: ۵۳ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے غلام میسرہ اور دوسرے حضرات نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ فضالہ: فاء اور ضاد پر زبر ہے۔

عبید: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے۔
الصحیح بن عبداللہ: قبیلہ بنو عامر کی نسبت سے عامری کہلاتے ہیں۔ اپنی قوم کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دی، اور آپ سے سماع احادیث کا شرف حاصل کیا۔ آپ سے وہب بن عقبہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ الصحیح: فاء پر پیش، جیم پر زبر، یا، ساکن اور آخر میں عین ہے۔

فروہ بن مُسک: یمن کے قبیلے بنو غطفیف کی ایک شاخ بنو مراد میں سے ہیں۔ ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے اور وہیں رہائش پذیر رہے۔ شععی اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنی قوم کے سرکردہ اور سربراہ اور وہ لوگوں میں سے تھے۔ اعلیٰ درجے کے شاعر تھے۔ مُسک: میم پر پیش، سین پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔

فروہ بن عمرو: انصار کے قبیلے بنو بیاضہ میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ آپ سے ابو حازم التمار نے احادیث روایت کی ہیں۔

فیروز الدیلیمی: آپ نے قبیلہ حمیر کے ہاں جا کر رہائش اختیار کر لی تھی، اس لیے آپ کو ”حمیری“ بھی کہتے ہیں۔ آپ صنعاء کے

فارسی لوگوں میں سے تھے۔ آپ ایک وفد میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ یمن میں نبوت کے مدعی اسود غنسی کذاب کو قتل کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی، جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں جہنم رسید کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو بیماری کے دوران میں یہ خبر ملی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں ضحاک، عبداللہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ نے وفات پائی۔ العنسی: یمن پر زبر، نون ساکن اور پھر سین ہے۔

فصل

تابعین

الفرافصہ بن عمیر: قبیلہ بنو حنیفہ سے ہیں، مدینہ منورہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عثمان بن عفان سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قاسم بن محمد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ الفرافصہ: اس میں دو فاء ہیں۔ راء مخفف، اور صاد ہے۔ محدثین پہلی فاء پر زبر پڑھتے ہیں۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں یہ نام پہلی فاء پر پیش کے ساتھ ہے۔ صرف فرافصہ بن احوص کے نام میں فاء پر زبر ہے۔ اس تصریح کی صورت میں پیش نظر نام میں پہلی فاء پر پیش پڑھنی چاہیے۔ اہل لغت کے ہاں اس نام میں فاء پر زبر معروف نہیں۔

فروہ بن نوفل: اشجعی، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے ابواسحاق الہمدانی اور ہلال بن یساف نے روایت حدیث کی ہے۔

ابن الفرک: آپ کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔ مشہور ماہر لغت ہیں۔ لغت میں آپ کی ایک کتاب ”المجمل“ معروف ہے۔ ہمدان میں مقیم رہے، کبار اہل علم میں سے ہیں، معروف زمانہ تھے۔ علم میں پختہ، صاحب کتاب اور شعراء کی کتابوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔ بلاد الجبل میں رہتے تھے۔ آپ کے والد کو الفراس اور الفرسی بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ فراس کے ہم نشین تھے۔ الفراس: فاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں سین ہے۔

فصل

صحابیات

فاطمۃ الکبریٰ: آپ رسول اللہ ﷺ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔ ایک قول کے مطابق آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحب زادی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواتین عالم کا سردار ہونے کا شرف بخشا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے ہجرت کے دوسرے سال ماہ رمضان المبارک میں نکاح کیا اور ماہ ذوالحجہ میں آپ کی رخصتی ہوئی۔ آپ کے بطن سے حسن، حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ نے جنم لیا۔ نبی ﷺ کی وفات سے چھ ماہ بعد

ثقة ہیں۔ الثقات للمعجمی: ۱۳۴۷؛ الثقات لابن حبان: ۵/۲۹۹۔ ثقة ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/۲۹۷؛ جامع التحصیل: ۶۱۹؛ تہذیب الکمال للمزنی: ۲۳/۱۷۹۔ امام ذہبی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ”الامام، العلامة، اللغوی، المحدث“ سیر اعلام النبلاء: ۱۷/۱۰۳، نیز دیکھئے وفیات الاعیان لابن خلکان: ۱/۱۱۸؛ إنباء الرواة: ۱/۱۲۷، المنتظم لابن الجوزی وغیرہ۔ **نئیہ**: ابن الفرک کے بجائے ابن الفارس ہے۔ واللہ اعلم۔

اور بقول بعض تین ماہ بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کو علیؑ نے غسل دیا اور عباسؑ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین رات ہی کو عمل میں لائی گئی۔ آپ سے علی بن ابی طالب، اور آپ کے بیٹوں حسن و حسین اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے احیث روایت کی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے درمیان کوئی بات ہوگئی تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: اللہ کے رسول! آپ سیدہ فاطمہؓ سے پوچھ لیں، وہ تو جھوٹ نہیں بولیں گی۔

فاطمہ بنت ابی حمیش: قریش کے قبیلہ بنو اسد سے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا۔ آپ سے عروہ بن زبیر اور ام سلمہؓ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ عبد اللہ بن حمش کی اہلیہ ہیں۔ حمش کی تصغیر ہے۔ فاطمہ بنت قیس: قریشی خاتون ہیں۔ ضحاک کی ہمیشہ تھیں۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ صاحب جمال اور صاحب عقل و کمال تھیں، ابو عمرو بن حفص کی زوجیت میں تھیں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید سے کر دیا۔ الفرعیہ بنت مالک بن سنان: ابو سعید خدری کی ہمیشہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شامل تھیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے زینب بن کعب بن عجرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ الفرعیہ: فاء پر پیش، راء پر زبر، یاء ساکن اور پھر عین ہے۔

ام الفضل: آپ کا نام لبابہ بنت الحارث ہے۔ قبیلہ بنو عامر سے تھیں، عباس بن عبد المطلب کی اہلیہ ہیں۔ ان کی زیادہ اولاد آپ ہی کے بطن سے ہے۔ آپ ام المومنین سیدہ میمونہؓ کی ہمیشہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے نبی ﷺ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ام فروہ: انصاری خاتون ہیں۔ نبی ﷺ سے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ قاسم بن غنم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعیات

فاطمہ الصغریٰ: آپ سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کی دختر نیک اختر ہیں۔ قریش کے بنو ہاشم قبیلہ سے ہیں۔ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے آپ کا نکاح ہوا۔ ان کی وفات کے بعد عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔

سیدنا علیؑ کا سیدنا فاطمہؓ کا غسل دینا ثابت نہیں ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات میں وضاحت ہو چکی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ: ۴۷۰۰؛ حلیۃ الاولیاء: ۴۱/۲؛ و سندہ ضعیف، عمرو بن دینار نے سیدہ عائشہؓ سے نہیں سنا، دیکھئے مجمع

الزوائد: ۲۰۱/۹۔

ثقة ہیں۔ التقرب: ۸۶۵۲۔

فصل

صحابہ کرام / حرف القاف

قبیصہ بن ذویب: * قبیلہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال متولد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انہیں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا تو آپ نے ان کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ صاحب علم و فقہ اور بلند مرتبے کے حامل تھے۔ ابو الزناد کہتے ہیں کہ چار اصحاب مدینہ منورہ کے فقہاء شمار ہوتے تھے۔ سعید ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبد الملک بن مروان اور قبیصہ بن ذویب۔ آپ نے ابو ہریرہ، ابوالدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۸۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ یہ ابن عبد البر کا قول ہے، انہوں نے آپ کو صحابہ میں شمار کیا ہے، جبکہ دوسرے اہل فن انہیں صحابی نہیں، بلکہ تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار کرتے ہیں۔ قبیصہ: قاف پر زبر، باء کے نیچے زیر اور پھر صا د ہے۔ ذویب: یہ ذب کی تصغیر ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ہلال سے ہیں۔ ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے قطن، ابو عثمان نہدی اور دوسرے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ مخارق: میم پر پیش، پھر خاء، پھر راء اور آخر میں قاف۔

قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: السلمی، بصری، اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، صالح بن عبید نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ کے مادری بھائی ابوسعید خدری نے اور آپ کے بیٹے عمر وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۵ سال کی عمر میں ۲۳ھ کو وفات پائی۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عالی قدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔

قدامہ بن عبد اللہ: الکلابی، بعض کے نزدیک بنو عامر قبیلہ میں سے تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور ہجرت نہ کر سکے۔ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ بدر کے موقع پر اپنے اونٹوں میں رہے۔ ایمن بن نائل وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قدامہ: قاف پر پیش اور دال مخفف ہے۔

قدامہ بن مظعون: قریش کے قبیلہ جمع میں سے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ آپ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل رہے۔ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۸ سال کی عمر یا ۳۶ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک: ثعلبی، کوفہ کے باشندے تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے بھتیجے زیاد بن علاقہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

* راجح یہی ہے کہ یہ لقب تابعی ہیں، صحابی نہیں۔ دیکھئے الشقات للعجلی: ۱۳۷۷؛ الطبقات الكبرى: ۵/ ۱۷۶؛ اسد الغابۃ: ۴/ ۸۲؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۸۴؛ الشقات لابن حبان: ۵/ ۳۱۷؛ سیر اعلام النبلاء: ۴/ ۲۸۲؛ تہذیب الاسماء للنووی: ۲/ ۵۶؛ جامع التحصیل: ۶۳۱۔

قیس بن ابی غرزہ: الغفاری، اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابو اہل شقیق بن سلمہ نے حدیث روایت کی ہے۔ آپ سے تجارت کے مسائل کے بارے میں صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ❁

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ: بن عبادہ، آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ معزز اور عالی قدر صحابہ میں سے ہیں۔ آپ ایک سمجھدار، معاملہ فہم اور بہترین جنگ جُو تھے۔ اپنی قوم کے سردار تھے۔ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ رسول اللہ ﷺ کے محافظین میں شامل تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک ان کے ساتھ رہے اور کسی بھی موقع پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قیس بن سعد، عبد اللہ بن زبیر، قاضی شریح اور اخف ان میں سے کسی کے بھی چہرے پر بال نہ تھے اور (قدرتی طور پر) ان میں سے کسی کی بھی داڑھی نہ تھی۔ اس کے باوجود قیس بن سعد نہایت خوبصورت جوان تھے۔

قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو قبیصہ ہے۔ ابن عبد البر نے فرمایا: ”آپ ابو علی کی کنیت سے معروف ہیں۔“ بنو تمیم قبیلے کی نسبت سے تمیمی کہلاتے ہیں۔ بنو تمیم کے وفد میں ایک رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ۹ھ میں قبول اسلام کی دولت سے بہرہ مند ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا تھا: ”یہ شخص خانہ بدوش لوگوں کا سردار ہے۔“ ❁ صاحب عقل و فہم اور صفتِ حلم و بردباری میں مشہور تھے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے بیٹے حکیم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

قرظہ بن کعب: انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوہ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ عالی مرتبہ شخصیت تھے۔ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے اور انہی کے عہد خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شععی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قرظہ: قاف پر پیش، راء پر زبر اور طاء پر بھی زبر ہے۔

قرہ بن ایاس: المزنی، بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند معاویہ کے سوا کسی نے احادیث روایت نہیں کیں۔ ازارقہ نے آپ کو قتل کر دیا تھا۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر ہے۔

ابوقدادہ: آپ کا نام الحارث بن ربیع ہے، انصاری صحابی ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے خصوصی شہسواروں میں سے تھے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ بعض اہل علم نے کہا: آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔ سیدنا علی کے ساتھ تمام معرکوں میں شامل رہے۔ آپ کو نام کے بجائے کنیت سے شہرت ملی۔ ربیع: راء کے نیچے زیر، باء ساکن اور عین کے نیچے بھی زیر ہے۔

ابوفانہ: آپ کا نام عثمان بن عامر ہے۔ آپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کا تذکرہ بہرہ عین میں گزر چکا ہے۔

❁ دیکھئے سنن ابی داؤد: ۳۳۲۶؛ سنن الترمذی: ۱۲۰۸؛ سنن النسائی: ۳۸۲۸، ۳۸۲۹؛ سنن ابن ماجہ: ۲۱۴۵ و هو صحیح۔ ❁ ادب المفرد للبخاری: ۹۵۳ و سندہ ضعیف، حسن بصری مدلس ہیں۔ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸/۳۳۹؛ تاریخ المدینة لابن شبة: ۲/۵۳۰۔ زیاد الجصاص ضعیف ہے۔

فصل

تابعین

القاسم بن محمد: * بن ابی بکر صدیق۔ مدینہ منورہ کے مشہور سادات فقہاء میں سے ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں۔ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: ”ہم نے مدینہ منورہ میں کوئی آدمی ایسا نہیں پایا جسے ہم ان سے افضل قرار دے سکتے۔“ * آپ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے روایت حدیث کی ہے جن میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا معاویہ اور دیگر بہت سے نام آتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ستر برس عمر پائی۔

القاسم بن عبد الرحمن: * سرزمین شام کے رہنے والے تھے۔ عبد الرحمن بن خالد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے العلاء بن الحارث اور دیگر حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ عبد الرحمن بن یزید [بن جابر] نے فرمایا: ”میں نے عبد الرحمن کے مولیٰ القاسم سے بڑھ کر افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔“ * قبیصہ بن ہلب: * الطائنی۔ انہوں نے اپنے والد ہلب سے احادیث روایت کی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ آپ سے سماک نے روایت حدیث کی ہے۔ ہلب: ہواء پر پیش، لام ساکن اور آخر میں باء ہے۔ بعض اہل علم نے کہا: اس نام کا صحیح تلفظ ہواء پر زبر اور لام کے نیچے زیر سے ہے۔

الققعقاع بن حکیم: * مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ آپ نے جابر بن عبد اللہ اور ابویونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے سعید مقبری اور محمد بن عبکان نے روایت حدیث کی ہیں۔ قطن بن قبیصہ: * بنو ہلال قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے حیان بن علاء نے احادیث روایت کی ہیں۔ قطن ایک سردار قوم کے آدمی تھے، بختان کے حاکم رہے۔ قطن: قاف اور طاء دونوں پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قنادہ بن دعامة: * آپ کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ بنو سدوس قبیلے سے تھے۔ آپ نابینا اور حافظ حدیث تھے۔ بکر بن عبد اللہ المزنی نے کہا: جو آدمی اپنے دور کا سب سے زیادہ حافظے والا آدمی دیکھنا چاہتا ہو تو وہ قنادہ کو دیکھ لے، ہم نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں پایا۔“ * قنادہ نے خود فرمایا: ”میرے کانوں نے جو بات بھی سنی میرے دل نے اسے یاد کر لیا اور یاد رکھا۔“ * آپ کہا کرتے تھے کہ عمل کے بغیر کوئی قول مقبول نہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے قول کو بھی شرف قبولیت سے

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۴۸۹۔ التاريخ الكبير لابن ابی خيثمه، ۱۶۲/۲؛ الجرح والتعديل، ۱۱۸/۷ وسنده حسن۔
 * ثقہ وصدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، ۴/۲۸؛ التقریب: ۵۴۷۰؛ التاريخ الكبير للبخاری، ۱/۲۲۰۔
 * التاريخ الاوسط للبخاری، ۱/۲۲۰، رقم: ۱۰۴۷ وسنده صحيح۔ * يثقہ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات للعجلي: ۱۳۷۹؛ ميزان الاعتدال للذهبي: ۳/۳۸۴؛ التقریب: ۵۵۱۶؛ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۸/۳۵۰۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۵۵۸۔
 * حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/۳۲۳؛ التقریب: ۵۵۵۴۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۵۵۱۸۔
 * الجرح والتعديل لابن ابی حاتم: ۷/۱۳۳۔ * سير السلف الصالحين لاسماعيل اصبهاني: ۱/۹۰۰۔

نوازتا ہے۔ آپ نے عبد اللہ بن سرجس اور انس اور دیگر بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ بے شمار لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۷۰ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن عبادہ: ✽ بصرہ کے تابعین میں طبقہ اولیٰ کے فرد ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔
عباد: عین پر پیش اور بامحرف ہے۔

قیس بن ابی حازم: ✽ بنو حاس کی شاخ بنو بجیلہ سے ہیں۔ آپ نے اسلام سے قبل جاہلیت، یعنی کفر کا دور بھی پایا ہے۔ آپ اسلام قبول کرنے کے بعد بیعت کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے، مگر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ فوت ہو چکے تھے۔ آپ کا شمار کوفہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ بعض اہل علم نے انہیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، جبکہ وہ اس کے معترف بھی ہیں کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب نہیں ہو سکی۔ آپ نے عبد الرحمن بن عوف کے سوا باقی تمام عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کے سوا تابعین میں سے کسی نے بھی نو مبشر صحابہ سے روایت حدیث نہیں کی۔ آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا علی بن ابی طالب کے ساتھ نہروان میں شریک تھے۔ آپ نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ ۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن مسلم: ✽ الجدی، کوفہ کے باشندے تھے۔ آپ نے سعید بن جبیر وغیرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔ الجدی: جم اور دال پر زبر ہے۔

قیس بن کثیر: ✽ آپ کو ابوالدرداء سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے داؤد بن جمیل نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے حدیث روایت کرتے ہوئے قیس بن کثیر ہی لکھا ہے اور فرمایا: ”محمود بن خدش نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے، جبکہ درحقیقت یہ نام کثیر بن قیس ہے۔“ ✽ امام ابوداؤد نے بھی کثیر بن قیس ہی ذکر کیا ہے۔ ✽ امام بخاری نے بھی ان کا ذکر قیس کی بجائے کثیر کے کالم میں کیا ہے۔ ✽

ابوقلابہ: ✽ قلابہ، قاف کے نیچے زیر، لام مخفف اور پھر باء ہے۔ آپ کا نام عبد اللہ بن زید الجحری ہے، مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے انس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ایوب سختیانی نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ابوقلابہ فقہاء میں سے ہیں۔“ ✽ ۱۰۶ھ کو سرزمین شام میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابن قطن: اس کا نام عبدالعزیز (یا عبدالعزی) ہے۔ کافر تھا۔ دجال کے تذکرے میں اس کا ذکر آیا ہے۔ قطن: قاف اور طاء پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قزمان: یہ ایک منافق تھا۔ بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا تھا۔ باب المعجزات میں اس کا ذکر آیا ہے۔ یہ غزوہ حنین میں شریک ہوا

✽ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقرب: ۵۵۸۲۔ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقرب: ۵۵۶۶۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۵۵۹۱۔

✽ ضعیف ہے۔ التقرب: ۵۶۲۴؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/۵۳۳۔ سنن الترمذی: ۲۶۸۲۔

✽ سنن ابی داؤد: ۳۶۴۱۔ تاریخ الکبیر للبخاری: ۲۰۸/۷۔

✽ مشہور ثقہ تابعی ہیں۔ التقرب: ۳۳۳۳۔ تنبیہ: یتدلیس سے بری ہیں۔ الجرح والتعديل: ۵۸/۵ و سندہ صحیح۔

تھا اور بہادری کے خوب جوہر دکھائے تھے۔ صحابہ کرام نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ یقیناً جہنمی ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاجر (کافر، منافق) کے ذریعے سے دین اسلام کی مدد کرے۔“ ❁

فصل

صحابیات

قبیلہ بنت مخرمہ: قبیلہ بنو تمیم سے ہیں۔ علیہ کی دو بیٹیاں صفیہ اور دُحیبہ جو ان کی زیر کفالت تھیں، دونوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ دراصل قبیلہ ان دونوں کی دادی تھیں۔ قبیلہ کو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ دُحیبہ اور علیہ یہ دونوں نام مصغر ہیں۔

ام قیس بنت محسن: محسن۔ میم کے نیچے زیر، حاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔ قبیلہ بنو اسد سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی عکاشہ بن محسن کی ہم شیرہ ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں ہی، یعنی قبل از ہجرت اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے نبی ﷺ کی بیعت کی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الکاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلہ خزرج کے فرد ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں ان کی شرکت سے متعلق متعدد اقوال ہیں، البتہ غزوہ تبوک کے بارے میں تو صراحت ہے کہ آپ اس میں شریک نہیں تھے۔ نبی ﷺ کے شعراء میں سے تھے۔ غزوہ تبوک میں جو لوگ شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان سے (بایکٹ کرنے اور) بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا، آپ بھی انہی میں سے تھے۔ آپ کے علاوہ ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بھی غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ ۷۷ برس عمر پا کر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: البلوئی، کوفہ کے باشندے تھے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۵۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بھزکی شاخ بنو سلمہ سے ہیں۔ سرزمین شام میں اردن کے علاقے میں رہائش پذیر ہے، اور ۹۵ھ میں وہیں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: اشعری، اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ جابر بن عبد اللہ اور جہیر بن نفیر نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عیاض: عین کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں ضاد ہے۔

❁ صحیح بخاری: ۳۰۶۲؛ صحیح مسلم: ۳۰۵۔ تنبیہ: ”اس حدیث میں درج بالا بات موجود ہے، لیکن لڑنے والے شخص کو کوئی نام مذکور نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔“

کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو سلمہ کے فرد ہیں، بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب آپ ہی کے ہاتھوں بدر میں اسیر ہوئے تھے۔ ۵۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کثیر بن صلت: رضی اللہ عنہ بن معدی کرب، بنو کنذہ کے فرد ہیں۔ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں ہوئی۔ آپ کا نام ”ذقیل“ رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر ”کثیر“ رکھ دیا۔ آپ نے سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

کر کرہ: رضی اللہ عنہ دونوں جگہ کاف پر زبر ہے۔ زیر بھی پڑھتے ہیں۔ بعض غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی پر مامور تھے۔ مال غنیمت میں غلول، یعنی خیانت کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلہ کے فرد تھے۔ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی ہیں۔ آپ معمر بن حبیب کے غلام تھے جس نے یمنی لوگوں سے آپ کو سوق عکاظ میں خرید کر اپنا حلیف بنا لیا اور ان کا نکاح کر دیا تھا۔ ماحین وفات مکہ مکرمہ میں رہے۔ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ کلدہ: کاف اور لام پر زبر اور پھر دال ہے۔

ابو کبشہ: آپ کا نام عمرو بن سعید [یا عامر بن سعد] ہے۔ قبیلہ بنو انمار سے ہیں۔ سرزمین شام میں جا کر مقیم ہو گئے تھے۔ سالم بن ابی جعد اور نعیم بن زیاد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

کعب الاحبار بن مانع: رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ کعب الاحبار کے نام سے شہرت پائی۔ قبیلہ حمیر کے فرد ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، صہیب اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ۳۲ھ میں سرزمین حمص میں فوت ہوئے۔

کثیر بن عبد اللہ: رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف المزنی۔ مدینہ منورہ کے باشندے ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے مروان بن معاویہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

یہ ثقہ تابعی ہیں، صحابی نہیں، البتہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے تھے۔ التقریب: ۵۶۱۵؛ جامع الصحیح للعلانی: ۶۶۷؛ الثقات

للعجلی: ۱۴۰۷؛ الثقات لابن حبان: ۵/۳۳۰؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/۲۳۹۳؛ الاستیعاب لابن عبد البر:

۳/۱۳۰۸؛ الجرح والتعديل: ۷/۱۵۳۔ اسد الغابۃ لابن الاثیر: ۴/۴۴۵؛ صحیح بخاری: ۳۰۷۴۔

ضعیف ہیں۔ التقریب: ۵۶۴۸۔ ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۶۱۷؛ الطبقات الكبرى: ۵/۴۱۲؛ تاریخ یحییٰ بن

معین: ۳/۲۲۳؛ احوال الرجال للجزز جانی: ۲۳۵؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۵۰۴؛ المجروحین لابن حبان:

۲/۲۲۱؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/۵۳۲، موسوعة اقوال الامام احمد: ۳/۱۹۷۔

کثیر بن قیس: آپ کا نام کثیر بن قیس یا قیس بن کثیر ہے۔ قبل ازیں بہرہ قاف میں آپ کا تذکرہ ہو چکا ہے۔
گریب بن ابی مسلم: * آپ عبد اللہ بن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابو کریب بن محمد بن العلاء: * بنو ہمدان سے ہیں، کوفہ کے باشندے ہیں۔ ابو بکر بن عیاش وغیرہ سے سماع حدیث حاصل ہے۔ آپ سے مروی احادیث امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہیں۔ ۲۳۸ ہجری کوفت ہوئے۔

فصل

تابعیات

کبشہ بنت کعب بن مالک: * آپ عبد اللہ بن ابی قتادہ کی اہلیہ ہیں۔ ملی کے جھوٹھے کے سلسلے میں آپ سے ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابو قتادہ سے حدیث روایت کی ہے، اور آپ سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت حدیث کی ہے۔
گریمہ بنت ہمام: * ہمام، ہاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔ آپ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خضاب، یعنی بال رنگنے کی بابت حدیث روایت کی ہے۔

ام گرز: * بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو کعب سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ تھیں۔ آپ نے نبی ﷺ سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ مجاہد اور عطاء وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث عقیقہ کے متعلق ہے۔ گرز: کاف پر پیش، راء ساکن اور آخر میں زاء ہے۔

ام کلثوم بنت عقبہ: * بن ابی معیط۔ مکہ مکرمہ میں دولت اسلام سے مالا مال ہوئیں اور ہجرت کر کے پیدل مدینہ آ کر نبی ﷺ کی بیعت کی۔ مکہ مکرمہ میں ان کا کوئی شوہر نہ تھا۔ چنانچہ زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب وہ غزوہ موتہ میں شہادت سے ہمکنار ہوئے تو زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے درمیان طلاق واقع ہو گئی تو عبدالرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ان کے بطن سے ابراہیم اور حمید کی ولادت ہوئی۔ عبدالرحمن بن عوف کی وفات کے بعد عمرو بن العاص نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ابھی چند ماہ ہی گزارے تھے کہ یہ فوت ہو گئیں۔ آپ عثمان بن عفان کی مادری بہن ہیں۔ آپ کے بیٹے حمید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۵۶۳۸۔ ثقہ حافظ ہیں۔ التقرب: ۶۲۰۴۔

* ثقہ ہیں، بعض نے انہیں صحابیہ بھی قرار دیا ہے۔ الثقات لابن حبان: ۳/۳۵۷؛ اسد الغابہ: ۶/۲۴۹؛ الاصابہ: ۸/۲۹۵؛ التقرب: ۸۶۶۹۔

* مجہولہ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقرب: ۸۶۷۳۔

* یہ صحابیہ ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۳/۴۵۹؛ الاستیعاب: ۴/۱۹۵۱؛ الکاشف: ۷۱۴۱؛ التقرب: ۸۷۵۷؛ تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ۲/۳۶۵۔

* یہ صحابیہ ہیں۔ التقرب: ۸۶۶۰؛ الطبقات الكبرى: ۸/۲۳۰؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۶/۳۵۴۸؛ اسد الغابہ: ۳۸۶/۶۔

فصل

صحابہ کرام / حرف اللام

لقیط بن عامر بن صبرہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوزین ہے، بنو عقیل سے ہیں۔ مشہور صحابی ہیں۔ اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے عاصم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ لقیط: لام پر زبر اور قاف کے نیچے زیر ہے۔ صبرہ: صاد پر زبر اور باء کے نیچے زیر ہے۔

لقمان بن باعوراء: * سیدنا ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے کسب فیض کیا۔ بنی اسرائیل میں قاضی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سوڈان کے سیاہ فام بنو لب کے غلام تھے۔ زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ آپ نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے۔ بہت بڑے دانا تھے۔ کتاب الرقاق میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو عامر کے معروف شاعر تھے۔ جب آپ کی قوم کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ قبل از اسلام اور بعد از اسلام بڑے سردار رہے۔ کوفہ میں رہائش رکھی اور ۱۴۰ یا ۱۵۰ سال عمر پا کر ۴۱ھ میں وفات پائی۔ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ آپ کی عمر کے متعلق اور بھی متعدد اقوال ملتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام رفاعہ بن عبدالمند رہے۔ انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں، آپ کی شہرت کنیت سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقباء میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، اور اصحاب بدر کے برابر مال غنیمت میں سے انہیں بھی حصہ عنایت فرمایا تھا۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور نافع وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن الملتبیه: آپ کا نام عبد اللہ ہے، صحابی ہیں۔ صدقات کے ضمن میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ * الملتبیه: لام پر پیش، تاہ پر زبر، باء کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

تابعین

لیث بن سعد: * آپ کی کنیت ابوالحارث ہے۔ اہل مصر کے فقیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ خالد بن ثابتؓ لہمی کے آزاد کردہ غلام

* حکیم لقمان کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن مجید میں ان کے نام کی ایک سورت بھی ہے۔

* دیکھئے صحیح بخاری: ۶۹۷۹؛ صحیح مسلم: ۱۸۳۲۔

* آپ ثقہ ثابت، فقیہ اور مشہور امام تھے۔ التقریب: ۵۶۸۴۔

تھے۔ ۹۴ھ میں مصر کے زیریں علاقوں کی ایک بستی میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے ابن ابی ملیکہ، عطاء اور زہری وغیرہ حضرات سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ سے ابن المبارک وغیرہ بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۶۱ھ کو بغداد میں تشریف لائے۔ منصور نے آپ کو حاکمیت مصر کی پیش کش کی، لیکن آپ نے اس سے معذرت کر لی۔ یحییٰ بن بکیر نے کہا: ”میں نے لیث بن سعد سے بڑھ کر کسی کو کامل نہیں پایا۔“ ❁ قتیبہ بن سعید نے کہا: ”لیث بن سعد ہر سال بیس ہزار دینار صدقہ کیا کرتے تھے، کبھی ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی۔ ماہ شعبان ۵۷ھ کو فوت ہوئے۔

ابن ابی لیلیٰ: ❁ آپ کا نام عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سیار ہے۔ انصاری ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے کہ آپ کی ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ نہر بصرہ میں دجیل کے مقام پر ۸۳ھ میں ڈوب گئے تھے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ آپ کوئی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے بیٹے محمد کو بھی ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے۔ آپ کوفہ کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔ صاحب مذہب ہیں، یعنی آپ کے نام پر ایک مذہب بھی جاری ہوا تھا۔ محدثین جب علی الاطلاق ”ابن ابی لیلیٰ“ کہتے ہیں تو آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔ جب فقہاء کرام ”ابن ابی لیلیٰ“ کہتے ہیں تو ان کی مراد محمد ہوتے ہیں۔ محمد بن ابی لیلیٰ کی ولادت ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

ابن لہیعہ: ❁ حضرموت کے باشندے ہیں۔ مشہور فقیہ ہیں، آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ مصر کے قاضی تھے۔ آپ نے عطاء، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج اور عمرو بن شعیب سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مرقی نے روایت حدیث کی ہے۔ ضعیف الحدیث ہیں۔ ابوداؤد نے کہا: ”میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ مصر میں کثرت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا دوسرا کوئی نہ تھا۔“ آپ نے ۷۴ھ میں وفات پائی۔

لبید بن الاعصم: بنوزریق قبیلے کا یہودی تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ باب المعجزات میں جادو کے ضمن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

ابولہب: اس کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ نبی ﷺ کا چچا تھا۔ کافر ہے۔ فتن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

فصل

صحابیات

لبابہ بنت الحارث: آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔ حرف فاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

- ❁ تاریخ بغداد: ۱۴ / ۵۲۴، تاریخ دمشق: ۵۰ / ۳۵۶ و سندہ ضعیف، عبدالملک بن یحییٰ مجہول ہے۔
- ❁ ابن ابی لیلیٰ کا تذکرہ ”عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ“ کے تحت گزر چکا ہے، البتہ محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے الجرح والتعديل: ۷ / ۳۲۲،
- ❁ ۳۲۳، الکامل لابن عدی: ۷ / ۳۹۰، ۳۹۱؛ تاریخ اسماء الضعفاء لابن شاہین: ۵۸۰۔
- ❁ صدوق، حسن الحدیث ہیں، بشرطیکہ اختلاط سے پہلے کی روایت ہو۔ یہ مدلس بھی تھے۔

فصل

صحابہ کرام / حرف المیم

مالک بن اوس بن الحدثان: * بصرہ کے باشندے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ ابن عبدالبر اور بہت سے مؤرخین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، ابن مندہ نے کہا: ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ آپ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث انتہائی قلیل ہیں، البتہ آپ کی صحابہ کرام سے بیان کردہ احادیث بہت ہیں۔ آپ نے عشرہ مبشرہ سے احادیث روایت کی ہیں، اور سیدنا عمر بن خطاب سے آپ کی روایات بکثرت ہیں۔ زہری اور عکرمہ جیسے بہت سے اصحاب علم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے ۹۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ الحدثان: حاء، دال اور ثاء تینوں پر زبر ہے۔

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ: بنو لیث قبیلے کے فرد ہیں، ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیس دن آپ کے ہاں قیام کیا۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ اور ابوقلابہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے بصرہ میں ۹۳ھ میں وفات پائی۔

مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنو مازن میں سے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے۔ قلیل الحدیث ہیں۔

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ: بنو کنذہ قبیلے کی ایک شاخ بنو سکون میں سے ہیں۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، بعض مؤرخین نے آپ کو اہل مصر میں شمار کیا ہے۔ آپ سے مرثد بن عبداللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا معاویہ کی طرف سے لشکروں پر اور غزوہ روم میں امیر لشکر تعینات تھے۔ مرثد: میم پر پیش، راء ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

مالک بن یسار: * السکونی اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو نجہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کے صحابی ہونے میں مؤرخین کے اقوال مختلف ہیں۔ السکونی: سین پر زبر پھر کاف اور نون ہے۔

مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو الہیثم ہے، انصاری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو بارہ نقیب مقرر کیے تھے، آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر، احد اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ صفین میں ۳۹ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ الہیثم: ہاء پر زبر، یاء ساکن اور پھر ثاء ہے۔

التیہان: تاء پر زبر، یاء مشدّدہ اور اس کے نیچے زیر، پھر ہاء اور نون ہے۔

مالک بن قیس رضی اللہ عنہ: اپنی کنیت ابو صرمہ کے ساتھ مشہور ہیں۔ بہرہ صادمیں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

* جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں، بلکہ تابعی ہیں۔ دیکھئے الطبقات الكبرى لابن سعد: ۵/۵۶؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ۳/۵۲؛
التاریخ الكبير للبخاری: ۷/۳۰۵؛ الجرح والتعديل: ۸/۲۰۳؛ الثقات لابن حبان: ۵/۳۸۲؛ سیر اعلام النبلاء: ۴/۱۷۲؛
جامع التحصيل: ۷۲۲، تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ۲/۷۹۔
* دیکھئے تقریب التہذیب لابن حجر: ۶۴۵۷؛ الکاشف للذہبی: ۵۲۶۸؛ الجرح والتعديل: ۸/۲۱۷۔

مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو اسید ہے۔ اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں بہرہ ہمزہ میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔
 معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہیں نبی ﷺ نے زنا کا اعتراف کرنے کی بنا پر سنگسار کیا تھا۔ ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔
 مطرب بن عکامس رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے سے ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ابو اسحاق سمعی کے سوا کسی نے آپ سے روایت نہیں کی۔ عکامس: عین پر پیش، کاف مخفف، میم کے نیچے زیر اور آخر میں سین ہے۔
 معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو جہینہ سے ہیں۔ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے آپ کے فرزند سہیل نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔ انصار کے جن ستر آدمیوں نے ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ جا کر نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت ثامیہ کی تھی، آپ بھی ان خوش نصیب افراد میں شامل تھے۔ آپ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی ﷺ نے آپ کو قاضی اور معلم کی حیثیت سے یمن کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ سیدنا عمر، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۱۸ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو سرزمین شام کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ اسی سال ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں ۳۸ سال عمر یا کر انتقال کر گئے۔ آپ کی وفات کے متعلق کچھ اور اقوال بھی ہیں۔

معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ آپ اور آپ کے والد غزوہ بدر میں شامل تھے۔ عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء نے مل کر دشمن اسلام ابو جہل کو جہنم رسید کیا تھا۔ قسمۃ الغنائم میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ابن عبد الرحمن اور ابن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ معاذ بن عفراء نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ کر اسے نیچے گرایا تو یہ منظر دیکھ کر مکرمہ بن ابی جہل نے معاذ کے بازو پر وار کر کے اسے کاٹ دیا تھا۔ معاذ نے دوبارہ ابو جہل پر حملہ کر کے اسے اس قدر زخمی کر دیا کہ اس میں زندگی کی محض ایک رتق باقی رہ گئی۔ اتنے میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آ کر ابو جہل کا سر قلم کر دیا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ وہ کفار کے مقتولین میں ابو جہل کو دیکھ کر آئیں۔ اس لیے وہ ابو جہل کی تلاش میں وہاں آ پہنچے تھے۔ معاذ بن عمرو بن الجموح سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن رفاع، انصار کی ایک شاخ بنو زرقہ سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے جو عبید بن ثعلبہ کی دختر تھیں۔ معاذ بن حارث اور رافع بن مالک خزرج میں سب سے پہلے قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ معاذ اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ بھی بدری صحابی ہیں۔ آپ کے یہ دونوں بھائی بدر میں خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ نے بدر کے بعد دیگر غزوات میں شرکت کی، اور بعض نے لکھا: آپ غزوہ بدر میں زخمی ہو گئے تھے۔ مدینہ منورہ واپس آ کر انہی زخموں کے سبب آپ کی وفات ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ سیدنا عثمان کے دور تک زندہ رہے۔ عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ عفراء: عین پر زبر، فاء ساکن اور آخر میں مد ہے۔

معوذ بن حارث: آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے۔ بدری صحابی ہیں۔ یہی وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معاذ کے ساتھ مل کر ابو جہل کو قتل کیا تھا۔ (اور یہی راجح ہے) دونوں بھائی کھیتی باڑی کرتے تھے اور ان کا کھجوروں کا باغ تھا۔ غزوہ بدر میں آپ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے، بالآخر خود بھی جام شہادت پینے کی سعادت پا گئے۔ معوذ: میم پر پیش، عین پر زبر، واو مشدداور اس کے نیچے زیر اور آخر میں ذال ہے۔

مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ: بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف، قریشی ہیں۔ غزوہ بدر، احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ اپنی سادگی کی وجہ سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام اور تہمت لگانے والوں کی سازش کا شکار ہو گئے تھے اور انہی باتوں کی وجہ سے ان پر تہمت کی حد جاری کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا اصل نام عوف اور مسطح آپ کا لقب ہے۔ ابن عبد البر کے بقول اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ نے ۵۶ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ مسطح: میم کے نیچے زیر، سین ساکن، طاء پر زبر اور آخر میں حاء ہے۔ اثاثہ: ہمزہ پر پیش، اس کے بعد تاء مخفف ہے۔ عباد: عین پر زبر اور باء مشددا ہے۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ قریش کی شاخ بنو زہرہ کے فرد ہیں، عبد الرحمن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت مدینہ سے دو سال بعد مکہ مکرمہ ہی میں آپ کی ولادت ہوئی، اور آپ کو ذوالحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ لایا گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر آٹھ سال تھی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سن کر انہیں یاد رکھا۔ اصحاب فضیلت دین داروں میں سے اور صاحب علم تھے۔ سیدنا عثمان کی شہادت تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے، اور سیدنا معاویہ کی وفات تک وہیں رہے۔ یزید کی بیعت کے لیے آمادہ نہ ہوئے۔ جب یزید نے مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کر کے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا تو ان دنوں مکہ مکرمہ میں عبد اللہ بن زبیر کی عملداری تھی۔ انہی دنوں آپ حطیم میں نماز ادا کر رہے تھے کہ منجنیق کا ایک گولہ آپ کو آن لگا اور اسی سے آپ شہید ہو گئے۔ یہ ۶۳ھ ماہ ربیع الاول کے ابتدائی دنوں کا واقعہ ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ مسور: میم کے نیچے زیر، سین ساکن اور واؤ پر زبر ہے۔ مخرمہ: میم پر زبر، حاء ساکن اور راء پر زبر ہے۔

مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ قریش کے قبیلے بنو مخزوم کے فرد ہیں، آپ نے اپنے والد حزن کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ مسیب ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔ آپ کے فرزند سعید نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ مسیب: میم پر پیش، سین پر زبر اور یاء پر زبر اور تشدید ہے۔ حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنو فہر کے فرد ہیں۔ اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، پھر مصر میں سکونت اختیار کر لی اور اہل مصر میں شمار ہونے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، ان دنوں آپ ابھی بچے تھے، البتہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ غزوہ خندق کے سال مسلمان ہوئے۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے، پھر نقل مکانی

کر کے کوفہ میں جا بے تھے۔ وہیں ۵۰ھ میں بمرستہ سال وفات پائی۔ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے حاکم مقرر تھے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو کریمہ ہے۔ بنو کنده کے فرد تھے۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے سرزمین شام میں ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ھ کو وفات پائی۔

مقدم بن اسود رضی اللہ عنہ: آپ بنو کنده میں سے ہیں۔ دراصل آپ کے والد بنو کنده کے حلیف تھے، اسی لیے کندی مشہور ہو گئے۔ آپ کو ابن الاسود بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد نے اسود کے ساتھ مخالفت کی تھی، اور مقدم اسی کی کفالت و تربیت میں پروان چڑھے تھے۔ بعض نے کہا: آپ اس کے غلام تھے تو اس نے آپ کو اپنا متبنی بنا لیا تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد تھے۔ علی، اور طارق بن شہاب وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ سے تین میل دور جُرف کے مقام پر آپ فوت ہوئے تو آپ کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائی گئی، اور ۳۳ھ میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔

مہاجر بن خالد: بن ولید بن مغیرہ، قریش کے قبیلے بنو مخزوم میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی عبدالرحمن عہد رسالت میں چھوٹے بچے تھے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔ جنگ جمل اور صفین میں عبدالرحمن نے سیدنا معاویہ کا ساتھ دیا تھا، جبکہ مہاجر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ جنگ جمل میں مہاجر کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی اور یہ سیدنا علی کے ساتھ تھے۔ جنگ صفین میں شہادت پائی۔

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنو تمیم کے فرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ یہ دونوں ان کے لقب ہیں۔ آپ کا اصل نام عمرو اور آپ کے والد کا نام خلف تھا۔ آپ نے مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حقیقی مہاجر یہ ہیں۔“ بعض نے لکھا: آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ بصرہ میں مقیم رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابو ساسان حصین بن المنذر نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قنفذ: قاف پر پیش اور نون ساکن ہے۔ اس کے بعد قاف اور پھر ذال ہے۔ ساسان: اس نام میں دو سین ہیں۔ حصین: حاء پر پیش، ضاء پر زبر، اس کے بعد یاء اور پھر نون ہے۔

معقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ: دوس قبیلے سے ہیں، سعید بن ابی العاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اویس دور میں اسلام قبول کیا اور جب مسلمانوں نے دوسری مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ بھی ان میں شامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ تک وہیں حبشہ میں رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو بیت المال کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور پوتے ایسان بن حارث وغیرہ نے روایت حدیث کی

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن عساکر نے کہا: ”ادرك حياة النبي (ﷺ)“ تاریخ دمشق: ۶۱/۲۶۲، رقم: ۷۷۷۹؛

حافظ علائی اس کی نفی کرتے ہیں۔ دیکھئے جامع التحصیل: ۸۰۵۔

معرفة الصحابة لأبي نعیم: ۲۵۷۶/۵ بدون السند۔

ہے۔ آپ نے ۴۰ھ کو وفات پائی۔

معتقل بن یسار رضی اللہ عنہ: المزنی، حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شریک تھے۔ آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی، بصرہ میں نہر معتقل آپ کی طرف ہی منسوب ہے۔ حسن بصری اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ عبید اللہ بن زیاد کے عہد میں ۶۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ نے سیدنا معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔

معتقل بن سنان رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو الاشجع میں سے ہیں۔ فتح مکہ میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت رکھی۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف و متداول ہیں۔ ۷ھ کی لڑائی میں آپ کو باندھ کر قتل کیا گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علقمہ، حسن اور شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ معتقل: میم پر زبر، عین ساکن اور قاف کے نیچے زیر ہے۔

معن بن عدی رضی اللہ عنہ: البلوئی، عاصم کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات کرائی تھی۔ سیدنا ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں جنگ یمامہ میں دونوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

معن بن یزید رضی اللہ عنہ: بن اخص، بنو سلمہ قبیلے سے ہیں، آپ خود، آپ کے والد اور دادا سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ بدری صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ وائل بن کلیب وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ کا والد منافق تھا اور مسجد ضرار بنانے والوں میں سے تھا، جبکہ آپ خود پختہ مسلمان تھے اور قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نصف قرآن آپ سے پڑھا تھا۔ آپ کے بھتیجے عبدالرحمن بن یزید وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے دور خلافت کے اواخر میں آپ نے وفات پائی۔ مجمع: میم پر پیش، جیم پر زبر، دوسری میم پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔

مجن بن الادرع رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو اسلم کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے طویل عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ کے دور خلافت کے اواخر میں آپ کی وفات ہوئی۔ مجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ: بنو غامد کے فرد ہیں۔ سیدنا علی بن ابی طالب نے آپ کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ کے فرزند اور ابو رملہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مخنف: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

مدعم: رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سیاہ فام تھے۔ شروع میں آپ رفاعہ بن زید کے مملوک تھے۔ انہوں نے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا تھا۔ غلول، یعنی مال غنیمت میں خیانت کے ضمن میں آپ کا ذکر آتا ہے۔ مدعم: میم کے

نیچے زیر، دال ساکن، عین پرز اور آخر میں میم ہے۔

مرداس بن مالک: قبیلہ بنو اسلم میں سے ہیں۔ آپ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے جسے قیس بن ابی حازم نے روایت کیا ہے۔

محبصہ رضی اللہ عنہ: بن مسعود انصاری، بنو حارث کے قبیلے میں سے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ غزوہ احد، خندق اور ان سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ آپ کے بیٹے سعد نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ محبصہ: میم پر پیش، حاء پرز بر، یاء مشد کے نیچے زیر اور صاء پرز بر ہے۔

مخارق بن عبد اللہ: آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے قابوس بنی نے روایت حدیث کی ہے۔

مخرفہ العبدی: آپ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے آپ کا نام مخرفہ اور بعض نے مخرمہ بیان کیا ہے۔ اول الذکر زیادہ معروف ہے۔ سوید بن قیس نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مجاحع بن مسعود رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ سے ابو عثمان النہدی نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا علی کے عہد میں ماہ صفر ۳۶ھ کو جنگ جمل کے دوران میں قتل ہوئے۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

مرارہ بن رزح رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو عامر کے فرد ہیں۔ بدری صحابی ہیں۔ غزوہ تبوک میں جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بولنے سے منع کر دیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے دوسرے دو ساتھیوں کے نام ہلال بن امیہ اور کعب بن مالک ہیں۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توبہ قبول کر لی، اور ان کے حق میں قرآنی آیات نازل ہوئی تھیں۔ مرارہ: میم پر پیش ہے۔

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنو عدی کے فرد ہیں۔ جلیل القدر اور صاحب فضیلت صحابہ کرام میں سے ہیں۔ سرزمین حبشہ کی طرف جن لوگوں نے سب سے پہلے ہجرت کی آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہونے والی بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد آپ کو اہل مدینہ کی طرف بھیجا تھا، تاکہ آپ انہیں قرآن کریم اور دین کا علم سکھائیں۔ آپ نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اقامت جمعہ کا اہتمام کیا۔ قبل از اسلام آپ مکہ مکرمہ کے انتہائی خوش حال اور فارغ البال اور انتہائی خوش پوش لوگوں میں سے تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپ نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔ آپ کی جلد سخت ہو گئی اور داڑھی بھر گئی تھی۔ بعض نے کہا: مکہ مکرمہ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ چنانچہ آپ

یہاں ”مخارق بن عبد اللہ“ صاحب کتاب کا سہو یا وہم ہے۔ راجح مخارق بن سلیم الشیبانی، ابو قابوس ہے، اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ۶۵۲۱؛ الکاشف: ۵۳۲۸؛ التاریخ الكبير: ۷/۴۳۰؛ الجرح والتعديل: ۸/۳۵۲؛ الثقات لابن حبان: ۵/۴۴۴؛ تہذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار: ۲۷/۳۱۵، ۳۱۶۔ دیکھئے معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/۲۶۴۰؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۴/۱۴۶۶؛ اسد الغابۃ: ۵/۱۱۸۔

انصار کے گھروں میں جا جا کر انہیں دعوت اسلام دیتے۔ ایک ایک دو دو کر کے لوگ مسلمان ہوتے رہے، تا آنکہ مدینہ منورہ میں اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر آپ نے نبی ﷺ کے نام ایک خط لکھ کر انہیں ایک جگہ جمع کر کے نماز جمعہ کے اہتمام کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی۔ بعد ازاں جب مدینہ منورہ سے ستر آدمیوں نے مکہ مکرمہ جا کر نبی ﷺ سے بیعت ثانیہ کی تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ چند دن مکہ میں رہ کر مدینہ منورہ واپس آ گئے تھے۔ نبی ﷺ اس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اہل مکہ میں سے آپ سب سے پہلے مدینہ منورہ آئے تھے۔ آپ نے غزوہ احد میں شہادت پائی اور ان دنوں آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولیس دور میں اس وقت اسلام قبول کیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے دار ارقم کو اسلام کا مرکز تبلیغ بنایا تھا۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنو امیہ میں سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ تھا۔ آپ اور آپ کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں بھی شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی کوئی وحی نہیں لکھی، البتہ آپ کے حکم پر ایک عام تحریر لکھی تھی۔ آپ سے عبد اللہ بن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عمر کے عہد میں اپنے بھائی یزید کے بعد سرزمین شام کے حکمران ہوئے، اور آپ اپنی وفات تک کل چالیس سال وہاں کے حاکم رہے۔ چار سال عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں، اس کے بعد سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا حسن کے زمانوں میں بھی آپ ہی وہاں کے حاکم تھے۔ یہ مدت بیس سال ہے۔ اس کے بعد ۴ھ میں سیدنا حسن کی خلافت سے دست برداری کے بعد آپ وہاں کے مستقل حاکم ہوئے۔ آپ کی مستقل حکومت و خلافت کا عرصہ بھی بیس سال ہے۔ آپ نے ۷۸ سال عمر پائی اور ۶۰ھ کے ماہ رجب میں دمشق میں فوت ہوئے۔ آخر عمر میں آپ کو لقموں کی شکایت ہو گئی تھی۔ آپ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے: ”کاش! میں وادی ذی طوی میں رہنے والا قریش کا ایک عام فرد ہوتا اور مجھے حکومت نہ ملی ہوتی۔“ ❁

آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک ازار (تہ بند) چادر، آپ کے بال مبارک اور ناخن مبارک موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ”مجھے میری قمیص میں کفن دے کر رسول اللہ ﷺ کی اس چادر کو میرے اوپر ڈال، دینا اور آپ کے تہ بند کو میرے جسم پر تہ بند کے طور پر باندھ دینا، میرے ناک، منہ اور سجدے کے اعضا پر رسول اللہ ﷺ کے ناخن اور بال لگا دینا اس کے بعد میرا معاملہ میرے اور سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی ذات کے درمیان ہوگا۔“ ❁

معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۷۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معاویہ بن جاہمہ: بنو سلمہ قبیلے میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے طلحہ بن

❁ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۲۳/۵۹ و سندہ ضعیف، زکریا بن منظور ضعیف ہے۔

❁ تاریخ دمشق: ۶۱/۵۹، معرفة الصحابة لأبي نعیم: ۲۴۹۶/۵ بدون السنہ۔ ❁ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التاریخ الكبير للبخاری: ۳۲۹/۷، التقريب: ۶۷۴۹، معجم الصحابة للبخاری: ۳۸۸/۵، الجرح والتعديل: ۳۷۷/۸، معجم الصحابة لابن قانع: ۷۴/۳، الثقات لابن حبان: ۳۷۴/۳، معرفة الصحابة لأبي نعیم: ۲۵۰۴/۵، الاستيعاب: ۱۴۱۳/۳، اسد الغابة لابن الاثير: ۱۹۸/۵، الكاشف: ۵۵۱۵، جامع التحصيل: ۶۸۵۔

عبید اللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مروان بن الحکم: * آپ کی کنیت ابو عبد الملک ہے۔ قریش کے خاندان بنو امیہ میں سے ہیں۔ آپ عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں۔ مروان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو ہجری میں اور بقول بعض غزوہ خندق والے سال ہوئی۔ بعض نے اس کے علاوہ بھی لکھا ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہیں کر سکے، کیونکہ نبی ﷺ نے ان کے والد کو طائف بدر کر دیا تھا۔ جب سیدنا عثمان خلیفہ بنے تو عثمان نے انہیں مدینہ منورہ واپس بلا لیا تو وہ اپنے بیٹے کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ آئے۔ آپ کی وفات دمشق میں ۶۵ھ میں ہوئی۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے سیدنا عثمان، علی بن العقیل کے علاوہ بہت سے تابعین نے بھی روایتِ حدیث کی ہے۔ جن میں عروہ بن زبیر اور علی بن الحسین کے نام بھی شامل ہیں۔

مرہ بن کعب: * بنو ہزخاندان سے ہیں۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بہت سے تابعین نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۵ھ میں اردن کے علاقے میں آپ کی وفات ہوئی۔

مزیدہ بن جابر رضی اللہ عنہ: بصری ہیں۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث بصری اہل علم کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔ آپ کے مادری بھائی ہوزہ بن عبد اللہ بن سعد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مزیدہ: میم پر زبر، زاء ساکن، پھر یاء پر زبر ہے۔

مسلم القرشی: * آپ کا نام مسلم بن عبد اللہ اور بعض کے نزدیک عبید اللہ بن مسلم ہے۔ المطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ: ابو وداعہ کا نام الحارث ہے۔ قریش کے خاندان بنو سہم کے فرد ہیں، آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد کوفہ میں، پھر مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔ غزوہ بدر میں آپ کے والد مسلمانوں کے قیدی بن گئے تو مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے اسے آزاد کرایا تھا۔ آپ سے عبد اللہ بن زبیر، کثیر، جعفر اور آپ کے برادر زادے مطلب بن سائب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

[عبد المطلب] بن ربیعہ: * بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم، ہاشمی قریشی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چھوٹے بچے تھے۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن الحارث نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ غزوہ افریقیہ کے سلسلے میں ۲۹ھ کو مصر گئے۔ اہل مصر نے آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

محمد بن ابی بکر الصدیق: آپ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ ۸ھ میں حجتہ الوداع کے موقع پر ذوالحلیفہ کے مقام پر آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت اور دیگر صحابہ کرام سے بھی

* ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ التقریب: ۶۵۶۷؛ الجرح والتعديل: ۲۷۱/۸؛ الاستیعاب: ۱۳۸۷/۳؛ اسد الغابۃ: ۱۳۹/۵؛ جامع التحصیل: ۷۴۸ وغیرہ۔ * انہیں کعب بن مرہ بھی کہا جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہ دیکھئے التقریب: ۵۶۵۰۔
* ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے جامع التحصیل: ۴۹۲، الکاشف: ۳۵۸۷؛ اسد الغابۃ: ۵۲۵/۳؛ الاستیعاب: ۱۰۱۳/۳؛ الثقات لابن حبان: ۱۴۹/۷؛ معجم الصحابة للبعثی: ۳۱۶/۵؛ التاريخ الكبير للبخاری: ۳۹۸/۵۔
* دیکھئے التقریب: ۴۱۶۲ وغیرہ۔

احادیث روایت کی ہیں۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے قاسم نے بکثرت اور دیگر تابعین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے ساتھیوں نے ۳۸ھ میں آپ کو مصر میں قتل کر کے گدھے کے چمڑے میں سی کر جلا ڈالا تھا۔

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنو حنیثہ میں سے ہیں، آپ کو، آپ کے والد، والدہ، بھائی حارث اور بیچا خطاب سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سرزمین حبشہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اور ۴ھ میں مکہ مکرمہ میں اور بقول بعض کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے ابراہیم اور ساک بن حرب نے روایت حدیث کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنو اسد کے فرد ہیں۔ ہجرت سے پانچ سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف اور بعد ازاں وہاں سے واپس مکہ کی طرف، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ سے آپ کے آزاد کردہ غلام ابو کثیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ارض نجران میں ۱۰ھ کو ہوئی۔ آپ کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجران کے حاکم تھے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی کنیت ابو عبد الملک رکھیں۔ محمد ایک بہت بڑے فقیہ تھے۔ آپ نے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مدینہ منورہ کے بے شمار لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۶۳ھ میں حرہ کے دن ۵۳ سال کی عمر میں قتل ہو گئے تھے۔

محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ: بنو مزنیہ کے فرد ہیں۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ جبیر بن نفیر نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زیر اور یاء کے بعد راء ہے۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک خاندان بنو الحارث کے فرد ہیں، تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور دیگر بہت سے صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل علم و فضل صحابہ میں سے ہیں۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔ آپ کی وفات ۴۳ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

محمود بن البید: انصار کے ایک خاندان بنو عبد الاشھل کے فرد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا معروف نہیں۔ امام مسلم نے آپ کو تابعین کے دوسرے طبقے میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبید اللہ کہتے ہیں: امام بخاری کا قول درست ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ محمود کبار اہل علم میں سے ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن

یہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے تھے، لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ الاستیعاب لابن عبد البر: ۱۳۷۸/۳؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر: ۳۲۴/۴؛ التقریب: ۶۵۱۷؛ سیر اعلام النبلاء: ۴۸۵/۳؛ جامع التحصیل: ۷۴۱؛ تاریخ الکبیر للبخاری: ۴۰۲/۷؛ الثقات للعجلی: ۱۵۴۲؛ الطبقات الکبری: ۷۷/۵؛ تاریخ ابن ابی خیشمہ: ۲۲۹۵؛ الجرح والتعديل: ۲۸۹/۸؛ الثقات لابن حبان: ۴۳۴/۴؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۲۵۲۴/۵۔

عباس اور عثمان بن مالک سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۹۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معمربن عبداللہ رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنوعدی کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔ سعید بن مسیب نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔
مغیث رضی اللہ عنہ: میم پر پیش، غین کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی بریرہ کے شوہر ہیں۔ ابو احمد بن حنبل کی آل کے غلام تھے۔ عبداللہ بن عباس اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

الممنذر بن ابی اسید: انصار کے خاندان بنو ساعدہ کے فرد ہیں۔ ان کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے انہیں اپنی ران پر بٹھایا اور ان کا نام ”الممنذر“ رکھا۔ ”اسید“ ”اسد“ کی تصغیر ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان دنوں باقی رفقاء کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ۲۰ھ میں بصرہ کا حاکم متعین کیا تھا۔ آپ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اوّل دور میں اس ذمہ داری سے معزول کر دیا گیا، پھر آپ نے کوفہ منتقل ہو کر وہیں رہائش اختیار کر لی اور سیدنا عثمان کی شہادت تک وہاں کے حکمران رہے۔ واقعہ تحکیم کے بعد آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے اور ۵۲ھ میں اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔

ابومرشد رضی اللہ عنہ: ابومرشد کا نام کناز بن حصین اور بعض نے ابن حصین ذکر کیا ہے۔ بنو غنوه کے قبیلے سے تھے۔ اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے بیٹے مرشد دونوں بدری صحابی ہیں۔ آپ نے حمزہ سے اور آپ سے واصلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ کناز: کاف پر زبر، نون مشددا اور آخر میں زاء ہے۔

ابومسعود رضی اللہ عنہ: عقبہ بن عمرو انصاری بدری ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ جمہور مؤرخین کے قول کے مطابق آپ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے، جبکہ بعض نے لکھا ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ان میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں تھے۔ آپ کو بدری اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے بدر کے مقام پر رہائش رکھی تھی، اس نسبت سے آپ بدری ہیں۔ آپ نے کوفہ میں سکونت رکھی اور ۴۱ یا ۴۲ھ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند بشیر اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوما لک رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کعب بن عاصم ہے۔ اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔ امام بخاری نے التاریخ میں اور دیگر اہل علم نے یہی لکھا ہے۔ امام بخاری نے عبدالرحمن بن غنم کے طریق سے ایک روایت میں آپ کا نام ابوما لک یا ابو عامر شک کے ساتھ لکھا ہے۔ ابن المدینی نے کہا: ابوما لک درست ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عمر کے دور خلافت میں آپ کی

وفات ہوئی۔

ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام سمرہ بن معیر ہے۔ میم کے نیچے زیر ہے۔ بعض اہل علم نے آپ کا نام اوس بن معیر (میم کے نیچے زیر، پھر عین ساکن اور اس کے بعد یاء پر زبر) لکھا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ مؤذن تھے۔ آپ نے ۵۹ھ میں مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی۔ آپ نے وہاں سے ہجرت نہیں کی تھی اور اپنی وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ ابن مرجم رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن مرجم ہے، انصاری ہیں۔ بعض اہل علم نے آپ کا نام یزید اور بعض نے عبد اللہ بھی لکھا ہے۔ اکثر نے پہلا نام ہی ذکر کیا ہے۔ آپ سے یزید بن شیبان نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ وقوف عرذہ سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔ مرجم: میم کے نیچے زیر، راء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں عین ہے۔

فصل

تابعین عظام

محمد بن الحنفیہ: * آپ کا نام محمد بن علی بن ابی طالب اور کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ کی والدہ کا نام خولہ بنت جعفر الحنفیہ ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کی والدہ یمامہ کی لونڈیوں میں سے تھیں، اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب کے حصے میں آئیں۔ اسماء بنت ابی بکر کا بیان ہے کہ ”میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا، وہ ایک سندھی سیاہ فام خاتون تھیں اور قبیلہ بنو حنفیہ کی لونڈی تھیں۔“ * محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے، اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے ۶۵ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب: * آپ کی کنیت ابو جعفر اور الباقی لقب ہے۔ آپ نے اپنے والد زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے آپ کے بیٹے جعفر الصادق نے احادیث روایت کی ہیں، ۵۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں۔ ۱۱۸۱ھ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ آپ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ آپ کو ”الباقر“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کثیر العلم تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان: * آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، انصاری ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ امام مالک بن انس کے ساتھ مدینہ میں سے ہیں۔ امام مالک آپ کا از حد احترام کرتے اور آپ کے ذوق عبادت، زہد، فقہ اور علم کا شاندار انداز سے ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے ۷۷ سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حبان: حاء پر زبر اور باء مشدّد ہے۔

محمد بن سیرین: * آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے انس بن مالک، ابن عمر اور

* ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ۶۱۵۷۔ * الطبقات الكبرى لابن سعد: ۹۱/۵، تاریخ دمشق لابن عساکر: ۵۴/۳۲۳
وسندہ ضعیف، محمد بن عمر الواقدی متروک ہے۔ * آپ ثقہ فاضل تھے۔ التقریب: ۶۱۵۱۔

* ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ۶۴۳۸۱۔

* ثقہ، ثبت اور عابد تھے۔ التقریب: ۵۹۴۷۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ایک بہت بڑے فقیہ عالم، زاہد و عابد اور پرہیزگار محدث تھے، مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علومِ شریعت میں آپ کو کافی شہرت اور کمال حاصل تھا۔ موزق العلم العجلی نے کہا: ”میں نے اس کی فقہ میں آپ سے بڑھ کر پرہیزگار اور اس کی پرہیزگاری میں آپ سے بڑھ کر فقیہ کسی کو نہیں دیکھا“ یعنی آپ بہت بڑے فقیہ اور حد درجہ پرہیزگار تھے۔ خلف بن ہشام نے کہا: ”ابن سیرین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسنِ سیرت بہترین کردار اور شاندار خشوع و دلیعت کیا گیا تھا، لوگ آپ کو دیکھتے تو انہیں بے اختیار اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا تھا۔“ اشعث نے کہا: ”جب آپ سے فقہ یا حلال و حرام سے متعلق کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور کچھ دیر پہلے آپ کی جو کیفیت ہوتی وہ نہ رہتی۔“ مہدی کا بیان ہے کہ ”ہم ابن سیرین کی مجلس میں بیٹھتے وہ ہم سے اور ہم آپ سے باتیں کرتے، کچھ سنتے سنا تے اور کثرت سے وعظ و تذکیر ہوتی، لیکن جب موت کا ذکر ہوتا تو آپ کی رنگت بدل جاتی اور چہرہ زرد پڑ جاتا اور ہمیں آپ کی شکل یوں محسوس ہوتی کہ کچھ دیر قبل آپ جس حالت میں تھے اب وہ کیفیت یکسر بدل گئی ہے۔“ آپ نے ۷۷ برس کی عمر میں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

محمد بن سوقہ: آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ بنو غنہ قبیلے کے فرد اور کوفہ کے باشندے ہیں، مشہور عابد تھے۔ انس رضی اللہ عنہ، نخعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے آپ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور بہت سے حضرات نے احادیثِ روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی معصیت کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ آپ نے اپنے بھائیوں پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے تھے۔ آپ ثقہ اور اہل علم کے ہاں خوش خصال آدمی تھے۔

محمد بن عمرو: ابن الحسن بن علی بن ابی طالب، آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیثِ روایت کی ہیں۔

محمد بن سلیمان: الباغندی، آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ واسط شہر کے رہنے والے تھے۔ باغندی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بغداد میں آپ نے سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ نے بغداد کے بہت سے اہل علم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیثِ روایت کی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث جستانی کا نام بھی ہے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی بکر: ابن محمد بن عمرو بن حزم مدنی، انصاری ہیں۔ آپ کو اپنے والد سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ اپنے بھائی

الطبقات الكبرى لابن سعد: ۱۹۶/۷؛ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم: ۲۶۶/۲؛ المعرفہ والتاریخ للفسوی: ۵۶/۲،
وسندہ صحیح۔ البداية والنهاية لابن كثير: ۲۷۴/۹، بدون السند۔

الطبقات الكبرى لابن سعد: ۱۹۵/۷ وسندہ صحیح۔ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۶۹/۵۶۔

ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۹۴۲۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۱۸۳۔

حسن الحدیثِ رواہی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۱۴۹/۹؛ تاریخ بغداد: ۲۲۶/۳؛ میزان الاعتدال للذہبی: ۵۷۱/۳؛ موسوعة اقوال ابن الحسن الدارقطنی: ۵۷۹/۲؛ نیز امام حاکم، ابن عساکر اور ضیاء المقدسی نے اپنی اپنی کتب میں روایات نقل کر کے تصحیح و تحسین فرمائی۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۶۳۔

عبداللہ سے بڑے ہیں، آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے والد کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا۔
 حمد بن المنکدر: ✽ بنو تمیم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور اپنے چچا ربیعہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ بہت سے اہل علم نے روایت حدیث کی ہے۔ ستر سال سے زائد عمر پر ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، زہد، عبادت، دین داری، صدق و صفا اور عفت و عصمت جیسی اعلیٰ خوبیوں سے نوازا تھا۔

محمد بن المنشدر: ✽ بنو ہمدان کے فرد اور مسروق کے برادر زادے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بہت سے حضرات سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔
 محمد بن الصباح: ✽ الدولابی البزاز آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ آپ نے حدیث کی ایک کتاب ”السنن“ کے نام سے ترتیب دی تھی۔ آپ نے شریک اور ہشیم وغیرہ سے اور آپ سے امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، احمد اور دیگر بے شمار لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ علماء نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ قوی الحافظ تھے۔ ۲۲۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن خالد: ✽ بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور وہ آپ کے دادا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

محمد بن زید: ✽ بن عبداللہ بن عمر المدنی، آپ اپنے دادا عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کی اولاد کے علاوہ اعمش وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ حدیث روایت کرنے میں ثقہ راوی ہیں۔
 محمد بن کعب: ✽ مدنی ہیں۔ بنو قریظہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے محمد بن المنکدر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر آپ کے والد ان لوگوں میں سے تھے جن کے زیر ناپ بال نہیں آگے تھے، اس لیے اپنے قبیلے کی بد عہدی کی وجہ سے سزائے قتل سے بچ گئے تھے۔ ۱۰۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی الجالد: ✽ کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف و متداول ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے ابواسحاق، شعبہ اور دیگر نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن قیس بن مخرمہ: ✽ حجازی قریشی ہیں۔ آپ نے ابو ہریرہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن ابراہیم: ✽ قریش کے خاندان بنو تمیم میں سے ہیں۔ آپ نے علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے احادیث کا سماع کیا۔ ترمذی نے سعد بن سعید کے دادا قیس کے طریق سے آپ سے مروی فجر کی دو رکعتوں کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ ✽ یاد رہے کہ قیس، یحییٰ بن سعید اور ان کے بھائی سعد بن سعید کے دادا ہیں۔ ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ قیس بن عمرو بن قیس بن قہد ہیں۔ پھر لکھا

✽ ثقہ فاضل ہیں۔ التقریب: ۶۳۲۷ - ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۳۲۴ - ثقہ حافظ تھے۔ التقریب: ۵۹۶۶۔

✽ مجہول ہے۔ التقریب: ۵۸۵۰ - ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۸۹۲ - ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ۶۲۵۷۔

✽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۵۷۲ - ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۲۴۲ - میزان الاعتدال: ۳/ ۴۴۵، من تکلم فیہ

وہو موثق للذہبی: ۲۹۲ - سنن الترمذی: ۴۲۲۔

ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی کا قیس سے سماع ثابت نہیں۔ ❁ قہد: قاف پر زبر ہے۔ بعض نے کہا: یہ لفظ قہد نہیں بلکہ فہد ہے۔ یعنی نام کا پہلا حرف قاف نہیں بلکہ فاء ہے۔

محمد بن ابی بکر عوف: ❁ حجاز کے قبیلے بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن مسلم: آپ کی کنیت ابو الزبیر ہے۔ قبل ازیں بہرہ زاء میں آپ کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

محمد بن القاسم: ❁ [بن خلد، ابو عبد اللہ الضریر] ابو العباس کی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ نابینا تھے۔ ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بنیادی طور پر آپ کا تعلق یمامہ سے تھا اور آپ کا مولد اہواز ہے۔ ۱۹۱ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور بصرہ میں پلے بڑھے۔ آپ اپنے دور میں سب سے زیادہ قوی الحافظ، فصیح اللسان اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ: ❁ آپ نے اپنے والد، زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے داؤد بن رشید اور محمد بن عیسیٰ المدائنی نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے آپ کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا، یعنی قبول نہیں کیا۔ ۱۸۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن اسحاق [بن یسار] المدنی: ❁ قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ تابعی ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور سعید بن مسیب دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے بہت سے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، نخعی اور سفیان بن عیینہ جیسے کبار اہل علم اور ائمہ دین نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کو تاریخ، مغازی، ابتداء کائنات کے علم، قصص الانبیاء، علوم الحدیث والقرآن اور فقہ وغیرہ تمام علوم پر خوب دسترس تھی۔ آپ بغداد میں تشریف لائے اور وہاں درس حدیث کا انعقاد کر کے لوگوں کو حدیث کا درس دیا، پھر وہیں ۱۰۵ھ میں فوت ہوئے اور بغداد کے مشرق میں مقبرۃ الخیزران میں مدفون ہوئے۔

مسدد بن مسرہد: ❁ بصری ہیں۔ آپ نے حماد بن زید اور ابو عوانہ وغیرہ سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے امام بخاری اور ابو داؤد وغیرہ بہت سے اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ مسدد: میم پر پیش، سین پر زبر، دال پر تشدید اور زبر ہے۔ مسرہد: میم پر پیش، سین پر زبر، راء ساکن، ہاء پر زبر اور آخر میں دال ہے۔

مجاہد بن جبر: ❁ آپ کی کنیت ابو الحجاج ہے۔ عبد اللہ بن سائب مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں، مکہ مکرمہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین

❁ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، کیونکہ ابن خزیمہ: (۱۱۲) میں ”یحییٰ بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قہد“ کی سند سے بھی ہے۔ اس کی تخریج درج ذیل ہے: المستدرک للحاکم: ۱/ ۲۷۴-۲۷۵؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/ ۴۸۳؛ ابن حبان: ۱۰۶۳، ۲۴۷۱؛ سنن الترمذی: ۴۲۲ وغیرہ۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۶۲۔ حدیث میں ضعیف ہے۔ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۶۱۵۔ متروک، مہتم بالکذب ہے۔ التقریب: ۶۲۲۵۔ صدوق، حسن الحدیث اور مدلس ہیں۔ التقریب: ۵۷۲۵؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۳۸۰؛ الارشاد للخلیلی: ۱/ ۲۸۸؛ الکاشف للذہبی: ۴۸۱۸؛ من تکلم فیہ وهو موثق: ۲۹۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۳/ ۲۳۵۔ ثقہ حافظ ہیں۔ التقریب: ۶۵۹۸۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۴۸۱۔

میں سے، اور وہاں کے معروف اہل علم، فقیہ اور قاری تھے۔ علمِ قراءت و تفسیر میں آپ کا مقام مسلم ہے۔ آپ کو ان فنون میں امام کا مرتبہ حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

جبر: جنیم پر زبر، باء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

مہاجر بن مسمار: * قریش کے قبیلے بنو ہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، اہی لیے زہری کہلاتے ہیں۔ آپ سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ راوی ہیں۔

مکحول بن عبداللہ: * آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ سرزمینِ شام کے باشندے تھے۔ بنیادی طور پر کابل کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے غلام کی حیثیت میں آئے۔ بنو قیس کی ایک خاتون کے غلام ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ بنو لیث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اوزاعی کے استاذ تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ چار اصحاب کبار اہل علم ہیں۔ مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شععی، بصرہ میں حسن بصری اور سرزمینِ شام میں مکحول۔ * مکحول کے دور میں ان سے بڑھ کر عمدہ فتویٰ دینے کی کسی میں صلاحیت نہ تھی۔ آپ جب بھی فتویٰ دیتے تو پہلے یہ کلمہ پڑھتے لاجول ولا قوۃ الا باللہ کہ غلطی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کی توفیق اللہ رب العزت ہی کی طرف سے ہے۔ میں اپنی رائے دے رہا ہوں، یہ صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ ۱۱۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مسروق بن الاجدع: * بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام مثلاً سیدنا ابو بکر الصدیق، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اولیں عہد مبارک پایا۔ آپ ایک جلیل القدر عالم اور فقیہ تھے۔ مرہ بن شرمیل نے فرمایا: ”کسی ہمدانی خاتون نے مسروق جیسے صاحب علم کو جنم نہیں دیا۔“ * شععی فرماتے ہیں کہ ”اگر کسی گھرانے کے افراد کو جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو وہ اسود، علقمہ اور مسروق ہیں۔“ * محمد بن المنثثر نے کہا: ”خالد بن عبداللہ بصرہ کے حاکم تھے، انہوں نے مسروق کی خدمت میں تیس ہزار درہم بچھوائے، آپ ان دنوں صاحبِ ضرورت بھی تھے مگر آپ نے خود داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاکم کا یہ ہدیہ واپس کر دیا۔“ * کہا جاتا ہے کہ آپ بچپن میں ایک دفعہ گم ہو گئے، لیکن مل گئے تھے، اس لیے آپ کا نام مسروق پڑ گیا۔ آپ سے اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۶۲ھ میں کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مرشد بن عبداللہ: * آپ کی کنیت ابوالخیر ہے۔ بنویزن کے فرد ہیں، مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے عقبہ بن عامر، ابویوب، عبداللہ بن عمرو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے یزید بن ابی حبیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

* حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۷/۴۸۶؛ الطبقات الكبرى لابن سعد: ۱/۳۵۳؛ التفریب: ۶۹۲۶؛ الکاشف: ۵۶۶۱۔

* ثقہ فقیہ ہیں۔ التفریب: ۶۸۷۵۔ * الجرح والتعديل لابن ابی حاتم: ۸/۴۰۷؛ تاریخ بغداد: ۱۴/۱۰۴؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۷/۱۹۳ و سندہ صحیح۔ * ثقہ فقیہ عابد اور خضرم ہیں۔ التفریب: ۶۶۰۱۔ * الطبقات الكبرى لابن سعد: ۶/۷۹ و سندہ صحیح۔ * تاریخ دمشق لابن عساکر: ۵۷/۴۱۴؛ تاریخ بغداد: ۱۴/۲۴۰؛ و سندہ ضعیف۔ اسماعیل بن ابی خالد مدرس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ * مختصر تاریخ دمشق: ۲۴/۲۴۷۔ * ثقہ فقیہ ہیں۔ التفریب: ۶۵۴۷۔

مالک بن مرشد ❁: آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے سماک بن الولید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
مسلم بن ابی بکرہ: ❁ بنو ثقیف کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے عثمان الشحام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مسلم بن یسار: ❁ الجبئی، امام ترمذی نے سورۃ الاعراف میں آپ کی سند سے عمر بن خطاب سے مروی ایک حدیثِ روایت کی ہے، نیز فرمایا: ”آپ کی روایت کردہ حدیثِ حسن ہے، البتہ آپ کا سیدنا عمر سے سماعِ ثابت نہیں۔“ ❁ امام بخاری نے فرمایا: ”مسلم بن یسار نے بطریقِ نعیم عن عمر احادیثِ روایت کی ہیں۔“ ❁

مصعب بن سعد: ❁ بن ابی وقاص، قریشی ہیں۔ آپ نے اپنے والد، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

معن بن عبدالرحمن: ❁ بن عبداللہ بن مسعود، البہذلی۔ آپ نے اپنے والد سے احادیثِ روایت کی ہیں۔

معدان بن طلحہ: ❁ الیعمری۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوالدرداء اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے احادیثِ کاسماع کیا ہے۔

معمر بن راشد: ❁ آپ کی کنیت ابو عروہ ہے۔ آپ بنو ازد قبیلے کے آزاد کردہ غلام ہیں، اس نسبت سے ازدی کہلاتے ہیں۔ یمن کے بہت بڑے عالم تھے۔ زہری اور ہمام جیسے کبار اہل علم سے آپ نے احادیثِ روایت کی ہیں۔ آپ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ”میں نے آپ سے دس ہزار احادیثِ کاسماع کیا ہے۔“
۵۸ سال کی عمر پر ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

فائدہ: آپ نے ”الجامع“ کے نام سے حدیث کا ایک ضخیم مجموعہ بھی مرتب کیا تھا۔

مہلب بن ابی صفرة: ❁ قبیلہ بنو ازد کے فرد ہیں۔ خوارج کے مقابلے میں آپ کی لڑائیاں اور بہادری کے جوہر مشہور ہیں۔ آپ نے سمرہ بن جندب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماعِ حدیث کیا اور بہت سے اہل علم نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہدِ حکومت میں سرزمینِ خراسان کے مروالروذ میں ۸۳ھ میں فوت ہوئے۔ آپ بصرہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔

المورق بن المشمرج: ❁ العجلی، آپ کی کنیت ابوالمعتز ہے۔ بصرہ سے تعلق تھا۔ آپ نے ابوذر، انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مورق: میم پر پیش، واؤ پر زبر، راء مشددا اور آخر میں قاف ہے۔ المشمرج: میم پر پیش، شین پر زبر، دوسری میم ساکن، راء کے نیچے زیر اور آخر میں میم ہے۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۶۵۴۸۔ ثقہ و صدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۷۱۶؛ الثقات لابن حبان: ۳۹۱/۵۔

❁ ثقہ و صدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۵۷۴؛ الثقات لابن حبان: ۳۹۰/۵؛ الکاشف: ۵۴۳۶۔ ❁ سنن الترمذی: ۳۰۷۵۔

❁ التاريخ الكبير للبخاری: ۲۷۶/۷۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۶۶۸۸۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۶۸۱۹۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۶۷۸۷۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۶۸۰۹۔ ثقہ ثبت فاضل ہیں۔ التقرب: ۶۸۰۹۔

❁ ثقہ عابد ہیں۔ التقرب: ۶۹۴۰۔

موسیٰ بن طلحہ: * آپ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ قریش کے خاندان بنو تیم سے ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ ۱۰۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

موسیٰ بن عبد اللہ: * الجہنی، کوفہ کے باشندے تھے۔ آپ نے مجاہد اور مصعب بن سعد سے سماع کیا اور آپ سے شعبہ، یحییٰ بن سعید اور یعلیٰ بن عبید نے روایت حدیث کی ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ: * الربذی۔ آپ نے محمد بن کعب، محمد بن ابراہیم التیمی وغیرہ سے اور آپ سے شعبہ، عبد اللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ضعیف راوی قرار دیا ہے۔ ۱۵۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مطرف بن عبد اللہ: * بن اشخیر، بنو عامر کے فرد ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ نے ابو ذر، اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔ ۸۷ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ مطرف: میم پر پیش، طاء پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔ اشخیر: شین کے نیچے زیر، خاء پر تشدید ہے۔

معاذ بن زہرہ: * بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ تابعی ہیں، آپ نے مرسل احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے حصین بن عبد الرحمن نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن عبد اللہ: * بن ضیب، الجہنی۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے۔ مخلد بن خفاف: * عروہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایت حدیث کی ہے۔ ”الخروج بالضمان“ کہ جو آدمی جس چیز کا ضامن ہو، اس سے ہونے والی آمدنی بھی اسی کی ہوگی، کے بارے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔

المختار بن فلفل: * بنو مخزوم قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ فلفل: اس نام (لفظ) میں دو فاء ہیں اور دونوں پر پیش ہے۔

المختار بن ابی عبید: بن مسعود الشقی، اس کا والد جلیل القدر صحابہ کرام میں سے تھا۔ ہجرت والے سال مختار کی ولادت ہوئی۔ اس نے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نہ آپ سے کوئی روایت ہی کی ہے۔ اس کے بارے میں عبد اللہ بن عاصم نے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا آپ کی مراد یہی مختار ہے۔ یہ ابتداء میں علم و فضل اور نیکی میں مشہور تھا، مگر باطن میں یہ شخص ایسا نہ تھا۔ یہ بالآخر عبد اللہ بن زبیر سے الگ ہو گیا اور خود حکومت کا طالب ہوا، اور اس نے اپنی باطنی غلط رائے اور عقیدے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس سے دین کے مخالف بہت سی باتیں ظاہر ہوئیں۔ یہ

* ثقہ جلیل ہیں۔ التقرب: ۶۹۷۸۔ ثقہ عابد ہیں۔ التقرب: ۶۹۸۵۔ ضعیف ہے۔ التقرب: ۶۹۸۹۔ ثقہ عابد اور مفاضل ہیں۔ التقرب: ۶۹۹۶۔ ثقہ ابن حبان وحدہ، یعنی یہ مجہول ہے۔ ثقہ و صدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/۲۰۸؛ الثقات لابن حبان: ۵/۴۲۲؛ الکاشف: ۵۵۰۳؛ التقرب: ۶۷۳۶۔ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۷/۵۰۵؛ نیز امام ترمذی، ابن الجارود اور ذہبی نے حدیث کے ذریعے سے تصحیح و تحسین کی ہے۔ ثقہ و صدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۵۴۵؛ الجرح والتعديل: ۸/۳۱۰، الثقات لابن حبان: ۵/۴۲۹؛ الثقات لابن شاہین: ۱۳۹۵؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۳/۳۳۳۔

سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کے قتل کا بدلہ لینے کا اظہار کیا کرتا تھا، لیکن درپردہ اپنی حکومت کے قیام اور حصول دنیا کے لیے کوشاں تھا۔ ساری زندگی اس کا یہی مشن رہا، بالآخر مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۹ھ کو مقتول ہوا۔

مغیرہ بن زیاد: * البجلی۔ موصل کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مکحول اور عکرمہ سے احادیث روایت کی ہیں، ان سے وکج، ابو عاصم اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ احمد بن حنبل نے انہیں ”منکر الحدیث“ کہا ہے۔ مجھے صحابہ کرام میں اس کا ذکر نہیں ملا۔

مغیرہ بن مقسم: * کوفہ کے معروف فقیہ ہیں، نابینا تھے۔ آپ نے ابو وائل اور شععی سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل نے روایت حدیث کی ہے۔ جریر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے جو بات بھی سنی مجھے وہ کبھی نہیں بھولی۔“ ۱۳۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مثنیٰ بن الصباح: * اصلاً یمن کے رہنے والے تھے، پھر مکہ مکرمہ میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ نے عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے سماع کیا اور آپ سے امام عبدالرزاق وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو حازم وغیرہ نے آپ کو ”طین الحدیث“ یعنی حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۳۹ھ میں آپ نے وفات پائی۔

معاویہ بن قرہ: * آپ کی کنیت ابو ایاس ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے والد، انس بن مالک، اور عبداللہ بن معقل سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایت حدیث کی ہے۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر، یاء مخفیف اور آخر میں سین ہے۔

معاویہ بن مسلم: * آپ کی کنیت ابو نوفل ہے۔ آپ نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت حدیث کی ہے۔

میناء: * آپ نے اپنے آقا عبدالرحمن بن عوف، عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ اور امام عبدالرزاق کے والد نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ضعیف راوی کہا ہے۔

ابو اسحاق: * آپ کا نام عامر بن اسامہ ہے۔ بنو ندیل کے فرد ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور ان سے روایت بیان کی ہے۔ اسحاق: میم پر زبر، لام مخفیف اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

ابو موود: * آپ کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان المدنی ہے۔ آپ نے ابوسعید خدری کو دیکھا تھا، جبکہ سائب بن یزید اور عثمان

* ثقہ و صدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۵۴۱۱/۴، الثقات للعجلی: ۱۶۱۶، الجرح والتعديل: ۲۲۲/۸، الثقات لابن حبان:

۶/۳، الثقات لابن شاہین: ۱۳۳۲، الکاشف: ۵۵۸۶، موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۶۵۹/۲، التقریب: ۶۸۳۴۔

* ثقہ، متقن کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۶۸۵۱۔ * ضعیف ہے۔ التقریب: ۶۴۷۱، مجمع الزوائد: ۵/۲ وغیرہ۔

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۷۶۹۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۴۲۱، الثقات لابن حبان: ۳۹۶/۵، ۴۱۵، الجرح والتعديل:

۳۷۹/۸۔ * متروک، تمہم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ۷۰۵۹۔ * ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۳۹۰۔

* ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱۶۶/۴، الجرح والتعديل: ۳۸۴/۵، الثقات لابن حبان: ۱۱۴/۷، الثقات لابن

شاہین: ۹۳۸، موسوعة اقوال الامام احمد: ۲/۳۶۵۔

بن الضحاک سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے ابن مہدی، القعنسی اور کامل بن طلحہ نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ خلیفہ مہدی کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔ ”باب فضائل سید المرسلین ﷺ“ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ابو ماجدہ: ❁ بنو حنیفہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن مسعود اور، یحییٰ الجابر سے احادیث روایت کی ہیں۔ ”باب المشی بالجنائزہ“ میں عبد اللہ بن مسعود والی حدیث میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ترمذی نے آپ کا نام ابو ماجد ذکر کیا ہے۔ نیز فرمایا: ”میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے سنا وہ اسے روایت حدیث میں ضعیف قرار دیتے تھے۔“ ❁ ابن عیینہ نے اس کے متعلق کہا: ”وہ ایک پرندہ تھا جو اڑ گیا۔“ ❁ یہ اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

ابو مسلم الخولانی: ❁ آپ کا نام عبد اللہ بن ثوب تھا۔ انتہائی عبادت گزار تھے۔ سیدنا ابو بکر، عمر اور معاذ رضی اللہ عنہم سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ جُبیر بن نثیر، عروہ، اور ابو قلابہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔ ۶۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

ابو المظوس: ❁ آپ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے ضعیب بن ابی ثابت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے اور ضعیب کے درمیان عمارہ کا واسطہ ہے۔ روایت حدیث میں آپ کو ثقہ راوی قرار دیا گیا ہے۔ ابن المہدی: آپ کا نام علی بن عبد اللہ ہے۔ قبل ازیں بہرہ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن المشی: ❁ آپ کا نام محمد بن عبد اللہ بن المشی بن [عبد اللہ بن] انس بن مالک ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، سلیمان التیمی اور حمید طویل وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور امام محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ ائمہ اعلام اور اساطین علم نے روایت حدیث کی۔ ہارون الرشید کے دور میں آپ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔ بغداد میں گئے تو وہاں بھی انہیں قاضی تعینات کیا گیا۔ آپ نے وہاں احادیث بھی روایت کیں۔ بعد ازاں آپ واپس بصرہ آ گئے۔ آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی۔

ابن ابی ملیکہ: آپ کا نام عبد اللہ بن ابی عبد اللہ ہے۔ قبل ازیں بہرہ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔ الحاربی: ❁ میم پر پیش، اس کے بعد جاء، پھر راء اور پھر باء ہے۔ قریش کے ایک خاندان بنو حارب کی طرف منسوب ہیں۔ آپ کا نام عبد الرحمن بن محمد ہے۔ آپ نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایت حدیث کی اور آپ سے احمد اور علی بن حرب نے احادیث روایت کی ہیں۔ حافظ حدیث تھے ۱۹۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

❁ مجہول ہے۔ التقریب: ۸۳۳۵؛ الکاشف: ۶۸۰۷؛ احوال الرجال للجزوزجانی: ۶۶؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۲۲۹/۴۔ سنن الترمذی: ۱۰۱۱۔ ❁ کتاب الضعفاء للبخاری: ۴۳۱۔ ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۸۳۶۷۔

❁ لین الحدیث، یعنی ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۳۷۴۔ ❁ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۰۴۶۔ ❁ ثقہ، لا بأس بہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۸۱؛ سیر اعلام النبلاء: ۱۳۶/۹؛ التقریب: ۳۹۹۹؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/۴۰۴؛ الطبقات الكبرى لابن سعد: ۶/۳۹۲؛ الجرح والتعديل: ۵/۲۸۲؛ الثقات لابن حبان: ۹۲/۷؛ الثقات لابن شاہین: ۸۱۰۔

فصل

صحابيات

ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا: قبیلہ بنو عامر کی ایک شاخ بنو ہلال میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے ان کا نام ”برہ“ تھا۔ نبی ﷺ نے اسے بدل کر ”میمونہ“ رکھ دیا۔ ابتدا میں آپ مسعود بن عمرو ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ اس نے طلاق دے دی تو ابودرہم نے آپ سے نکاح کر لیا۔ اس کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے ماہ ذوالقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کی مسافت پر ”سرف“ کے مقام پر آپ سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ جس مقام پر رسول اللہ ﷺ نے آپ سے نکاح کیا تھا، وہیں ۱۵ یا ۱۶ھ کو آپ کی وفات ہوئی، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ عباس کی اہلیہ ام الفضل کی اور اسماء بنت عمیس کی ہمشرہ تھیں۔ نبی ﷺ نے آپ کے بعد کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا تھا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

ام المنذر رضی اللہ عنہا: بنت قیس، انصاری خاتون ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا تعلق بنو عدی خاندان سے تھا۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ یعقوب بن ابی یعقوب نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

ام معبد رضی اللہ عنہا: آپ بنو خزاعہ کے قبیلے میں سے ہیں۔ آپ کا نام عاتکہ بنت خالد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت کے دوران میں جب ان کے ہاں خیمے میں پہنچے تو انہوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کیا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس موقع پر نہیں، بلکہ انہوں نے اس کے بعد کسی اور موقع پر مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا۔ ”حدیث ام معبد“ کے نام سے ان کا ایک مشہور واقعہ ہے۔

ام معبد بنت کعب: بن مالک، انصاری خاتون ہیں۔ تحویل قبلہ سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ ابن مندہ نے کہا: آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ آپ کعب بن مالک انصاری السلمی کی اہلیہ ہیں اور آپ ہی ام معبد بنت کعب بن مالک انصاری ہیں۔ یعنی آپ کے والد کا نام کعب بن مالک انصاری اور اسی طرح آپ کے شوہر کا نام بھی کعب بن مالک انصاری ہے۔ آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ تاریخ البخاری میں معبد کے بیان میں جو ذکر آیا ہے کہ یہ معبد، کعب بن مالک انصاری کا بیٹا ہے، اس سے ابن عبد البر کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔

ام مالک: بنو ہزخاندان کی خاتون ہیں۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور آپ سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہے۔ اہل حجاز میں سے ہیں۔ طاؤس اور مکحول نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

تابعیات

معاذہ بنت عبداللہ: * بنو عدی کے قبیلے سے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔
 مغیرہ [بنت حسان]: * آپ حجاج بن حسان کی ہمیشہ ہیں۔ آپ کو انس بن مالک کی زیارت و رویت کا اعزاز حاصل ہے۔
 آپ نے ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ کے بھائی حجاج نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ سے مروی حدیث ”باب الترجل“ یعنی کنگھی کرنے کے بیان میں مذکور ہے۔

فصل

صحابہ کرام / حرف النون

النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ہجرت کے بعد انصاری مسلمانوں میں آپ سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال اور سات ماہ تھی۔ آپ خود اور آپ کے والدین کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کوفہ میں مقیم رہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں آپ وہاں کے حاکم تھے۔ بعد ازاں آپ حمص کے بھی حکمران رہے۔ وہاں آپ نے عبداللہ بن زبیر کی حمایت کی اور لوگوں کو بھی ان کی حمایت پر آمادہ کرنے لگے تو وہاں کے لوگوں نے ۶۴ھ میں آپ کو قتل کر دیا۔ آپ کے بیٹے محمد اور شعمی وغیرہ دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

النعمان بن عمرو بن مقرن: * المزنی۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم مزنیہ کے چار سو افراد وند کی صورت میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ بعد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔ سیدنا عمر کی طرف سے نہاوند میں بھیجے گئے لشکر کے آپ امیر تھے۔ فتح نہاوند میں ۲۱ھ میں آپ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ معقل بن یسار اور محمد بن سیرین وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ مقرن: میم پر پیش، قاف پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں نون ہے۔

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ: * الا شجع قبیلے کے فرد ہیں۔ ہجرت کر کے نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور غزوہ خندق کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے ہی بنو قریظہ اور ابوسفیان بن حرب کے درمیان سفارت کاری کی تھی۔ ابوسفیان ان دنوں

* ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۶۸۴۔ * یہ مجہول ہے۔ دیکھئے التحریر: ۸۶۸۵۔ * جمہور کے نزدیک النعمان بن مقرن اور النعمان بن عمرو بن مقرن ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں، مثلاً امام حاکم (المستدرک قبل: ۵۲۷۶) ابن عبدالر (الاستیعاب: ۴/ ۱۵۰۵) ابن الاثیر (اسد الغابۃ: ۴/ ۵۶۶) حافظ ذہبی (سیر اعلام النبلاء: ۱/ ۴۰۳) اور بعض کے نزدیک النعمان بن مقرن صحابی اور النعمان بن عمرو بن مقرن تابعی ہیں۔ مثلاً ابن حجر (التقریب: ۷۱۶۲، ۷۱۶۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعديل: ۸/ ۴۴۵، ۴۴۶) حافظ علائی (جامع التحصیل: ۸۳۱) وغیرہ۔

مسلمان مخالف گروہوں کا سردار تھا۔ بنو قریظہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بے وفائی اور بد عہدی کا واقعہ معروف ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔ آپ کے بیٹے سلمہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ جمل میں سیدنا علی کی آمد سے قبل آپ قتل ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ: ہاء پر زبر اور میم پر تشدید اور آخر میں راء ہے۔ ❁

نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: القرشی العدوی۔ الحتام آپ کا لقب ہے، بعض نے آپ کا نام نعیم بن الحتام بن عبد اللہ ذکر کیا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا۔ قدیم الاسلام ہیں، بعض نے کہا: آپ نے سیدنا عمر سے بھی پہلے اسلام قبول کر لیا تھا، البتہ اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو آپ کے شرف و منزلت اور مقام و مرتبہ کی وجہ سے آپ کی قوم نے آپ کو مدینہ منورہ جانے سے روکا، کیونکہ آپ اپنے خاندان کے قیموں اور بیواؤں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ قوم کے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں، آپ کو اجازت ہے کہ آپ جو دین پسند کریں اختیار کیے رکھیں، آپ نے حدیبیہ والے سال ہجرت کی تھی۔ سیدنا ابو بکر الصدیق کی خلافت کے اواخر میں ”اجنادین“ کے مقام پر خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ نافع اور محمد بن ابراہیم التمیمی نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ الحتام: نون پر زبر، اور حاء مشدّد ہے۔ اجنادین: ہمزہ پر زبر، جیم ساکن، اس کے بعد نون، پھر دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اوتوں کی ذمہ داری اور خدمت پر مامور تھے۔ آپ کو ناجیہ بن عمر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، پہلے آپ کا نام زکوان تھا، نبی ﷺ نے بدل کر ”ناجیہ“ رکھ دیا، کیونکہ آپ قریش کے مظالم سے نجات پا کر اور بیچ کر آ گئے تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر جب ایک کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا ایک تیر لے کر آپ اس کنوئیں میں اترے اور جا کر اسے کنوئیں میں نصب کر دیا۔ آپ سے عروہ بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

نُبَیْثَہ الخیر رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ ابوالمخ اور ابو قلابہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔

نوفل بن معاویہ: الدیلی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال بعد از اسلام عمر پائی۔ بعض نے کہا: آپ نے کل ایک سو سال عمر پائی۔ آپ سب سے پہلے فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ آپ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد حکومت میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ سے نضر دیلی نے روایت حدیث کی ہے۔ الدیلی: دال کے نیچے زبر اور یاء ساکن ہے۔

النواس بن سمعان: بنو کلاب کے خاندان میں سے ہیں۔ سرزمین شام میں مقیم رہے۔ آپ کا شمار اہل شام ہی میں ہوتا ہے۔ جُمَیْر بن نُفَیْر اور ابو ادریس خولانی نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ سمعان: سین کے نیچے زبر اور بعض نے اس پر زبر بیان کی ہے،

میم ساکن اور پھر عین ہے۔

نَفْعُ بِنِ الْحَارِثِ: قبیلہ ثقیف۔ میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو بکرہ ہے۔ قبل ازیں بہرہ بقاء میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

نَافِعُ بِنِ عَتَبَةَ: بن ابی وقاص، الزہری۔ آپ سعد بن ابی وقاص کے برادر زادے ہیں۔ آپ سے جابر بن سمرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابو شیح: آپ کا نام عمرو بن عتبہ ہے۔ قبل ازیں بہرہ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

فصل

تابعین عظام

نَافِعُ بِنِ سَرْجِسٍ: * عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ دلیم کے باشندے تھے۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن عمر، اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے زہری اور امام مالک بن انس جیسے اصحابِ علم نے روایتِ حدیث کی۔ روایتِ حدیث میں معروف لوگوں میں سے ہیں۔ آپ کا شمار ان ثقہ لوگوں میں ہوتا ہے جن سے علم اخذ کیا جاتا ہے اور ان سے مروی احادیث کو محفوظ کر کے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر سے مروی اکثر احادیث کا دار و مدار آپ ہی کے طریق و سند پر ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ جب میں نافع عن ابن عمر کے طریق سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو میں کسی دوسرے سے اس حدیث کے سننے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ۷۱۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ سَرْجِسُ: پہلی سین پر زبر، راء ساکن اور اس کے جیم کے نیچے زیر ہے۔

نَافِعُ بِنِ جَبْرِ بِنِ مَطْعَمٍ: * قریشی، حجازی ہیں۔ اپنے والد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور ان سے زہری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

نَافِعُ بِنِ غَالِبٍ: * آپ کی کنیت ابو غالب [البابلی] ہے۔ درزی تھے۔ بنو ہابلہ قبیلے کے فرد ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے انس بن مالک سے اور آپ سے عبد الوارث نے روایتِ حدیث کی ہے۔

نَبِیْہُ بِنِ وَهَبٍ: * قبیلہ بنو کعب سے ہیں۔ حجاز کے باشندے ہیں۔ آپ نے ابان بن عثمان اور کعب مولیٰ سعید بن العاص سے سماعِ احادیث کیا اور آپ سے نافع نے روایتِ حدیث کی ہے۔ نُبَیْہُ: نون پر پیش، باء پر زبر، اس کے بعد یاء ہے۔

النَّضْرُ بِنِ شَمِیلٍ: * آپ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ بنو مازن کے قبیلے سے ہیں۔ مرو میں سکونت پذیر رہے۔ ۲۰۳ھ کے لگ بھگ وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ فن لغت، نحو اور دیگر فنون میں امامت کے رتبے پر فائز تھے۔ شَمِیلُ: شین پر پیش اور میم پر زبر ہے۔

نَاصِحُ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَمِيِّ: * ”باب الشفقة والرحمة“ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ اس نے سماک اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سماعِ حدیث کیا اور اس سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحاق بن منصور السلولی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

* ثقہ ثبت فقہ مشہور ہیں۔ التقرب: ۷۰۸۶۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۰۷۲۔ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۸۲۹۷۔

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۰۹۷۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقرب: ۷۱۳۵۔ ضعیف ہے۔ التقرب: ۷۰۶۷؛ کتاب الضعفاء

الغفلی: ❁ آپ کا نام عبداللہ بن علی بن نفیل ہے۔ اپنے جد امجد کی نسبت سے ”الغفلی“ کہلاتے ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ مالک سے روایت حدیث کرتے ہیں اور آپ سے امام ابوداؤد نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے آپ کے متعلق کہا ہے کہ میں نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ امام احمد آپ کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ آپ دین کے ارکان میں سے ایک رکن تھے۔ ۲۳۳ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔

النجاشی: حبشہ کے حاکم، یہ اسلام قبول کر کے نبی ﷺ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کا نام اصمہ ہے۔ فتح مکہ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ جب نبی ﷺ کے پاس وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن مندہ نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں مل سکا۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کو صحابہ کرام میں شمار نہ کیا جائے، کیونکہ آپ پر صحابی کا اطلاق کسی بھی لحاظ سے درست نہیں۔ ”صلوٰۃ الجنازہ“ وغیرہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابونضر: ❁ آپ کا نام سالم بن ابی امیہ ہے۔ عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قریش کے ایک قبیلے بنو تمیم کے فرد ہیں۔ مدنی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ النضر: نون پر زبر اور ضاد ساکن ہے۔

ابونضرہ: ❁ آپ کا نام المنذر بن مالک ہے۔ بنو عبد قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن عمر، ابوسعید اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم تیمی، قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت حدیث کی ہے۔ بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حسن بصری کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ کی وفات ہوئی۔

ابن النواحة: کا نام عبداللہ ہے، یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن اثال کے ہمراہ میلہ کذاب کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا۔ ”باب الامان“ میں ان دونوں کا ذکر ہے۔ میلہ کذاب کے قتل ہو جانے کے بعد ابن النواحة مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو گیا تھا۔ آپ کو سیدنا عمر کے عہد میں یمنی قافلے کے ساتھ کوفہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ اپنی قوم بنی حنیفہ کے امام تھے۔ حارث بن مضرس (مضرب) نے ان کے متعلق گواہی دی تھی۔ میلہ کذاب کے ساتھی بستی کی ایک مسجد میں جمع ہو کر صبح کی نماز کے بعد درس و تدریس کیا کرتے تھے۔ میلہ کا دعویٰ تھا کہ یہ تعلیمات اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہیں۔ کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کے معلم اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے وزیر یعنی مؤید ساتھی تھے۔ باغی گروہ کو پیش کیا گیا ان کی سرکشی عیاں اور واضح ہو گئی۔ تو ان سے توبہ کرائی گئی۔ یہ لوگ اپنے موقف سے تائب ہو گئے تو ابن النواحة کے سوا باقی تمام لوگوں کی توبہ قبول کر لی گئی۔ ابن مسعود نے اس کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں کو سرزمین شام کی طرف بھیج کر ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے۔ ابن مسعود نے فرمایا: اگرچہ ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں، سرزمین شام کا طاعون ان کے متعلق

❁ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعديل: ۱۵۹/۵؛ الثقات لابن حبان: ۳۵۶/۸؛ سیر اعلام النبلاء: ۱۰/۶۳۴۔

❁ ثقہ ثبت ہیں۔ التقريب: ۲۱۶۹۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقريب: ۶۸۹۰۔

فیصلہ کرے گا۔ * ورنہ ہمیں اب ان سے کوئی سروکار نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن النواحة کے قتل پر اصرار کیا، کیونکہ یہ اپنی بے دینی پر کاربند ہونے کے علاوہ اس کا مبلغ اور ناشربھی تھا۔ چنانچہ انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور اس نے بازار میں سرعام اس کی گردن اڑادی۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الواو

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: بنو لیث قبیلے کے فرد ہیں۔ جب نبی ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے تو یہ ان دنوں میں تشریف لائے اور اہل اسلام میں داخل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال نبی ﷺ کی خدمت میں گزارے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ بصرہ میں سکونت رکھی، بعد ازاں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ کی سکونت دمشق سے تین فرسخ (تقریباً نو میل) دور ”البلاط“ نامی بستی میں تھی، پھر آپ بیت المقدس چلے گئے اور وہیں بمعموس سال وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ: بن وہب جمحی۔ غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کے والد نے مدینہ منورہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا تو ان کے اکرام کے طور پر نبی ﷺ نے ان کے بیٹے وہب کو آزاد کر دیا، پھر انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ نبی ﷺ اور مسلمانوں میں ان کی خوب قدر و منزلت تھی۔ فتح مکہ کے زمانے میں نبی ﷺ نے انہیں صفوان بن امیہ کی طرف دعوت اسلام دے کر بھیجا تھا۔ انہوں نے سرزمین شام میں جہاد کے دوران میں وفات پائی۔

وابصہ بن معبد: آپ کی کنیت ابو شداد ہے۔ اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ میں مقیم رہے، پھر ”الجزیرہ“ کی طرف نقل مکانی کر گئے اور ”الرقہ“ میں وفات پائی۔ آپ سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت حدیث کی ہے۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: حضرموت کے باشندے اور وہاں کے شہزادے تھے۔ آپ کے والد وہاں کے ایک بادشاہ تھے۔ آپ ایک وفد کی صورت میں نبی ﷺ کے پاس آئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے آنے سے پہلے ہی صحابہ کرام کو ان کی آمد سے مطلع کر دیا تھا، اور فرمایا: حضرموت کے دور دراز کے علاقے سے وائل بن حجر تمہارے پاس آنے والا ہے، وہ اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کی خوشدوی حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے اور وہ بادشاہوں کی اولاد میں سے ہے۔ جب وہ آئے تو نبی ﷺ نے انہیں ”مرحبا“ یعنی خوش آمدید کہا۔ انہیں اپنے قریب بٹھایا اور اپنی مبارک چادر بچھا کر اس پر انہیں جگہ دی اور آپ نے ان کے حق میں یوں دعا فرمائی: یا اللہ! وائل، اس کی اولاد اور اس کے پوتوں میں برکت فرما۔ نبی ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے حضرت موت کا حاکم مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹوں علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ حجر: حاء پر پیش، جمیم ساکن اور پھر راء ہے۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: اصلاً حبشہ کے رہنے والے ہیں، مکہ مکرمہ کے حبشی غلاموں میں سے تھے۔ جبیر بن مطعم کے غلام تھے۔

* تاریخ بغداد: ۸ / ۵۴۲ وسندہ صحیح۔ **تنبیہ:** میرے علم کے مطابق ابن النواحة کے بارے میں یہی ایک روایت صحیح ہے، باقی ضعیف ہیں۔ مثلاً: ابو داؤد: ۲۷۶۲ فیہ ابو اسحاق وهو مدلس اور کچھ روایات مثلاً مسند احمد والطیالسی وغیرہ کی سعودی کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

انہوں نے ہی غزوہ احد میں سید الشہداء امیر حمزہ بن عبدالمطلب کو قتل کیا تھا۔ یہ ان دنوں کا فر تھے۔ فتح طائف کے بعد آپ نے اسلام قبول کیا اور یمامہ کی لڑائی میں شامل ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے ہی مسیلمہ کذاب کو قتل کیا ہے۔ میں ایک بہترین آدمی (حمزہ رضی اللہ عنہ) کو قتل کر چکا ہوں تو میں نے اپنے نیزے سے ایک بدترین آدمی (مدعی نبوت مسیلمہ کذاب) کو بھی کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔ سرزمین شام میں مقیم رہے اور حمص میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں اسحاق اور حرب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

الولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ قریشی خاندان میں سے ہیں۔ عثمان بن عفان کے مادری بھائی تھے۔ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، جبکہ ابھی قریب البلوغ تھے۔ سیدنا عثمان نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ قریش کے سرکردہ افراد اور مشہور شعراء میں سے تھے۔ ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے ’الرقہ‘ میں آپ کی وفات ہوئی۔

الولید بن الولید رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر کافر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے تھے۔ آپ کے بھائی خالد اور ہشام نے آپ کا فدیہ ادا کیا تھا۔ جب ان کا فدیہ ادا کر دیا گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہا گیا کہ تم نے فدیہ ادا کرنے سے قبل اسلام کیوں نہ قبول کیا؟ تو فرمایا: میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ تم یوں کہو کہ قید سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ہے۔ ان کے خاندان کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں انہیں مکہ مکرمہ میں قید میں ڈال دیا تھا۔ نبی ﷺ قنوت نازلہ میں ان کے حق میں اور مکہ مکرمہ میں گرفتار دوسرے کمزور مسلمانوں کے حق میں رہائی کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ بالآخر انہیں ان کی قید سے رہائی مل گئی اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آن ملے۔ عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ورقہ بن نوفل بن اسد: قریشی ہیں۔ اسلام سے قبل نصرانیت اختیار کر لی تھی، اور انجیل و تورات کے عالم تھے۔ کافی عمر سیدہ تھے اور نابینا ہو گئے تھے، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیچازاد تھے۔

ابو اقد رضی اللہ عنہ: الحارث بن عوف، بنو لیث کے فرد ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں ایک سال معتکف رہے اور ۵۷ سال کی عمر میں ۶۸ھ کو وہیں وفات پائی اور ’فتح‘ کے مقام پر مدفون ہوئے۔

ابو وہب الجعفی: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، انہیں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ سے انہوں نے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ الجعفی: جیم پر پیش، شین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے

فصل

تابعین عظام

وہب بن منبہ: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ صنعاء کے باشندے ہیں۔ اصلاً فارس کے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ اور ۱۱۴ھ میں وفات پائی۔ منبہ: میم پر پیش، نون پر زبر، باء پر تشدید

اور نیچے زیر ہے۔

وبرہ بن عبد الرحمن: * آپ کی کنیت ابو خزیمہ ہے۔ بنو حارث قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعید بن جبیر سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ وبرہ: واو پر زبر اور باء ساکن ہے۔
وکیع بن جراح: * کوئی ہیں۔ بنی قیس بن غیلان کے فرد ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ اصل میں نیشاپور کے نواح کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، اوزاعی، اور سفیان ثوری وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے عبد اللہ بن مبارک، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے بغداد میں آ کر لوگوں کو احادیث سنائیں، آپ ثقہ، قابل اعتماد ایسے شیوخ حدیث میں سے ہیں جن کی بات کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے۔ آپ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ آپ نے ان سے بہت زیادہ سماع کیا۔ آپ کی ولادت ۹۹ھ میں ہوئی اور ۱۹۷ھ میں دس محرم کو مکہ مکرمہ سے واپسی پر آپ کی وفات ہوئی اور ”فید“ کے مقام پر مدفون ہوئے۔

وحشی بن حرب [بن وحشی]: * آپ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کو اہل شام میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابو وائل: * آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے۔ بنو اسد کے قبیلے سے ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت اور آپ سے احادیث کا سماع نہیں کر سکے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں دیہات میں اپنے خاندان کی بکریاں چرایا کرتا تھا، آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خصوصی اور قریبی تعلق تھا۔ کثیر الحدیث، اور ثقہ ہیں۔ حجاج کے دور میں آپ کی وفات ہوئی۔
الولید بن عتبہ میں ربیعہ: کافر ہے۔ غزوہ بدر میں اس کا ذکر آیا ہے۔ غزوہ بدر میں شرک کی حالت میں مقتول ہوا۔

فصل

صحابہ کرام / حرف العاء

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: قریش کے بنو اسد خاندان کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے صاحب علم و فضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں سیدنا عمر بن خطاب کا نام بھی آتا ہے۔ آپ کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی تھی۔ ان کے والد کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ: عمرو بن العاص کے بھائی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے اسلام قبول کیا اور حبشہ کی

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۳۹۷۔ ثقہ، حافظ اور عابد ہیں۔ التقرب: ۷۴۱۴۔

* مستور ہے۔ التقرب: ۷۳۹۹۔ ثقہ، مخضرم ہیں۔ التقرب: ۲۷۱۶۔

طرف ہجرت بھی کی۔ جب انہیں نبی ﷺ کی ہجرت کی اطلاع ملی تو حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس آئے اور غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ انتہائی نیک اور صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کے برادرزادے عبداللہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۳ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ وہیں آپ کی وفات ہوئی، آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنو واقف کے فرد ہیں۔ غزوہ تبوک میں شرکت سے جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تھی، آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے باقی دو ساتھیوں کے نام کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع ہیں۔ بدری صحابی ہیں۔ آپ ہی کے متعلق لعان والا واقعہ ہے کہ آپ نے اپنی بیوی پر شریک کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا تھا۔ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہزال بن [رباب] رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو نعیم ہے۔ بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کے بیٹے نعیم اور محمد بن المنکدر نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کے رجم والے واقعہ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ محمد بن المنکدر نعیم سے اور وہ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: مؤرخین کے ہاں آپ کے نام و نسب کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کے نام کے متعلق زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ قبل از اسلام آپ کا نام عبد شمس یا عبد عمر تھا اور قبول اسلام کے بعد آپ کا نام عبداللہ یا عبدالرحمن رکھا گیا۔ آپ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ امام ابو احمد الحاکم کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک ابو ہریرہ کے اصل نام کے بارے میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمن بن سحر ہے، البتہ آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آگئی ہے۔ اب گویا اس کنیت کے علاوہ آپ کا کوئی نام ہی نہیں۔ آپ نے خیبر کے موقع پر اسلام قبول کیا اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد آپ دن رات نبی ﷺ کے ساتھ ہی رہے۔ آپ کو حصول علم دین کا بہت زیادہ شوق تھا۔ آپ محض اتنی خوارک پر اکتفا کرتے تھے جو آپ کی بھوک کی شدت کو مٹادے۔ رسول اللہ ﷺ جہاں بھی جاتے آپ سائے کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ رہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے جاتے تو آپ کی چوکھٹ پر بیٹھے رہتے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں بہت زیادہ احادیث یاد تھیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ دوسرے صحابہ کو کسی مسئلے یا حدیث کا علم نہیں ہوتا تھا اور آپ کو وہ مسئلہ یا حدیث معلوم ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ دن رات نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر مجھے وہ یاد نہیں رہتیں، بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے اپنی چادر بچھائی۔ آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں مجھے ان میں سے ایک بھی حدیث نہیں بھولی۔ * امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ نے آٹھ سو سے زائد صحابہ و تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم کے

نام بھی ہیں۔ ۵۷، ۵۸، ۵۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ ابو ہریرہ کی وجہ تسمیہ: آپ کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے آپ ہر وقت اٹھائے رہتے اور اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ابو الہیثم: آپ کا نام مالک بن تیمان ہے، قبل ازیں بہرہ مہم میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابو ہاشم رضی اللہ عنہ: آپ کا نام شیبہ بن عتبہ بن ربیعہ ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام ہشام ہے۔ بعض نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔ آپ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔ سر زمین شام میں مقیم رہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے وفات پائی۔ صاحب علم و فضل اور صالح تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین عظام

ابو ہند [الحجام]: ان کا نام یسار ہے۔ یہ سیکنی لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو بھی سیکنی لگائی تھی۔ آپ قبیلہ بنو بیاضہ کے غلام تھے۔ آپ نے ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے۔

ہشام بن عروہ بن زبیر: آپ کی کنیت ”ابو المندز“ ہے۔ قریش خاندان کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ایک ہیں۔ کثرت سے احادیث روایت کی ہیں۔ اکابر اہل علم اور جلیل القدر تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ جیسے بڑے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ بغداد میں خلیفہ منصور کے ہاں بھی گئے تھے۔ آپ کی ولادت ۶۱ھ میں ہوئی اور ۱۳۶ھ کو بغداد میں وفات پائی۔

ہشام بن زید: بن انس بن مالک، انصاری ہیں۔ آپ نے اپنے دادا انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ بصرہ کے اہل علم میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

ہشام بن حسان: قبیلہ قردوس کے غلام تھے، اسی نسبت سے ”القردوسی“ کہلاتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ان کے غلام نہ تھے، بلکہ ان کے قبیلے میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ حجاج بن یوسف نے جن لوگوں کو ظلم کرتے ہوئے قتل کیا ہے، اگر ان کا شمار کیا جائے تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بنتی ہے۔ آپ نے حسن، عکرمہ اور عطاء سے سماع کیا اور آپ سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۴۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ القردوسی: قاف پر پیش، دال (مہملہ) پر پیش اور آخر میں سین (مہملہ) ہے۔

ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے عبداللہ بن ہند، بعض نے سالم بن ابی سالم تو کسی نے ابو ہندسان ذکر کیا ہے۔ صاحب کتاب کا انہیں تابعین میں شمار کرنا درست نہیں ہے۔ دیکھئے الاستیعاب لابن عبد البر: ۴/ ۱۷۷۲؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر: ۲/ ۱۵۷، ۳۱۱؛ الاصابۃ لابن حجر: ۷/ ۳۶۳۔ ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۰۲۔ تنبیہ: یہ تدلیس سے بری ہیں۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۲۹۳۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۲۸۹۔ تنبیہ: یہ مدلس بھی ہیں۔

ہشام بن عمار: * آپ کی کنیت ابو الولید ہے۔ قبیلہ بنو سلمہ کے فرد ہیں۔ دمشق کے باشندے تھے۔ قرآن کریم کے حافظ، قراءت کے ماہر اور خطیب دمشق تھے۔ آپ نے مالک اور یحییٰ بن حمزہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے امام بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن خریم اور الباغندی نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے ۹۲ سال عمر پائی اور ۱۴۵ھ کو فوت ہوئے۔

ہشام بن زیاد: * ابوالمقدام کنیت ہے۔ آپ نے القرظی اور حسن سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شیبان بن فروخ اور القواریری نے روایت حدیث کی ہے۔ علمائے جرح و تعدیل نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

ہشیم بن بشیر السلمی: * شہر واسط کے باشندے تھے، اس لیے ”الواسطی“ کہلاتے ہیں۔ آپ نے عمرو بن دینار، زہری، یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ مشہور ائمہ حدیث سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن المبارک جیسے بہت سے اہل علم نے روایت حدیث کی۔ آپ کی ولادت ۱۰۴ھ کو اور ۱۸۳ھ میں وفات ہوئی۔

ہلال بن علی بن اسامہ: * آپ اپنے جدا مجد کی نسبت سے مشہور ہیں ورنہ ان کی ولدیت ابو میمونہ ہے۔ قبیلہ بنو فہر کے فرد ہیں۔ آپ نے انس، عطاء بن یسار وغیرہ سے اور آپ سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ہلال بن عامر: * المزنی، کوفہ کے اہل علم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے حدیث کا سماع اور رافع [بن عمرو] مزنی سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے یعلیٰ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن یساف: * اشع کے غلام تھے۔ آپ کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث اور ابوسعود انصاری سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن عبد اللہ، ابو ہاشم الباہلی: * آپ نے ابواسحق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے عفان، اور مسلم نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری نے انہیں ”منکر الحدیث“ لکھا ہے۔

ہمام بن الحارث: * النخعی تابعین کے طبقہ میں سے ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن مسعود اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ صحابہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم نخعی نے روایت حدیث کی ہے۔

ہود بن عبد اللہ بن سعد العصری: * آپ نے اپنے دادا مزیدہ اور [معبد] بن وہب سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ہر دو صحابی تھے۔ آپ سے طالب بن حجر نے احادیث روایت کی ہیں۔

* ثقہ و صدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۹۰۸؛ الجرح والتعديل: ۶۶، ۶۷؛ الثقات لابن حبان: ۲۳۳/۹؛ الکاشف:

۵۹۷۳؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۶۹۲/۲؛ التقرب: ۷۳۰۳۔ * ضعیف و متروک ہے۔ التقرب: ۷۲۹۲۔

* ثقہ ثبت ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہیں۔ التقرب: ۷۳۱۲۔ * ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۳۴۴۔ * ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۳۴۱۔

* ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۳۵۲۔ * متروک ہے۔ التقرب: ۷۳۴۳؛ الکاشف للذهبی: ۶۰۰۲؛ الضعفاء لابن الجوزی:

۱۷۷/۳۔ * ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۹۱۶؛ الجرح والتعديل: ۱۰۶، ۱۰۷؛ الثقات لابن حبان: ۵/۵؛

التقرب: ۷۳۱۶۔ * حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵/۱۶؛ سنن الترمذی: ۱۶۹۰۔

ہمیرہ بن یریم: * آپ نے سیدنا علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے ابوفاختہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ راوی ہیں، البتہ امام نسائی نے ان کے متعلق فرمایا: ”لیس بالقوی“ یہ روایت حدیث میں قوی (معتبر) نہیں۔ ۶۶ھ کو ان کی وفات ہوئی۔

ہزیریل بن شریحیل: * بنو اودقیلہ کے فرد ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ناپینا تھے۔ آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوالہیاج الاسدی: * ان کا نام حیان بن حصین ہے۔ بنو اسد میں سے تھے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ امام احمد نے فرمایا: ”منصور بن حیان کے والد ہیں۔“ جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح کے درجہ کی ہیں۔ آپ نے سیدنا علی اور عمار سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شععی اور ابووائل نے روایت حدیث کی ہے۔ الہیاج: یاء پر تشدید اور آخر میں جیم ہے۔

صحابیات

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ: یہ اوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے قبول اسلام کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سابقہ نکاح بحال رکھا۔ یہ بہت فصیح اور عقل مند خاتون تھیں۔ انہوں نے جب دوسری خواتین کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((لا تشرکن باللہ شیاءً ولا تسرقن)) کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو انہوں نے عرض کیا کہ اوسفیان (میرا شوہر) بہت کنجوس شخص ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر محض اتنا لے سکتی ہو جو معمول کے اخراجات کے مطابق تمہاری اور تمہاری اولاد کی ضرورت کے لیے کافی ہو۔ جب آپ نے فرمایا: ((ولا تسزنین)) اور تم زنا نہ کرو گی، تو انہوں نے عرض کیا: کوئی آزاد (شریف) عورت زنا بھی کرتی ہے؟ جب آپ نے فرمایا: ((ولا تقتلن اولادکن)) اور تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی، تو انہوں نے کہا: آپ نے ہماری اولاد کو تو بدر کے دن ہی قتل کر دیا تھا۔ جن کو ان کے بچپن میں ہم نے پالا پوسا اور ان کے بڑے ہونے پر آپ نے انہیں قتل کر دیا۔ * ان کی وفات خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں اسی دن ہوئی جس دن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام ہانی: ان کا نام فاختہ بنت ابی طالب ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ تھیں۔ قبل از اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تھا، اسی طرح ہمیرہ بن ابی وہب نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو ابوطالب نے ہمیرہ سے ان کا

* ثقہ و صدوق ہیں۔ الثقات للعلجلی: ۱۸۸۵؛ الثقات لابن حبان: ۵۱۱/۵؛ الجرح والتعديل: ۱۰۹/۹؛ الکشاف: ۵۹۴۱؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۳۵/۴۔ * ثقہ مخضرم ہیں۔ التقريب: ۷۲۸۳۔ * ثقہ ہیں۔ التقريب: ۱۵۹۶؛ الثقات للعلجلی: ۲۲۸۱۔ * ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے الطبقات الكبرى لابن سعد: ۲۳۷، ۹/۸، اور متصل سند عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۳۴۶۰/۶۔

نکاح کر دیا تھا۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے درمیان جدائی ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اسلام سے پہلے بھی آپ سے دلی محبت کرتی تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس محبت کا کیا عالم ہوگا، لیکن میری مجبوری یہ ہے کہ میں صاحبِ اولاد ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں سکوت اختیار فرمایا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے جن میں سیدنا علی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے نام بھی آتے ہیں۔ ام ہشام: بنت حارث بن نعمان، صحابیہ ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

صحابہ کرام / حرف الیاء

یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ: السوائی۔ ان کے بیٹے جابر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔ السوائی: سین پر پیش، واو مخفف اور اس کے بعد مد ہے۔ یزید بن عامر رضی اللہ عنہ: بنو ساء قبیلے کے فرد ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ غزوہ حنین میں مشرکین کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلے میں نکلے تھے۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سائب بن یزید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ: بنو ازد قبیلے کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے اور احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جن سے ایک ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابن مربع سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث مسائل حج سے متعلق ہے۔ مربع: میم کے نیچے زیر ہے۔

یزید بن نعامہ: الضعی، آپ سے سعید بن سلمان نے احادیث روایت کی ہیں۔ غزوہ حنین میں مشرکین کی طرف سے شریک تھے۔ اس کے بعد قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ امام ترمذی نے کہا: ان کا نبی ﷺ سے سماع اہل علم کے ہاں معروف نہیں۔ نعامہ: نون پر زبر اور اس کے بعد عین (مہملہ) ہے۔

یحییٰ بن اُسَید بن حُصَیر: انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ ان کے والد نے انہی کی نسبت سے کنیت اختیار کی۔ قرأت قرآن اور قاری کی فضیلت کے ضمن میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی عمر اتنی تھی کہ اس عمر کے بچے باتوں کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ میرے علم کے مطابق ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

یوسف بن عبد اللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ بنی اسرائیل میں سے تھے اور سیدنا یوسف بن یعقوب کی نسل میں سے تھے۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ جب یہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے انہیں اپنی گود

الطبقات الكبرى لابن سعد: ۱۵۱/۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۴۳/۳ و سندہ ضعیف، محمد بن سائب الکلی متروک، مہتمم بالکذب ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں، بلکہ تابعی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعديل: ۲۹۲/۹؛ اسد الغابۃ لابن الاثیر: ۷۳۴/۴؛ الکاشف للذهبی: ۶۳۶۲؛ التقریب: ۷۷۸۶؛ جامع التحصیل للعلائق: ۹۰۵؛ سنن الترمذی: ۲۳۹۲؛ العلیل للترمذی: ۶۱۲؛ المراسیل لابن ابی حاتم: ۸۷۹۔ الاستیعاب لابن عبد البر: ۱۵۶۹/۴۔

میں بٹھایا، ان کا نام یوسف رکھا، ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور انہیں شیطان سے محفوظ فرمایا۔ بعض اہل علم نے کہا: انہیں نبی ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے، تاہم آپ سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔
یعلیٰ بن امیہ: التمیمی، الحظلی، فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے اسلام قبول کیا، غزوہ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ صفوان، عطاء اور مجاہد وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حامیوں میں سے تھے۔ جنگ صفین میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

یعلیٰ بن مرہ: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔
ابوالیسر: یاء پر زبر، اور سین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ان کا اصل نام کعب بن عمرو ہے۔ حرف کاف میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

تابعین

یزید بن ہارون: بنو سلمہ قبیلے کے غلام تھے، اس نسبت سے السلمی کہلاتے ہیں۔ شہر واسط کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے احمد بن حنبل، علی بن المدینی وغیرہ اساطین علم روایت حدیث کرتے ہیں۔ بغداد میں تشریف لاکر احادیث روایت کیں، بعد ازاں واسط کو لوٹ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ ۱۱۸ھ میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ علی بن مدینی کہتے تھے کہ میں نے یزید بن ہارون سے زیادہ حافظے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ حدیث کے بہت بڑے عالم اور قوی حافظ کے مالک تھے۔ روایت حدیث میں ثقہ، اور عابد و زاہد آدمی تھے۔ ۲۱۷ھ کو فوت ہوئے۔

یزید بن زریع: ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ قوی حافظ کے مالک تھے۔ آپ نے ایوب اور یونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے علی بن المدینی اور مسدد بن مسرود نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ ”باب الشفقتہ والرحمۃ“ میں ہوا ہے۔ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ کے اہل علم میں علمی ثقاہت و پختگی ان پر ختم ہے۔ ماہ شوال المکرم ۱۸۲ھ کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔
یزید بن ہرمز: الہمدانی، المدینی، قبیلہ بنو لیث کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی، اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ، عمرو بن دینار اور زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن رومان: ان کی کنیت ابو روح ہے۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور صالح بن خوات سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

یزید بن الاصم: آپ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ آپ نے سیدہ میمونہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن نعیم بن ہزال: قبیلہ بنو اسلم میں سے ہیں۔ اپنے والد اور جابر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے بھی

ثقہ، متقن عابد تھے۔ التقریب: ۷۷۸۹۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۹۰۔

ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۱۲۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۶۸۶۔

ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۲۰۳۸؛ الثقات لابن حبان: ۵/۵۴۸؛ الکاشف للذهبی: ۶۳۶۳؛ التقریب: ۷۷۸۷۔

بہت سے اہل علم نے احادیث بیان کی ہیں۔ نعیم: نون پر [پیش] اور عین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ہزال: ہاء پر زبر اور زاء مشدّد ہے۔

یزید [ابن ابی زیاد]: دمشق کے رہنے والے ہیں۔ اس نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے روایت حدیث کی اور اس سے وکیع اور ابو نعیم نے احادیث روایت کی ہیں۔

یعلیٰ بن مملک: پہلی میم پر زبر، دوسری میم ساکن، لام پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔ مشہور تابعی ہیں، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا [اور ام درداء] سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

یعیش بن طخفہ: بن قیس، قبیلہ بنو غفار میں سے ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے، اور آپ سے ابوسلمہ نے روایت حدیث کی ہے۔ طخفہ: طاء کے نیچے زبر اور خاء (معجم) ساکن ہے۔

یعقوب بن عاصم: بن عمرو بن مسعود ثقفی، اہل حجاز میں سے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یحییٰ بن خلف: الباہلی، آپ نے معتمر وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۳۲ھ کو فوت ہوئے۔ ”باب اعداد آلتہ الجہاد“ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یحییٰ بن سعید: الانصاری، المدنی۔ آپ نے انس بن مالک، سائب بن یزید اور بہت سے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا ہے، اور آپ سے ہشام بن عمرو، مالک بن انس، شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ عہد بنی امیہ میں مدینہ منورہ میں قاضی تعینات رہے۔ خلیفہ منصور نے اپنے دور خلافت میں انہیں عراق میں بلوا کر الہاشمیہ میں قضاء کا محکمہ ان کے سپرد کیا۔ الہاشمیہ ہی میں ۱۳۳ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ علم حدیث و فقہ کے بہت بڑے امام، جید عالم، انتہائی زاہد، پرہیزگار اور صالح انسان تھے۔ فقہ اور دین داری کے حوالے سے نیک شہرت کے حامل تھے۔

یحییٰ بن الحسین: آپ نے اپنی دادی ام الحسین اور طارق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابواسحاق اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں ثقہ تھے۔

یحییٰ بن عبد الرحمن: بن حاطب بن ابی بلتعہ، مدنی ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

متروک، ضعیف ہے۔ احوال الرجال للجزوزجانی: ۱۳۵؛ الضعفاء للنسائی: ۶۵۱؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۴۱۵؛ الجرح والتعديل: ۲۶۲، ۲۶۳؛ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۷۴۹/۲؛ التقریب: ۷۷۱۶۔ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵۵۶/۵؛ الکاشف: ۶۴۲۰؛ التقریب: ۷۸۵۰؛ سنن الترمذی: ۲۰۰۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۵۸۔

یہ صحابی ہیں۔ الجرح والتعديل: ۳۰۹/۹؛ الثقات لابن حبان: ۴۴۹/۳؛ التقریب: ۳۰۱۰۔ حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۵۵۲/۵؛ الکاشف للذہبی: ۶۳۹۱؛ التقریب: ۷۸۲۰؛ صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے حدیث کی تصحیح و تحسین کے ذریعے سے انہیں حسن الحدیث قرار دیا ہے۔ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۷۵۳۹۔

آپ ثقہ ثابت تھے۔ التقریب: ۷۵۵۹۔ تنبیہ: یحییٰ بن سعید الانصاری تدلیس سے بری ہیں۔ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۵۳۲۔

ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۵۹۲۔

یحییٰ بن عبداللہ بن یحیر: ❁ صنعاء کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اس آدمی سے حدیث روایت کی ہے جسے فروہ بن مُسَک سے سماع حدیث کا شرف حاصل تھا، اور آپ سے معمر نے احادیث روایت کی ہیں۔ یحیر: باء پر زبر، حاء (مہملہ) کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر: ❁ ان کی کنیت ابوالنصر ہے۔ یمامہ کے رہنے والے ہیں۔ قبیلہ بنو طے کے غلام تھے۔ اصلاً بصرہ کے رہنے والے تھے، پھر یمامہ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ آپ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یونس بن یزید: ❁ الایلی، آپ نے قاسم، عکرمہ، زہری سے اور آپ سے عبداللہ بن المبارک اور ابن وہب نے احادیث روایت کی ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ اور حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔ ۱۵۹ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

یونس بن عبید: ❁ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے حسن اور ابن سیرین سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری نے اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۳۹ھ کو وفات پائی۔

فصل

صحابیات

یسیرہ: آپ کی کنیت ام یاسر ہے اور یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ ان معزز خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی۔ آپ سے آپ کی پوتی حمیضہ بنت یاسر نے احادیث روایت کی ہیں۔ یسیرہ: یاء پر پیش، سین (مہملہ) پر زبر، یاء ساکن اور پھر راء (مہملہ) ہے۔

❁ مستور ہے۔ التقرب: ۷۵۷۹۔ ثقہ ثبت ہیں، لیکن مدلس بھی ہیں۔ التقرب: ۷۶۳۲۔

❁ ثقہ ہیں۔ التقرب: ۷۹۱۹۔ ثقہ ثبت اور فاضل ہیں۔ التقرب: ۷۹۰۹۔

باب دوم

تذکرہ ائمہ محدثین

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

امام مالک بن انس بن مالک بن عامر، بنو الاصح قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ ائمہ محدثین کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے ان کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ امام موصوف کا زمانہ باقی تمام ائمہ محدثین سے پہلے کا ہے اور آپ اپنے مرتبے، معرفت اور علم کے لحاظ سے بھی جملہ ائمہ محدثین سے افضل ہیں، اور علم کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام دیگر ائمہ سے فزول تر ہے۔ آپ بے شمار اہل علم کے شیخ، اور ائمہ کرام کے جلیل القدر استاذ ہیں۔ اگرچہ مقدمہ کتاب میں ہم نے امام بخاری اور امام مسلم کا ذکر پہلے کیا ہے، مقدم کی وجہ ان دو حضرات کی کتابیں اور ان کی شروط ہیں۔ اس کے باوجود یہاں ہم ائمہ کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ان دونوں کو امام مالک سے پہلے ذکر نہیں کر سکتے۔ امام موصوف قدر و منزلت کی بنا پر اسی کے حق دار ہیں کہ ان کا ذکر امام بخاری و مسلم سے بہر حال پہلے کیا جائے، البتہ کتابوں کے لحاظ سے امام بخاری و مسلم کی کتابیں موطا امام مالک سے مقدم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۹۵ھ کو اور وفات ۱۷۹ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر مبارک ۸۲ سال تھی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے برس تھی۔ آپ فقہ اور حدیث دونوں میں نہ صرف حجاز کے سب لوگوں کے امام ہیں، بلکہ یہ امر بھی باعث افتخار ہے کہ امام شافعی جیسی عظیم المرتبت علمی شخصیت بھی آپ کی شاگرد اور خوشہ چیں ہے۔

اساتذہ کرام: آپ نے زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، محمد بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور ان کے علاوہ دیگر بے شمار معاصر اہل علم سے استفادہ کیا اور آپ سے بھی اس قدر اہل علم نے استفادہ کیا کہ بوجہ ان کی کثرت کے ان سب کے ناموں کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے امام اور علمی لحاظ سے سربرآوردہ شخصیت ثابت ہوئے۔

تلامذہ کرام: آپ کے شاگردوں اور مستفیدین میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابو ہاشم، عبد العزیز بن ابی حازم وغیرہ آپ کے ایسے شاگرد ہیں جو خود بھی علم کے لحاظ سے موصوف کے مثل ہیں۔ ان کے علاوہ معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبنی، عبد اللہ بن وہب اور اس قدر اصحاب علم ہیں جن کا شمار کرنا از حد مشکل ہے اور آپ کے شاگردان گرامی امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین وغیرہ ائمہ کے بھی استاذ ہیں۔

بکر بن عبد اللہ صنعانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک بن انس کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کے طریق سے احادیث بیان کرنے لگے اور ہم ہر محفل میں آپ سے ربیعہ کی مزید روایات و احادیث کا تقاضا کرتے۔ بالآخر ایک دن آپ نے ہم سے کہہ ہی دیا کہ تم ربیعہ سے کیا چاہتے ہو؟ وہ ادھر حجرے میں آرام فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے ہاں حاضر ہو گئے، ہم نے انہیں بیدار کر کے دریافت کیا: کیا آپ ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے عرض

کیا: کیا آپ وہی ربیعہ ہیں جن سے امام مالک بن انس روایت حدیث کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ کے علم سے امام مالک اس قدر مستفید ہوئے کہ آپ خود اس مقام تک نہیں پہنچ سکے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک مشقال دولت کا حاصل کر لینا حصولِ علم سے بہتر ہے؟ * عبد الرحمن بن مہدی کا بیان ہے کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں، لیکن سنت میں نہیں، جبکہ امام اوزاعی سنت میں تو امام ہیں، لیکن حدیث میں نہیں۔ اور امام مالک حدیث اور سنت دونوں میں امام ہیں۔ *

امام مالک علم اور دین کی تعظیم کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جب مجلس حدیث قائم کرتے تو پہلے وضو کرتے، پھر بستر پر بیٹھ کر داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے، پھر مکمل وقار اور ہیبت کے ساتھ مسند پر تشریف رکھتے۔ بعد ازاں احادیث روایت فرماتے۔ اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا: میں حدیث رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرتا ہوں۔ * ایک دن امام ابو حازم کی مجلس حدیث کے پاس سے گزرے، وہ بیٹھے حدیث کا درس دے رہے تھے تو امام مالک وہاں سے گزر گئے۔ اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی تھی میں نے کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا گوارا نہیں کیا۔ * یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ لوگوں میں سے امام مالک سے بڑھ کر صحیح احادیث کسی اور کے پاس نہیں۔ *

امام شافعی فرماتے ہیں: جب اہل علم کا ذکر کیا جائے تو امام مالک ان میں دیکھتے تارے کی مانند ہیں، * اور میرے نزدیک علم حدیث میں ان سے بڑھ کر دوسرا کوئی نہیں۔ *

نیز فرمایا: جب تمہیں امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث پہنچے تو تم اپنے ہاتھ روک لو، یعنی تمہیں اس بارے میں مزید چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ *

نیز امام شافعی نے فرمایا: جب کوئی مبتدع آپ کے ہاں آتا اور آپ سے معارضہ کرتا تو فرماتے کہ مجھے میرے دین و عقیدے پر رہنے دو۔ تم تو دین کے بارے میں متردد ہو، لہذا تم کسی اپنے جیسے کے پاس جا کر اس سے معارضہ کرو۔ * امام مالک فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کو اپنے آپ سے بھی فائدہ نہ پہنچے اس میں لوگوں کے لیے کیا خیر ہوگی؟

نیز فرمایا: کثرتِ روایات کا نام علم نہیں۔ علم درحقیقت ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی انسان کے دل میں ودیعت فرماتا ہے۔ * ابو عبد اللہ نے کہا: میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے ارد گرد بہت سے لوگ موجود ہیں۔ امام مالک نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کافی ساری کستوری پڑی

- * تاریخ بغداد: ۹/ ۴۱۴؛ مختصر تاریخ دمشق: ۸/ ۲۸۹۔ * تاریخ دمشق: ۳۵/ ۱۸۳۔ * ترتیب المدارک و تقریب المسائل للقاضی عیاض: ۲/ ۱۵۔ * الارشاد للخلیلی: ۱/ ۲۰۹۔ * تاریخ ابن ابی خیثمہ: ۲/ ۳۴۴، رقم: ۳۲۷۸؛ الجرح والتعديل: ۱/ ۱۵، ۸/ ۲۰۴۔ * حلیۃ الاولیاء: ۶/ ۳۱۸؛ سیر اعلام النبلاء: ۸/ ۵۷۔ * الانتقاء لابن عبد البر: ۱/ ۳۳۔ * الانتقاء لابن عبد البر: ۱/ ۳۳۔ * حلیۃ الاولیاء: ۶/ ۳۲۴؛ سیر اعلام النبلاء: ۸/ ۹۹۔ * الکامل لابن عدی: ۱/ ۱۰۰؛ ترتیب المدارک: ۲/ ۶۰۔

ہے، آپ ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر کر امام مالک کو عنایت فرماتے ہیں اور امام صاحب اسے لوگوں پر نچھاور کر رہے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے، میری پھوپھی محترمہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا، وہ کیا؟ بولیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو یوں کہتے سنا ہے کہ آج رات روئے زمین کا سب سے بڑا عالم دنیا سے رخصت ہو گیا۔ امام شافعی نے فرمایا: ہم نے اس دن کا حساب لگایا تو وہ وہی دن تھا جس دن امام مالک اپنے رب سے جا ملے تھے۔ ❁

امام مالک نے فرمایا: میں ہارون الرشید کی مجلس میں گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ابو عبد اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے محل میں تشریف لایا کریں، تاکہ ہماری اولاد آپ سے موطا کا سماع کر سکے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کو مزید عزت سے سرفراز فرمائے، دین کا یہ علم آپ ہی کے خاندان میں سے آیا ہے۔ اگر آپ اس کی عزت کریں گے تو یہ معزز ہوگا اور اگر آپ لوگ ہی اس کی تذلیل کریں گے تو یہ ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ علم کی طرف چل کر جانا پڑتا ہے، علم خود چل کر کسی کی طرف نہیں آتا تو ہارون الرشید نے کہا: واقعی آپ کی بات درست ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم بھی مسجد نبوی میں جا کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر موطا کا سماع کیا کرو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون الرشید نے امام صاحب سے پوچھا کیا آپ کے پاس رہائش کے لیے کوئی مکان ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہارون الرشید نے آپ کو تین ہزار دینار دے کر کہا: آپ اس رقم سے مکان خرید لیں۔ آپ نے اس سے یہ رقم لے لی مگر اسے خرچ نہ کیا۔ ❁ ہارون الرشید نے ایک موقع پر امام مالک سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ مکہ مکرمہ چلیں اور وہاں مستقل سکونت رکھیں۔ میں لوگوں کو آپ کی ترتیب دی ہوئی کتاب موطا پر اسی طرح اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن کریم پر مجتمع کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو میری کتاب موطا پر مجتمع کرنا کسی بھی لحاظ سے روا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد صحابہ کرام مختلف علاقوں میں چلے گئے اور انہوں نے ان علاقوں کے لوگوں کو احادیث روایت کیں، اس طرح ہر علاقے والوں کے پاس مختلف قسم کا علم ہوگا۔ ❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“ ❁ آپ کے ہمراہ جانے کی بھی مجھے کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”اگر لوگوں کو علم ہو تو حقیقت ہے کہ ان کے لیے مدینہ منورہ ہی بہتر ہے۔“ ❁

نیز آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی سرزمین اپنے اندر سے گندی چیز اور برے اشخاص کو خود ہی نکال باہر کرے گی۔ باقی رہے تمہارے عطا کردہ دینار، تو وہ بیعہ موجود ہیں، تم چاہو تو واپس لے لو اور اگر چاہو تو میرے ہی پاس رہنے دو، یعنی میں نے تو اپنے لیے قیام مدینہ منورہ کو پسند کیا ہے اور آپ ان دنائیر کے عوض مجھ سے مدینہ منورہ چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو میں مدینہ منورہ پر دنیا کی دولت کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

❁ ترتیب المدارك: ۱۴۸/۲۔ ❁ تاریخ دمشق: ۳۵۶/۳۲۔ ❁ تاریخ دمشق: ۳۵۶/۳۲۔

❁ یہ روایت بالکل بے اصل ہے۔ المقاصد الحسنیة للسخاوی: ۳۹۔ ❁ صحیح بخاری: ۱۸۷۵؛ صحیح مسلم: ۴۸۷۔

امام شافعی نے فرمایا: میں نے امام مالک کے دروازے پر خراسانی گھوڑوں اور مصر کے نچروں کا رش دیکھا، میں نے ان سے زیادہ خوب صورت گھوڑے اور نچر نہیں دیکھے۔ میں نے امام صاحب سے عرض کیا، یہ گھوڑے اور نچر کتنے خوبصورت ہیں۔ امام مالک نے فرمایا: ابو عبد اللہ! یہ سب میری طرف سے آپ کے لیے ہدیہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ ان میں سے اپنی سواری کے لیے تو رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں سواری پر سوار ہوؤں۔ ❀ اس عظیم علمی شخصیت اور بحر العلم کے مناقب احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہیں، لہذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا، کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حمزہ زویات کے قبیلے میں سے تھے۔ ریشم کے تاجر تھے۔ آپ کے جد امجد زوطا اہل کابل میں سے تھے اور وہ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے مملوک تھے۔ انہوں نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ آپ کے والد ثابت پیدائشی مسلمان تھے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ وہ شروع سے آزاد تھے۔ انہوں نے غلامی کا دور نہیں دیکھا۔ ثابت ابھی چھوٹے ہی تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں اور وفات ۱۵۰ھ کو بغداد میں ہوئی اور آپ خیزران قبرستان میں مدفون ہوئے۔ بغداد میں آپ کی قبر معروف ہے۔ آپ کی زندگی میں چار صحابہ کرام زندہ تھے، انس بن مالک بصرہ میں، عبد اللہ بن ابی اوفی کوفہ میں، ہبل بن سعد ساعدی مدینہ منورہ میں اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ مکرمہ میں، تاہم ان میں سے کسی سے بھی آپ کی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ آپ نے ان سے براہ راست کچھ سنا ہے۔ آپ نے فقہ کا علم حماد بن ابی سلیمان سے اخذ کیا اور عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق السبئی، محمد بن المنکدر، نافع، ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ سے آپ نے سماع کیا۔ آپ سے عبد اللہ بن المبارک، کعب بن الجراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن الشیبانی وغیرہ بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ خلیفہ منصور آپ کو کوفہ سے بغداد لے گیا، پھر آپ تاحین وفات بغداد میں مقیم رہے۔ مروان بن محمد اموی کے عہد حکومت میں ابن ہبیرہ نے آپ کو کوفہ میں قضا کا منصب قبول کرنے پر مجبور کیا، آپ نے اس سے انکار کیا تو اس نے آپ کو روزانہ دس کوڑے، دس دن تک یعنی کل سو کوڑوں کی سزا دلوائی۔ اس نے جب اس موقف پر آپ کی استقامت دیکھی تو آپ کو اس سے معاف رکھا۔ جب منصور نے آپ کو عراق میں قضا کا منصب دینا چاہا اور آپ نے اس سے انکار کیا تو منصور نے قسم اٹھائی کہ وہ ضرور بالضرور آپ سے یہ کام لے گا تو آپ نے بھی قسم اٹھائی کہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔ دونوں کے درمیان قسموں کا تبادلہ ہوا تو منصور نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔ قید ہی کی حالت میں آپ کا انتقال ہوا۔ * حکم بن ہشام کا بیان ہے کہ مجھے سرزمین شام میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایا گیا کہ امام صاحب غایت درجہ دیانت دار تھے۔ خلیفہ وقت نے اپنے خزانوں کی چابیوں پر آپ کو نگران مقرر کرنا چاہا اور کہا کہ انکار کی صورت میں آپ کو کوڑوں کی سزا جھیلی پڑے گی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں خلیفہ کی سزا اور عذاب کو برداشت کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک کے سامنے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم کس کا تذکرہ کرتے ہو، وہ تو ایسے عظیم انسان تھے کہ ان کے سامنے دنیا کا بے انتہا مال و دولت پیش کیا گیا تو وہ اس سے کنارہ کش رہے۔ آپ کا قدمیانا تھا۔ بعض نے کہا: آپ کا نکتا ہوا قند تھا، رنگت گندمی تھی۔ آپ کا چہرہ از حد حسین تھا۔ انداز گفتگو انتہائی شان دار اور بیٹھا تھا۔ آپ کی محفل بہت ہی اچھی ہوتی۔ آپ بڑے سخی اور اپنے ملنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے۔ امام شافعی نے فرمایا: ”امام مالک سے پوچھا گیا، کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں، میں نے انہیں ایسا پایا کہ اگر وہ تمہارے ساتھ مٹی کے اس ستون کے بارے میں گفتگو کرنے لگتے تو وہ اپنی چرب زبانی سے اسے سونے کا ثابت کر سکتے تھے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ جو آدمی علم فقہ میں وسعت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے امام ابوحنیفہ کی خوشہ چینی کرنی چاہیے۔ * ابو حامد غزالی نے کہا: کہا جاتا ہے کہ امام صاحب

آدھی آدھی رات تک قیام کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کہیں چلے جا رہے تھے کہ کسی نے آپ کے متعلق دوسرے سے کہا کہ یہ شخص ساری ساری رات قیام کرتا ہے تو اس کے بعد آپ نے ساری ساری رات کا قیام شروع کر دیا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق ایسی بات کریں جو میرے اندر موجود نہ ہو۔ شریک نخعی کہتے ہیں کہ امام صاحب اکثر خاموش رہتے، بہت زیادہ سوچ بچار کرتے اور لوگوں سے بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے۔ یہ باطنی علم اور دینی امور میں مشغول رہنے والوں کی علامات ہیں، جس آدمی کو خاموش رہنے کی توفیق اور زہد جیسی خوبی عطا کر دی گئی اسے ہر قسم کا علم عطا کر دیا گیا۔ اگر ہم امام صاحب کے مناقب و فضائل تفصیل سے بیان کرنا چاہیں تو طول طویل تذکرہ کرنے کے باوجود ہم ان کا حق ادا نہ کر پائیں گے۔ آپ ایک بہت بڑے صاحب علم و عمل، انتہائی پرہیزگار، زاہد و عابد، اور علوم شریعت میں عالی قدر امام تھے۔ اگرچہ مشکوٰۃ المصابیح میں آپ کے طریق سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی، تاہم آپ کے بلند مرتبہ اور کثرت علم کے پیش نظر ہم نے آپ کا بھی تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نسب نامہ: امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی ہے۔ شافع کی جوانی کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی اور ان کے والد سائب نے غزوہ بدر کے دن اسلام قبول کیا تھا۔ بدر کے موقع پر سائب، بنو ہاشم کا علم بردار تھا۔ بدر کے موقع پر قید ہوا اور فدیہ ادا کر کے خود کو آزاد کرایا، اور اسلام قبول کیا۔ ۵۰ھ کے اوائل میں امام شافعی کی ولادت ہوئی۔ ابھی ان کی عمر دو سال ہی تھی کہ انہیں اٹھا کر مکہ مکرمہ لایا گیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت عسقلان میں اور بعض نے یمن میں لکھی ہے۔ اسی سال امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ جس دن امام ابو حنیفہ کی وفات ہوئی، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی۔ امام بیہقی کہتے ہیں کہ امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی ولادت و وفات کے متعلق دن والی بات میں نے بعض روایات میں دیکھی ہے، البتہ سال والی بات اہل تاریخ کے ہاں معروف ہے۔ محمد بن حکیم (الحاکم) کا بیان ہے کہ امام شافعی کی والدہ محترمہ جب حاملہ تھیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مشتری (سیارہ) ان کے بطن سے نکلا اور فضا میں پہنچ کر ٹوٹ گیا۔ اس کے ٹکڑے بکھر گئے اور اس کا ایک ایک ٹکڑا ہر شہر میں جا گرا۔ تو مبعثر ہونے کی تعبیر یوں کی کہ آپ کے بطن سے ایک بہت بڑا علم جنم لے گا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: نوجوان! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ ہی کے خاندان کا فرد ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ میں آپ کے قریب ہو گیا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک لیا۔ میں نے اپنا دہن کھولا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک میری زبان، منہ اور ہونٹوں پر لگا کر فرمایا: اب جاؤ اور اللہ تمہیں برکتیں نصیب فرمائے۔ امام شافعی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بچپن میں نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی، آپ کا سراپا انتہائی بارعب تھا۔ آپ مسجد حرام میں لوگوں کی امامت فرما رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کو تعلیم دینا شروع کی تو میں آپ کے قریب جا پہنچا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے بھی کچھ تعلیم دیں۔ آپ نے اپنی آستین سے ایک میزان نکال کر مجھے عنایت فرمائی، پھر فرمایا: تمہارے

لیے یہ ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ وہاں ایک مجبر تھا۔ میں نے یہ خواب اس کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ تم علمی میدان میں امامت کے مرتبے پر فائز ہو گے اور تم سنت پر عامل رہو گے، کیونکہ مسجد الحرام کا امام سب ہی ائمہ سے افضل ہے اور میزان سے مراد ہے کہ تم ہر چیز کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو گے۔ آپ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ امام شافعی ابتدا میں تنگ دست تھے۔ آپ کے اہل خانہ نے جب آپ کو معلم (استاذ) کے سپرد کیا تو معلم کی تنخواہ ادا کرنے کی بھی ان میں سکت نہ تھی۔ اس لیے وہ تعلیم دینے میں زیادہ توجہ نہ کرتا تھا۔ امام صاحب اس وقت اگرچہ بہت ہی چھوٹے تھے۔ جب وہ استاذ دوسرے بچوں کو پڑھانے لگتا تو آپ اس کے الفاظ سن کر مزید سبق یاد کر لیتے جب استاذ اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتا تو آپ بچوں کو وہی سبق پڑھانا شروع کر دیتے۔ استاذ نے دیکھا کہ یہ بچہ (شافعی) تو اسے اس اجرت سے بھی زیادہ کام دیتا ہے جو وہ اس سے طلب کرتا ہے۔ تو اس نے تنخواہ کا مطالبہ ترک کر دیا اور وقت اسی طرح گزرتا رہا، تا آنکہ آپ نے نو برس کی عمر میں قرآن مجید مکمل پڑھ لیا۔ امام شافعی کا بیان ہے کہ جب میں نے قرآن مجید مکمل پڑھ لیا تو میں نے مسجد میں اہل علم کی محافل میں حاضری دینا شروع کی۔ میں اہل علم کی خدمت میں جا کر بیٹھتا احادیث اور مسائل یاد کر لیتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے شعب الخیف میں تھا۔ ان دنوں میں اس قدر تنگ دست ہوتا تھا کہ مجھ میں کاغذ خریدنے کی بھی سکت نہ تھی۔ میں اپنے سبق ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا تھا۔ آپ نے ابتدائی طور پر امام مسلم بن خالد سے علم کا حصول شروع کیا۔ اسی اثنا میں آپ کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس علمی دنیا میں مسلمانوں کے امام اور سردار ہیں، شافعی فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے علمی استفادہ کروں، چنانچہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک آدمی سے مؤطا مالک عاریتاً لے کر اسے حفظ کر لیا۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے حاکم کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میں امام مالک کی خدمت میں جا کر ان سے علم حدیث حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ان کے نام ایک سفارشی رقعہ لکھ دیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ کے حاکم کے نام خط لکھ دیا۔ میں یہ خط لے کر والی مدینہ کے ہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اے نوجوان! اگر تم مجھے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیادہ پا جانے کا کہو تو یہ کام میرے لیے انتہائی آسان ہے مگر امام مالک جیسی عظیم علمی شخصیت کے سامنے سفارش کے لیے حاضر ہونا از حد مشکل امر ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ امام صاحب کو اپنے ہاں بلوا کر یہ بات ان سے یہاں کہہ دیں تو انہوں نے کہا ایسا کرنا تو سرے سے ناممکن ہے۔ البتہ یوں ممکن ہے کہ ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر امام صاحب کے دروازے پر جا کھڑے ہوں اور ہم وہاں کافی دیر کے رہیں تو امید ہے کہ ہمارے لیے ان کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم امام صاحب کے دولت کدہ کی طرف چل دیے۔ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک سیاہ فام لونڈی باہر آئی۔ والی مدینہ نے اس سے کہا کہ جا کر اپنے آقا کو میرے متعلق بتلاؤ کہ دروازے پر میں آیا ہوں۔ لونڈی واپس گئی اور پھر کافی دیر بعد اس نے آ کر کہا: میرے آقا کہتے ہیں کہ اگر آپ نے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو کاغذ پر اپنا سوال لکھ دیں۔ اس کا تحریری جواب آپ کو مل جائے گا، اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام ہے تو آپ جانتے ہیں کہ ہم نے ایسے کاموں کے لیے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا ہے، لہذا آج ایسے کسی کام سے معذرت خواہ ہیں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ والی مدینہ نے کہا کہ میں والی مکہ مکرمہ کا ایک خصوصی خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ سن کر لونڈی اندر گئی اور اس نے ایک کرسی لا کر دروازے کے سامنے رکھ دی۔ اتنے میں امام مالک بھی تشریف لائے۔ وہ

ماشاء اللہ دراز قد اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی بیش قیمت لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔ والی مدینہ نے وہ خط آپ کے حوالے کیا۔ آپ نے خط میں جب یہ پڑھا کہ محمد بن ادریس ایک ذمہ دار شخص ہے اور اس کے آنے کا یہ مقصد ہے تو آپ نے وہ خط پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! اب یہ دور بھی آ گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم (دین) سفارشوں سے حاصل کیا جانے لگا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کا ناگواری کا یہ انداز دیکھ کر میں آگے بڑھا اور میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی مزید توفیق عنایت فرمائے، میں خاندان بنو مطلب کا فرد ہوں اور میرا اصل قصہ یوں ہے۔ آپ نے میری بات سن کر میری طرف دیکھا، امام مالک صاحب فرامست تھے۔ آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: محمد، تو فرمایا: محمد! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے مکمل اجتناب کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ شان و شوکت سے نوازے گا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کا ارشاد بجا ہے۔ میں اس کی پابندی کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب پر اپنے نور کا القاء کیا ہے آپ اسے کسی معصیت کا ارتکاب کر کے بھانہ دیں۔ پھر فرمایا: آپ کل اپنے ساتھ کسی کو لے آئیں جو آپ کے لیے ”الموطا“ کی قراءت کر سکے تو میں نے عرض کیا: وہ تو مجھے زبانی حفظ ہے۔ میں دوسرے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے موطا پڑھنا شروع کیا۔ میں اس خوف سے کہ مبادا آپ طویل قراءت سے طول ورنجیدہ نہ ہوں تو میں قراءت روکتا تو آپ کو میرے پڑھنے کا انداز بہت بھایا، آپ فرماتے: جوان! مزید پڑھ لو۔ یہاں تک کہ میں نے چند ہی دنوں میں پورے موطا کی آپ کے سامنے قراءت مکمل کر لی۔ بعد ازاں میں امام صاحب کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک مدینہ منورہ ہی میں مقیم رہا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول بیان کرتے تو یوں فرماتے کہ ہمارے استاذ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا، امام شافعی کتنے عظیم شخص تھے کہ آپ ان کے حق میں کثرت سے دعائیں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! امام شافعی تو چمکتے سورج کی مانند تھے اور آپ عام لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و عنایت تھے۔ ذرا دیکھو تو سہی امام مالک اور امام شافعی کے بعد ان جیسا دوسرا کوئی آیا ہے؟ صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ ابا جان بیمار تھے۔ امام شافعی ایک دن ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ تو ابا جان علالت کے باوجود انہیں دیکھ کر ان کی طرف لپکے۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ انہیں اپنی جگہ پر بٹھا کر خود ان کے سامنے بیٹھ گئے اور بیماری کے عالم میں بھی ان سے کافی دیر تک بہت سے مسائل پوچھتے رہے۔ امام شافعی اٹھ کر جانے لگے اور سواری پر سوار ہوئے تو ابا جی نے ان کی رکاب تھام لی اور کافی دور تک پیدل ان کے ساتھ ساتھ چل کر گئے۔ امام یحییٰ بن معین کو اس واقعے کا پتہ چلا تو کہنے لگے سبحان اللہ، آپ نے اس قدر تکلیف کیوں کی؟ تو ابا جی نے فرمایا: ابوزکریا! اگر ان کے گھوڑے کی دوسری جانب آپ ہوتے تو آپ بھی بہت ساعلمی فائدہ اٹھا لیتے ان کی علمیت کا تو یہ عالم ہے کہ اگر کوئی آدمی فقہ حاصل کرنا چاہتا ہو تو ان کے خچر کی دم کو ہی سونگھ لے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شافعی کے زمانے میں کسی شخص کو ان سے بڑھ کر اسلام کے ساتھ نسبت یا تعلق نہیں تھا۔ میں تو نمازوں میں اور نمازوں کے بعد خاص طور پر یوں دعا کرتا ہوں، یا اللہ! میری، میرے والدین کی اور محمد بن ادریس الشافعی کی مغفرت فرما۔ الحسین بن محمد الزعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام شافعی کے سامنے کچھ قراءت کی تو امام احمد بن حنبل وہاں موجود ہوتے تھے۔ امام

شافعی کا قول ہے کہ محض لکھ پڑھ کر اور عزت نفس کے ساتھ عمل حاصل کر کے کوئی فلاح نہیں پاتا، البتہ جو آدمی تنگ دستی کی حالت میں اپنے آپ کو علم کے لیے وقف کر کے حصول علم کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرا جب بھی کسی سے مناظرہ ہوا تو میں نے دل سے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اسے حق کہنے اور قبول کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہے، اور میرا کسی سے بھی مناظرہ ہو تو میں نے اس بات کی کبھی پروا نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ حق بات میری زبان سے کہلواتا ہے یا اس کی زبان سے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو شرک کے سوا کسی بھی گناہ میں مبتلا کر دے وہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام سیکھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اہل علم کلام کی ایسی ایسی باتیں دیکھی ہیں کہ وہ باتیں میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ نیز فرمایا: کوئی آدمی علم کلام حاصل کرنے کے بعد فلاح یاب نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی کے بھانجے، اپنی والدہ (امام صاحب کی ہمشیرہ) سے بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم رات کو شافعی کے کمرے میں تیس بار گئے تو ہم نے ہر بار یہی دیکھا کہ چراغ ان کے سامنے ہوتا اور وہ لیٹے لیٹے کتابیں پڑھ رہے ہوتے۔ پھر کسی وقت کہتے لوٹوئی! چراغ لے آؤ۔ وہ چراغ لا کر پیش کرتی۔ آپ لکھتے رہتے، پھر فرماتے چراغ اٹھا لو۔ دریافت کیا گیا کہ چراغ کس لیے اٹھوادیتے ہیں؟ تو فرمایا: اندھیرا دلوں کو روشن کرتا ہے۔ امام شافعی کہا کرتے تھے کہ خاموشی کے ساتھ بولنے کے خلاف اور سوچ و بچار اور غور و فکر کے ساتھ استنباط مسائل کے متعلق مدد حاصل کرو، نیز فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کو علیحدگی میں وعظ و نصیحت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ حقیقی خیر خواہی اور اپنی ذمہ داری کو صحیح ادا کرتا ہے، اور جو آدمی برسر عام کسی کو وعظ و نصیحت کرتا ہے وہ درحقیقت اسے شرمندہ اور اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ حمیدی کہتے ہیں کہ امام شافعی صنعا سے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ کپڑے کے دس ہزار پارچات تھے۔ آپ نے شہر سے باہر اپنا خیمہ لگایا۔ لوگ آپ سے ملنے کے لیے آتے اور آپ ہر ایک کو تحفے دیتے رہے، تا آنکہ وہ تمام پارچات ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آپ شہر میں داخل ہوئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو تحفی نہیں دیکھا۔ میں عید کی رات ان کی معیت میں مسجد سے باہر آیا۔ میں آپ کے ساتھ علمی مذاکرہ کر رہا تھا۔ باتیں کرتے کرتے میں آپ کے گھر کے دروازے تک چلا گیا تو ایک غلام دراہم سے بھری تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میرے آقا نے آپ کو سلام بھجوایا اور کہا ہے کہ آپ یہ تھیلی قبول فرمائیں۔ آپ نے وہ اس سے لے لی۔ اتنے میں ایک اور آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: ابو عبد اللہ! میری بیوی کے ہاں ابھی ابھی بچے کی ولادت ہوئی ہے، اس کی خدمت و اخراجات کے لیے میرے پاس کچھ نہیں، تو آپ نے وہی تھیلی اسے عنایت کر دی اور آپ گھر کی سیڑھیوں پر اس حال میں چڑھ گئے کہ آپ کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے فضائل و مناقب شمار سے باہر ہیں۔ آپ علمی دنیا کے امام، روئے زمین کے مشرق و مغرب کے بہت بڑے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں اس قدر علوم اور قابل فخر اوصاف جمع کیے تھے جو آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کسی امام کو حاصل نہ تھے۔ دنیا میں آپ کو اس قدر شہرت اور پذیرائی ملی جو دوسرے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے امام مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بے شمار اہل علم سے سماع کیا اور آپ سے امام احمد بن حنبل، ابو ثور، ابراہیم بن خالد ابو ابراہیم المزنی، ربیع بن سلیم (سلیمان) المرادی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے احادیث سن کر

روایت کی ہیں۔ آپ نے ۱۹۵ھ میں بغداد میں قدم رنجہ فرمایا، پھر یہاں دو سال آپ کا قیام رہا۔ بعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ بغداد آئے، اس دفعہ یہاں آپ کا قیام ایک ماہ رہا۔ پھر آپ مصر چلے گئے اور وہیں جمعہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد آپ کا انتقال ہوا اور جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۴ سال تھی اور یہ ماہ رجب ۲۰۴ھ کی آخری تاریخ تھی۔

ربیع کہتے ہیں میں نے امام شافعی کی وفات سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ گویا آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اور لوگ ان کے جنازے کو لے کر جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو میں نے بعض اہل علم سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ روئے زمین کے سب سے بڑے کسی عالم کی وفات کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا علم دیا تھا، چند ہی دن گزرے تھے کہ امام شافعی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی کے مرض الموت کے دنوں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا کیسے ہیں؟ تو فرمایا: میں تو اب اس دنیا سے جانے والا ہوں، عزیز و احباب کو چھوڑنے والا ہوں۔ جام موت پینے والا ہوں۔ اپنے برے اعمال کا بدلہ پانے والا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ کچھ علم نہیں کہ میری روح جنت میں جائے گی کہ میں اسے مبارک دوں یا جہنم میں جائے گی کہ میں اس سے تعزیت کروں۔ اس کے بعد وہ رونے لگے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

وَلَمَّا قَسَا قَلْبِي وَضَاقَتْ مَذَاهِبِي
جَعَلْتُ رَجَائِي نَحْوَ عَفْوِكَ سُلْمًا
تَعَاظَمَنِي ذَنْبِي فَلَمَّا قَرَنْتُهُ
بِعَفْوِكَ رَبِّي كَانَ عَفْوِكَ أَعْظَمًا
فَمَا زِلْتُ ذَا عَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَنْزِلْ
تَجُودًا وَتَعْفُؤًا مَنَةً وَتَكْرُمًا
فَلَوْلَاكَ لَمْ يَسْلَمْ مِنْ إِبْلِيسَ عَابِدٌ
وَكَيْفَ وَقَدْ أَغْوَى صَفِيكَ أَدَمًا

مجھے احساس ہوا کہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر جب میں نے اپنے گناہوں کا تیرے عفو کے ساتھ موازنہ کیا تو تیرا عفو بہت

زیادہ تھا۔

تو ہمیشہ گناہ گاروں کی خطائیں معاف کرتا رہا اور تو اپنے فضل و کرم سے اپنے گناہ گار بندوں پر سخاوت اور ان کی خطاؤں سے

درگزر کرتا رہا۔

یا اللہ! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو کوئی بھی عبادت گزار ابلیس کے شر سے محفوظ نہ رہ سکتا۔ اس نے تو تیرے برگزیدہ بندے آدم کو بھی

نہ چھوڑا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی کی زیارت کی تو میں نے دریافت کیا، بھائی جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس نے میری مغفرت کر دی، مجھے تاج پہنایا، مجھے بیوی عنایت کی اور فرمایا: یہ سب اس چیز کا بدلہ ہے کہ میں نے تجھے راضی کیا اور تو راضی رہا، اور میں نے تجھے جو کچھ دیا تو نے اس پر قناعت کی۔ فقہ، اصول، حدیث، لغت، نحو وغیرہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ امام شافعی ایک ثقہ، پختہ، صاحب امانت، عادل، زاہد، متقی، پرہیزگار، انتہائی صالح، سخی، حسن اخلاق کے مالک اور انتہائی بلند مرتبہ شخصیت تھے۔ کوئی آدمی ان کے اوصاف جس قدر بھی بیان کرے اور جس قدر بھی ان کی مدح و توصیف کرے وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ❁

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی، المرزوی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ۱۶۴ ہجری کو پیدا ہوئے، اور وہیں ۷۷ سال کی عمر میں ۲۴۱ھ کو فوت ہوئے۔ آپ فقہ و حدیث کے امام، زہد و ورع اور عبادت گزاراری میں سب سے بڑھ کر تھے۔ اسی لیے آپ صحیح، ضعیف، مجروح و ثقہ میں بخوبی امتیاز کر لیتے تھے۔ آپ نے بغداد میں نشوونما پائی اور وہاں کے اہل علم و فضل سے استفادہ کیا اور وہاں کے مشائخ حدیث سے حدیث کا سماع کرنے کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام اور الجزائرہ، وغیرہ کی طرف علمی سفر کیے۔ آپ نے اپنے دور کے کبار اہل علم یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس الشافعی، عبد الرزاق بن ہمام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور احادیث کا سماع کر کے انہیں لکھ کر مدون کیا، اور آپ سے آپ کے فرزند ان گرامی صالح، عبد اللہ، آپ کے چچا زاد حنبل بن اسحاق، محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، ابو زرعة، ابو داؤد سجستانی اور بے شمار اہل علم نے آپ سے سماع اور استفادہ کیا۔ یاد رہے کہ امام بخاری نے آپ کی سند سے اپنی صحیح میں صرف ایک مقام پر کتاب الصدقات کے اوخر میں تعلیقاً صرف ایک روایت ذکر کی ہے۔ احمد بن الحسن الترمذی نے آپ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ اہل اسلام میں آپ کے اقوال و آثار مشہور اور آپ کی دینی خدمات معروف ہیں۔ اور عالم اسلام میں آپ کا شہرہ ہے۔ آپ ایسے مجتہد ہیں جن کے قول پر لوگ عمل کرتے ہیں اور آپ کی آراء و مذہب بہت سے علاقوں میں معمول ہے۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان اس زمین پر ایک حجت ہیں۔ امام شافعی نے فرمایا: ”میں بغداد سے آیا تو میں وہاں احمد بن حنبل سے بڑھ کر کسی متقی، پرہیزگار، فقیہ اور عالم کو چھوڑ کر نہیں آیا۔“ احمد بن سعید داری کہتے ہیں کہ میں نے کسی نوجوان کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر حدیث رسول کا حافظ اور فقہ و مسائل حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو زرعة کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا: میں نے آپ سے احادیث کا مذاکرہ، یعنی دہرائی کی تو میں ابواب حدیث شمار کرتا چلا گیا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کی زیارت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر فن کے بارے میں اگلوں پچھلوں سب کا علم عطا فرمایا ہے۔ وہ جس بارے میں چاہتے ہیں بیان فرماتے ہیں اور جس کے بارے میں وہ چاہیں خاموش رہتے ہیں۔ ابو داؤد [سجستانی] فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل کی مجلس آخرت کی مجلس

❁ امام شافعی کے تذکرے میں اکثر اقوال الاثقاء لابن عبد البر اور جامع الاصول لابن الاثیر میں بغیر کسی سند کے مذکور ہیں۔ واللہ اعلم

ہوتی تھی۔ وہاں دنیا کی کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔ میں نے انہیں کبھی دنیا کے مال و دولت کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ محمد بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کی خدمت میں مصر کی وراثت میں سے ان کا حصہ ایک لاکھ دینار پیش کیا گیا تو اس میں سے ہزار دینار پر مشتمل تین تھیلے امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیے گئے اور اس نے کہا: ابو عبد اللہ! یہ خالصتاً حلال میراث میں سے ہیں۔ آپ انہیں قبول فرمائیں اور اپنی ذاتی ضروریات میں صرف کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں، میں جس حال میں ہوں میرے لیے وہی ٹھیک ہے، آپ نے وہ واپس کر دیئے اور قبول نہ کیے۔ عبدالرحمن بن احمد کہتے ہیں کہ میں اپنے والد سے اکثر سنا کرتا تھا کہ آپ نمازوں کے آخر میں یوں دعا کیا کرتے تھے: "اللَّهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجَّهِي عَنِ الشُّجُودِ لِغَيْرِكَ فَصْنُ وَجَّهِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ بِغَيْرِكَ" یا اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا، اسی طرح مجھے غیر اللہ کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بھی محفوظ رکھ۔ میمون بن اصبح کا بیان ہے کہ میں بغداد میں تھا کہ میں نے لوگوں کا شور و غوغا سنا پوچھنے پر پتہ چلا کہ حق گوئی کی پاداش میں امام احمد بن حنبل کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ میں بھی وہاں پہنچا، جب آپ کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا "بسم اللہ" دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ کے منہ سے نکلا "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" تیسرا کوڑا مارا گیا تو فرمایا: "القرآن کلام اللہ غیر مخلوق" کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ مخلوق نہیں۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو آپ نے زبان سے کہا: ﴿لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾ ہمیں جو بھی آزمائش آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں لکھی ہوئی ہے۔ آپ کو اتنیس کوڑے مارے گئے۔ آپ کے کپڑے تار تار ہو گئے تھے۔ آپ کی شلوار ناف تک نیچے ہو گئی تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو اچانک آپ کی شلوار خود بخود داؤ پر ہو گئی اور نیچے نہ گئی۔ سات دن بعد میری آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: ابو عبد اللہ! میں نے دیکھا تھا کہ آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اس وقت آپ کیا پڑھ رہے تھے؟ فرمایا: میں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے طفیل دعا کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو بھرا ہوا ہے، اگر تو جانتا ہے کہ میں درست موقف پر ہوں تو میرا ستر لوگوں کے سامنے ظاہر نہ ہونے دے۔ احمد بن محمد الکندی کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: تو کہا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی اور فرمایا: احمد! تمہیں میرا نام لینے اور بیان حق کی پاداش میں سزا دی گئی۔ میں نے عرض کیا: میرے رب بالکل! اللہ نے فرمایا: احمد! ادھر دیکھ۔ میں نے تیرے لیے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا ہے۔ اللہ اکبر.....

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ آپ کا نام و نسب ہے۔ الجعفی اور البخاری آپ کی نسبتیں ہیں۔ الجعفی کی وجہ سے انتساب یہ ہے کہ آپ کے جد امجد مغیرہ جعفی تھے، انہوں نے والی بخارا، میان بخاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ دراصل یمن کے ایک قبیلے کے سردار کا نام جعفی بن سعد تھا۔ اس کی طرف نسبت بھی جعفی ہی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳ شوال ۱۹۲ھ کو جمعہ کے دن ہوئی اور آپ کی وفات ۲۵۶ھ کو عید الفطر کی رات تیرہ دن کم باسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی کوئی زریہ اولاد

تھی۔ امام بخاری علم حدیث میں امام ہیں۔ آپ نے حصول علم کے لیے اپنے دور کے تمام اہل علم کے ہاں حاضری دی اور خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ کے سفر کیے۔ اور آپ نے مکہ بنی ہاشم، عبد اللہ بن موسیٰ العباسی، ابو عاصم الشیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل الشیبانی، یحییٰ بن معین، عبد اللہ بن زبیر الحمیدی جیسے کبار ائمہ حدیث سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی ہر علاقے کے اہل علم نے علم حدیث حاصل کر کے اس کی نشر و اشاعت کی۔ فربری کہتے ہیں کہ امام صاحب سے نوے ہزار لوگوں نے صحیح بخاری کا سماع کیا۔ اب آپ سے روایت کرنے والوں میں سے صرف میں باقی ہوں۔ آپ کی عمر ابھی گیارہ برس ہی تھی کہ آپ نے اپنے ایک استاذ کی غلطی پر توجہ دلائی۔ آپ نے دس برس کی عمر میں حصول علم شروع کیا تھا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً چھ لاکھ احادیث میں سے اپنی اس کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ ہر حدیث لکھنے سے پہلے میں نے دو رکعت نفل ادا کیے اور مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث زبانی یاد ہیں۔ صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں مگر احادیث کے تکرار کے بغیر اس میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔ صحیح مسلم کی احادیث بھی تقریباً چار ہزار ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب کی سولہ سال میں تکمیل کی۔ آپ بخارا میں تشریف لائے۔ وہاں کے اصحاب الحدیث کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک سوا حدیث کی اسانید و متون کو خلط ملط کر کے کسی متن کے ساتھ کوئی دوسری سند اور کسی دوسری سند کے ساتھ دوسرا کوئی متن جوڑ دیا اور انہوں نے دس آدمیوں کو دس احادیث دے کر کہا: جب امام بخاری آ کر بیٹھیں اور یہ اصحاب الحدیث بھی موجود ہوں تو وہ دس آدمی امام صاحب سے ان احادیث کے متعلق دریافت کریں۔ امام صاحب کی مجلس حدیث منعقد ہوئی۔ اصحاب الحدیث نے آپ کے سامنے احادیث پیش کیں، آپ ہر حدیث کے متعلق کہتے گئے کہ میں تو ایسی حدیث نہیں جانتا۔ جب سب لوگ اپنی اپنی بات کر کے خاموش ہوئے تو آپ ان میں سے سب سے پہلے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری پیش کردہ پہلی حدیث دراصل یوں ہے۔ اور دوسری اس طرح اور تیسری یوں ہے۔ اس طرح آپ نے ان دس کے دس آدمیوں کی پیش کردہ سوا حدیث باری باری اصل متن اور صحیح سند کے ساتھ سنا دیں۔ تو لوگوں کو آپ کی قوت حافظہ اور علم حدیث میں آپ کی چنگلی و فضیلت کا اقرار کرنا پڑا۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر المدینی نے ایک موقع پر کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری، احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ماہر حدیث ہیں۔ تو ان کے مصاحبین میں سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ بہت زیادہ مبالغہ آرائی کر رہے ہیں تو ابو مصعب نے فرمایا: ”اگر تم امام مالک بن انس اور امام محمد بن اسماعیل بخاری دونوں کے چہروں کو دیکھتے تو تمہیں تسلیم کرنا پڑتا کہ علم حدیث و فقہ میں دونوں بالکل یکساں ہیں۔“ امام احمد بن حنبل کہا کرتے تھے کہ ”سر زمین خراسان میں محمد بن اسماعیل جیسا دوسرا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔“ نیز فرمایا کہ ”اہل خراسان میں چار آدمیوں پر قوت حافظہ ختم ہے، ان میں سے ایک محمد بن اسماعیل بخاری ہیں۔“ رجا بن مرجمی کہتے ہیں کہ ”محمد بن اسماعیل کو اہل علم پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مردوں کو عورتوں پر حاصل ہے۔“ رجا نے کہا: ”امام بخاری روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی ہیں۔“ امام محمد بن اسحاق نے کہا: ”اس آسمان کے نیچے اور روئے زمین پر امام محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالم حدیث نہیں۔“

ابوسعید بن المنیر کا بیان ہے کہ امیر خالد بن احمد الذہلی والی بخارا نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی کتاب الجامع الصحیح اور کتاب التاریخ لے کر میرے ہاں تشریف لائیں، تاکہ میں آپ سے ان کتابوں کا سماع کرسکوں تو آپ نے پیغامبر سے فرمایا کہ میں علم کی توہین نہیں کرسکتا۔ نہ ہی میں اسے اٹھا کر لوگوں کے دروازوں پر لے جاسکتا ہوں۔ اگر آپ کو علم کی ضرورت ہے تو آپ میرے گھریا میری مسجد میں تشریف لائیں۔ اگر آپ کو یہ بات اچھی نہ لگے تو آپ بے شک میرے درس حدیث پر پابندی لگا دیں، تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن کوئی عذر تو پیش کرسکوں۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا اور اس نے علم چھپایا تو اسے نارجہنم کی لگام ڈالی جائے گی۔“ اس لیے میں علم کو چھپانے سے سکتا۔ ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ خالد بن احمد الذہلی والی بخارا نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے محل میں آکر ان کی اولاد کو صحیح البخاری اور التاریخ کا درس دیا کریں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ اچھا آپ اس کی اولاد کے لیے الگ مجلس منعقد کیا کریں جس میں دوسرے لوگ شریک نہ ہوں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے بھی انکار کیا تو خالد بن احمد الذہلی نے بخارا کے اہل علم سے آپ کے خلاف علمی مدد چاہی، تو انہوں نے حسد کی بنا پر آپ کے بعض فتاویٰ کے بارے میں باتیں کر کے والی کو آپ کے خلاف اکسایا، اس نے انہی باتوں کی بنیاد پر آپ کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ آپ نے ان کے خلاف بد دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور وہ سب تھوڑے ہی عرصے بعد مختلف مصائب اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ محمد بن احمد المرزوی کا بیان ہے کہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان سویا ہوا تھا۔ خواب میں مجھے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”ابوزید! تم کب تک شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ کیا تم میری کتاب نہیں پڑھاؤ گے؟“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”محمد بن اسماعیل البخاری کی الجامع الصحیح۔“

انجم بن الفضل کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ اور دیکھا کہ محمد بن اسماعیل البخاری آپ کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ جہاں قدم مبارک رکھتے، بخاری بھی وہیں وہیں قدم رکھتے جاتے۔ عبدالواحد بن آدم الطوائسی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ آپ صحابہ کرام کے جلوس میں کھڑے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا، آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہاں کس کے انتظار میں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں محمد بن اسماعیل البخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں بعد ہمیں امام بخاری کی وفات کی اطلاع ملی۔ ہم نے دیکھا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت میں نے نبی ﷺ کو خواب میں کھڑے دیکھا تھا۔

امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو الحسین اور نام مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشابوری ہے، آپ حدیث کے حافظ اور امام تھے۔ آپ ۲۰۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۳۳ھ رجب ۲۶۱ھ کو اتوار کے دن پچھلے پہر خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ نے طلب علم کے لیے عراق، حجاز،

شام اور مصر کے سفر اختیار کیے اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہ کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ متعدد مرتبہ بغداد بھی تشریف لے گئے اور وہاں مجلس حدیث کا انعقاد کیا۔ آپ سے ابراہیم بن محمد بن سفیان، ترمذی، ابن خزیمہ وغیرہ کبار محدثین نے سماع حدیث کیا۔ آپ آخری مرتبہ بغداد ۲۵۷ھ میں تشریف لے گئے تھے۔ امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ مسوعہ احادیث میں سے انتخاب کر کے یہ کتاب المسند اصح مرتب کی ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی النیشاپوری کو فرماتے سنا کہ اس آسمان کے نیچے علم حدیث سے متعلق مسلم کی کتاب سے بڑھ کر کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں۔ امام ابو بکر الخطیب بغداد کا کہنا ہے کہ امام مسلم نے امام بخاری کے طرز پر کتاب تیار کی۔ آپ نے ان کے علم پر نظر رکھی اور انہی کا سا انداز اختیار کیا۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لے گئے تو امام مسلم دیر تک ان کی خدمت میں رہے۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم نہ کہیں جاتے اور نہ کہیں سے واپس آتے۔

امام ابوداؤد سلیمان بن الأشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار بھی ان باسعادت لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے علوم حدیث حاصل کرنے کی خاطر بہت سے سفر اختیار کیے، احادیث جمع کیں اور کتاب تصنیف کی۔ آپ نے عراق، خراسان، شام، مصر، جزیرہ وغیرہ کے اطراف کے سفر کر کے وہاں کے اہل علم سے اخذ و استفادہ کیا۔ آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں اور وفات ۱۳ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ میں ہوئی، آپ متعدد مرتبہ بغداد میں تشریف لائے۔ آپ آخری مرتبہ ۲۷۵ھ میں بغداد میں وارد ہوئے تھے۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل جیسے کبار اہل علم و اہل حدیث سے کسب فیض کیا اور آپ سے آپ کے فرزند عبد اللہ، عبد الرحمن النیشاپوری اور احمد بن محمد الخلال وغیرہ نے سماع کیا۔ آپ نے بصرہ میں سکونت رکھی۔ بغداد بھی تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں اپنی مرتب کردہ کتاب ”السنن“ کا درس دیا۔ اہل بغداد نے آپ سے اس کتاب کو نقل کیا۔ لوگوں نے آپ کی کتاب کو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی تعریف کی۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ احادیث لکھیں۔ پھر ان میں سے انتخاب کر کے اس کتاب میں احادیث جمع کیں۔ میں نے اس میں چار ہزار آٹھ صد احادیث ذکر کی ہیں۔ میں نے اس میں ایسی احادیث درج کی ہیں جو میں نے اس میں صحیح یا صحیح کے قریب قریب ہیں۔ ایک آدمی کو دین کے سلسلے میں مندرجہ ذیل چار احادیث کافی ہیں:

(۱) ((أَتَمَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ)) (صحیح بخاری: ۱)

(۲) ((مَنْ حُسِّنَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَّهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)) (سنن الترمذی: ۲۳۱۷ و سندہ ضعیف / قرہ ضعیف ہے)

(۳) ((لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَرْضَى لِأَخِيهِ مَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ))

(۴) ((إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ بَيْنٍ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ بَيْنٍ)) (صحیح مسلم: ۱۰۷)

امام ابو بکر الخلال کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد اپنے دور کے اہل علم میں سب سے نمایاں ہیں، ان کے معاصرین میں سے تخریج العلوم اور علوم کی بحث و تحقیق میں کوئی بھی ان سے برتر نہ تھا۔ وہ انتہائی پرہیزگار اور ہر لحاظ سے برتر تھے۔ احمد بن محمد (محمد بن احمد) البردی کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد رسول اللہ ﷺ کی احادیث و علل اور اسانید کے فن میں حفاظ اسلام میں سے ایک ہیں۔ آپ عبادت گزار، نیکی، پرہیزگاری میں شہ سواران حدیث میں سے ہیں۔ آپ کی قمیص کی دو آستینیں ہوتی تھیں، ان میں سے ایک کافی فراخ اور دوسری تنگ ہوتی، ان سے پوچھا گیا کہ ایسی آستین بنوانے میں کیا حکمت ہے؟ تو فرمایا: کھلی آستین تو اپنی تحریریں رکھنے کے لیے ہے جبکہ دوسری آستین کو اس قدر فراخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ امام خطابی نے لکھا: سنن ابی داؤد ایسی عظیم کتاب ہے کہ علوم دین میں اس جیسی دوسری کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ خود امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک کرنے پر اہل علم کا اجماع ہو۔

امام ابو داؤد نے جب یہ کتاب (السنن) تصنیف کی تو ابراہیم الحربی نے کہا: امام ابو داؤد کے لیے فہم حدیث اسی طرح آسان کر دیا گیا ہے جس طرح سیدنا داؤد علیہ السلام کے لیے لوہانزم کر دیا گیا تھا۔ ابن الاعرابی سنن ابی داؤد کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر کسی کے پاس صرف قرآن کریم اور سنن ابی داؤد ہی ہو تو ان کے ہوتے ہوئے اسے مزید کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔“

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو عیسیٰ اور نام و نسب محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے، آپ کی ولادت ترمذ میں ۲۰۹ھ میں اور وفات ۲۷۹ھ کو سوموار کی رات ہوئی۔ آپ جلیل القدر صاحب علم، حافظ حدیث اور مشہور زمانہ محدث تھے۔ علم فقہ میں آپ کو پید طولی حاصل تھا۔ آپ نے اپنے دور کے عظیم القدر محدثین سے ملاقات کر کے ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن کعب اور محمد بن اسماعیل البخاری وغیرہ ائمہ حدیث کے نام آتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا شمار ناممکن ہے، اور آپ سے بھی بے حد بے شمار لوگوں نے علم حدیث کا اکتساب کیا۔ آپ کے شاگردوں میں محمد بن احمد الحنبلوی کا نام بھی آتا ہے۔ آپ نے علم حدیث کے بارے میں متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کی کتاب الجامع الصحیح، یعنی جامع ترمذی آپ کی جملہ کتب میں سب سے عمدہ، سب سے زیادہ مفید ہے، اور اس کی ترتیب میں احادیث کے ساتھ ساتھ ہر باب میں دیگر متعدد مذاہب کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ آپ کی باقی کتابوں میں نہیں۔ آپ اپنی اس کتاب میں ہر مذہب کی وجوہ استدلال اور صحیح، حسن اور غریب کی حیثیت سے ہر حدیث کا حکم بھی ذکر کرتے ہیں۔ جامع ترمذی کے آخر میں کتاب العلل کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں آپ نے اس قدر علمی نکات و فوائد جمع کر دیئے ہیں جن کی قدر اس کا مطالعہ کرنے والے کو ہی ہو سکتی ہے۔ جامع ترمذی میں بہت سے مقامات پر آپ روایت کی جرح و تعدیل بھی بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے حجاز کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں میں نے اس کتاب کو علمائے خراسان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اسے خوب

سراہا۔ اس کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے عراق کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے بھی اس کی خوب مدح و توصیف کی۔ اہل علم اس کتاب کی خوب قدر افزائی کرتے ہیں۔ بعض نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ جس آدمی کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو گویا وہاں نبی ﷺ بنفس نفیس تشریف فرما ہیں اور احادیث ارشاد فرما رہے ہیں۔ الترمذی: تاء کے نیچے زیر، اس کے بعد ذال (مجموعہ) ہے۔ یہ ترمذی شہر کی طرف نسبت ہے جو دریائے جیحون کے شرقی کنارے پر آباد ہے۔

امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن اور نام و نسب احمد بن شعیب النسائی ہے۔ آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ۳۰۳ھ کو ہوئی اور وہیں دفن کیے گئے۔ آپ ایک عظیم امام حدیث، حافظ، عالم اور فقیہ تھے۔ آپ نے اپنے دور کے کبار محدثین کی خدمات میں حاضر ہو کر ان سے کسب فیض کیا اور قتیبہ بن سعید، ہناد بن سرقی، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابو داؤد سلیمان بن الاشعث البجستانی وغیرہ مشائخ و حفاظ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے بھی ابوالقاسم الطبرانی، ابو جعفر الطحاوی، ابوبکر احمد بن اسحاق السنی الحافظ وغیرہ مشہور حضرات نے علم حاصل کیا۔ حدیث اور علل حدیث وغیرہ فنون میں آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ حافظ حدیث مامون مصری کا بیان ہے کہ ہم ابو عبد الرحمن نسائی کی معیت میں طرطوس گئے۔ تو وہاں مشائخ اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ سے علم و استفادہ کے لیے جمع ہو گئی جن میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی شامل تھے۔ ان سب نے آپس میں مشاورت کی کہ ان کی طرف سے مشائخ کے سامنے بطور نمائندہ کون پیش ہو تو سب نے ابو عبد الرحمن نسائی کے نام پر اتفاق کیا، اور سب نے آپ کی انتخاب کردہ احادیث اپنے اپنے پاس لکھیں۔ امام حاکم نیشاپوری کہتے ہیں کہ فقہ الحدیث کے بارے میں ابو عبد الرحمن نسائی کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ جو آدمی آپ کی مرتب کردہ السنن کا مطالعہ کرے وہ آپ کے حسن کلام میں متحیر رہ جاتا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا: میں نے علی بن عمر الحافظ سے متعدد مرتبہ سنا وہ کہتے تھے کہ آج کے دور میں جتنے بھی لوگ علم حدیث کے حوالے سے معروف ہیں، ابو عبد الرحمن نسائی ان سب سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ آپ مذہباً شافعی تھے۔ انتہائی پرہیزگار اور علم کے شائق تھے، النسائی کہلاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور نام و نسب محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔ قزوین شہر کی نسبت سے قزوینی کہلاتے ہیں، آپ حافظ حدیث تھے۔ السنن کے نام سے آپ نے ایک کتاب مرتب کی جو سنن ابن ماجہ کے نام سے معروف و متداول ہے۔ آپ نے امام مالک کے شاگردوں اور لیث وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابوالحسن القطان وغیرہ بے شمار لوگوں نے اخذ حدیث کیا۔ آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں اور وفات ۲۴۳ھ میں ہوئی۔ آپ نے کل ۶۴ سال عمر پائی۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام و نسب عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے۔ آپ حافظ حدیث اور سمرقند کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے یزید بن ہارون اور النضر بن شمیم وغیرہ سے اور آپ سے امام مسلم، ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔ امام ابو حاتم نے کہا: آپ اپنے معاصرین کے امام تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۱ھ میں اور وفات ۷۳ سال کی عمر میں ۲۵۵ھ کو ہوئی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو الحسن اور نام و نسب علی بن عمر الدارقطنی ہے۔ آپ حافظ حدیث، امام اور اپنے دور کے مشہور علامہ تھے۔ آپ اپنے زمانے میں اپنی مثال آپ اور علمی طور پر یکتا و یگانہ قسم کے فرد تھے۔ علم حدیث کی معرفت، علل حدیث اور اسماء الرجال اور معرفت روایات میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ہر معاملے میں انتہائی راست گو، دیانت دار، ثقہ، با اعتماد، عادل و منصف مزاج، صحیح العقیدہ اور راست موقف و مذہب کے حامل تھے۔ علوم حدیث کے علاوہ علوم قرآن اور مذاہب فقہاء سے بھی خوب مناسبت رکھتے تھے۔ آپ نے ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کا درس لیا۔ اور ان سے احادیث اخذ کر کے انہیں مرتب بھی کیا۔ آپ کو عربی ادب اور فن شعر سے بھی اچھا لگاؤ تھا۔ ابو الطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی حدیث کے فن میں امیر المؤمنین تھے۔ آپ نے اپنے دور کے بہت سے کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے حافظ ابو نعیم، ابو بکر البرقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب الطبری وغیرہ بے شمار لوگوں نے سماع حدیث کیا۔ آپ کی ولادت باسعادت ۳۰۵ھ میں اور وفات بدھ کے دن ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ کو ہوئی۔ الدارقطنی: اس میں قاف اور نون ہے۔ یہ بغداد کے ایک قدیم محلے دارقطن کی طرف نسبت ہے۔

ابو نعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی ”حلیۃ الاولیاء“ کے مصنف، ثقہ محدث، اور بلند پایہ صاحب علم ہیں، جن کی بیان کردہ احادیث معمول بہا ہیں اور تحقیقی مسائل میں ان کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ جلیل القدر محدث ہیں۔ آپ کی ولادت ۳۳۲ھ کو اور وفات ماہ صفر ۴۳۰ھ کو ۶۹ سال کی عمر میں اصفہان میں ہوئی۔

الاسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ

ابو بکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی علی الجرجانی، ایک جلیل القدر امام اور حافظ حدیث ہیں۔ علم فقہ، حدیث، اصول کے عالم اور دین و دنیا کے لحاظ سے مالا مال تھے۔ آپ نے اصح علی شرط البخاری تصنیف کی۔ آپ سے آپ کے فرزند گرامی ابوسعید اور فقہاء جرجان

نے علمی استفادہ کیا۔ آپ کی ولادت ۲۷۷ھ کو ہوئی آپ نے ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

البرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن محمد الخوارزمی، البرقانی کی نسبت سے معروف ہیں۔ آپ نے اپنے شہر میں ابوالعباس بن احمد بن نیشاپوری سے سماع کیا۔ بعد ازاں جر جان چلے گئے اور وہیں متوطن ہو گئے، پھر وہاں اپنی مجلس حدیث منعقد کی۔ آپ ایک پختہ، متقی، پرہیزگار، انتہائی سمجھ دار اور معتدل مزاج تھے۔ خطیب بغداد نے کہا: میں نے اپنے مشائخ میں ان سے زیادہ پختہ حافظے والا، کوئی نہیں دیکھا، قرآن مجید کے حافظ تھے۔ علم فقہ کے بہت بڑے عالم اور لغت عرب کے بھی ماہر تھے۔ علم حدیث کے بارے میں آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ آپ کی ولادت ۳۳۶ھ کو اور وفات ماہ رجب ۴۲۵ھ کو ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ جامع المنصور کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ البرقانی: بقاء کے نیچے زیاور ز بردونوں طرح پڑھنا جائز ہے، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

احمد السننی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن السننی، حافظ حدیث ہیں۔ آپ نے دینور کی نسبت سے دینوری شہرت پائی۔ آپ نے احمد بن شعیب النسائی وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۳۶۴ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ السننی: سین مہملہ پر پیش اور نون مکسورہ پر تشدید ہے۔ سنت کے ساتھ انتہائی شغف رکھتے تھے۔ اس لیے ”السننی“ کہلائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی، اپنے دور میں علم حدیث کی معرفت، کثرت تصانیف اور فقہ کی معرفت میں یکتا و منفرد تھے۔ آپ امام ابو عبد الحاکم کے بڑے اور اہم شاگردوں میں سے تھے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ حفاظ حدیث میں سے سات آدمی ایسے ہیں جن کی تصانیف انتہائی عمدہ ہیں، جن سے لوگوں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ ان کے نام یہ ہیں:

(۱) ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی

(۲) ابوعبد اللہ الحاکم النیشاپوری

(۳) ابو محمد عبدالغنی الازدی، حافظ مصر

(۴) ابوالنعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی

(۵) ابو عمر بن عبدالبر النعمری، حافظ اہل المغرب (الاندلس)

(۶) ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی

(۷) ابوبکر احمد بن الخطیب البغدادی

بیہقی کی ولادت ۳۸۴ھ کو اور وفات ماہ جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

امام محمد بن ابی نصر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ الاندلسی، الحمیدی، آپ کی ایک کتاب ”الجمع بین الصحیحین البخاری و مسلم“ بہت زیادہ معروف ہے۔ آپ ایک مشہور اور بڑے عالم حدیث ہیں۔ آپ نے اپنے شہر کے اہل علم سے خوب خوب استفادہ کیا، پھر مصر جا کر مہندس کے شاگردوں سے علمی حظ اٹھایا۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے ابن فراس کے شاگردوں سے، شام میں ابن جمیع وغیرہ کے شاگردوں سے بھی خوب خوب اپنا دامن علم بھرا۔ بغداد جا کر امام دارقطنی وغیرہ کے اصحاب سے بھی خوب استفادہ کیا۔ آپ نے اہل اندلس کی ایک تاریخ بھی مرتب کی۔ الامیر بن ماکولا کہتے ہیں کہ میں نے پاک دامنی، عفت اور زہد و ورع میں آپ جیسا دوسرا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ کی وفات بغداد میں ماہ ذوالحجہ ۲۸۸ (۲۸۰ یا ۲۸۱)ھ کو ہوئی۔ آپ کی ولادت ۲۲۰ھ سے پہلے کی ہے۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوسلیمان احمد بن محمد الخطابی، البستی، آپ اپنے دور کے جلیل القدر عالم تھے اور لوگ آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کا نام لیا کرتے تھے۔ آپ فقہ، حدیث، ادب عربی، غریب الحدیث وغیرہ میں اپنے دور کے یکتا و یگانہ عالم تھے۔ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد، اعلام السنن اور غریب الحدیث وغیرہ آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

امام ابو محمد الحسین البغوی رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی شافعی فقیہ ہیں۔ المصاحح، شرح السنن، التہذیب فی الفقہ، معالم التنزیل وغیرہ آپ کی شاندار اور عمدہ تصانیف ہیں۔ آپ فقہ اور حدیث میں لوگوں کے امام تھے۔ از حد متقی، پرہیزگار، منصف مزاج، لوگوں میں حجت (قابل اعتماد) اور دین میں از حد صحیح العقیدہ تھے۔ پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ البغوی: باء پر زبر اور غین معجمہ پر بھی زبر ہے۔ یہ خراسان کے علاقے میں ”بغوز“ نامی ایک شہر کی طرف نسبت ہے۔ یہ نسبت خلاف قیاس ہے، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شہر کا نام ”بغ“ ہے۔

امام رزین بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو الحسن رزین بن معاویہ، العبدوی، الحافظ، آپ کی کتاب ”التجرید فی الجمع بین الصحاح“ معروف و متداول ہے۔ ۵۲۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔

امام المبارک بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ابو السعادات المبارک بن محمد الجزری، اہل علم کے ہاں ابن الاثیر کی نسبت سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں جامع

الاصول، مناقب الاخيار، اور انھاریہ فی غریب الحدیث زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ آپ ایک بلند پایا عالم، محدث اور ماہر لغت تھے۔ آپ نے کبار ائمہ کی بہت بڑی تعداد سے احادیث کا سماع کیا۔ الجزیرہ میں رہتے تھے۔ بعد ازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے ۵۶۵ھ میں موصل چلے آئے۔ اس کے بعد سفر کے دوران میں بغداد تشریف لے جانے تک وہیں اقامت رکھی۔ حج کے بعد واپس موصل آئے اور وہیں ۶۰۶ھ کے ماہ ذوالحجہ میں جمعرات کے دن فوت ہوئے۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی الحسنبلی، واعظ بغداد، آپ کی تصانیف کو علمی حلقوں میں شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ آپ کی ولادت ۵۱۰ھ میں اور وفات ۵۹۷ھ کو ہوئی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی، اپنے دور کے معروف امام تھے۔ جلیل القدر عالم، فاضل، زاہد و پرہیزگار، جید فقیہ، عظیم المرتبت محدث، منصف مزاج، معتدل اور لوگوں کے با اعتماد شخص تھے۔ آپ کی بے شمار علمی، جلیل القدر اور جدید مؤلفات ہیں مثلاً فقہ میں ”الروضہ“ حدیث میں ”ریاض الصالحین اور الاذکار“ شرح حدیث میں: ”المنہاج شرح صحیح مسلم“ وغیرہ آپ کی معروف کتابیں ہیں۔ ان کتابوں سے فقہ، حدیث، علوم دین اور لغت میں آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر بڑے عالم تھے۔ آپ نے اپنے زمانے کے کبار محدثین و مشائخ سے سماع حدیث کیا۔ اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے علمی استفادہ کیا۔

آپ دمشق کے نواح میں واقع ایک بستی ”نووی“ کے رہنے والے تھے، آپ نے وہیں نشوونما پائی۔ قرآن مجید کی وہیں پرتکمیل کی، پھر ۶۵۰ھ میں دمشق چلے آئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک انیس سال تھی۔ آپ نے وہاں فقہ کا علم خوب حاصل کیا اور اس میں فائق ہوئے، ان دنوں آپ انتہائی تنگ دست اور نادار تھے۔ قوت لایموت پر قناعت کرتے۔ خواہشات پر کنٹرول رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت بہت کرتے اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔ کسی کی ملامت کی پروا کیے بغیر حق بات کھلم کھلا کہہ دیتے۔ گپڑی مختصری استعمال کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شب بیدار رہتے۔ علم و عمل کے انتہائی حریص تھے۔ ۶۷۶ھ کے ماہ رجب میں فوت ہوئے۔ ”نووی“ میں آپ کی قبر معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ * آپ نے کل ۴۵ سال عمر پائی۔ مؤلف کتاب عرض گزار ہے کہ جس طرح حروف تہجی میں نون آخری حروف میں سے ہے اسی طرح امام نووی کا ذکر خیر بھی اہل علم کی فہرست کے آخر میں ہوا ہے۔ ان شخصیات کے تذکرے کے لیے میں نے معتمد ائمہ حدیث کی کتابوں مثلاً الاستیعاب لابن عبدالبر، حلیۃ الاولیاء لابن نعیم الاصفہانی، جامع الاصول للجزیری، مناقب الاخیار لابن السعادات الجزیری، الکاشف للذہبی، المشقی وغیرہ پر انحصار کیا ہے۔

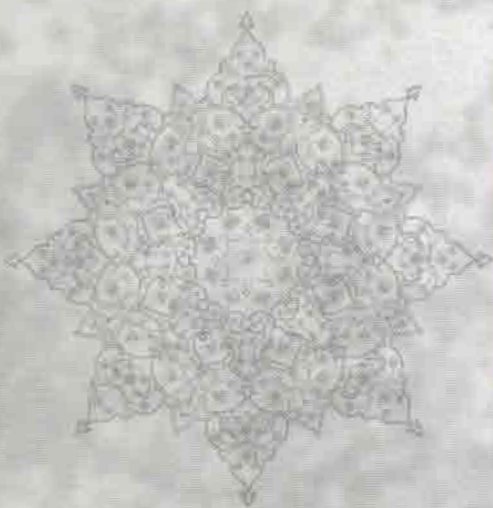
میں نے اس کتاب کی تصنیف سے ۲۰ رجب الحرام ۱۴۲۰ھ کو جمعہ کے دن فراغت پائی۔ میں محمد بن عبد اللہ الخطیب بن محمد انتہائی کمزور و ناتواں بندہ ہوں جو اپنے رب تعالیٰ کے عفو اور مغفرت کا امیدوار اور طلب گار ہے۔

اس کتاب کی تصنیف و تکمیل میں مجھے اپنے شیخ، آقا، سلطان المفسرین، امام المحققین، دین و ملت کے لیے باعث شرف و افتخار، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت الحسین بن عبد اللہ بن محمد الطیبی کا مکمل تعاون اور راہنمائی حاصل رہی۔

میں نے اس کی تکمیل کے بعد اپنی یہ تصنیف اپنے شیخ کی خدمت میں پیش کی جیسا کہ قبل ازیں میں نے مشکوٰۃ بھی آپ کی خدمت میں پیش کی تھی، تو آپ نے مشکوٰۃ کی طرح اس عمل کی بھی تحسین فرمائی۔

والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد وآله واصحابہ اجمعین۔

مشكوحة



مشكوحة المصطفى

مع الإكمال في أسماء الرجال

مشكوحة

